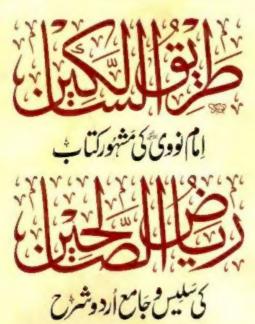
صدروفاق المدارس حضر ميح لاما بيم **الله خال منا**يقهم كي تقريف سيساته



سَسلِيں أرد وترجمه تفصيلي غوانات ، حل أغات ، تخريج بشرح حَدثيث أورجَامع اسلُوب



مؤلف: اهام ابى زكريايعيى بن شرف النووى الدهشقى ١٣١ ـ ١٧٦ م مترجعوشات: مولانا وُ اكثرتا جُوالرَّمُنْ صَدَّقِي رَبِيْ مِن صَلَى الدُورَ بالدوراطوم لاي ابن مولانا مُخذاشفاق الرَّمْنَ عُولانا مِن عَلامَه مَن عَلامَه وَ مُفتى الحسَانُ الله شَائق سِي عَن والاق باستان في لاي



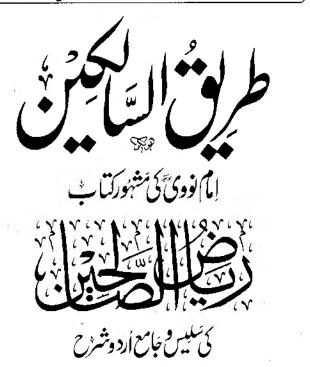


		1		•		
¥						
	4.0			•		
	- c	- 50				di.
			į.			
•						
	-X					
			111			
	· · · · · · · · ·			+		
			(+)	- 1		
				•		
4>		4				
		14.	11			
			*			
					4	
					160	
						9
			•		•	
	9				1	
	4					
					P	
	•				\$	
			,			
	- ×	1				
			343			
	*			in.		
1	4.0		44	1		
					1.1	
	•				1.3	
	4			1.0		
		1.0		100		
			1		12	

					41	
				90		
		210		Laboratoria de la compansión de la compa		
	-					
					,	
		1	Δ.		,	
	<					
					-	
		4				

مدروفاق المدارس حفري لاتاليم الله خال منايم كالتربط يسانع

مستبيس أرد وترجمه ، شرح مَدنيث تفصيلي غنوانات ، حل لِغات ، تخريج أور جامع اسلوب



(جلدوومً

مؤلف: أهام إلى ذكريا يحيلى بن شرف النووى الدهشقى ١٣٦ - ١٧٦ مترجعوشات: مولانا وُاكثرتها خِلاَتُرَكُنْ صَدَّقَ يَسْرَيَرُسُ نَالدَهُ وَبِعِدَ وَالاسْرَانِ النامولانا مُؤلِّشْفَاقِ الرَّكِنْ فَان مَوَالانامِدَاتُ مُتَدَمَّه: مُفْتَى الْحَسَانُ الله شَائق مِين في ولادة ومداويري

دَا وَالْمُوالِقُ عَتْ اللَّهُ اللَّهُ

اردوتر جمہ وشرح اور کمپیوٹر کتابت کے جملہ حقوق ملکیت بحق دارالا شاعت کرا چی محفوظ ہیں

باهتمام : خليل اشرف عثاني

طباعت : جنوری ۱۰۰۸ علمی کرافکس

ضخامت : 709 صفحات

قارئين ہے گزارش

ا پن حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پردف ریڈنگ معیاری ہو۔المحد نذاس بات کی گرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود ارہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو از راہ کرم مطلع فر ہا کرمنون فر ہا کیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿ سِلْمُ كَيِّ ﴾

اداره اسلامیات ۱۹-انارکلی لا ہور بیت العلوم 20 نا بھرروڈ لا ہور یو نیورٹن بک انجینسی خیبر بازار پشاور مکتب اسلامی**گا**ی اڈا۔ایبٹ آباد کتب خاندرشیدیہ۔ یہ بیندمارکیٹ داجہ بازار راولپنڈی ادارة المعارف جامعه دارالعلوم كرا چی بیت القرآن اردو باز اركراچی بیت القلم مقابل اشرف المدار شکشن اقبال بلاک ۴ كرا چی مکتبه اسلامیه این بور بازار فیمل آباد مکتبه المعارف مخله جنگی ریشادر

﴿ الكيندُ مِن مِن كيتِ ﴾

Islamic Books Centre 119-121, Halli Well Road Bolton BL 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd. 54-68 Little Ilford Lane Manor Park, London E12 5Qa

﴿ امریکه میں ملنے کے ہے ﴾

DARUL-ULOOM AL-MADANIA 182 SOBIESKI STREET, BUFFALO, NY 14212, U.S.A MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE 6665 BINTLIFF, HOUSTON, TX-77074, U.S.A.

فهرست

مغتبر	عنوان	تمبرثار
۵	فهرست	
۳۹	إِسْتِحْبَابُ زَيَارَةِ الْقُبُورِ للرِّجَالِ وَمَا يَقُولُهُ الزَّائِرُ	1
	مردول کے لیے زیارت قبور کا استخباب اور زائر زیارت کے وقت کیا ہے؟	
(rq -	قبر کی زیارت کیا کرو	۲
۵٠	رسول الله مَكَافِيلُ كارات كروقت جنت البقيع تشريف لے جانا	۳
۵۰	قبرستان میں داخل ہوتے وقت پڑھنے کی دعاء	۳,
۵۲	كَرَاهِيَةَ تَمَنِّي الْمَوْتِ بَسَبَبَ لِضَرٍّ نَزَلَ بِهِ وَلَا بَاسَ بِهِ لِنَحَوُفِ الْفِتْنَةِ فِي الدِّيُنِ	۵
	تکلیف یا مصیبت کی بناء پرتمنائے موت کی کراہت اور دین میں فتنہ کے خوف سے اس کا جواز	
۵۲	موت کی تمنا کرناممنوع ہے	4
or	د نیوی تکلیف کی وجہ ہے موت کی تمنا کرنامنع ہے	4
۵۳	تقمیر میں خرج ہونے والے پیسے پراجرنہیں ملتا	.^
۲۵	اَلُورَع وَتَرُكِ الشُّبُهَاتِ	9
1	ورغ اورترک شبهات	
24	حلال وحرام واضح ہے	10
۵۹	انبياء عليم السلام صدقة نبيس كهات تق	"
۵٩	گناه اور نیکی کی پہچان	Ir
<u> 7</u> •	گناہ وہ ہے جودل میں کھنکے	10"
MĮ.	رضاعت میں شک ہوت بھی نکاح نہ کر ہے	16
44.	شک میں ڈالنے والی چیز کو بھی چھوڑ دے	10
44. 1	صدیق اکبرض الله تعالی عندنے تک کر کے حرام کو پیٹ سے نکالا	
44	حفرت عمر رضی الله عندنے بیٹے کا وظیفہ کم مقرر کیا	
44	متقی بننے کے لیے مشتبہ چیزول کوچھوڑ نا ضروری ہے	1A
۵۲۰	إِسْتِحْبَابِ الْعَزُلَةِ عِنْدَ فَسَادِ النَّاسِ وَالزَّمَانِ أَوِ الْحَوُفِ مِنْ فِنْنَةٍ فِي الدِّيُنِ أَوُ	

مغنبر	عنوان	نمبرشار
40	وُقُوع فِي حَرَامٍ وَشَبَّهَاتٍ وَنَحُوِهَا	19
	فسادِز مانه یاکسی دین فتنَّه میں مبتلا ہوئے پاحرام کام یاشبہات میں مبتلا ہونے	
	كے خوف سے عزلت نتینی كا استحباب	
10	الله تعالیٰ کی طرف بھا گو	r•
10	پر ہیز گارمؤمن الله تعالی کومجوب ہے	rı
44	ایمان بچانے کی خاطر پہاڑ کی گھاٹی میں زندگی گزار نا	rr
· 1/2	فننے کے زمانہ میں لوگوں سے الگ رہنا	***
ΥΛ	ہر بی نے بکریاں چرائیں ہیں	r۳
19	جہاد میں نکلنے کے لیے تیارر ہے والا اللہ کومحبوب ہے	ro
۷۱	فَضُلِ الْإِخْتَلَاطَ بِالنَّاسِ وَجُضُورِ جَمَعِهِمُ وَجَمَاعَاتِهِمُ وَمَشَاهِدِ الْحَيْرِ	74
	وَمَجَالِسِ الذِّكُرِ مَعَهُمُ ، وَعَيَادَةِ مَرِيُضِهِمُ، وَحُضُورِ جَنَآئِزِهِمُ، وَمُوَاسَاةِ	
	مُحَتَاجِهِمُ، وَإِرْشَادِ جَاهِلِهِمُ وَيَغَيْرَ ذلِكَ مِنْ مَصَالِحِهِمُ لِمَنْ قَدَرَ عَلَى الْآمُرِ	
	بِالْمَعُرُوُ فِ وَالنَّهُي عَنِ الْمُنْكَرِ وَقَمْعِ نَفُسِهِ	
	جو خصامر بالمعروف اور نبی عن المنکر کی قدرت رکھتا ہواورا پئے آپ کوایذاء دہی ہے روک سکتا	
	اور دوسروں کی ایذاء پرصبر کرسکتا ہواس کے لیےلوگوں کے ساتھ اختلاط، جمعہ اور جماعت	
	میں حاضری بھلائی کی مجالس میں شرکت ،مریض کی عیادت، جنازہ میں حاضری مختاج سرکت بہت کے فیز	i.
	ی خدمت، جاہل کی راہنمائی جیسے دیگر مصالح میں شرکت کرناافضل ہے	
۷۳	التَوَاضُعِ وَحَفُضَ الْجَنَاحِ لِلْمُؤْمِنِيُنَ	72
	تواضع اورایل ایمان کے ساتھ زی سے پیش آنا	
∠٣	مؤمنوں کے ساتھ زمی کامعاملہ کریں	r۸
۷٣	مؤمن ایک دوسرے کے ساتھ زمی کابر تاؤ کرتا ہے	rq
20	رنگ نسل کی تفریق صرف بیجان کے لیے ہے	۲.
-24	ا پنی بردا کی مت جتاؤ	۳۱
۷۵	اہل اعراف کااہل جہنم ہے گفتگو	۳۲
۷۵ .	ایک دوسرے پرفخر ند کریں	۳۳

منخنبر	عنوان	تمبرثار
۷٦	تواضع اختیار کرنے ہے مرتبہ میں اضافہ ہوتا ہے	۳۳
22	رسول الله ظافيظ كالجول كوسلام كرنا	ro
۷۸	آپ تانظ ہرایک ضرورت بوری فرماتے	ΡY
۷۸	آپ ٹانٹا گھرے کام میں گھر دالوں کی مد دفر ماتے تھے	12
۸٠	آ پ سال کا خطبہ کے دوران مسائل کی تعلیم فر مانا	۲۸
· A•	لقمة گرجائے توصاف کرے کھالینا جاہیے	
Δİ	رسول الله عَلَيْظِ نِهِ بِهِي بَكِرِيان چِرا كَيْنِ بِينِ	۴۰,
Λİ	رسول الله تَكَاثِيُمُ معمولي مِديهِ بِهِي قِبول فرما لِيق تق	lul .
Ar	آپ مُکَافِّهُ کی اونمُنی 'عضباء' کا داقعہ	۲۲
۸۳	تَحُرِيُمِ الْكِبُرِ وَالْإِعْجَابِ	ساما
	میمبراورخود پسندی کی حرمت	
Δ٣	جت تواضع اختیار کرنے والوں کے لیے ہے	44
۸۳	حضرت لقمان عليه السلام كي تقييحتين	ra
۸۳	الله تعالی اترانے والوں کو پسندنہیں کرتے	ורץ
Ar	متكبر جنت مين داخل نه وگا	· ~∠
۸۵	بائيں ہاتھ سے کھانا تكبرى علامت ہے	۳۸
PA.	سرکش مشکبر، بخیل جبنمی ہیں	179
۸۷	جنت وجهنم كامكالمه	۵٠
14	ازار، تہبند، شلوار مخنے سے نیچے لئکانے پروعید	۵۱
۸۸	تین آومیوں سے اللہ تعالی بات نہیں فر مائیں گے	٥٢
A9 .	تكبرالله تعالى كے ساتھ مقابلہ ہے	٥٣
٨٩	اِترا اَکر چلتے ہوئے زمین میں دھنسنا خود پسندی میں مبتلا مخص کا انجام	۵۳
4+		۵۵
91	حُسُنِ الْحُكُقِ حسن اخلاق	ra
	حسن اخلاق	

منخبر	عنوان	تمبرثار
91	رسول الله مُلاَثِيمٌ سب سے اجھے اخلاق کے مالک تھے	۵۷
qr	رسول الله عَلَيْظِيمُ كِ عِمْدُ وَاخْلَالَ كَابِيان	۵۸
91"	حالت احرام میں شکاروالیس کرنا	۵۹
qr-	گناہ کا کام وہ جس پرلوگوں کے مطلع ہونا ناپیند ہے	٧٠
91"	رسول الله تلافيخ فخش كوندين	ור
90	حسنِ اخلاق ميزانِ عمل پربهت بھاري ہوگا	44
94	وو چیزیں جہنم میں داخل کرنے والی ہیں	41"
92	عورتوں سے الجھے اخلاق سے پیش آٹا	Yr.
9.4	اخلاق کی بدولت جنت میں اعلیٰ مقام حاصل ہوگا	۵۲
99	اخلاق والے کو نبی کریم مُثِلِقِهُم کا قرب حاصل ہوگا	44
1•1	ٱلْحِلْمُ وَالْإَنَاةُ وَالرِّفُقُ	74
	هلم ، برد باری اور نرمی	
1+1	عفوو در گزر کرنے ہے دشمن کو دوست بنایا جاسکتا ہے	AF.
1+1	برد باری الله تعالی کو پسند ہے	19
1+1~	الله تعالیٰ نری کرنے کو پسند فرماتے ہیں	۷٠
10.00	البَّدِ تِعالَىٰ نرى اختيارِ كرنے والوں كووہ چيز عطا فرماتے ہيں جو تخق والوں كوعطانہيں فرماتے	41
1+2	زمی ہے کام میں حسن پیدا ہوتا ہے	۷٢.
1+0	دیباتی کامبحد میں پیشاب کرنے کاواقعہ	<u>۲</u> ۳
1+4	خوشخبری سناوُ نفرت مت پھیلاؤ	. Zr
1+4	نری ہے محروم بھلائی سے محروم	۷۵
1+4	آپ نافل کی نصیحت، غصرمت کرو	۷٦
1•A	ذ کے قبل بھی اچھی حالت میں ہو	44
1+9	رسول الله مُكَافِينًا في الشيخ المن المنافق المبين ليا	۷۸
11+	جہنم کی آگ کن پرحرام ہے؟	49
	الُعَفُو وَإِعْرَاضٍ عَنِ الْحَاهِلِيُنَ	۸۰

مغنبر	عثوان	نمبرثار
111	عفوه درگز راور جا ہلوں سے اعراض	ΔI
111"	رسول الله ظافية كاطائف كيسفريس تكليف برداشت كرنا	Ar
الق .	آپ نالیا نے جہاد کے علاوہ بھی کسی کوئیں مارا	۸۳
1114	آپ مُلَّقِهُا كاصبر وتحل	۸۳
119	إِحْتِمَالِ الْآذي	٨۵
· ·	اذيت اور تكليف كابر داشت كرنا	
119	قطع دحی پرصبر کرنا	rA :
iri	الْغَضُبُ إِذَا انْتَهَكَّتُ حُرُمَاتُ الشَّرُعِ وَالْإِنْتِصَارِ لِدِينِ اللَّهِ تَعَالَىٰ الشَّرُعِ وَالْإِنْتِصَارِ لِدِينِ اللَّهِ تَعَالَىٰ احكامِ شرعيه كَل بِحرمتى بِرِناراض مُونااوردين كى جمايت كرنا	٨٧
	احکام شرعیه کی بے حرمتی پر ناراض ہونااور دین کی حمایت کرنا	
11"1	امام نماز میں قوم کی رعایت کرے	۸۸
177	تصوريشي برالله تعالى كاعذاب	۸۹
n.	حدوداللدساقط كرنے كے ليے سفارش كرنا كناه ب	9+
ira	قبلہ کی طرف تھو کنا منع ہے	91
174	أَمْرِوُلَاةِ الْأُمُورِ بِالرِّفْقِ بِرَعَا يَاهُمُ وَنَصِيُحَتِهِمُ وَالشُّفَقَةِ عَلَيْهِمُ وَالنَّهُي عَنُ	91
	الْغَشِيهِمُ وَالتَّشُدِيُدِ عَلَيْهِمْ وَإِهمَالِ مَصَالِحِهِمْ وَالْغَفُلَةِ عَنْهُمْ وَعَنْ حَوُالِحِهِمُ	
	حکام کواپنے ماتختوں کے ساتھ زمی کرنے خیرخواہی کرنے اوران پر شفقت کرنے کا حکم اوران پر ۔ سنزیہ کا میں میں ایران	
	سیختی کرنے اوران کے مصالح گونظرا نداز کرنے اوران کی ضرورتوں سے غفلت برینے کی ممانعت 	
184	الله تعالیٰ عدل دانصاف کاعکم فرماتے ہیں	91"
11/2	ہر خص اپنے ماتحت افراد کامسئول ہے دھوکہ باز حاکم پر جنت حرام ہے	914
11/2	وهوكه بازحاكم پر جنت حرام ب	94
15.0	رعايا برمشقت ڈ النے والے حاکم کی سز ا	44
Ir.		9∠
1171	بدترین حاتم رعایا پرظلم کرنے والے	44
IFF	حاکم کورعایا کے حالات ہے مطلع ہونا ضروری ہے	99
1	میرے بعد کوئی بی ہیں آئے گا بدترین حاکم رعایا پڑالم کرنے والے حاکم کورعایا کے حالات سے مطلع ہونا ضروری ہے الو اللی الکھادِ لُ	

منختبر	عنوان	تمبرشار
II-W	والى عادل	1++
الماليان	سات آدمیول کوعرش کے سامیر میں جگہ سے گ	1+1
ıra	ع دل حکمرانوں کے لیے خوشخبری	1+1"
IPY	ا چھے اور برے حاکم کی بہجیان	1+9"
IFZ	تین قتم کے بوگوں کے لیے جنت کی خوشخبری	1+1%
IFA	وَجُوبِ طَاعَةِ وُلَاةِ الْأُمُورِ فِي عَيْرِ مَعُصِيَةٍ وَتَحرِيُم طَاعَتِهِمْ فِي الْمَعُصِيةِ	1+0
	حكمرانول كي ان المورمين اطأعت كاوجوب جُومتَّعصيت نَه بهول	
	اورناجائز امورمیں ان کی احاعت کی حرمت	
IPA	ابتدتعا لی اوراس کے رسول مُلافیخ اور حاکم کی اطاعت کا حکم	1.4
IPA	گن ہ کے حکم میں ح ^ہ کم کی بات ماننا جا ئرنہیں	1•∠'
1179	طاقت کے موافق حاکم کی اطاعت لازم ہے	1•Λ
10%	جوحا کم کی اطاعت نہ کرے اس کی موت جاہلیت کی ہوگ	1+9
IM	حا کم غلام ہوتب بھی اس کی اطاعت کی جائے	11•
16"	ہر حال میں حاکم کی اطاعت کی جائے	111
IME	آخری زمانه فتنداور آ زمائش کا ہوگا	III
الديد	جوحا کم رعایا کے حقوق ادانہ کرے اس کی بھی اطاعت کی جائے	111-
166	عا کم کے حق اداء کروا پناحق القد تعالٰی سے ما نگتے رہو	11(~
Ira	امیر کی اطاعت رسول اللّٰه مُکَافِیْزُم کی اطاعت ہے	110
IMA	ناپسند بده با توں پرصبر کرے	нч
10%	جس نے صاکم کی تو بین کی اس نے گویا اللہ تعالیٰ کی تو بین کی	114
IMA	النَّهِي عَنْ سُؤَالِ الْإِمَارَةِ وَإِخْتِيَارِ تَرُكِ الْوَلَايَاتِ إِذَا لَمْ يَتَعَيَّنُ عَلَيْهِ أَوْتَدُ عُ حَاجَةٌ الَّيْهِ	IIA
	النَّهِيُ عَنُ سُؤَالِ الْإِمَارَةِ وَإِخْتِيَارِ تَرُكِ الْوَلَايَاتِ إِذَا لَمْ يَتَعَيَّنُ عَلَيْهِ أَوْ تَدُعُ حَاجَةٌ اللَّهِ النَّهِي عَنُ سُؤَال الْإِمَارَةِ وَإِخْتِيَارِ تَرُكِ الْوَلَايَاتِ إِذَا لَمْ يَتَعَيَّنُ عَلَيْهِ أَوْ تَدُعُ حَاجَةٌ اللَّهِ طلبِ المارت كي مما نعت اورعدم تعالى على المارت على ما نعت اورعدم تعلين اورعدم حاجت كي صورت مين المارت على ما	
m	ا ارت طلب کرنے کی مما نعت	
1/4	الات کے لیے صلاحیت ضروری ہے	l Ir•
10.	مارت قیا مت کے روز باعث ندامت ہوگ	l iri

مغنبر	عنوان	نبرشار
ا۵ا	امارت کے لانچ کی پیشین گوئی	irr
IOT	حِبِّ السُّلُطَانِ وَالْقَاضِيُ وَغَيُرِهِمَا مِنْ وُلَاةِ الْاُمُورِ عَلَى اتِّحَاذِوَزِيْرِ صَالِح	1444
	وَتِنُحُدِيْرِهِمُ مِنُ قُرُنَاءِ السَّوءِ وَالْقَبُوُلَ مِنْهُمُ	
	سلطان اور قاصنی اور دیگر حکام کونیک وزراء ہنتخب کرنے کی ترغیب اور برے ساتھیوں ہے	
	ڈرانے اوران کے مشورے قبول نہ کرنے کی ہدایت	
Ior	برے دوست قیامت کے روزایک دوسرے کے دشمن ہول گے	Irr
ior	ہر حاکم کے دودوست ہوتے ہیں	ra
100	عاکم کوا چھامشیرمل جو ناسعادت ہے	IFY
100	النَّهِيُ عَنْ تَوْلَيُةِ الإِ مَارَةِ وَالْقَضَاءِ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الْوِلَايَاتِ	IPZ
	لِنْهِنْ سَأَلَهَا أَوْحَرَصَ عَلَيْهَا فَعَرَّضَ بِهَا	
	امارت، قضا اور دیگر مناصب ان کے حریص طلب گاروں کو دینے کی ممانعت	<u> </u>
امدا	سوال کرنے والے کوغہدہ نہیں دیا جائے گا	IFA
	كتاب الأدب	
107	بَابُ الْحَيَاءِ وَفَصُٰلِهِ وَالْحَبُّ عَلَى التَّخَلُّقِ بِهِ	179
	حیااوراس کی فضیلت اوراس کواختیار کرنے کی ترغیب	
104	حیاء میں خیر ای ہے	11***
104	ایمان کی ستر سے زائد شاخیں ہیں	IFI
IDA	رسول الله مَالِيلُهُ كي حياء كي حالت	IFT
14+	جِفُطِ السِّرِ رازوں کی ح فاظت	IFF
	رازوں کی حفاظت	<u> </u>
14+	میاں بیوی کاراز افشاء کرنابری بات ہے	\leftarrow
4+	رسول الله مَا لَقُلُمُ كِي رَازُ كُوخْفِي رِكُمْنا	110
117	حضرت فاطمه رضی الله تعالی عنب کا آپ کے راز چھپانا	IPY
ואור	حفزت انس رضی املند تعیالی عنه کا آپ کے رازمخفی رکھنا	1172
	الُوَفَآءِ بِالْعَهُدِ وَإِنْجَازِالُوَعُدِ	IFA

منختبر	عنوان	نمبرثار
170	عېدنېھا نا اوروعده پورا کرنا	IMA
144	جود وسرول سے کے اس پرخود بھی عمل کرے	100
144	منافقین کی تنین علامات	161
144	جس میں چارخصاتیں ہوں وہ خالص مز فق ہوگا	וויץ
ina 1	حضرت صديق اكبررضي الله تعالى عند كا آبِ مُلْكُلُمُ كِي عهد كو پورا كرنا	107
14.	ٱلامُرُ بِالْمُحَافِظَةِ عَلَىٰ مَااعْتَادَه ٔ مِنَ الْخَيْرِ	IMM
ļ 	عا دات حسنه کی حفاظت	
14+	ریکا وعدہ کر کے تو ڑنا بہت بری بات ہے	۱۳۵
12+	یبود ونصاریٰ کی طرح نه ہو جا کیل	16.4
121	عمل پرمداومت ہونا چاہیے	162
144	اِسْتِحْبَابِ طِيُبِ الْكَلامِ وَطَلاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ	10%
	كلام طبيب اور خنده بييثانى ہے ملا قات كالسخباب	
ا ا	بَابُ اِسْتِحْبَابِ بَيَانِ الْكَلَامِ وَإِيْضَاحِهِ لِلْمُحَاطَبِ وَتَكْرِيْرِهِ لِيَفْهَمُ إِذَا لَمُ يَفْهَمُ اللَّابِذَ لِكَ	IMA
	منصل اور واضح كلام كااستحباب اورمي طب كے عدم فہم كے بيش نظر بات كومكر ركهزا	ļ <u>-</u>
140	رسول الله مُظَافِظ كا بم بات كوتين مرتبدد برانا	10+
140	رسول الله ظافيرًا كَيَّ تُفتَكُووا ضح اورصاف ہوتی تھی	101
144	بَابُ إِصْغَآءِ الْحَلَيْسِ لِحَدِيْثِ جَلِيُسِهِ الَّذِي لَيْسَ بِحَرَامٍ وَاسْتِنُصَاتِ الْعَالِمِ	iot
	وَالْوَاعِظِ حَاضِرِيُ مَجُلِسِهِ	
	مِمْشِيں كى ایسی بات جونا جائز نه ہوتوجہ ہے سنناا ورعالم یا داعظ كا حاضرین مجلس كوخاموش كرانا	<u> </u>
122	میرے بعد کفر کی طرف مت اوٹو	101"
144	بَابُ الْوَعُظِ وَالْإِقْتِصَادِ فِيُهِ	IBM
1∠A	وعظ ونصيحت ميں اعتدال	100
141	وعظ میں میاندروی کاراسته اختیار کیا جائے	104
149	جعه کا خطبهٔ ختصرنماز کمبی مونی چاہیے	
149	نماز میں بات کرنا مفسد نماز ہے	10/

مغنب	عنوان	نبرشار
IAP	رسول الله خَاتِيْقُ كَا مَكِ مُوثِرُ وعظ	٩۵
w.	بَابُ الْوَقَارِ وَالسَّكِيُنَةِ	17+
	و قاراورسكون كابيان	
۱۸۳	ہ ہلا نہ طر : گفتگوے پر ہیز کرنا عبادالرحمن کی صفت ہے) Al
I۸۳	آپ مُلَاثِيْمُ اکثر او قات تبسم فرماتے تھے	IYF
IAD	بَابُ النَّدَبِ الِيٰ اتَيَالِ الصَّلوٰةِ وَالْعِلْمِ وَنَحُوهِمَا مِنَ الْعِبَادَاتِ بِالسَّكِيُنَةِ وَالْوَقَارِ نماز طلبِعلم اورديگرعيادات كرليسكون ووقارك ساته آف كاستجاب	1414
PAL	نماز میں دوڑ کرآئے کی ممانعت	170
184	سفر میں سوار یوں کی دوڑ انے کی ممانعت	۵۲،
184	بَاثُ إِكْرَامِ الضَّيْفِ	PPI
	مهمان نُوازى	
IAZ	حضرت ابرا جيم عليه السلام كي مهمان نوازي كاواقعه	IYZ
11/4	مہمانوں کے اگرام کا خیال رکھنا ضروری ہے	ITA
144	مہمانوں کا اکرام ایمان کا نقاضا ہے	144
IA9	ایک دن ایک رات کی مہمانی مہمان کاحق ہے	14.
191	بَابُ اِسُتِحْبَابِ التَّبَشِيرِ، وَالتَّهُنِثَةِ بِالْحَيْرِ	121
	نیک کاموں پر بشارت اُورمبار کباً دویے کے استحباب کا بیان	
[91	شریعت کی پابندی کرنے والوں کو بشارت دو	141
19	جہاد پرانڈتعالیٰ کی طرف سے بشارت	121
191"	زکر یاعلیہ السلام کے لیے بشارت	12%
91"	حضرت مریم علیماالسلام کے لیے ولا دت کی بشارت	140
190	حفرت خدیجہ رضی اللہ تق کی عنہا کے بیے بشارت	127
۵۹۵	بئر ارلیں کاواقعہ	122
9∠	کلمہ تو حید کی گواہی دینے والوں کے لیے جنت کی بشارت	141
19.5	حضرت عمروبن عاص رضی ایلدعنه کی موت کے وقت کاواقعہ	

مغنبر	عنوان	نمبرشار
1+1	نَاتُ وَدَاعِ الصَّاحِبِ وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَ فِرَاقِهِ لِسَفَرِ وَغَيْرِه * وَ الدُّعَاءِ له * وَطَلَبِ الدُّعَاءِ مِنهُ	íA•
	مسلم کورخصت کرنا اورسفر وغیرہ کی جدائی کے وقت اس کے لیے دع کرنا	
	اوراس ہے دعا کی درخواست کرنااوراس کا استحباب	
P+1	انبیاء عیبهم السلام کاموت کے دفت اولا د کووصیت کرنا	fAT
7+ F	کتاب ابتدا درانل بیت کے حقوق کی دصیت	۸۲
7+ P"	دین کتبلیغ کرنے کی دصیت	IA#
r+1r	سفر پرجاتے وثت دعاء کی درخواست کرنا	الاس
r+5	رخصت کرتے وقت کی دعاء	IAD
r+4	الشمرروانه کرتے وقت کی دیء	FAI
r+2	سفر میں بھی تقوی پر قائم رہ جائے	IAZ
r•A	بَاتُ الْإِسْتَحَارَةِ وَالمُشَاوَرَةِ	IAA
	استخاره اورمشوره كابيان	
r+A	استخاره کی اجمیت	1/4
rı+	بَاتُ اِسْتِحُبابِ اللَّهَابِ اِلِّي الْعِيُدِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَالْحَجِّ وَالْعَزُوِ وَالْحَارَةِ	19+
	وَنَحُوهَا مِنُ طَرِيُقٍ وَالرُّجُوعِ مِنْ طَرِيْقِ احَرَ لِتَكْتِيْرِ مَوَّاضِعِ الْعِنَادَةِ	
}	ن نمازعید،مریض کی عیادت ، حج ، جہاداور جناز ہوغیرہ کے لیے ایک راستے سے جانے اور	
ļ	دوسرے رائے ہے داپس آنے (تاکیہ مواضع عبادت بکٹرت ہوجائیں) کا استحباب	
11	عید کے دن آتے جاتے راستہ تبدیل کرنا	191
۲,+	رسول الله من الله الله الله الله الله الله الله الل	97
rir	نَابُ اِسْتِحْبَابِ تَقُدِيْمِ الْيَمِيْرِ فِي كُلِّ مَاهُوَ مِن بَابِ التَّكْرِيْمِ	191"
ļ	نیک کاموں میں دائیں ہاتھ کومقدم رکھنے کا استحباب	
rir	اہل جنت کونامہ اعمال دا کمیں ہاتھ میں دیئے جا کمیں گے	91~
rim	آپ مُلَاثِيْمُ الجھے کاموں کودا کیں طرف ہے شروع کرنا پسند فرماتے تھے	192
7 9"	استنیءاوردیگرگندے کامول کو ہائیں ہاتھ سے انجام دیا جائے	144
rir	میت کے خسل میں بھی دائیں جانب کومقدم رکھے	192

15

منختبر	عثوان	تمبرشار
rio	جوتا دائيں پاؤل ميں پہنے پہنیں	19/4
rio	کھانا پیناسید ھے ہاتھ ہے ہونا جا ہیے	199
414	کپڑے پہنناوضوء کرنا بھی دائیں ہاتھ ہے شروع کریں	700
۲٩	سرکے بال دائیں جانب سے منڈانا کٹوانا شروع کریں	7+1
ria	كتاب آداب الطعام	
	كِتَابُ ادَابِ الطُّعَامِ بَابُ التَّسُمِيَةِ فِي اِوَّلِهِ وَالْحَمُدُ فِي اخِرِهِ	F+ F
	کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا اور کھانا کھانے کے بعدالحمد ملڈ کہنا	
MA	الله كانام لي كرشروع كرين	r•r
MA	شروع میں بسم اللہ بھول جائے تو یہ پڑھے	** (**
119	بسم اللد کی برکت ہے شیطان قریب نہیں " تا	r•o
rr.	جو کھانا ہم اللہ کے بغیر کھ یا جائے اس میں شیطان شریک ہوتا ہے	7 • 4
rrı	درمیان میں ہم اللہ پڑھنے سے شیطان کھایا ہوااٹی کردیتا ہے	F+2
rrr	بغیر بسم الله کے کھانے میں برکت نبیں ہوتی	r•A
***	دسترخوان اٹھانے کی دعاء	r+9
rrm	کھانے کے بعدد عاء پڑھنے سے گنا ہول کی مغفرت	* 1•
rre	بَابُ لَايُعِيْثُ الطَّعَامَ وَإِسْتِحْمَابِ مَدْحَه	rii
	کھانے میں عیب نہ نکا لئے اور اس کی تعریف کرنے کا استحباب	
rrm	رسول القد الله في كل الله على عيب نبين فك لته تص	rır
rrr	سر کہ بہترین سائن ہے	rır
FFY	بَابُ مَايَقُوْلُه ْ مِنُ حَضَرَالطُّعَامَ وَهُوَ صَآئِمٌ إِذَالَمْ يُفُطِرُ	rim
	روز ہ دار کے سامنے کھانا آئے اور وہ افط رکرنا نہ چ ہے تو کیا کہے؟	
rry	دعوت قبول کرناسنت ہے	ria
447	بَابُ مَايَقُولُهُ مَنُ دُعِيَ الِّي طَعَامِ فَتَبِعَهُ عَيْرُهُ وَ	PIN
	ا گرکسی کو کھانے کیلئے بلایا جائے اور کوئی اور بھی اس کے ساتھ ہو لے تو وہ میز بان سے کیا کہے؟	
tr <u>4</u>	اگر دعوت میں نضولی ساتھ ہوجائے	riz

ţ

منختبر	عثوان	تمبرشار
779	بَابُ الْآكُلِ مِمَّا يَلِيُهِ وَوَعُظِهِ وَتَأْدِيْبِهِ مَنْ يُسِيءُ ٱكُلَه '	MA
	اینے سامنے کھانااوراس شخص کووعظ وتاً دیب جوآ داب طعام کی رعایت ملحوظ ندر کھے	
rrq	سيدهے ہاتھ سے اوراپ سامنے سے کھانا	riq
rrq	ہا ^ک میں ہاتھ سے کھانے والے کے لیے بدؤ عاء	rr.
441	بَابُ النَّهُي عَنِ الْقِرَانِ بَيُنَ تَمُرِتَيُنِ وَنَحُوهِمَا إِذَا أَكُلَ جَمَاعَةٌ إِلَّا بِإِذُن رَفَقَتِه	rrı
	رفقائے طعام کی آجازت کے بغیر دو تھجوری یا اس طرح کی دوچیزیں ملا کر کھ نے کئی ممانعت	
4441	د د مجوری ایک ساتھ کھانے کی ممانعت	***
tmt	بَابُ مِايَقُولُه وَيَفْعَلُه مَنُ يَّاكُلُ وَلَا يَشُبَعُ	rra
	اگرکوئی کھا کرمیر نہ ہوتو وہ کیا کہے اور کیا کرے؟	!
rrr	التضي كهانے كى بركت	770
rrr	بَابُ الْآمُرِ بِالْآكُلِ مِنْ جَانِبِ الْقَصْعَةِ وَالنَّهْي عَنِ الْآكُلِ مِنْ وَسُطِهَا	rry
	برتن کے کنارے سے کھانے کا حکم اوراس کے درمیان سے کھانے کی ممانعت	
PPT	برکت کھانے کے درمیان نازل ہوتی ہے	***
rrr	رسول الله عَلَقُهُمْ كابرُ اپياليه	774
rms	باب كراهية الإكل متكتًا	rrq
	میک لگا کر کھانے کی کراہت	
110	رسول الله مَا يُقِطُّ اللهِ عَلَى لَكَا كُرِكُها مَا تَعَاولُ نِبِينِ قَرِ ماتِ تَقِي	rr.
rry	روز الوبيني كركهانا	rrmi
rr2	بَابُ اِسْتِحْبَابِ الْأَكُلِ بِثَلَاثِ آصَابِعَ وَاسْتِحْبَابِ لَعِقِ الْاَصَابِعَ وَكَهَاهَةِ	rrr
	مَسُحِهَا قَبُلَ لَعِقِهَا وَاِسُتِحْبَابِ لَعُقِ الْقَصْعَةِ وَأَخَذِ اللَّقُمَةِ الَّتِي تَسُقُطُ مِنُهُ	
	وَٱكُلِهَا وَجَوَازِ مَسُحِهَا بَعُدَ اللَّعُقِ بِالسَّاعِدِ وَالْقَدَمِ وَغَيْرِهِمَا	
	تین انگلیوں سے کھانے کا استحباب، انگلیاں چائنے کا استحباب، اور انہیں بغیر عَالِے صاف	
	كرنيكي كرابت، بيالدكوجائي كاستحباب، كرے موئے لقے كواٹھا كر كھالينے كاستحباب اور	
	انگلیوں کوچائیے کے بعدانہیں کلائی اور تلووں وغیرہ سےصاف کرنے کا استحباب	
112	کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹنا چاہیے	rrr

مهر بت	ن فراند شرع بریامی الفیان المبلد زوم)	رون –
منخبر	عنوان	نمبرثار
- rm	تين الكيول سے كھانا	ייןייין
rra	الكليول كوچائين كے فائد بے	rró
rrq	ہاتھ سے نقمہ گر جائے تو اٹھا کر کھالے	rmy
1179	گراہوالقمہ شیطان کے لیے نہ چھوڑے	PPZ
\$1P+	کھانے کے بعد برتن کوصاف کرلیا جائے	rm
rpp	بابِ تكثير الايدي عِلَىٰ طعام	PT9
	کھانے پر ہاتھوں کی کثر ت	
rrr	دوآ دميوں كا كھانا تين كے ليے كافى ہے	t/r•
trt	ایک آ دمی کا کھانا دو کے لیے کافی ہے	riri
the	بَابُ اَدَبِ الشُّرُبِ وَاِسْتِحْبَابِ النَّنَفُّسِ ثَلَا ثًا خَارِجَ الْإِنْآءِ وَكَرَاهِيَةِ التَّنَفُسِ فِي	ppr
	الْإِنَاءِ وَاِسَتِحُبَابِ إِدَارَةِ الْإِنَاءِ عَلَى الْآيُمَنِ فَالْآيُمَنِ بَعُدَالُمُبُتَدِئِ	
	یائی پینے کے آ داب، برتن ہے باہر تین مرتبہ سالس لینے کا استحباب برا ہو میں اور سری ہے کہ برای کا میں میں اور اس کا میں میں اور اس کی میں اور اس کی میں اور اس کی میں اور اس کی	:
	پہلے آ دی کے لینے کے بعد برتن کودائیں طرف سے حاضرین کودینا	
rrr	یائی تین سائس میں پینا جا ہے	1/1/1
rrr	ایک سائس میں چینے کی ممانعت	L LLL
rma	پیتے وقت برتن میں سائس <u>لینے کی</u> ممانعت میں میں میں میں اللہ کے مانعت	ተም۵
ተሾኘ	تقتیم دائیں طرف سے شروع کرنا جاہیے	rm4
rry	ضرورت کے موقع پر بائمیں جانب والے سے اجازت لے لیے	* 172
MM	كَرَاهَةِ الشُّرُبِ مِنْ فَمِ الْقَرُبَةِ وَنَحُوِهَا وَبَيَانُ أَنَّهُ ۚ كَرَاهَةُ تَنُزِيُهِ لَا تَحْرِيُمٍ	rm
	مشکیزہ ہے مندلگا کریائی ہنے کی کراہت بیکراہت تنزیبی ہے تحریمی ہیں ہے	
rra	مشکیزے ہے مندلگا کر پینے کی ممانعت	rr4
rrq	ضرورت کے موقع پرمندلگا کرپینے کی اجازت	ta+
rai	بَابُ كِرَاهَةِ النَّفُحِ فِي الشَّرَبِ	101
	یانی میں بھونک مارٹنے کی ممانعت	
roi	برتن میں پھونک ہارناممنوع ہے	rar

منختبر	عنوان	نمبرثار
rom	بَابُ بَيَاں جَوَازِالشُّرُبِ قَآئِمًا وَبَيانِ أَنَّ الْأَكْمَلُ وَالْاَفْضَلَ الشُّرُبُ قَاعِدًا	rar
<u> </u>	کھڑئے ہوکر یانی پینے کا جواز کیکن افضل یہی کہ بیٹھ کریانی پیاجائے	
ror	ماءِزَ م زَم كَفِرْ ب بوكر پينے كي اجازت	rom
rom	ضرورت کے موقع پر کھڑے ہوکر بینا جائز ہے	raa
rom	ہلکی پھلکی چیز کھڑ ہے ہوکر کھانے کی اجازت ہے	101
rom	رسول الله مُعْلِقُهُم كا بعيشه كريبيا	104
t 00	کھڑے ہوکر پینے کی ممانعت	, rox
ron	بھولے سے کھڑے ہوکر ہے توقے کردے	raq
roz.	بَابُ اِسْتِحْبَابِ كَوُنِ سَاقِي الْقَوْمِ اخِرَهُمُ شُرْبًا	444
	، پلانے والے کے لئے سب سے آخر میں پینے کا استحباب	
ran	بَابُ جَوَازِ الشُّرُبِ مِنُ جَمِيُعِ الْاوَانِيُ الطَّاهِرَةِ غَيْرِ الذُّهَبِ وَالْفِصَّةِ وَحَوَازِ	141
	الْكُرُعِ وَهُوَ الشُّرُبُّ بِالْفَمِ مِنَ النَّهُرِ وَغَيْرِهِ ۚ بِعَيْرِ اِنَآءِ وَلَايَدٍ وَتَحْرِيمِ اِسْتِعُمَالِ	
	إِنَاءِ الذُّهُبِ وَالْفِضَّهِ فِي الشُّرُبِ وَالَاكُلِ وَالطَّهَارَةِ وَسَآئِدٍ وُجُوُهِ الْإِسْتِعُمَالِ	
	تمام پاک برتنوں ہے سوائے سونے اور چاندی کے برتنوں کے بینا جائز ہے،نہر وغیرہ سے بغیر	
	برتن اور بغیر ہاتھ کے مندلگا کر پینا جا ئز ہے، چاندی سونے کے برتنوں کا استعمال	
	کھانے چینے میں طہارت میں اور ہر کام میں حرام ہے	
raq	پیٹل کا برتن استعال کرنا جا ئز ہے	777
ry.	رسول الله تَكَفَّلُ كُوْصَنْدُا يَا فَى يِسْدَقِهَا	775
r3+	سونے جا ندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت [*]	244
ryr	چاندی کے برتن میں چینے پروعید	دلاع
748	كتاب اللياس	
***	بَابُ اِسْتِحْبَابِ الثُّوبِ الْأَبْيَضِ وَجَوَازِ الْآحُمَرِ وَالْآخُصِرِ وَالْآصُفَرِ وَالْآسُودِ	777
	وَجَوَازِهُ مِنُ قُطَنٍ وَكُتَّانٍ وَشَغْرٍ وَصُوفَتٍ وَغَيْرِهَا إِلَّالُحَرِيْرِ	:
	سفید کپڑے کے استحباب اور سرخ ، سبز اور کا کے کپڑے کا جواز نیز سوائے رکیٹم کے روئی ،	
	اون اور بالول وغیرہ کے کپٹر ول کا جواز	

	والمناز والمنا	المستحددات المساك
مغنبر	عنوان	تمبرهار
747	لباس کا مقصد ستر ہوثی ہے	۲ 42
7414	لباس اور کفن دونوں میں سفید کپڑ اپسندیدہ ہے	AFT
246	سفیدیباس پا کیز گی کاذر بعه	P74
140	رسول الله الله الله الله مياندقد تق	1/2.
270	رسول الله تالله كاسرخ فيمه	121
444	سبزرنگ کے دھاری دار کپڑے	12°
147	رسول الله مَا اللهُ مَا اللهُ عَلَيْهِ كُلِي عَلَيْهِ مِنْ اللهِ مَا وَكُلُو اللهِ مَا اللهِ مَا وَكُلُ	121"
, rya	آپ مُلْكُمْ كِيمَامد كِي دوشملِ سَقِي	1 214
r19	رسول الله مُلافظ كي سياه حيا در كاذ كر	140
12+	رسول الله مُقاطِّعٌ نِي الله عَلَيْ جِهِ بَهِي استنعال فرمايا	724
127	استحباب القميص	124
	قيص بينغ كاستحباب	į
121	اً بَابُ صِفَّةِ طُولِ القَّمِيُصِ وَالْكُمِّ وَالْإِزَارِ وَطَرُفِ الْعَمَامَةِ وَتَحْرِيُمِ إِسْبَالِ شَيْءٍ	t∠∧
	مِنُ ذَٰلِكَ عَلَىٰ سَبِيُلِ الْخُيلَآءِ وَ كَرَاهَتِهِ مِنُ غَيْرِ خُيلَاءِ	
	قیص،آستین،ازاراورعمامہ کے کنارے کی لمبائی اوربطورِ تکبران میں سے کسی چیز کے لٹکانے	
l l	گ ^{حرمت} اور بغیر تکبر کراهت کابیان	
121	شخنے کے پنچے کپڑا پیننے پروعیر	1/4
FZM	متنكبرنظر كرم يرمح وم بوكا	* /4+
140	شخنے سے نیچے کیڑ الٹکانے والاجہنمی ہے	P AT
120	تین آ دی قیامت کے دوزشرف کلام ہے محروم ہوں گے	Mr
724	منخے سے پنچ کپڑ الاکا ناحرام ہے	mr
F2.2	شلوار کونصف پنڈلی تک رکھنا	ra.e
r∠ 9	شلوار مختوں ہے او پر تک	1740
r29	شخنے چھیا کرنماز پڑھنے والے کی نماز قبول نہیں	PAY
-1/4	میدانِ جُنگ میں بھی خلاف شرع لباس سے اجتناب کیاجائے	MZ

منختبر	عنوان	تمبرثار
ram .	شلوارنصف پنڈلی اور شخنے کے درمیان	raa -
PAP .	حضرت عمر رضى الله تعالى عنه كولباس كے خيال ركھنے كاتھم	1/4
7A/°	عورتیں اپنے نفخے چمپائیں گی	19+
ra a	بَابُ اِسُتِحُبَابِ تَرُكِ التَّرَفَّع فِي اللِّبَاسِ نَوَاضُعًا لِلْمَاسِ اللَّهَابِ لِلْمَابِ لِلْمَابِ لِلْمُ	PĠI
PA4	بَابُ اِسُتِحْبَابِ التَّوَسُّطِ فِي اللِّبَاسِ وَلَا يَقُتَصِرُ عَلَىٰ مَا يَزُرِى بِهِ لِغَيْرِ حَاجَةٍ وَلَا مَقُصُودٍ شَرُعِيٍّ لباس مِن اعتدال اورتوسط كاستجاب، بلاضرورت اور بغير مقعودِ شرع كابيا معمولي لباس نه بهنجو باعث عِيب هو	191
FAZ	بَابُ تَحْرِيُم لِبَاسِ الْحَرِيُرِ عَلَى الرِّجَالَ وَتَحْرِيُمِ حُلُوسِهِمُ عَلَيهِ وَإِسْتِنَادِهِمُ اللَّهِ وَجَوَازُ لَبَسِهِ لِلنِسَآءِ مردول کے لیےرلیٹی لباس بہننا، ریٹی فرش پر بیٹھنااوراس کو کلیدلگانا حرام ہے، جبکہ عورتوں کوریٹی لباس پہنناجائز ہے	rqm
YAA	دنیا میں ریشی لباس بہننے والا قیامت میں ریشی لباس ہے محروم ہوگا	rar
17A9	نونااورریشم کااستعال مردوں پرحرام ہے	190
14.	سونے اور ریشم عور توں کے لیے طال ہے	ray
rqi	بَابُ جَوَازِ لُبُسِ الْحَرِيُرِ لِمَنْ بِهِ حِكَّةٌ خارش والے کے لیے ریشی لہاس کا جواز	19 2
rgr	باب النهى عن افتراش جلود النمور والركوب عليها چيتے كى كھال پر بيٹينے اوراس پرسوار ہونے كى ممانعت	ran
rar	درندوں کی کھال استعمال کرنے کی ممانعت	199
rqr	بَابُ مَايَقُولُ إِذَا لَبِسَ تُوبًا جَدِيُدًا أَوْنَعُلًا أَوْنَحُوهُ وَ الْمَاحِوَهُ وَ الْمَاحِيةِ عَلَى ال	۳۰۰
rgr	نیالباس وغیره پہنتے وقت بیدعاء پڑھھے	1"+1
190	باب استحباب الا بندآء باليمين في اللباس لباس بمنة وقت واكيل طرف سے ابتداء كا استخاب	r*+r

فهرست	ن ددو شرح ریاص الصالعین (جلد دوم) ۲۱	فريس السالكي
منخبر	عنوان	تمبرثار
79 4	كتاب آداب نوم والاضطباع	
144	سونے ، کیٹنے ، بیٹھنے مجلس ، ہم کثینی اور خواب کے آواب	P+P
ray	سونے کے وقت کی دع تمیں	t=1r
raz	باوضوء سونامسنون ہے	r•a
rgA	رسول الله مَا لَكُمْ كَيْ تَجِد كَي بِإِبندى	P+4
rgA	و این گروٹ میں سونامسٹون ہے	۳•۷
raa	نیند کی موت سے تثبیہ	P*A
1***	پیٹ کے بل سونے کی مما نعت	74
1741	ستر پر لیٹے وقت ذکراللّٰہ کا ہتمام کریں	1 110
r•r	نَابُ جَوَارِ الْإِسْتَنْقَآءِ عِنَى الْقَفَا وَوَصَعِ إِحُدَى الرِّحْنَيْنِ عَلَى الْأَخْرَى إِذَا لَمُ	۱۳۱۱
	يَحَفُ إِنْكَسَافَ الْعَوْرَةِ وحو رِ الْقُغُوْدِ مُتَرَبِّعًا وَمُحْتَبِيًا	
	ہے۔ چت لیٹنے ،ستر تھلنے کااندیشہ نہ ہوتو ٹا نگ پرٹا نگ رکھنے ، چوکڑی مارکر ہیٹھنے اور ہاتھول کوٹانگول کے گر دکر کے بیٹھنے کا جواز	
r•r	حیت لیٹنے کی صورت میں ستر کاخیال رکھیں	rır
P**P	فجر کے بعد آپ مُلْقَلِّمٌ کا حیار زانو بیشت	۳۱۳
** *	احته ءکی حاست میں بیٹھنے کا ثبوت	ric.
١٠٠٠ ١٠٠	رسول القد مَثَاثِينًا كارعب	rio
۳۰۴۳	مغضوب علیهم لوگ کی طرح بیشهنا	אויי
r•a	بَاثُ فِیُ ادَابِ الْمَحُلِسِ وَالْحَلِيْسِ مجلس میں بیٹھنے اور ہم نشینی کے آ داب	rı∠
r•0	کسی کواس کی جگہ ہے اٹھانے کی ممانعت	r'iA
roy	مجلس سے اٹھ کر جانے والا واپسی پراپنی جگہ کا زیادہ حق دار ہے	1719
F*Y	مجلس میں جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے	r r•
r•2	دوآ دمیول کے درمیان گھنے کی ممانعت - مار میول کے درمیان گھنے کی ممانعت	PPI
17 •A	دوآ دمیوں کے درمیان ان کی اجازت سے بیٹھنا	rrr

مؤنبر	عثوان	تمبرشار
r.q	حلقہ کے درمیان بیٹھنے والے پرلعنت	rrr
r•9	بهتر مجلس جس میں وسعت ہو	۳۲۴
* "1+	مجلس سے اٹھنے کی دعاء	rra
rii	مجلس ہے اٹھتے وقت کامعمول	rry
1711	مجلس سے اشھنے کی دوسری دعاء	P12
MIM	بغیر ذکر کے مجلس باعث ِندامت ہوگ	774
4114	مجلس میں درود پڑھنا	mrq
PIY	بَابُ الرُّؤُيَا وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا	rr+
 	خواب اوراس کے متعلقات	
riy	خواب میں بشارت کاملنا میجی علم نبوت میں سے ہے	. 144.1
rı∠	مؤمن كاخواب نبوت كاجمياليسوال حصدب	rrr
. mix	خواب میں نبی کریم مُظَّفِلُم کی زیارت	*** **
ria	اچھاخواب محبت کرنے والے کو بتائے	rro
P19	اجھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہیں	rry
rr.	براخواب دیکھے تو بیمل کرے	rr <u>z</u>
rri	جھوٹا خواب بین کرنا گناہ ہے	ኮኮ አ
mrr	كتاب السلام	
rrr	بَابُ فَضُلِ السَّلَامِ وَالْاَمُرِ بِافْشَاثِهِ	rrq
	سلام کی نصلیت اوراس کے عام کر نے کا تھم	
PPM	سلام کوعام کرنا افعنل ترین عبادت ہے	mr.
rra	حضرت آدم عدييه السلام كافرشتو لكوسلام كرنا	ויין־יו
rro	سلام کوعام کرنے کا تھم	rrr
rry	سلام آپس میں محبت قائم کرنے کا ذریعہ ہے۔	""
rrz	سلام کی برکت سے جنت میں داخلہ	
P12	حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما کاسلام کے لیے بازار جانا	rro

73.0		
مؤثبر	عوان	تمبرهار
rra	بَابُ كَيُفِيَّةِ السَّلَامِ	PT 174
ļ	سلام کی کیفیت	
rra	سلام کے ہر جملہ میں دس نیکیاں	rr2
۳۲۰	جبرائيل عليه السلام كاحفرت عائشه رضى الله تعالى عنها كوسلام كرنا	rm.
rr.	رسول القد تلافي كاالم مجلس كونتين مرتبه سلام كرنا	PTP
rrı	سلام کے ذریعی کوایڈ اءنہ پہنچائے	ra•
۳۳۲	رسول الله تَكُلِيمًا كا شاره على سلام كرنا	rai
	علیک السلام مر دوں کا سلام ہے	ror
P**P**	بَابُ ادَابِ السَّلَامِ	ror
	سلام کے آ داب	
۳۳۴	سلام میں پہل کرنے والا اللہ تعالیٰ کامقرب ہے	tor
rry	بَابُ اِسُتِحْبَابِ اِعَادَةِ السَّلَامِ عَلَىٰ مَنُ تَكُرَّرَ لِقَآوْهُ عَلَىٰ قُرُبٍ ۚ بِآلُ دَحَلَ ثُمَّ	roo
	خَرَجَ ثُمَّ دَخَلَ فِي الْحَالِ اَوْحَالَ بَيْنَهُمَا شَحَرَةٌ وَنَحُوِهَا	
	تنكرارِملا قات كے ساتھ اعاد هُ سلام كااستخباب مثلاً كوئى باہر گيااور فور أاندرآ گيا	
	یا درخت درمیان میں آگیا	<u> </u>
rry.	ېرملاقات پرسلام کرنا	roy
rrx	بَابُ اِسْتِحْبَابِ السَّلَامِ اِذَا دَخَلَ بَيْتَه'	roz
	ایے گھر میں داخل ہونے کے وقت سلام کا استحباب	
rrx	م محمر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا	rox
p=1=+	بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَان	109
	بچوں کوسلام کرنا	
וייןיין	بَابُ سَلَامِ الرُّجُلِ عَلَى زَوُ جَتِهِ وَالْمَرَأَةِ مِنْ مَحَارِمِهِ وَعَلِيْ أَجُنَبِيَّةٍ وَاجْنَبِيَّاتِ	14
	لَايَحَاثُ الْفِتُنَةَ بِهِنَّ وَسَلَامِهِنَّ بِهِذَا الشُّرُطِ	
	بیوی کومحارم عورتوں کواوران عورتوں کوجن سے فتنہ کا اندیشہ نہ ہوسلام کرنے کا جواز	,
	اورای شرط سے ان کامر دوں کوسلا کرنا	

مختبر	عنوان	نمبرشار
rm.	ام بانی رضی التد تع لی عنبا کارسول الله ما الله ما الله ما کارشی الله الله عنبا کارسول الله ما کارشا	1 441
rrr	عورتول کی جماعت کوسلام کا ثبوت	۳۲۲
mum.	بَابُ تَحْرِيمِ إِبْتِدَائِنَا الْكَافِرَ بِالسَّلامِ وَكَيْفِيَةِ الرَّدِّ عَلَيْهِمُ،	1777
	وَاِسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَىٰ آهُلِ مَحُلِسِ فَيُهِمُ مُسُلِمُونَ وَكُفَّارُ	
	كفاركوسلام كي ابتداء كي حرمت اوران كوجواب دينے كا طريقة	
	استعجلس کوسلام کرنے کا استخباب جس میں مسلم اور کا فر دونوں ہوں	
1 444	اہل کتاب کوسلام کے جواب کاطریقہ	۳۹۳
HALL ALL	كفارا ورمسلمانول كيمخلوط جماعت كوسلام كاطريقه	240
۳۳۵	بَابُ اِسْتِحْبَابِ السَّلَامِ اِذَا قَامَ مِنَ الْمَحُلِسِ وَفَارَقَ جُلَسَاهُ ۚ أَوُجَلِيْسَه ۚ	۳۷۲
!	مجلس میں آتے جاتے سلام کرنا	
PTF4	بَابُ الْمِاسْتِعَذَان وَادَابِهِ	7 44
	اج زت طلب كرئے اوراس كے آ داب كابيان	
7"7"4	بچہ جب بالغ ہوج ئے تو وہ بھی اجازت نے	РУА
PTP'Y	ا ج زت تین با رطلب کرے	6 44
T T2	اجازت کے ساتھ داخل ہونے کی حکمت	۳۷۰.
3"("9	اجازت لينے کامسنون طریقه	141
ra+	سلام کے بعدا ندرآنے کی اجازت لے	rzr
۱۳۵۱	بَابُ بَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ اِذَا قِيلَ لِلْمُسْتَأْذِنِ مَنُ أَنْتَ؟ أَنْ يَقُولَ فُلَاكٌ فَيُسُمِّي نَفُسَه'	r4r
	َ بِمَا يُعُرِفُ بِهِ مِنَّ اِسُمِ أَوُ كُنَيَةٍ وَكَرَاهَةِ قَوُلِهِ "أَنَا" وَنَحُوهَا	
	مسنون طریقہ یہ ہے کہ جب اجازت طلب کرنے والے سے یو چھاجائے کہ کون ہے تو اپناوہ	
	نام اورکنیت بتائے جس ہے وہ متعارف ہواور میں یااس طرح کالفظ کہنا ناپیندیدہ ہے	
rar	حضرت ابوذ ررضی القد تعالیٰ عنه کااپنا نام ظاہر کرتا	121
ror	جواب مِن 'میں ہول' کہنے کی مذمت	120
	بَابُ اِسْتِحْبَابِ تَشْمِيَتِ الْعَاطِسِ اِذَا حَمِدَاللَّهُ تَعَالَىٰ وَكَرَاهَةِ تَشْمِيُتِهِ اِذَا لَمُ	1724
	يَحُمَدِاللَّهَ تَعَالَىٰ وَبَيَانَ ادَابِ التَّشْمِيَتِ وَالْعُطَاسِ وَالتَّثَاوْبِ	122

مغيبر	منوان	نمبرثار
ror	چھینکنے والے کے الحمد للہ کہنے کے جواب میں برحمک اللہ کہنے کا استحباب اور بغیراس کے الحمد للہ	rza
	کے برحمک اللہ کہنے کی کراہت چھینکنے والے کے جواب اورچھینکنے اور جمائی لینے کے آ داب	
roo	جِيسَكَ والا' الحمدية' كبرة جواب مِين" رحمك الله' كهاجائ	129
ron	حجينك والاالحمد للدند كبيتو جواب نه ديا جائ	17A +
FOY	رسول الله من كانداز تربيت	PA I
702	چھنکنے کے وقت اہل مجلس کا خیال رکھنا	MAY
TOA	رسول القد تا الأماسية دعاء حاصل كرنے كا نرالا طريقة	rar
P4+	بَابُ إِسُتِحْبَابِ الْمُصَافَحَةِ عِنْدِ اللِّقَاءِ وَبَشَاشَةِ الْوَجُهِ وَتَقْبِيلِ يَدِالرَّجُلِ الصَّالِح	t 'A''
	وَتَقَبِيلِ وَلَدِهِ شَفُقَةً وَمَعَانَقَةِ الْقَادِمِ مِنُ سَفَرٍ وَكَرَاهِيَةِ الإِنْحِنَاءِ	:
	ملاقات کے وقت مصافحہ، خندہ بیشانی سے ملنے، نیک آ دمی کے ہاتھ کو بوسہ دینے ،اپنے بچول کو	
	شفقت سے چومنے اور سفر سے واپس آنے والے سے معانقہ کا استخباب اور جھکنے کی کراہت	
۳۲۰	صحابة پس مصافح كرتے تھے	۳۸۵
P"Y+	اہل یمن میں اسلام سے پہلے بھی مصافحہ کا رواج تھا	PAY
la.At	مصافحہ سے گناہ معاف ہوتے ہیں	17 A2
myr	سلام کے وقت جھکناممنوع ہے	PAA
máh	يبوديون نے رسول الله مان کا الله علي الله على الله علي الله علي الله علي الله علي الله علي الله علي الله علي الله علي الله علي الله علي الله علي الله علي الله علي الله علي الله علي الله علي الله على الله علي الله على ال	17A 9
malu	صحابہ کرام کارسول اللہ فالخام کے ہاتھ کو بوسد بنا	1 79•
ייוניים	حضرت زبيدبن حار شدمنى التدتعالي عنه سے معانقه	1-91
מרץ 	مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا	rgr
מריי	ا پٹی اولا د کے بوسہ <u>لینے</u> کا جواز	mam
mym	كتاب عبادة السريض	
7 777	كِتَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيُضِ وَتَشْبِيعُ الْمَيَّتِ وَالصَّلوَةِ عَلَيْهِ وَحَضُورِ دَفُنِهِ، وَالْمَكْثِ	mala
	عِنْكَ قَبْرِهِ بَعُدَدَ فَنِهِ	
	عیاوت مریض اور جنازے کے ساتھ جانے کا تھم	
רצים	مریض کی عیادت کرنامسلمانوں کے حقوق میں ہے ہے	۵۹۳

مغنبر	عثوان	نمبرثثار
74 2	یمار کی عیادت نه کرنے پروعیدیں	1797
MAY	یماروں کی عمیاوت کی اہمیت	rq∠
P79	عيادت بمريض كي فضيلت	rgA
274	ستر ہزار فرشتوں کی دعاءِ مغفرت	1799
۳2۰	رسول الله تالظام كايبودى الرك كى عيادت فرمانا	l*++
# <u>Z</u> r	مَا يُدُعىٰ بِهِ لِلْمَرِيُضِ مريض كے ليے دعاء كاطريقه	 44
r2r	مریض کی عیادت کامسنون طریقه	/ ′ =/′
r2r	حجعاژ پھونک کا جائز طریقنہ	P++M
የ ሬሶ	عیادت کے وقت حفرت سعد کے لیے دعاء	ام•ام
7 20	ا پنے اوپر ؤم کرنے کا طریقہ	۳-۵
720	مریض کے لیے دعاء کا ایک طریقہ	/*+ ¥
724	لا باس طبور كبنا	۲•4
172 2	حضرت جبرائيل عليه السلام كي دعاء	r*A
r22	یماری کی حالت میں پڑھنے کے کلمات	P+9
PA9	بَابُ اِسُتِحْبَابِ سُؤَالِ اَهُلِ الْمَرِيُضِ عَنُ حَالِهِ يمارُ كابل فاندسے مریض کا حال ہوچھے کا استخباب	(*f+
17 /A •	بَابُ مَا يَقُولُه 'مَنُ أَيِسَ مِنُ حَيَاتِهِ جَوْض ايْن زندكى سے مايوس موجائے وہ كيا دعاء كرے؟	רוו
PAI	رسول الله تَالِيَةُ أَكِيمُ عَلَيْ الْمُوتِ كَي كِيفِيتِ	
የ ለተ	بَابُ إِسْتِحْبَابِ وَصِيَّةِ أَهُلِ الْمَرِيْضِ وَمَنْ يَخُدُمُهُ وَالْإِحْسَانِ اِلَيْهِ وَاحْتِمَالِهِ الصَّبَرَ	ייויא
	عَلَىٰ مَايَشُقٌ مِنُ آمُرِهِ وَكَذَا ٱلْوَصِيَّةِ بِمَنُ قَرَبَ سَبَبُ مَوْتِهِ بِحَدَّ اَوْقِصَاصِ وَنَحُوهِمَا	
	مریض کے گھر والوں اوراس کے خدمت گاروں کومریض کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور مریض	
	کی طرف سے پیش آنے والی مشقتوں پر صبر کرنے کی تلقین اس طرح جس کا سبب موت قریب	
	ہولینی حدیا قصاص وغیرہ نافذ ہونے والی ہواس کے ساتھ اچھاسلوک کرنے کی تاکید	

منختبر	منوان	نمبرثار
rar	عورت کو حالت حمل میں رجم نہیں کیا جائے گا	מור
PA.r	جَوَازُ قَولِ الْمَرِيْضِ آنَا وَجُعُ ، أَوْشَدِيْدُ الْوَجَعِ أَوْ مَوْعُولُكَ أَوُوارَأْسَاهُ وَنَحُو	MID
	ذَالِكَ إِذَا لَمْ يَكُنُ عَلَىٰ السَّخُطِ وَإِظْهَارِ الْجَزَعِ	
	یمار کا بیکہنا کہ مجھے تکلیف ہے یاسخت تکلیف ہے یا بخار ہے یا ہائے میراسروغیرہ بلا کراہت جائز	
	ہے بشر طبیکہ اللہ ہے تاراضگی اور جزع وفزع کے طور پر نہ ہو	
rar -	رسول القد خَاتِيْنِ كو بخار دوآ دميول كے برابر ہوتا تھا	riy.
FAC	حفرت سعد زضی الله تعالی عنه کا بیاری کی کیفیت بتانا	∡ا۳
MA	حضرت عائشه رضى الله تعالى عنه كاشدت مرض كوبيان كرنا	MIA
PAY	تَلْقِينِ الْمُحْتَضِرِ لَا إِلَّا اللَّهُ	r19
	جس کی موت قریب ہوا ہے لا الدالا اللہ کی تلقین کرنا	
PAY	موت کے وقت کلمہ للقین کرنا	r/r+
PAA	بَابُ مَا يَقُولُهُ ۚ بَعُدَ تَغُمِيُضِ الْمَيِّتِ	וזיי
<u> </u>	مرنے والے کی آ تکھیں بند کرنے کے بعد کو ان می دعاء پڑھی جائے ؟	,
ra.	مَا يُقَالُ عِنُدَ الْمَيِّتِ وَمَا يَقُولُه ومَنْ مَاتَ لَه ومَيِّتْ رِ	,777 •
<u></u>	میت کے پاس کیا کہا جائے اورم نے والے کے ورثاء کے پاس کیا کلمات کہیں جائیں؟	
1791	جائی و مالی صدمه پریددعاء پڑھے	err
rgr	بچە كے انقال برمبر كابدله 'بیت الحمد' ب	rtr
rgr	اولا د کے انتقال پر صبر کا بدلہ جنت ہے	rta
	رسول الله مُنْ الْحُلِيمُ كِنُواسِهِ كِما نَقَالَ كاواقعه	የ /ዩሃ
r90	حَوَازُ الْبُكَآءِ عَلَى الْمَيِّتِ بِغَيْرِ نُدَبٍ وَلَا نِيَاحَةٍ	mr <u>z</u>
	نوحه خوانی اور چیخ و پکار کے بغیر مرنے والے پر رونے کا جواز	ļ <u>.</u>
1790	حضرت سعد بن عباده رضى الله تعالى عنه كانقال پر رسول الله ما تلام كا آبديده بونا	MYA
1444	رشته دارول کی موت پرآنسو جاری ہونا	rrq
F92	حضرت ابراجيم رضى الله تعالى عنها كي موت بررسول الله ما فيلم كأم	(**** <u>*</u>
19 2	ٱلْكَفُ عَنُ مَا يَرِي مِنَ الْمَيَّتِ مِنُ مَكُرُوهِ	ا۳۳

منخبر	عنوان	نبرشار
297	میت کی کوئی نا گوار بات دیکھ کراہے ذکر کرنے کی ممانعت	mmr
r99	الصَّلوٰةِ عَلَىٰ الْمَيَّتِ وَتَشِيبُعِهِ وَخُضُورُ دَفَيْهِ وَكَرَاهَةِ إِنَّبَاعِ النِّسَآءِ الْحَنَائِزَ	٦٣٣
	میت کی نمازِ جنازَ ہر پڑھنا، جَنَازے کے ساتھ جانااور تدفین کے وقت موجود ہونا،	
	عورتوں کے جنازے کے ساتھ جانے کی کراہت	
raa	تدفین تک رہنے والے کا اجروثواب	ስም የ
r99	جناز ه ودفن دونو ل میں شرکت کا ثواب	rro
۴۰۰	عورتوں کی جنازہ میں شرکت ممنوع ہے	የም ዣ
P**1	إستِحْبَابِ تَكْثِيرِ الْمُصَلِّينَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَجَعُلِ صَفُو فِهِمُ ثَلَاثَةً فَأَكْثَرَ	۳۳۷
	جنازے کی نماز میں نمازیوں کی کثرت اور صفوں کے تین یازیادہ ہونے کا استحباب	
[* +1	جنازہ میں چالیس آ دمیوں کی شرکت بھی باعث رحمت ہے	" "
/% P*	لوگ کم ہوں تو جناز ہ کی تین صفیں بنائی جا ئیں	4سم
l4+l4.	نماز جنازه میں کیا پڑھا جائے؟	\r\L+
h.+ h.	جنازه کی ایک جامع دعاء	(4)
r+a	جنازه کی ایک اہم دعاء	۲۳۲
P+7	مرنے والے کے حق میں دعاء	سلماما
P+1	جتازہ میں پڑھی جانے والی ایک اور دعاء	lalata
r*A	جنازه بین نام لے کروعاء کرنا	rra
f*+A	چونلی تکبیر کے بعد سلام پہلے دعاء چونلی تکبیر کے بعد سلام پہلے دعاء	וייין
1414	باب ٱلْإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ	wr <u>/</u>
	جنازه میں جلدی کرنے کا حکم	
m.	جنازه لے جاتے ہوئے قدرے تیز چلنا	rra.
110	ميت کی مخفتگو مخلوقات شتی میں	Leted
	تَعُجِيلٍ قَضَآءِ الدَّيْنِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالْمُبَادَرَةِ اللَّي تَحُهِيزِهِ	ra+
	إِلَّا أَنْ يَمُونَ فَجَأَةً فَيُتَّرَكَ حَتَّى يَتَيَقَّنَ مَوْتُه	
	مرنے والے کے قرض کی اوائیگی اوراس کی تجہیز میں جلدی کرنا سوائے اس کے کوئی اچا تک مر	

فهرمت	ن اردو سرح رباص الصالعين (جند دوم)	حريق مصالب
مغنبر	عنوان	نمبرثار
Pir	جائے تو تو قف کیا جائے تا کہ موت کا یقین ہوجائے	
Mit	مقروض کی روح قرض کی اوائیگی تک معلق رہتی ہے	اه۳
۳۱۳	کفن دفن میں جلدی کرنا حیا ہیے	rat
L41 L4	بَابُ الْمَوُعِظَةِ عِنُدَ الْقَبْرِ	rar
	قبركے پاس وعظ ونصیحت	
الم الم	بَابُ الدُّعَآءِ لِلْمَيَّتِ بَعُدَ دَفُنِهِ وَالْقُعُودِ عِنْدَ قَبُرِهِ سَاعَةٌ لِلْدُّعَاءِ لَهُ ْ	10 m
	وَالْإِسْتِغُفَارِ وِالْقِرَاءَةِ	
	تدفین کے بعدمیت کے لیے دعاءاور قبر کے پاس کچھوفت بیٹھ کرم نے والے کے لیے دعااور	
	استغفار کرنا اور قر آن کریم کی تلاوت کرنا	
۳۱۵	دفن کے بعدمیت کے فق میں دعاء کرنا	raa
MA	ڈن کے بعد کچھ در قبر ری تھر نا	רכיי
MIV	بَابُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيَّتَ وَالدُّعَا لَهُ ْ	roz
	میت کی طرف سے صدقہ اوراس کے لیے دعاء	
MIA	ميت كي طرف سے صدقه وخیرات	roa
14	موت کے بعد کام آنے والے اعمال	PG1
۴۲۰)	بَابُ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى المَيّتِ	M4+
ļ 	مرنے والے کی خوبیاں بیان کرنا	
ואין	دوآ دمی بھی میت کی تعریف کریں تووہ جنت میں داخل ہوگا	וצייז
rrr	بَابُ فضل من مات له او لاد صغار	PA44
	جس کے چھوٹے بچے مرجا کمیں اس کی فضیلت	
Prr	نا بالغ اولا د کی موت کی فضیلت	۳۲۳
PPPPPPPPPPPPPPPPPPPPPPPPPPPPPPPPPPPPPP	جس کے تین بچے مرجا کیں	r yr
LALL	عورتول کونصیحت کے لیے الگ دن مقرر کرنا	
	بَابُ الْبُكّاءِ وَالْحَوُفِ عِنْدَالْمُرُورِ بِقَبُورِ الظَّالِمِينَ وَمَصَارِعِهِمُ وَإِظْهَارِالُا فُتِقَار	ייא
1	الِّي اللَّهِ تَعَالَىٰ وَالنَّحُذِّيُرِ مِنَ الْغَفُلَةِ عَنُ ذَٰلِكُ	
	·	

مغنبر	منوان	تمبرثنار
rry	ظالموں کے قبروں اوران کی بربادی کے مقامات پرے گزرتے ہوئے رونا اور ڈرنا	ů.
	اور اللد تعالی کے سامنے عاجزی ظاہر کرنے اور غفلت میں مبتلا ہونے سے پر ہیز کابیان	
רדא	قوم ثمود کی بستیوں ہے تیزی کے ساتھ گزرنے کا حکم	۳ ۱ ۷
MA	كتاب آداب السفر	
rex	بابُ إِسْتِحْبَابِ الْخُرُوجِ يَوُمَ الْحَمِيْسِ وَإِسْتِحْبَابِهِ أَوَّلَ النَّهَارِ	MΥN
	جعرات کے روزضج کے وقت آغاز سفر کا استحباب	
MA	رسول الله نگافی جمعرات کے دن سفر کو پہند فرماتے تھے	MAd
MYA	غز د ه تبوک	<u>۳</u> ۷•
rra	ون کے آغاز بر کام کرنے سے برکت ہوتی ہے	·r <u>∠</u> 1
Pr94-0	نَابُ اِسْتِحْبَابٍ طَلْبِ الرَّفَقَةِ وَتَأْمِيرٍهِمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَاحِدًا يُطِيُعُونَهُ '	r2r
	سفرکے لیے رفقاء کی تلاش اوران میں سے کسی کوامیر بنا کراس کی اطاعت کا استحباب	
mr.	تنہاسفر کرنے کے نقصانات	12r
(****	جنگل میں اکیلاسفر کرنے والاشیطان ہے	س2س
اسوس	سفر میں تین میں ایک کوامیر بنایا جائے	rla
اسويم	سفرمیں جارآ دمی ہونا بہتر ہے	27
444	بَابُ اَدَبَ السَّيْرِ وَالنُّزُولِ وَالْمَبِيْتِ وَالنَّوْمِ فِي السَّفْرِ وَاسْتِحْبَابِ السَّراي وَالرِّفْقِ	۳۷۷
	بِالدُّوَّابِ وَمُرَاعَاةِ مَصُيحَتِهَا وَأَمُرِمَنُ قَصُرِ فِي جَقِّهَا بِالْقِيَامِ بِحَقِّهَا وَجَوَازِ	
	الْأَرُدَافِ عَلَىٰ الدَّابَّةِ إِذَا كَانَتُ تُطِيُقُ ذَلِكَ	
	سفر میں چلنے ابر نے رات کر ارنے اور سونے کے آ داب اور رات کو چلنے اور جانوروں کا خیال	
	ر کھنےا دران کے ساتھ نری کرنے کا استخباب اوراس مخص کا تھم جدِ جانو روں کے نق میں کوتا ہی	
 	کرے اورا گر جانور طاقت رکہ اتو پیچیے بٹھانے کے جواز کابیان	<u> </u>
727	سفرمیں جانو روں کا خیال رکھنا	۳۷۸
444	ا فجر <u>ے قریب گہری نین</u> دنہ ہوئے	rz 9
rro	رات کے سفر کرنے کی برکات	M4•
rro	و درانِ سفرا کٹھار ہے جہ ہیے	" ለ፤

٣٠

مغنبر	عنوان	نمبرثار
_{የም}	جا نوروں کے حقوق کا خیال رکھا جائے	۳۸۲
7447	جانورول کوستانا جا ئزمنبیں	MM
۳۳۸	صحابهٔ کرام کا جانوروں کے حقوق اداء کرتا	r'Ar'
(rr•	بَابُ إِعَانَةِ الرَّفِيُّةِ . رفِق سفر كى اعانت ومدد	۳۸۵
L,L,+	زا ئدسواري سے رفقاء سفر کی اعانت	ray.
66.	تنگی کے دقت باری باری سوار ہونا	1 %∠
۳۳۱	اميرقافله رفقاء سفركا خيال ركھ	MA9
וייי	بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَكِبَ الدَّابَةَ لِلسَّفَرِ	/~q•
	سوار ہوتے وقت پڑھنے کی دعاء	
(4,4,4	سفر کے وقت پڑھنے کی دعاء	اهم
MM.	سفرشروع کرنے ہے پہلے ایک دعاء	rgr
Leleie	سواری پر سوار ہونے کی دعاء ، ،	rgr
uu i	بَابُ تَكْبِيرِالْمُسَافِرِ إِذَا صَعِدَ الثَّنَا يَاوَشَبُهَهَا وَتَسْبِيُحَهُ إِذَا هَبَطَ الْآوُدِيَةِ وَنَحُوهَا	١٩٩٣
	وَالنَّهُي عَنِ الْمُبَالَغَةِ بَرَفُعِ الصَّوْتِ بِالتَّكْبِيرِ وَنَحُوهُ المُّمَالَعَةِ بَرَفُعِ الصَّوْتِ بِالتَّكْبِيرِ وَنَحُوهُ ا	
	بلندی پر چڑھتے وقت تکبیراورستی کی جانب آتے ہوئے سیج کرناچاہیے،	
ררץ	تنجیر میں بہت زیادہ آواز بلند کرنے کی ممانعت	۵۹۳
איזין	\$ هيے اللہ اكبر' اترتے ہوئے''سجان اللہ'' كہيں	PPG
PPZ	سفرہ واپسی کے وقت کی دعاء	1447
-۳۲۸	سفر میں بھی تقو می اختیار کریں	MAN
ሮሮላ	دعاءآ ہستہ مانگناافضل ہے	/4q '
100+	بَابُ اِسْتِحْبَابِ الدُّعَآءِ فِي السَّفْرِ	۵۰۰
	سفرمین دُعاء کااسخباب	
ra+	تین آ دمیوں کی دعاء ز زئیس ہوتی	0-1
	بَابُ مَايَدُعُوبِهِ إِذَا خَافَ نَاسًا أَوْغَيْرِهُمُ	3. r

منحتبر	عثوان	تمبرهار
rai	لوگوں سے یاکسی چیز سے خوف کے وقت کمیا دعاء پڑھی جائے؟	۵٠٣
ror	بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا	۵۰۳
	مسی منزل پراتر تے وقت کی دعاء	
ror	جنگل ٹن قیام کے وقت بید عاء پڑھیے	۵۰۵
ror	بَابُ اسْتِحْبَابِ تَعْجِيلِ الْمُسَافِرِ فِي الرُّجُوعِ اللَّ الْمُلِهِ إِذَا قَصْي حَاجَتَهُ	D+4
	مسافر کااپی مصروفیت نمثا کرجلدای اہل خانه کی طرف لوٹے کااستحباب	
rom	ضرورت پوری ہونے کے بعد سفر ہے واپسی میں جلدی کرے	۵٠۷
raa	بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقُدُومِ عَلَى أَهُلِهِ نَهَارًا وَكَرَاهَتِهِ فِي اللَّيُلِ لِغَيْرِحَاجَتِهِ	۵۰۸
	دن کے وقت سفر سے واپس آنے کا استخباب اور بلاضر ورت رات کو آنے کی کراہت	
۳۵۵	رسول الله مُعَالِّينًا سفر سے دن کے دفت والیس تشریف لاتے تھے	۵٠٩
ro2	بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ وَإِذَا رَأَيْ بَلُدَتَه '	۵۱۰
	سفرہے والیسی پراپنے شہرکود مکھ کر کیا پڑھے؟	
۳۵۸	بَابُ اسْتِحْبَابِ اِبْتِدَاءِ الْقَادِمِ بِالْمَسْجِدِ الَّذِي فِي جَوَارِهِ وَصَلُوتِهِ فِيهِ رَكُعَتَبُنِ	ااه
	سفرے والیسی پرقریبی مسجد میں دور کعت نفل پڑھنے کا استحباب	
raq	بَابُ تَحْرِيُمِ سَفَرِالْمَرُأَةِ وَحُدَهَا	۵۱۲
	عورت کے تنہا سفر کی حرمت	
P09	عورت کے لیے بغیرمحرم کے سفر کرناممنوع ہے	ماد
P671	اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں بیٹھنا حرام ہے	۳۱۵
ואא	كتاب الفضائل	
LAI	بَابُ فَضَلِ قِرَآءَ ةِ الْقُرُان	۵۱۵
	تلاوت قِرْ آن كَى نَصْلِت ٓ	
וראו	سورهٔ بقره اورآ ل عمران کی شفاعت	۲۱۵
MAL	سورہ بقرہ اور آ لِ عمران کی شفاعت ، قر آن سیجھنے اور سکھانے والا بہترین مخص ہے	۵۱۷
۳۲۳	ا ٹک انگ کر پڑھنے والے کو د گنا تواب ملتا ہے	۸۱۵
777	تلاوت کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال اللہ علیہ میں مثال	۵۱۹

3.		. 5
معجبر	منوان	مبرهار
arn	قر آن بلندی دلستی درجات کا ذریعہ ہے	۵۲۰
arn	دوباتوں میں صد کرنا جائز ہے	0 11
ויין	تلاوت کرنے والوں پرسکینہ نازل ہوتا ہے	۵۲۲
P47	قرآن کریم کے ہر ترف پروس نیکیاں کمتی ہیں	٥٢٣
P42	جوسینة رآن سے خالی موویران گھر کی طرح ہے	arm
MAV	ہرایک آیت کی بدولت جنت کا ایک درجہ بلند ہوگا	ara
MZ+	بَابُ الْأَمْرِ بِتَعَهِّدِ الْقُرُانِ وَالتَّحْذِيْرِ مِنْ تَعْرِيُضِهِ لِلنَّسْيَانِ	۲۲۵
	قرآن كريم كى حفاظت كأحكم اوراس كو بهلادين كى ممانعت	
1/2.	قرآن کو یا در کھنے کی کوشش کرنا بہت ضروری ہے	01Z
17 <u>2</u> 1	بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْسِينِ الصَّوْتِ بِالْقُرَانِ وَطَلَبِ الْقِرَاءَةِ	۵۲۸
!	مِنُ حُسُنِ الصَّوْتِ وَالإسْتِمَاعِ لَهَا	
	حسن صوت کے ساتھ تلاوت قرآن کا آستجاب	ı
اعم	ا چھی آ داز والے ہے قر آن سننے کی درخواست اوراس کوسننا	B19
1421	حصرت ابوموی اشعری رضی الله تعالی عنه خوش آ واز تھے	٥٢٠
121	رسول الله مَا يَعْيَمُ بهبت خُوشَ آواز تقي	۵۳۱
14214	خوش الحانی سے تلاوت نہ کرنے پروعید	۵۳۲
r2r	تلاوت من كررسول الله مُقالِقُهم كي آنكھوں بيس آنسوآ محيّ	٥٣٣
የሬዝ	بَابٌ فِيُ الْحَتِّ عَلَى شُورٍ وَايَاتِ مَخْصُوصَةٍ	۵۳۳
	مخصوص سورتیں اور مخصوص آیات کے پڑھنے کی ترغیب	
የሬዝ	سورهٔ فاتحه کی فضیات	ara
72Z	سورۂ اخلاص اجر میں تبائی قرآن کے برابر ہے	624
MLA	ا یک صحافی کا سورهٔ اخلاص کی مکرر تلاوت کرنا	012
17 <u>2</u> 9	سورهٔ اخلاص کی محبت دخول جنت کا ذرایجہ ہے	۵۲۸
MA+	معوذ تين كي فضيلت	
MAI	معو ذمین کے ذریعی آپ بنا وہا تگتے تھے	۵۳۰

منختبر	عنوان	تمبرثنار
MAR	سورۃ الملک قیامت کے دن شفاعت کرے گ	മല
MAT	سورة البقرة كي آخري آيات كي نضيلت	۵۳۲
ra r	سورهٔ بقرة كى تلاوت سے شيطان بھاگ جاتا ہے	٥٣٢
የ ለ የ	قرآن کریم کی عظیم آیت	٥٣٣
" ለ"	رات کوآیت الکری کی تلاوت ہے گھر محفوظ ہوجاتا ہے	مده
PAY	د جال کے فتنے سے حفاظت کا ذریعہ	۵۲۲
MAZ	سورهٔ فاتحداورسورهٔ بقره کی آخری آیات کی فضیلت	٥٣٧
7A9	بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِجْتِمَاعِ عَلَى الْقِرَآءَةِ	۵۳۸
	قرآن کریم کی اجتماعی تلاوت کااستحباب	
mq.	بَابُ فَضُلِ الْوُضُوء	۵۳۹
	وضوء کی فضیلت	
144	قیامت کے دن اعضاء وضوء چمک رہے ہوں گے	۵۵۰
P41	وضوء کی برکت سے جنت کے زیورات	٥٥١
rgr	وضوء کی برکت ہے گناہ معاف ہوتے ہیں	۵۵۲
rar	وضوء ہے پچھلے تمام صغیرہ گزہ معاف ہوجاتے ہیں	۵۵۳
mam.	وضوء میں جس عضوء کو دھویا جائے اس کے گذہ معاف ہوجاتے ہیں	مهد
موه	وضوء کرنے دالوں کورسول اللہ مَا اللّٰمُ مَا اللّٰمِ عَلَيْهِ مِنْ اللّٰمِ اللّٰمِ اللّٰمِ عَلَيْهِ مِنْ لِينَ	۵۵۵
۵۹۳	ورجات بلند کرنے والے اعمال	۲۵۵
r94	مفائی نصف ایمان ہے	۵۵۷
MaZ	وضوء کے بعد کلمہ سمادت پڑھنے کی نضیلت	*25
MAV	بَابُ فَضُلِ الْاَذَانِ	۵۵۹
	اذ ان کی فضیات کابیان	_
799	قیر مت کے دن مؤذ نین کی گردنیں سب ہے او خی ہوں گ	٠٢٥
۵۹۹	اذان بلندآ واز کے کہنی چاہیے .	ודם
٥٠٠	اذان کی آوازس کر شیطان بھا گتا ہے	۲۲۵

مختبر	منوان	تبرثار
۵+۱	اذان کا جواب دینامسنون ہے	۵۲۳
o+r	اذان کے جواب دینے کاطریقہ	מדמ
o+r	اذ ان کے بعد کی دعاء	۵۲۵
۵۰۳	اذان کے بعد کی دوسری دعاء	۲۲۵
۵۰۴	اذان دا قامت کے درمیان دعاء قبول ہوتی ہے	۵۲۷
۵۰۵	بَابُ فَضُلِ الصَّلواتِ	AFG
	نماز وں کی قضیلت	:
۵۰۵	نماز بے حیا کی اور برے کا موں سے روکتی ہے	Pro
۵۰۵	پانچوں نماز وں سے پاکیز گی حاصل ہونے کی مثال	۵۷۰
۲٠۵	محنا ہوں کومٹانے میں یا نچوں نماز وں کی مثال	۵۷۱
۵٠۷	نماز گنا ہوں کو مثاتی ہے	<u> </u>
۵۰۸	نمازوں کے درمیانی اوقات گنا ہوں کے لیے گفارہ ہیں	02r
۵۰۸	خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز وں کی نضیلت	۵۲۳
410	بَابُ فَضُلِ صَلوْةِ الصُّبُحِ وَالْعَصُرِ	۵۷۵
	صبح اورعصر کی نماز وں بی فضیلت	
٥١٠	نماز فجر وعصر کی پابندی کرنے والاجہم ہے محفوظ رہے گا	۲۷۵
all	فجری نماز پڑھنے والا اللہ تعالی کی امان میں ہے	044
oir	نما ذِ فجر وعصر میں فرشتوں کا اجتماع ہوتا ہے	۵۷۸
۵۱۳	جنت مين ديدار اللي نصيب موكا	264
air	نما زِ عصر حجبور نے کی نحوست	۵۸۰
۵۱۵	بَابُ فَضُلِ الْمَشِي اِلَى الْمَسَاجِدِ	۵۸۱
	مساجدی طرف چل کرجانے کی فضیلت	
۵۱۵	مجدیں پابندی سے حاضری دینے دالوں کے لیے خوشخبری	DAY
۵۱۵	مجد کی طرف اٹھنے والے ہرقدم پر گناہ معاف ہوتا ہے	۵۸۳
617	متجدين پيدل حاضري كاشوق	۵۸۳

منخبر	عنوان	نمبرثار
۵۱۷	نمازیوں کے نشانات قدم لکھے جاتے ہیں	۵۸۵
۵۱۸	دور ہے مجدآ نے والول کوزیادہ اُو اب ملتا ہے	YAG
۵۱۸	اندهیروں میں مسجد آنے والوں کو قیامت کے دن نور ملے گا	۵۸۷
۵۲۰	جوم جد میں کثرت کے ساتھ آتا ہے اس کے ایمان کی گواہی دو	۵۸۸
orr	بَابُ فَضُلِ اِنْتَظَارِ الصَّلْوَةِ	0.09
	انتظارِ صلاة كى فضيلت	
٥٢٢	انظار کرنے والے کونماز کا ثواب ملتار ہتا ہے	۵۹۰
orr	نماز کے انتظار کرنے والوں کے حق میں فرشتے دعا کرتے ہیں	۵91
orr	جماعت کے انظار میں بیٹینے کی نضیات	09r
orm	بَابُ فَضُلِ صَلوْةِ الْحَمَاعَةِ	۳۹۵
	نماز باجماً عت کی نصیلت	
arm	جماعت کی نماز کا ثواب ۲۵ گنازیاده موتا ہے	۵۹۳
ara	ٹا بینا کوبھی جماعت کے ساتھ نماز کی تا کید	ಎ೪ಎ
644	جماعت میں حاضری کی تا کید	PPG
٥r∠	جماعت چھوڑنے پروعید	۵۹۷
۵۲۸	جماعت کے ساتھ نمازادا ءکرناسٹن مدی میں ہے ہے	۸۹۵
۵۲۹	جنگل میں بھی جماعت کے ساتھ نماز کا اہتمام کریں	۵۹۹
۵۲۰	بَابُ الْحَتَّ عَلَى حُضُورِ الْحَمَاعَةِ فِي الصَّبُحِ وَالْعِشَاءِ	4++
	فجراورعشاءی جماعت میں حاضری کی ترغیب	
٥٣٣	بَابُ الْإَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ	7+1
	وَالنَّهُي الْاَكْيُدِ وَالْوَعِيُدِ الشَّدِيْدِ فِي تَرُكِهِنَّ	
	فرض نماز وں کی محافظت اوران کے ترک کی ممانعت اور شدید وعید	
orr	نماز کواس کے وقت پراداء کرنا افضل عمل ہے	4+1
orr	اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے	4+m
oro	کفرسے توبہ کر کے ایمان قبول کرنے سے جان و مال محفوظ ہوجا تا ہے	4+m

	ن درو در حرات المسالمين المباد وم	تريق السالك
مغنبر	منوان	نمبرثثار
oro	دین کی تعلیم میں ترتیب و حکمت اختیار کی جائے	4+6
۲۳۵	ایمان د کفر کے درمیان حدِ فاصل نماز ہے	Y+Y
8r2	نماز چپوڑنے سے کا فر ہو جاتا ہے	4+4
ora	صحابهٔ کرام نماز کابہت زیادہ اہتمام فرماتے تھے	۸+۲
arq	سب سے پہلے نماز کا حیاب	4+4
٥٣١	بَابُ فَضُلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَالْآمُرِ بِإِتْمَامِ الصَّفُوُفَ الْأُوَلِ وَتَسُوِيْتِهَا وَالتَّرَاصَ فِيُهَا	41.
	صف اوّل میں نماز کی فضیلت بہلی صفوں کے اتمام صفوں کے برابر کرنے اور اس کر کھڑے ہو نیکا حکم	
ಎಗ	صف الآل مين نماز كي فضيلت	ווץ
۵۳۲	مردوں کی بہترین صف ہیل صف ہے	414
≣/Yr	مسلسل مجیلی صف میں نماز پڑھنے والوں کے لیے وعید	402
orr	صف سیدهاندکرنے پروعیدیں	411
D.M.M.	صف سیدها کرنا نماز کے اتمام میں داخل ہے	alt
۵۳۵	مف سیدها کرنے کی تاکید	PIF
۵۳۵	صف سیدهانه کرنے سے دیوں میں اختلاف بیدا ہوتا ہے	YIZ
۲۳۵	تہلی صف میں نماز پڑھنے والوں پراللہ کی رحمت ناز ل ہوتی ہے	AIF
arz	صف کے درمیان خالی جگدنہ چھوڑیں	414
۵۳۸	صف کے درمیان خالی جگہ میں شیطان گھتا ہے	41.4
۵۳۹	میلی صف میلی کم این این این این این این این این این این	וויר
۹۳۵	امام کے دائیں جانب کھڑے ہونے والوں پراللہ تعالیٰ کی رحمت	444
۵۵۰	صحلبة كرام رسول القد مالله عليه كالمراب عشر ابون كويسند فرمات تنص	777
۵۵۰	مف کے درمیان خالی جگہ پرکرنے کی تاکید	YPT
aar	بَابُ فَضُلِ السُّنَنِ الرَّاتِيَةِ مَعَ الْفَرَآئِضِ وَبَيَانِ أَقَلِّهَا وَأَكْمَلِهَا وَمَابِينَهُمَا	770
	فرض نماز وں کے ساتھ شنن موکدہ کی فضیات کم سے کم ، زیادہ کامل	
	اوران دونوں کے درمیان صورت کابیان	
oor	باره رکعت سنتول کی نفشیلت	777

منختبر	عنوان	نمبرشار
۵۵۳	ظہرے سلے کی شتیں **	41/2
۵۵۳	براذان وا قامت کے درمیان نماز ہے	YFA
۵۵۵	بَابُ تَاكِيُدِ رَكَٰعَتَىٰ سُنَّةِ الصُّبْحِ صبح كى سنتوں كى تا كيد	444
۵۵۵	ظہرے پہلے جارر کعت اور فجرے بہلے دور کعت کی پابندی	Y174
000	فجر کی سنتول کاامتما م	47"
۲۵۵	فجری سنتیں دنیا وما فیہا ہے بہتر	45"
۲۵۵	طول فجرے بعد سنت و فجر کی وائیگ	444
۵۵۹	بَابُ تَجُعِيُفِ رَكُعَتِي الْفَحْرِ وَبَيَانِ مَايُقُرَأُ فِيْهَا، وَبَيَانِ وَقُتِهِمَا	ሃ ሥ≁
	فجر کی سنتوں میں شخفیف اوران کی قرا ،ت اور وقت کا بیان	
۵۵۹	فجر کی سنتیں ملکی پھٹنی ادا فرماتے تھے	CTF
٠٢٥	طلوع فجر کے بعد سنت کی ادائیگی	4m4 -
IFC	نجری سنتوں می <u>ں</u> قرائت	11-2
٦٦	فجركي سنتول مين سورة الكافرون ادراخلاص پژهمنا	4574
מזר	فجر کی سنتوں میں سورۃ کا فرون اورا خلاص بڑھن بہتر ہے	. 4 7 9
٦٢٢	بَاثُ اِسْتِحْنَابِ الْإِضْطِحَاعِ بَعُدَ رَكُعَتَى ٱلْفَحْرِ، عَلَى حنْبِهِ الْأَيْمَنِ، وَالْحَبِّ عَلَيْهِ سَوَآءٌ كَانَ تَهَجَّدَ بِاللَّيْلِ آمُ لَا	444
<u> </u>	علیہ میں اور کعتوں کے بعد دائیں جانب لیٹنے کا استباب خواہ تبجد پڑھا ہویانہ پڑھا ہو	
٦٢٥	فجر کی سنتول کے بعداستراحت	אויין
mra	فجر کی سنتوں کے بعد دائیں جانب بیٹنا	704
rra	باب سنة الظهر	444
	ظهر کی سنتوں کا بیان	
775	ظہرے بہلے آپ تافی جار رکعتوں کا بہت اہتمام فرماتے تھے	Alak
דדם	ظہرے پہلے آپ ناٹیڈ چارد کعتوں کا بہت اہتمام فر مانے تھے آپ ناٹیڈ ظہر کی سنتیں گھر میں پڑھا کرتے تھے ظہر کی سنتوں کا اہتمام جہنم سے خلاص کا ذریعہ ہے	۹۳۵
۵۱۷	ظهری سنق کا اہتمام جنم ہے خلاص کا ذریعہ ہے	ት ቦህ

منختبر	عنوان	نمبرثثار
AYG	زوال کے بعد حیار رکعت نقل	ነበረ
Ara	ظہر کے فرض سے پہلے سنتیں رہ جائیں تو بعد میں پڑھلے	YMA
٥٤٠	بَابُ سُنَّة الْعَصْرِ	ALLE
	عصر کی سنتوں کا بیان	
34.	عصرے پہلے چار کعتیں پڑھنے کامعمول تھا	4 0 +
اےد	عصرے پہلے دور کعتیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں	IOF
0	بَابُ سُنَّةِ الْمَغُرِبِ بَعُلَهَا وَقَبُلَهَا	101
	مغرب سے پہلے اور مغرب کے بعد کی سنتیں	
32r	مغرب یے فرض ہے پہینفل بڑھنا چاہے تو ا ہ زت ہے	125
32r	سی به مغرب میں فرض سے بہلے نفل پڑھا کرتے تھے	720
328	مغرب ہے ہیںنے غل ہڑھنے والوں کومنع نہیں فر مایا	122
325	مغرب کی نمی زے قبل نفل پڑھنے کامعمول	rar
۵۷۵	نَاتُ سُنَّةَ الْعَشَآءِ تَعْدَهَا وَقَبُلَهَا	104
ļ .	عشاء کے بعد اوراس سے مہلے کی سنیں	_
34+	بَابُ سُنَّةِ الْحُمُعَةِ	AGF
	جمعه کی سنتیں	
02+	جمعہ کے بعد چ ررکعتیں پڑھیں	404
32+	جعد کے بعد گھر سکر دور کعتیں پڑھنا	44+
۵۷۸	بَابُ اِسْتِحْبَابِ حَعْلِ النَّوَافِلِ فِي الْنَيْتِ سَوَآء الرَّاتِبَةِ وَغَيْرِهَا وَالْأَمْرِ بِالتَّحَوَّلِ	441
	لِلنَّافِلَةِ مِنْ مَوْضِعِ الْفَرِيْضَةِ أَوِ الْفَصْلِ بَيْنَهُمَا بِكَلَامٍ	
	سنن را تبهاورغیّررا تبه کی گفر میں ادائیگی کااستخباب ن د نفای فریکف ک نیس ایسی ایران دری د	•
	اورنوافل کوفرائفن ہے جدا کرنے کے لیے جگہ بدلنایا کلام کرنا	
a∠9	م کھروں کو قبرستان نہ بنایا جائے مسر سمد سرو خوا	777
229	گھر میں بھی پچھینوافل پڑھا کریں نینسی کا سینیات	4412
069	فرض کے بعد جگہ بدل کرسنتیں پڑھنا	444

منخبر	عنوان	نمبرنثار
۵۸۱	بَابُ الْحَبِّ عَلَىٰ صَلَوْةِ اللَّوِتُرِ وَبَيَانَ آنَّهُ شُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ وَبَيَانَ وَقَتِهِ	arr
	نمانہ وترکی ترغیب وتر کے سنت موکدہ ہونے اور اس کے وقت کابیان	
۵۸۱	وترکی نمازرات کے بالکل آخری حصد میں بر هنا	777
۵۸۲	رات کی نماز د ل میں وتر کوآخر میں پڑھو	774
٥٨٢	صبح سے پہلے ور پڑھ لیا کرو	AFF
۵۸۳	وتر کے وقت حضرت عا کشہرضی اللہ تعالی عنہا کو بیدار فرماتے تھے	779
۵۸۳	مبع <u>نے پہلے</u> جلدی ورتر پڑھ لیا کرو	44.
۵۸۳	وترکی نمازعشاء کے بعد مصلاً پڑھنا	14
FAG	بَابُ فَضُلِ صَلَوْةِ الضَّحِيٰ وَبَيَادِ أَقَلِّهَا وَٱكْثَرِهَا وَٱوُسَطِهَا	72r
	وَالْحَبِّ عَلَى الْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا اضار م	
	صلاة الضحل كي فضيلت وترغيب، صلاة الضحل كي ركعتول كابيان	<u> </u>
۵۸۷	جم کے ہر جوڑ کے بدلہ میں صدقہ کرنا	425
۵۸۷	عاشت کی جارر معتیں ہیں حاشت کی جارر معتیں ہیں	426
۵۸۸	فتح مکہ کے دن رسول الله مُلَقِيمًا نے جاشت کی آٹھ رکھتیں اوا فرمائی ہیں	4 2 8
۹۸۵	بَابُ تَجُوزُ صَلْوِاةُ الصَّحىٰ مِنُ اِرْتِفَاعِ الشَّمُسِ اِلَى زَوَالِهَا،	424
	وَالْإَفُضَلُ اَنْ تُصَلَّى عِنْدَ اشْتِدَادِ الْحَرِّوَارُ تِفَاعِ الضَّحَىٰ فَيْنَ	
ļ, .	ملاة الفحل سورج كے بلند بونے كونت كيكرزوال سے بہلے تك جائز ہے،افضل بيہ	
	کہ دن قدرے گرم ہوجائے اور سورج بلند ہونے کے بعد بڑھی جائے	
۵۹۰	بَابُ الْحَبِّ عَلَى صَلوْةِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ بِرَكْعَتَيْنِ وَكَرَاهَيَةِ الْحُلُوسِ! قَبْلَ اَنْ	744
Į.	يُّصَلِّى رَكُعَتَيْنِ بَنِيَّةِ التَّحِيَّةِ أَوْصَلوْةِ فَرِيْضَةٍ أَوُ سُنَّةٍ رَاتِبَةٍ أَوُغَيْرِهَا	
	تحية المسجد كى ترغيب مسجد ميں دور كعت ريا هے بغير بيشمنا عكروه بے خواه كسى بھى وقت مسجد ميں جائے	
	اورخواه بيدوركعت فرض ياسنت راتبه ول يانفل مول ياتحية المسجد كي نيت سے براهي محى مول	
۵۹۰	معجد میں داخل ہونے کے بعد دور کعتیں پڑھنا	44A
agr	بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكَعَتَيُنِ بَعُدَالُوصُوءِ	449
	تحية الوضوء كالمستحب بهونا	

مؤنبر	عنوان	تبرثار
۵۹۳	بَابُ فَضُلِ يَوْمِ الْحُمُعَةِ وَوَجُوبِهَا وَالإغْتِسَالِ لَهَا وَالتَّطَيُّبِ وَالتَّبَكِيمُ إِلَيْهَا	4A+
	وَالدُّعَآءِ يَوُمُ الْحُمُّعَةِ وَالصَّلوْةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيُهِ وَبَيَانِ سَاعَةِ	
	الْإِجَابَةِ وَاسْتِحْبَابِ آكُثُرِ ذِكُوِاللَّهِ بَعُدَ الْحُمْعَةِ	
	جمعہ کا وجوب اس کیلیے عسل کرنا ،خوشبولگا نا اور نماز جمعہ کے لیے جلدی جانا ، جمعہ کے روز رسول	
	الله كالله كالملهم برورود برهنااور بعد جعد كثرت سے الله كاذكركرنا اورروز جعد ساعت اجابت كابيان	
۵۹۳	'جعدے دن کی نضیات [']	IAF
۵۹۵	نمازِ جمعه کی ادائیگ گناه معاف ہونے کا ذریعہ ہے	144
۵۹۵	نمازیں گناه معاف ہونے کا ذریعہ ہیں	4AF
۲۹۵	جهد ترک کرنے پر سخت وعید	YAF
۵۹۷	جعدے پہلے شمل کرنے کا تھم	AVA
۸۹۵	جعدے پہلے شسل کا اہتمام کریں	PAY
۸۹۵	عذر کی وجہ سے جمعہ کا عسل چھوڑا جا سکتا ہے	YAZ -
299	نماز جمعدے آواب نماز جمعدے آواب	AAF
700	جعد کے دن قبولیت کی گھڑی	PAF
4+1	قبولیت کی گھڑی کاونت	44 +
4+1	جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھنے کی تاکید	191
	بَابُ اسْتِحْبَابِ سُحُودِ الشُّكْرِ عِنْدَ حُصُولِ نِعْمَةٍ ظَاهِرَةٍ أَوِانْدِفَاعِ بَلَيَّةٍ ظَاهِرَةٍ	497
405	سجودِ شکر کا استخباب اس وفت جب کوئی ظاہری نعمت ملے یا کوئی بلائل جائے	491"
⁷⁷ + ⁷	بَابُ فَضُلِ قِيَامِ اللَّيُلَ	4914
	رات کے قیام کی نضیلت	
4+6	آب نظام رات کواتنا قیام فرمات که پاؤل مبارک پرورم آجاتا تھا	apr
707	تبجد کی تا کید	191
4.4	حضرت عبدالله بن عمررضي الله تعالى عنهما كي تنجير كي پابندي	194
Y+Z	تہجد کی عادت چھوڑنے کی ندمت	NPY
104	صبح تک سونے والے کے کام میں شیطان پیٹا ب کرتا ہے .	799

مغنبر	عنوان	تبرشار
Y•V	شیطان کی طرف سے غفلت کے گر ہیں	٠٠٠
4.4	تہجد کی پابندی بھی دخول جنت کا ذریعہ ہے	4•۱
714	فرض کے بعد سب سے زیادہ اہمیت تبجد کی ہے	۷+۲
414	تهجد کی نماز . • دور کعتیں بھی پڑھ سکتے ہیں	۷۰۲
70	رسول الله مَكَافِينًا نے رات كے ہر حصه ميں تبجد براهي ب	√ د د
יווי	تہجد میں بچاس آیات کے برابرطویل مجدہ فرماتے تھے	۷•۵
411	نی کی آئکھیں سوتی ہیں دل بیدار رہتا ہے	∠+ 4
7117	آپ ٹاٹلٹا کاعام معمول آخری رات میں تبجد کاتھا	۷٠۷
7117	رسول الله مَا يُؤمِّ تنجد کی نماز بهت طویل ہوتی تھی	۷+۸
7117	سورهٔ بقره ، آلِعمران ،نساءا یک رکعت میں تلاوت فرمائی	∠•9
712	<u> لمبے قیام والی نماز افضل ہے</u>	41+
יווי	صلوة دا وداورصوم داودالله تعالى كوبهند ب	4 !!
414	ہررات قبولیت کی ایک گھڑی ہے	41
11/2	تبجد کے شروع میں دومخضرر گعتیں پڑھیں	49 °
Alf	آپ ٹانٹا تبجد کی بھی قضاء فرماتے تھے	۱۳
AIF	رات کے فوت شدہ معمولات دن میں قضاء کیے جا سکتے ہیں	210
414	میاں ہوی کا ایک دوسر ہے کو تبجد کے لیے اٹھا نا با عشر رحمت ہے	411
44.	میاں بیوی دونوں کا ذاکرین میں شامل ہوتا	ا ند
11.	جب نیند کاغلبہ ہوتو تنجد کومؤ خر کردے	∠ا۸
411	تہجد پڑھتے ہوئے نیند کاغلبہ ہوتو کچھ دیرآ رام کرنا چاہیے	4
488	بَابُ إِسُتِحْبَابِ قِيَامٍ رَمُضَانَ وَهُوالتَّرَاوِيُحُ	∠r•
	قيام رمضان يعنى تراوت كاستحباب	
444	رمضان میں روز ہےاور تر اوت کی دونو ل مغفرت کا ذریعہ ہیں	441
444	قيام الليل كي خصوصي ترغيب	<u> </u>
	بَابُ فَضُلِ قِيَامٍ لَيَلَةِ الْقَدُرِ وَبَيَانِ أَرْخِي لَيَالِيُهَا	<u>,</u> ∠r#

منختبر	عثوان	نمبرثنار
710	قیام لیلة القدر کی فضیلت اوراس کی متوقع را تیں	۷۲۳
444	شب بقدر میں عبادت مغفرت کا ذریعہ ب	۷۲۵
444	ليلة القدر كورمضان كي آخري سات را تول مين تلاش كرنا	∠ry
¥ r ∠	آخرى عشره كااعتكاف	21%
412	ْ طاق را توں میں شب قدر کی تلاش ا	414
464	شب بیداری کے لیے گھر والوں کو بیدار کرنا	∠ ۲9
11%	ر سول الله مَا تَاخِرى عشره مِن عبادت كاامِتمام	<u>۷۳۰</u>
444	شب قد رمیں پڑھنے کی دعاء	۲۳۱
41"	بَابُ فَضُلِ السِّوَاكِ وَخِصَالِ الْفِطُرَةِ	۷۳۲
	مسواك كي فضيلت اور خصال قطرت	
41"1	مسواک کی اہمیت	244
444	آپ مُلْقِلْ نیندے بیدار ہوکر مسواک فرماتے تھے	250
YPY	تبجد میں بھی آپ نگالاً مسواک کا اہتمام فرماتے تھے	2 r 0
488	مسواك كاتا كيدى ظم	227
444	گھر میں داخل ہوکر مسواک فرماتے تھے ۔	282
Abub.	آپ تاللہ زبانِ مبارک پربھی مسواک فرماتے تھے	2 1 77
45%	مسواک پا کی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے	2 m 4
110	پانچ با تیں فطرت انسانی میں داخل ہیں	∠1~•
4ro	دس با تیں فطرت میں داخل ہیں موجھیں کا شے داڑھی بڑھانے کا تھم	<u>۷</u> ۳۱
777		۷۳۲
417A	بَابُ تَاكِيُدِ وُ جُوبِ الزَّكَاةِ وَبَيَانِ فَضُلِهَا وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا وَجِوبِ الزَّكَاةِ وَبَيَانِ فَضُلِهَا وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا وجوبِ ذَكُوة كَى تاكيداوراسَ كى فعنيلت	۲۳۳
17%	اخلاص کے ساتھ عبادت کی جائے	۷۳۳
YIF9	اخلاص کے ساتھ عبادت کی جائے اسلام کی بنیاد پانچ ہاتوں پر ہے آ ایک دیہاتی کو بنیاد کی ارکان کی تعلیم	200
414	ایک دیهاتی کوبنیادی ارکان کی تعلیم	۷۳٦

منخبر	عنوان	تمبرثار
אמו	اسلام کی تعلیمات کو یکے بعد دیگرے سکھلانا	۷۳۷
400	اسلام میں پورے داخل ہونے تک آبال جاری رکھا جائے	۷M
4hh	اسلام کے کسی ایک فرض کوچھوڑنے والے کے خلاف بھی جہاد ہوگا	4 19
444	مرتدين كي تفصيلات	۷۵۰
anr	جنت میں داخل کروائے والے اعمال	۵۱ ا
YOY	اسلام رحمل عمل كي وجهد يدنيا مين جنت كي جثارت	L 07
412	برمسلمان كے ساتھ خرخوابى پربيعت	۷۵۳
YMA.	ز کو ۃ اواند کرنے پرسخت وعیدیں	۷۵۴
ומר	بَابُ وُجُوبِ صَوْمٍ رَمَضَانٌ وَبِيَانِ فَضُلُ الصِّيَامِ وَمَا يَتَعَدَّقُ بِهِ	400
	صیام رمضان کا وجوب،اس کی فضیلت اور متعلقات کا بیان	
ימר	رمضان میں قرآن نازل ہواہے	۲۵۷
101	تمام آسانی صحیفے رمضان میں نازل ہوتے	202
Yor	رمضان المبارك میں گناہوں ہے بیخے کا خالص اہتمام کیاجائے	۷۵۸
70"	روزه داروں کے لیے باب الربیان ہے	∠∆9
100	جنت کا ایک درواز ہروز ہ داروں کے لیے خاص ہے	۷۲۰
۵۲۵	ایک دن کاروز ه جنهم ہے ستر برس دوری کا ذریعہ ہے	۲۱۱
rar	ردزه گنا ہوں کی معافی کا ذریعہ ہے	247
402	رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں	۷۲۳
AGF	شاه د لی الله رحمه الله کی توجیه	۳۲۷
AGF	روز ەاورافط ركامدار چاندكى رۇيت بر ب	41 0
44.	بَابُ الْجُودِ وَفِعُلِ الْمَعُرُوفِ وَالْإِكْتَارِ مِنَ الْحَيْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَالزِّيَادَةِ مِن	۷۹۲
	ذٰلِكَ فِي الْعَشْرِ الْآوَاحِرِ مِنْهُ	ĺ
	رمضان المبارك مين جودوسخانيكي ككام اعمال خيركى كثرت أورعشرة اخير مين ان اعمال مين اضافه	
44+	رسول الله مُكَالِيْنِ الوكول بين سب سے زيادہ فئی تھے	۷۲۷.
141	رمضان المبارك ميس قرآن كريم كادور	414

عنوان	تمبرشار
آخری عشره میں عبادت کا زیادہ اہتمام	∠ ∀9
بَابُ النَّهُي عَنُ تَقَدُّم رَمَضَانَ بِصَوْم بَعُدَ نِصُفِ شَعْبَانَ إِلَّا لِمَنُ وَصَلَه عَما قَبُلَه ،	44.
أَوُوَافَقَ عَادَةً لَه ' بَالَ كَانَ، عَادَتُه ' صَوْمَ الْالْتُنَيْنِ وَالْحَمِيْسِ فَوَافِقَهُ '	
رمفیان المبارک سے پہلے نصف شعبان کے بعدروز ہر کھنے کی ممانعت سوائے اس شخص کے جو	
ماقبل سے ملانے کاعادی ہویا ہیریا جمعرات کے دن روز ہ رکھا کرتے ہوں تو وہ پندرہ شعبان	
کے بعد کی پیریا جمعرات کوروز ہ رکھ سکتا ہے	
چا ندنظرنه آئے تو پورے میں روزے ر <u>کھ</u>	441
شعبان کے آخری نصف میں روز و نہیں رکھنا جا ہے	228
يوم الشك ميں روز ه ر كھنے كى ممانعت	۷۲۳
بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ رُوْيَةِ الْهِلَال	444
جاندد مکھنے کے وقت کی دعاء	!
بَابُ فَضَلِ السُّحُورِ وَتَاخِيْرِهِ مَالِمُ يَخْشَ طُلُو عَ الْفَحْرِ	220
سحری کی فضیّلت اوراس کی تا خیر َجب تک طلوع فجر کا ندیشه نه ہو	
رمضان میں سحری اور نماز کے درمیان وقفہ کم ہوتا تھا	444
سحری ابن ام مکتوم رضی الله تعالی عنه کی اذ ان برختم کرو	444
سحرى است ومحمريد مُلَقِفًا كي خصوصيات ميں سے ب	441
عمر وبن العاص رضي الله عنه کے حالات	229
بَايِبُ فَضُل تَعْجِيُلِ الْفِطُرِ وَ مَا يُفُطَرُ عَلَيْهِ وَمَا يَقُولُهُ * بَعُدَ إِفُطَارِهِ	۷۸۰
تعجیل افطار کی فضیلت، کس چیز ہے افطار کر ہے اور افطار کے بعد کی دعاء	
رسول الله خانفان الله الله الله الله الله الله الله ال	۷۸۱
جلدی افطار کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مجبوب ہیں	۷۸۲
سورج كغروب بونے كايقين موتے عى افطار كرليزا جاہيے	۷۸۳
افطار مجور کے علاوہ دوسری چیزوں سے بھی ہوسکتا ہے	۷۸۳
ساده یانی سے افطار	i
ا فطار مجورے کرنا افضل ہے	4 /4
	بَابُ النَّهُي عَنُ تَفَدُّم رَمَضَانَ بِصَوْم بَعَدَ نِصُفِ شَعُبَانَ اِلَّالِمَنُ وَصَلَهُ بِمَا قَبْلَهُ اَوُ وَافَقَ عَادَةَ لَهُ بَانَ كَانَ عَادَّهُ صَوْم الْإِنْدَينِ وَالْحَعِينُ وَ اَلْقَفَهُ وَمِنْ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمَا يَشُولُوا وَالْمَالِيَةِ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ وَمَا عَلَيْهُ وَمَا يَعْلَى اللَّهُ عَلَيْهُ الْفَالُ عَنْدُ رُوقِيَةِ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمَا يَعْلَى اللَّهُ عَلَيْهُ وَمَا عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ الْفَالُ عَنْدُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ الْفَالُوعِ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمَا يَعْدَلُوا اللَّهُ عَلَيْهُ الْفَالُ عَنْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ الْفَالُ عَنْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَمَا يَقُولُهُ الْمُلَاعِي اللَّهُ عَلَيْهُ الْفَالِي اللَّهُ عَلَيْهُ الْفَالِي اللَّهُ الْفَالِي اللَّهُ عَلَيْهُ الْفَالِي اللَّهُ عَلَيْهُ الْفَالِي اللَّهُ عَلَيْهُ الْفَالِي اللَّهُ الْفَالِي اللْمُ اللَّهُ الْفَالِي الللَّهُ اللَّلِي اللَّ

منختبر	حنوان	نبرثثار
420	بَابْ أَمُرِا لصَّائِمٍ بِحِفُظِ لِسَانِهِ وَحَوَارِجِهِ عَنِ الْمُحَالِفَاتِ وَالْمُشَاتَمَةِ وَنَحُوهَا	۷۸۷
	روزه دارکواپنے اعضاء کواللہ کے احکام کی خلاف ورزی اور زبان کوگانی	
	اور بری بات ہے محفو زار کھنے کا تھم	
421	جوجھوٹ بولنا نہ چھوڑ ہے اس کوروز ہے کا ثو اب نہیں ماتا	۷۸۸
747	بَابٌ فِي مَسَائِلَ مِنَ الصَّوْم	∠ ∧9
	روزه کے مسائل	
747	روزے کی حالت میں بھولے ہے کھا ما بینا	49٠
Y2Y	روزے کی حالت میں غرارہ ممنوع ہے .	∠9 i
744	جنبي آ دي روزه ر کوسکتا ہے	∠ar
422	آپ ٹاکٹا بغیرخواب کے جنبی ہوتے اور روزے رکھ لیتے	49 °
449	بَابُ بَيَانِ فَضُلِ صَوْمِ المُحَرَّمِ وَشَعْبَانَ وَالْاَشُهُرِ الْحُرُمِ	حوم
	مُحرم شعبان اوراشهر حرم کے روز وں کی فضیلت	
444	رسول الله مُنْ الْمُنْ الشَّعْبِ ان مِن بكثرت روزه ركھتے تھے	۷۹۵
4A+	ہر ماہ تین روز ہ رکھنے سے ہمیشہ روز ہے کا ثواب ملتا ہے	∠ 9∀
YAY	بَابُ فَضُلِ الصَّوْمِ وَغَيْرِهِ فِي الْعَشُرِ ٱلْأَوَّلِ مِنُ ذِي الْحِجَّةِ	4 94
	ذی الحجہ کے پہلے عشرے میں روزے کی فضیلت	,
445	بَابُ فَضُلِ صَوْمٍ يَوْمٍ عَرَفَةَ وَعَاشُورَآءَ وَتَاشُوعَآءِ	4۸ ک
	يوم عرفه اورنوي اور دسوي تاريخ كاروزه	
445	یوم عرفه کاروزه ایک سال کے گناه معاف ہونے کا ذریعہ ہے	499
YAF	دی محرم کی روز ه کی ترغیب	۸**
۳۸۳	دی محرم کاروز ه گزشته ایک سال کے گناہ معاف ہونے کا ذریعہ ہ	A+1
YAY	بَابُ اِسْتِيجُبَابِ صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ	A+r
	شوال المكرّم كے چهروز مے متحب ہیں	
444	بَابُ اِسْتِحْبَابِ صَوْمِ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ	۸۰۳
	پیراورجعرات کے روزے کا استخباب	ļ,

صفحةبر	عنوان	نبرشار
11/4	روزے کی حالت میں انگال پیش ہونے کو پہند کرنا	A+0*
114	آپ مانٹیم پیراور جمعرات کے روز ہ کا اہتمہ م فرماتے تھے	۸۰۵
PAY	نَاتُ اِسْتِحْبَابِ صَوْمٍ ثَلَا ثَةِ آيَّامٍ مِّنُ كُلِّ شَهْرِ	7+1
	ہر ماہ ،ایام بیفن یعنی ۱۵،۱۳،۱۳ کورُوزے رکھے جائیں	
7/4	رسول الله مُلَافِينًا كى تين با تو س كى وصيت	A+2
444	رسول الله مَا اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ مَا اللهُ	۸•۸
49+	ہر ماہ تین روزے بورے سال کے برابراجر رکھتے ہیں	4+4
79+	ہر ماہ کی سسی بھی تاریخ میں تین روز ہے رکھے جا نمیں	Λι•
79,	ایام بیض کے روزوں کا اجتمام	ΑR
741	رسول ابتد مالا فرام بین کے روز وں کا تھم فر ماتے تھے	Air
495	نَاتُ قَصَلِ مَنُ فَطَّرَ صَائِمًا وَفَضْلُ الصَّآئِمِ الَّذِي يُؤكِّلُ عِنْده '	Ą۱۳
	· وَدُعَاءِ الْاكِلِ لِلْمَا كُولِ عِنْدَه ·	
	روز ہ دار کا روز وافطار کرانے کی فضیایت ،اس روز ہ دار کی فضیلت جس کے پاس کھایا جائے	
	اورمہمان کی میز بان کے کیے دعا کرنا	
141	روز ہ دار کے لیے فرشتوں کا استغفار	Air"
440	ميز يان ڪي تل ديء	۸ı۵
797	كتاب الاعتكاف	
797	اعتكاف كي نضيلت	APT
196	رسول ابتد مُلاَيْنِيَا ہرسال آخری عشرہ کا اعتکاف فرماتے تھے	λIZ
49 ∠	وفات کے سال رسول اللہ مُلاَثِمُ نے دوعشرے اعتکا ف فرمایا	ΔΙΔ
444	كتاب العج	
144	حج کی فرضیت اوراس کی فضیلت	A19
494	جج بھی اسلام کا ایک اہم رکن ہے	414
۷.۰	جج زندگی میں ایک بی مرتبه فرض ہے	Ari
۷٠١	جج مبر وربھی اسلام کے افضل ترین اعمال میں سے ب	

مغنبر	عنوان	نبرثار
۷٠٢	حج مبرور گناہوں کی مکمل معافی کاذر بعہ ہے	Arm
۷٠٢	عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیانی گنا ہوں کا کفارہ ہے	ለተሶ
۷٠٣	عورتوں کے لیے حج افضل جہاد ہے	Ara
٠٠٣ ع	عرفہ کے دن سب سے زیادہ لوگوں کو جہنم سے نجات التی ہے	APY
۷٠٣	رمضان کاعمرہ میں حج کے برابرثواب ہے	۸۲Z
۷+۵	معذوروالد کی طرف ہے جج بدل ہوسکتا ہے۔	AFA
۲•۷	معذوروالدین کی طرف ہے جج	A19
۲۰۲	نابالغ بچوں کا فج	۸۳+
4.4	بچوں کے حج کا ثواب والدین کو ملے گا	٨٣١
۷۰۸	ججة الوداع كے موقع رآپ كے باس صرف ايك بى سوارى تقى	APP
۷•۸	سفرحج میں بفقد رضرورت تنجارت کر سکتے ہیں	٨٣٣



البّاكِ(٢٦)

اِسْتِحْبَابُ زَیَارَةِ الْقُبُورِ للِرِّحَالِ وَمَا یَقُولُهُ الزَّائِرُ مردول کے لیے زیارت بھورکا استخباب اور زائر زیارت کے دفت کیا کہے؟

قبر کی زیارت کیا کرو

ا ۵۸۱. عَنُ بُرَيُدَةَ رَضِى اللّهُ عَنُهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيُتُكُمُ عَنُ إِنَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا " رَوَاهُ مُسُلِمٌ وَفِى رِوَايَةٍ" فَمَنُ اَرَادَانُ يَزُورَ الْقُبُورَ فَلْيَزُرُ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمُاحِرَةَ. " فِمَنُ اَرَادَانُ يَزُورَ الْقُبُورَ فَلْيَزُرُ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمُاحِرةَ. " (۵۸۱) حضرت بريده رضى الله عندے روايت ہے كدرسول الله عنظم نے فرمایا كدمن نے تہين زيارت قيور سے مع كرويا تقا،اب زيرت كياكرو۔ (مسلم)

الكروايت يس ب كرجوفض قبرول كى زيارت كرة عيائية من وه زيارت كرب بشك قبرول كى زيارت آخرت كويادولان وال ب. تخريج مديث (۵۸۱): صحيح مسدم، كتاب الحيائز، باب ما يقال عند دحول القبور والدعاء لاهلها.

راوی حدیث: حضرت بریدة رضی الله عند مدینه منوره آئے اور اسلام قبول کیا آپ تلافی کیساتھ بنواسلم کے اس افراد نے اہلام قبول کیا مسلح حدیبیداور بیعت رضوان میں شرکت کی اور دیگرغز وات میں بھی شرکت فرمائی۔ آپ سے ۱۹۲۷ احادیث مروی ہیں۔ جن میں سے ایک متفق علیہ ہے۔ سرچے صیس انقال فرمایا۔ (الاصابة فی تدیز الصحابة)

كلمات حديث: بهينكم : مين في تهين منع كياتها ، مين في تهين منع كياتها ، من في روك ديا و منهى : وهامرجس منع كرديا كيابوجع مهيات ماهى : ادكام اورممانعتين و المر بالمعروف والنهى عن المدكر : اجهائيون كافكم دينا وربرائيون سعروكنا و

شرح حدیث:

آغاز اسلام میں رسول الله کا گفتانے قبرستان جانے اور قبرول کی زیارت کرنے ہے منع فرما دیا تھا کیونکہ لوگ نے خاسلام میں داخل ہوئے تھے اور اس امر کا اندیشہ تھا کہ ذمانہ جاہیت میں جورسوم و بدعات قبرستان میں ہوا کرتی تھیں کہیں ان کا ،عادہ نہ ہو کیکن جب اسلام دلول میں رائخ ہو گیا تو قبرول پر جانے کی اجازت دیدی گئی۔علاء کا اس امر پرانفاق ہے کہ اعتبار اور موعظت کے لیے قبرستان جا نامستحب ہے تا کہ موت آئھوں کے سامنے رہے اور بیاحساس غالب رہے کہ میں بھی اللہ کے گھر جانا ہے اور وہال اپنے اعمال کو چیش کرنا ہے کہ اس استحضار سے انسان آماد کا محل ہوتا ہے اور برے اعمال کے چھوڑ نے پر طبیعت آمادہ ہوتی ہے اور تو ہو استخفار کی جنب توجہ ہوتی ہے۔

(شرح صحيح مسلم للووي: ٤٠١٧)

رسول الله منظمُ كارات كوفت جنت البقيع تشريف لے جانا

٥٨٢. وعَنُ عَآئِشة رضِى اللّهُ عَنُهاقالتُ: كَانَ رَسُولُ اللّهِ صلّى اللّهُ عَلَيْهِ وسلّم كُلَّما كَان لِيَلتُها مِنُ رَسُولِ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُوجُ مِنُ اخِرِ اللَّيْلِ إلى الْبَقِيْعِ فَيَقُولُ: "اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمُ دَارَ قَوْمٍ مُسؤمنيُسَنَ واَ تَسَاكُمُ مَا تُوعَدُونَ، غَدًا مُؤَجَّلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَآءَ اللّهُ بِكُمُ لاَحِقُون: اَللّهُمَّ اغْفِرُ لِا هُلِ بَقِيْعِ الْعَرُقَدِ . رَوَاهُ مُسُلِمٌ .

(۵۸۲) حضرت ع تشرضی التدعنها سے دوایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول التد تاقیق ان کی باری کی رات میں ایکے پاس قیام فرماتے تو آپ تاقیق رات کے آخری حصہ میں بقیع تشریف لے جستے اور فرماتے کہ تم پرسلامتی ہوا ہے مومنین کے مربہ رسیم پس وہ کل آگیا جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا اور انشاء التد بم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔اے اللہ بقیع غرقد والوں کی مغفرت فرما۔ (مسم) تخریج مدیث (۵۸۲): صحیح مسلم، کتاب الحسائر، باب مدیقال عدد حول الفبور والدعاء الاهمها

۔ کمات صدیت: اس لیےا سے بقیع الغرقد کہاجا تا تھا۔ اتا کہ ما تو عدو ں عدا : تمہارے پاس آگیا جس کے وقوع کا کل تم سے وعدہ تھا۔

شر**ح مدیث:** رسول الله ظاهر است کے آخری پہر میں قبرستان تشریف لے جاتے اور اہل قبور کے لیے دعافر ماتے اور کستے کہ جو وعدہ تم سے کیا گیا تھاوہ تم نے بچ پایا اور تمہارے سامنے آگی ہم بھی ان شاء اللہ جلد تمہارے پاس چنچنے والے ہیں ،جنة ابقیع مدینه منورہ میں واقع ہے اس میں دس بزار صحاب مدنون ہیں ۔

(شرح صحيح مسلم للنووي ٧٠ ٣٤/ روصة المتقين: ١٢٩/٢ دليل العالجس ٣٠٥)

قبرستان میں داخل ہوتے وقت پڑھنے کی دعاء

٥٨٣. وَعَنُ بُرِيُدَةَ رَضِىَ اللَّهُ عَنُهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمُ إِذَا حَرَجُوا إِلَى الْمُقَابِرِ اَنْ يَقُولَ قَاتِلُهُمُ : " اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمُ اَهُلَ اندِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيُّنَ وَالْمُسُلِمِيُنَ وَإِنَّا إِنْ شَاعَ اللَّهُ بِكُمُ الْمُعَافِيةَ . " زَوَاهُ مُسُلِمٌ .

٧- تُونَ ، اَسْاَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ . " زَوَاهُ مُسُلِمٌ .

(۵۸۳) حضرت بریده رضی القد عندے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول الله مُلَّاقِمٌ کو گول کو تعلیم دیتے کہ قبرستان جا کرید دعاء پڑھیں:

" السلام عليكم اهل الديار من المؤمنين والمسلمين وانا انشاء الله بكم لا حقون أسال الله لنا ولكم العافية ."

"ا مومنول اورمسمانول كى بستيول والول تم برسلامتى مواور انشاء القديم بحى ته رس ساتهم الميس كي بم القدس اب ليدور

تمہارے لیے عافیت کاسواں کرتے ہیں۔''

تخريج مديث (۵۸۳): . صحيح مسلم، كتاب الحنائر، باب ما يقال عند دحول القبر والدعاء لاهلها .

كلمات حديث: ﴿ لا حقول . علته والحيه ارحق موني والياب لحق لحوفا ولحافا (سمع) آملته متصل مونا ـ

شرح مدیث:

رسوبَ بریم کافقا این مت کے لیے شفق اور روٹ رجیم بیں آپ کافقا کی امت پر شفقت و نیا ہیں بھی آخرت میں بھی ، زندگی میں بھی ہے اور شفاعت کی صورت میں بھی ۔ آپ کافقا نے حدیم بھی ، زندگی میں بھی ہے اور شفاعت کی صورت میں بھی ۔ آپ کافقا نے حدیم فر مائی کہ جب قبرستان میں جاو تو اہل قبور پر القد کی سلامتی بھیجواور اان کے لیے اور اپنے لیے دعا کروکداللہ تعالی ہوری اور تمہاری مغفرت فر مائے ہمیں اور تمہیں اس وار القرار میں کا میا بی عطافر مائے ہمیں اور تمہیں اس وار القرار میں کا میا بی عطافر مائے۔ (شرح صحبح مسلم للووی: ۲۸/۷ سے روضة المنقین: ۲۰/۲ سے دلیس العال حیں: ۲۷/۷)

(۵۸۲) حفرت عبدالله بن عباس رضی الله عنبم سے روایت ہے که رسول الله ملاکی جب مدینه منورہ کے قبرستان سے گزرتے تو چېرهٔ انوران کی طرف فرماییتے اور کہتے کہ:

" السلام عليكم يا أهل القبور يغفر الله لنا ولكم انتم سلفنا ونحن بالأثر ."

"اے اہل قبور! تم پرسلامتی ہوا مقد ہماری اور تمہاری مغفرت کرے اور تم ہم سے پہنے آگئے ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔"

ي الحامع للترمدي، الواب الحنائز، باب ما يقول الرحل إدا دحل المقابر.

کلمات حدیث: سلف: پیچیلے لوگ آباء واجداد ، جمع اسلاف ، سلف صائح صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین ۔ سحس بالأنر: ہم عنقریب تمبارے پیچیے آنے والے ہیں۔

شرح حدیث: قبرستان میں جاکراہل قبور کے لیے اور اپنے لیے دعاءِ مغفرت کرنا چاہیے، ملاعلی قاری رحمہ المدفر ماتے ہیں کہ اہل قبور کے ساتھ وہی تعلق رکھنا چاہیے جوان کے ساتھ زندگی میں تھا یعنی جس قدراوب وتعظیم اور تکریم آ دمی دنیا میں اس شخص کی موت سے پہلے کرنا تھا اب بھی اس طرح کی تکریم کا اظہار کرے۔

جمبور عماء کامسلک بیہ ہے کہ قبر میں چہرے کے مواجبہ ہوکر دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے گر حافظ ابن حجر رحمہ امتد فرماتے ہیں کہ قبلہ رو ہوکر دعائے مغفرت کرنی چاہیے، قبر پر حاضری کے وقت بہتر ہیہ کہ ایک مرتبہ سورۃ الفاتحۃ اور تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کراس کا تو آب مردے کو بخش دے اوراس کے لیے دعائے مغفرت کرے۔ (نحفۃ الأحودی: ۱۸۸۶ دلیل الفالحیں: ۱۸/۳)

النات (۲۷)

كَرَاهيَةُ تَمَنَّىُ الْمَوُت سَسَبَ لِضَرِّ نَزَلَ بِهِ وَلَا بَاسَ بِهِ لَخَوُف الْفِتْنةِ في الدَّيْنِ تَكَراهِت اوردين مِين فَتَذَكِخوف سے اس كاجواز تكليف يامصيبت كى بناء پرتمنائے موت كى كراہت اوردين ميں فتنہ كے خوف سے اس كاجواز

موت کی تمنا کرناممنوع ہے

٥٨٥. وَعَنُ أَبِى هُرِيُرُة رَضَى اللَّهُ عَنُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ قَالَ ١ الأيتمنَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ١ الأيتمنَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَهَذَا لَقُطُ الْحَكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُسَوِّقًا فِلْعَلَّهُ فِيسُتَعْتِبُ ١ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهذَا لَقُطُ الْجُعَارِي. الْبُحارِي.

وَفَى رِوَايَةٍ لِمُسُلِمٍ ﴿ عَنُ أَبِى هُرِيْرةَ رَضِى اللّهُ عَنُهُ عِنُ رَسُولَ اللّهِ صلَّى اللّهُ عليه وسلّم قالَ ﴿ لا يَتَسَمّنَى أَحَدُكُمُ المُونَ ولا يدُعُ بهِ مِنْ قَبُلِ انْ يأتِيه ﴿ إِنّه اذَا ماتَ الْقَطْعُ عَملُه ﴿ وَانّه لا يزيُدُ الْمُؤمِن عُمُره ﴿ اللّهَ حَيْراً . " عُمْرُه ﴿ اللّهَ حَيْراً . "

(۵۸۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عندے روایت ہے کہتم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے اگروہ چھے اندال کرنے والد ہے تو ہوسکتا ہے کہ وہ مزیدائل رکرے اور اگروہ برے اندال کرنے والہ ہے تو ہوسکتا ہے کہ اسے تو ہے کی تو فیق ال جائ الفہ ظلیجے بخاری کے بیں۔)

اور سیج مسلم کی میک بورروایت میں ہے جو حضرت ابو ہر یرہ رضی امتد عند ہے مروی ہے کہ رسوب القد مل تی تا کہ تم میں ہے ون موت کی آرزوند کر ہے اور نداس کے تنے سے پہنے اس کی دعاء کر ہے کیونکہ آدمی کے مرنے کے ساتھ اس کے اعمال بھی منقطع ہوجات ہیں اور مؤمن کی عمر کی زیادتی اس کی بھل کی میں اضافہ کا سبب بنتی ہے۔

تخریج مدیث (۵۸۵): صحیح المحری، کتاب الدعوات، باب الدعاء بالموت و الحیاة ، صحیح مسلم، کتاب الدکر و بدعاء، باب کر هیه تمنی الموت بصر برل به

کارات صدید: محسانا چھائل کرنے وال بستنعب: الله کی طرف معذرت سے رجوع کرے اور الله تعالی کی رضامندی کا طلب گارہو۔ ستعند ستعند کا طلب گارہو۔ ستعند ستعند کا رہا ہے۔

شرح صدیف: موت کی تمنا مے منع فر مایا گیا ہے اور س کی مجدیہ ہے کہ نیک تو ک کے اندال صالحہ میں عمر کے بڑھے کے ستھ اضافی ہوتا رہے گا اوراً برآ دی برے اعمال کا مرتکب ہے تب بھی یدامید ہے کہ ہوسکت ہے کہ وہ توبہ کرے وراپنے ما لک کوراضی کرے، لیکن فر مایا کہ موت کی تمنایا موت کی دعا وموت کے نے سے پہلے ندکر لیکن اگر موت کا وقت آ کیا ہے تو پھرزندں کی تمنان مرے کہ یہ بظ ہرالتدے مار قات سے گریز کے متر ادف ہوگا نیز یہ کہ رسوں ملد ملاکھ کا وقت وفات قریب آیا تو سے سوٹھ کے مایا

" اللُّهم الحقني بالرفيق الأعلى ."

"ا الله! مجھے رفق اس میں پہنچادے۔"

اوریہ آپ ملٹیو کے اس وقت فر مایا جب آپ مُلٹی کوزندگی یا موت کے اختیار کاحق دیا گیا الیکن آپ ملٹی کے اللہ تعالٰ کے پاس مقدمات بلند کا متخابے فر مایا۔

غرض جو شخص ابتدے احکام پر تلس پیر ہے اور ایماں صاحہ میں مصروف اور وہ تمام کام انجام دے رہاہے جورضائے اللی کا وسید، ور ذریعہ بیں تو اس کی عمر میں اضافہ ہوگا اس قدر جنت کی نعمتوں میں اضافہ ہوگا اور اخروی زندگی میں درجات بدند ہول گے اور جس کے عمال سے نبیس ہیں تو ممکن ہے کہ وہ زندہ رہاتو تو ہہ کرے ورامتد کی طرف رجوع کرے اور محسنین میں داخل ہوجائے۔

(قبح الباري ٣٠ ،٧٨٤ ورشاد الساري ، ١٩٥/١٥ عمدة القاري ١٨/٢ ديل العالجيل ٣٠)

دنیوی تکلیف کی وجہ سے موت کی تمنا کرنامنع ہے

١٨ ٣٠. وَعَنُ انسِ رضِى اللَّهُ عَنْهُ قال : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلَّمَ : لا يتملَّى احدُ كُمُ اللهُ عَلَيْهِ وسلَّمَ : لا يتملَّى احدُ كُمُ اللهُ عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْدُ وَاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْدُ وَاللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَى عَلَيْهِ عَلَى عَلَيْهِ عَلَيْه

(۵۸٦) حفظ تانس رضی القد عندے روایت ہے کہ رسوں الله طاقیاً نے فروایا کہ تم میں سے کوئی محض تکلیف و بینے کے وقت موت کی آرزوند کر سائر ایس کرنا ضروری ہوتو یہ کہے کہ اے اللہ! جھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے تی میں بہتر ہواور جھے وفات و سے دے گرمیری موت میرے لیے بہتر ہو۔ (متفق عید)

تركز والدعاه باب كراهية تمي الموت لصريرل به .

کلماتِ حدیث: صر مستکلف،مصیبت،خصان - لصر اصامه به سمیست کی دبیسے جواسے پینی ہو-شرح حدیث: موت کا ایک وقت مقرر ہے جوندآ گے ہوسکت ہے اور نہ پیچھے ہٹ سکتا ہے - بیاللّٰد کی ھے کردہ تقدیرَ ہے جس پر بندہ یمان یا چکا ہے -اس لیے موت کی تمنا کرناا یک طرح کا اعتراض ہے قدیرالہی پراور قضاوقد رمیں مداخت ہے فرض کس بیاری یا مصیبت

یان دیچا ہے۔ یا تکلیف دیرِیشانی سے نگ آ کرموت کی تمنایا دعا کرنا درست نہیں ہے۔ (شرح صحبح مسلم سووی : ۱۷)

تعمير مين خرج ہونے والے يسے يراجزنبيس ملتا

٥٨٥. وعَنُ قَيْسٍ بُسِ ابى حَازِمٍ قال: دَحَلُنَا على خَيَّاب بن الْارَتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ نَعُوُدُه وَقَدِ

اكُتوى سَبُعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ: إِنَّ اصُحَابَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوُا وَوَلَمْ تَنْقُصُهُمُ الدُّنَيَا وَانَّا اَصَبَنَا مَالَا يَجِدُلَهُ مُوصَعًا إِلَّا التُّرابُ وَلُو لَا انَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم بهاما انُ نَدُعُو بِالْمَوْت لَدَعَوْتُ بِه. ثُمَّ اتينَاهُ مَوَّضَعًا إِلَّا التُرابُ وَلُو لَا انَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم بهاما انُ نَدُعُو بِالْمَوْت لَدَعَوْتُ بِه. ثُمَّ اتينَاهُ مَرَّة أُخْرى وَهُوَيَبُنِى حَائِطًا لَهُ فَقَالَ : " إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيُوْجَرُ فِى كُلِّ شَيْمَى يُنُفِقُهُ إِلَّا فِي شَيْءٍ يَجُعلُه فَى هَدَّا التَّرابِ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . وَهَذَا لَفُظُ رِوَايَةِ الْبُخَارِيّ .

(۵۸۷) حضرت قیس بن ابی حازم ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم خبب بن ارت کی عیادت کے بیے گئے انہوں نے سات داغ لگوائے تھے۔ وہ کھنے لگے کہ ہم رہے جواصحاب گزر گے اور چلے گئے دنیا نے ان میں کوئی کمی نہیں کی اور ہمیں اتنا انہوں نے سہم اس کے لیے منی کے سواکوئی جگہ نہیں پاتے اگر نبی کریم کالٹیلے ہمیں موت کی دعا کرنے ہے منع ندفر ماتے تو میں ضرور دعا کرتا۔ پھر ہم دوبارہ ان کے پاس گئے تو وہ اپنی دیوار بنارہ ہے انہوں نے کہا کہ مؤمن جہ ں بھی خرج کرتا ہے اے اجر ملتا ہے مواک سواے سے جووہ اس منی پرکرتا ہے۔ (متفق عدیہ) اور ریالف فر بخاری کے ہیں۔

تخریک مدیث (۵۸۷): صحیح نسخاری، کتاب المرضی، باب نملی المویض لموت. صحیح مسلم، کتاب الدکر، باب کراهیهٔ تملی الموت لصر برل به .

کلمات صدیف: کتوی: داغ لگوایا،علاج کے طور پرداغ لگوانار کسدی سسع کیاب سات مرتبہ بیسات مقامات پرداغ لگوانے - بطور علاج سات داغ لگوائے۔ زمانہ کا ایک طریقہ علاج ۔

شرح مدین :

حضرت خباب بن ارت رضی الله عند نے اپنی کسی بیاری کے علاج کے لیے اہل عرب کے حریقہ ملاج کے مطابق سات داغ لگوائے ۔ جامع ترفدی رحمہ ابتد کی روایت کے مطابق سپ نے یہ داغ پیٹ میں لگوائے ۔ تھے۔ ان داغوں ہے "پ کو بہت کیف ہوتی اور فر مایا کہ جس ابتلاء ہے میں گز راہوں اصحاب نبی ملکی کا بیٹر میں سر راز رابن عربی فرماتے ہیں کہ س ابتلاء ہے ان کی مراد یہ بیاری نہیں بکہ مال کی کثر ت کو انہوں نے ابتلاء بھی مراد یہ بیاری نہیں بکہ مال کی کثر ت کو انہوں نے ابتلاء بھی مرحمہ التدا یک روایت میں ہے کہ دوفر میں کرت تھے کہ رسول ابقد من بھی اس میں میرے پاس بیک درہم نہیں ہو، کرتا تھا، ورآج میرے گھر کے ایک کونے میں چ لیس بڑار موجود ہیں۔ یہ بھی مکن ہے کہ ابتلاء سے مراد دوہ تکا یف اور مصائب مراد ہوں جو مشرکیان نے پہلے اسلام یا نے والوں کو پہنچ کیں۔ ان کے باتھوں جس تعذیب سے خود حضرت خب رضی اللہ عنہ گرز ہے ، گویا حضرت خب رضی اللہ عنہ گرز ہے ، گویا حضرت خب رضی اللہ عنہ میں ماتا۔ و نیا میں بھی عطافر مایا ہے اور انہیں دنیا میں وسعت عطافی ہے ، اور ان کی تمنا بھی کہ انہیں یہ سارا اجرآخرت ہی میں ملتا۔

حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے فر مایا کہ اصحاب رسول مُلْقِیْل سے جواس دنیا سے پہنے چیے گئے دنیا نے ان کے آخرت کے اجروثو اب میں کوئی کی نہیں بلکہ ان کا ثواب اخروی اسی طرح برقر ارربا، مگر جھے ب دنیا میں بھی حصل گیا ایک اور موقع پر سپ نے فر ، یا کہ ہم نے رسول اللہ مُلْقِیْل کے ساتھ جمرت کی ہمارا اجروثو اب اللہ کے بہاں مقرر ہوگیا اس کے بعد ہم میں سے چھے اللہ کے گور جیدے گئے اور انہوں نے دنیا میں سے کوئی حصنہیں یا یا ان میں سے ایک مصعب بن عمیر میں۔

خلف نے راشدین کے عہدِ مبارک میں ان کے عاد لانہ طر نِمل کی بناء پر ہر خص مستغنی ہوگیا اور بیصل ہوگیا کو غنی (مالدار) کوئت ج نہیں مانا تھ کہ س کے ساتھ حسن سلوک کر سکے۔اسی بناء پر حضرت خباب رضی القد عنہ نے کہا کہ اب ہم مٹی کی دیوار بنہ کراس میں اپنہ مال خرچ کررہے ہیں کہ انفاق کے اور مواقع موجود نہیں رہے۔اور فر مایا کہ ہر انفاق پراجرے مگر مٹی پرخرچ کرنے کا تو اجزئیں ہے۔

اس بین سے معلوم ہوا کہ جس ابتلاء کا حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایہ وہ ابتلاء دنیا اور مال دنیا ہے اور دنیا کی اس کشرت ہے ان کی طبیعت میں آزردگی پیدا ہوئی اور انہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ منگھ نے موت کی تمنا ہے منع ندفر مادیا ہوتا تو میں موت کی تمنا کرتا۔ وجہ آزردگی پیشی کہ جواصحاب رسول منگھ نے اونیا کی کشرت ہونے سے پہلے اللہ کے گھر بیلے گئے آئیس اسلام کے راستے میں مصائب برد شت کرنے کا پورا پورا صلال گیا لیکن جوان کے بعد زندہ رہے ایسانہ ہوکہ دنیا کی کشرت میں مبتلا ہوکر اس اجر وثو اب میں کمی آجائے جو اللہ کا گھٹا اللہ کے یہاں سابقہ خدمت کے صلا میں جمع ہوا تھا اور بیا ہی تظیم ابتلاء ہے کہ حضرت خباب رضی القد عنہ نے مایا کہ اگر رسول اللہ مناقبی ختن کے موت سے منع نیفر مایا ہوتا تو میں تمنا کرتا۔

(فتح الباري: ٣ ٤٥ _ إرشاد الساري: ٢ / ٢ ٠ ٤ _ روصة المتقين: ١٣٤/٢)



التاك (٦٨)

ٱلُوَرَعِ وَتَرُكِ الشُّبُهَاتِ *ورعُ اورترکِشِهات*

٩ ٩ ١ . قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَتَحْسَبُونَهُ مَيِّنًا وَهُوَعِندَ اللَّهِ عَظِيمٌ ١٠٠

التدتعالي نے فرمایا که

"اورتم اس کوہنگی بات بچھتے جواور بیالتد کے یہاں بہت بڑی بات ہے۔" (النور: ۱۵)

تغییری نکات:

آیت مبارک کات نے ہے کہ جوبعض لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہا کی برات سے ہے کہ جوبعض لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگا یہ جے''افک'' کہتے ہیں۔ اس کی برائت خود اللہ تعالی نے فر مائی۔ علامہ قرطبی رحمہ اللہ فر متے ہیں کہ حضرت بیسف علیہ اسلام پر لکا کی گئی تہمت کا از الدایک بچے سے کرایا گیا۔ حضرت مریم السلام کی برائت کی تصدیق ان کے بیٹے علیہ اسلام کی زبانی کر ان گئی اور حضرت مائی۔

مقصود یہ ہے کہ بن سائی ہات بغیر تحقیق کے قل کرنا پرائی ہے اگر کسی خاتون کی عصمت کے بارے میں ہوتو بہت ہی بڑی برائی ہے۔ تم اس بات کو ہلکا اور معمولی سمجھ رہے ہولیکن میال تد کے مہال ایک جرم عظیم ہے۔ (معارف القرس)

٢٠٠. وَقَالَ تَعَالَى:

﴿ إِذَّ رَبُّكَ لَيا لُمِرْصَادِ ٥٠٠ ﴾

اورامتدتعای نے فرہ یا کہ

'' بے شک تیرارب گھات میں ہے۔''(الفجر ۱۲)

تقسیری تکات: دوسری آیت میں فرواید کہ القدتعالی تمہارے اعمال کودیکھ رہے اور یہ سارے اعمال مذک فرشتے کھ دہ ہیں تہاراکوئی عمل اور کوئی حرکت اللہ سے فی نہیں ہے گھر تہ ہیں حساب کے لیے ہارے سامنے پیش ہونا ہے ور ہر ایک کواس کے اعمال کی جزادی جائے گا۔ (معادف القرآن)

حلال وحرام واضح ہے

٥٨٨. وَعَنِ النَّعُمَانِ بُنِ بَشِيرٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنُهُمَا قَالَ: سَمِعُتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْه وسَلَمَ يَعُولُ " إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنَ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنَ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لاَ يَعُلَمُهُنَ كَثِيْرٌ مِن النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشَّبُهَاتِ وَقَعَ فِى الْحَرَامِ، كَالرَّاعِيُ يَرُعى حولَ الْحمى الشَّبُهَاتِ وَقَعَ فِى الْحَرَامِ، كَالرَّاعِيُ يَرُعى حولَ الْحمى

يُوشَكُ أَنُ يَرُتَعَ فيهِ، أَلا وإنَّ لِكُلِ مَلِكٍ حِمى ، الأَوَانَ حِمَى اللهِ مَحَارِمُ، الا وان فِي الْجَسَد مُصُّعَةُ إِذَا صَلَحَتُ صَلْحَ الْجَسَدُ كُلُهُ وَإِذَا فَسَدَت فَسَدالْجَسَدُ كُلُّهُ اَلا وَهِيَ الْقَلُبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهُ وَرَوَيَاهُ مِنْ طُرُقِ بِالْفَاظِ مُتَقَارِبَةٍ .

(۵۸۸) حضرت نعمان بن بشررض المدعني في بيان كيا كه يس في رسو القد طافيظ كوفر ماتے بوئے سنا كه طال بھى واضح با اور حرام بھى واضح با اور ان دونوں كے درميان مشتبہ ت بيں جن كواكثر لوگ نبيں ج نے ۔ جوفحص شبهات بہ بي اس في اپنے وين اور اپنى على مونوں كے درميان مشتبہ ت بيں جن كواكثر لوگ نبيں ج نے ۔ جوفحص شبهات بي بي اس في ربح است وين اور اپنى عزت كو بياليا اور جوشبها ت بيں گر پڑا تو وہ حرام ميں جنلا ہو گيا جيسے جروابا جراگاہ كة آس پاس جانور جراتا ہے قريب ب كه جو نور جراگاہ ميں داخل ہو جائے من لوکہ ہر بادشاہ كى جراگاہ ہوتى ہا اور الله كى جراگاہ دو امور بيں جن كو اس في حرام قرار ديا ہے۔ من لوکہ ہم ميں ايک كلزا ہے جيب وہ درست ہوتو ساراجم درست ہوتا ہے جيب وہ بگر جائے تو ساراجم بھر جاتا ہے خبر داروہ دل ہے۔ استفى عليہ اور بين ركى وسلم دونوں نے ديگر، سانيم سے بھی اس حدیث كو ملتے جلتے الفاظ كے ساتھ دروایت كيا ہے۔

ترئ عديث (۵۸۸): صحبح السحباري، كتاب الإيمان، باب فصل من استبرأ لدينه صحبح مسم، كتاب سبوع، باب احد البحلال و ترك السبهات .

کلمات صدیت:

بین: ظاہر،واضح بھلابوا۔ سنتهات الیسامورجن کی حلت یا حرمت واضح نہو۔ یا جن کے جواز اورعدم جوازیل شہواور کی قطعی دلیل سے جواز ثابت نہ ہو۔ مشتبات مشتبکی جمع ہے جواشتباہ سے بیٹی سی امریس شبہ بیدا ہون۔ فس اتفی الشبہات بجس نے ان امور سے احتر از کیا جن میں کسی طرح کا شبہو۔ حسم یہ جراگاہ شاہی جراگاہ شاہی جراگاہ شاہی جاگاہ شاہی جاگاہ شاہی جاگاہ شاہی ہوا گوری کو اپنے جانوروں کو چرانے کی اجر نہیں تھی اس لیے بہتر بیہ کہ چروابا اپنے جانوروں کوشاہی چراگاہ سے دورر کے ایہ نہ ہوکہ اس کے جانوراس میں داخل ہوجا کیں۔

اجر حدیث:

اللہ جاندوتعالی نے قرآن کریم نازل فرہ بااور رسوں اللہ کا گھڑ کو مبعوث فرہ یا کہ پہنا گھڑ ہوگوں کے سامنے پنے قول و کمس سے ورپی سرت طیب سے ان احکام کی وضافت فرمادیں جوامتہ نے انسانوں کی رہنمائی اور ن کی ہوایت کے بین زل فرمائے ہیں۔ ﴿ لنبیں للباس ما مرل البہم ﴾

چنانچدرسول انله مظافی نے اپنے اقوال واعمال ہے اور اپنی سنت مطہرہ کے ذریعے دین آ۔ جملہ امور کی خوب اچھی طرح وف حت فرمادی اور ان پڑھل کر کے دکھا دیا اور صحابہ کرام کی ایک عظیم جماعت تیار فرمادی جنہوں نے دین پڑھل کر کے امت کے لیے بمیشہ کے لیے راہیں روشن فرمادیں۔ جس ہے وہ تم مامور واضح اور روشن ہوگئے جوالقد نے حل ل فرمائے ہیں اور وہ امور بھی واضح اور متعین ہوگے جوالقد نے حل ل فرمائے ہیں اور وہ امور بھی واضح اور متعین ہوگے جوالقد نے حل ل فرمائے ہیں اور وہ امور بھی واضح اور متعین ہوگے جوالقد نے حرام قرار دیا ہے ،لیکن ان واضح امور کے درمیان بعض با تیں ایک بھی ہیں جن کو فقہاء اور علاء توج سے بیں کی مطور پر وگ ان سے واقف نہیں ہوتے اس لیے ان سے احتر از اور اجتناب ہی تورع اور احتیا ہوگا تقاضہ ہے۔مشتبرامور سے احتر از کرے گا اس کا دین بھی محفوظ رہے گا اور اس کی عزت بھی محفوظ رہے گا کہ کسی کو اس پر عتراض کا موقع نہیں سلے گا۔ اور جوان شبہات میں جتلا ہوگا تو ممکن ہے کہ مشتبہات میں ہے کہ وہ محر بات میں بھی جتلا ہوجائے۔ امام نو وی رحمہ القد فرمائے ہیں کہ اس کی دوصور تیں ہیں ایک صورت تو یہ ہے کہ مشتبہات میں ہے کہ وہ مورت میں بھی جتلا ہوجائے۔ امام نو وی رحمہ القد فرمائے ہیں کہ اس کی دوصور تیں ہیں ایک صورت تو یہ ہے کہ مشتبہا ت میں

بكثرت مبتل ہونے كى بناء براحتياط كا دامن ہاتھ سے چھوٹ جائے اورآ دمى حرم ميں مبتلا ہو جائے۔ دوسرى صورت بيہ ہے كه آ دمى مشتبهات میں مبتنا ہوکر جری ہوجائے اور حرام میں مبتلا ہوجائے ۔ بہرجال برصورت میں مشتبدامور سے اجتناب اوراحتر ازضروری ہے۔ اس بات کورسول الله مُکاتِّفاً نے ایک بہت بہترین اور عمد ہ مثال ہے واضح فر مایا ہے۔ اہل عرب میں دستورتھ کہ بادشاہ کی قطعہ زمین کواین خصوصی جرا گاہ بنالیتے تھے جسے حمی کہا جاتا تھ اوراس میں اگر کوئی ،ورداخل ہوتا تو اسے سزا دیتے تھے۔رسوں اللہ مناتیز نے فرہ یہ کہ ہر بادشہ کی حموتی ہے۔اللہ جوتمام انسانوں کاما لک ہےاوران کابادشاہ ہےاس کی بھی ایکے حمی ہےادراس حمی سے مرادوہ امور میں جن کو املانے حرام قرار دیا ہے تو جس طرح ایک چروالها پنی بکریاں شاہی چراگاہ ہے فاصلہ پررکھتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہوکہ س کی بکریاں چرتے ہوئے شاہی حمی میں دافل ہو چائیں اورا سے سزا معے۔اسی طرح ہرمسلمان کے لیےضروری ہے کہ مشتبہامورے احتر زکرے تا کی^سی حرام کام میں مبتلانہ ہو ہو جو حرام ہے بچنا جا ہتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ مشتبدا مور ہے بھی نیجے۔

اس کے بعد فرمایا کہ آ دمی کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جواگر درست ہوجائے توس راجسم درست ہوجائے وہ اگر فاسد ہوجائے تو ساراجهم فاسد ہوج نے سن لویہ قلب ہے۔ جب تک انسان کا ول صحیح ہے اور س کی حرکت درست ہے تو س راجہم درست رہے گا اور اگرآ دی دل کی کسی بیاری میں مبتلا ہے تو اس کاس راجسم بھی بیارا در تقیم ہو جائے گا۔

جس طرح ول كابيظا برى حال ہے اس طرح اس كى باطنى كيفيت بھى كەقلب كى اصلاح ہى سے انسان كے تم م احوال درست ہوتے ہیں اور قلب کا فساداس کی نبیت میں اوراس کے مل میں سرایت کرجہ تا ہے کہ، یک حدیث مبارک میں رشاد فر مایا کہ ایمان تمناؤل اورآ رزؤوں كانام نبيس ہے ايمان تووه ہے جوول ميں جاكزيں ہوجائے اور كس سے اس كى تصديق ہوتى رہے۔اوكم قاس مالينام

عدہ عکااس امریرا نفاق ہے کہ بیحدیث انہزئی ،ہم ہے کیونکہ بیان تین احادیث میں ہے ایک ہے جن کوعماء نے مدار اسار مقرار دیا ہا وراس وجہ سے بعض علاء نے اسے تعشی اسلام قرار دیا ہے۔ان تین انعادیث میں ایک تو یہی ہےاور باتی وواحادیث یہ ہیں

علامة قرطبی رحمه، متدنے فرمایا که بیرحدیث اس لیے عظیم اہمیت کی حال ہے کہ اس میں حلال اور حرم کا بیان ہے ، وریہ بیان ہے کہ تمام اعمال كاتعلق قلب سے ہے اگر قلب درست ہے تو اعمال سیح میں وراگر قلب میں نساد ہے تو تمام عمال فوسد ہیں۔

ا ہام نو وی رحمہ انٹدفر ہاتے ہیں کہ حل ل وہ ہے جس کی حلت واضح ہواور اس کی حلت میں کوئی خفانہ ہوجیسے روٹی کھانا ، ہات کرنا اور چینا کچرنا وغیره اورحرام ده ہے جس کی واضح طور برممانعت کی گئی جیسے شراب بینا،جھوٹ بولنا وغیرہ اورمشتنہات وہ ہیں جن کی حلت یا حرمت واضح نه هومثلاً وه امورجن ميس علماء كادلائل ميس اختلاف موياوه امر مكروه مويه

[&]quot; إنما الأعمال بالنيات."

[&]quot; اعمال كامدار نينول پر ہے۔ '

[&]quot; من حسن اسلام المراء تركه مالا يعنيه ."

[&]quot;اسلام كاحسن بدہے كمان باتو لكوترك كردے جواس متعبق نبيس بيں۔"

(عمدة لقاري ٢٠٨/١ و ١٤ إرشاد الساري : ٢٠٨/١ وتح الباري : ٢٧٤/١ روضة المتقيل : ١٣٦/٢)

انبياء يبهم السلام صدقة نبيل كعاتے تص

٥٨٩. وَعَنُ آنَـسٍ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ آنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمُرَةُ فِي الطَّرِيُقِ فَقَالَ : لَوُلاَ إِنَّىُ آخَافُ اَنُ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَا كَلُتُهَا . "مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(۵۸۹) حفرت انس رضی الله عنه سے روایت ہے کہ بیان کیا کہ نبی کریم نظافی کا کوراستے میں تھجور پڑی ہوئی می۔ آپ مٹافی کا نے فرمایا کہ اگر مجھے بیاندیشرند ہوتا کہ بیکھجور صدقہ کی ہو کی تو میں کھالیتا۔ (متفق عبیہ)

ترتج مديث (۵۸۹): صحيح المحدى، كمات البيوع، مات ما يره من الشهات صحيح مسلم، كدب الركوة، مات تحريم الركوة عبى رسول الله كاليم .

شرح مدیث: رسول الله ملائظ پراورآپ کے الل بیت پرصد قد حلال نہیں تھا۔ جیبا کدایک حدیث میں ہے کہ آپ ملائظ نے فر مایا کہ میں آل مجمد کو کو کہ استان کے اللہ میں کہ کو کئی ہے پڑی ہوئی سلے جس کے بارے میں خیال ہو کہ اس کی ما اس کی اللہ میں نہیں نکلے گا تو اسے اللہ کر استعال میں لانا میچ ہے اور اس کی تعریف کی (یعنی لوگوں کو بتائے اور اسلان کرنے کی) ضرورت نہیں نے دورت کا بناد الساری: ۱۷۷۹)

گناه اور نیکی کی پیچان

٩٠. وَعَنِ النَّوَّاسِ بُنِ سَمُعَانَ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عليْهِ وسلَّمَ قَالَ : " ٱلْبِرُّ حُسُنُ النَّاسُ " رَوَاهُ مُسُلِمٌ .
 النُّحُلُقِ، وَٱلَٰإِ ثُمُ مَا حَاكَ فِى نَفُسِكَ وَكُوهُتَ آنُ يَطْلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ " رَوَاهُ مُسُلِمٌ .

"حَاكَ" بِالْحَآءِ الْمُهُمَلَةَ وَالْكَافِ أَيُ تُرَدَّدَ فِيهِ .

(۵۹۰) حضرت نواس بن سمعان رضی امتدعند سے روایت ہے کہ نبی کریم ملکھنٹا نے فر ، یا کہ نیکی ایجھے اخلاق ہیں اور برائی وہ ہے جو تیرےنٹس میں کھنگے اور مخضے تو گون کا اس پرمطلع ہونا نالپند ہو۔ (مسلم) حاک: بینی تر دوہو۔

م عديث (٩٩٠): صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب تفسير البر والاثم.

راوی صدیت: حضرت نواس بن سمعان رضی القد تعالی عنداین والد کے ساتھ رسول القد ملاقظ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے والد نے رسول القد ملاقظ کو ایک جوڑا جوتوں کا پیش کیا۔اصحابِ صفد میں سے تصاور بعد میں شام میں سکونت اختیار کر لی تھی۔آپ سے ستر واحادیث مروی ہیں۔ (دلیل الفالحیس: ۳۷/۳)

کلمات صدیت: بر : نیک، نیک عمل عمل خیر، بر فجور کے بالمقابل ہے، مجموعی طور پر برکا لفظ تمام اعمال خیر اور خصال خیر کوشائل ہے۔

ائه · گناه، جمله افعال شراخم میں جمع آثام ہے۔ حاك : لینی وہ امر جس کے بارے میں تر دوبور و لائے ما حال وی صدر ك وہ بوتم ہارے دل میں کھنے۔

شرح حدیث: رسول الله کالی کالله سی ندگی جانب سے جوامع کلم عطافرہ نے گئے تھے لین آپ مختفر چھوٹ اور نو بسورت بسورت بسوں بیں اس قدر عظیم بات ارشاد فرماتے کہ ان کے اندر معانی کا ایک سمندر موجز ان تھا اور حکمت و دانائی کا کیک نزانہ منی : وہ ۔ آپ سوئی آپ نظام کے بین انہ نئی اس میں معلق کی اور نیس کا سرچشمہ ہا کی ایک ایسے نسان سے بی نیکی ام چھائی اور نیس کا سرچشمہ ہا کی ایسے نسان سے بی نیکی ام چھائی اور بھلائی کا صدور ہو کا جو محانی ان اور ان سے سرواور فرمایا کہ برائی وہ ہے کہ آدمی اس کو توگوں سے چھپانا چاہے اور اس کے دل میں سرود وہ تذیذ ب کا ایک کھی کا سابیدا ہو جائے اور ایس فطرت ہے۔

﴿ فَأَلْمَهُمُ الْخُورَهَا وَتَقُولُهَا ٢٠٠٠ ﴾

''اللّذے انسان کے نفس میں اس کی اچھائی اور برائی ڈال دی۔''

(سرح صحيح مسلم لمووي . ١ - ٩٠ روصة المتفس ٢٠ /٣٨٠)

سناه وه ہے جودل میں کھنکے

ا 99. وعنُ وابِصَةَ بُنِ مغبد رضى الله عَنْهُ قَالَ آتَيْتُ رسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسدَّم فقال عَنْهُ قَالَ آتَيْتُ رسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسدَّم فقال جعنُت تَسُالُ عَنِ البِّرِّ؟ " قُلُتُ: نَعَمُ . فقال: "لَشَّتُهُت قَلْمَكَ البِّرُ مَا اطْمَانَتُ اليه النَّفُسُ و اطْمَالَ اليه النَّقُسُ و الرَّمَانَ الله النَّقُسُ و الرَّدُ فِي الصَّدْرِ وإنْ اَفْتَاكَ النَّاسُ وافتوْك " حديث حسل رُوّاهُ أَحْمَدَ الدَّارَمِي فِي مُسْنَديهما .

۔ ' پی کہ میں رموں اللہ علی آئے۔ ' پ تا یہ۔ ' پ کے دوریان کرتے ہیں کہ میں رموں اللہ علی آئے پی آیا۔ ' پ علی اللہ علی اللہ علیہ اللہ علی ا

تر ت مديث (۵۹۱): سس الدارمي، كتاب السوح، عاب دع ما برست مي مالا ميت

راوی حدیث: راوی حدیث: گیاره احادیث مروی بین سه (دمین معالحس ۳۰ ۲۸)

کلمات صدیرہ: <u>کلمات صدیرہ:</u> سوال دریافٹ کرنے والا ہے۔ معنی ، فتوی دینے والا۔ وتوی دینی مسئلے کے بارے میں عام ک رے ،مسئد ک وضاحت ، جی فتاوی۔ شرح حدیث: رسول القد طالقائد کو حضرت وابصد رضی القد عندی آمد برعلم نبوگیا که وه کیا دریافت کرنے والے بیں اور آپ طالفائل نے ان سے بوچھا کہ تم براور ثم (نیکی اور برائی) کے بارے بیل پوچھنے آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی بال بیصفور طالفائل کے دائل الدو ہیں ہے ہے۔

آپ تا گئا نے فر مایا"، پے دں ہے بو چولیا کرو۔"کونکدرسول اللہ تا گئا کو کہ تھا کہ حضرت وابصۃ اسمام کے مطابق اوردین عمل کرنے والے ہیں اوران کے دل میں ایمان جاگزیں اوراسلام متمکن ہو چکا ہے اب ان کے دل کا فتوی اسلام کے مطابق اوردین ہے ہم آبنگ ہوگا۔ آپ تا گئا نے فر مایا کہ "بروہ ہے جس نفس اوردل مطمئن ہوں"کیونکہ اس کی اصل فطرت خیر ہے اورنفس اور لرخیر پرمطمئن ہو جاتے ہیں۔ اورائم وہ ہے جونفس میں کھنے اورول میں اس کے بارے میں تروہ ہو۔ کیونکہ انسان اگرا بنی فطرت پر باقی ہے تو وہ شراور کناہ کو قبول نہیں کرتا بلکہ اے روکرتا ہے اورای لیوگوں کی نظروں سے چھپاتا ہے کہ اس کا دل اورنفس خودا ہے ایں او پرا کا میں ہوں۔ اگر چلوگ تمہیں فتو کی دیتے رہیں کہنیں اس بت میں کوئی حرج نہیں لیکن جب دل کی گوائی کام بچھتے ہیں جس پردوسرے مطلع نہ ہوں۔ اگر چلوگ تمہیں فتو کی دیتے رہیں کہنیں اس بت میں کوئی حرج نہیں لیکن جب دل کی گوائی سے کہ بیددرست نہیں ہے تو احترازی اولی ہے۔ یہاں دل سے مراد قلب سلیم ہے وہ دل نہیں جو برائیوں سے خوج چکا ہو۔

(روصة المنقيل: ٢ ' ١٤٠ هـ ديل الفالحيل. ٢٨٠٣)

رضاعت میں شک ہوتب بھی نکاح نہ کرے

29 ٢ . وَعَنُ اَبِى سِرُوَعَةَ " بِكَسُر السّيُنِ الْمُهُملَة وَنَصْبِها " عُقْبَة بُنِ الْحَارِثِ وَضِى اللّهُ عَنُهُ اَنَّهُ لَا سِى الْمَهُملَة وَالْمَعُتُ عُقْبَة بُنِ الْحَارِثِ وَضِى اللّهُ عَنُهُ اَنَّهُ الْمَوَّةَ فَقَالَتُ : إِنِي قَدُ اَرْضَعُتُ عُقْبَة وَالَّتِي قَدُ تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَا سَى الْمَهُ عَلَيْهِ وَسَدَّمَ : بِالْمَدِينَةِ لَهَا عُقْبَةُ مَا اَعْلَمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَدَّمَ : بِالْمَدِينَةِ فَسَاله فَقَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَدَّمَ : بِالْمَدِينَةِ فَسَاله فَقَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " كَيْفَ وَقَدُ قِيلًا فَقَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتُ زَوْجًا عَيُرَه . " فَسَاله فَقَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " كَيْفَ وَقَدُ قِيلًا فَقَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتُ زَوْجًا عَيُرَه . " وَاللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " كَيْفَ وَقَدُ قِيلًا فَقَارَقَهَا عُقْبَة وَنَكَحَتُ زَوْجًا عَيُرَه . " وَاللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " كَيْفَ وَقَدُ قِيلًا فَقَارَقَهَا عُقْبَةً وَنَكَحَتُ زَوْجًا عَيُرَه . " وَاللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّم اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّم " كَيْفَ وَقَدُ قِيلًا فَقَارَقَهَا عُقْبَةً وَنَكَحَتُ زَوْجًا عَيْرَه . " وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَلِي اللّهُ عَلَيْهِ وَلَوْلَ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللّهُ عَلَيْهِ وَلَمْ اللّهُ عَلَيْهِ وَلِي اللّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللّهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا عَلَى وَيِوالِي مُكَرّدِةً . إِنَا اللّه عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ اللّه عَلَى اللّه عَلَيْهِ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عُلْمَالِهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلْمُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّه عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّه

(۵۹۲) حضرت ابوسروع عقبة بن حارث رضی المتدعند بروایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابواہا بابن عزیر ک بی سے نکاح کرنے سے کہ انہوں نے ابواہا بابن عزیر ک بی سے نکاح کرنے سے نکاح کرنے سے نکاح کی بی بینے ہوں نے نکاح کی سے دودھ پدایا ہے۔ عقبہ نے اس سے کہ کہ جھے نہیں معلوم کہتم نے مجھے دودھ پدایا ہے اور نہتم نے مجھے پہلے بھی بتایا۔ وہ سوار ہوئے اور مدینہ منورہ رسول اللہ فاقتی کے پاس بینچے اور آپ فاقتی سے دریافت کیا۔ آپ فاقتی نے فرہ یا کہ کیسے جب کہ یہ بات کہددگ کی ۔ عقبہ نے اس عورت سے ملحدگی اختیار کرلی اور آس عورت نے کی اور سے نکاح کرلی۔ (بناری)

ھاب، جمزہ کے زیر کے ساتھ ، مزیز میں کے فتح اور زاء مکرر کے ساتھ۔

تخ تع مديث (۵۹۲). صحيح اسجاري، كتاب العلم، باب الرحية في المسأنة البازلة.

کلمات حدیث: أرصعندی: تونے بیمے دوھ پلایا ہے۔ أرصع رصاعا (باب افعال) دودھ پلانا۔ مرضعہ: دودھ پلانے والی۔ مشرح حدیث: حضرت امام ابوطنیفہ رحمہ اللہ اور جمہور فقہاء کے نزدیک رضاعت کے اثبات کے لئے دومردیا ایک مرددو عورت کی گوائی معتبر ہوگی۔ امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک ثبوت رضاعت کے لئے ایک عورت کی گوائی کا فی ہے۔ جمہور فقہاء کے نزدیک اس حدیث کا تعلق ورث اور تقوی سے ہے کہ احتا طاکا مقتضا ہے ہے کہ اگر ایک عورت بھی کے تب بھی رضاعت کے معاطع میں جدائی بہتر ہے۔ یہی میں ممکن ہے کہ رسول اللہ مقاطع کم کو بذریعہ وجی مطلع فرہ دیا گیا ہو۔

(فتح ١٠٠٠ ي ٢٠ ٢٩٥١ روضة المنقيل ١٤٠,٢ «ليل الفالحيل:٢٩،٣ مطاهر حق:٣٢٦)

شک میں ڈالنے والی چیز کو بھی چھوڑ دے

۵۹۳. وَعِن الْحَسِنِ بُنِ عَلِى رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظُتُ مِنُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلَّمَ " " ذَعُ مَا يُسرِيُنُكُ الِلَّى مَالا يُسرِيُنُكَ " رَوَاهُ التَّوْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ مَعْاهُ . أَتُوكُ مَا تَشُكُ فِيُهِ وَخُذُ مَالا تَشُكُ فِيُهِ

(۱۹۳) حضرت حسن بن علی رضی امتد عند سے روایت ہے کہ نہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسوں امتد مُظَّمِّنِظُ سے یہ فرہ ن من کریاد کیا ہے کہ جو بات تہمیں شک میں ڈالے اسے ترک کر کے وہ بات اختیار کروجو شک میں نہ ڈالے۔ (،س حدیث کوتر ندی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ بیحد یہ جسن صحح ہے)

ال كمعنى بين كدحس مين شك مواسة ترك كرد داوراسة اختيار كرلوجس مين شك ندمويد

تخ ت مديث (**۵۹۳**): الحامع للترمذي، ابواب الرهد

کلمات حدیث: دع مریك. جوههی شك ين الي ريك. شك،شبد

شرح صدیت: جس تول میں یاعمل میں شک ہو کہ حلال ہے یا حرام یاجد تزیانا جائز تو احتیاطا ورورع کا تقاضا ہے کہ اسے ترک کر دواورو ہی کام کرو کہ جس کا یقین ہو کہ بیکا مجتم اور درست ہے۔ ایک مسلمان کا قلب غلط بات کی طرف رہنمائی نہیں کرتا اس میں شک کا پیدا ہوجا تا اس بت کے غلط ہونے کی علامت ہے ۔ حضرت عمرضی اللہ عند فرماتے متھے کہ ہم حرام میں بہتلا ہوجانے کے خوف سے حلال کے دس حصول میں سے نوکوچھوڑ دیا کرتے تھے۔ اور حضرت عمرضی اللہ عند فرماتے متھے کہ ہم نے حرام میں بہتلا ہونے کے خوف سے مباح کے ستر جھے چھوڑ دیئے۔ (روصة المعتقیں ، ۲۰۱۲ ۔ دلیل معالی جین : ۳۰/۳ ۔ مصاهر حق : ۳۶

صدیق اکبررضی الله تعالی عندنے تن کر کے حرام کو بیٹ سے نکالا

٥٩٣. وعَنُ عآسة رَضيَ اللَّهُ عَنُهَا قَالَتُ: كَانَ لا بيُ نكر الصَّديُقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غُلامٌ يُخُرِجُ لَهُ

النخرًاجَ وَكَانَ اَبُو بَكُو يَا كُلُ مِنُ خَرَاجِه فَجَآءَ يَوْمًا بِشَى ءٍ فَاكَلَ مِنْهُ اَبُو بَكُو فَقَالَ لَهُ الْغُلاَمُ. تَلُرِى مَا هَذَا ؟ فَقَالَ اَبُو بَكُو بَكُو وَمَا هُوَ؟ فَقَالَ : كُنْتُ تَكَهَّنُتُ لِلْإِنْسَانِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أُحُسِنُ الْكَهانَةَ اللَّا اللَّهِ عَلَا اللَّهِ عَلَى الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أُحُسِنُ الْكَهانَةَ اللَّا اللَّهِ عَلَى الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أَحُسِنُ الْكَهانَةَ اللَّهِ عَلَى الْجَاهِلِيَةِ وَمَا أُحُسِنُ الْكَهانَةَ اللَّهِ عَلَى الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أَحُولِكَ هَذَا اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أَحُسِنُ الْكَهانَةَ اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ ال

"الْمُعُواجُ" شَيْءٌ يَجُعَلُهُ السَيَّدُ عَلَى عَبْدِه يُوَّ قِيْه إِلَى الْسَيَّدِ مُثَلَّ يَوُمْ وَبَاقِيْ كَسَبِه يَكُونُ لَلْعَنْد
(۵۹۳) حضرت عائشرض المتعنب ب روايت ب كرآپ في بيان كيا كه حضرت ابوبرصد بي رضى متدعنه بي بي ايك غلام تفاوه آپ كے ليے كما كر لا تا تھا اور اى كما كى سے كھ كھايا۔ ندر منے كہا كر آپ كومعلوم ب كريك بي ؟ آپ نے بوچھا كہ كيا ہے؟ اس نے كہا كہ بيس نے زمان جاليت بيس كى انسان كے ليے كہانت (بيش كوك) كي تھى حد تكد بيس كہانت جانا بھى نظام سى نے نواجھا كر يا تھا آج وہ جھے طا اور اس نے جھے يہ چيز ديدى جو آپ كوك كوئى الله وي بين بيس نے اسے دھوكہ ديا تھا آج وہ جھے طا اور اس نے جھے يہ چيز ديدى جو آپ كرون الله عند نے بين كرا پناہا تھا ہے مند بيس ڈالا اور جو بين بيس گي تھا سب قے كرديا۔ (بخارى) كھا كوئى ہوئى جو تاروز اندا پنے غلام پرخرج كرتا ہاورغلام كما كرا ہے واليس كرتا ہاور باتى خودر كھ بيتا ہے۔ حواج: دور قم جو تاروز اندا پنے غلام پرخرج كرتا ہاورغلام كما كرا ہے واليس كرتا ہاور باتى خودر كھ بيتا ہے۔

تَحْرَ يَكَ مِدِيثُ (٩٩٣): صحيح المحارى، فصائل الصحابة، باب ايام الحاهلية.

کلمات مدیث: تیک ست: میں نے کہانت کی، میں نے بذریعہ کہانت پیش گوئی کی۔ کہانت عم نجوم کی مدد سے پیش گوئی کرند۔ کھی الی پیش گوئی کرنے والا۔

شرح حدیث: حضرت ابو بکر صدیق رضی الله عنه کے پاس ایک غلام تھا جو آپ کے لیے کم کر لاتا تھا اور آپ اس سے روزانه ور یافت قر مایا کرتے تھے کہ کہ سے اور کس طرح کمایہ ہے۔ ایک رات وہ کھانے کی کوئی شے لایا اور آپ نے وہ بغیر دریافت کئے کھی ں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ چیز کہ سے کی اجرت تھی تو آپ نے قر مادی اور جو کچھ پیٹ میں گیا تھا سب نکال دیا۔ حضرت ابو بکر رضی الله عند صدیت تھے اور آپ میں ورع وتقوی کی کال درجہ کا تھا اور برتول وعمل میں بے انتہ وجماط تھے اور بقول امام غز الی رحمہ الله حضرت ابو بکر صدیت رضی الله عند کا بیس تورع اور تقوی کی بناء برتھا۔

(فتح الماري . ٢/١٦ ـ روصة المتقيل . ٢/٢ ـ دليل الفالحيل : ٣١/٣)

حضرت عمرضى الله عندني بيني كاوظيفه كم مقرركيا

٥٩٥. وَعَنُ نَافِعِ أَنَّ عُمَرَ بُنَ الْحَطَّابِ رَضِى اللَّهُ عَنْهُ كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوْلِيُنَ اَرْبَعَةَ الاَفِ وَفَرَضَ لِلْهُ عَنْهُ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ فَلِمَ نَقَضَته ؟ فَقَال : إِنَّمَا هَاجَرَبه اللهُ عَقُولُ لَيْسَ هُوَ كَمَنُ هَاجَرَ بنَفُسِه . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .
اَبُوهُ يَقُولُ لَيْسَ هُو كَمَنُ هَاجَرَ بنَفُسِه . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

(440) حضرت نافع سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عند نے وظا کف مقرر کیے تو مہاجرین میں مہاجرین میں مہاجرین میں مہاجرین میں مہاجرین میں اللہ عند کے تین ہزار پانچ سومقرر کیے۔ کسی نے کہا کہ وہ بھی مہاجرین میں سے بیل تو آپ نے ان کا وظیفہ کم کیوں رکھا۔ آپ رضی اللہ عند نے فرمایا کہ اس کے باپ نے اسے اجرت کر وائی ہے بیخی وہ ان لوگوں کی طرح نہیں ہے جنہوں نے ازخود بجرت کی ہے۔ (بخاری)

مخري مديث (١٩٥٥): صحيح المخارى، فصائل الصحابة، باب هجرة النبي كالمجاو اصحابه الى المدينة.

کلمات وحدیث: هما هور ۱۱ این نے بھرت کی۔ هما هور ۱۰ است اس کا باب جرت کے وقت اینے سرتھ لایا ، بھرت کے معنی میں اللہ کی رضا اور اس کے احکام پڑئی کے لیے دار الکفر جھوڑ کر دار الاسلام میں آنا۔

شرح حدیث: « حفرت عمر رضی القد عند تقوی اور درع میں متازیتھ آپ نے اپنے صاحبز ادے کا وظیفہ دوسرے مہاجرین سے کم رکھ کیونکہ وہ حفزت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ آئے ہتھے۔ یعنی حضرت عمر رضی اللهٔ عند کے صاحبز ادے نے اپنے والد کے ساتھ تبعاً جمرت کتھی اور ان کی جمرت بالا متقلال نتھی۔ (فتع «لباری: ۲/۲» ۵۔ روصة المتقین : ۴۲٪۲)

متقى بنے کے لیے مشتبہ چیزوں کو چھوڑ ناضروری ہے

٥٩٦ وَعَنُ عَطِيَّةَ بُنِ عُوُوَةَ السَّعَدِيِّ اَلصَّحَابِيِّ رَضِىَ اللَّهُ عَنُهُ قَالَ: رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ " لاَ يَبُلُغُ الْعَنُدُ اَنُ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِيُنَ حَتَّى يَدَعَ مَالا بَاسَ بِهِ حَذَراً لِمَا بِهِ بَالْسٌ . " رَوَاهُ التِّرُمِذِيُّ قَالَ حَدِيثٌ حَسَدٌ .

(۵۹٦) حفرت عطید بن تروه سعدی رضی الله عند بیان کرتے ہیں کرآپ تُلَقُفُ نے ارشاد فر مایا کہ بنده اس وقت تک متقبوں میں شاہبیں ہوتا جب تک وال چیز وں کوجن میں کوئی حرج نہیں اس کیے نہیج موڑ وے کدان چیز وں سے فی سیکے جن میں حرج ہے۔

"خرتے مدیث (۵۹۲): المحامع للترمذی ، ابو اب الرهد ، باب من در حالت المحقین .

کمات حدیث: باس: حرج بنگی لا بساس علیك: تمهار ساو پرکو کی خوف نمیس د لا بساس فیه: اس پس کو کی حرج نمیس -حدراً: احتیاطاً - بطوراحتیاط - حدر حذراً (با سانعر) پر میز کرنا، چوکنار مناجمتاط مونا -

شرح مدید: ایک مؤمن مسلمان درج صالحین اور متقین کواس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کدوہ ان مباح (جائز امور کو بھی ترک ندکر دے جن بین کسی طرح کا کوئی التباس یا شک ہو۔ نی حال امور تو بہت سے بین کیک آدی ان بین سے انبی میں مشغول ہوجن کی اسے ضرورت اور احتیاج ہے مباح امور میں غیر ضروری انبہا ک ان امور سے خفلت کا سبب بن جائے گا جوزی دہ اہم ہے۔ انسان کا وقت بہت قیمتی ہے اور اسے انہی امور میں سرف کیا جا سکتا ہے جو بہت اہم ہیں۔ (دو صدة المتنفیں: ۲۷/۲)

التّات (۲۹)

اِسْتِحْبَابِ الْعَزُلَةِ عِنُدَ فَسَادِ النَّاسِ وَالزَّمَانَ آوِ الْخَوُفِ مِنُ فِتْنَةٍ فِى الدِّيُنِ اَوُ وُقُوع فِي حَرَامٍ وَشُبُهَاتٍ وَ رَحُوهَا فساوِز مانه ياسى دَين فتنه مِن مِثل مونے باحرام کام ياشبهات مِن مِثلا مونے كِخوف سے عزات شِينى كاستجاب مِن مِثلا مونے كِخوف سے عزات شِينى كاستجاب

الله تعالى كي طرف بھا گو

٢٠١. قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ :

﴿ فَفِرُّوۤ إَإِلَى اللَّهِ إِنِّ لَكُمْ مِنْهُ نَدِيرٌ مُبِينٌ عَنْ ﴾

الله تعالى فرماي سے كه

'' ووڑ واللہ کی جانب میں میں تمہیں اس کی طرف سے کھلاؤ رانے والا ہوں۔'' (الذاریات ۵۰)

تفییری نکات: خالق ارض و ما الله تعالی بانسان کاخالق و ما مک اور رازق الله تعالی ب انسان کو پیمرامد کے حضور میں حاضر . و نا اور این الله تعالی کی جوابدی کرنی ہے اس لیے ضروری ہے کہ الله کی طرف دوڑواس کی طرف رجوع کرواوراس کے حضور میں تو بداورانا بت کرو۔ اگرتم امتد کی طرف رجوع ند بوئے تو اس کی کامل بندگی اختیار ندکی تو میں تہمیں صاف صاف الفظوں میں ایک بہت برے انہ مست ڈراتا ہوں۔ (تفسیر عشمانی)

ير بيز گارمؤمن الله تعالى كومجوب

٩٤. وَعَنُ سَعَدِ بُنِ آبِى وَقَاصٍ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ انَّ اللَّهَ يُحبُ الْعَبُدَ التَّقِيَّ الْعَنِيَ . رَوَاهُ مُسُلِمٌ .

ٱلْمُرَادُ " بِالْعَنِيِّ " غِنَى النَّفُسِ، كَمَا سَبَقَ فِي الْحَدِيْثِ الصَّحِيُحِ .

(۵۹۷) حضرت سعدین الی وقاص دمنی القد سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول القد ناٹیٹی کو فر ماتے ہوئے سنا کہالقد تعالیٰ اس بندے سے محبت رکھتے ہیں جو پر میبز گارلوگوں سے بے نیاز اور اپنے آپ کو چھپانے والا ہو۔ (مسلم) غنی سے مراد نمی نفس ہے جبیبا کہ اس سے بہیم ایک صدیث صحیح میں آپ ہے۔

تخ كا مديث (٥٩٤): صحيح مسم، او اثل كتاب الرهد والرفاق .

كلمات حديث: تقى بربير كار، الله يو درن والارالتقى: بربيز كارى، الله كدر سومح مات احرر ازكرن منهى

تقوی اختیار کرنے والا ،امقد کے خوف سے برائیوں کوترک کرنے والا۔ تسفوی: اللّٰہ کی خشیت ،القد کا ڈراوراس کا خوف، مقد کی ناراضگی کا خوف۔ عسی: ول کاغنی۔ مستعنی: جولوگوں سے بیے نیے زہو کر القد کی طرف متوجہ ہو گیا ہو۔ حفی: چھپا ہوا، پیشیدہ۔ جس کا لوگوں کو پیدنہ ہو۔ وہخص جوشہرت کا خواہاں نہو۔

شرح صدیت: الله سبحانه این اس بندے کومحبوب رکھتے ہیں جوابیے خالق و ما مک سے ڈرنے والا ہو، بوگوں سے بے نیاز ہوکر اللہ کی طرف رجوع کرنے والا ہوا در اوگول کی نظروں سے جیسے کر بندگی رب میں لگا ہوا ہو۔

چنانچ قرآن کریم میں ہے

﴿ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُنَقِينَ ﴿ ﴾

"الله تعالى متقين كومجوب ركھتے ہيں۔" (اسوبة ٣٠)

اورمقی وہ ہے جو محرمات سے نیچنے والا شبہات ہے محتر زاور مثبتہات سے تورع اختیار کرتا ہو۔

غنی وہ ہے جود نیا کے امور سے اور لوگوں سے صرف نظر کر کے خالصتاً القد کا ہور ہاہے، ور د نب سراور دنیا والوں سے متعنیٰ ہوگیا ہو ور خفی وہ ہے جولوگوں سے اعتدال سے زیادہ میل جول نہ رکھتا ہو، وراپئے آپ کولوگوں کی نظروں سے چھپا کریا والہٰی میں نگا ہوا ہو۔

(روضه المنفيل. ٢ ١٤٥ ـ فنيل نفالحيل. ٣ ١٣٤)

ایمان بیانے کی خاطر بہاڑ کی گھاٹی میں زندگی گزار نا

٥٩٨. وَعَنُ آبِي سَعِيُدِ النُّحُدُرِئَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلَّ : اَىُّ النَّاسِ ٱفَضَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَـالَ ! مُـوَّمِنٌ مُجَاهِدٌ بِنَفُسِهِ ومَالِهِ فِي سَبِيُلِ اللّهِ . "قَالَ : قَالَ ! ثُمَّ مَنُ ؟ قَالَ : ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَوْلٌ فِي سَعْبِ مَنَ الشَّعَابِ يَعْبُدُرَبَّهُ " وَفِي رَوَايَة : " يَتَقَى اللّهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنُ شَرَّه " مُتَّفَقٌ عَلَيْه

(۵۹۸) حضرت ابوسعید خدری رضی الله عند سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کیسی شخص نے دریافت کیا یا رسول الله (مُلَّقَطُّ) کون شخص افضل ہے۔ فرمایا کہ وہ مومن جواپنی جان اور وال سے اللہ کے راستے میں جب دکر ہے۔ اس شخص نے مرض کیا کہ پھرکون؟ آپ مُنَّا اَیْنِ نے فرمایا کہ وہ شخص جولوگوں سے کنارہ کش ہوکرکسی گھاٹی میں بندگی رب میں لگا ہوا ہو۔

ایک روایت میں ہے کہ اللہ سے ڈرتا ہواورلوگول کواسپے شرمے محفوظ کیا ہوا ہو۔ (متفق عبید)

تخ يح مديث (۵۹۸): صحيح المحاري، كتاب الجهاد، باب افصل الباس مؤمن يحاهد بنفسه وماله في سبيل

لله صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب قصل الجهاد و الرياط

کلمات حدیث: معتول نوگوں ہے الگتھلگ رہنے والا۔ اعسوال (باب انتعال) عیجدہ ہونا ، عیجدہ رہنا ہوالت نتیار کرنا۔ عرات : خانہ شنی ، گوشتینی ۔ عرات : خانہ شنی ، گوشتینی ۔ سوال کی اساس یہ ہے کہ اگر سب مؤمن ہوں اور جملہ فرائفن وواجبات ادا کررہے ہوں تو ان میں افضل یا کمل کون ہے؟ آپ ملائلہ فی سیال کے دو ہیں ایک جاہد ٹی سیال القد جو اپنی جائلہ کے داستہ میں جہاد میں لگا ہوا ہے۔ اور دوسراوہ جو کہیں حجب کر القد کی بندگی میں لگا ہوا ہوا دوسراوہ جو کہیں حجب کر اللہ کی بندگی میں لگا ہوا ہوا ور اس کی عز است نشینی نے لوگوں کو اس کے شرسے بچایا ہو ایک اور موقعہ پر جب آپ مائلہ کے سوال کیا گیا کہ ایک السلمین خیر آ (کون سامسلم زیادہ اچھا ہے؟ تو آپ مائلہ کے فرمایا کہ جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے سلمان محفوظ رہیں۔

اس مدیث سے بعض علاء نے عزلت نشینی کے متحب ہونے پراستدلال کیا ہے کین اکثر علاء کی رائے یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھول کر رہنا زیادہ افضل ہے بشرطیکہ آدمی احکام شریعت کا پابنداور فتنوں سے مجتنب رہنے پر قادر ہو نتوں کے زمانے میں تنہار بنااور اللہ ک عبدت میں مصروف رہنا تا کہ فتنوں اور آز ماکشوں سے احر از ہوسکے زیادہ بہتر ہے۔

(فتح الباري ٢٠٤٤ ١ _ روضة المتقين ٢٠٥١ ٦ _ دليل الفالحين : ٣٥/٣)

فتنے کے زمانہ میں لوگوں سے الگ رہنا

9 9 ه. وَعَـنُهُ قَالَ : قَالَ رَسُوُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " يُوُشِكُ اَنْ يَكُوُنَ حَيْرُ مَالِ الْمُسُلِمِ غَـنمٌ يَتَبِع بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِع الْقَطَرِ يَفِرُ بِدِيْنِهِ مِن الْفِتنِ ." رَوَاهُ البُخارِئ

وَ "شَعَفَ الْجِبَالِ " : أَغُلاهاً .

(۵۹۹) حضرت ابوسعید خدری رضی القد عنه سے روایت ہے که رسول الله مُکَافِّهُ نے فرماید کرتریب ہے کہ ایسا ہو کہ سلمان کا بہترین مال وہ بکریاں ہوں جن کو نے کروہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش بر سنے والے مقامات پر چلا جائے اور اس طرح وہ نتنوں سے بھاگ کراہناوین بچالے۔ (بخاری)

شعف المحبال كمعن بي پهارول كى بلندى ـ

تخريج مديث (٩٩٩): صحيح المخارى، كتاب الايطف، باب من الدين الفرار من الفتن .

کلمات صدیت: شعف السحبال: پہاڑوں کی بلندیاں، پر ڑوں کی چوٹیاں۔ شعفة: پہاڑ کی چوٹی جمع ضعف فت : فت، آرمائش ، واحد فت : قریب ہوگا، جدی ہوگا۔ جدی ہوگا۔ منت : قریب ہوگا، جدی ہوگا۔ واحد فت : قریب ہوگا، جدی ہوگا۔ واحد فت : جدی ہوا۔ أو شك يوشك ايشاكا (باب افعال) جدى ہوتا۔ وشك : جدى - وشكان اسرعت -

شرح حدیث:

رسول کریم ملاقظ نے بکٹرت احادیث میں ایسے فتنوں کی اور اضطرابات وحوادث کی خبر دک ہے جن کی وہ سے
مسلمان اپنے وین پر قائم رہنے اور اس پر عمل کرنے میں آز مائش سے اور تکلیف سے دوجار ہوگا اور سب احوال سرمنے آپ ہیں اور
آرہے ہیں۔ اس حدیث مبارک میں ارشاد فر مایا کے عنقریب اید وقت آک گا جب فتنوں کی شدت اور کثر ت کا بیا سرک کوگا کہ ایک
مسلمان کے لیے اپنے ایمان واسلام پر ق نم رہنے اور اپنے وین پر عمل کرنے کے لیے اس کے ساکوئی راستنہیں رہے کا کہ وہ اپن بجریاں
کے کر پہر زوں پر چلا جائے اور اس عزلت واعتر ال کی مدد سے اپنے وین کی تفاظت کرے۔

فتذر وقت وين ك حفاظت في نيت يو ول ساعتز ال اختيار مرنامتحب ي

(فتح اساري ۲۶۹۱ پرشاد انساري . ۲۶۲۱)

ہرنبی نے بکریاں چرائیں ہیں

١٠٠. وعَنُ أَبِي هُرَيُرةَ رَضَى اللَّهُ عَنُهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسالَّى عَلَى هُرَيْلَةً اللهُ بِينًا الآ رَعَى الْغَنَمُ فَقَالَ أَصْحَابُهُ وَ ٱنْت؟ قَالَ " نَعَمُ كُنْتُ أَرْعاهَا عَلَى قَرْ ارِيْطَ لاَ هُلَ مَكَة " رَوَاهُ الْبُحَارِئُ .
 (٦٠٠) حفرت ابو بريره رضى متدعند ہے روایت ہے کہ رسول مند کا تُظَمَّ نے قروی کہ متد تعالی نے جو تی بھی بجیا ہے سے نے بریاں چائی ہیں جی بریام نے دریافت کی اور آپ کا تُظمَّ نے بھی اللہ مایا کہ اور ایس کے مدوا وں کی بَریال چند اللہ علی اللہ اللہ علی اللہ اللہ عند اللہ اللہ علی اللہ علی اللہ اللہ علی ا

قر ریوکوش چرانی تین. (بخاری) تخریج مدیمث (۲۰۰): صحبح المحاری، کتاب الاحاره، باب من رعبی بعد، عمی فر ربط

گلمات حدیث: فراربط: جمع قیراط، اس کی مقدار نصف دانق جاوردانق کی مقدارات درجم اوردینا رکاچها محسب - شرح حدیث: حدیث مبارک میں بیان ہے کہ تمام انبیاء کرام نے بکریاں چر کیں اورخود رسول کریم کانگانا نے بھی بکریاں چر کیں اورخود رسول کریم کانگانا نے بھی بکریاں چراکیں۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ کانگانا نے فرمایا کہ'' حضرت موی علیہ سلام نبی بنا کرمبعوث کیے گئے انہوں نے بکریاں چراکیں حضرت داوز وعدیدالسلام کو نبی بنا کر جھیجا گیا انہوں نے بکریاں پر، کیں ورخود میں نے اجیاد میں اپنے دائل کی جریاں چرا میں۔''
جراکی حضرت داوز وعدیدالسلام کو نبی بنا کر جھیجا گیا انہوں نے بکریاں پر، کی ورخود میں نے دائی معرات میں بھیرا ہوں کی طرح ہے ان کو بھی ایک گلہ بان کی ضرورت ہے جوان کو سے رائی میں بھیرا ہوں کے کہیں وہ گلے سے عبیحہ ہو تو ہیں ہوگیا۔ یہ بھی دیکھے کہ ک بیری کا فو وزیر بھیرا ہوگیا۔ یہ بھی دیکھے کہ ک بیری کا فو وزیر بھیرا ہوگیا۔ یہ بھی دیکھے کہیں انہوں کے درخوں میں بھیرا کی خوات میں بھیرا کی میں تو نہیں الجھ گیا کہی انہوں کے انہ میرا بھینے سے پہلے بحف طب منزل تک بنج و دے۔ ان نوں کا گھا بان اللہ کا فرستادہ رسول ہوتا ہے، گلہ امت ہے، راستہ را ہی ہورائی میالہ ہورین پر چھنے میں بیش آت جن منزل تک کن کی بیان اللہ کا فرستادہ رسول ہوتا ہے، گلہ امت ہے، راستہ را ہی ہورت کے فعرات وہ فقتے ہیں جود مین پر چھنے میں بیش آت جن منزل تھیں کو کہیں کے میں کا فرستادہ رسول ہوتا ہے، گلہ امت ہے، راستہ را ہے کہ خطرات وہ فقتے ہیں جود مین پر چھنے میں بیش آت جن منزل کے در کا میالی ہے۔

انبیاءِ کرام میں ماسلام کو بکریوں کے چرانے کی ذمہ داری ای سیے سپر دہوتی ہے کہ انہیں جو میں انسانوں کو تعلیم وتربیت دینا ور نُ یو

راہ بن پرے کر چلنا اور منزل کی جانب راہنمائی کرنا آسان ہوجائے۔ جو تکلیف ومشقت اور محنت ومصیبت بکریاں چرانے میں پیش تی ۔ ہے اسی طرح کی تکالیف کو سہنا مصائب کا برواشت کرنا اور صبر وضبط اور استقلال کا مظاہرہ کرنا انسانوں کی تعلیم وتربیت میں بھی مازم ہے۔اللہ کے دین کی طرف لوگوں کو بلانا دنیا کا مشکل ترین کام ہے اور اس راستے میں پیش آنے والی صعوبتیں انتہائی گراں اور بے شار بیں۔اس لیے فرد، یا کہ''سب سے زیادہ ابتداء ہے گزرنے والے انہیاء ہیں۔''

" اشد الناس بلاء الانبياء ."

(فتح الباري . ١١٤٦/١ عمدة الفاري . ١١٢/١٢)

جہادمیں نکلنے کے لیے تیاررہے والا اللہ کومحبوب ہے

١٠١. وَعَنُهُ عَنُ رَّسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنَهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: "مِنُ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمُ رَجُلَّ مُسُمِكٌ عِنَانَ فَرَسِه فِى سَبِيلِ اللَّهِ يَطِيُرُ عَلَى مَتَنه كُلَّمَا سَمعَ هَيُعَةٌ اَوُ فَرَعَةٌ طَارَعَلَيْهِ يَبُتَعِى الْقَتُل آوِ اللهِ مَظَانَّهُ ، اَوُ رَجُلٌ فِى غَنيُمَةٍ فِى رَاسٍ شَعُفَةٍ منُ هذه الشَّعَفِ اَوُ بَطُنِ وَادٍ منُ هذِه اللهُ وَيَة يُقيّهُ الصَّلُواةَ وَيَعْبُدُ وَادٍ منُ هذِه النَّعَفِ النَّاسِ اللَّا فِى خَيْرٍ . " رَوَاهُ مُسُلِمٌ .
 الصَّلُواةَ وُيؤتِي الزَّكُواةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَى يَا تِيمَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اللَّا فِى خَيْرٍ . " رَوَاهُ مُسُلِمٌ .

(۲۰۱) حضرت ابو ہریرہ رضی امتد عنہ ہے دروایت ہے کہ رسول امتد ملاقظ نے فر مایا کہ لوگوں میں سب ہے بہتر زندگی اس آدی کی ہے جواللہ کے راستے میں اپنے گھوڑ ہے کی رگام تھ ہے ہوئے اس کی پشت پر بہنجا اڑا چلا جاتا ہو۔ جب بھی کوئی خوفنا ک آوازیا گھراہٹ سنتا ہے تو شہادت کے یاموت کے مواقع تلاش کرتا ہوا اس واز کی طرف ژکر چلا جاتا ہے۔یاوہ مخص ہے جواپنی بکریوں میں کسی پہاڑ کی چوٹی پر یاان واد یوں میں ہے کسی واد کی میں رہ کرنماز اواکرتا ہے اورز کو ہ دیتا ہے اور موت تک اللہ کی عبادت کرتا ہے لوگوں ہے۔ (مسلم)

یطیر: الرُ کرجاتا ہے لین جلدی کرتا ہے۔ منه: اس کی پشت۔ هیعة: جنگ کی آواز۔ فرعة: خوفن ک آورز۔ مصال الشی. وه مواقع جہ س کسی شئے کا وجود متوقع ہو۔ عسمه: غین کے پیش کے ساتھ چھوٹی بحری۔ شععه، پہاڑ کی چوٹی۔

تخريج مديث (٢٠١): صحيح مسلم، كتاب الاماره، باب فض الحهاد والرباط.

کلمات صدیمت: عسان: لگام جمع اعسة ، بستنی القتل: کفار تول کے لیے جہادیس ڈھونڈ تا ہے۔ البقین: موت کرسب سے زیادہ بینی امرموت ہی ہے۔ البقین: موت کرسب سے زیادہ بینی امرموت ہی ہے۔ معش: زندگی دہ شئے جس سے زندگی برقر ارر ہے۔

شرح حدیث: ہے، جہاں اسے حق وباطل کی کوئی رزم گاہ ظرآئی وہ وہاں اڑ کر پہنچ گیا وہ شوتی شہدت میں تلواروں کی جھنکار میں راحت وچین پاتا ہے۔ یا اس مخص کی زندگی بہترین ہے جواپنی بکریاں ہے کر پہاڑ کی چوٹی پر چلا گیایا کی و دی میں پہنچ گیا اب وہ برطرف ہے مستعنی ہوکرالند کی بندگی میں مصروف ہے ۔ لوگوں ہے اس کا تعلق صرف خیراور بھلائی کا تعلق ہے، وراس کے سواکوئی تعلق نہیں ہے۔

، م خطابی رحمہ اللہ فرمات میں کہ اگر عزات اور گوششین میں کو نیبت سے برائیوں سے ورمشرات سے بچی تی ہے تو عز حد سے
بہتر کوئی شے نہیں ہے اور حفرت ابو ذررضی اللہ عند سے مرفوع مروی ہے کہ رسول اللہ مخالف نے مایا کہ بر سے ساتھی کی مصاحت سے
وحدت بہتر ہے اور نیک اور صالح آوی کی صحبت وحدت سے خوب تر ہے، اچھی بات بتلانا سکوت سے بہتر ہے اور برق بات مند سے
نکالنے سے بہتر خاموش رہنا ہے۔ (شر ح صحبح مسلم لسووی: ۱۳۰ ۳۰۔ روصة المنقیں: ۲۸ ۱۶۸)



بتاك (٧٠)

قَضُلِ الْاحْتَلَاطَ بِالنَّاسِ وَحُضُورِ جَمَعِهِمُ وَجَمَاعَاتِهِمُ وَمَشَاهِدِ الْحَيْرِ وَمَحَالِسِ الذِّكْرِ مَعَهُمُ ، وَعَيَادَةِ مَرِيُضِهِمُ، وَحُضُورِ جَنَآئِزِهِمُ، وَمُوَاسَاةِ مُحَتَاجِهِمُ، وَإِرْشَادِ جَاهِلِهِمْ وَغَيْرَ ذَلِكَ مِنْ مَصَالِحِهِمُ لِمَنْ قَدَرَ عَلَى

الکائم بالمعروف اور نہی کو فِ وَالنّھی عَنِ الْمُنَکرِ وَقَمُع نَفَسِهِ جَوْفُ اللّهُ عَنَ الْمَنْکَرِ وَقَمُع نَفَسِهِ جَوْفُ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی قدرت رکھتا ہوا وراپنے آپ کوایڈ اء دہی ہے روک سکتا اور دو نرول کی ایڈ اء برصبر کرسکتا ہواس کے لیے لوگوں کے ساتھ اختلاط، جمعہ اور جماعت میں حاضری بھلائی کی مجاکس میں شرکت، مریض کی عیادت، جنازہ میں حاضری مختاج کی خدمت، جاہل کی راہنمائی جیسے دیگر مصالح میں شرکت کرنا افضل ہے

اعُلَهُ انَّ الْإِ خُتَلاَطَ بِالنَّاسِ عَلَى الُوجُه الَّذَى ذَكُرتُه عَلَيْهِمُ وَالْمُخْتَارُ الَّذَى كَانَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّه صَلَى اللهَ عَلَيْهِمُ وَكَدلِكَ الْحُلَقاءُ الرَّاشِلُون ومن الله عَلَيْهِمُ وكَدلِكَ الْحُلَقاءُ الرَّاشِلُون ومن بَعُدهُمُ مِنْ عُلَيْهِمُ وكَدلِكَ الْحُلَقاءُ الرَّاشِلُون ومن بَعُدهُمُ مِنْ عُلَمآءِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاخْيَارِهِمُ، وَهُوَ مَذَّهَبُ اكْتُرِ التَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعُدَهُمُ وَبِه قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاكْتُرُ الْفُقْهَاءِ رَضِيْ اللَّهُ عَنْمُ الْجُمَعِيْنَ.

لوگوں کے ساتھ اس طرح کامیل جول نصرف یہ کہرسوں القد مُظَافِلُم کا لِبند بیدہ طریقہ ہے بلکہ جملہ انبیا عِکرام، ضفائے ر، شدین، صحابہ کرام، تابعین اور ان کے بعد آنے والے اخیار مسمین کاطریقہ ہے اور یہی اکثر تابعین اور ان کے بعد آنے والوں کا مسلک ہے اور یہی ، م شافعی رحمہ القد، امام احمد رحمہ القد اور اکثر فقہا ، کی ر، نے ہے۔ رضی القد شہم جمعین

٢٠٢ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿ وَتَعَاوَنُواْ عَلَى الْبِرِ وَٱلنَّقُوكَ ﴾

وَ الْأَيَاتُ فِي مَعْنَىٰ مَاذَكَرُتُهُ ۚ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ .

القد تعالی نے فرمایا:

''نیکی اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے ہے تعاون کرو'' (المائدة ۲۰)

ادراس موضوع پرمتعدد سيت قرسني موجود بين جومعلوم ومتعارف بيل -

تغییری نکات: تمام انسانیت اس سے تو واقف ہے کہ انسانوں کے ، بین باہم تی ون ناگزیر ہے لیکن آخ تک انسانیت کو کی ایسا جامع اصول دریافت نہ کرسکی جس پرساری دنیا کے لوگ ہرز ہانے اور دور میں باہم تعاون کرسکیں ۔ چنانچہ وہ بھی تعاون باہمی کی اساس ملک وقوم کوقر اردیتے ہیں اور بھی نسی وصدت کو بھی ان کے اشتر اک باہم کی بنیا دخاہدان اور قبیلہ ہوتی ہے اور بھی زبان و ثقافت ۔ قرآن کریم نے تعاون باہمی کا اید اصول دیا ہے جس سے ندد نیا نزول قرآن سے پہلے شنائھی اور نقرآن آ جائے بعداس جیسہ یاس سے بہتر اصول وضع کر کئی اور بقینا بیا عجاز قرآن کی ایک واضع دلیل ہے۔ قرآن کریم نے فر، یا کہ' نیکی اور بغداتری پر تعاون کرواور بدی اور ظلم پر تعاون نہ کرو۔''مسلم ہوں یا غیر مسلم ، یہودی ہوں یا نصار کی یا کسی اور ند ہب کے بائے والے ساری دنیا کے انسانوں کے بدی اور ظلم پر تعاون نہ کرو۔''مسلم ہوں یا غیر مسلم ، یہودی ہوں یا نصار کی یا کسی اور ند ہب کے بائے والے ساری دنیا کے انسانوں کے لیے ایک ہی اصول ہے جس پر سب ہردور میں ہروقت اور ہرسوسائٹی میں عمل کر سکتے ہیں کہ بھلائی میں اور خداتر کی میں تعاون کرنا اور ظلم و نیا رہے اور یہی ملت واسل سے اور یہی اس سے اور یہی اور ناد نصافی اور برائی کا ساتھ دند دینا۔ یعنی تعاون اور تناصر کی اساس ہر وتقوی ہے اور یہی ملت و اسلامیہ کی اساس ہوجائے و دنیا سے ظلم وتعدی کا خاتم ہوجائے۔ انسانیت کی فطرت سے ہم آ ہنگ ہوجائے و دنیا سے ظلم وتعدی کا خاتم ہوجائے۔ (معارف الفران)



الذان(٧١)

النَوَ اضُع وَ خَفُضَ النَحَمَاحِ لِلُمُؤُمِينَ تواضع اورا كل ايمان كساتھ فرى سے پيش آتا

مؤمنو کے ساتھ زمی کامعاملہ کریں

٢٠٣. قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ

''اور مؤمنین میں سے جوتمہاری تابع کرنے و لے بیں ن سے ساتھ واضع سے پیش و۔ (شعر ، ۲۱۵)

تفسیری نکات. کیلی سیت میں فرمایا ہے کہ اہل ایمان سب آپس میں بھائی ہیں اور شتہ خوت کا تقاف ہے کہ ان سے ساتھ بہت مہر بانی اور شتہ خوت کا تقاف ہے کہ ان سے ساتھ بہت مہر بانی اور نرمی کا سلوک ہور تواے رسول مُلْقِیْم اِجو آپ کے بعین ہیں آپ ان کے ساتھ زمی ہے بیش آئیں اور پی محبت وہ ووت کا پہنون کے سے جھکا و یجنے ۔ (عسیر عسادی ، عسیر مصهر ی)

مؤمن ایک دوسرے کے ساتھ نرمی کابرتاؤ کرتاہے

٣٠٣. وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى !

﴿ يَكَأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مَن يَرْتَدَ مِنكُمْ عَن دِيبِه فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ يَقُومِ بُحِبُّهُمْ وَ يُحِنُونَهُ, أَذِلَةٍ عَلَى الْمُؤْمِدِينَ ﴿ أَعَزَّةٍ عَلَى ٱلْمُؤْمِدِينَ ﴾ أَعِزَّةٍ عَلَى ٱلْكَنفِرِينَ ﴾

اور متد تعان نے فر مایا کہ

'' ہے ایمان وا واتم میں سے جواپنے دین سے پھر جائے تو منقریب المدتیانی ایسے وَ ، پیدافر مادے کا یان سے اللہ محبت کر ہے گااوروہ القدیسے محبت کریں گے ہمؤمنوں کے بیےو د نرم ہوں گے اور کا فروں کے بیے بخت ہوں گے۔''(اما کد قد، ۵۲)

تغییری نکات: دوسری آیت میں فرمایا کہ اللہ کا یددین سخری دین ہے یہ بمیشہ باتی رہے کا کہ یہ پیغا سابدی اور سروری ہے اس لیے اب قیامت تک یہی دین ہے اور اس دین کی خواطت کا ذمہ خو واللہ نے اپنے ذہبے لیے ہاں لیے مسمانوں کے گروہ یا جماعت کو یہ خوال میں ہے گھرے گوہ یہ نہیں رہے گا بلکہ حقیقت اس کے برنکس یہ ہے کہ جوال دین ہے پھرے گوہ یہ نہیں رہے گا بلکہ حقیقت اس کے برنکس یہ ہے کہ جوال دین ہے پھرے گوہ یہ بن بن بی جھے نقصان کرے گا، اسلام کوکوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے ہے تی تعالی مرتدین کے بدے میں ایسی جماعت لے آئے گا جو بلاے محبت کرنے والے میں ایسی جماعت کے آئے گا جو بلاے محبت کرنے دانلہ بھی ونہیں محبوب رکھے گا۔ وہ مسلمانوں پرشفیق ومہر باب ناور دشمن ناسلام کے خلاف باب اور زیر ست

مول کے (معارف القراف تفسیر عشمانی)

رنگ ونسل کی تفریق صرف پہیان کے لیے ہے

٥٠٦. وقال تعَالىٰ:

* يَتَأَيُّهُ النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَكُمُ مِن ذَّكَرٍ وَأُنتَىٰ وَجَعَلْنَكُو شُعُوبًا وَقِّهَ بِلَ لِتَعَارَفُواْ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ ٱللَّهِ الْفَقَانَقَىٰكُمْ ﴾

اورائتد تعالیٰ نے فرمایا که

''اےلوگو! ہم نے تہمیں ایک مرداور یک عورت سے پیدا کیا ہے بھرتمہیں مختلف تو میں اورمختلف خاندان بزیا تا کہ ایک دوسرے کو ثناخت کرسکواملند کے نزدیکے تم میں سب سے بڑا شریف وہ ہے جوسب سے زیاد دیر بییز گار ہور'' (امحجرات ۱۳)

تغییری نکات:

ان کے کنے اور قبیلے بنائے بیسارے کنے قبیعے فائدان قویس اور نسیس بہی ناور تعارف کے سے ہیں، اگرید نہ ہوتا تو انسان اس طرح

بہم گم ہوتے جس طرح بکریوں کے ریوڑ میں بکریاں گم ہوتی ہیں۔ غرض بیقسیمات انسانوں کے بہمی تعارف کے لیے ہیں، ورچونکہ
سب ایک مردوعورت سے پیدا ہوئے ہیں اس لیے سب یکسال ہیں اور ایک جیسے ہیں کو گوگی برتری حاصل نہیں ہے۔ خاندان اور
قبیلاسے کوئی امتیاز اور کوئی فضیلت قائم نہیں ہوتی کیونکہ سارے قبیلوں اور قوموں کا منتبا ایک مرداور ایک عورت ہیں۔ سریے نفضیلت و
امتیاز کا ایک بی معیارے کہ کون ایخ خالق و ، مک کا زیادہ فرمال بردار ہے۔ جو تحقی جس قدر نیک خصیت مود ب اور پر بیز گار ہوائی قدر اسدے ہیں مغزز دیکر ہے۔ رمعارف عورت ہیں۔ سیبر مضہرہ)

ا پنی بزائی مت جناؤ

٢٠٢. وَقَالَ تُغَالَى:

﴿ فَلَا تُزَكُّواْ أَنفُكُمْ هُوَأَعْلَمُ بِمَنِ أَتَّقَىٰ عَلَّى ﴾

اورایند تعالیٰ نے فرمایا که

" تم الينة آب اپني پا كيزگي نه بيان كروو بى بر بيز گارول كوخوب جانت ہے۔ " (النجم. ٣٢)

تغییری نکات:

چوتھی آیت میں ارشاد فرمایا کہ اپنی پاکیزگی نہ بیان کرداور اپنے آپ کووگوں کے سامنے ہزرگ نہ ظاہر کردوہ سب
کی بزرگی اور پاکبازی کو بہت خوب جانت ہے اور اس وقت سے جانتا ہے جب سے تم نے بستی کے اس دائرے میں قدم بھی نہ رکھا تھا۔
آدی کو چاہیے کہ اپنی اصل کونہ بھو ہے جس کی ابتداء ، مٹی سے تھی پھوطن مادر کی تاریکیوں میں ناپاک خون سے پرورش پا تارہا، س کے بعد

کنٹی جسمانی اور روحانی کمزور ایول سے دو پ رنبور آخر میں اگر مقدت اپنے فضل سے کسی مقام پر پہلپا دیا آس کواس قدر زیر ہے تا ھاک وغویٰ کرنے کا استحقاق نبیل ۔ (نفسیر عندمانی)

الل اعراف كاالل جبنم سے گفتگو

٣٠٨. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

"ایلِ امراف بہت ہے آدمیوں کوجنہیں وہ پہچ نیں گے پکاریں گے، کہیں گے کہ تبہاری بماعت اور تمہارا پر انجھنا آبھہ کا سرآی کیا بیو ہی ہیں جن کی نسبت تم قشمیں کھا کھ کر کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالی ان پر رحمت نہ کرے گا ان کو بیتھم ہوگا کہ جاؤ جنت میں تم پر نہ کولی خوف ہے ورنہ تم تمکین ہوگے۔" (اعراف، ۲۸،۲۸)

تفسیری نکات:

پانچوی سیت بین فره یا کدائل اعراف بل جہنم ہے کہیں گرتم باری جماعت اور تمبار رائے کو برا تمجما بھی کاسند آیا اور تم این تکاسری وجہ ہے سلمانوں کو حقیر سمجھتے تھے اور ان کا فداق اڑا یا کرتے تھے ، بھوان مسلمانوں کو جنت میں میش کررہے ہیں۔ یہ وی مسلمان میں جن کے بارے میں تم قسمیں کھا تھا کر کہ کرتے تھے کدان پرائد اپنی جمت نہیں کرے گا۔ ویکی اوال پراتی بڑی رحمت ہوئی کدانمیں کہا گیا کہ جو وجنت میں جہال تم پر نہ کوئی ندیشہ ورنتم مغموم ہوگ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہے روایت ہے کہ جب اہل اسراف کا سوال وجواب بل جنت اور اہل جہنم دونوں کے ساتھ ہو چکے گااس وقت رب العالمین اہل جہنم کوخطاب کر کے نیکمات فرہ کیں گئے کہتم وگ تشمیں تھ یا کرتے تھے کہ ان کی مغفرت نہ ہوگا اور ان پر کوئی رحمت نہ ہوگی ،سواب و کیھو ہی ری رحمت اور اس کے ساتھ ہی اہل اعراف کوخطاب ہوگا کہ جاؤ جنت میں داخس ہو جاؤ۔ نہ حمہیں پچھے معاملات کا کوئی خوف ہونا چا ہے اور نہ آئندہ کا کوئی فوٹر۔ (معارف القرآن مسیر اس کنیر)

ایک دوسرے پرفخر نہ کریں

صحيح مسلم، كتباب البجنة وصفة نعيمها واهلها، باب الصفات التي يعرف لها في

م تعديث (۲۰۲):

1....1

رادى مديث: حضرت عياض بن حباررضى الله عنه بعثت فرى مُؤَقَّعُ قبل رسول الله مُؤَقَّعُ كاحباب ميس سے تق فق كمدے يہلے

اسلام لائے ان ہے میں احادیث مروی ہیں۔ (الاستیعاب: ۲ / ۲ ۹)

کلمات مدیث مین اصعو ۱۰ سیس میں تواضع اختیار کرد۔ نو صع (باب تفاعل) باہم متواضع ہونا۔

شرح مدين: صديمة مبارك مين تواضع اختيار كرنے كى تعليم دى كئى بى كرشرط يەب كدية واضع القد كے ليے بے جيسا كدايك

اور حدیث میں اس کی تفریع موجود ہے کہ آپ فاتفا انے فرمایا کہ

"من تواضع لله فقد رفعه الله."

"جوالله ك ليوتواضع اختياركر يكالله اس بلندفر ماد عكا-"

دین کے عالم استاداوروالد کے لیے تواضع اختیار کرنا واجب ہے اور تمام کلوق کے لیے تواضع اختیار کرنامتیب ہے۔غرض جوابقہ تعالیٰ کی رضا کے لیے تواضع اختیار کر ہے گا اللہ لوگوں کے دلول ہیں اس کی قدرومنزلت پیدا فرا و رے گا اور آخرت ہیں اس کے درجات ملذ فر ماوے گا۔ اہل دنیا کے سامنے مالی مفاوات کی خاطر جھکنا تواضع نہیں ذلت ورسوائی ہے۔ جس سے مسلمان کواحتر از کرنا چاہیے۔ فلم و تعدی اور تفاخر تواضع کی ضد ہیں اس لیے کسی انسان پر کسی طرح کی کوئی زیادتی خواہ زبان سے ہو یا ہاتھ سے منع ہے اور ای طرح فخر کرنا اور دوسرول پرائی جنلا تا ممنوع ہے۔ (روصہ السنفیس: ۲۰۱۵)

تواضع اختياركرنے سے مرتبديس اضافه بوتا ہے

٦٠٣. وَعَنُ ابِى هُرَيُر ةَ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ انَ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : " مَا نَقَصَتُ صَدَقَةٌ مِنُ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبُدًا بِعَفُو إِلَّا عِزًّا، وَما تُواضعَ اَحدٌ لِلَّهِ إِلَّا رِفَعهُ اللَّهُ . رواهُ مُسُلِمٌ.

(٦٠٣) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے در ایت ہے کہ رسول اللہ مُکاٹھڑانے فرمایا کہ صدقہ سے مال میں کی نہیں آتی اور اللہ تعالی معاف کرنے سے عزت بڑھا دیتے ہیں اور جوکوئی اللہ کے لیے تو اضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سرفرازی عطافر ماتے ہیں۔ (مسلم

تخريج مديث (٢٠٣): صحيح مسلم، كتاب البر، باب استحباب العفو والتواضع.

كلمات مديث: ما نقصت صدقة من مال: صدق مال مين بجويمي كي تبيل كرتا-

شری مدیث: الدنعالی بن رازق بین وه جن وجن چین اور جب چابین مطافره وین کدان کے فرانے بین کولی کی نبین ہے اگر کوئی مختص اللہ کے راستے بین صدقہ ویتا ہے اور انفاق کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں اور ان کی رضاور زق میں اضافہ کا سب بنتی ہے اوراس صدقه کی جگداس کے مال میں برکت و ال دیتا ہے یائی الواقع مزیدعطا فرمادیتا ہے یا آخرت کے اجروثو اب میں اضافه فرمادیتا ہے۔ جیسا کدانندسجانه نے ارشاد فرمایا ہے کدان لوگوں کی مثال جوراہ خدا میں خرچ کرمتے ہیں ایک ہے جیسا کسی نے ایک واندگندم ہویا اس سے سات بایس چھوٹیں اور ہر بالی میں سودانے ہیں اور اللہ جس کو جا ہیں اس میں مزید اضافه فرمادیں کہ وہ بری و عقوں و ما اور جانے والا ہے۔

عنوه درگزرے اللہ تعالی رفعت وعزت عطافر ماتے ہیں اور جوالقد کے ہیے تواضع افتیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اے بلند فر مادیتے ہیں،
ام منووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ بہندی دونوں طرح ہوسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں بلند فرماویں تواضع کی وجہ سے اس کی محبت
لوگوں کے دلوں میں ڈال دیں اورلوگوں کی نظروں میں اس کی وقعت بڑھادیں اور آخرت میں اس کے اجروثو اب میں اضافہ ہوجائے اور
دنیا کی تواضع کے بدلے آخرت کے درج ت بہند کردیئے جائے۔ (روصہ السنفیں: ۲ ۱۵۱۔ دسل العالم حس ۲۶۰)

رسول الله من الله كابيون كوسلام كرنا

٣٠٠٣. وَعَنُ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ آمَهُ مَرَّ عَلَى صِبُيَّانٍ فَسَلَّمَ عَلَيُهِمُ وَ قَالَ : كَأَن النَّبِيُّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفُعَلُهُ . " مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ .

(۲۰۲) حضرت انس رضی القد عندے روایت ہے کہ رسوں القد مُلَقِظُ بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ مُلَقظُ سے انہیں سلام کیا، حضرت انس رضی القد عند نے فر ما یا کہ آپ مُلَقظُ کا طریقہ یہی تھا۔ (متفق علیہ)

تر تك مديث (٢٠٢): . صحيح البخارى، كتاب الاستنداد، باب التسبيم على الصبيال صحيح مسلم، كدب السلام، ماب استحباب للملام على الصيال .

کلمات صدیمہ:

رسول کریم طاقا کا بچوں سے بہت شفقت فرمات اوران کے ساتھ محبت اور تواضع سے پیش تے اور آپ کا فلا بچوں
کوسلام کرتے اور انہیں سلام کرنے میں پہل فرماتے۔ حضرت انس رضی اللہ عند سے روایت ہے کہ رسول اللہ علی فلا انسار سحاب سے
ملاقات کے لیے تشریف لے جاتے تو ان کے بچول کوسلام کرتے اور ان کے سرول پر ہاتھ پھیرتے۔ حضرت انس رسی اللہ عند سے
روایت ہے کہ رسول اللہ علی فلا بھم بچول کے پاس آئے اس وقت میں بھی بچے تھا آپ علی فلا بھی سرام کیا۔ ابونیم نے روایت کیا سے کہ
رسول اللہ علی فلا بچول کود کھی کر فرماتے "السلام عبد کم یا صبیان "

ہ م نووی رحمہ اللہ فر مات ہیں کہ علماء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ بچوں کوسلام کرنامتھب ہےادرا گر بچہ بڑے کوسلام کرنے تو اس پر سلام کا جواب وینا واجب ہے۔ بچوں کوسلام کرنے میں تو اضع کا ایساً پہلو ہے کہ اس سے تکبیر کی چا دراتر جاتی ہے۔ اور قاضع اور نرش مزائ بن جاتی ہے۔

(فتح الباري ٣- ٢٦٥ شرح صحيح مسلم للبووي. ١٤٥ -١٢٥ روضه المتفس ٢-١٥٣ دس عالجيل ٣- ٢٦

آپ مُلْقِظُ ہرا یک ضرورت بوری فرماتے

١٠٥ . وغنه قال : ان كانت ألا مة مِن إمآء المدينة لتا خُذُ بِيَدِ النَّبِي صَلَّى اللّه عليه وسلم فتنطلق به حيث شآتت رواة البنحاري

(۲۰۵) حضرت اس رضی الله عند سے روایت ہے کہ وہ میان کرتے ہیں کسدینہ کی باندیوں میں سے کوئی باندی آپ مُظَّقَعُ کا ہاتھ بکڑ کر جہاں جاہتی کے جاتی

تَخ يَج مديث (٢٠٥): صحيح المحارى، كتاب الادب، دب الكبر تعليقاً

كلمات مديث: أمه الاندى جمع ماء ، منصن اللي تل بيتى وقل ي

شرح حدیث: رسوں کریم تاقیم کے سن احداق کا منتبا اور آپ تاقیم کی رفعت کا بینالم تھ کہ مدینہ منورہ کی کوئی باندی آئی اور دست مبارک تھام سریخ کی کام کے سے لے جاتی حتی کہ مدینہ منورہ سے بہر لے جاتی آپ اس کا کام کرتے اور وائیل تشریف لے تے حضرت اس رضی القدعنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ مدینہ منورہ کی کوئی بچی آتی اور آپ ماٹائیم کا ہاتھ تھام میتی اور جہال چاہتی آپ کرے جاتی اور آپ اپنہ دست مبارک اس کے ہاتھ سے نہ نکا لتے۔ (روسة المسفیر: ۲ کا ۱۵ دیس العالم سے ۲ سے ۱۷

آب تلال گھر کے کام میں گھروالوں کی مدد فرماتے تھے

١٠٦ وعبر ألا سود نس يبريد قال استُلُتُ عآئِشة رصى اللهُ عنها مَاكَان النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَليُهِ
 وسلّم يصنعُ فِي بيئِته ؟ قالتُ اكان يكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِه " يَعْنِيُ خِدْمَةِ أَهْلِه" فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلوةُ خَرَجَ الى انضوهِ رواهُ النُخَارِيُ .

(٣٠٦) حضرت اسود بن بزیر رضی الله عندے روایت ہے کہ حضرت ی کشہرضی الله عنها ہے دریافت کیا گیا کہ رسول الله علی میں کیا کرتے تھے۔ حب میں کیا کرتے تھے۔ حضرت بوجا بہ تو نماز کے لیے شریف الله عنها نے فرمایا کہ آپ مُلَّا فَلَمْ الله عنها نے اللہ عنها نے اللہ عنها کہ آپ مُلَّا فَلَمْ الله عنها نہ کی خدمت میں سکے رہتے تھے۔ جب نہ کہ کا وقت ہوجا بہ تو نماز کے لیے شریف ہے ہے۔ (بخاری)

تخ ت صدیت (۲۰۲): صحیح سحاری، کنه، الاد د، هام من کان فی حاجة اهله.

كلمات مديث: مهنة : بنر، فدمت ، كام، جع مهن .

شرح حدیث: شرح حدیث: روایت کرتے میں کدیس نے حضرت ، نشرضی امند عنها ہے بوچھ کدرسوں اللہ طاقی گھریس کی کرتے تھے، حضرت ، کشرضی اللہ عنها نے فرمایا کہ آپ مُلْقِعُ البِینَ ہُڑے میں ، اور وہ کام کرتے جوم داہنے گھروں میں کرتے۔ حفزت عروہ سے روایت ہے کہ حفزت عائشہ نے فرمایا کہ'' جوتے کی مرمت فرماتے کیڑے سیتے اور ڈول کی مرمت کرتے۔ حضرت عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی الله عند نے بیان فرمایا کہ رسول الله خاتا اسے کیڑے درست کرتے اپنی مکری کا دودھ دو ھے اوراپنے سارے کام کرتے۔حضرت عا کشرضی اللہ عنہاسے روایت ہے کدرسول کریم کالٹی اسب لوگوں میں زم مزاج سب سے زیادہ کریم تھے اور تہارے مردول بیل سے ایک مردیتے مگریہ کہ آپ بسام (بہت مسکرانے والے) تھے۔

غرض رسول الله تلکیم اپنے کام خود کرتے اور جول ہی نماز کاوقت ہوتایا اذان ہوجاتی تو آپ ملکیم مسجد تشریف لے جاتے۔ (إرشاد الساري : ٣١٨/٢ فتح الباري : ٧٩٤/١ روضة المتقين : ٤٧/٣ م دليل الفالحين : ٤٧/٣)

آپ الله كاخطبه كدوران مسائل كاتعليم فرمانا

٧٠٠. وَعَنُ اَبِيُ دِفَاعَةَ تَمِيْعِ بُنِ اُسَيُدٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : اِنْتَهَيُتُ اِلى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخُطُبُ فَقُلُتُ : يَارَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ غَرِيُبٌ جَآءَ يَسُالُ عَنُ دِيْنِه لَا يَدُرِي مَا دِيْنُه '؟ فَٱقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَـلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطُبَتَه ' حَتَّى إِنْتَهِيٰ إِلَيَّ، فَأُتِيَ بِكُرُسِيّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ ۚ اللَّهُ ثُمَّ اَتَى خُطُبَتَهُ ۚ فَاتَمَّ اخِرَهَا . " زَوَاهُ مُسُلِمٌ .

(۲۰۷) حضرت اٹی رفاعتمیم بن اسیدرضی القدعنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول القد مُکھُٹُوم کے پاس پہنچا آ اس وقت خطبہ وے دے تھے۔ میں نے عرض کیایار سول اللہ ایک مسافر آپ ماللہ اسے دین کے بارے میں یو جھن آیا ہے کہ اسے نہیں معلوم اس کا دین کیا ہے؟ رسول الله الله الله الله عمرى طرف متوجه موئ اور خطبه چھوڑ دیا اور میرے پاس آ محے ۔ آپ الله ال عنى جس برآب فلطفا تشريف فرما مو مح اور جھے وہ باتين سكھلانے لكے جواللدنے آب كوسكھلائى تھيں۔ برآب فاطفا خطب كى جانب متوجه ہوئے اوراس کا آخری حصہ کمل فر مایا۔ (مسلم)

رادی مدیث: حضرت ابور فاعتمیم بن اسیدرضی التدعند فتح کمدیت قبل اسلام لائے اور فتح کمدیس شرکت فرمانی، بیروایت آپ بى منقول بكركعبة اللدمن تمن سوسة زائد بت تصاورآب فكالأمحاء الحق و زهق الباطل برصة جات اور بت كرت جات تھے۔آپ سےمرویات کی تعداد ۸ ا ہے۔

كلمات مديث: انتهبت: من بي على عياد انتهاء (باب انتعال) كى شيخ كا آخرتك بي جاناكى شيخ كا بى نهابت تك بي جاناد شرح مدیث: رسول الله نافظ آسینا خلاق کریمانه کی بناء پراورامت پرانی با انتهاء شفقت کی وجه سے ہرصاحب ایمان واسلام ک طرف توجہ فرمائے اور اس کے ساتھ کمال مبر بانی ہے بیٹ آتے۔اگر کوئی دین کی بات معلوم کرنے آتا توسب ، پہلے ، مانتا کا اس کودین کی بات سمجھاتے۔ چنانچہ جب حضرت ابورفاعہ رضی اُنتہ عند نے عرض کیا کہ میں آپ سے دین کی باتیں سمجھنے آیا ہول و ا

خطبے چھوڑ کر س کے سوال کا جواب دینے وراس کی تنہیم وقعیم کے لیے بیٹھ گئے اور بھی ابسحاب موجود تھے اس لیے آپ ملاکی اونچی جگہ پر بیٹھ گئے تا کہ جملہ حاضر میں گفتگو ہے مستفید ہوں۔

ممکن ہے کہ یہ نطبہ جمعہ کے ما وہ کوئی اور خطبہ ہوکہ آپ ملاکا مختف مواقع پرخط بفر مایا کرتے تھے اورا اگر جمعہ کا خطبہ ہوتو ہو
سکن ہے کہ سائل سے گفتگو مختفہ ہوئی ہواور پھر آپ ملاکا کی خطبہ پورا کرایا ہو۔ امام نووی رحمہ اللہ نے فرہ یا کہ جو ہا تیں آپ نے سائل
سے ارش دفر ما میں ہو سکتا ہے کہ وہ بھی خطبہ سے متعلق ہول اور خطبہ کے دوران ایک جگہ سے دوسری جگد آ جائے سے خطبہ منقطع نہیں ہوتا۔
سام ہ کا اس امر پر انفاق ہے کہ اگر کوئی فیر مسلم اسلام اور ایمان سے ہارے میں دریافت کرنے آئے اور وہ اسلام قبول کرنا چا ہتا ہوتو
اس کی طرف فوری طور پر متوجہ ہو کرا سے ضروری تعلیم ویٹی ہے۔

(شرح صحيح مستم للتووي . ٣ ١٤٤ ـ روضة لسقيل ٢ . ١٥٥)

~~~~~~~~~

لقمه گرجائے توصاف کرے کھالینا چاہیے

١٠٨ وَعَنْ السِ رَضَى اللّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلّى اللّهُ عليُه وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكُلَ طَعَامًا لَعِقَ اصَابِعَهُ التَّلَاثُ هَالَ وَقَالَ: " إِذَا سَقَطَتُ لُقُمةُ احدِكُم فَلْيَمظُ عَنْهَا اللّادِي وَلْيَأْكُلُهَا ولا يدعُها لِلشَّيْطَانَ" وَآمَر أَنْ تُسْلَتَ الْقَصْعَةُ قَالَ: فَانَّكُمُ لاَ تَدُرُونَ فِي اي طعامكُمُ الْبَرَكَةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(۱۰۸) حفرت انش رضی امتد سند سے روایت ہے کہ ربول امتد ملاقظ جب کھ نا تناول فرماتے اپنی تین انگلیاں چاہئے۔ حضرت نس رضی امتد مند کہتے تیں کہ آپ منظام فر ، نے کہ اگرتم میں ہے کسی کا مقد گرجائے تو وہ اس کو ٹی وغیرہ صاف کر کے تعالیے اور ساک کو ثبیعان کے سیے نہ چھوڑے ۔ اور آپ مناقظ نے کہ بیالہ کو چاٹ کرصاف کیا جائے کیونکہ تم نہیں جانے کہ تمہارے کھانے کے وال سے جھے میں برکت ہے۔ (مسلم)

تخريج مديث (٢٠٨): صحيح مسلم، كذب الاطعمه، باب استحباب لعن الاصبع والقصعة و كل سسة.

کلمات صدیث مسلط: است جا ہے کہ دورکردے اورجدا کردے۔ مسلط عب الأدی اس پرا گرمٹی وغیرہ لگ گئے ہے تو السےدورکردے۔ أساط إسطة، دورکرنا إساطة الأدی عن الطریق، راستے ہے کی تکلیف ده چیز کا بنادین فصعه، پیار جمع تصعات معن حال الب معن الب م

شرب صدیث. شرب صدیث. کیا گیانا می راس لیمحس اسامیت مؤلفانی میا به سال تعلیم وی بخواه اس کاتعلق با بھی میل جول سے بویانشست و برخواست کھائے پیٹے سے بویانسس وطہارت زندگی کاوہ کون ساپہو ہے جس کے ہارے میں حضور مؤلفانا ہوایت اور را بنمائی ندفر وائی ہے۔

ت يستلقظ جس برتن ميل كهان تناول فرمات استادي ف لين ورجرتين الكليال ويث لين كيونكه آب مناقط كهانا تناول فرمات

وقت تین انگلیاں استعمال فر ، تے اور آپ مُنگافی ای کاظم فر ماتے اور کہتے کہ تمہیں کیا معلوم کرتمہارے اس رزق کے کون سے جھے میں اللہ نے برکت رکھی ہے۔

۔ آپ ملاقظ فرمات کے اگرتم میں سے کسی کالقمہ کر جائے اور وہ پاک جگہ میں کرا ہوتو اسے صاف کر کے کھ لواور اکرنا پاک میں گرا ہے اور دھونا اور پاک کرنا دشوار ہوتو جانور کو کھلا دیا جائے لیکن شیطان کے لیے نہ چھوڑ ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کدگرے ہوئے لقمہ کواٹھ کر صالین مستحب ہے۔ انسان کے سامنے جو کھانا آتا ہے اللہ اس رزق میں برکت رکھ دیتا ہے ، میکن کھانے والے کو میٹم نہیں ہوتا کہ جو کھانا وہ کھا چکا ہے اس میں برکت تھی یا جو برتن میں یاس کی انگیوں پرلگارہ گی ہے اس میں برکت تھی میں یواس کی انگیوں پرلگارہ گی ہے اس میں برکت ہے۔ برکت کے معنی اس خیرا ور بھلائی کے ہیں جو انسان کواس رزق سے حاصل ہوکہ وہ اسے ہر بیاری اور تکلیف سے بچا کرصحت وقوت عط کرے اور اس کے ساتھ اللہ کے احکام پر چینے کی تو فیش عط ہو۔

(شرح صحيح مسلم للبووي ١٤ أ ١٧٤ تحقة الأحودي ٥٠٠٥ روضه لمتفيل ٢ ١٥٦ دبل لفالحس ٣ ٤٦)

رسول الله تَلْقُرْ فِي بَكِي بَكريان جِراكين بين

٢٠٩. وعن أبِي هُرَيُرةَ رَضِيَ اللّهُ عنهُ عَيِ النّبِي صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وسلَّمَ قالَ " "مَا بعث اللّهُ نبِيًا إلا رَعَى اللّهُ عَنهُ عَيْهِ وَسلَّمَ قَالَ " " تَعَمُ كُنتُ أَرُعَاهَا عَلَىٰ قَرَارِيُطَ لِا هُلِ مَكَّةَ . " رواهُ الْبُحارِيُ .
 الْبُحارِيُ .

(٩٠٩) حضرت ابو ہریرہ رضی القدعنہ ہے روایت ہے کہ نبی کریم ٹاٹیٹا نے فرہ یا کدالقد تع لی نے جس نبی کومبعوث فرہایا اس نے بکریاں چرائی ہیں، آپ ٹاٹیٹا نے فرہ یا کہ میں چند قیراط کے عوض نے بکریاں چرائی ہیں، آپ ٹاٹیٹا نے فرہ یا کہ میں چند قیراط کے عوض الل مکہ کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ (بخاری)

تُخ تَحَجَ مِدِيثِ (٢٠٩): صحيح المحاري، كتاب لاحاره، باب من رعى نعم على قراريط .

<u>شرح مدیث:</u> شر<u>ح مدیث:</u> تواضع کے تحت چند قرارید پراہل مکد کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ بیصدیث اوراس کی شرح پہلے (حدیث ۲۰۰) ٹررچکی ہے۔

رسول الله طَيْرُمُ معمولي مدير بهي قبول فرما ليت تص

١١٠. وعَنُهُ عَنِ النَّبِي صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ."لَوُ دُعيتُ إلى كُرَاعٍ أَوْ ذِرَاعٍ لا حَنتُ وَلَوْ الْهَدِى إلَى قَراعٌ او كُراعٌ لَقَبلُتُ ." رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

(٦١٠) حضرت ابوج بيره رضي المدعندے رويت ہے كہ ني كريم طاقع أن فرمايا كه أمر مجھے بكري كے پاپنا و كسان

دعوت دی جائے تو میں جاؤں گا اورا گر مجھے باز ویا یائے بدیہ کے طور پردیے جائیں تو میں اسے قبور کروں گا۔ (بخاری)

تخري حديث (١٠٠): صحيح المحارى، كتاب الهبة، باب الفليل من الهمة .

کلمات صدید: کراع: برگ یا گائے کے پائے جمع اکرع۔ دراع: بازو۔ جمع آدرع.

آب الله كاونتن مصاء كاواقعه

ا ۲ ۲. وَعَنُ انسِ رضِى اللّهُ عنهُ قال: كانتُ ناقةُ رَسُولِ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَليْهِ وَسلّمَ الْعَصبَاءُ لَا تُسُبَقُ اَوُ لَا تَسَكَادُ تُسُبَقُ فَ جَآءَ اَعُرَابِيٌ عَلَىٰ قُعُودٍ لَهُ فَسَبَقَهَا فَشَقَ ذَلِكَ عَلَى النّمُسُلِمِينَ حَتَّى عَرَفَهُ "لُسُبَقُ اَوْ لَا تَسَكَادُ تُسُبَقُ فَ عَلَى النّمُ سُلِمِينَ حَتَّى عَرَفَهُ "النّبِي صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ" فَقَالَ: "حَقُّ عَلَى اللّهِ أَنْ لا يَرُتَهِعَ شَمْى ءٌ مِنَ الدُّنَهَا إلاَّ وَضَعَه ." رَوَاهُ اللّهَ عَالَى اللّهِ عَلَى اللّهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَلَى اللّهِ عَلَى اللّهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ الله

(۱۱۱) حضرت انس رضی القد عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول القد مُلَاثِمُ کے پاس ایک اوْ مُنی تھی جس سے سے کوئی اونٹ نہ نکاتا تھا ایک اعرابی اونٹ پر سوار آیا اور اپنا اونٹ اس سے آ کے ذکار لے گیا۔ مسلمانوں پریہ بات گراں گزری بہاں تک کہ آپ مُلِّا تُلُوْ کو بھی اندازہ ہو گیا تو آپ مُلِائِمُ نے فرہ یا کہ القد تعان کو اختیار حاصل ہے کہ دنیا ہیں جو شے بلند ہو وہ اسے بست فرہ دے۔ (بخری)

تْخ تَ مَديث (١١١): صحيح المتحارى، كتاب الجهاد، باب باقة السي كَالْكُلُ.

کلمات صدیمہ: عضباء: رسول القد مُظُنُونِ کی اونٹنی کانی م رسول القد مُظُنُونِ کے پاس کی اونٹنیاں تھیں جن میں سے ایک شہبا بھی اس اونٹنی کے سواکوئی آپ مُظُنُون کوزول وق کے وقت برداشت نہ کر پاتی قعود دوسال سے کم عمر کا اونٹ جس پرسواری شروع کردی گئی ہو۔ شرح صدیث ولی اللہ مُظُنُون کے بیا اونٹنی عضب بھی کوئی بھی اونٹ س کی تیز ردک کا مقابلہ نہ کرسکنا تھا۔ ایک مرتبہ ایک اعرابی الناونٹ لے کرآیا جوحضور کی اونٹنی سے آگے نکل گیا ہے بات صحابہ کرام کی طبیعت پرگراں گزری ۔ تو آپ مُظُنُقُمُ نے فر مایا کہ دنیا کی ہر شے زوال وفنا سے گزرتی ہے اور ہھی کوئی شے ایک نہیں ہوتی جو بلند ہواور اس پرضعف وانحطاط نہ آئے اور وہ پست نہ ہو ہے ۔ کیونکہ اس دنیا کی ہر شے کا میصال ہے تو اس کی کسی شے پرفخر ومبابات کے کر ہرشے مائل ہزوال ہے اور اس کلیے میں کہیں اسٹنا نہیں ہے۔ جب دنیا کی ہر شے کا میصال ہے تو اس کی کسی شے پرفخر ومبابات کے کوئی معنی نہیں جی ۔ (متح الدی : ۲ ، ۲۷)

(٧٢) ____

نُخربه الكبر و لإعجاب تكبراورخود پيندي كي حرمت

جنت تواضع اختیار کرنے والوں کے لیے ہے

٢٠٨ قال الله تعالى

* قِلْكَ لَدَّارُ الْآخِرَةُ غَعْمَهُ لِلَّهِ بِيَ لَايُرِيدُونَ عُنُقٌ فِي لَأَرْضِ وَلَافَسَادٌ وَ لَعْلِقَنَةُ لِمُنَّفِينَ ، شَعَانِ فِرْمِينَ لِـ

'' تخرت کا گھر ہم نے ن وگوں کے ہے تیا۔ کررکھا ہے جوزیین میں ظلم وفساد کا رہا ونہیں رکھتے اور نہا م نیک قربر میں گاروں ہی کا ہے۔ (انقصص ۸۳)

تغییر**ی نکات:** پہلی تیت میں فروما کہ خرت کی فعتیں ان کے بیے ہیں جو ملک میں ثمرات کرنداور بگاڑ ڈینٹییں جو بہتے ورس فکر میں نہیں رہتے ہیں کہ پنی ذات کوسب سے اونچی رفیس ہلکہ قواضع و عکساری اور پر ہیز گاری کی روافقیار رہتے ہیں وودنیا کے جریس نہیں ہوئے تہ خرتے تھے ماثق ہوتے ہیں۔ (معرف عریف)

00000000000000

حضرت إلقم ن عديه السلام كي تفيحين

٢٠٥ وقال تعالى

﴿ وَلَا نَصْعَ فِرْحَدُكُ لِلنَّسِ وَلَا تَمْشِ فِي لَأَرْضِ مرحً بِنَ مَدَلَا يُحِبُّ كُنَّ مُحَالُ فَحُورِ ﴿ كُنَّ ﴾ وَمُعْمَى ﴿ وَلَا تُصَلِّمُهُ وَالْمَرِ مُ وَمُعْمَى ﴿ وَلَا تُصَلِّمُهُ وَالْمَرِ مُ عَلَمُ اللَّاسِ لَكُتُوا عَلَيْهِمُ وَالْمَرِ مُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ ال

ستعان نے فرماید که

'' ورق پے رضار کوو گوں کے لیے مت بھد اور زمین میں انٹر سرمت چل ب تنک مدتحاں برمشبر ورنخر کر نے واسے کو پیندنییں کرتے۔ (تمان ۱۸)

عسد حدث سدر معنی بین تکبر کی وجدے وگوں سے چم دیھیے نارم ٹائز نا ور ٹرانا۔

تفییری نکات میں اور تی تیت میں تکب سے منع کیا کیا ورفر مایا کہ زمین پراس طرح پوچس صرح کی مذاب متو منع بندے پہتے میں ورزمین میں انز کرمت چو۔ (مصدر مصهرت)

٣١٠ وَقَالَ تَعَالَمُنَ

﴿ وَلَا تُمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ﴾

اللدتع لي نے قر، ما كـ

''زمین پر، کژ کرمت چلول' (ارسر ء ۳۷)

تفسیری نکات: تیسری اور چوتھی آیت میں بیان کیا ہے کہ تکبری ہردش اور بڑائی کا ہرطریقہ بقد کے یہاں نا پہندیدہ ہے چبر ۔ و اس طرح بنتاجس سے تکبر کا اظہار ہوجیال متکبراند ہوو گوں کوغرور ہے دیکین ، اتر ان ور شیخیاں ، رنا بیسب اخد تی رذید میں ان سے احتر از ضروری ہے اور اس کے برعکس تواضع وانکساری ہر بات میں خوب تر ہے۔ (معادف انقر آن۔ نفسیر عنمانی)

التدتعالى اترانے والوں كو پسندنہيں كرتے

٢١١ وَقَالَ تَعَالَى:

﴿ ﴾ إِنَّ قَنْرُونَ كَ كِ مِن قَوْمِمُوسَى فَبَعَى عَيَنْهِ ۚ وَءَالَيْكَةُ مِنَ الْكُنُورِ مَا إِنَّ مَفَا يَحَهُ الْلَهُ وَ يَالْعُصْكَةِ أُولِي ٱلْقُوَّةِ إِدْ قَالَ لَهُ فَوْمُهُ الْا تَفْرَحْ إِنَّ سَمَا لَا يُحِبُّ ٱلْفَرْخِينَ ﴾

إلى قُولِه تَعَالَىٰ ﴿ فَعَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ ٱلْأَرْضَ ﴾ الاياتِ .

اور بتدتی نے فرمایا کہ

'' بشک قارون موی علیہ السلام کی قوم میں سے تھااس نے ان پرسرشی کی ہم نے اس کواشنے خزائے ہے تھے کہ جن کی چاہیا ۔ ایک طاقتور جماعت کو پوچھل کر دیتی تھیں۔ جب اس کو س کی قوم نے کہا کہ مت اتر او بے شک المدتعان اکرنے وسلے کو پندنہیں کرتے۔ (''بیت کے اس جھے تک ہم نے اس کواوراس کے گھر کوز مین میں دھند دیا۔ (انقصی ۲۷)

تفییر کا نکات: پانچوی آیت میں فرمایہ ہے کہ دنیا کی اس دولت پراتران جونی فی اورزائل ہوج ہے والی ہے اور جس کی قیمت اللد ک نظر میں ایک مسم کے پر کے برابر بھی نہیں ہے س پر تمبر برن بہت بڑی برالی ہے خوب مجھ ہوکہ بند وائر نے وراترانے واے بند ایسے نہیں لگتے اور بوچیز مالک کواچھی نہ مگے اس کا انج مسوائے بلائت و بربادی کے کیے ہوسکتا ہے۔ قارون حضرت موک عدالسلام کا چی زاد بھائی تھا اس کے پاس بے انداز و دوست تھی مگرا ہے برے اعمال اور تکبر کی وجہ ہے وہ اور اس کا گھر زمین میں دھنس دے گئے۔

(عنسر عنماني)

متكبر جنت مين داخل نه بوگا

٢١٢ وعن عَبُدالله بُنِ مَسْعُوْدٍ رَصِيَ اللَّهُ عَنَّهُ عن النَّبِيِّ صِنِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَنَّمَ قَال: "لايَدُخُلُ

الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبُرِ! " فَقَالَ رَجُلٌ : إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنُ يَكُونَ ثَوْبُه خَسَاً وَمَعْلُهُ؛ حسسة؟ قالَ . " إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبْرُ بَطَوُ الْحِقّ وَعَمُطُ النَّاس . " رَوَاهُ مُسُلِمٌ " بَطَرُ الْحَقِّ " دَفُعُه وَرَدُّه عَلَىٰ قَائِلِه . " وَغَمُطُ النَّاسِ " : اِحْتِفَارُهُمُ .

(۲۱۲) حضرت عبدالله بن مسعود رضی الله عند سے روایت ہے کہ نبی کریم طاقیخ نے فرہ یا کہوہ چخص جنت میں نبیل جائے گا جس کے دن میں ذرہ برابر بھی کبر ہوگا۔ یک آ دمی نے سوار کیا کہ " دمی کو پہند ہوتاً کہاس کا سب سی چھا ہوا دراس کے جوت اچھے ہوں۔ آپ مُلْقِيْم نے فرمایا که اللہ جمیں ہےاور جمال کو پیندفر ما تا ہے۔ تکبر ہے حق بات محکرانا ورلوگوں کو حقیر تمجھنا۔ (مسلم)

بطر البحق کے معنی ہیں حق کو تھکرانااور کہنےو لے کی بات کواس کے مند برلونا دینا۔ عبط اساس کے معنی ہیں لوگوں کو تقیر جاننا۔ تخ تك مديث (٢١٢): فصحيح مسم، كتاب الايمال، بات تحريم الكبر ولياله .

کلمات صدیث: صصر اسعق زیادتی نعت کی وجہ اور دولت دنیا کی وجہ از انا اور تکبر کی وجہ سے مجمع بات کو قبول ندکرنا۔ عمط اساس الوگول کی تحقیر کرنا، ناقدری کرنا۔

شرح حدیث: مدیث مبارک میں تکبر کی ممانعت اور سے تخدیر شدید ہے کہ سرقب میں ذرّہ برابر بھی تکبر ہوگا تو ایسا آ دی جنت میں نہیں جائے گا۔علامہ قرطبی رحمہ التدفر ماتے میں کہ کبر کے لیے ضروری ہے کہ کوئی بات یا کوئی شخص جس پر تکبر کا اظہار ہوا گرا ظہار تکبرانند پر بند کے رسول مُلاٹیٹا پر یاس حق پر ہو جواملہ کے رسول مُلاٹیٹا لے کرآئے میں تو بیے کبر گفر ہےاورا گران کے عدوہ ہوتب بھی کبر معصیت اور گناہ کبیرہ ہے اور اگر آ دی تکبر پرمصرر ہے تو اندیشہ ہے کہ نہیں صدیے بڑھ ہوا تکبر کفرتک نہ لے جائے ۔ ایسا متلکبر معذب فی النار ہوگا يبال تك كماس كے وجود ہے تكبر كے اثرات جاتے رہيں تو پھرالله كى رحمت اس كے ايمان كى بركت ہے اس كى نج ت كاذر بعد

کسی نے عرض کیا کہ ایک آ دمی جا ہتا ہے کہ اس کالباس اور جوت اچھے ہوں۔ سپ مُلا کا نے فر میا کہ بیتکبر نہیں ہے حب جمال ہے اورا متدجمیل ہے جمال کو پسند فرماتا ہے۔ تکبریہ ہے کہ آ دمی حق کوز دکرے اور تھکرائے اورلوگول کو تقیر سمجھے۔ یعنی دوسروں کو تقیر جاننا تنکبر ہاور تکبریہ ہے کدایک آ دمی تھی اور تھی بات کہے گراہے صرف اس سے زدکردے کدوہ آ دمی اس کی نظر میں حقیرا ورکم حیثیت ہے۔

(شرح صحبح مسلم لسووي : ۷۸٬۲ روضة استفير ۲۰ ۱۹۹)

بائیں ہاتھ سے کھانا تکبر کی علامت ہے

٣ ١١. وَعَنُ سَلَمَةَ بُنِ ٱلْآكُوعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا ٱكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ. بِشِهَالِه فَقَالَ: " كُلُ بِيَمِيُنِكَ " قالَ: لا اسْتَطِيعُ قَالَ: " لااسْتَطَعُتَ، مَامَنعَه الَّا الْكُنُرُ ": قَالَ: فَمَا رَفْعَهَا إِلَىٰ فِيهِ . رَوَاهُ مُسَلِّمٌ .

(٦١٣) حفرت سلمہ بن الدکوئ منی اللہ عند ہے روایت ہے کدوہ بیان کرتے ہیں کہ کی شخص رسوں املہ من فیل کے ساسنے بوئیں ہاتھ سے کھا و اس نے کہ کہ میں نہیں کرسکت، آپ من فیل نے فر مایا کہ تھے ہیں اس کی ہاتھ سے کھا و اس نے کہ کہ میں نہیں کرسکت، آپ من فیل کے تھے ہیں اس کی طاقت نہ ہو۔ بی شخص کو صرف تکبر نے آپ منافیظ کی بات و نے سے روکا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعدوہ آدی بناد ہنا ہاتھ اسے منتک نہ ہے جا سکا۔

م الله المام الله المام الله المام

كلمات صديث: كل سمينك الين دائن باته عكه وُ المرب و اكل كلا (بالفر) كهانا -

<u>شررح حدیث:</u> ش<u>ررح حدیث:</u> س نے تکبیر کے سرتھ کہا کہ میں سید ھے ہاتھ سے نہیں کھا سکتہ آپ مؤٹی آپ نے فرمایا کہ تجھے اس کی طاقت نہ بواوراس کے بعدوہ بھی اپنہ دایاں ہاتھ مند تک ندلے جاسکا۔اس شخص کا نام بسر بن راعی الاشجعی ہے اس وقت تک بیاسلام ند، نے تھے۔ حافظ ابن مجررحمداللہ نے . صبح میں ان کو صحابہ کر میں ذکر کی ہے۔

داہنے ہاتھ سے کھاناتی م انبیاء کرام میسیم السلام کی سنت ہے۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ آئے مُکُلُّمُ اُنے فرمایہ'' تم میں سے کوئی ہرگز اپنے یہ کمیں ہاتھ سے ندکھ نے اور نہ پیے کیونکہ شیطان یا کمیں ہ (شرح صحیح مسلم ساوی ۱۲۲ /۲۰ روصہ استنس ۲ /۷۰۷)

اس حدیث کی شرح اس سے پہلے بھی صدیث ۱۹۰ میں گزر چکی ہے۔

سرکش متکبر بخیل جہنمی ہیں

٦١٣. وعنْ خَارِثَةَ بُنِ وَهُبِ رَضِى اللّهُ عَنْهُ قَالَ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ صَلَى اللّهُ عَنْهُ وسلّم يَقُولُ: " أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهُلِ النَّارِ ؟ كُلُّ عُتُلِّ خَوّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ " مُتَفقٌ عَلَيْهِ وَتَقَدَّمَ شَرُحُه فِي بَابٍ ضَعَفَةِ الْمُسُلِمِينَ .

(۲۱۴) حضرت حارثہ بن وہب رضی املہ عنہ ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسوں املہ مُطَاقِعُ ہے سا کہ سے سے مُطَاقِعُ نے فرمایا کہ کیا میں تنہیں نہ بتر ووں کہ اہل جہتم کون ہیں؟ ہرسر ش بخیل ورمتکبر جبنمی ہے۔ (متفق علیہ)

اس کی شرح باب ضعفة اسسمین میں گزرچک ہے۔

ترتك مديث (١١٣): صحيح لمحرى، كتاب لتفسير، باب قوله تعالى عتل بعد دلك رسم. صحيح مسلم، صفة الحقة، باب البار يدخلها لحبارون والمحمة يدحمها الصعفاء.

كلمات مديث: عنل: سخت اور بدمزاج ـ

شر**ح حدیث:** حدیث مبارک میں ارشاد ہے کہ تکبراسا براوصف ہے جو، نسان کوجہنم میں پہنچ دیتا ہے اس حدیث کی شرح اس سے پہنے باب ضعفة المسلمین (حدیث ۲۵۲) میں گزر پھی ہے۔

جنت وجهنم كامكالمه

٢١٥. وَعَنُ ابِي سَعَيُدِ الْحُدُرِي رَضِى اللّهُ عَنُهُ عَنِ النَّبِي صَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وسلّم قال: "احتجَتِ الْجَنَّهُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ : فِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُون وَقَالَتِ الْجَنَّةُ : فِي ضُعَفَآءُ النَّاسِ وَمَسَاكِيْنَهُمُ .
 فَقَضَى اللّهُ بِينَهُمَا : إِنَّك الْجَنَّةُ رَحُمَتِى اَرُحمُ بِكِ مَنْ اَشَآءُ وَإِنَّكِ النَّارُ عَذَابِى أَعَذِبُ بِكِ مَنْ اَشَآءُ وَلِكَلَيْكُمَا عَلَى مِلَّوْهَا . رَوَاهُ مُسْبِمٌ
 اَشَآءُ ، وَلِكِلَيْكُمَا عَلَى مِلْوُهَا . رَوَاهُ مُسْبِمٌ

(۱۹۵) حضرت ابوسعید خدری رضی امته عند سے روایت ہے کہ نبی کریم مخلیقی نے فرمایا کہ جنت اور جہنم میں تہیں دلیموں
کا تبود مہوا۔ جہنم نے کہا کہ یہاں بڑے بڑے جہار ورمتکبر ہیں، جنت نے کہا کہ میرے یہاں ضعفا، ورمس کیون ہیں۔ امند تعالی نے
الن دونوں کے درمیان فیصلہ فرمایا کہ اسے جنت! تو میری رحمت ہے تیرے ذریعے سے ہیں جس پرچ ہوں گارم کروں گا اور تو ہے جہنم!
میراعذاب ہے ہیں تیرے ذریعے سے جسے چاہوں گا عذاب دول گا اور تم دونوں کے جرنے کی ذرمدداری جھے پر ہے۔ (مسلم)

تخريج مديث (١١٥): صحيح مسلم، كتب صفة القيامة والحدة والبار، باب الدريد حلها لحبارون والحنة

يدحلها لصعفاء

کلمات صدیث: احتجت: دلیل - احتج احتجاجاً (باب افتعال) دلیل دینا - حجة ، دلیل جمع حجج ، مشرح حدیث : حدیث مبرارگ سے معلوم ہوا کہ تکبرائلد کے یہاں تا لیندیدہ به وراس کے برنکس واضع واکساری ورع بزی مللہ کے یہاں لیندیدہ اوس ف بیں ، کیونکہ فی الواقع انسان کمزور ہے ۔ ﴿ وَخُلِقَ الْإِنسَانُ صَحِیفًا ﴾ اور انسان ابنی بر ضرورت اور زندگی کی بقاء کے لیے ہروقت اللہ کا محتاج با ایھا الدس سم الفقراء الی سلم اللہ اللہ کے حضور میں ابنی عاجزی اور اپنی عاجزی ماجتم عاجزی کا ظہار کرتا انسان کی مجوب صفت ہے اللہ پرایمان رکھے والے کو جنت میں سے جائے گی ۔ اس حدیث کی شرح باب فض المسلمین (حدیث ۲۵۲) میں گزر کی ہے ۔ (دلیس الفاحیس ۳۰)

ازار، تهبند، شلوار شخفے سے بنچے لٹکانے پروعید

٢١٢. وَعَنُ اَبِى هُرَيُرةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الايَنُظُرُ اللّهُ يؤمَ الْقِيَامَةِ الِي مَنُ جَرَّاِزَارَه' بَطَرًا." مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(٢١٦) مضرت ابو بريره رضي التدعنه بيرويت بي كرسول الله مكافية في مايد كدوز تيامت الله تعالى سفخف كي طرف

نظرنہیں فرما کمیں گے جس نے تکبر کی وجہ سے اپنی جا در نخنے سے نیچ سینچی ۔ (متفق علیہ)

بَحْرَ تَكَامِدِيثُ (۱۱۷): صحيح السحاري، كتبات اللباس، بات من حرازاره من حيلاء صحيح مسلم، كتاب اللباس بات تحريم حر الثوب حيلاء .

كلمات مديث: حر: كينچار حر حرأ (بب فر) كينچار

۔ شر**ح حدیث:** صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر صنی اللہ عنبا سے مروی ہے کہ رسول اللہ مُلاِیُڑا نے فر مایا کہ اللہ تعالیٰ اسٹی طرف نے فرنہیں کریں گ جواپنے کپڑے کو تکبرے تھینچ کر چلتا ہو۔

ا مام نووی رحمداللہ فرماتے ہیں کدازار ہویہ قبیص یا عکی مداس کا مختول سے پنچانکا نا اگر بطورِ تکبر ہوتو حرام ہے اور اگر تکبر کے بغیر ہوتو تکروہ ہے حضرت مولا نا اشرف علی تھا نوی رحمداللہ نے فرمایا تکبر ہویا نہ ہودونوں صورتوں ہیں ہیں کو شخفے نے پنچ بڑکا ناحرام ہے اور تحمیل اورازار کا نصف ساق تک رکھنا مستحب ہے۔جبیبا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی امتد عند سے مرفوعاً مروی ہے کہ 'موممن کی ازارا '' کے نصف ساق تک ہواور نصف ساق سے تعیین (مخنوں) تک کے درمیان ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔' مخنوں سے پنچ لاکا نا اگر بطور تکبر ہوتو حرام ہواور بغیر تکبر ہوتو مکروہ تنزیمی ہے۔ (منح البری : ۳ ۸ ۰ ۷ ے دلیں مصاحب ۳ ، ۲۰)

تین آ دمیوں سے اللہ تعالیٰ بات نہیں فرمائیں گے

١١٧ وَعَنُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَى اللّهُ عليُه وسلّه . " قَلاقَةٌ لَا يُكَلَّمُهُمُ اللّهُ يَوْمَ الْقِيامَة ولا يُزَكِّيهِمُ وَلا يُرْطُرُ اللّهُ عَذَابٌ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ ع

(٦١٤) حضرت ابو ہریرہ رضی امقد عنہ ہے رویت ہے کدرسول مقد مُلَقِظُ نے فرمایا کہ تین آدمی ہیں جن سے امقد تھ کی روز قیامت کلام نہیں فرمائیں گے ندان کو پاک فرمائیں گے اور ندان کی جانب نظرِ رحمت فرم میں گے اور ان کے لیے در دناک عذاب ہے۔ بوڑھازانی ،جھوٹا بادشاہ اور مشکم فقیر۔ (مسلم) عائل فقیر کو کہتے ہیں۔

تركي علي علط بحريم اسال الارار والس بالعصية كتاب الايمان، باب بيان علط بحريم اسال الارار والس بالعصية

کلمات عدیث: لا بسریہ کہم انہیں پاک نہیں کرے گا۔ رکبی نرکبہ: پاک کرنا ہنٹو ونما کرنا ہینی ان کو گنہوں سے پاک نہ کرے گا ور ندان کے اعمال کو قبول کرے گا۔

شرح حدیث: تین "وی بیل جن ہے روز تیامت المدتع الی کلام نہیں فرمائے گا یعنی کلام رضانہیں ہوگا بلکہ ناراضگی اور غصہ ہے کلام ہوگا اور کسی نے کہا کہ عدم کلام سے مراد اعرض کرنا اور ناراضگی کا اظہار کرنا ہے اور نہ المدتع الی انہیں گنا ہوں ہے پاک وساف

فر مائے گا اور نہان کی جانب نظر رحمت فر مائے گا ادران کے لیے عذاب الیم ہے۔ وہ تین " دی یہ میں ۔ بوڑ ھازانی ،جھوٹی بادشہ اور فقیر متكبر _ یعنی اگر جرم کے اسب ب اور دواعی موجود نه ہونے کے باوجود انسان جرم کرے اور گذہ کا مرتکب ہوتو اس کے گذہ کی تنگینی میں اضافیہ موجاتا ہاور گناہ کی تین سزا کی تخی اورشدت کی دائی ہے۔ (شرح صحیح مسلم للوہ ی ۲۰،۲۰۱ دلس المالحس ۳۰،۳۰)

تكبراللدتعالي كساته مقابله ب

٧١٨. وَعَنُهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَالَ اللَّهُ عَزَّ وجَلَ . الْعِزُّ ازاري، وَالْكِبُرِيَآءُ رِدَآئِي . فَمَن يُنَازِعُنِي فِي وَاحِدٍ مِنْهُمَا فَقَدْ عَذَبْتُه . " رواهُ مُسلِمٌ .

(۲۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی ابتدعنہ ہے روایت ہے کہ رسوں ،بند عُلِقَتْم نے فرمایا کہ ابتد تعالی فرماتے ہیں کہ عزت میری از، راور کبریامیری رداء ہے۔جو، ہے جھے سے جھینے کی کشش کرے گامیں، سے مذاب میں بترا کرد مع گا۔ (مسلم)

تخ ت مديث (١١٨). صحيح مسلم، باب تحريم الكر

کمات حدیث: عزت ، قوت اورنسبه سرعسی: جوجه سے چھنے گا، جوجھ سے من زعت کرے گا۔ سرح مسرعہ (بب مفاعله) جھرنا۔ مارعه النوب : سي كوكير بے سے بكر كر صنيحا۔

شرح حدیث: التدتعالی کی صفات کریمہ میں ہے ایک اس کی کبریائی اور اس کی عظمت اور اس کا ہر شئے ہے بڑا ہونا ہے وہی مالب اور قدرت والا ہے اور وہی ، مک اور قاہر ہے اور ہرشے اس کی مخلوق سے جس پر سے بوری قدرت اور تممل اختیار حاسل ہے۔ ئسی بھی مخلوق کے لیے یہ امرز پیانہیں ہوسکتا کہ وہ خالق کی ہمسیری کر سے جم محکوم کے سیچے میدموز و پنہیں ہوسکتا کہ د دھ کم ئی برابر ی سرے اور کسی مملوک کے لیے میدمناسب نہیں ہے کہ وہ مالک ہے ہمسری کرے۔اس سے فر مایا کہ بڑائی اور عظمت میرا اباس ہے۔جو بروائی کرتا ہے تکبر کرتا ہے وہ کو یامیر الباس مبریانی مجھ سے کھنچتا ہے۔ (روصة استقب ٢١٦٤)

إتراكر جلتے ہوئے زمین میں دھنسنا

٢١٩. وَعَسُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ قَالَ .''بَيْسَا رَجُلٌ يَسُتِى فِي حُلَّة تُعَجبُه' نفُسُه' مُرَجَلٌ رَاسُه ۚ يَخْتَالُ فِي مِشْيِتِه إِذُ حَسَفَ اللَّهُ بِه فَهُو يَتَجَلَّجَلُ فِي ٱلارُضِ إلى يَوُم الْقِيامَة " مُتَفَقٌ عَلَيْه. مُرَجَلٌ رَأْسَه : أَيْ مُمتِّعُه - يَتَجلُجَلُ بِالْجِيْمَيْنِ : أَيْ يَغُوُصُ وَيُمِرِلُ

(٦١٩) حضرت ابو ہریرہ رضی امتدعنہ ہے روایت ہے کہ رسول امتد مُظَیِّکا نے فر ، یا کہ ایک وی عمدہ لباس میں ملبوس جار ہاتھا اورا سے اپنا آپ احیما لگ رہاتھا سر میں تنکھی کی ہو کی تھی اتر ا کرچل رہاتھا اللہ تعالٰی نے اس کو اس وقت زمین میں دھنسہ دیا وہ رونہ قیامت تک ای طرح زمین میں دھنتار ہےگا۔ (متفق علیہ) مرحل رئسه ابالول مي كنگھى كى بولى _ يتحدجل: اتر تاج كار

كلم ت صديث: حدد كيرون كاجوزار جمع حسل صدن . اكرتا بوات حسل حسالاً (باب افتدل) تكبركرن ، اكركر چين ر حسف : وصنساديا - حسف حسوفاً (باب ضرب) في الارض : زمين مين وهندا -

شرح صدیت: پچپلی امتول میں ہے کسی کا واقعہ ہے کہ کوئی شخص عمدہ بس پہن کرادر اپنے آپ کو بنا سنوار کر تکبر کے ساتھ اگر تا جو جار ہاتھا کہ اللہ نے اسے زمین میں دھنسادیا اوروہ قیامت تک اس طرح دھنت رہے گا۔ صدیث کامقصودیہ ہے کہ تکبر کرنالوگول کو حقیر سمجھنا اور اللہ کی دی جو گئیتول کو اپنا کمال بمجھ کران پراتر انا ، بہت بڑا گنہ ہے ، ورجس قدر بڑا گنہ ہے آتی ہی بڑی اس کی سزا ہے۔ سمجھنا اور اللہ کی دی جو کہ اس کی سرا ہے۔ (فتح انسان یہ ۲۰۸۳) میں اس کی سرا ہے۔ دو جس قدر بڑا گنہ ہے۔ دو صفہ المتقیس نے ۲۰۸۳)

خود پیندی میں مبتلا شخص کا انجام

" ٢٢٠. " وَعَنُ سَلَمَةَ بُنِ الْآكُوعِ رَضِى اللّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ " لاَنْزَالُ الرّحُلُ يَذَهَلُ التّرُمِذِيُ . وَقَالَ: "لاَنْزَالُ الرّحُلُ يَذَهَلُ التّرُمِذِيُ . وَقَالَ: خَدِيثٌ حَسَرٌ.

" يذُهِتُ بِنَفُسِهِ "! أَيُ يَرُتَفَعُ ويَتَكَبَّرُ

(۱۲۰) حضرت سمه بن کوع رضی الله عند سے روایت ہے کہ رسول الله مُظْفِظ نے فر مایا که آدمی تکبر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ دہ سرکشوں میں لکھ جاتا ہے۔ پس س کوو ہی سزامطی جوان کو معے گا۔ (اس صدیث کوتر فدی نے روایت کیا اور کہا کہ صدیث جسن ہے) مدھ سف مدھ نامزائی اور تکبر کرتا ہے۔

تَخ يَح مديث(١٢٠): الحامع ليترمدي، ابوات البر والصلة والأداب.

کلمات حدیث: بذهب سفسه: تکبرکا فهر رکتا ب، بوائی کرتا ہے۔

شرح حدیث: آدمی این آپ و بلند جمهتار بهتا ہے اور اس حسن طن میں بہتلا رہتا ہے کہ وہ بہت برد ااور عظیم آدمی ہے یہ س تک کہ وہ تکبر کے مختلف درجے طے کرتا ہوا منتکبر سرکش اور طالم لوگوں کے درجے کو پہنچ جاتا ہے اور اس کا نام ان کی فہرست میں لکھ دیاج تا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ انسان کو چ ہے کہ وہ اپنا اندر خصالی حمیدہ اور اخل قی حسنہ پروان چڑھانے کی کوشش کر سے اور برے اخلاق سے بچاور کوشش اور سعی کرکے اچھی عادات اختیار کرے۔ (روصة استفین ۲۳٬۲۰ دلیل الصالحیں ۲۳٬۳۰)

النتاك (۷۳)

خُسُنِ النُحُلُقِ حسن اخلاق

> ٢١٣ قال اللّهُ تغالى ﴿ وَرِبُّكَ لَعَلَىٰ حُنَّتِ عَظِيمٍ ﴿ ﴿ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللّ

امقد تعال نے فرمایا کہ

"بشك آپ عى خلاق برين،" (لقلم ٢)

تغییری نکات:

ارش دفر مایا کدیس مکارم اخلی کی تمیم کے سیم بعوث ہوا ہوں اور حضرت و کشر ضی ایند عنه بنے فرمایا کہ آپ سائیلا کا اخلاق ق تن تھ،

ارش دفر مایا کدیس مکارم اخلی کی تمیم کے سیم بعوث ہوا ہوں اور حضرت و کشر ضی ایند عنه بنے فرمایا کہ آپ سائیلا کا اخلاق ق ت ن تھ،

یعنی اسان نہوت پرقر آن جاری تھا اور آپ ملائیلا کے اقوال وا عمان و حادث تر تن کی تغییر سے قر آن نے جس جس نین بھونی اور آپ می تغییم دی وہ ساری کی ساری آپ ملائیلا کی فطرت میں موجود تھیں اور آپ ملائیلا نی سب کا ممنی بیئر تھے اور قر آن کر یہ ن ان بر یہ ساکہ کو فرکرا ہے آپ ملائیلا کی میں میں ہوئیلا کی خورت میں کو فرک تھے۔ آپ ملائیلا کے میں خورت کا رئیس ور تھے۔ آپ ملائیلا کے میں خورت کا رئیس ور آپ کی خورت کی میں خورت کا رئیس ور تھے۔ آپ ملائیلا کے میں خورت کی میں کہ میں کا خورت کی میں خورت کی خورت کی میں خورت کی میں خورت کی میں خورت کی میں خورت کی میں خورت کی میں خورت کی میں خورت کی میں خورت کی میں خورت کی میں خورت کی میں کی میں خورت کی میں خورت کی میں خورت کی میں خورت کی میں خورت کی خورت کی میں خورت کی میں کی خورت کی میں خورت کی میں خورت کی میں کی میں خورت کی خورت کی میں خورت کی میں خورت کی میں خورت کی میں خورت کی میں خورت کی خورت کی میں کی میں خورت کی میں خورت کی میں خورت کی میں کی کر خورت کی میں کی کر خورت کی میں خورت کی میں کر خورت کی خورت کی کر خورت کی میں کر خورت کی کر خورت کی کر خورت کی کر خورت کی کر خورت کی کر خورت کی کر خورت کی کر خورت کی کر خورت کی ک

٣ ١ ٣. وَقَالُ تَعَالَى ٠

﴿ وَٱلْكَ يَظِمِينَ ٱلْغَيْظُ وَٱلْعَافِينَ عَنِ ٱلنَّاسِ ﴾ الآية.

ورائدتى لى فرمايا كه

"اورده فصے کو لی جانے و بے وروگوں کومعاف کردینے والے ہیں۔" (" باعمران ۱۳۴)

تغییری نکائے: دوسری آیت کریمہ میں اخد ق کے چند پہیووں کو واضح فر ، تے ہوئے ارش دفر ہیا کہ اہل تقوی وہ ہیں جور حت و تکلیف ہر حال میں اللہ تعالی کے رہتے میں خرجی کرتے ہیں ورغصہ کو لی جاتے ہیں اور و گوں کومعاف کرویتے ہیں۔ ٹی ا واقع خصہ کو لی جان بہت بڑا کمال ہے وراس پر مزید مید کہ گو گوں کی زیاد تیوں یا خصوں کو بالطل معاف فر مادیتے ہیں اور نہ صرف معاف کردیتے ہیں بلکہ حسن سنوک و اینکی ہے بیٹی سے بیٹی ہائے کے حسن سنوک و اینکی ہے بیٹی سے بیٹ سے بیٹ اس میں اور مصر میں ہو

رسول التد مُلِينَا سب سے اجتھے اخلاق کے مالک تھے

١٢١ وَعَنُ انْسِ رَصَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الحس البَّاس خُلُفًا "

مُتَفَقُّ عَليْه

﴿ ٦٢١ ﴾ حضرت انس رضی الله عندے روایت ہے کہ رسول الله مظافیظ ہوگوں میں مب ہے بہترین اخلاق والے تھے۔ (متفق علیہ)

تَخ تَح مديث (٦٢١): عال كال رسول الله طُلِّمُ حسل لدس حنقاً

كلمات مديث: حدق . طبيعت ، فعست ، عادت ، جمع ، حلاق

شرح حدیث: ونیامیں نیک وراچھائی کامرچشمہ ہمیشاس دنیامیں اللہ کے بھیجے ہوئے انبیاءاور رسول رہے ہیں اور رسول الله عُلَیْمُ ہراللہ عَلَیْمُ حسن خلاق کے انبیاءاور سول رہے ہیں اور رسول الله عُلِیْمُ الله عَلیْم نے کر شدہ انبیا ، کی تمام تعلیم ت کوجمع فرمادیا تھا اس لیے پ عُلِیْمُ حسن خلاق کے اعلی ترین نمونہ تھے دہ نے اپنی آپ کا اسوہ حسنہ آپ کی سیرت طیب اور آپ کی حیات تمام انسانیت کے لیے ایک ایک میں میں میں موندا خلاق ہے۔

﴿ لَّقَدُّكَانَ لَنَكُمْ فِي رَشُولِ ٱللَّهِ أَسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾

(فتح الباري: ٣ ، ٢٤ ـ تحفة لأحودي ٢٠٧.٢)

رسول الله ظلظ كعده اخلاق كابيان

١٢٢ وَعَدُهُ قَالَ: مامسستُ دِيُاجًا وَلاحَرِيُوا الْيَن منُ كَفَ رَسُولِ الله صلى الله عَدُه وَسَلَم، وَلا مَدُ مَدُ وَالْحَدِيُوا الله عَلَيْهِ وَسَلَم، وَلقدُ خَدَمْتُ رَسُول الله وَلا مَدُ مَدُ وَالْحَدُ خَدَمْتُ رَسُول الله صلى الله عليه وَسلّم، وَلقدُ خَدَمْتُ رَسُول الله صلى الله عليه وَسلّم، وَلقدُ خَدَمْتُ رَسُول الله صلى الله عليه وَسلّم عَشْرَ سِنِين فما قالَ لِي قَطَّ، أَتِ، وَلاقالَ لِشيءٍ فعلته ' : لِم فعلته ' ؟ ولالشيء لم افعله . الافعلة . الافعلت كذا؟ " مُتَّفقٌ عَلَيْهِ

(٦٢٢) حفرت انس رضی متد عند سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کوئی دیو تی برشم اٹن نرم نہیں پایا جنتی نرم آپ مُلَّمَّ اللّٰ کہ تقیین تھی اور کوئی خوشبواس قدر لطیف بھی نہیں سونگھی جنتی لطیف خوشبوآ پ کے جسم کی تھی، میں دس سال آپ کی خدمت میں رہا آپ مُلَّمَّوْنِ نے جھے بھی اُف نہیں کہ ورجو کام میں نے کیا آپ نے اس کے بارے میں بھی پنہیں فر مایا کہ کیوں کیا اور جو کام میں نے نہیں کیا اور اس کے بارے میں آپ نے بھی نہیں فر مایا کہ کیول نہیں کیا ؟ (منفق عدیہ)

تَحْرَجُ مِدِيثُ (٢٢٢): صحيح ليحارى ، كتاب المناقب ، باب صفة ليي الله صحيح مسلم ، كتاب المصائل ، باب كان رسول الله الله العمل الماس حقا.

كلمات صديث: ديساج: ريشم كي الكفتم ب-حريس: ريشم- أليس: زياده زم، افعل الفضيل - لان نسباً (بابضرب) زم

بونار رائحة : خوشبو،جمع روائح .

شرح مدین : رسول المد مخاطفا حسن و جهاب طنی کے ساتھ ظاہری حسن و جهال کا بھی پیکر تھے حضرت بنس رضی اللہ عنہ کا بیان سے
کہ آپ کے کف دست حریر اور ریشم سے زیادہ نرم اور مل نم تھے اور جسد اقدس میں ایک طیف خوشبوتھی کہ ایسی خوشبو میں نے بھی نہیں
سوکھی۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے شف میں فر مایا ہے کہ آپ جس سے مصافحہ فر ، تے سار اون اس کے ماتھ میں خوشبور بہتی ۔ حضر سے عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ مخافظ کی ہتھیا کسی عطار کی ہتھیا کی طرح تھی آپ اگر کسی بچے کے سر پر ، تھ رکھ دیے تو وہ مونہو
کی بنا پر دوسر سے بچو ۔ سے ممتاز ہوج تا۔

حضرت انس رضی مقد عند فر و تی بین که بین آپ مظافظ کی خدمت مین وس سال رہا۔ حضرت انسٹ فر مات بین که جب رسول الله مظافظ بجرت کر کے مدیند منور و تشریف لاے تو میری عمر دی سال تھی مجھے میری و ب نے خدمت رسول مظافظ میں وے دیا تھا ، رسول الله مظافظ بحرت کر کے مدیند منور و تشریف لاے تو میری عمر دی سال تھی مجھے میری و ب نے خدمت رسول مظافظ میں وے دیا تھا ، رسول الله مظافظ کی رصت تک آپ کے ساتھ رہا ، اس دہل سال کے طویل عرصے میں بھی آپ نے مول تک نہیں کہا کی کام کو یہیں کہا کہ کو رنہیں کہا کہ کیون نہیں کہا کہ کیون نہیں کیا۔

حفزت انس رضی الله عنه دس سال تک سفر وحفر میں گھر میں اور باہر ہروقت آپ کے ساتھ رہے۔

(فتح الباري. ٢ ٢٧٧ ـ روضة السنفيل ٢ ١٦٨)

حالت إحرام ميں شكار واپس كرنا

٢٢٣. وَعَنِ الصَّعُبِ بُي جَثَّامَةَ رَصِي اللَّهُ عَنُهُ. قال الهُديْتُ إلى رَسُوْلِ اللَّهِ صلى اللَّهُ عليُه وسلَم جَمَارًا وَحُشِيًا فَوَدَّهُ عَلَيَّ، فَلَمَّا رَاى مَافِي وَجُهِي قَال : "انَّالَمُ نُرُدَهُ عَلَيْكَ إِلّا أنّا حُرُمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْه .

(۲۲۳) حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ ہے روایت ہے کہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسوں ملہ طُکھُلا کی خدمت میں ایک حمار و دختی بطور بدیہ بھیجا۔ آپ نے اسے واپس فرماد یا سیکن جب میرے چبر ہیں سیکا اثر دیکھا تو فرمایا کہ بم نے تمہار امدیداس سے واپس کیا کہ بم احرام یا ندھے ہوئے ہیں۔

تخری در اور حسر اور المدی للمحرم حسر اور حسر اور المدی للمحرم حسر اور حسر مامم مد ل محمد منافع مد ل علم مد ل محمد مسلم المحمد المحمد المحمد مسلم المحمد المحم

كلمات صديث: حدراً وحنيا: جنگل كدها، جع حمر ، حمير

ابوبرصد في رضي الله عند مين انقال فرهايات (سرح الروصي ٢٠٦٠)

شرح حدیث: انگه ثلاثه یعنی اه م ما مک اه مشافعی اوراها م احمد بن خنبل رحمهم امتد تعان ک راب ب آیه مراسه محرهم مف میع

ہے رہا قو تحرم کواس کا کھانا ہا ہزنمیں ہے۔ امام ابو صنیفہ رحمہ ملذ فرمات ہیں کے اَ مرمحرم نے شکار کرنے والے فیرمحرم کو نہ اشارہ کیا ہوا ور نہ و سنت ن ہواور ناصرا دنی کما ہوقو محرم میں شکار کو کھا سکتا ہے جو فیم محرم نے کیا ہو۔

آر مُرم کوزندہ جانوردیا جائے تو محرم کو بین جائز نہیں ہے۔ ای وجہ سے امام بخاری رحمہ ملہ نے اس کوعنوان باب بنایا ہے۔ رسوں ملہ منظ نے جب حضرت صعب بن جنامی کے چرے پر مدال دیکھا تو سپ مناظیم نے ان کی دمد رک کے لیے وضاحت فرمائی کے ہم جات حرام میں بین اس سے ہم نے تمہارے من مدینہ وقبول نہیں کیا۔ (فقع ساری ۲۰۲۱ منزے اروانی ۲۰۲۰)

گناہ کا کام وہ جس پرلوگوں کے مطلع ہونا نا پسند ہے

٦٢٨ وعن النواس بن سمعان رضى الله عنه قال: سألتُ رسُول الله صلى الله عليه وسلَم عن البُرّ والاثُم فقال "الربُر خسلُ الحُلُق، والاثُمُ ماحاك في نفسك وكرهت ال يَطَلع عليه الناسُ "رواه مسلم

(۹۲۲) حضرت فو س بن سمعان رضی مقد عند ہے رویت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسوں اللہ ملکی آئی ور کناد کے ہارے میں سوال کیا، آپ ملکی آغر مایا کہ برحسن خلاق ہے ورگناہ وہ ہے جس کی تمہارے دل میں کھنگ محسوس ہو ورتمہیں ہند ہے، وکہ ورب کو کس کل عداع ور

تخ تی مدیث (۱۲۳) مسجد مسد ، کتاب سر ، الصنة ، داب نفستر سر ، لاشه

کلمات حدیث: 💎 نمر 🕏 نیکی بھون کی بمد مورخیر مدر المدتعالی کے سے مشی میں سے ہے۔

شرح صدیث: امند تعالی نے انسان کو فطات سیمہ پر پیدا یا ہے، اگر انسان کی بید فطرت بدستور سیم ہاتی رہے ور ٹناہوں ک تا داگیوں میں ملوث ہو کرزئک خوردہ ندہو جائے تو انسان جان ست ہے کہ بر ٹی ور آناہ کیا ہے اس کا قلب بھی بھی گناہ اور بر ٹی پراطمینان مسل نہیں کر ہے بعداس نے سامل کید سکھ پیدا ہو جائے گا اور خام ہے کہ کوئی بھی انسان پرنیس چاستا کہ اگ ہے مسموسی اس دی برائی کا ذکر کریں اس ہے وہ وگوں ہے اس برائی کو چھپانا چاہتا ہے۔ اس کے برعکس گر قلب زنگ خوردہ ہو جائے ورفطر ہے میں متعب ہو جائے تو انسان کے سینے میں آ ویزاں بیڈیرو ٹرکی میزان ہے اڑ جو جاتا ہے۔

غرض رسوں المدمظائی نے زمایا کہ بر(نیکن)حسن خدق ہے وراثم (سُناہ) ہم وہ 6 میں ہوت ہے جس ہے دل میں سُک بیواور آ دمی پیچاہے کہ سن کواس کی اطلاع شدہو۔

رسول اللّد من لين فخش كونه تق

٣٢٥ وعنْ عنداليَّه بْن عَمْرُونُ الْعَاصِ رَصَى اللَّهُ غَيُّهُما قَالَ لَهُ يَكُنُ رَسُولُ اللَّهَ صَلَى اللّه

عَلَيْهِ وسلَّمَ فَاحِشًا وَلَامُتَفَجِّشًا . وَكَان يَقُولُ : "إنَّ من حيارِكُمُ أَحْسَنُكُمُ الْخَلاقًا" مُتَّفقٌ عليُه

ر ۱۲۵) حفرت عبدائلہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عندے رویت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسوں مد ملاکھ اُنہ قو کنش و تھے۔ اور نہ کنش گونی ختیا رفر ہات تھے ور سپ ملاکھ کا فر ہات کہ میں ہے سب ہے اچھے وگ وہ ہیں جن کے اخد تی تھے ہوں۔

(مثنق مبيه)

تْرْتَكُورِيْنْ (١٢٥): صحبح سحارى، كتاب لساف، باب صفة سي الله صحبح مسه، كتاب

الفصائل ، بات كبره حياته الليانية م

كلمات حديث العادية في برخل وحد التيج تول فعل منفحد برزبان ا

شرح صدیت: بوت اور رسالت سے پہنے ہی سار م ب آپ کا گلا کو پکار پھار کرصا دق و مین کہ رہ تھا۔ حضرت خدیجہ رسی اللہ عنه کو آپ کا میں کہ اللہ عنہ کو آپ کا اللہ کا بیٹا کی اللہ کا بیٹا کی اللہ کا بیٹ کا اللہ کا بیٹا کی بیٹر گا اور اخد تی اللہ کی بیٹر کی اور اخد تی بیٹر کی اور اخد تی بیٹر کی اور ایس نے ساتھ کے ایس کے اور اور ایس نے کا واقعہ شایا تو انہوں نے ایک لیے کا ور نہیں کیا اور فور ایس نے کے ایس کے بیٹر سے کے بیٹر کے ایس کے بیٹر کی بیٹر کی بیٹر کی بیٹر کو بیٹر کی بیٹر کے بیٹر کی بیٹر کے بیٹر کے بیٹر کی بیٹر کے بیٹر کی بیٹر کے بیٹر کی بیٹر کی بیٹر کی بیٹر کے بیٹر کے بیٹر کی بیٹر کے بیٹر کے بیٹر کے بیٹر کے بیٹر کے بیٹر کے بیٹر کے بیٹر کے بیٹر کی بیٹر کے بیٹر کے بیٹر کے بیٹر کے بیٹر کے بیٹر کے بیٹر کے بیٹر کے بیٹر کے بیٹر کے بیٹر کے بیٹر کے بیٹر کے بیٹر کے بیٹر کے بیٹر کے بیٹر کی بیٹر کے بیٹر کے بیٹر کے بیٹر کے بیٹر کی بیٹر کے بیٹ

یپ مخافظ نے حیات طیبہ کے مختلف مراحل میں مجھی بھی کوئی برایا نا گوار لفظ زبان سے اوائییں کیا، حقیقت سے ہے کہ جس زبان پر ہر وقت امتد کا کلام جاری تھا اسے اید ہی ہون چا ہے تھا۔ آپ نے اپنے سی ب کوتھی یہی تعلیم دن کہتم میں ب سے بہتر وہ ہے جس کا اخد ق سب سے اچھ ہے۔ ایک اور رویت میں ہے کہ آپ منافظ نے فر رہ یا کہتم میں ایمان کے امتبار سے کامل ترین وہ سے جواخلاق کے امتبار سے اچھ ہواور اپنی عور تو رکے تی میں بہتر ہو۔

(فلح الناري ۲ ۳۷۲ _ تحفه الاحودي ۲ ۹۸ _ إرساد بساري ۱ ۵ د _ روضه المتفس ۲ ۱۷۰)

حسنِ اخلاق ميزانِ عمل پر بهت بھاري ہوگا

٣٢٢. وغَنُ ابِيُ الدَّرُدَآءِ رَصَى اللَّهُ عَنُهُ أَنَّ النَّى رَسُولَ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْه وَسَلَم قال "ما من تسىءِ اتفسلُ فِي مَيْوَانِ الْمَوْمِن يؤم الْقِيامه من حُسْن الْحُنُق، وإن اللَّه ينعض الفاحس البدى "رواهُ التُومَذِيُّ وَقَالَ: حَدِينُتُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

" ٱلْمَذِيُّ " هُوالَّدِي يَتَكَلَّمُ بِالْفُحْسَ وردِيءَ الْكَلامِ

۱۳۶۱) معظرت بو مدردا ورضی مدعنه سارویت به بدرسول مداسیقهٔ به این باید در این مست ۱۰ ن به بیرال باید کولی ممل حسن خلق سه وزنی منیدل سوگا و رامند تکال فخش کولی اور بدز بانی ارت است ماه بایندفر مت میل ۱۰ نزدند و ب که میدیدی حسن می بیمند به وریذی وه به جوفخش گونی و رید ریانی کرید. الله من المال الم

کلمات صدیت: بعص ناپندگرتا ہے۔ معص بعص بعص الباب نعال)مردیہ ہے کہ مذہب سے ناپندید بی واضیار فرمالیں گے مامنوت میں کونی فرشتہ اس کے بارے میں کلمہ فیرنہیں ہے ہا۔

شرح صدیمے * مایا کے موت کو کیٹ مینڈ ھے کی صورت میں کا جان کا ہا ۔ ور ۴۰ قیامت صرف انسی اٹل کا وزن ہوگا جو بیون کے اجیسا ک * عال مار منداے سے ہوں کافر کے عمال کا کوئی وزن ندہوکا ہے جیسا کہ رش وفر مایا

يه فَلاَ نَتِيمُ هُمُهُ يُوْمَ لَفِي مُوَوْرًا عُنَّكُ ﴾ (سَبْف ١٠٥)

وروہاں کے پیمے اس ان نوک پورٹوں سے مختلف ہوں گے جو ہاتیں اس ان میں ملکی تصور کی جاتی موں یا انوا روگوں کی نظر میں ب قیمت ہوتی میں حساب کے روز بن کی قیمت بہت زیادہ ہوگی جیسا کے فرمایا

" كلمتان حفيفنان على اللسان ثقيمتان في الميران سنحان الله و بحسده سنحان الله العطيم " " " و كلمتان جوزيان پر بلك ورميزان بين بحارى بين وويا بين سجان بدو بكره سجان بدا بكره بحاراً الله العطيم " "

سدنی در ہے تین وہ پیندفرہ تے ہیں جو ہرزہان اور فحق گو دو۔ مدامہ نووی رامہ مند نے فر مایا ہے کہ بذی ہے معنی میں بدگو، ب حیا اور ب ہود ہ ہوتیں کرنے وا یا۔اور ملائلی قاری فرمات میں کہ بذی کے معنی بداخد ق کے بیل کہ پہلے اخد ق حسنہ کا ذکرتھ تو یہاں س کے ہمقابل بدنسقی کا فاکر فرمادیا۔ و محمد الاحود ہے۔ ۲۰۰۶ء روصہ المعدن ۲۰۰۲ دبیل مصاحب ۲۰۱۳)

دو چیزی جہنم میں داخل کرنے والی ہیں

عن الله على الله على الله عن الله عن المتواكات وعن الله على الله على الله على الله عن اكتر ما يُلخ عليه وسلم عن اكتر ما يُلخ عليه وسلم عن التار فقال الله وخسن الحريث عسل عن اكتر ما يُلخ عل الناس التار فقال الله وخسن صحيعً على التومدي وقال حديث حسل صحيعً على الله والمواكنة على التومدي وقال حديث حسل صحيعً على الله والمواكنة على التومدي وقال المدينة عسل صحيعً على المائه والمواكنة على التومدي وقال المدينة على المائه والمواكنة المواكنة المائه والمواكنة والمواكنة والمواكنة والمواكنة والمواكنة والمواكنة والمواكنة والمائه والما

۱۹۷۳) حضرت بو سریره رشی مدعند سے روایت ہے کہ رسوں اللہ طافیق سے دریافت کیا گیا کون ساممل ہے جس سے زیادہ وگ جنت ہیں جا میں گا جس نے اللہ کا تقوی ورسن ختی اور آپ سے باجھی گیا کہ کون ساممل ایسا ہے جس سے ریادہ و کے جنت ہیں جا میں گا آپ سے طافیق نے فرہ یہ مندہ ورشہ کاہ ۔ (ترفد کی ورتر ندی نے اس حدیث کو من سیجی کہ ہے) مختر سی حدید میں میں میں ہو ہے ۔ یہ و صدیدہ داد سام سام ہو جا وی حسل حدید کی متب مدید میں دوس کی اور شاک کی متب مدید داد ہو اور ندی کی متب میں اور خوال کی اور تا اور کی دوس کی دوس کی میں میں دوس کی میں میں دوس کی میں میں دوس کی متب میں دوس کی متب میں دوس کی متب میں دوس کی میں میں دوس کے سوم میں دوس کے کے متب میں دوس کی تین حقوق انداہ رخوق، عباد تقوی گئی مدک

خشیت اوراس کاخوف ایک بات ہے کہ جس سے القد کے تمام حقوق کی ادائیگی وابستہ ہے بلکہ تقویٰ نام بی ہے القد تعالیٰ کے تمام احکام پر عمل کرنے اور جملہ منہیات سے بہتنے کا اور حسن اخلاق منبع ہے حقوق العب دکی ادائیگی کا اس سے تقویٰ اور حسن خلق ایسا عمل ہے جو بہت کثیر تعداد میں انسانوں کو جنبت میں لے جائے گا۔

جبکہ انسان کے مندسے بہت ہے بڑے بڑے گناہ سرزدہوتے ہیں جیسے اکل حرام، غیبت اور بہتان وغیرہ، ای طرح شرم گاہ بدکاری کاذر بعہ ہے ایم لیے جوفعل سب سے زیادہ لوگول کو چہنم ہیں لے جانے والا ہے وہ منداور شرم گاہ ہے۔ امام طبی رحمہ القدفر ماتے ہیں کہ مند زبان پر شتمنل ہے اور زبان کا تحقدوین کے اہم امور میں ہے ایک ہے اور اکل حلال تقوی کی اساس اور بنیاد ہے اور اس طرح شرمگاہ کی حفاظت بھی دین کا ایک اہم جزنے ۔ قرآن کریم میں ہے:

﴿ وَٱلَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَفِظُونَ ٥

جو شخص باوجود قدرت اورار تفاع موانع اور دجو یشہوت کے مض اللہ کے ڈرے حرام کاری ہے بازر ہااورا پی عصمت کی حفاظت کی وہ درجہ صدیقین تک بہنچ جاتا ہے اور جنت اس کا مھاکا ناہمو تی ہے۔

﴿ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِهِ مِونَهَى ٱلنَّفْسَ عَنِ ٱلْمُوكِ فَإِنَّ ٱلْجَنَّةَ هِي ٱلْمَأُوكِ ﴾ " جو وَأَمَّا مَنْ خَافَ مُقَامَ رَبِهِ مِونَهِ مَ ٱلنَّفْسَ عَنِ ٱلْمُوكِ فَا اللهِ عَنْ اللهُ عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلْمُ عَلَا عَا عَلَا عَا عَلَا عَا عَلَا عَا عَلَا عَا

(تحمة الاحودي: ١٣٢/٦ _ الترغيب والترهيب: ٣٨٥ _ دليل العالحين: ٣٨٥)

عورتوں سے اچھے اخلاق سے پیش آنا

٢٢٨. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ: "أَكُمَلُ الْمُومِنِيْنَ إِيُمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا،
 وَحَيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَآئِهِمْ" رَوَاهُ التّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْتُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

(۲۲۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ کا گھڑا نے فرمایا کہ سب سے زیادہ کا مل ایمان والے وہ لوگ ہیں جومسمانوں میں سب سے زیادہ اخلاق والے ہیں اورتم میں سب سے بہتر وہ ہیں جوائی ہویوں کے حق میں سب سے اچھے ہیں۔ (تر ندی) اور تر ندی نے کہا کہ بیر حدیث مستح ہے۔

تخ ي مديث (٢٢٨): الجامع لمترمذي ، ابواب الايمال ، باب ما حاء في استكمال الايمان.

كلمات حديث: حديث حياركم: تم يس سب سها يكف حير: يكى ، بعلائى نيك اوراجها آوى جمع احبار.

تررح حدیث: ایمان اوراخلاتی حند؛ ہم لازم وطروم بیں "ومی جتنے اجھے اخلاق والا ہوگا اتنابی کامل ایمان والہ ہوگا اورجس قدر ایمان میں کمال اور ترقی حاصل ہوگی اسی قدر اخلاق رفیع اور بلند ہوں گے ۔عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ بھی بذات خود کمال اخلاق اور کمال ایمان کی علامت ہے کیونکہ عورت بہنست مرد کے ایک کمزور وجود ہے نیز وہ اپنی حاجات کی تیمیل میں مردکی تابع اور الا کی وست گر ہے۔اس لیےاس کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آٹااس امر کی دلیل ہے کہ بیا خلاق مصلحت اور ضرورت کے تحت نہیں ہے بلکہ اللہ کی رضا کے لیے ہے جو بذات خود کمالی ایمان کی دلیل ہے۔ (روضة المتقیں: ۲۷۲/۲ یا نزهة المتقیں: ۱۰/۱۰)

١٢٩. وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِى اللّهُ عَنْهَا قَالَتُ : سَمِعْتُ النَّبِيّ صَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ يَقُولُ : "إِنَّ الْمُومِنَ لَيُدُوكُ بِحُسُنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّآئِمِ الْقَآئِمِ" رَوَاهُ اَبُودَاؤَدَ .

(٦٢٩) حفرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ مُؤَلِّقُوُمُ کوفر ماتے ہوئے سنا کہ مؤمن اینے حسن اخلاق سے وہ درجہ پالیتا ہے جوایک روزہ دارشب بریدار شخص یا تا ہے۔ (ابوداود)

م عديث (١٢٩): سسن ابي داود ، كتاب الاداب ، باب حسن الخلق .

كلمات صديث: ليدرك: إليتاب أدرك ادركا (باب افعال) إلينابل جانا.

شرح حدیث: اصل بات القد کے راہتے میں چینے کی سعی اور مجاہدہ ہے۔ تیام کیل ایک مجاہدہ ہے اور صوم نہا را یک مج ہدہ۔ اور مختلف ومتنوع لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق کے ساتھ دیانت وامانت کے ساتھ اور صدق وصفا کے ساتھ ۔ مدکر نابھی مجاہدہ ہے اور اس مج ہدے ہے گزر کرمؤمن قائم اور صائم کا درجہ حاصل کر لیتا ہے اگر چداس کی نفلی تمازی کم موں اور نفلی روز ون کی تعداد کم مو۔

(دليل الفالحيس: ٦٩/٣ _ روصة المتقيل: ٢ ١٧٣)

اخلاق كى بدولت جنت مين اعلى مقام حاصل موگا

٢٣٠. وَعَنُ آبِى أَمَامَةَ الْبَاهِلِيّ رَضِى اللّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ: "آنَا زَعِيْمٌ بِيَيْتٍ فِى رَبَيْنِ الْمُعَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَآءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًا، وَبِيَيْتٍ فِى وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمُرَآءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًا، وَبِيَيْتٍ فِى وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ اللّهَ فَانَ مَا زِحًا، وَبِيَيْتٍ فِى اَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ"، حَدِيثٌ صَحِيبٌ رَوَاهُ آبُو وَاوْ اَبُو وَاوْ اَبُو وَاوْ اَبُو وَاوْ اَبُو وَاوْ اَبُو وَاوْ اَبُو وَاوْ اللّهَ عَيْمٍ " الزَّعِيمُ " : الضّامِنُ .

(٦٣٠) حضرت ابوامامہ بابلی رضی اللہ عنہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ کُلُگُوُم نے فرمایا میں اس مُحفی کے لیے جس نے تق پر

اور اس نے جھٹر اچھوڑ دیا جنت کے اطراف میں ایک گھر کا ضامن ہوں اور اس مُحفی کے لیے بھی جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں جس ہوں جس نے جھوٹ کو چھوڑ دیا خواہ مزاح کے طور پر بی ہواور اس مُحفی کے لیے بھی جنت کے بلند ترین مقام پر گھر کا ضامن ہوں جس کے اخلاق اجھے ہوں۔ (ابوداود) حدیث میں جسے ہے۔

الرعيم كے معنی ضامن کے ہیں۔

تخ تج مديث (٢٣٠): سس ابي داود ، كتاب الأدل ، باب حسن الحلق .

کلمات ِحدیث: ربض: گردونواح،شهری فصیل، جمع ارساض. السراه: افرانی، جنگزار ساز حداً: مذاق کرتے ہوئے ، بطور

ند ق به مزح مرحا (باب فتح) ندال كرنابه

شر<u>ح مدیث:</u> حق پر ہوتے بھی اپناخت بھی چھوڑ دے اس کے تق میں رش د ہواکہ میں جنت کے اطراف میں س کے لئے گھر کی صانت دیتا ہوں۔ ایک حدیث میں ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور جس کی زبن سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور فرمایا جو شخص ہمیشہ سی ہوت ہوتے ہی کہ بھی بنمی نداق میں ایب موقع نہیں آتا کہ وہ جھوٹ ہولے تو جنت کے درمیان میں اس کے لیے گھر کا ضامن ہوں۔ اور جو شخص اعلٰ اضاف کا مالک ہے میں اس کے لیے جنت کے اعلٰ حصد میں گھر کا ضامن ہوں۔

احادیث مبارکہ میں اخلاقی حسنہ سے وہ اخد ق مراد ہیں جن کی تعلیم رسول اللہ مُلَا قُولُم نے دی ہے، یعنی سے بولنا، غیبت نہ کرن، کسی بہتان نہ لگانا، ایثار، تواضع ،مہمان نوازی ، دل میں کسی کی برائی نہ رکھنا، ایپ مسلم ان بھائی کے لیے وی پیند کرنا جواپے سے بیند کرتا ہے،

کسی کی جاسوی نہ کرن، کسی کو صعنہ نہ دین ،مسلمان کی خیرخواہی کرنا، سلام کرنا، سلام میں پہل کرنا، دوسر ہے مسلمان کی خدمت کرنا، خیانت نہ کرنا، سی کی حیب جوئی نہ کرنا، تیبیول کی سر پرتی کرنا ، غریوں اور محت جوں کی تفالت کرنا ، مال باپ کی اور بڑے عمر کے وگوں کی تحریم کرنا، تن مسلمانوں کی عزت کرنا ، مان ورکی تفصیل کے لیے تم مسلمانوں کی عزت کرنا ، کین دین اور معاملات میں ایم نداری برتنا، تکبر نہ کرنا ، حاوت ،صدر حمی، وغیر ہاوران مورکی تفصیل کے لیے ادام مزالی رحمہ بلدگی احدی اور میں بہترین کتاب ہے۔ (دبیر ، لفاحدی سے ہے ۔)

اخلاق واليكونبي كريم الثيثا كاقرب حاصل موكا

١٣١. وَعَنُ جَابِرٍ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ ان رَسُول اللَّهِ صلى اللَّهُ عَلَيْه وَسَلَّم قَالَ: "انَ مِنُ اَحَبَّكُمُ إِلَى وَاَقْرَبِنَكُمْ مِنَى مَجَلِسًا يَوُم الْقِيَامَةِ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا، وإنَّ اَبْغضكُمْ إلِيَّ وَاَنْعَد كُمْ مِنْ يَوُمَ الْقِيَامَةِ الشَّرِ اللَّهِ قَدُ عَلِمُ الشَّرُ وَالْعُمَّشَدِّقُونَ قَالُوا يَارَسُولَ اللَّهِ قَدُ عَلِمُ الشَّرُ تَارُون وَالْمُتَشَدِّقُونَ قَمَا الشَّرُ وَاللَّهُ عَلَى وَاللَّهُ عَلَيْهِ فَوْنَ قَالُوا يَارَسُولَ اللَّهِ قَدُ عَلِمُ الشَّرُ تَارُون وَالْمُتَشَدِّقُونَ فَمَا الشَّرِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللْهُ عَلَى الْعَلَى الْمُعْلَى الْعَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعُلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعُلِيْ الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَ

" وَالثَّرُثَارُ" ۚ هُوَ كَثِيْرُ الْكَلَامِ تَكَلَّفًا .

"وَالْمُتَشَدِّقْ"؛ الْمُتَطَاوِلُ عَلَى النَّاسِ بِكَلامِهِ وَيَتَكَلَّمُ بِمِلْءِ فِيْهِ تَفَاصُحًا وَتَعْظِيُمًا بِكَلامِهِ

"وَالْمُتَ فَيُهِقُ" أَصُلُه مِنَ الْفَهُقِ وَهُوَ أَلِامُتِلاءً وهُو الَّذِي يَمُلاء فَمَه بِالْكَلامِ وَيَتَوَسَّعُ فِيْه وَيُغُرِبُ بِه تَكَبُّرًا وَارْتِفَاعًا وَاظُهَارًا لِلْفَضِيُلَةِ عَلَى غَيْرِهِ . وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنُ عَبُدِاللّهِ بُنِ الْمُبَارَكِ رَحِمَهُ اللَّهُ في تفُسِيْرِ حُسْنِ الْخُلُقِ قَالَ: هُوْطَلا قَةُ الْوَجْهِ، وَبَذُلُ الْمَعُرُوفِ" وَكَفُّ الْاذى .

(۱۳۲) حفزت جابر ضی امتد عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقد مطالقاتی نے قرمایا کہ قیامت کے روزتم میں سے سب سے زیادہ محبوب مجھے دہ شخص ہوگا جوتم میں سب سے البچھے خواتی و اہوگا ورتم میں سے سب سے زیادہ مجھے ناپسندیدہ وہ اوگ ہوں گر حربہت زیادہ بہ تیں کرنے والے بنوٹ کرنے والے اور تکبر سے مند کھول کر بہ تیں کرنے والے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا کہ باتونی اور بناوٹ والے لوگ تو ہم مجھے گئے ہتفیہ تقون کون ہیں؟ آپ مُلَّا تُقِعُ انے فر مایا کہوہ متکبر ہیں۔ (اس حدیث کوتر ندی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ میصدیث حسن ہے)

نوندار تکلف کے ساتھ اور بن کر باتیں کرنے والا۔ السنند ف اپنے کلام کی بڑائی جتلانے کے لیے مذہر کر بات کرنے والا۔

عظیمین: اس کی اصل فہن ہے جس کے معنی بجرنے کے ہیں یعنی جو مذہ بجر کر بات کرتا ہے اور اس کو لمبا کرتا ہے اور دوسروں پر اپنی

بڑائی فلا ہر کرنے کے لیے اور اپنی فضیلت فلا ہر کرنے کے لیے تکبر سے باتیں کرتا ہے۔ امام ترفذی رحمہ امتد نے حسن ضلق کے معنی حضرت

عبد اللہ بن مبارک سے بیقل کیے ہیں کہ حسن ضلق کے معنی ہیں لوگوں سے خندہ روئی سے پیش آنا ان کے ساتھ بھلائی کے ساتھ پیش آنا
اور کسی کو ایذ اءنہ پہنچانا۔

تخريج مديث (٢٣١): الجامع لنترمذي ، كتاب البر و الصنة و الآداب ، باب ما حد، في معالى الاحلاق.

کلمات حدیث: انثر ثارون: بهت بو لنے والے۔ ٹر ٹر ہ الکلام: بسیار کوئی جس کے انٹرا مدید دہ ہوں اور معنی کم ہوں۔ شرح حدیث: حدیث مبارک میں حسن اخلاق کی اہمیت اور اس کی فضیلت کا بیان ہے کہ آخرت میں اخلاق حسنہ کے صامل اہل

سري حديث: مديث مبارك بن سن احلال في الجميت اوران في سيات في النان من الميان سبح لدا سرت من احلال حدة على النان رسول الله من المقلل كي باء برمنه بهلا كرفظور كو آرائش و يمان رسول الله من المان رسول الله من الموان كي برائي بيان فر مائي كي جو تكبر كي بناء برمنه بهلا كرفظور كو آرائش و يمان رسول الله من الموان كي برائي كي اور المن مرعوب به وجائين اوران كي برائي كي اور النشون أو المن به بوجائين البند والمن من بارنه باسكين عن اور آب من المنظم المن وقت المبين باله بي المن المناف ال

البتاك (٧٤)

ٱلْحِلُمُ وَالْآنَاةُ وَالرِّفَقُ حَلَم، بردباري اورنرمي

٥ / ٣ . قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ :

﴿ وَٱلْكَ يَجِبُ ٱلْمَتْ يَظُ وَٱلْعَافِينَ عَنِ ٱلنَّاسِ وَٱللَّهُ يُجِبُ ٱلْمُحْسِنِينَ عَنَ ﴾ الشقالي في النَّاسِ وَاللَّهُ يُجِبُ ٱلْمُحْسِنِينَ عَنَ ﴾ السَّقالي في السَّقالي في السَّقالي في السَّقالي في السَّقالي السَّقالي السَّقالي السَّقالي السَّقالي السَّقالي السَّفِي السَّالِي السَّالِي السَّلَا اللَّهُ الل

" غصے کو لی جانے واسے اورلوگول کومعاف کردیتے والے اور اللہ نیکو کارول کو پسند کرتا ہے۔" (آل عمران: ۱۳۲)

تغییری نکات: پہلی آیت میں ایک عظیم اخلاقی خوبی کا بیان ہوا ہے اوروہ ہے ملم یعنی بروباری کہ اہل ایمان اور اہل تقوی کے محاس اخلاق میں سے ایک نمایاں خوبی بیہ ہے کہ وہ عفوہ درگزر سے کام لیتے ہیں اور خل اور برواشت کی ان میں ایسی شان ہوتی ہے کہ وہ عصد کا اظہار نہیں کرتے بلکہ عصد بی جاتے ہیں اوران کا بیٹس کی طران بیند بیدہ ہے۔ (معارف الفرآن _ تفسیر مطہری)

٢ ١ ٢. وَقَالَ تَعَالَى :

﴿ خُدِ ٱلْعَفْوَوَأَمُرُ بِٱلْعُرْفِ وَأَعْرِضَ عَنِ ٱلْجَهِلِينَ ﴾ المواهدين المحاليات المواهدية المواهدية

" عفود درگر رکوا ختیا رکرونیکی کا تعلم کردواور جالول سے اعراض کرو۔" (اعراف: ۹۹۹)

تغییری نکات: دوسری آیت میں فرمایا که عفوو درگز رافت یار کرونیکی کا حکم دو، یعنی برجگداور برموقعه پرمعاف کردینا بهتر ہے اور نیکی کا تعظیم دوں نیک کا تعظیم کرتے رہواور تعلیم کرتے رہواور جو جانی بیچانی نیکیاں ہیں ان کی فہمائش اور تعلیم کرتے رہواور جو ہوں سے اعراض کرو۔ (معارف القرآن)

عفوودر گزر کرنے سے دشمن کودوست بنایا جاسکتا ہے

٢١٨. وَقَالَ تَعَالَى:

﴿ وَلَا تَسْتَوى ٱلْحَسَنَةُ وَلَا ٱلسَّيِّتَةُ آدْفَعْ بِٱلَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا ٱلَّذِي بَيْنَكَ وَبَبْنَهُ، عَذَوَةٌ كَأَنَّهُ: وَلِيُّ حَمِيمٌ مُنَ عَنِي وَمَا يُلَقَّىٰ هَا إِلَّا ٱلَّذِينَ صَبَرُواْ وَمَا يُلَقَّىٰ هَا ٓ إِلَّا ذُوحَظٍ عَظِيمٍ عَنَى ﴾

الرفي لما:

'' بھلانی اور برائی برابزئیں ہوسکتی اس طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو کہ جس میں اورتم میں دشنی تھی وہ تمہارا سرگرم دوست بن جائے گا یہ بات انہی لوگول کو حاصل ہوگی جو بر داشت کرنے والے میں اور انہی کونصیب، ہوتی ہے جو بڑے تصیب والے ہیں۔ (السبدة ۲۲)

تفسیری نکات:

تفسیری نکات:

خصلت اور بیر یماند اخلاق القد کے ہاں سے بزی قسمت والے خوش نصیب اقبال مندوں کو ہاتا ہے۔ ایک ہے مؤمن کا مسک یہ بون خصلت اور بیر یماند اخلاق القد کے ہاں سے بزی قسمت والے خوش نصیب اقبال مندوں کو ہاتا ہے۔ ایک ہے مؤمن کا مسک یہ بون عالیے کہ برائی کا جواب برائی سے ندوے بلکہ جہاں تک ممکن ہو برائی کے مقابلے میں چھائی سے پیش آ کا گروئی شخت بات ہے یا برا معالمہ کرے تو اس کے بامقابل وہ طرز عمل اختیار کرنا جا ہے جواس سے بہتر ہو، یعنی غصہ کے جو ب میں برد باری گائی کے جواب میں تہذیب وشائنگی اور تخت کے جواب نمی اور مہر بانی سے چیش آ کے۔ اس طرز عمل کے نتیج میں تم دیکھ لوگ کے تخت سے تخت و تمن بھی ڈھیلا پڑج کے گاور ایک وقت آ کے گا کہ دوایک گرج کوش دوست کی طرح تم سے برتا و کرنے گا۔

٢١٨. وَقَالَ تَعَالَى:

﴿ وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ دَالِكَ لَمِنْ عَزْمِ ٱلْأَمُورِ ﴾

ورفر مایا که:

"جوصبركر سےاورقصورمعاف كردے توبيہمت كے كاموں ميں سے بـ" (الشورك ٣٣)

تغییر **ی نکات:** جچھی آیت میں فرمایا کہ صبر کرنا ورایذا کیں برداشت کرے ظام کومعاف کردینا بڑی ہمت اور حوصیے کا کام ہے۔ حدیث میں ہے کہ جس بندے پرظلم ہواور و دمحض اللہ کے واسطے درگز رکرے تو ضرور ہے کہ بنداس کی عزت بڑھائے گا اور مدد کرے گا۔

بردبارى التدتعالي كويسندي

٢٣٢. وَعَنِ ابُنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُما قال:قالَ رسُولُ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْه وسلّم لِاشْجَ عَبُدالُقَيْسِ" إِنَّ فِيُكَ خَصَلَتْيُنِ يُحِبُّهُما اللَّهُ "الْحِلْمُ والْآنَاةُ . رَوَاهُ مُسُلِمٌ .

(۱۳۲) حضرت عبداللدین می س رضی الله عندے روایت ہے کے رسوں الله مؤین اُن عبدالقیس ہے فرمایا کے تمہارے اندروو عاد تیں ایسی میں جن کوائند تعالی پیندفرہ ہے ہیں ایک صلم وردوسرے سوی تیمچے کرکام کرنا۔ (مسلم)

تركي هديم (١٣٢): صحيح مسلم ، او الل كلاب الايسال .

کمات صدید: حدم: عقل مبر، برد باری ، جمع احلام، صفت علیم، اللدت لی کے نامول میں سے ایک اساء فی تخبر اؤ جمل، عدم عجلت: یعنی کسی کام کوکر نے سے پہلے مصر کے پرنظر کر تا اور نتائج وعواقب برغور کرنا۔

شرح صدیہ: قبیلہ عبدالقیس کے چودہ افرادر سول اللہ طاقیا کی خدمت بیں حاضر ہوئے اور ان کی آمد کا سبب یہ ہو، کہ منقذ بن حیان زمانہ جا بلیت میں مدینہ منورہ تنج رت کے لیے آیا کرتے تھے۔ رسول کریم خاتیا کی مدینہ منورہ تنشر نیف آوری کے بعد بھی لحاف ور تھے وریں سے کرمدینہ منورہ آئے۔ منقذ بن حیان بیٹے ہوئے تھے کہ نبی کریم طاقعا وہ سے گزرے ، حضرت منقذ آپ کود کی کرکھرے

ہو گئے۔ آپ مُظَافِّنا نے فرہ یہ تم منقذ بن حیان ہوتم ہری قوم کا کیا حال ہے؟ پھر آپ نے ان کی قوم کے اشراف کے نام لے لے کر پوچھا ، منقذ کو جیرت ہوئی کہ آپ مُلا فُٹا کو سب کے نام کیے معلوم ہیں؟ بہر حال انہوں نے اسلام قبوں کرلیا اور سور ہ آفراء یا دکی اور جمر روانہ ہو گئے۔ رسول اللہ مُلَا فُٹا نے ان کے ہاتھ فنبیاء عبدالقیس کے پچھلوگوں کے نام خط بھی بھیجاوہ خط لے گئے اور پچھروز اس خط کو اپنے یہ س چھیوئے رکھا۔

ان کی بیوی جومنذر بن عائذ کی بیٹی تھی ، جن کے چہرے پرنٹ ن تھ اور اس نٹن کی وجہ سے رسول اللہ مظافرہ نے انہیں افج کہ تھ۔
غوض منقذ بن حیان کی بیوی نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے و یکھا تواجے باپ منذر بن عائذ ہے ذکر کیا اور کہا کہ جب سے منقذ بیڑ ب سے
آیا ہے بجیب بہ تیں و یکھنے میں آربی ہیں اپنے اعضاء دھوتا ہے قبلہ رُو ہوجاتا ہے کمر جھکاتا ہے اور بیٹانی زمین پرنیکتا ہے۔ دونوں نے
منقذ سے ساقات کی اور باپ بیٹی دونوں مسلمان ہوگئے ۔ پھر منذر بن عائذ الشج نے رسوں اللہ مُلاقیم کی تحریر کوا پی قوم عصر اور محارب پر پیش
کیا اور انہیں بیتح بر پڑھ کرسنائی جسے س کروہ سب مسلمان ہوگئے اور سب وفد کی صورت میں مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے جس کی خبر
رسول اللہ مُلاقیم نے مجرز انہ طور پر اپنے صحابہ کرام کود کی اور فرمایا کہ اہل مشرق کے بہترین لوگ وفد عبد القیس آر ہا ہے جس میں ایٹے عصر ی

جب بیدوند مدینه منورہ پہنچا تو تمام شرکاء وفد فرطِ اشتیاق ہے آپ کی زیارت کے لیے دوڑے اور شرف ملا قات حاصل کیا۔ مگر انجی جو نو جوان بھی اور سردار توم بھی تھے انہوں نے پہلے اونٹول کو ہاندھ عنسل کی اور عمد ولباس زیب تن کیا اور پھر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے رسول اللہ مکافیا آئے نئیس اینے برابر بٹھا یا۔

اس کے بعدرسول القد مُلَّظُمُّ ان لوگول سے نخاطب ہوئے اور فر ہیا کہتم اپنے نفوں پراور اپنی قوم پر بیعت کروگ سب نے کہا کہ بی ہوں اس کے بعدرسول القد مُلُظُمُّ ان لوگول سے نخاطب ہوئے اور فر ہیا کہ تم اپ واٹ کے دین سے بٹانا ہے اس لیے اولا ہم آپ ہے بیت کرتے ہیں اور اپنی قوم کے پاس والی بیجیجے ہیں پھر جو ہمار ہے ساتھ جلے تو درست ورنہ ہم اس کے ساتھ جنگ کریں گے۔ اس پر رسول القد مُلْظُمُّ ان فرمایہ تم نے جھے کہا تمہارے اندر دونصستیں ہیں جو القد کو مجوب ہیں ایک جم اور دوسرے سوچ سمجھ کرکام کرنا۔

قاضی عیاض رحمہ القد فرماتے ہیں کہ اضج کے طرزِ عمل اور ان کی گفتگو ہے ان کے حکم و تد ہر اور ان کی فہم و فراست خاہر ہے کہ انہوں نے سوچ سمجھ کر بات کہی اورعوا قب ونتائج پرنظر ڈ ال کرآئندہ کے لاکھ عمل تر تیب دیا۔ رسول القد ظافی کا کو علم تھا کہ ان کی کوشش سے ان کی توم کے لوگ اسلام قبول کرلیں گے اور ان کے اندر موجود خوبی اسلام کی اشاعت کا سبب اور ذریعہ بنیں گی، اس لیے آپ مالظ کا ان کی توم کے لوگ اسلام قبول کرلیں گے اور ان کے اندر موجود خوبی اسلام کی اشاعت کا سبب اور ذریعہ بنیں گی، اس لیے آپ مالظ کا ان خوبیوں کی تعریف فر مالی۔ ان کے دریافت کی بیر سول اللہ! بیدوخوبیاں میر سے اندر جبلی ہیں یا اکتسانی ؟ آپ نے فر مایا کہ انتہ نے تمہیں ان خوبیوں کے ساتھ کے ایسی خصائوں کے ساتھ بیدا فر مایا جو انٹھ اور اس کے رسول کو مجوب ہیں۔

(شرح صحيح مسلم لللووي: ١٩٢١ _ روضه لمتقيل: ١٧٢،٢ _ دليل الفالحيل: ٧٤،٣)

الله تعالى زى كرنے كو يستد فرماتے بي

٣٣٣. وَعَنُ عَآئِشَةَ رَضَى اللَّهُ عَنُهَا قَالَتُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "إِنَّ اللَّهُ رَفَيْقُ يُحِبُّ الرِّفُقَ فِي الْامُرِكُلِّهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(۱۳۳) حضرت عد نشرضی القد عنها ہے روایت ہے کہ رسول القد مُلَقِظُ نے فرمایا کہ اللہ تعالی زمی کرنے والے بیں اور زمی کو بیند کرتے ہیں۔ (متفق عدیہ)

تُخْرُ تَكُ صِيثُ (۱۳۳): صحيح البخارى ، كتاب الادب ، باب قصل الرفق . صحيح مسم ، كتاب البر ، ياب فضل الرقق .

کلمات صدیمت: رفق: نری - رفیق نری برت وا ۱۱ نری کرنے والاجمع رفقاء رفق رفقا (باب کرم) مهربانی کابرتا و کرنا - شرح حدیث: استد قالی کی رحمت برشے کو وسیع ہاوراس کی رحمت اس کے خضب پرغا ب ہاللہ تعالی اپنے بندوں کے ساتھ نری ہ برتا و کرتے ہیں اوران کے ساتھ رحمت کا معاملہ کرتے ہیں ۔ اس بے ضروری ہے کہ تم مانسان بھی آپس میں نری کا معاملہ کرتے ہیں۔ اس بھروری ہے کہ تم مانسان بھی آپس میں نری کا معاملہ کرتے و مفرت ابووروا ، رضی امتد عند سے روایت ہے کہ آپ تا تا تا کا کھا کے فرمایا کہ جسے نری سے کھھ حسل گیا ہے فیرسے حصال گیا۔

اس صدیث مبارکدکا سبب ورودیہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی امتدعنہا سے مروی ہے کہ یبودیوں کی ایک جماعت نے آپ مُلاَقُلُما کے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔اورانہوں نے کہا کہ السائم علیم (تم پرموت آئے) حضرت عائشہ رضی امتدعنہ نے جواب دیانہیں بلکہ تم پرموت اور لعنت بیس کررسول القد مُلِّلُوُلُمانے فروی کہ اے عائشہ!القد تعالی برمع مد میس نرم خو کی کو پسند فروت تا ہے۔ حضرت عائشہ رضی امتد عنہانے کہا کہ کہ آپ نے بیس من کہ انہوں نے کیا کہ تھا؟ آپ نے فرمای میس نے بھی تو کہد دیتھ وعلیم (اورتم پر بھی)

(فتح الباري: ۱۸۵٬۲ _ إرشاد الساري ٤١٦٦ _ . وصة المتفس ٢ ١٧٧)

اللّٰدتعالى نرمى اختياد كرئے والول كووه چيز عطافر مائے بيں چوتى والول كوعطان بيں فر مائے ميں جوتى والول كوعطان بيں فر مائے ﴿ ٢٣٣ . وَعَنُهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "إِنَّ اللَّه رِفِيُقٌ يُجِبُّ الرِّفَق، ويُعطِى علَى الرِّفَقِ مَاكَيُهُ وَسَلَّمَ قَالَ : "إِنَّ اللَّه رِفِيُقٌ يُجِبُّ الرِّفَق، ويُعطِى علَى الرِّفَقِ مَاكَيْهُ وَمَاكَيْهُ عَلَى مَاسِوَاهُ، رَوَاهُ مُسُلِمٌ .

(۱۳۴) حضرت عائشہرضی مقدعنہا ہے روایت ہے کہ رسوں اللہ عُلِالْمُٹائے فرہ یا کہ اللہ تعالیٰ نری کرنے والے ہیں اور نری کو پہند فرہاتے ہیں اور نری کو نہیں پندفرہاتے ہیں اور نری کرنے پر وہ فعمیں عطافرہ تے ہیں جو تختی کرنے پر عطانہیں فرہ تے ہیںداس کے ملاوہ کسی اور چیز پر بھی نہیں فرہاتے ۔ (مسلم)

مَحْ يَحْ عَدِيثُ (٢٣٣): صحيح مسم ، كتاب البر ، باب فصل لرفق

کلمات وحدیث: یعطی: عطا کرتا ہے۔ اعطی اعطاء (باب افعال) دینا،عطا کرنا،عطید، ہریہ، جمع معدی۔ معطی دینے والا، ب الله هو المعطی ، الله بی دینے والا ہے۔ علف بخق، ورشکی ،شدت۔ أعلف سخت دل بخت مزاج ، امر درا۔

شرح حدیث: اللہ تعالی اپنے بندول کے ساتھ زمی اور مہر بانی کاسلوک کرنے والے بیں اس سے بندوں کے سلیے بھی ضروری ہے کہ دورت سے کہ دورت سے میں نرمی کا مہر بانی کا اور حسن سلوک کا معامد کریں اور بیاس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا بخشش سب سے زیادہ بلکہ ہر چیز سے زیادہ نرمی اختیار کرنے ہوتی ہوتی اضافہ ہوگا اور ایس میں دنیاوی فائدہ بھی ہے کہ زمی اختیار کرنے سے باہمی تعلق مجت اور مبودت میں اضافہ ہوگا اور الکی جھڑے کے اور معاشرے میں امن وسکون اور عافیت میں اضافہ ہوگا۔ (شرے صحیح مسسم دسووی : ١٦٠ ١٦)

بری سے کام میں حسن پیدا ہوتا ہے

٢٣٥ وعَنُهَا أَنَّ النَّبِيِّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَّمْ قَالَ: "انَّ الرِّفُقَ لَايكُونُ هَى شَيء الَّازَانَه، وَلَا يُنُزعُ مِنْ شَيءٍ إِلَّا شَانَه "رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

(**۱۳۵**) حضرت عائشرضی القد عنها ہے روایت ہے کہ رسول القد کُلُگُا نے فر مایا کہ جس بات میں فرمی ہو وہ اس کو مزین بن دیتی ہے اور جس بات سے زمی جاتی رہے وہ عیب دار ہو جاتی ہے۔ (مسم)

يخ تي مديث (٢٣٥): صحيح مسلم ، كتاب اسر ، باب فصل الرفق .

کلمات صدیت: راسه السيمزين بناه يا است زينت وسدى ران رسا (باب شرب) زينت و ينامزين كرنا ،خوبصورت بنار ساله دار ديا باب شرب اليب شرب اليب دار كرنا ،عيب دار بونا ـ الناسان شيداً (باب ضرب) ليب دار كرنا ،عيب دار بونا ـ

شرح حدیث: زم خونی انسان کا اید وصف ہے جس سے انسان لوگوں کے درمیان محبوب ومقبوں ہو جاتا ہے اور کیونکہ طبیعت کر نرمی دراصل سرچشمہ ہے تمام اخلاق حسنہ کا کہ اچھے اخلاق و عدوات تمام کے تمام وصف رحمت سے پیدا ہوئے اور تمیم صفات رذیبہ طبیعت کی تخت تندی اور غلظت سے پیدا ہوتی ہے جتنا انسان رحیم وکر یم ہوگا استے بی اس کے اخراق اچھے اور عمدہ ہوں گے اور می ترق اور حسن عطافر مادیتے ہیں سخت مزاج اور کھر دراہوگا ہی قدراخلاق رذیبہ اس کے اندر موجود ہوں گے کہ القد تعالی ہراس نے کوخوبصورتی اور حسن عطافر مادیتے ہیں جس میں نرمی ہواور جس بات سے نرمی جاتی رہے وہ عیب دار ہو جاتی ہے۔ اس لیے مؤمن کے طرزیمس کا ہم ہم پہلونری اور محبت کا ہونا چاہیے تخی اور ترش روئی کا نہ ہونا چاہیے۔ (شرح صحبح مسلم للووی: ۲۱/۱۲)

دیہاتی کامتجدمیں پیشاب کرنے کاواقعہ

٢٣٢. وَعَنُ أَبِي هُوَيُوَةَ رَضِي اللَّهُ عَنُهُ قَالَ: بَالَ اَعُوَابِيِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ النَّاسُ إِلَيْهِ لِيَقَعُوا فِيُهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَعُوهُ وَارِيْقُوا عَلَىٰ بَوُلِهِ سَجُلاً مِّنُ مَّآءٍ اَوُذَنُوبًا مِنْ مَآءٍ، فإنَّما بُعِثْتُمُ

مُيَسّريُنَ وَلَهُ تُبْعَثُوا مُعَسّريُنَ " رَوَاهُ الْبُحَارِيُ

"السَّبَ السَّبَ الْمُهُمَّلَةِ وَإِسْكَانِ الْجِيْمِ: وَهِى الدُّلُو الْمُمُّ عَلِينَةُ مَآءُ وَكَذَلِكَ الذُّنُوبُ. (١٣٦) حفرت الوہریرہ رضی التدعنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک فض نے مجد میں پیٹاب کردیالوگ اس کی جانب لیکے کہ اسے کچھ کی ہانہ اللّٰہ کا گھڑانے فر مایا کہ اسے چھوڈ دواوراس کے پیٹ ب پر پائی کا ایک ڈول بہادو، کرتم سس نی پیدا کرنے والے بنا کر بھیج مجے ہوئی کرنے والے نہیں بن کر بھیج مجے ہو۔ (بخاری)

السحل ، پائی سے مراجوا وول اور یکی معنی ونوب کے ہیں۔

تَحْرَ تَحْ مِدِيثِ (٢٣٢): صحيح المحاري ، كتاب الطهارة ، باب صب الماء على النول في المسجد .

كلمات حديث: أريقوا: بهادو-أراق إراقة: يانى بهانا-

شرح صدیت:

ایک اعرابی متحدیث:

ایک اعرابی متحدیث:

ایک کاناعمینی بن حقیمن یا دُوالخویصر و تقا۔ ایک روایت میں ہے کہ اولاً تو اس نے آکر کہا کہ اے، مقد مجھ پراورمحم کراور ہارے ساتھ

میں اور پررم نہ کر۔ اس پررسول اللہ مخافظ نے فرہ یا کہ تو نے تو بہت وسیع شے کو محد دوکر دیا۔ لوگ اس کی ج نب بڑھے کہ اس کوروکیس یا کہ کھی کہیں آپ مخافظ نے فرمایا کہ اس کے پیش ب پریانی کا ڈول بہا دو۔

ائمہ اللہ کے نزدیک زمین پر پانی بہانے سے زمین پاک ہوج تی ہے۔ ان کی دلیل یہی حدیث ہے۔ امام ابوضیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک زمین پانی بہانے سے پاک ہوج تی ہے، دھوپ سے خشک ہوکر بھی پاک ہوج تی ہے۔

آپ مُلَقِّمًا نے ارشاد فرمایا کے تہمیں آسانی پیدا کرنے والا بن کرمبعوث کیا گیا ہے اور تنگی پیدا کرنے والہ بن کرمبعوث نہیں کیا گیا ہے ۔ بیہ بات آپ مُلَاقِعً نے اس سیے فرو کی کہ صحابہ کرام کا بطور خاص اور تمام امت کاعلی وجہ العوم بیفریضہ ہے کہ وہ رسول امقد ملاقیۃ کی نیابت کرتے ہوئے ہردوراور زون نے میں دعوت دین کا کام سرانجام دیں اور کاردعوت میں نرمی اور تیسیر کا پہلو ختیار کریں۔

(فتح الناري ١ ٣٥٥ ـ يرشد الساري ١ ١ ٤٤٥ ـ عمدة القاري ٣ ١٨٩)

خوشخبرى سناؤ نفرت مت پھيلاؤ

٧٣٧. وَعَنُ اَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''يَسِّرُوُا وَلا تُعَسِّرُوُا، وَبَشِّرُوا وَلَاتُنَفِّرُوُا'' مُتَّفَقَ عَلَيْهِ .

(٦٣٤) حضرت انس رضی القد غنہ ہے روایت ہے کہ نبی کریم مُلکٹا نے فر مایا کہ آسانی کروختی نہ کرو،خوشخبری دواورغرت نہ دیاؤ۔ (شفق علیہ)

تخ تك مديث (٢٣٤): صحيح البخارى ، كتاب العلم ، ماب كان السي المافظ أنسيحو بهم بالموعطة . صحبح

مسلم ، كتاب الجهاد ، باب الامر بالتبسر و ترك التعسير .

کمات صدیث: یسروا: تم سمانیال پیدا کرو بسر نیسیراً (باب تفعیل) آسانی کرنا و لا نیعسرو ۱۰ ورنگی نه پیدا کرو م عسر نعسراً (باب تفعیل) تنگی کرنا ، دشواری پیدا کرنا به

شرح حدیث:

رجوت کا کام ساری مت کا فریف ہے اور بطور فاص ۱۰ اور دیا قاکدان کے پاس دین کاظم ہون کی وجہ سے

ان پرزیادہ ذمہ داری ہے کہ وہ دین کی تبیغ کریں، وربوگوں کو دین اسدم کی طرف بد کمیں اس کے ہیے رسول اللہ مخلقات کی ذریل
اصول بیان فر مایا کہلوگوں کو دین کی دعوت دینے میں ان کے ساتھ نری اور شفقت کا برتا و کرواوران کے سامنے وہ پہاور کھوجن میں اللہ ک

رحمت ومغفرت اور اس کے فضل و کرم کی بیان ہے بعنی ترغیب وا سامور کو بیان کرواورا ہے رویاور طرز یا نشگو میں ختی ند آن وہ وہ رند

ایسے ختی اور شدت والے امور کو بیان کروجن نے طبیعتوں میں تففر پیدا ہواور بجائے اس کے کہوگ دین کے قریب آئیں اور دور ہوجا میں۔ (منح اسری : ۲۰۸۸)

000000000000

نرى سے محروم بھلائى سے محروم

١٣٨. وعَنُ جَرِيُو بُنِ عَبُداللَّه رضى اللَّهُ عَنْهُ قال . سمعُتُ رسُول اللّه صلى اللّهُ عليُه وسلّم يقُولُ .
 "مَنُ يُحُرَمُ الرّفُقَ يُحُرمُ النّحَيْرَ كُلّه'، رَواهُ مُسُلِمٌ .

(۹۳۸) حضرت جریرین مبدامقدرشی الله عندسے روایت ہے کدوہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول الله مخافیظ کو پیفر مات بوے سنا کہ جوشخص نری سے محروم کردیا گیا و دم جلائی سے محروم کردیا کیا۔ (مسلم)

تخ تح مديث(٢٣٨): صحيح مسلم ، كتاب البر والفلله والأداب ، داب فصل الرفق .

كلمات حديث: يحرم: محروم كيا كي - معره حرماها (بب نفر) محروم بونا بحروم كرنا بحروم و أتحض جوثروم كيا كيا بو-

شرح حدیث: جمد محاسن حسنه ورصفات حمیده کاسر چشمه اور منبع انسان کی طبیعت کا هیف اور نرم بونا به اور جمد مساوی اور صفات ندمومه کا منبع طبیعت کی ورشتگی اور تختی اور نزشتگی اور نظاعت عن آیک طبیعی صفرت ہے جَبد نزی رفتی اور مهر بانی سکوتی وصف ہا کہ جو نری سے محروم ہو گیا اور برخو لی بھلائی اور اچھائی سے محروم ہو گیا جیسا کہ اس سے بہلے نزر ن والی حدیث میں بیان ہوا کہ اللہ تعالی نزی کرنے والے ہیں اور نزی کو بیند فرماتے ہیں اور نزی کو بیند فرماتے ہیں اور نزی پروہ پھمتیں عطافر ماتے ہیں جو تحتی اور تندی میں نہیں عطافر ماتے مسلم ملووی: ۱۸۸،۱۳ دلیں العالی سندی ۲۸۸)

آپ مُلاهِمٌ كي نفيحت، غصة مت كرو

٢٣٩. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ أَنْ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ!

أَوْصِنِي . قَالَ! لَاتَغُضَبُ" فَرَدَّدَمِرَارًا ۚ قَالَ . "لَاتَعُضَبُ " رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

(۱۳۹) حفرت ابو ہر رره رضی القد عنہ ہے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول القد مُنْ اَفْتُمْ ہے عرض کیا کہ مجھے وصیت فر ، ہے۔ آپ مُنْ اللّٰہُ اللّٰہ نے فر ما یا کہ غصہ نہ کرو ، اس نے اپنی بات کی مرتبد ہرا کی اور آپ مُنافِقُمْ نے ہر مرتبہ یکی فر ، یا کہ غصہ نہ کرو۔ (بخاری) ''تخ سے صدیف (۱۳۳۹): صحیح البحدی ، کتاب لادب ، باب البحد میں العصب

كلمات حديث: لا نعصت: غصرندكرو عصب غصد (باب مع) غصدكرنا-

شرح حدیث:

صول امتد مظفظ مخاطبین کے حالات و کیفیات کو مدنظر رکھ کر گفتگوفر وسے سے اور سوال کرنے وا سے سائل کے بہی حال کے بیش نظرا سے نصیحت فر واتے عصد کرنا یا غصہ آ جانا ایک بہت بڑی برائی ہے جس کے متعد دنقف نات اور بہت می قباحتیں ہیں۔

اس لیے آپ مظفظ نے مکر راور سرکر رغصہ سے منع فر وایا عصد یا غضب دراصل دوران خون کی شدت ہے جوانب ن کو انتقام برآ وردہ کرتا ہے اور شیطان کا انسان کے دل میں ڈالا ہوا ایب وسوسہ ہے جس سے آ دمی حدود اعتدال سے نکل جاتا ہے۔ اس حاست میں وس میں برائی بیدا ہوتی اور حسد پیدا ہوتا ہے اور زبان سے برائی بات کہت ہے بلکہ غصد اور غصنب کی حالت میں ساوق سے آ دمی ایک برز وس نی پر آرت ت نے کہوئی جیر نہیں کہ کوئی کلمہ تفریحی کہد دے۔ اس موقعہ برآ دمی کوچ ہے کہ اللہ کی ناراضگی کا تصور کر ہے وربید یاد کرے کہ متد کا خضب بہت شدید ہے۔ (دلیل الفال حیں ۲۰۱۰ موقعہ برآ دمی کوچ ہے کہ اللہ کی ناراضگی کا تصور کرے وربید یاد کرے کہ متد کا خضب بہت شدید ہے۔ (دلیل الفال حیں ۲۰۱۰ کا

یہ صدیث اوراس کی شرح اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔

ذبح قتل بھی اچھی حالت میں ہو

١٣٠. وَعَسُ أَبِى يَعْلَى شَدَّادِ بُنِ أَوْسٍ رَضِى اللَّهُ عَنْهَ عَنُ رَسُولِ اللَّه صلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلَّم قال
 إنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيُءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمُ فَاحُسِنُوا الْقَتُلة وإذا ذَبَحْتُمُ فَاحُسِنُوا الذَّبَحة وَلَيْرِحُ دَبِيحَتُه ، رَوَاهُ مُسُلِمٌ .
 وَلُيُحِدً اَحَدُكُمُ شَفُوتَه وَلُيْر حُ ذَبِيحَتَه ، رَوَاهُ مُسُلِمٌ .

(۱۹۰) مضرت ابویعیی شداد بن اوس رضی ، مقدعند سے روایت ہے کدرسوں اللہ طُانِّظُمُّا نے فر مایو کہ مدتعاں نے ہرہ مُ و چھے طریقہ سے کرنے کولازم قرار دیا ہے جتی کہ اگر کسی کوقل کروتو وہ بھی اچھی طرح کرواور ذبح کروتو انچھی طرح نے کولازم قرار دیا ہے جتی کہ اگر کسی کوقل کروتو وہ بھی انچھی طرح کرواور ذبح کروتو انچھی طرح نے کولازم قرار دیا ہے جن کو اور پنی تھی کہ کہ کا مسلم)

تخريج معديد مسلم، كتاب الصيد، باب الأمر باحسان المدح و لقبل و تحديد مسفره المداح و القبل و تحديد مسفره

کلمات حدیث: لیحد: اے جائے کہ تیز کر لے۔ شفر نه ۱س کی بری چھری۔

شرح مدیث: صدیث مبارکہ میں ارش دہوا کہ القد تعالیٰ نے انسان پراس بات کوفرض اور ، زم قرار دیا ہے کہ وہ ہر بات کواور ہر کام کوعمد گی اورخوبصورتی کے ساتھ کرے حتی کہ اگرتم کسی آ دی کوقل کرنے مگویعنی میدان جنگ میں کی دشن کویڈ سی وقصاص تق کرے موق اس میں بھی اچھاطریقہ اختیار کرولیعنی اس کو ، رنے میں کوئی خالمانہ طریقہ اختیار نہ کرو، اس کی انب نیت کی تکریم کو برقر ار مکھوا وراس طرح قل کروکہ اسے کم سے کم تکلیف ہوا ورمرنے کے بعد اس کا مثلہ نہ کرو۔

ای طرح جانورکوذی کرتے وقت چھری کی دھارتیز کرلوکندچھری سے نہذیج کرو کہاس طرح جانورکوزیدہ تکلیف ہوگی۔ (شرح مسلم للووی ۲۳۰/۹۰)

رسول الله تَالِيَّة نِه السِينفس كے ليكبھي انتقام نہيں ليا

ا ٦٣. وَعَنُ عَآئِشَةَ رَضِى اللّهُ عَنُهَا قَالَتُ : مَا حُيّرَ رَسُولُ اللّهِ صَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيُنَ امْرَيُنِ قَـطُّ إِلَّا اَخَـذَ اَيُسَـرَهُمَا مَالَمُ يَكُنُ إِثُمًا، فَإِنْ كَانَ إِثُمًا كَانَ ابْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ: وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّهِ صلى اللّهُ عَليْهِ وَسَلَّمَ لِنفُسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّهِ تعَالَىٰ. مُتَّقَقٌ علَيْهِ.

(۱۳۲) حضرت عائشرضی التدعنها ہے روایت ہے کہ رسول التد مُلِظِمُ کو جب بھی دوبا توں کے درمیان التد تعالیٰ کی طرف ہے اختیار ہوا آپ مُلُظِمُ نے ان میں زیادہ بسمان کو احتیار فرمایا ،سوائے اس کے کہ دو گناہ نہ ہو۔ کیونکہ اگر گناہ ہوتا تو آپ مُلُظِمُ تمام ان نوں سے زیادہ اس سے دور ہوتے ۔ رسول اللہ مُلُظِمُ نے بھی کی بات میں اپنی ذات کا بدلہ نہیں بیا مگر یہ کہ اللہ کی حرمتوں میں سے کی حرمت کو پامال کیا گیا ہو، تو آپ مُلُظِمُ انقد کے لیے بدلہ لیتے تھے۔ (متفق علیہ)

تخريج مديث (٢٢٢): صحيح البخارى ، كتاب المناقب ، باب صفة اللبي كُلُّيْلًم. صحيح مسلم ، كتاب لفضائل ، باب ماعدته كَلُيْلُمُ للآثام و احتياره من المباح اسهله و انتقامه لله عند أنتهاك حرماته .

کلمات حدیث: ایسی هسا: دونول میں سے زیادہ آسان،مثلا آپ ٹاٹٹٹی کودوسزاؤل میں اختیار ہوتا تو آپ ان میں ہلکی سزا کو لیتے دودا جبات ہوتے تو اس میں سے ملکے امر کواختیار فرماتے اور جنگ وسلح کے دوپہلوؤل میں سے سلح کواختیار فرماتے۔

شرح حدیث:
رسول الله مخالفا کومبرج امور میں ہے جب دو میں ہے ایک کا اختیار دیا جاتا تو سپ مخالفا ان میں ہے بہل اور
آسان کو اختیار فرماتے ۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نمکن ہے کہ پیخیر آپ مخالفا کو اللہ تعد کی طرف ہے حاصل ہوتی ہو کہ آپ
مخالفا کم مشافا کا فرول ہے جنگ کریں یامصالحت کر کے جزیہ تبول فرمالیس یا امت کے کسی فرد کی تعلیم وتربیت کے بلیفے ہیں آپ مخالفا کا کسی فرد
کوکوئی مجاہدہ بتا کمیں یا اسے کوئی آسان اور مہل کلمات بتادیں کہ یہ پڑھ لیا کروتو آپ ان صورتوں میں مہل اور آسان ہی کو اختیار فرماتے ۔
ہاں اگر اس آسان پہلومیں کسی طرح کوئی برا پہلو نکلتا ہویا وہ کسی گناہ کو خقتی ہوتا ہوتو پھر آپ اس آسان پہلوکوترک فرمادیتے تھے۔

سول الله طالقائل نے بھی کسی معاملہ میں اپنی ذات کا بدلہ نہیں لیا۔ آپ طالقائم صرف اس وقت سزاد سے جب اللہ کے کسی تھم کی خلاف ورزی کا ارتکاب کیا گیا ہواوراللہ کی مقرر کی ہوئی حرمتوں کو پا مال کیا گیا ہو۔ ایک شخص نے آپ طالقائم کی جا در پکڑ کر اس زور سے تعینی کہ "پ کی گردن مبارک پر کپڑے کی رگڑ کا نشان پڑگیا اوراس شخص نے کہا کہ یہ مال نہ تمہار اہے اور نہ تمہارے باپ کا۔ آپ مختل نے اس پر

تبسم فرمایا اوراس کو مال عطافر مایا _

مقصودِ صدیث بیہ بے کددین کے معاطع میں تختی اور تشدد کے بچائے رفق اور زمی کا پہلوٹ ب ہے اور جن امور میں امتد تعالی نے اپنے بندوں کورخصت مطافر مانی ہے ان رخصتوں کو قبول کیا جائے اور حق کے راستے میں صبر مختل ورحسن اخلاق سے کا مرمیا جائے کیکن جہاں معامدالنداور س کے رسول مؤلٹی ہے قیم کا بواس پرخوب مضبوطی وراستقامت سے قائم ربنا چاہیے۔

(فتح بباري، ۲ ۳۲۳ ـ پرشاد الساري، ۸ ۵۲ ـ دليل نفالحيل، ۳ ـ ۸ ـ روضة نستقيل ۲ ۱۸۱)

~~~~~~~

جہنم کی آگ کن پرحرام ہے؟

٢٣٢. وغن ائن مسْعُوْدٍ رَضِى اللّهُ عنْهُ قال. قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسلّم: "آلاانحبرُكُمُ بسملُ يسحُرُمُ على النّار الرّبمنُ تحرُمُ عَلَيْهِ النّارُ " تحرُمُ عَلى كُلّ قريْبٍ هَيّمٍ لَيّمٍ سهلٍ " رَواهُ التّرُمدِيّ وقال حديثٌ حسن

( ۱۴۲ ) حضت عبد الله بن مسعود رضى الله عندے روایت ہے کہ رسول الله طاقی کا میں کہ بین تنہیں ہے لوگوں کی خبر نہ دول جرجہنم کی سی سی رسی یا جہنم کی آئے ، ن پرحرام ہے۔ ہروہ شخص جوقریب آنے والا مسانی کرنے والانرمی برہنے والا اور زم خو اس پرآ گ حرام ہے۔ ( ترندی) اور ترندی نے کہا کہ بیادیث حسن ہے۔

تُح مِنْ صَدِيثُ (١٣٢): محامع بشرمدي اصفه يوم انسامه الاستان وال كالمَلَافي فهته اهله إ

کلمات حدیث: کل فریب وگوں کے آریب، منے جنے والد اوران سے بہتر معاملہ کرنے والا۔ هیسیں سیس بہس سے بات چیت آسان ہو جومع مدین زم ہواور مہوت کے ہاتھ چھی طرح معاملہ کرتا ہو۔ یعنی متواضع نرم خواور جس سے معاملات میں دشوار کی نہ پیش آئے۔

شرح حدیث: حدیث مبارک بین تعلیم بے کہ مسما ول کو چ ہے کہ اچھے اخلاق اور عادات حسنہ اختیار کریں اور اوگوں سے میل حول اور اور اور ان کے ساتھ بیش آئیں ۔ لوگوں کے ساتھ دین کی حدود وقیود میں رہتے ہوئیں جول رکھیں اور ان کے کام آئیں ، ان کی خدمت کریں اور پن کے ساتھ واضع واکل رک کا معاملہ کریں اور پن کے ساتھ واضع واکل رک کا معاملہ کریں اور پن کے ساتھ واضع واکل رک کا معاملہ کریں اور پن کے ساتھ واضع کے ساتھ واکل رک کا معاملہ کریں اور پن کے ساتھ واکل رک کا معاملہ کریں اور پن کے ساتھ واکل رک کا معاملہ کریں اور پن کے ساتھ کی کا معاملہ کریں کا معاملہ کریں کا معاملہ کریں کا معاملہ کریں کا معاملہ کریں کا معاملہ کریں کا معاملہ کریں کا کہ کا کہ کا بیان کی خدمت کریں کا معاملہ کریں کے کہ کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کر کی کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کی کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ ک

الشاك (٧٥)

### الُعَفُو وَاعْرَاضٍ عَنِ الْحَاهِلِيُنَ عَفُوودرَّرُراورجابلوں سے اعراض

٢١٩. قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ:

﴿ خُذِٱلْعَفُووَأَمْرُ بِٱلْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ ٱلْجَنِهِلِينَ ﴿ ﴾

التدتعالي نے فرمایا كه

" طفود درگزرکو فتیار رو ورنیکی کاظم دواور بابول سے امر مل کرویا" (ارام ف. ۱۹۹)

تقریری نگات:

یبلی آیت ایک جامع بدایت ہے جو تین نگات پر مشتل ہے ، عنو، امر بالمعروف اور اعراض عن الجالمین ۔ مفسرین نے سنو کی تفریر میں فرمایہ ہے کہ اس کے معنی ہیں ہرا سے کام وقبول کرلین جو بغیر کسی کلفت کے آسانی کے ساتھ انجام پا جا کیں ۔ چنا نچھ بخاری ہیں حضرت عبداللہ بن زہیر رضی اللہ عند ہے مروی ہے کہ رسول اللہ مخلقا نے اس آیت کے نازل ہونے پر فرمایا کہ بچھے اللہ تعالی نے لوگوں کے اعمال واخلاق میں سرسری اطاعت قبول کرنے کا تھم ویا ہے اور میں نے عزم کیا ہے کہ جب تک میں ان لوگوں کے ساتھ بول میں ان ایسا ہی عمل کروں گا۔ عنو کے دوسر مے عنی درگز رکے ہیں۔ ابن جریطبری رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ جب بیآ بیت نازل ہوئی تو ہوں میں انہا ہے گئا ہے کہ جب بیآ بیت نازل ہوئی تو ہے ناؤل ہوئی تو ہے ناؤل ہوئی تو ہے ناؤل ہوئی تو ہے ناؤل ہوئی تو ہوئے ہوئی کے بعد یہ مطلب بتایا کہ جو شخص آپ منافظ ہر ظلم کرے اسے معاف کردیں جو آپ کو نہ دے آپ ناٹھ کا اس پر بخشش کریں اور جو آپ سے قطع تعلق کرے آپ اس

پہلے اور دوسرے معنی میں بظاہر فرق ہے کیکن حاصل دونوں کا ایک ہی یعنی درگز رکرنا اور مختی ہے گریز کرنا۔

دوسراجمد ہے وامر بالعرف عرف کے معنی ہیں ہرا چھے اور ستحسن کام کوعرف کہتے ہیں مصلب مدہ ہے کہ جو ہوگ آپ مُنْ اللہ برائی اورظلم سے پیش آ کیس آپ انہیں معاف کرویں اور انہیں نیک اورا چھے بھلے کا موں کی ہدایت کرتے رہیں۔

تیسرا جملہ واعرض عن الجالمین ہے۔جس کے معنی ہیں کہ آپ ما بھی جا بلوں سے کنارہ کش ہوجا کیں لینی ظلم کا بدلہ لینے کے بجائے آپ ما پینی ان سے خیرخوا ہی اور ہمدروی کا معالمہ کریں۔ (معارف القرآن)

٢٢٠. وَقَالَ تَعَالَىٰ :

﴿ فَأَصْفَحِ ٱلصَّفْحَ ٱلْجَعِيلَ ١٠٠٠ ﴾

اه رقر ما پیکست

تم ان لو کول سے اچی طرح در ترز ررو - " (الجر ۸۵)

تفییری نکات: « دوسری آیت میں فرمایا که وگول کی ایز اور سانی اور ان کی تکلیف دو باتوں کا جواب ندویں جکه دن ت ورس

فر مائیں اورخوبصورتی کے ساتھ ان کومعاف فر ، ویں۔حدیث میں ہے کہ جب کسی کو برا بھما کہا جائے اور وہ جواب نہ دے تو فرشتے اس کی طرف سے جواب دیتے ہیں اور : مب وہ جواب دیتا ہے تو فرشتے آسانوں پر چلے جاتے ہیں۔ (تفسیر مظھری)

٢٢١ وَقَالَ تعالى.

﴿ وَلَيَعْفُواْ وَلَيْضَفَحُواْ أَلَا يُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ﴾

:ورفر ما يأك

" چ ہے کہ وہ معاف کریں و ۱ گزر کرویں کیاتم پیندنیس کرتے کہ ابتد تعالیٰتم پارے گناہ معاف فراہ ویں ۔" ( لنور ۲۲)

تغییری نکات: تیمسری میت کے شان نزول میں بیاد کیا گیا ہے کہ حضرت ابو بکرصدیق رضی التدعنہ حضرت مسطح رضی التدعنہ کی ملک مدد کیا کرتے تھے جب حضرت عائشہ رضی الله عنہ ہے واقعہ افک میں حضرت مسطح رضی الله عنہ بھی شریک ہوگئے تو حضات ابو یکرصدیق رضی الله عنہ نے ان کی امداد بند کردی۔ اس پریدآیت نازل ہوئی اور حضرت ابو یکر رضی الله عند نے فرمایا کہ الله کو تیم میں جابت ہوں کہ الله مغفرت فرمایا کہ الله کا مداد کا ملسد دوبارہ شروع کردیا۔ (تعسسری مظهری ۔ معارف الفرآن)

٢٢٢. وَقَالَ تُعَالَىٰ.

﴿ وَٱلْمَافِينَ عَنِ ٱلنَّاسِ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلْمُحْسِنِينَ عَنِ

ورفره بوسكه

''لوگوں کومعاف کرنے والے بیں اور اللہ تعالیٰ نیک وگوں کودوست رکھتے بیں۔''(سل عمران: ۱۳۲)

تفسیری نکات: پیوشی آیت کر بیدی اہل تقوی کی صفات جمیدہ کابیان ہے کہ اللہ کی راہ میں خرج کرتے رہتے ہیں تگی ہویا فراخی اور خصہ کو لیتے ہیں اور روگوں کو مع ف کردیتے ہیں لوگول کی خطائ اور خصہ کو کے معاف کردینا انسانی اخلی میں ایک بڑا درجہ رکھت ہے اور اس کا ثواب آخرت نہایت اعلی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول کریم کا ٹائن نے فرہ ایا کہ قیامت کے روز حق تعالی کی طرف سے مندی ہوگی کہ جس شخص کا اللہ تعالی پرکوئی حق ہے وہ کھڑ آہو جائے تو اس وقت وہ لوگ کھڑ ہے ہول کے جنہوں نے لوگول کے طلم وجور کو معاف کردیا ہوگا۔ (معسر عند اسی)

٣٢٣. وَقَالَ تَعَالَى:

﴿ وَلَمَن مَسَبَرُ وَغَفَرَ إِنَّ ذَالِكَ لَمِنْ عَرْمِ ٱلْأَمُورِ ﴾

ورفره يوكمه

"جس فيدر كباورمعاف ياتويد يقيناجمت ككامول ميس بيديك (الشورى ٢٣)

واللايّاتُ فِي الْمَابِ كَتِيْرَةٌ مَعُلَوْمَةً .

ال باب ميں پيمدر آيات بين جوم علوم اورمشہور ميں۔

تفسیری نکات: پانچوی آیت میں ارشاد ہوا کہ غصہ کو پی جانا اور ایذا کمیں برداشت کر کے ظالم کومعاف کر دینا بڑی ہمت اور حوصلہ کا کام ہے، ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ طالع آنے قرمایا کہ جس پڑھلم ہوا ہوا وروہ اُللہ کے واسطے اسے معاف کر دی تو اللہ اس کی عزت برحائے گا اور مدد کرے گا۔ (تھنسیر عنسانی)

اوراس مضمون کی آیات بکشرت بین اور معدوم ہیں۔

#### رسول الله الله كاطا كف كسفرين تكليف برداشت كرنا

٧٣٣. وَعَنُ عَآئِشَةَ رَضِى اللّهُ عَنُهَا اَنَهَا قَالَتْ لِلنّبِي صَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ هَلُ اَتى عَلَيْکَ يَوُمْ كَانَ اَشَدْ مِنْ يَوُمِ الْحَدِ ؟ قَالَ: "لَقَدُ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ اَشَدَّ مَالَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوُمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِى عَلَىٰ ابْنِ عَبُدِ يَالِيُلَ بُنِ عَبُدِ كُلالٍ فَلَمْ يُجِبُنِى اللّى مَالَرَدْتُ فَانُطلَقُتُ وَأَنَا مَهُمُومٌ عَلَى وَجُهِى ، فَلَمُ اَسْتَفَقُ اللّا وَأَنَا مَقُرُنِ النَّعَالَبِ، فَرَفَعْتُ رَأُسِى فَاذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدُ اظلَتْنِى . فَنَظرُتُ فَإِذَا فِيهَا جِبُرِيلُ فَلَمُ السَّنَعَةُ اللّا وَأَنَا مَقُرُنِ النَّعَالَبِ، فَرَفَعْتُ رَأُسِى فَاذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدُ اظلَتْنِى . فَنَظرُتُ فَإِذَا فِيهَا جِبُرِيلُ فَلَمُ السَّنَعَةُ اللّا وَأَنَا مَقُرُنِ النَّعَالَبِ، فَرَفَعْتُ رَاسِي قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَرَدُّوا عَلَيْكَ، وَقَدُ بَعِثَ الْكُكَ عَلَيْكَ مَلَكُ الْجَبَالِ فَسَلّمَ عَلَى ثُمَ قَالَ : يَامُحَمَّدُ اِنَّ اللّهَ قَدُ مَلِكُ الْجَبَالِ فَسَلّمَ عَلَى ثُمَّ قَالَ : يَامُحَمَّدُ اِنَّ اللّهَ قَدُ مَلِكُ الْجَبَالِ فَسَلّمَ عَلَى ثُمَ قَالَ : يَامُحَمَّدُ اللّهُ قَدُ مَنْ مِنْكَ الْجَبَالِ لِتَا مُرَه وَي اللّهُ مَا شِئْتَ فِيهِمُ . فَنَا ذَانِى مَلَكُ الْجَبَالِ فَسَلّمَ عَلَى ثُمَ اللّهُ مَا شَعْدَ اللّهُ قَدُ اللّهُ قَدُ اللّهُ قَدُ اللّهُ قَدُ مَعْنَى رَبِي النّهُ مَا مُرْدَى بِالْمُركَ، وَانَا ملكُ الْجَبَالِ، وَقَدُ بَعَثِنِى رَبِي اللّهُ مَا يُعْرَبُ مِنْ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى الْمَعْمُ الْا خَشَا شِئْتَ اللّهُ فَلْ اللّهُ فَلْ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلْمُ الللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى الللهُ عَلَى الللهُ عَلَى الللهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلْمُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ عَلَى الللهُ عَلَى الللهُ عَلَى الللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَمُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَمُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الله

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ "بَلُ أَرُجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصَلَابِهِمُ مَنْ يَعُبُدُ اللَّهَ وَحُدَه لَا يُضركُ به شَيْنًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

" أَلَاخُشَبَان " الْجَبَلان الْمُحِيُطَان بِمَكَّةَ وَالْآخُشَبُ : هُوَالْجَبَلُ الْغَلِيُظُ .

( ۱۹۳۳ ) حضرت عائشد صنی اللہ عنب سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم مخلیق سے روائی کہ کیا آپ مخلیق پر یوم احد سے زیادہ بخت دن آیا ، آپ مخلیق نے فرمایو کہ یس نے تہاری قوم کی طرف ہے تکلیفیں اٹھا کیں اور سب سے زیادہ تکلیف مجھے عقبہ والے دن پیش آئی۔ جب میں نے اپنے آپ کو ابن عبدیا لیل بن عبد کلال پر پیش کیا۔ اس نے میری دعوت کو جس طرح میں چاہتا تھا تبول نہیں کیا۔ میں دیا اس سے مقام پر تبول ہے۔ میں دیا اس سے مقام پر تبول ہے۔ میں دیا کہ میں بہت منگین تھ مجھے اس فی سے اس وقت افاقہ ہوا جب میں قرب تبول سے مقام پر پہنچا۔ میں نے ذر سراٹھ یا تو ایک بدر کو اپنے او پر سار قبل پیا ہیں نے دیکھا کہ اس میں حضرت جبر کیل میں ۔ انہوں نے مجھے واز دی اور کہ مقرر کر مقرر کی نہاڑوں پر مقرر فرشتہ بی اس کی بارے میں جو چاہیں اس کو تھم ویں۔ پہاڑوں کے فرشتہ نے مجھے آواز دی اس نے مجھے سلام کیا اور کہا کہ اس کی بارے میں جو چاہیں اس کو تھم ویں۔ پہاڑوں کے فرشتہ نے مجھے آواز دی اس نے مجھے سلام کیا اور کہا کہ اس کی نہ نے آپ کی قوم کی وہ بات میں بی جو انہوں نے آپ میں پہاڑوں پر مقرر فرشتہ ہوں اور مجھے مسلام کیا اور کہا کہ اس کی نہ نے آپ کی قوم کی وہ بات میں بی جو انہوں نے آپ میں پہاڑوں پر مقرر فرشتہ ہوں اور مجھے میں اور مجھے میں دور بی میں بہاڑوں پر مقرر فرشتہ ہوں اور مجھے میں دور بی مقرر فرشتہ ہوں اور مجھے میں دور بی میں بہاڑوں کے فرشتہ کی ہے میں بہاڑوں پر مقرر فرشتہ ہوں اور مجھے میں دور بی میں کیا دور کی میں بہاڑوں کے فرشتہ ہوں اور مجھے میں دور بیں میں بہاڑوں کے میں بہاڑوں کے میں بہاڑوں کے میں بہاڑوں کے میں بہاڑوں کے میں بہاڑوں کے میں بہاڑوں کے میں بہاڑوں کے میں بہاڑوں کے میں بہاڑوں کو میات میں بی جو بیا میں بین کر سے میں بہاڑوں کے میں بہاڑوں کے میں بہاڑوں کے میں بیار کی بیار کی بیار کے میں بیار کی بیار کی بیار کے میں بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی بیار کی

نے آپ کے پاس بھیجا ہے تا کہ آپ جھے تھم دیں جو آپ جا تیں ،اگر آپ جا بیں تو میں ان پردونوں پہاڑوں کوملہ دوں۔ آپ ٹانٹیڈانے فرمایا کہ میں توبید امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں سے ایسے لوگ پیدا کرے جو ایک التدکی عبادت کریں اور اس نے سم تھے کی کو شریک ندکریں ۔ (متفق علیہ)

احشدال مكركوهيري بوئ دوبوے بہاڑ۔ احشب عظیم بہاڑ۔

ترت مديث (١٣٣): صحيح السحباري ، كتباب بدء السحباق ، باب ذكر الملائكة صحيح مسدم ، كتاب المعارى ، باب ما لقى النبي تُلَقِيُّا من ادى المشركين والمنافقين .

کلمات صدید: مهموم: غمگین دهم همه (باب نفر) غمگین بوناد لم سندق مجمحافاق نبیس بواد أصاف إواقة (بب افعال) صحت یاب بوناد إماق من لموم: نیندے بیدار بوناد استفاق بمعنی افاق دستمان الرحن من موسد. نیندے بیدار بوزی غفلت سے چونک جاناد

شرح حدیث: پو غزوہ اصر کی ہے ہے کسی ہوا، اس غزوہ میں رسول امتد ظاہاتی جبرہ انور پرزخم آئے وردندانِ مبرک شہید ہوے اور آپ ایک گڑ ہے میں گرکے جے کسی کا فرنے کھوداتھ اوراس غزوہ میں ستر ہے زیادہ صحابہ کرام شہید ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی الندعنب نے رسول اللہ تکافیا ہے دریافت کیا کی آپ کی فراف کے جھے نے رسول اللہ تکافیا ہے دریافت کیا گئی آپ کی قطار اللہ ساتھ کی خیارہ ہے تھے شدید ترین تکایف عقبہ کے ون پنچیں ۔ اس عقبہ سے منی میں وہ عقبہ مراد ہے جس سے جمرۃ العقبہ منسوب ہے ۔ جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنبا اور عم محترم حضرت ابوطالب انتقال کر گئے اور آپ بالکل بے سہارا ہوگئے۔ ادھر قرایاتی کے وول نے آپ کی ایذ اور سانی میں وک کسرباقی نہ چھوڑی تھی اور آپ کی دعوت کے داست میں رکاوٹیس ڈوالنے اور توت اسلام قبوں کرنے والوں کوست نے پرتل گئے۔

ان حالات میں آپ مُظَامِّةً نے ارادہ فر مایا کہ آپ طائف ج کروعوت دین کی سعی کریں مکہ سے عائف کا سفر کوئی آس ن سفر نہیں تھ کہ حاک نف کا سفر کوئی آس ن سفر نہیں تھا کہ حاک مکہ سے فاصد سومیل سے زائد کا ہے ، راستہ پہاڑی سنگستانی اور پرمشقت ہے ، سواری سے آوی چارون میں پہنچتا ہے۔ رسول اللہ مُلاَیِّ اللہ عالم نے اس سفر وعوت کو قریش سے کفی رکھنے کے سے بیراستے پیدل طے کرنے کا فیصد فر مایا۔

جب آپ تلکی پر مشقت سفر طے کر کے طائف پینچے اور وہال کے سرداروں کے سینے دعوت اسلام رکھی تو انہوں نے آپ کے ساتھ بہت براسنوک کی اور استہزاء کیا اور آپ کے چیچے او باش لڑکول کولگا دیا جنہوں نے آپ ملکی کم برسائے جس سے قدم مبارک خون آلود ہو گئے اور تھی نرخم آئے ۔ یہال تک کہ آپ ملکی گئے متب بن ربیعہ کے باغ میں پہنچ گئے اور تھیک کرایک درخت کے سے میں بینے گئے اور آھیک کرایک درخت کے سے میں بینے گئے اور آپ ملکی گئے اور آپ ملکی گئے اور آپ ملکی گئے اور تھیک کرایک درخت کے سے میں بینے گئے اور آپ ملکی گئے اور آپ ملکی گئے ہو مائی۔

الله الله الله الله السكو ضعف قوتى وقلة حيلتي وهو اني على الناس يا ارحم الراحمين الت رب المستضعفين وانت ربي إلى من تكلني إلى بعيد يتهجمني ام الى عدو ملكته أمري ان لم يكن بك على غضب فلا أبالي غير أن عافيتك أوسع لى أعود ببور وجهك الذي اشرقت له الطلمات

وصلح عليه أمر الدنيا والآخرة من أن تنزل بي غضبك أو يحل على سخطك لك العتبي حتى ترضى ولا حول ولا قوة إلا بك .

''اے الد! میں آپ کی بارگاہ میں اپنی کزوری، بےسروسا مانی اورلوگوں کی نظروں میں بے حیثیت ہونے کا ملکوہ کرتا ہوں۔ یا ارتم الرائمین آپ کمزوروں کے رب ہیں۔ آپ میرے رب ہیں تو جھے کس کے سپر دکرتا ہے؟ کسی دشمن کے جو جھے دیائے یا کسی دوست کے قضے میں میرے سب کام دے رہا ہے۔ تو اگر آپ جھے نے ناخوش نہ ہوتو جھے ان میں سے کسی چیز کی پرواہ نہیں ہے پھر بھی تیری دی ہوئی عافیت بھے زیادہ وسیع ہے میں تیری ذات گرامی کے نور کی پناہ میں آتا ہوں جس نے آس نوں کو روثن کر رکھا ہے اور اس سے طاحتیں عافیت بھے زیادہ وسیع ہے میں تیری ذات کے کام درست ہیں، تیری پناہ اس امر سے کہتو جھے پر اپنا غصدا تارے اور جھے پر اپنی ناخوش نازل کرے اور حق ہے کہتو ہی منایا جائے میہاں تک کہتو راضی ہو جائے اور نہ کوئی بچاؤ ہے۔ (گناہ) سے اور نہ کوئی طاقت ہے عبادت کی گر تیری ہی مدوسے ''

ازاں بعد آپ طائف سے ممکین واپس ہوئے اور آپ کی طبیعت کواس وقت تک افاقہ نہ ہوا جب تک آپ مُلَّقِظُم قرن الثعالب ( قرن المنازل جواہل نجد کی میقات ہے) نہ پہنچ گئے۔ یہاں پہنچ کر آپ نے بادلوں میں حضرت جرئیل علیہ السلام کودیکھا اور پہاڑھ ہم کے فرشتے نے آپ مُلَّلِظُمُ کو پیش کش کی کہ آپ مُلِّلِظُمُ فرما ئیس تو میں مکہ کے دونوں پہاڑوں کو ملاکران کے درمیان بسنے والوں کو پکل دوں ۔ مگر نبی رحمت مُلَّلِظُمُ نے فرمایا نہیں۔ بلکہ جمھے امید ہے کہ ان کی نسلوں سے ایسے لوگ آئیس کے جوایک اللہ کی عبادت کرنے والے مول گئے۔

حدیث مبارک میں بیان ہے اس امر کا کہ رسول اللہ مُلْقَاقِ نے اللہ کا دین اللہ کے بندوں تک پہنچانے میں کس قدر تکالیف برداشت کیس اور کس قدر مُظیم صبر وَخُل کا مظاہرہ کیا اور ان تمام تکالیف اور ایذ اء پرمعاف فرہ یا اور درگز رکیا۔

(فتح الباري : ۲٦٨/٢ \_ عمدة القاري : ١٩٣/١٥ \_ دليل الفالحين : ٨٤/٣ \_ روضة المتقين : ١٨٤/٢ \_ الطبقات الكرى : ١٠٢/١ ، السيره النوية لابر كثير ٢٠٠/٠)

# آپ ٹائٹ نے جہاد کے علاوہ مجھی کسی کونبیس مارا

١٣٣. وَعَنُهَا قَالَتُ: مَاضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِه وَلَاامُرَأَةُ وَلا خَادِمًا إِلَّا اَنْ يُسَبِيلِ اللهِ، وَمَانِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمُ مِنُ صَاحِبِهِ إِلَّا اَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنُ مَحَارِمِ اللهِ تَعَالَى اللهِ تَعَالَى " رَوَاهُ مُسْلِمٌ . اللهِ تَعَالَى فَيَنْتَقِمُ لِلهِ تَعَالَى " رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

( ۱۳۲ ) حضرت عائشرضی القد عنها سے روایت ہے کہ رسول الله مَلَافَعُ انے بھی کسی کواسینے دست مبارک سے نہیں مارا ، نہ کسی عورت کواور نہ کسی غادم کو ، سوائے اللہ کے راستے میں جہاد کے اور بھی ایسانہیں ہوا کہ آپ کوکس سے کوئی تکلیف پینی ہوا ، رآپ نے اس ک

بدلدى بوسوائے اس كے كدالقدى حرمات كى بےحرمتى كى كئى جوادرآب طاق كانے كان اللہ كے لياس كابدرى بور (مسلم)

تخ تك مديث (١٣٣): صحيح مسلم ، كتاب الفصائل ، ب مباعدته للآثام و اختياره من المماج اسهمه

كلمات مديث: نيل منه: اس سے تكليف كينى د نال نيلاً (باب في ) ملنا، يانا د

شرح حدیث:

رسول الله طُلْقِرْ فی این پوری زندگی میں بھی کسی انسان کوعورت کو یا خادم کو یا حیوان کو بھی نہیں مارا بلکہ ہرا کیک سے درگز رکیا اور ہرا لیک کومعاف کردیا ۔ حضرت انس رضی الله عند آپ طُلِقَرْ کی خدمت میں دس سال رہان کا بیان ہے کہ آپ طُلِقرٰ کی خدمت میں دس سال رہان کا بیان ہے کہ آپ طُلِقرٰ نے بھی انہیں اف تک نہ کہا اور نہ بھی ہے کہا کہ فلال کام کیول کیا یا فلال کام کیول نہیں گیا ؟ آپ کوا پی قوم کے لوگوں اور کھا راور من فقین سے بھی انہیں کیا ۔ سوائے اس کے کہا للہ کے راستے میں جہاد میں اور اس صورت میں آپ نگر گڑا نے اللہ کی مقرر کر دوح روح ہوت سے کوئی حرمت یا مال کی ہوصرف اس صورت میں آپ نگر گڑا نے اللہ کے بدل ایا۔

(سرح صحيح مسلم للووي ١٥١ مم له روضة المتقس ٢٠ ١٨٥)

# آپ ٹائیڈ کا صبر وقحل

١٣٥. وَعَنُ أَنَسٍ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ قَالَ : كُنتُ أَمُشِى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَم وَعَلَيْهِ بُسُودٌ نَجُرَانِيٌّ عَلِيُطُ الْحَاشِيَةِ، فَأَدُرَكَهُ أَعُرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَآئِهِ جَبَذَةٌ شَدِيُدةً ، فَنظَرُتُ إلى صَفْحةِ عاتِقِ النَّبِيِّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدُ آثَرَتُ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةٍ جَبُلَتِه، ثُمَّ قَالَ : يَامُحَمَّدُ مُرلِي مِنُ النَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدُ آثَرَتُ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةٍ جَبُلَتِه، ثُمَّ قَالَ : يَامُحَمَّدُ مُرلِي مِنُ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَاللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ .

( ۱۳۵ ) حفرت اس رضی الله عند سے روایت ہے کدوہ یون کرتے ہیں کہ میں رسول الله مُلَّا اللهُ مُلَّا اللهُ مُلَّا اللهُ مُلَّا اللهُ مُلَّا اللهُ مُلَّا اللهُ مُلَّا اللهُ مُلَّا اللهُ مُلَّا اللهُ مُلَّا اللهُ مُلَّا اللهُ مُلَّا اللهُ مَالِ بَعْدِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى جَدِي اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى جَدِي مِلْ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ ا

مُحِرِّ تَنَ صديدُ (٢٣٥): صحيح الحاري ، كتاب الساس ، باب البرود و الحمرة و الشملة صحيح مسلم ، كباب الركوة ، باب اعطاء من سأل يفحش وعلطة .

کلمات مدین : برد. چاور، دهاری دار کپژا، جمع سرو د. علیط الحاشیة : سخت کناریدوالی ، یعنی نجران کی بی بولی چاورجس کے کناری سخت اور کھر درے تھے۔

شر<u>ع حدیث:</u> شر<u>ع حدیث:</u> مثال تھے۔آپ نے اس اعر لی کی بخی اور درشتگی کو ہر داشت کیا جو تکلیف بیٹی اسے انگیز کیا ،ور جوطرز تخاطب اس نے اختیار کیا اس کو درگز ر فر مایا اور خند یدگی کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کی ضرورت کی تحمیل فر مائی۔

(فتح الداري: ۲٤٣/۲ \_ إرشاد الساري: ۷ ٦٨)

١٣٢. وَعَنِ ابُنِ مَسْعُودٍ رَضِى اللّهُ عَنُهُ قَالَ كَانِّى اَنُظُرُ اللّهِ رَسُولِ اللّهِ صَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَهُ عَلَيْهِ مَا نَظُرُ اللّهِ رَسُولِ اللّهِ صَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّامُهُ عَلَيْهِمُ ضَرَبَهُ قُومُهُ فَادُمُوهُ وَهُوَ يَمُسَحُ الدَّمَ عَنُ وَجُهِهُ وَيَقُولُ اللّهُمَّ اغْفِرُ لِقَوْمِى فَإِنَّهُمُ لَا يَعُلَمُونَ " مُتَّفَقٌ عَلِيْهِ

( ۱۲۶ ) حضرت عبداللہ بن مسعودرضی اللہ عنہ ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ گویا میں اب بھی رسول اللہ مظافرہ د کھیر ہا ہوں۔ آپ مُلَافِئُر انبیاءِ کرام علیم السلام میں کسی نبی کا و، قعہ سنار ہے سے کہ ان کی قوم کے لوگوں نے انبیس مارا اور ان کا خون بہنے نگا۔ وہ اپنے چبرے سے خون یو نچھتے جاتے تھے اور کہتے جاتے ہے کہ اے اللہ! میری قوم کومعاف فرمادے بیاجانے نبیس ہیں۔ (متفق علیہ)

تخ ته مديث (٢٣٢): صحيح البحارى ، كتاب الاسباء ، باب ما ذكر عن سي اسرائيل صحيح مسلم ، كتاب

الجهاد ، باب عروهٔ احد .

كلمات صديث: فأدموه ، أس كاخون نكال ديار أدمى ادماء (باب افعال) خون تكالنار دَم : خون ، جمع دماء .

شرح حدیث: رسول کریم طافقانی انبیاء بنی اسرائیل میس کسی نبی کا واقعہ بیان فرمایا کدان کی قوم نے ان کو ماراحتی کدان کا خون بہنے لگا۔ علامہ حافظ ابن حجر رحمہ الله عسقلانی رحمہ الله فرماتے ہیں کدان کا نام معلوم نہ ہوسکالیکن ہوسکتا ہے کہ وہ حضرت نوح عبیہ السلام ہول کہ ان کی قوم کے لوگ ان کو پکڑ کر ، رتے یہاں تک کہوہ ہے ہوش ہوج ہے اور جب ہوش میں آتے تو وہ فر ، نے کہ اے التدمیری قوم کے لوگوں کومعاف کردے کہ بیجانے نہیں ہیں۔

امام نووی رحمہ امتد فرماتے ہیں کہ جوبات نبی امرائیل کے ان نبی کو پیش کی ای طرح ہیں ہے رسول القد مؤلی ہے کو احد ہیں پیش آئی،

کہ آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا اور دندانِ مبارک شہید ہو گئے اوراس و است میں آپ کو انبیاء کرام پیہم السلام میں سے کسی نبی کا یہ واقعہ متحضر ، و گیا اور آپ مُل ہے اس کی تسلیل کے لیے سایا۔ چنا نجہ حضر ست عبد ، متد بن مسعود رضی اللہ عند سے روایت ہے کہ رسول اللہ مُل ہُل ہُل جو ان میں نفیمت تقسیم کر رہے تھے کہ لوگوں نے آپ مُل ہُل ہُل بر جوم کر لیا۔ اس موقعہ پر آپ مال ہوائی کہ امتد تو لی نے اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو اس کی قوم کی جانب رسول بنا کر بھیجا۔ گر انہوں نے اسے جھٹلا یا اور اس کو زخمی کر دیا اور وہ ، بنی پیشانی سے نون پونچھ تا تھا اور کہت تھ کہ اے در بی کہ گو یا میں مون نونچھ تا تھا اور کہت تھ کہ اے در بی معود فرات میں کہ گو یا میں سول اللہ مگا گھا کود کھی رہا ہوں کہ آپ مال گھا نے واقعہ ساتے ہوئے اپنی پیشانی پونچھ رہے ہیں۔

امام بخاری رہمہ ابلد کے نز دیک صدیث ندکور میں جس نبی کا ذکر ہے وہ انبیاء بنی اسرائیل میں سے کوئی نبی ہیں اوراس وجہ سے انہوں نے عنوان باب میں باب ، ذکر عن بنی اسرائیل کا عنوان قائم کیا ہے اور حضرت نوت علیہ اسل م انبیاء بنی اسرائیل سے کافی پہلے گز رے ير\_ (وتع الباري: ٢/٤ ٣٥ \_ ارشاد الساري: ٤٣٣/٧)

٧٣٧. وَعَنُ آبِئَ هُرَيُرَة رَضِى اللَّهُ عَنُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: "لَيُسَ الشَّدِيُدُ بالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيُدُ الَّذِئ يَمُلِكُ نَفُسَه عِنُدَ الْغَضَبِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

( ٦٣٤ ) مسترت بو ہرنے دیشی انقد عندے روایت ہے کے رسوں افقد مُلَقِظُ کے فرمایا کے طاقتور وہ نہیں ہے جوکسی کو پچھاڑ دے طاقتوروہ ہے جو عنصہ کے وقت اپنے نفس پر قابور کھے۔ (متفق علیہ)

تخريج مديث (١٢٢): صحيح البحارى ، كتاب الادب ، باب الحذر من الغضب . صحيح مسلم ، كتاب الر ، باب من يملك مصمه عند الغضب .

كلمات مديث: صرعة: وهخص جوكسي كو پچها ژوے وصرع صرعاً (باب فتح) پچها ژناد بسلك مفسه: اپنفس كوقا يومس ركھ د ملك مدكاً (باب ضرب) مالك بونا -

شرح مدید:

التد تعالی نے ان نے وجود میں متعدد اور محتف تو تیں ودیعت فرمائی ہیں۔ اس میں توت ہیں بھی ہے اور توت ورحانی بھی کیونکہ انسانی مٹی سے پیدا ہوا اور القد تعالی نے اس میں اپنے تھم سے روح ودیعت فرمائی تمام شہوائی اور نفسائی تو تول کا تعلق توت ہیں ہے۔ رسول کریم نگائی نے نے فرمایا کہ یہ بات کمال انسانیت نہیں ہے کہ ایک آدی دوسرے کو پچھاڑو کے کہ یہ توت تو ایک حیوان میں بھی موجود ہے انسانی شرف و کمال تو اس میں ہے کہ آدی اور میں عین النسانی شرف و کمال تو اس میں ہے کہ آدی النسانی شرف و کمال تو اس میں ہے کہ آدی النسانی شرف و کمال تو اس میں ہے کہ آدی النسانی شرف و کمال تو اس میں ہے کہ آدی النسانی شرف و کمال تو اس میں ہے کہ آدی النسانی شرف و کمال تو اس میں ہے کہ آدی النسانی شرف و کمال تو اس میں ہے کہ آدی النسانی شرف و کہ النسانی شرف و کہ النسانی شرف و کہ النسانی ہو گھی ہو ہود ردیں الفال حین : ۱۸۸۴)



الميّاك (٧٦)

#### اِحُتِمَالِ الْآذى اذي**ت اورتكليفكا برداشت كرنا**

٢٢٣. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَٱلْكَ خِلِمِينَ ٱلْغَيْظُ وَٱلْعَافِينَ عَنِ ٱلنَّاسِّ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴾ المتعالى الله المتعالى المتعالى المتعالى الله المتعالى الله المتعالى الله المتعالى الله المتعالى الله المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتعالى المتع

''غصاکو پینے والے اورلوگوں کومعاف کر دینے والے بین اور ابتد نیکو کا رول کو پیند کرتا ہے۔''( سل عمران ۱۳۲)

٣٢٥. وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ وَلَمَن صَابِرَ وَعَلَى إِنَّ دَالِكَ لَمِنْ عَرْمِ ٱلْأُمُورِ ﴾

اورایندنغالی نے فرمایا کہ

"جومبركرےاورقصورمعاف كردے ويهمت كامول ميں سے ہے۔" (الشورى ٣٣)

وفِي الْبَابِ : الْاَحَادِيْتُ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ قَبُله ، .

ا ن آیات کی تفسیراس ہے قبل یا ب الحهم والولا ناءۃ والرفق میں گز رچکی ہے۔

### قطع دحى برصبركرنا

٢٣٨. وعَنُ أَبِى هُرِيُوة رضِى اللَّهُ عَنُهُ أَن رَجُلاً قَالَ : يارسُوْلَ اللَّهِ إِنَّ لِي قَرابَةً أَصِلُهُمُ ويقُطعُوبي اللَّهُ عِنْهُمُ ويقُطعُوبي وأَحْسِنُ اللَّهِ مِنَ اللَّهِ عَنْهُمُ وَيَجَهَلُونَ عَلَى . فقال : "لننُ كُنْت كَمَا قُلْت فكاتما تُسَفُّهُ مُ اللَّهِ مَا لَكُ اللَّهِ تَعَالَىٰ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمُ مَادُمُتَ على ذلك " رَوَاهُ مُسلِمٌ وقَدْ سَبَقَ شَرُحُه وفي "بَابِ صِلَةٍ الْارْحَام".

( ۱۹۲۸ ) حضرت ابو ہر پرہ رضی اللہ عند ہے روایت ہے کہ دہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ مُلَا لَقُحُنا ہے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مُلَا لَقُطُ ہے عرض کیا ہوں وہ میر ہے ساتھ قطع حمی کرتے ہیں میں ان کے ساتھ اچھ کی کرتا ہوں وہ میر ہے ساتھ جا ہلا نہ رویہ اختیا رکرتے ہوں ۔ آپ مُلَا گا وہ میر ہے ساتھ جا ہلا نہ رویہ اختیا رکرتے ہوں ۔ آپ مُلَا گا وہ میر ہے ساتھ جا ہلا نہ رویہ اختیا رکرتے ہوں ۔ آپ مُلَا گا ہے فرہ یہ کہ تر ہی طرح تم کہ در ہے ہوتو تم گویوان نے منہ پر گرم رکھ ذاں رہے ہواور جب تک تم اس طرح کر کرتے رہوگا اللہ ما رہوگا اس وقت تک تمہارے ساتھ اللہ عالم اللہ ما مقرر رہے گا۔ ( مسلم ) اس کی شرح باب صلة اللہ ما میں گر رچک ہے۔

مرح مديد (١٣٨). صحيح مسم، كتاب سروالصنة والأداب الاب صنع برحم و يجريه فصعتها

كلمات حديث: يسينون وه برائي كرت بير - أساء إساءة: برائي كرتاب

شرح مدیث: الله کی رضا کی خاطر رشته دارول کے ساتھ صله رخی اوران کے ساتھ حسن سلوک اوران کی طرف ہے پہنچنے والی

تکالیف کو برداشت کرنا اور درگزردینا ایک عظیم اخراتی خوبی ہے اور اللہ کے یہاں اس کا برا اجروثو اب ہے۔

﴿ وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ ٱلْأُمُورِ ﴾

"جومبركرے ورقصورمعاف كردے توبية مت كاموں ميں سے ہے۔" (دليل عالحيل ٣٠٠)

اس مدیث کی شرح باب صلة الارهام میں گزر چی ہے۔



البّاكِ (٧٧)

الْغَضُبُ إِذَا انْتَهَكَّتُ حُرُمَاتُ الشَّرُعِ وَالْإِنْتِصَارِ لِدِينِ اللَّهِ تَعَالَىٰ الْغَصَارِ لِدِينِ اللَّهِ تَعَالَىٰ الْعَصَارِ الدِينِ اللَّهِ تَعَالَىٰ احْمَامِ شَرْعِيهِ كَلِي بِنَارَاضَ مُونَا اوردين كَي حمايت كرنا

٢٢٢. قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ :

﴿ وَمَن يُعَظِّمْ حُرُمَنتِ ٱللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ عِندَريِّهِ فِي ﴾

الله تعالی کاارشاد ہے کہ:

''جو خص الله کے محترم کردہ امور کی تعظیم کرے گاس کے لیے اس کے رب کے پاس اجر ہے۔'' (الحج: ۳۰)

تغیری نکات: پہلی آیت مبارکہ میں اس بات کا بین ہے کہ اللہ کے محترم کردہ امور کی تعظیم و تکریم پر اللہ کے یہاں اس کا بڑا اجر ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی اچھا کام کرنے والے کے حسن عمل کے اجرکو ضائع نہیں ہونے دیتا بلکہ برمحن کا اجراس کے یہاں نشو ونما پا تا ہے اور ہو تار ہتا ہے۔ اللہ کی محترم اشیاء اور وہ امور جن کو اللہ تعالیٰ نے حرمت والاقر اددیا ہے عمومی طور پرتمام احکام شریعت ہیں کیاں بطور خاص وہ امور جو اسلام کی خصوصیات اور اس کے اتمیازی نشانات ہیں ان کا احترام اور بھی زیادہ ہے، جن کوشعائر اللہ فرمایا ہے۔

(معارف القرآن)

٢٢٧. وَقَالَ تَعَالَىٰ :

﴿ إِن لَنصُرُواْ اللَّهَ يَنصُرُكُمْ وَيُثَيِّتَ أَقْدًا مَكُونِ ﴾

اورالله تعالى نے قرمایا كه:

''اگرتم الله کی مد د کرو گے تو اللہ تمہا ہ کی مد د کرے گا اور تبہارے قدمول کو مضبوط کرے گا۔' ( ثمہ > )

تنسیری نکات: دوسری آیت کریمه میں ارشاد فر مایا که اگرتم الند کی مدد کرو گے بینی الله کے دین پرعمل کرو گے اوراس کی تبینغ کرو گے اورا سے اوراس کی تبینغ کرو گے اوراس کی حمایت میں کھڑے ہو، گے اورا سے اوراس کی حمایت میں کھڑے ہو، گئو الله تعالی تناب اللہ اور نفر سے عطافر مائیں گے اور جہادوتی پرتہہیں ثابت قدمی عطافر مادی کے۔ (معارف القرآن)

وَفِي الْبَابِ حَدِيْثُ عَائِشَةَ السَّابِقُ فِي بَابِ الْعَفُوِ.

#### امام نماز میں قوم کی رعایت کرے

١٣٩. وَعَنُ اَسِىُ مَسْعُودٍ عُقُبَةَ بُنِ عَمْرِ والْبَدُرِيّ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَآءَ رَجُلَّ إلَىٰ النَّبِيّ صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ فَعَلَىٰ اِبَعَا فَمَا رَايُتُ النَّبِيّ النَّبِيّ النَّبِيّ النَّبِيّ النَّبِيّ النَّبِيّ النَّبِيّ النَّبِيّ النَّبِيّ النَّبِيّ النَّبِيّ النَّبِيّ النَّبِيّ النَّبِيّ وَسَلَّمُ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ قَطُّ اَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَثِذٍ، فَقَالَ: "يَآيَّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمُ

مُنَفِّرِيُنَ فَأَيُّكُمُ أَمَّ النَّاسَ فَلْيُوْجِزُ فَإِنَّ مِنُ وَرَآئِهِ الْكَبِيْرَ وَالصَّغِيْرَ وَذَا الْمَحَاجَةِ ''مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

( ۱۲۹ ) حضرت ابومسعود عقبة بن عمر و بدري رضي الله عنه ب روايت ب كدوه بيان كرت بين كدا يك فخض رسول الله مُلْقَيْم کی خدمت میں حاضر ہوااوراس نے عرض کیا کہ میں صبح کی نماز میں اس لیے چیچیے رہ جاتا ہوں کہ فلاں آ دمی ہمیں کبی نماز بڑھا تا ہے میں نے کبھی رسول اللہ نگافین کونصیحت فرماتے ہوئے اس قدر غصے میں کبھی نہ دیکھا جس قدر آپ مُلافین اس روز غصہ ہوئے آپ نے فرہ یا کہ ا یالوگو! تم میں ایسےلوگ بھی میں جونفرت پیدا کرنے والے میں جوبھی کوئی لوگول کواہامت کرائے وہ اختصار کرے کہاس کے بیچھیے بوڑ جیےاور بیج اورضر درت مند بھی ہوتے ہیں۔ (متفق علیہ)

تخ تك مديث (٢٢٩): صحيح البحارى ، كتاب الاذان ، باب تحصف الامام في القبام صحيح مسمه ، كتاب الصلاة، باب أمر الاثمة بتحفيف الصلاة

**کلمات صدیت:** مصرین: نفرت و مانے والے ، تنفر کرنے والے ۔ معر نصیرا (بب تفعیل) تنفر کرنا ، بھانا۔ وہیو حر، اسے ي بيك تخفركرب وحرابحازا (بابافعال) اختصار كرنا مخفركرنا

شرح حدید 🕳 نماز با جماعت میں تھم شرعی یہی ہے کہ امام لوگوں کومعتدل نماز پڑ ھائے ،رکوع اور بچود اعتدال کے ساتھ ہوں ، نہ قراءت زیاد ہطویل ہواورندرکوع وجود میں تسبیحات اتنی زیادہ ہوجس ہے کسی کی طبیعت میں اکتاب اورمال پیداہو نے خرض اہ م کو جا ہیے کہ وہ مقتدیوں کا خیال رکھے اوراتنی کمبی نماز نہ پڑھائے جس سے لوگ اکتا جا کیں ۔

وین کے معاصعے میں یعنی جب کوئی دینی غصان واقع ہور ہاہواس وقت غصہ کرنا جائز ہے۔ رسول اللہ مُکَالِّمُ اس کیے ناراض سوے کہ نم زکی طوالت کی وجہ سے ایک تخص جماعت میں شرکت ہے محروم یا موخر ہور ہاہے۔ تعجیح بخار کی ایک روایت میں لا انکے اور د ۔۔۔لاہ کے الفاظ میں جن کامطعب ابوائز ناد بن سراج نے بیرین کیا ہے کہ سائل کا کہنا میتھ کہ وضعیف ہے۔قراءت وہیں طوات کی بناء پر جب رکوع کا وقت تا ہے تواس کی کمزوری بڑھ جاتی ہے اوروہ اس قابل نہیں ربتا کہ پھرامام کے ساتھ نماز پوری کر سکے ۔ حافظ ابن حجرر حمدالتد فرماتے ہیں کہ می<sup>مف</sup>هوم اچھا ہے۔ کیکن بخاری رحمہ القدنے ایک دوسری روایت میں بدالفاظ روایت کیے ہیں کہ" اس<sub>ی</sub> لا قاحر عس السصلاة " ال صورت مين معنى يد مول كريس جماعت مين نبيل بينج ياتا بكه بعض ادقات طوات كوف سے متاخر موجاتا عول ( وقتح الناري: ۲۹۸،۱ و إرشاد الساري ۲۸۰۱ عمدة القاري: ۲۸۰۱ )

## تصوريشي يرالله تعالى كاعذاب

• ٧٥. وَعَنْ عَـآيْشَةَ رَضِـىَ اللَّهُ عَنُهَا قَالَتُ : قدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ مِنُ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرُتُ سَهُو ةً لِي بِقِرَام فِيُهِ تَمَاثِيْلُ، فَلَمَّا رَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلَّمُ هتكه وَنَلُون وجُهُمَ وَقَالَ ''يَاعَآئِشةَ : أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عَنُدَ اللَّهِ يَوُمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوُن بِحلْقِ اللَّهِ'' مُتَّفَقٌ عليه

" السَّهُوَةُ " كَالصُّفَّةِ تَكُونُ بَيُنَ يَدَى الْبَيْتِ

" والِقُرَامُ " بِكُسُرِ الْقَافِ سِتُرٌ رَقِيُقٌ .

وَهَنَكُه ' . أَفَسَدَ الصُّوَرَةَ الَّتِي فِيه

السهوه صفه چپوتره جوگھرے سامنے ہو۔ عمر مربوریت پردہ۔ هندے آپ کاٹیٹا نے ان تصادیر کو بگاڑ دیا ہو پردے پر بنی ہوئی تھیں۔

تُو تَحُ هَدِيثُ(٢٥٠): صحيح المحاري ، كتاب الساس ، باب ما وطيء من انتفسه بر صحيح مسيم ، كتاب الساس ، باب لا تدخل لسلائكة.

کمات مدید: السهوه: روشند ن، طاقی مائین، و حد سنال ، مجسمه بصاهو ساند تعالی کی صنعت ختل سے مشابهت اختیار کرنا د اختیار کرتے میں د صاهبی مصاهاهٔ مشابه وا، مشابهت اختیار کرنا د

شرح مدین: رسول کریم طاقع ایک سفر سے تشریف یف یک بیستی کی ایک رویت میں ہے کہ آپ طاقع ان فروہ ہو کہ سے واپس سفر می مشرح مدین است کے بعد اور میں کہ روز قیامت ان سفر یف کے بعد اللہ بوگا جو اللہ کے بتو آپ طاقع اللہ بوگا جو اللہ کے بدور ویک کہ جس میں تساور تھیں آپ طاقع اللہ نے بکو بھر اُردیا من ویا ور فرمایا کہ روز قیامت ان لوگوں کو شد ید عذا ہے بوگا جو اللہ کی صنعت کی مشابہت اختیار کرتے ہیں ایک اور دوایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عند سے مروک سے کہ رسوں ابلد طاقع اللہ نے فرمایا کہ اللہ تق میں ارش دفر ماتے ہیں کہ سطح سے زیادہ ظام کون ہوگا جو میری تختیق کی طرح خلق کرنے کی کوشش اسے جاسے کہ ایک دانہ بیدا کرکے دکھائے دیک ذرہ بیدا کرکے دکھائے۔

میںءِ کرام فرمانے ہیں کدعب دت ہے سے تصویر بنانا یا بت بنانا حرام ہے اور ایس شخص کا فرہے ،وراس کے لیے بخت ترین مذاب ہونے میں کوئی شینہیں ہے اور اگر بنانے والے کا ارادہ اللہ کی مشابہت اختیار کرنانہ ہوتو یائت ہے اور گناہ کمیرہ ہے۔

(فتح الباري ٣٠ ١٦٠ ـ روضه المتقبل. ٢ ١٩٠)

#### حدوداللدسما قط كرنے كے ليے سفارش كرنا كناه ہے

١٥١ وَعَهُهَا ازَّ قُرَمُشًا اَهَمَّهُمُ شَأَلُ الْمَرُأَةِ اللَّهُ حُزُومَيَّة الْتَى سَرَقَتُ فَقَالُوا مَنُ بُكَلَمُ فَبُهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمٌ؟ فقالُوا: مَنُ يَجُتُرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ بُنُ رِيُدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عليهِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليهِ

وَسَلَّمُ فَكُلَّمَهُ اُسَامَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ ﴿ اَتَشُفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ تَعَالَى؟!" ثُمَّ قَامَ فَانْحَتَطَبَ ثُمَّ قَالَ : "إِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ قَبُلَكُمُ اَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيُفُ تَرَكُوهُ وإِدا سرقَ فَيُهِمُ الطَّعِيُفُ اَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدِّ! وَايُمُ اللَّهِ لَوُ اَنَّ فَاطِمَةَ نِنْتَ مُحَمَّدِ سَرَقَتُ لَقَطَعُتُ يَدَهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

( ۱۵۱) حفرت عائشرضی امتد عنب ہے روبیت ہے کہ قریش کواس مخزوی عورت کا معاملہ جسنے چوری کی تھی بہت اہم معلوم ہوئا۔ انہوں نے کہ کہ اس کی کون رسول امتد مُلِیْرُفِظ ہے ہوت کرنے کی ہمت کرے گا سوائے اس مدکے کہ وہ محبوب رسول مُلِیْرُفِظ ہے معاصبہ انہوں نے کہ کہ اس کی کون رسول امتد مُلِیُرُفِظ ہے فر مایا کہ تم صدود اللہ میں سے ایک میں سفارش کرتے ہو۔ کے صاحبز اورے ہیں۔ اسامہ نے آپ مُلِیُرُفِظ ہے گفتگو کی تو آپ مُلِیُرُفِظ ہے کہ کہ اور آپ مُلِیْرُفِظ ہے خطبہ دیا اور فر مایا کہ تم سے پہلے وگ اس لیے ہلاک ہوئے کہ ان میں سے جب کوئی معزز آ دی چوری کرتا تو اس پر حدق تم کرتے اور امتد کی تشم اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتا تو اس پر حدق تم کرتے اور امتد کی تشم اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی باتھ کا طب کہ تھے۔ (مثقت عدیہ)

تخريج مديث (۱۹۲): صحيح البحاري ، كتاب الحدود ، باب اقامة لحدود على الشريف و الوصيع صحيح مسمم ، كتاب الحدود ، باب قطع اسبارق في الشريف وعيره .

کلمات صدید: یعتری: جرات کرے، ہمت کرے۔ احتراً احتراء (بب انتقاب) ہمت کرنا۔ حراء حراء ، (بب کرم) بہادر ہونا، جری ہونا۔

شرح حدیث: قریش کی ایک بخزوی عورت جس کانام فاطمہ بنت اسد ہوگوں سے چیز مستعار نے کر کھر جدی کرتی تھی، پھر س نے پورک کی ، نی بخز وم قریش کا ایک بڑ اقبید تھا او جہل کا بھی تعلق اس قبیلہ سے تھا۔ قریش کے لوگوں کو اس کی بڑی فکر ہوئی کہ اگر اس کا ہاتھ کا گیا تا استخابات کے بیٹر سے قبیلے کے بعزتی ہوگی اس لیے انہوں نے سوچا کہ اس معاسمے میں رسول اللہ مُلِّقَاتِ ہون بات کر سے فیصلہ بیہوا کہ رسول اللہ مُلِّقاً کے مجبوب حضرت زید کے فرزند حضرت اسامہ آپ سے بات کریں۔حضرت اس مرشنے آپ مُلِّقاً ہے گفتگو کی تو آپ مُلِّقاً ہے خور میں سے کسی حد میں سفارش کررہے ہیں۔ اسامہ بولے یا رسول اللہ (کا اللہ کا اللہ کا اللہ کے معافی طلب سے بھے۔

بعد میں یا شام کے وقت آپ نے خطبہ دیا اور فر ، یا کہتم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہوئے کہ اگر ان کے معزز آ دمی نے چوری کی تو انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور اگر کئی کر ورنے چوری کی تو انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور اگر کئی کمزور نے چوری کی تو اس پر حد جاری کر دی۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نگا گڑا نے بی اسرائیل نے مالداروں سے حدود س قط کر دی تھیں اور ضعفاء برجاری کیا کرتے تھے۔
تھیں اور ضعفاء برجاری کیا کرتے تھے۔

رسول الله ظَلَقُلُم نے صدود کے مع ملے میں شفاعت کواس قدرا ہم سمجھا کہ آپ طُلُمُ کُم نے فر مایا کہ اگر فاطمہ بنت اسد کے بجائے فاطمہ بنت محم بھی ہوتی تو میں اس کا ہاتھ کا ٹ دیت۔ ا مام نووی رحمہ القد فرماتے ہیں کہ علاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ حد کا مقدمہ قاضی کے پاس یا عدالت میں تینجنے کے بعد سفارش کرنا حرام ہے، البتہ اگر مقدمہ عداست تک نہ پہنچا ہوا ور مزم عادی مجرم نہ ہواورلوگ اس سے تنگ نہ پڑ گے ہوں تو سفارش کرن جائز ہے۔ (فتح الدری: ۲۷۲ ۲۸ میں محمد الأحوذي ۲۰۰۴ میں صحیح مسلم سووی ۲۷۲ ۲۰۱۱)

#### قبله کی طرف تھو کنامنع ہے

٢٥٢. وَعَنُ أَنْسٍ رَضِى اللّهُ عَنُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ رَاى نُخَامَةً فِى الْقِبُلَةِ فَشَقَ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى رُوْىَ فِى صَلَاتِه فَإِنَّهُ يُنَاحِى رَبَّهُ وَالَّ عَلَيْهِ حَتَّى رُوْىَ فِى صَلَاتِه فَإِنَّهُ يُنَاحِى رَبَّهُ وَالَّ وَلَكِنُ عَنُ يَسَارِه اَوْتَحْتَ قَدَمِه، ثُمَّ أَحَدُ طرَفَ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبُلَةِ، وَلَكِنُ عَنُ يَسَارِه اَوْتَحْتَ قَدَمِه، ثُمَّ أَحَدُ طرَفَ رَبَّهُ فَبَصَقَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ بَعُضَه عَلَى بَعُض فَقَالَ "اوْيَفُعَلُ هَكَذَا" مَتَفَقٌ عَلَيْهِ.

وَالْاَمُرُ بِالْبُصَاقِ عَنُ يَسَارِهِ اوْتَحُتَ قَدَمِه هُوَفِيُمَا إِذَاكَانَ فِي غَيْرِ الْمَسْجِدِ، فَامَّا فِي الْمَسْجِدِ فَلا يَبُصُقُ إِلَّا فِي ثَوْبِهِ .

( 70۲ ) حفرت اس رضی القدعنہ ہے روایت ہے کہ بی کریم مظافی آئے اللہ کی جائی ہوا کی ہوا ہوا کی ہو۔ آپ کی طبیعت پر

اس سے اس قدرگر نی ہوئی کداس کا اثر آپ مظافی کے چبرے پردیکھ گیا، آپ مظافی کھڑ ہے ہوئے اور دست مبارک سے اسے ریٹر کر
صاف کر دیا اور فر مایا کہتم میں سے جوکوئی نمیز کے لیے کھڑا ہوتا ہے وہ اپنے رب سے من جات کرت ہے اور اس کا رب اس کے درمیان اور قبلہ کے درمیان ہے اس لیے تم میں سے کسی کو قبلہ کی طرف نہیں تھوکنا چ ہے بکہ اپنی بائی جانب یا اپنے چیز کے نیچ تھوے پھر آپ نے اپنی چودرکا کونہ پکڑا اور اس میں تھوکا پھر اس کے ایک جھے کود و سرے جھے پررگر دیا اور فر مایا کہ یاس طرح کرے۔ (متفق عبیہ)

بر کمیں جانب یو قدمول کے نیچ تھو کئے کا تکم مبجہ کے باہر ہے مبجہ کے اندر صرف اسپنے کپڑے میں تھوکے۔

م الله المسجد صحيح مسلم المالة عنه المالة عنه المرق باليدم المسجد صحيح مسلم المسجد مسلم المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسجد المسج

كتاب الصلاة ، باب البهي عن البصاق في المسجد في الصنوة وعبرها

کلمات حدیث: سعامه البخم و محکه: آپ نے اے رگر دیار حد حکا (باب نفر) رگرنا ،مثانا۔

شرح مدیث: نماز کی روح بندے کی اپنے خالق و مالک سے مناج ت ہے اور اس من جات کا نقاضا ہے کہ صدر رجہ تو اضع وائک ری کا اظہار ہوآ دمی مؤدب کھڑا ہواور کوئی خلاف اوب حرکت نہ کرے بس خلوص دل حسن نیت کے ساتھ اللہ کی تخمید اور تبحید ہیں مصروف ہو ج کے ۔ نئی ہر ہے کہ کھنکار کر گلاصاف کرنا ورتھوک یا بلغم و نمیر و نماز میں خلاف اور اوب اور روٹ مناج ت کے برخلاف ہے اور تبعی ن تھوکنا تو اور بھی برا ہے کہ قبلد زُرخ ہوکر تو وہ نماز میں کھڑا ہے۔خط بی رحمہ اللہ نے فر مایا کہ قبلد زُر وہونے کا مطلب ہے ہے کہ

ہے اور مقصود توجہ اللہ کی تعظیم اور اس پر املہ کی جانب سے اجروثو اب ہے اور بخار کی کا بیٹ روایت میں ہے کہ المدتعال نماری سے بہا ب

نبلہ ہے۔

ا مام نووی رحمہ اللہ فر ماتے ہیں کہ سے بات یہ ہے کہ مجد میں تھو کنا حرام ہے اور قبلہ کی جانب تھو کنا تو اور بھی زیادہ تخت گناہ ہے۔ حنی فقب است میر میں تھو کنا میروہ تحریک ہے۔ غرض آ واب مجد کا تقاضا ہے کہ اسے ہرگندگی، ورآ بودگی سے پاک رَصاحات اور مجد کی صفائی اور اس میں نفازست ، در پائیزگی کو برقر ارد کھنے کی سعی کارٹو اب ہے۔

(فتح الباري: ٢ ٣٣٤. إرشاد الساري: ٢ ٧٧ شرح صحيح مسلم للبووي: ٥ ٣٣ الفقه على المذاهب الأربعه: ١ ٢٨٩)



المتاك (٧٨)

أَمُرِوُ لَا قُو الْأُمُورِ بِالرِّفُقِ بِرَعَا يَاهُمُ وَنَصِيُحَتِهِمُ وَالشَّفَقَةِ عَلَيُهِمُ وَالنَّهُى عَنُ غَشِيهِمُ وَالتَّشُدِيْدِ عَلَيُهِمُ وَإِهَمَالِ مَصَالِحِهِمُ وَالْغَفُلَةِ عَنُهُمُ وَعَنُ حَوُ اَتِحِهِمُ حكام كواپ ماتخوں كساتھ فرى كرنے فيرخوائى كرنے اوران پرشفقت كرنے كا حكم اوران پرخى كرنے اوران كے معالى كونظرا عمال كرنے اوران كى ضرورتوں سے فلت برسے كى ممانعت

٢٢٨. قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ :

﴿ وَٱخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ ٱلبَّعَكَ مِنَ ٱلْمُوْمِنِينَ ٢٠٠٠ ﴾

الله تعالى نے فرمايا كه

" آپاپ تتبع مؤمنین کے لیے اپناباز ویت رکھیں۔" (الشعراء:۲۱۵)

تغیری نکات: پہلی آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے رسول اللہ ماٹیکا کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ تمام مؤمنین کے سرتھ زمی خوش خلقی اور تواضع کے ساتھ پیش آئے اور ان پراس طرح شفقت سیجئے جسے پرندے اپنے بچوں پر کرتے ہیں کہ ان پراپ پر بھکا کران کواسپنے پروں کی حفظت میں لے لیتے ہیں۔ (تغییری مظہری)

#### اللد تعالىٰ عدل وانصاف كاحكم فرماتے ہیں

٢٢٩. وَقَالَ تَعَالَى:

﴿ ﴿ إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُ بِٱلْعَدُلِ وَٱلْإِحْسَنِ وَإِيتَآيِ ذِى ٱلْقُرْفَ وَيَنْهَىٰ عَنِ ٱلْفَحْشَآءِ وَٱلْمُنكَرِ وَٱلْبَغِيْ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ لَعَلَّكُمْ مَذَكَرُونَ ﴾

اورالله تعالی نے فرمایا کہ:

'' بے شک القد تعالیٰ عدل اوراحسان کرنے اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتے ہیں اور بے حیائی منکرات اور ظلم دزیادتی کرنے ہے منع فرماتے ہیں وہ تہمیں نصیحت کرتے ہیں تا کتہمیں موعظت ہو۔''(انحل: ۹۰)

تغیری نکات: دوسری آیت میں ارشاد ہوا کہ عدل اور احسان کرواور رشتہ دارول اور قرابت داروں کے ساتھ صدرتی کرد اور ان کے ساتھ عطاؤ بخشش کارویہ اختیار کرواور برے کامول بری باتوں اورظلم وزیادتی سے باز رہو۔ آیت کریمہ اس قدر جامع آیت ہے کہ حضرت عمداللہ من مسعود رضی القدعنہ نے اسے قربین کریم کی جامع ترین آیت قرار دیا ہے کہ اس میں تین سب سے اعلی اور بلند ترین اور نمایاں ترین اخلہ تی اوراجتاعی تعیمات کا تھم فر مایا ہے اور تین بہت بڑی برائوں سے منع فرمادیا ہے۔ (معاد ف اخر س)

#### ہر خص اینے ماتحت افراد کامسئول ہے

١٥٣ وَعَنِ ابُنِ عُمَرَ رَضِى اللّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولٌ اللّهِ صلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكُومِ وَعَنِ ابُنِ عُمَرَ رَضِى اللّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولٌ اللّهِ صلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّهُ مَلْ وَكُلُّكُمُ مَسْتُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ الاضامُ رَاعٍ وَمَسُؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرّجُلُ رَاعٍ فِى مَال سَيَدِه وَمَسُؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِهُ أَو الْمَرَأَةُ رَاعِيةٌ فِى بَيْتِ زَوْجِها وَمَسُؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِهُ أَو الْمَحَادِمُ رَاعٍ فِى مَال سَيَدِه وَمُسُؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِه مُتَفَقٌ عليهِ .

تخريخ صدي ( ۱<mark>۵۳).</mark> صحيح اسحاري، دب بجمعة في الفري والمدن . صحيح مسلم، كتاب الامارة، بات قصيله الامام العادل

کلمات ِحدیثِ: کیم رح به تم میں ہے ہرائیب گران اور ذمہ دار ہے اور ہرائیب ہے اس کی ذمہ داریوں ئے ہارے میں سوال ہوگا کہ ان کوامقہ کے بتائے ہوے احکام کے مطابق یورا کیا ہائیں۔

شرح صدیث. فرد داریوں کو احسن طریقے پر پورا کی بہتیں ، حکمران اپنی دیٹیت میں مسئول اور ذمہ دار ہے اور برایک سے سوال ، وگا کہ اس نے ، پنی فرمد داریوں کو احسن طریقے پر پورا کیا بہتیں ، حکمران اپنی زیرنگرانی تمام افراد کے ہارے میں ذمہ داراور مسئول ہے " دمی اپنے اہل خانہ کے بارے میں جوابدہ ہے تورت اپنے شو ہر کے گھراور اس کے بچوں کے ہارے میں مسئول ہے ورخادم اپنے مالک کے مال کے ہارے میں جوابدہ ہے لینی معاشرے کا کوئی فردمسئولیت اور جوابد ہی ہے دورانیس ہے۔ (مرھة المتقیں ، ۱ ۲۷)

ال حدیث کی شرح اس سے پہلے (مدیث ۲۸۵) میں گزر چکی ہے۔

دھوکہ باز حاکم پر جنت حرام ہے

٣٥٣ وعنُ أَسَى بَعْدَى مَعُقَل بُنِ يسَادٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنُهُ قَالَ : سَمِعُتُ رَسُوُلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ يَقُولُ : "مَامِنُ عَبُدٍ يَسُتُرُعيُه اللَّهُ رَعِيَّةً يَمُونُ يَوْمُ يَمُونُ وَهُوَ عَاشٌ لِرَعِيَّتِه اللَّه حَرَّمَ اللَّهُ عليُه الْحَدَة" وَمُتَعَيِّهُ عَنْبُه

وَ فَيُ رَوَابَةً : "فَلَمُ يَحُطُهَا بِنُصُحِه لَمْ يَجِدُ رَأَنْحَة الْجَنَّة وَفِي رِوايةٍ لَمُسْلِمٍ!

مامنَ أميْرٍ بِلَى أَمُورِ المُسْلِمِينِ ثُمَّ لايْجُهِدُ لَهُمْ وَلَمْ ينْصِحُ لَهُمْ الَّا لَمُ يَدُخُلُ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ .

( ۱۵۴ ) حطرت ابو یعلی معقل بن یه روضی الله عند سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم کالٹیم کوفر ماتے ہوئے سن کہ جس بند سے کواللہ تعالی کسی رعیت کا گران بنادیت ہے اور وہ اس حال میں مرتا ہے کہ اس نے ، پنی رعیت کو دھو کہ ویا ہواللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام فر ما ویتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ اگر اس نے خیرخو ہی کے ساتھ حقوق کی حفاظت نہیں کی تو وہ بنت کی خوشبو بھی نہیں سو تکھے گا اور سیجے مسلم کی ایک رویت میں ہے کہ جو جا ممسلمانوں کے امور کا ذمہ دار بنتا ہے بھر ، ن کے حقوق کی ادائیگ کی سی نہیں کرتا اور ن کی خیرخو ہی نہیں کرتا تو وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

تخ تج مديث (۲۵۴): صحيح لسحاري، كتاب الاحكام، باب من استرعى رعية فيه ينصح. صحيح مسلم،

كتاب الامارة، باب قصل الامام العادل وعقوبة الجائر و لحث على برقق بالرعية و للهي على أدحال المشقة عليهم

رادی حدیث: حفرت معقل بن بیار رضی الله عند علیہ یہ بہت مدام دے اور سی حدیبیت آپ کے ساتھ تھا اور بیعت رضو یا کے موقعہ بیار موری ہیں ایک عند موری ہیں ایک عند ماروی ہیں ایک موقعہ پر ایک درخت کی شاخ ہے آپ کے اوپر سایہ کے رہے۔ آپ رضی الله عند سے ۱۳۲۷ احادیث مروی ہیں ،جن میں سے ایک منفق علیہ ہے۔ حضرت امیر معاویہ کے زمانہ خلافت میں انقال ہوں (الاصارة فی نمیر الصحارة)

شرح صدیث: انسان کواس دنیا میں ایک ذمه دار مخلوق بنا کر بھیج گیا یہ باعل آزاد پھرنے والے جانوروں کی طرح نہیں ہے بلکہ زندگ میں این سارے طرز بمن کا اور جمعیدا عمل واقوال کا جو بدہ ہے ورجو شخص اسلام یا کر شہاد تین اپنی زبان ہے ادا کر بیت ہے وہ ان تمام احکام پڑمل کرنے کی ذمه داری قبول کر لیتا ہے جواللہ تعالی نے اور اللہ کے رسول من تا ما حکام پڑمل کرنے کی ذمہ داری قبول کر لیتا ہے جواللہ تعالی نے اور اللہ کے رسول من تا میں کمی مراصل کے لیے مقرر فرم نے بیں۔

مسلمان حکمران کی ذمدداریاں اوراس کے فرائض وواجہات ایک عام مسلمان سے بہت زیادہ ہیں۔ حکمر ن اس امر کا ذمہ دار ب اوراس پرالندے یہاں جواب دہ ہے اوروہ تمام مسلمانوں کے جان و مال کی حفاظت کرے ،ان کی دینی اور دنیاوی بھدائی اور خیرخو بی ک م وقت فکر کرے اور ن کے جملہ حقوق واکرے اوران پرنہ خوظ مم وزیادتی کرے اور نہ کی کوکرنے دے۔

ان حقوق وفرائض میں ہے اگر کسی امر میں کوتا ہی ہوگئی اور ن کی تھیل کی تند ہی ہے کوششِ نہ کی اور جومسلہ نو ر کی طرف ہے اس پر

ذ مدداری عائد ہو کی تواس نے ان کی امانت میں خیانت کی اور ان کودھو کہ دیا ہے اللہ تعالی اس پر جنت حرام فرمادے گا اور وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا۔

ابن بطال رحمالله فرماتے ہیں کہ ظالم حکم انول کے لیے بیا یک سخت ترین وعید ہے کہ جس کواللہ تعالی نے اپنے بندول پر تکران اور حکمران بنایا اور وہ ان کے حقوق کی پاسبانی اور فرائض کی اوائیگی میں ناکام رہا اور ظلم وستم سے کام لیا تو ظاہر ہے کہ وہ اس حظیم امت کی ذمہ وار یول سے کیسے سبکدوش ہوسکے گا۔ (فتح الباری: ۷۶۶/۳۔ روضة المتقیں: ۱۹۰۱۲۔ شرح مسلم للنووي: ۱۶۱۲)

رعايا پرمشقت ڈالنے والے حاکم کی سزا

٢٥٥. وَعَنُ عَائِشَةَ رَضِىَ اللَّهُ عَنُهَا قَالَتُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ : يَقُولُ فِى بَيْتِى هَـنَا اللهِ عَنْ اللهِ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ مَا اللهُ عَلَيْهِ مَاللهُ اللهُ عَلَيْهِ مَا اللهُ اللهُ عَلَيْهِ مَا اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُو

( 700 ) مطرت عائشہرضی امتدعنہا ہے روایت ہے کہ رسوں اللہ مُکاٹیا گا میرے گھر میں ستے میں نے آپ مُکاٹیا کوفر ماتے ہوئے سنا کہ جو محض میری امت کے کسی معامد کا ذمہ دار ہے ، وروہ ان کی مشقت میں ڈائے تو تو بھی اس پر کختی فر مااور جومیری امت کے معاملات میں سے کسی معامد کا ذمہ دار ہے پھران سے نری کرے تو تو بھی اس سے نری فر ما۔ (مسلم)

مخريج مديث (٢٥٥): صحيح مسلم؛ كتاب الاماره، ماب فضل الامام العادل.

کلمات حدیث: ولسی: گرال بنا، وای بنا، حاکم بنا- ولسی و لایهٔ (باب حسب) والی بوناکس کے کام کانگراں ہونا، وی ،گرال سرپرست جمع اولیاء - والبی: حاکم جمع و لاۃ .

شری حدیث: جوشخص امت کا حاکم بے یاان کے کسی معاملہ کا گران ہے اس پر فرض ہے کہ وہ ان کے ساتھ نرمی برتے اور اچھی طرح پیش آئے اور ان کے حقوق وواجبات کوتند ہی سے اداکرے اور کسی طرح کی کوتا ہی نہ کرے۔

(شرح صحيح مسم للبووي: ١١٨,١٢)

#### میرے بعد کوئی نی نہیں آئے گا

٢٥١. وَعَنُ آبِى هُرَيُرَةَ رَضِى اللّهُ عَنُهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ كَانَتُ بَنُو اِسُرَآثِيْلَ تَسُوسُهُمُ الْآنبِيَآءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِى خَلَفَهُ نَبِى ، وَإِنَّهُ لَانبِيَ بَعُدِى ، وسيَكُونُ بَعُدِى خُلفَآءُ فَيَكُثُرُونَ " قَالُو : يَارَسُولَ اللّهِ فَمَا تَأْمُرُنَا ؟ قَالَ : "أَوْفُوا بِبَيْعَةِ الْآوَلِ فَالْآوَلِ، ثُمَّ اَعُطُوهُمُ حَقَّهُمْ وَاسْأَلُوا اللّه الّذِي لَكُمْ ، فَإِنَّ اللّهَ سَآئِلُهُمْ عَمَّااسْتَرُعَاهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

( ۱۵۲) حفرت الو ہریرہ رضی القدعنہ سے دوایت ہے کہ رسول القد ظُلُقُلُم نے فرہ یہ کہ بنی اسرائیل کی سیاست ان کے انبیاء کے ہاتھوں میں تھی جب کوئی پیفیرفوت ہوتا تو دوسرا اس کا جانشین ہوتا میر سے بعد کوئی نبیس ہے میر سے بعد خلف ، ہوں گے اور وہ کثرت سے ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول القد ظُلُقُلُم آپ اس بار سے میں ہمیں کی حکم فرہ تے ہیں فرہ یا کہ تم سب سے پہلے کی بعت کو پر اکر واور کی وان کاحق ان کو دواور اینے لیے القد سے ماگو کہ اللہ تع کی ان سے خود ان لوگوں کے بر سے میں باز پرس کریں گے جن کا انہیں والی بنایا ہے۔ (متفق علیہ)

تركزي من المراثيل . صحيح المحارى، كتاب الاسياء، بات ما ذكر عن سي المراثيل . صحيح مسلم، كتاب الاماره، بات وحوب وفاء بيعة الاول فالاول .

کلمات صدید: ان کی سیاست کرتے تھان کے سیاس امورسنج کے سیاس سیاسة (باب نعر) تعدید سیاس سیاسة (باب نعر) تدبیروانظ م کرنا، اجتماعی امورکی و کی بھال کرنا۔

شري صديث: بن اسرائيل يعني اسرائيل كي اوراد، اسرائيل حفزت يعقوب عليه اسلام كانقب تھا۔ اسر كے معنی ہيں بندہ اورائيل كے معنی ہيں بندہ اورائيل كے معنی ہيں الله ۔ اس طرح اسرائيل كے معنی ہيں عبدالله ۔ حضرت يعقوب عليه السلام كي اور اوران كي نسل بنواسرائيل كہلاتی ہے۔ بني اسرائيل ميں سيكے بعد ديگرے نبی آتے رہے اور ايک نبی وف ت پ جاتا تو دوسرا نبی اس كی جگه آجا تا۔ اس ليے ان كی دينی اور روحانی سیادت كے ساتھ ان كی دنیاوی قیادت بھی ان كے انبیاء كے ہاتھوں میں رہی ۔ فرمایا چونكہ ميرے بعد كوئی نبی آنے والانہیں ہے اس ليے ميرے بعد ميرے بعد مير حفافاء ہوں گے جومسلمانوں كے معامل ت كے ذمه دار بول كے جب تك وہ حق پر قائم رہيں ان كی اطاعت ضروری

مسلمانوں پرلازم ہے کہا پے تھمرانوں سے اپنے تعلق کو برقرار رکھیں ان کی خیرخوائی کریں اوران کی اطاعت کریں اور جوتمہارا حق رہ جائے اس میں حکمراں کی اطاعت سے نکلنے کی بجائے اللہ سے سوال کرواور اس سے ماٹکو کہ وہ تمہاری مشکلہ سے آسان کرے ور تمہارے معاملات درست کرے کیونکہ اللہ تعالی خودان حکمرانوں سے باز پرس کرنے والے ہیں کہ جن پراللہ تعالی نے انہیں امارت اور حکمرانی عطاکی تھی، انہوں نے اپنی ذمہ داریوں کو پوراکیا پنہیں۔

(فتح الباري: ٤/٢ ٣٤٤/٢ شرح صحيح مسلم للنووي: ١٩٢/١٢ روصة المتقين. ١٩٧،٢ يرهة المتقين: ١ ٥٢٨)

بدترین حاکم رعایا پرظلم کرنے والے

١٥٧. وَعَنُ عَآئِذِبُنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللَّهُ عَنُهُ آنَّهُ ۚ دَخَلَ عَلَىٰ عُبَيْدِاللَّهِ بُنِ زِيَادٍ فَقَالَ لَهُ . أَى بُنِيَّ إِنِّيُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ شَرَّالرِّعَآءِ النُّحُطَمَةُ فَإِيَّاكَ اَنُ تَكُونَ مِنْهُمُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ شَرَّالرِّعَآءِ النُّحُطَمَةُ فَإِيَّاكَ اَنُ تَكُونَ مِنْهُمُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

( - 70 ) حضرت عائمذ بن عمرورضی القدعنہ ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ مبید اللہ بن زید نے پاس گئے اور ن سے کہا کہا ہے بیٹے! میں نے رسول القد مُلْقِیْنِ کو پیفر ماتے ہوئے سنا کہ بدترین حکمران وہ ہیں جولوگوں پر ظلم کرنے والے ہوں۔ دیکھوتو ان میں سے نہ ہونا۔

تخ تى مديث (٢٥٧): صحيح مسدم، الإماره، باب فضيئة الإمام العادل وعقوبة الجائر.

كلمات حديث: حطمه: سخت مزاج فالم حكرال - حطم: برحم جروابا-

شر<u>ح حدیث:</u> ظلم اور نا انصافی بذات ِخود بہت بڑی برائی اور گناہ عظیم ہے اور اگر جائم جس کوائند نے اپنے بندول پراس لیے عکر ال بنایا ہے کہ وہ لوگوں کے سرتھ عدل وانصافی کرے اور ان سے نرمی اور شفقت سے پیش آئے وہ اگر ظلم و ناانصافی کرے تو اس کا گناہ بہت عظیم ہوگا وراس کی روزِ قیامت باز پرس شدید ہوگ ۔

(روصة المتقين: ١٩٨/ ٢ نزهة المتقين: ٥٢٩٠١)

اں حدیث کی شرح اس سے پہلے (حدیث ۱۹۶) میں گزر چکی ہے۔

### حاکم کورعایا کے حالات سے مطلع ہونا ضروری ہے

( ۱۵۸ ) حضرت ابوم یم از دی رضی الله عند بے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی الله عند ہے کہا کہ میں نے رسوں الله مُلُوطُ کو فرماتے ہوئے سنا کہ الله تعالی جس کومسمہ نول کے امور میں ہے کسی امر کا ولی بنا دے اور وہ ان کی ضرور توں، عاجتوں اور اس کے فقر کے درمیات رکاوٹ عاجتوں اور اس کے فقر کے درمیات رکاوٹ ڈال اس کے عضرت معاویہ رضی الله عند نے اس وقت ایک آ دمی مقرر کردیا کہ لوگوں کی ضرور تیں پوری کرے۔ (ابوداؤد، ترندی)

تخريج مديث (٢٥٨): سين اسى داؤد، كتباب البخراح، باب فيمه يسرم الامام من امر الرعية , المجامع للترمدي، ابواب الاحكام باب ما جاء في مام لرعية

راوی صدیت: حضرت ابومریم از وی رضی الله عند کسی نے کہا کہ ابومریم زوی اور ابومریم غسانی ایک بی بیں اور کی نے کہا کہ دو میں حافظ ابن حجر رحمہ المتدفرہ ت میں کہ ن کا نام بوعمرو بن صرة الحجنی ہے صحابی بیں شام میں وفات پائی ان سے صرف یکی ایک روایت مروک ہے۔ (دلیل العال حیں: ۲،۲،۲ محصر الأحودي ، ۲،۲،۲) کلمات و صدیم است می است می است و ساحت و الوگول کے درمیان اورا بنے درمیان تجاب ذال لیا، پینی توگول میں سے ضرورت مندول کوا بنا حد بہ بنیخ سے روکا اورا سی طرح ان کی حاجت کی تعمیل سے باز رہا۔ احت جاب بب افتعال چینی اندر آنے ہے وگول کوروئن سے میں خروں کی حاجت است دوں حاجت : بینی اس کی دما قبول ندہوگی اور نداس کی امید پوری ہوگی۔ مشرح حدیث میں فرمایا کہ اللہ تی لی اگر سمی انوں کے امور کا گران اور والی بنادے اور وہ ان کی ضروریت کو پورانہ کر سے ان کی حاجت اور اس کی حاجت اور اس کی حاجت اور اس کی حاجت اور اس کی ضرورتول کی تعمیل نہیں فرمائے گا۔ (تحدید کا حدیث عرفی کی ضرورتول کی تعمیل نہیں فرمائے گا۔ (تحدید کا حدید کی است کی حاجت اور اس کی ضرورتول کی تعمیل نہیں فرمائے گا۔ (تحدید کی از حددی : ۲۵۲۰)



البيّاك (٧٩)

#### الُوَالِيُ الُعَادِلُ **والىعادل**

٢٣٠. قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ :

﴿ ۞ إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُ بِٱلْعَدْلِ وَٱلْإِحْسَنِينِ ﴾ ٱلاَيَة .

الله تعالى نے فرمایا كه:

"بِ شِكِ اللَّه تعالى نِ عَلَم ديا بِ عدل ادرا حيان كا ـ " (النحل: ٩٠)

تغیری نگات:

عدل کے معنی برابر کرنے کے ہیں یعنی انسانوں کے درمیان ہر معاطے ہیں مساوات برتنا کدند کی کے ساتھ زیادتی ہواور نہ تا انسانی اور نہ عدل کے معنی برابر کرنے کے ہیں یعنی انسانوں کے درمیان ہر معاطے ہیں مساوات برتنا کدند کی کے ساتھ زیادتی ہواور نہ تا انسانی اور نہ ایسا ہوکہ کسی کا حق ادا ہونے سے دہ جائے یہ کسی کواس کے تق سے زیادہ دے دیا جائے ۔ احسان کے معنی اچھا کرنے کے ہیں اسلام میں ہر معاطے ہیں اور ہر بات میں احسان پیندیدہ ہے۔ عدل واحسان کرتا ہر مسلمان پر ہر بات میں لازم ہے لیکن اگر کسی پر کسی کی کوئی ذمہ داری عائد ہوتو اس کا بیفریضہ بڑھ جاتا ہے کہ وہ ہرا کی کے ستھ عدل واحسان کے ساتھ پیش آئے۔ (معارف الفرآن)

١ ٢٣. قَالَ تَعَالَىٰ :

﴿ وَأَقْسِطُوا إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَ ﴾

اورالله تعالى في ماياكه:

"انصاف كروالله تعالى انصاف كرنے والول كو پيند فرماتے بيں ـ " (الحجرات : ٩)

تغیری نکات: دوسری آیت بی فرمایا که مسلمانوں کا فرض ہے کہ جب بہم دوگر وہ برسر پیکار ہوں تو ان کے درمیان سلے کرادی اوران کے درمیان اس طرح عدل وانساف سے فیصلہ کریں کہ جس بیس کسی کی طرف داری بیاجا نب داری کا شائبہ تک نہ ہواور بیاس لیے کریں کہ الشہ تعالی انساف کرنے والوں کو پہند فرماتے ہیں۔ (تفسیر عثمانی)

### سات آدمیوں کوعرش کے سامید میں جکہ ملے گی

١٥٩. وَعَنُ آبِي هُرَيُوةَ رَضِى اللّهُ عَنُه عَنِ النّبِيّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "سَبُعَةَ يُظِلُّهُمُ اللّهُ فَى ظِلِّهِ يَعَلُ وَسَلَّمَ قَالَ: "سَبُعَةَ يُظِلُّهُمُ اللّهُ فَى ظِلِّهِ يَعَادَةِ اللّهِ تَعَالَىٰ، وَرَجُلَّ قَلُهُ مُعَلَّقٌ فِى فِي ظِلِّهِ يَعَادَةِ اللّهِ تَعَالَىٰ، وَرَجُلَّ قَلُهُ مُعَلَّقٌ فِى اللّهِ عَلَيْهِ وَتَقَرَّقًا عَلَيْهِ وَتَقَرَّقًا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتُهُ امُواَةً ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ اللّهِ الْجَعَمَعَ عَلَيْهِ وَتَقَرَّقًا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتُهُ امُواَةً ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ اللّهَ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَكُونَ عَلَيْهِ وَتَقَرَّقًا عَلَيْهِ وَتَقَرَّقًا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتُهُ اللّهُ مُاللّهُ فَاللّهُ عَلَيْهِ وَرَجُلٌ وَعَلَيْهِ وَرَجُلٌ مَاللّهُ عَلَيْهِ وَرَجُلٌ مَا لَا يَعْلَمُ شِمَالُه مُ مُاللّهُ عَلَيْهِ وَرَجُلٌ وَرَجُلٌ وَرَجُلٌ وَرَجُلٌ مَا عَلَيْهِ وَمُعْلَا اللّهُ عَلَيْهِ وَلَهُ مُنْ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَهُ مَا لَا يَعْلَمُ شِمَالُه مُ مُاللّهُ عَلَيْهِ وَمَعْلَقًا عَلَيْهِ وَمَا عَلَيْهِ وَمَا عَلَيْهِ وَمُعَلّا وَاللّهُ عَلَيْهُ وَمَاللّهُ عَلَيْهِ وَمَا عَلَيْهِ وَمُنْعَلَمُ عَلَيْهُ وَلَمُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَمَعْلَى اللّهُ عَلَيْهُ وَمُ اللّهُ عَلَيْهِ وَمَعْلَمُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَلَهُ عَلَيْهِ وَلَعُلُولُ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَمُ عَلَيْهِ وَلَهُ عَلَيْهُ مُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ مُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللّهُ اللللّهُ اللللّهُ اللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ اللللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ اللل

ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتُ عَيْنَاهُ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

( 709) حضرت ابو ہرمیہ درضی القد عنہ ہے دوایت ہے کہ درسول القد خلافی آنے فرمایا کہ سمات افراد ہیں جن کو القد تھی لا اپنے میں جگدد ہے گا جس دن اس کے سائے میں جگدد ہے گا جس دن اس کے سائے کہ سائے میں جگدد ہے گا جس دن اس کے سائے کے سواکوئی سائیہ نہوگا انصاف کرنے والاحکم ان وہ نو جوان جواللہ کی عبادت میں پلا بڑھا ہو۔ وہ آدمی جس کا دل مجد میں اٹکا ہوا ہووہ دو آدمی جو صرف اللہ کے لئے آپ میں محبت کرتے ہوں اس پر ملتے ہوں اور اس پر جدا ہوتے ہوں اور وہ آدمی جس القد سے ڈرتا ہوں اور وہ آدمی جواس ہوتے ہوں اور وہ آدمی جس القد سے ڈرتا ہوں اور وہ آدمی جواس طرح چھپا کرصد قد کرنے کہ با تھی ہاتھ نے کیا دیا اور وہ آدمی جوخوت میں القد کا ذکر کرے اور اس کی یا دیس اس کی آنکھوں ہے آنو بہنگلیں۔ (متفق علیہ)

تخ تك مديث (١٥٩): صحيح البخاري، ابوات صلاة الحمعه، باب من حلس مي المسجدينظر الصلاة.

صحيح مسلم، كتاب الزكواة، مات فضل اخفاء الصدقة

كلمات حديث: فاضت عبداه: اس كى دونون آنكھول سے آنسو بہد پڑے مد فاص فيصاماً (باب ضرب) بهذا ـ

بشرج مدید: سات آدی بین جوروز قیامت الله کے ساید رحمت میں ہوں گے جبکداس کے ساید رحمت کے سواکوئی سامیہ ند ہوگا۔

مسلمانوں کا عظر ان جوعدل وانصاف سے حکومت کرے۔ایبانو جوان جس نے عفوان شباب سے اپنی زندگی اللہ کی عبادت ہیں گزاری ہواور گنا ہول سے بازر ہا ہو، وہ آدمی جس کا دل مسجد میں انکا ہوا ہو، وہ آدمی جو دوسرے سے صرف اللہ کی خاطر محبت کرتا ہو۔ اور اس کی محبت میں کوئی دنیاوی غرض شامل نہ ہو۔ وہ آدمی جو گناہ کے سارے دواعی موجود ہونے کے باوجود محض اللہ کے خوف سے اس سے باز رہا ہوں اللہ کی راہ میں اس طرح چھیا کرخ چ کرے کہ خود اس کے بائیں ہاتھ کو پیدنہ ہوکہ دائیں ہاتھ نے کیا خرج کیا۔

اس صدیث میں سات افراد کا ذکر فر مایا ہے قیامت کے دن ان کی تسموں کی تعداد ستر تک پینی جائے گی جیسا کہ حافظ سخاد کی نے فر مایا ہے اور علامہ سیوطی کہتے ہیں کہ سات کے عدد پراکتفاءان اعمال کی اہمیت اور ان کی فضیلت کی وضاحت کے لیے ہے۔

ال مديث كي شرح اس سے يہلے (مديث ٢٤٨) ميل كرر چكى ہے۔ (نوهة المتقبى: ١/٣٣٦)

### عادل حکمرانوں کے لیے خوشخبری

٢٦٠. وَعَنُ عَبُدِ اللّٰهِ بُنِ عَمْرِ وبُنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنُهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَا وَلُوا"
 وَسَـلَـمَ : "إِنَّ الْـمُـ قُسِـطِيْنَ عِنُدَ اللّٰهِ عَلَىٰ مَنَابِرَ مِنْ تُورٍ : اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُونَ فِى حُكْمِهِمُ وَاَهْلِيهِمُ وَمَا وَلُوا"
 رَوَاهُ مُسُلِمٌ .

( ٦٦٠ ) حضرت عبدالله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما سے مروى ہے كدرسول الله عَلَا فَكُمْ نے فرمايد كدانصاف كرنے والے اللہ تعالى كے پاس نور كے منبرول پر ہول كے وہ لوگ جوائي حكومتول ميں اسپنے صروالوں ميں اوران لوگول ميں جن كے وہ والى ميں

انصاف کرتے ہیں۔ (مسلم)

م عديث (٢٦٠): صحيح مسلم، كتاب الاماره، باب قصل الامام بعادل وعقوبه بحائر

كلمات حديث: المقسطين الصاف كرف واليار افسط اقساط (باب افعال) عمل والصاف كرنار

شرح حدیث:

مرح حدیث:

مرح حدیث:

مول گے بیدہ وگ بیں جوعدل وانصاف کریں گیا ہے ان کوجوبھی ذمہ داری اور جس درجہ کی حکمر انی سپر دہوگ وہ اس میں مدل وانصاف کے بیدہ وگ بیں جوعدل وانصاف کریں گیا بینی ان کوجوبھی ذمہ داری اور جس درجہ کی حکمر انی سپر دہوگ وہ اس میں مدل وانصاف کے کام لیس گےخواہ وہ عمومی حکمر انی ہویا خصوصی جیسے قضا اور احتساب و نیبرہ یا اس کا تعلق بیموں کی دیکھ بھال یا صد قات کے انتظام سے یا الل خانہ کے حقوق وواجب ت کی ادائیگ سے ہووہ ہرجگہ اور ہرموقعہ برعدل وانصاف کرتے ہیں۔

(شرح صحيح مسمه لسووي ١٢٠ ١٧٧)

#### التحقياور برے حاكم كى پېچان

" تُصلُّون عَنيْهِمْ " . تَدْعُوْن لَهُمْ .

( ۱۹۹۸) حضرت عوف بن ولک رضی القدعنہ ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول مقد کالظفا کوفر و ت میں کہ میں سے رسول مقد کالظفا کوفر و ت میں کہ میں رہے بہترین حکمران وہ ہیں جن ہے محبت کرواوروہ تم ہے محبت کر ہیں تو ان کے حق میں دو کر واوروہ تمہیں جن کو میں المیند کر میں اور تمہارے برے حکمران وہ ہیں جن کوتم نا پیند کر و وروہ تمہیں نا پیند کر میں تم ان کو بر جھلا کہوہ تمہیں برا بھلا کہیں۔ روی نے بیان کیا کہ ہم نے عرض کیا کہ بم ن کی بیعت قور دیں؟ تو آپ مخاطفا نے فرویا نہیں جب تک وہ تمہارے اندر نماز قائم کرتے رہیں۔

نصبور عبهه: تم ان كيليدع كرتي بور

تخ تك عديث (١٢٢): صحيح مسلم، كناب الامارة، باب حيار الائمة و شرارهم.

کلمات ودید: تصدول علیهم: تم ال کے سے دعا کرتے ہو۔ صدی صلان (باب ضرب) صدی علیهم وعادی۔ ناددهم: انہیں جھور دیں، انہیں اتاردی، ان کی بیعت توڑدیں اور ان کے خلاف خروج کریں۔

شرح حدیث: حکام اور رعایا کارشته اس امر پر ستوار ہے کہ حکام عدر و تصاف کریں وربیخ محکوم لوگول کے حقوق اوا کریں اور

ندان پرضم ہونے دیں اور نہ خووظم کریں اور محکومین کوچ ہیئے کہ وہ اپنے حکمرا نوں کی حاصت سریں اور ان سال میں ہیٹس سریں ورین کی تکریم کریں اور ان کی کامیابی کے دعا گوہوں تا کہ وہ بھی پنی رعایا کے فتی میں خیرخواہ و اسا گو، و باللہ بیار ستان نیار ستان نیار ستان کی میک میں امن و مان قائم ہوسکتا ہے اور ترقی کی شہراہ کھل سکتی ہے۔

جب حکمران شرائط اہارت پر پورے اتر تے ہول ور ن کی حکمر نی قائم ہوجے اورلوگ نہیں تنایم کریں تا پھر ان نے خاف بغادت ورمنا زعت جا ئرنہیں ہے جب تک وہ نماز قائم کرتے رہیں اوران ہے کھو گفر کا ہر ندہو۔

(شرح صحيح مستم سوواي ۱۲ ٪ ۲ ٪ روف استان ۲

# تین قتم کے لوگوں کے لیے جنت کی خوشخری

١٩٢٢ وغنُ عِيَاض بُن حِمَارٍ رضى اللَّهُ عنهُ قال سمعتُ رسُول الله صلى اللَّهُ عليه وسلّم تقول "الهن الجنّة ثلاته"
 "الهن الجنّة ثلاته"

- ا ذُو سُلُطَان مُقُسطٌ مُوَفَقٌ
- ٢ وَرَجُلُ رَحَيْمٌ رَقَيْقُ الْقَلْبِ لَكُلِّ دِى قُرْسى وهُسلم .
  - وغفيف متعقف دُوْعِيالٍ . رواهُ مُسلمٌ .

( ۱۹۲۶ ) حفرت عیاض بن حمار رضی الله عند سے مروی ہے کہ بیان کرت ہیں کہ میں نے رسال اللہ کافیڑا کوفر ہات ہو۔ سنا کہ تین قشم کے وگ جفتی ہیں ، فصاف کرنے و یہ خطران ڈسے جھائی کی تو فیق کی ہو، مہر بات آدئی ڈس ۱۵ س سر شندہ ور ہ<sup>ا م</sup>سمان کے لیے زم ہو۔ وویا ک دامن جوعیاں دار ہونے کے باوجود سوال ہے دیجے و سرور ( مسلم )

كلمات حديث: موفق: في وَنَقَ عَلَى موه في الله على الله كانب سرابنما في عطا الوفي الور

شرب حدیث. تین می اہل جنت میں سے ہیں ، یک وہ خص جس کوائند تعالی نے ولی سیاریا قدۃ ارعص فر ، یا اور وہ اللہ کی و فیق سے ان و گوں نے درمیان عدل وانصاف کر ناہے جواس کی زیر عکمرانی ہیں ور ن کی فیرخوا می وران لی بھوں ٹی ہیں گارہتا ہے۔ دوسر وہ رقیل اعلب رحم دل انسان جو عزیز وقریب یا جنبی اور جید ہر یک سرتھ مہر بانی اور محبت سے بیش تا ہے ورتیہ ہے ، و عنت آب انسان جو ضرورت مند ہونے کے بوجود اللہ پرتو کل کے رہتا ہے نہ سی سے سوال کرتا ہے ورندا پی اور بیخ میاں کی کھنت کے ہے ، سرام کی جو ضرورت مند ہونے کے بوجود اللہ پرتو کل کے رہتا ہے نہ کی سے سوال کرتا ہے ورندا پی اور بیخ میاں کی کھنت کے ہے ، سرام کی جانب ، کل ہوتا ہے۔ (روصة معلق معلق ۲۰۲۰ مره اللہ معنق ۲۰۲۰)

المِتَاكِ (٨٠)

وَجُوُبِ طَاعَةِ وُلَاةِ الْأُمُورِ فِى غَيْرِ مَعُصِيةٍ وَ تَحُرِيْمِ طَاعَتِهِمُ فِى الْمَعُصِيةِ حَمرانوں كان امور شاطاعت كاوجوب جومحصيت نهوں اورناجائز امور شان كى اطاعت كى حرمت

## الله تعالى اوراس كرسول الثالة اورحاكم كي اطاعت كاحكم

٢٣٢. قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ :

﴿ يَا أَيُهَا الَّذِينَ اَمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِمِكُمْ ﴾ الله تعالى فرمايا به كر.

"اے ایمان وا بواا طاعت کرواللہ کی اور رسول کی اور ان کی جوتمہارے حکمران ہیں۔" (انساء: ۵۹)

تغیری نکات: تعالی کا ہے، دنیا کے حکمران اپنی حکمرانی میں اس کے تائع ہیں اللہ تعالی ہی اختیار وافتد ارعطا کرتا ہے اس لیے وہ پابند ہیں کہ وہ اس اختیار گواللہ کے حکم ان اپنی حکمرانی میں اس کے تائع ہیں انہیں اللہ تعالی ہی اختیار وافتد ارعطا کرتا ہے اس لیے وہ پابند ہیں کہ وہ اس اختیار گواللہ کے حکم کے مطابق استعمال کریں۔ دوسرے بیا کہ باشندگانِ ملک کے حقوق اللہ کی امانتیں ہیں جو حکمرانوں کوادا کرنی چاہئیں۔ تیسرے بیا کہ حکمرانی بطور نیابت ہے اصل نہیں ہے جو تھے بیا کہ حکمرانی کی اساس عدل وانصاف ہے۔

(معارف القرآن)

### مناويحكم ميس حاكم كى بات مانتاجا تزنبيس

٢٦٣. وَعَنِ ابْسِ عُسمَرَ رَضِى اللَّهُ عَنهُمَا عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "عَلَى الْمَوْءِ الْمُسُلِمِ السَّمُعُ وَالطَاعَةُ فِيْمَا آحَبٌ وَكُوهَ إِلَّا اَنْ يُؤْمَرُ بِمَعُصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعُصِيَةٍ فَلا سَمْعَ وَلاطَاعَةً! " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. السَّمُعُ وَالطَاعَةُ! " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (٦٦٣) حَرْتَ عِداللهُ بِنَ عُرَضِ اللَّهُ عَهَا سِروايت بِكُهُ فِي كُرِي كَالْمُا لَا عُرْمايا كَمُسْلَمان كَهِ لا زم بِكُده سِن

اوراطاعت كرے خواہ كوئى تھم اس كويسند ہويا ناليند ہوالا بيك اسے كى معصيت كاتھم ديا جائے اگر معصيت كاسم ديا جائے تو اس ميں سمع و طاعت نہیں ہے۔ (متفق علیه)

تخ تك مديث ( ٢٦٣): صحيح السخاري، كتاب الاحكام، باب السمع، و الصاعة اللامام. صحيح مسلم، كتاب

الاماره، باب وجوب طاعة الامراء في غير معصية وتحريمها في المعصية.

کلما<u>ت حدیث:</u> السمع و الطاعة: لینی تکرانوں کے احکام سناادران کی اطاعت کرنا۔

شرح حدیث: امام نووی رحمه التدفر ماتے ہیں کہ اس امر پرعلاء کا اتفاق ہے کہ جب حکمران شرعی طور پر متعین ہوا ہوتو جائز امور میں اس کی اطاعت لا زم ہے کیکن اگر وہ کسی ایسی بات کا حکم دے جس میں اللہ اور اس کے رسول مُکاٹلاً کے حکم کی خلاف ورزی ہوتو اس میں اس کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔ میضمون متعدد احادیث میں وارد ہواہے چنا نچھیج بنی ری کی روایت میں ہے کہ آپ مُلاقیم نے فرمایا کے سنو اوراطاعت کرواگر چیکوئی حبثی غلام تمہارے او پر حاکم بناویا گیا ہو۔ حضرت ابوذ ررضی الله عندے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میرے خلیل مُلْاَثِمُ نے مجھے دصیت فر مانی کہ میں سنول اوراطاعت کروں اگر چہ حکمران کوئی ناک کان کٹاغلام ہو۔ حضرت انس بن ماسک رضی الله تعالی عندے مروی ہے کہ آپ مُلَقِّق نے فرمایا کہ سنواوراطاعت کرواگر چیتمہارے اوپرکوئی اید عبشی غلام حاکم ین دیا جائے جس کاسر کشمش کی طرح ہو،اورحضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہماہے روایت ہے کہ رسول الله مَانْ اللهُ عَالَیْ کمایا کہ اگر کو فی شخص امیر کی کوئی ایس بات دیکھے جواسے ناپند ہوتو انے چاہیے کہ صبر کرے کیونکہ اگر کوئی بالشت جربھی جماعت سے جدا ہوا تو اس کی موت جابیت کی موت

(فتح الباري ٧٤٣/٣٠ شرح صحيح مسلم لسووي: ١٩٠،١٢ روصة المتفيل: ٢٠٥٠)

طافت کے موافق حاکم کی اطاعت لازم ہے

٢ ٢٣. وَعَنُهُ قَالَ : كُنَّا إِذَا بَايَعُنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنا "فِيْمَا اسْتَطَعُتُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

( ۱۹۲۴ ) حضرت عبدالله بن عمرضی الله عنهما ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول الله مُکافِیخا ہے مع وطاعت کی بیت کرتے تو آپ کا فافر ماتے جن میں تمہاری طاقت ہو۔ (متفق علیہ)

تخ تح مديث (٣٢٣): صحبح المخارى، كتاب الإحكام باب السمع والطاعة للامام. صحيح مسلم، كتاب الاماره، مأب البيعة على البيعة .

> فيما استطعتم . يعني بيعت ان امور كساته خاص بجن مين استطاعت اورقدرت مور كلمات حديث:

حاتم کی اطاعت دوشرطوں کے ساتھ ہے ایک شرط تو یہ ہے کہ اس کے احکام اللہ کے اور اللہ کے رسول کا ٹیٹا کے شریح حدیث: ا حکام کے خدف نہ ہوںاور دوسر ہے ہے کہ وہ جو حکم دے وہ انسانی قدرت اورا ستطاعت میں ہو ورحاً م کو جاہیے کہ وہ اپنے ہر حکم میں وگوں کی مسلحتوں کو چیش نظرر کھے اوران کومشقت میں مبتوا نہ کرے۔

(فتح الباري ٣ ٧٧٢ ـ روصة المتقس ٢٠٤ ـ ٢٠٤ ـ ١١٠٥ الفالحيل . ٣ ١٠٩٠)

### جوحاکم کی اطاعت نہ کرے اس کی موت جاہلیت کی ہوگی

١٦٥ وعَنهُ قَالَ سمِعْتُ رَسُول اللّهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم يقُولُ. مَنْ حلَعَ يَدًا من طَاعةٍ لقِي اللّه يؤم الْقيَامة و لا حُحَة له ، ومن مّات وليس في عُنقِه بيعةٌ مات مِيتةً جاهِليّةٌ " رواهُ مُسلمٌ .

وفني روايةٍ له: . ' ومن مات وهو مُعارِقٌ لِنْجماعةِ فانَه ' يمُؤَتُ مِنْهَهُ جاهِلِيَة " .

" المِينَةُ " بكسر المِينَم.

( 370 ) حضرت عبد ،بتد بن عمر رضی القد عنهم سے رویت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسوں القد طالیخا، کوفر مات ہوئے سنا کہ جس نے اطاعت سے ہانچھ کھینچ ہیا تو وہ مقد تعالی ہے قیامت کے روز اس صال میں ملے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہو گ ورجواس حال میں مراکہ سن کا گردن میں کسی کی بیعت نہیں تو وہ جالمیت کی موت مر۔ ( مسلم )

اور حفزت مبدامند بن عمر رضی المدعنها ہے مروی ایک روایت میں ہے کہ گرکو کی جماعت سے جدا ہو کہ مراوہ جامیت کی موت مر مینه کا غظامیم کے زیر کے ساتھ ہے۔

تخ تك مديث (٢٢٥): ٠٠ صحيح مسلم، كتاب الأماره، باب الأمر بدوم الجماعة عبد طهور الفتل.

كلمات صديت: من حسم بدا من صاعب جو تكمران في اطاعت النكرس كي بيعت ورد و مدوق المعماعة مسار أول كي بيعت ورد و المعماعة مسار أول كي بهاعت معين والا و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و الله و ا

شرح مدیث: اسدم نے مسلم نواں کے بتی داور اتفاق کی تعلیم دی ہے اور رسول ابتہ مظافیظ نے فرمایہ ہے کہ تمام مسلمان بہم اس کے ایک مضبوط عمدت کی طرح ہیں جس کا ہر حصد دوسر سے حصے کی مضبوطی کا باعث ہے۔ اتبی دوا تفاق کے لیے نظم ملت لازی ہے اس لیے خلف ء اور حکمر انوں کی اطاعت کو لہ زم قرار دیا گیا اور ان کی بیعت کر لینے کے بعد بینی ان کی حکمر فی تسلیم کر لینے کے بعد ان کی اطاعت سے نظل جانا ہے جو جائز اور درست نہیں ہے اس لیے فرمایا کہ جس نے اطاعت امیر کا عہد کر کے اسے تو ژدیو وہ جائیں جس میں مرب منتشر اور پراگندہ قبائل میں بھر ہے ہوئ تھا اور ان کا کوئی سربراہ یا حاکم ایسانہیں ہوتا تھا جس کی سب اطاعت کرتے ہوں اس طرح اس شخص کی موت ہوگی بینی ایک گنبگار کی موت مرا۔

(دبس الفالحين ٣٠ ١٠٩ ووضه المتقبل ٢٠٤)

# حاکم غلام ہوتب بھی اس کی اطاعت کی جائے

٧٧٧. وَعَنُ أَنَـسٍ رَضِـىَ اللَّهُ عَنُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَنَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ · '' اِسُمعُوا واَطِيُعُوا وإِن اسْتُعُمِلَ عَلَيْكُمُ عَبُدٌ حَبَشِىٌ كَانَّ رَأْسَه ' زَبِيْبَةٌ .'' زَوَاهُ الْبُحَارِيُّ

( 377 ) حضرت انس رضی الله عند سے روایت ہے کہ رسول الله عنظیم نے فرمایا کہ سنواور اطاعت کرواگر چیتم پر کوئی ایس جبتی غلام حاکم بنادیا جائے جس کا سر مشمش کی طرح ہو۔ ( بخاری )

تخريج مديث (٢٢٢): صحيح البحاري، كتاب الادان، باب امامة العبد والمولى.

کلمات صدید: سنت مل: بنادیا گیا، عامل مقرر کردیا گیا، حاکم بنادیا گید است عدل (باب استفعال) عامل کے لفظی معنی کام کرنے والا اورا صطلاحی معنی بین حکومت کا کارندہ امیر حاکم۔

شرح حدیث: حدیث میں عال سے مراد وہ حاکم یا امیر ہے جو ضیفہ کے ماتحت ہو یعنی آگر کسی علاقے کا حاکم کوئی حبثی غلام بھی مقرر کر دیا جائے تب بھی اس کی اطاعت لازم ہے اوراس کی نافر مانی اور عدم اطاعت جائز نہیں ہے کیونکہ حاکم کی اطاعت انہی امور میں ہے جو القد اور سول ملٹاؤٹی کے احکام کے مطابق ہول اور تمام مسلمان برابر ہیں ان کے درمیان رنگ وسل ورجنس کا کوئی فرق نہیں ہے ہر ایب مسلمان جو القد اور رسول کے احکام کا ماننے والا اور ان پڑمل کرنے والا ہو وہ مسلمانوں کا حاکم بن سکت ہے اور مسلمانوں پر اس ک اطاعت لازم ہے۔ (فتح الباری: ۱۹۶۹ میں دوصہ المتقین: ۲۰۵۲ میں المان خیس ۱۹۰۳)

#### ہر حال میں حاکم کی اطاعت کی جائے

٢١٧. وَعَنُ أَبِى هُرُيُرَةَ رضِى اللّهُ عنهُ قَالَ. قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عليْهِ وسلّم "عليك السّمُعُ وَالطَّاعَةُ فِى عُسُوكَ وَيُسُوكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكُوهِكَ وَآثَرَةٍ عَلَيْكَ . " رَوَاهُ مُسُلِمٌ .

(٦٦٧) حضرت ابو ہربرہ رضی، مقدعنہ ہے روایت ہے کہ رسول الله مُظَلِّم نے فرمایا کہ تمہارے او پرسننا اوراط عت کرنالازم ہے ۔ تنگی ہویا آسانی خوثی ہویا ناخوثی ہرصال میں اصاعت کرناہے بلکہ اگر تمہارے او پر دوسروں کو ترجیح دی ج ئے بب بھی اطاعت لازم ہے۔ (مسلم)

تخريج حديث (٢٧٤): صحيح مسلم، كتاب الاماره، مات و حوب طاعة الامراء، في غير معصة و تحريمها في المعصمة كالم<mark>ات حديث</mark>: عسر المتفاقي بين المراد من على المناطقة الامراء في عبر معصة و تحريمها في المعصمة كالمات حديث عسر المتفاقية عبر من المناطقة المناطقة المنام بين المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المناطقة المنا

پیش ظرا آبرائیٹ فرویا چندافی ادجینسی احکام کی تعلیا ہیں تکی یا دشواری محسوس کریں یا انہیں وہ احکام پیچ بیسیاں انہیں ندمعلوم ہوں تو بیھیرین کی اطاعت سے نکلنے کا جواز فراہم نہیں کرتیں۔ بلکہ ہرجات میں اطاعت وانقیاد دوئری ہے اور اس صورت میں بھی مازم ہے جب کوئی شخص کی منسب کا خود تو ہل مجھتا ہواور اس تو پھوڑ کرکسی اور کومقرر کردیا جائے۔ غرض ایک مرتبدا جاعت قبوں کر مینے کے جد ہرجالت میں اجاءت ، زم ہے۔ (روصلہ محسول ۲۰۲۲ میں دلیل الفاحیل ۱۱۰۳ مصد حق ۳۰ (۲۱۲)

#### آخری زمانه فتنه اورآ زمائش کا بوگا

ومنُ سايَعَ اصَامًا فاغطَاهُ صَفْقَةَ يده وَثَمَرةَ قَلْبه فَلْيُطِعُهُ إِنِ اسْتطاع، فَإِنَ جَآءَ احرُيُنَادِعُه واصُرِنُوا عُنْق الْاخر '' رواهُ مُسْلِمٌ .

قَوْلُه " يَنْتَصْلُ " اي يُسابقُ بالرَّميُ بالنَّهُلِ والسُّشَابِ

" والُحشـلُ " بـفَتُـحِ الْـجِيْمِ والشيُن الْمُعُحمة وبالرَّاءِ · وهي الدَّوابُ الَتِي تُرعى وتبيُتُ مكابها . وقولُه.

" يُرقِقُ بَعُضْها بعُضا " . اي يُصيَرُ بمُصَمه بعضا رَقيْقًا - اي حفيْفا لعِظم مَابعُده فالثَابي يُرقِقُ الاوّل وقبُل معُناهُ يُسَوَّقُ نعُضُها الى بَعُض نَتَحُسِيْنها وتَسْويُلهَا، وقيْلَ يُشْبهُ بعُصُهَا بعْضًا .

( ۱۹۹۸ ) منترت عبدالمذعمر ورضی الله عند سے رویت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول لله مظالم کے ساتھ ایک مقام پرقیام کیا۔ ہم میں سے بچھ سپنے فیلے در سے ہر رہے تھے اور بچھ تیر ندازی کا مقابد کر رہے تھے اور بحض مویشیوں میں مصروف تھے کہ رسوں لله مظالم کے من دی نے واز دی کہ نماز تیا ہے۔ ہم سب آپ مظالم کے پاس جمع ہوگئے۔ آپ مظالم نے ارش وفر ویا کہ جھ سے پہلے جو نی ہواس پر مازم تھا کہ وہ پن مت کو ن سب بھلائی کے کاموں کو بتلاے جن کو وہ جانتا تھا وران ہر ٹی کی باقوں سے ن کو ڈرائے جن کووہ جانتا تھ کہوہ بری میں تمہاری اس امت کی عافیت اس کی پہلے جھے میں ہاوراس کے آخر میں آزمائش رکھی گئی ہاور ناگوار امور پیش آئیں گے اور ایسے فتنے پیش کیں گئے کہ بعد والوں کے سامنے پہلے فتنے بلکے معلوم ہوں گے۔ ایک فتنہ کے گاور مؤمن سمجھے گا کہ میں اس میں ہماک ہوگی ، پھروہ ختم ہوجائے گا اور ایک اور فتنہ سرابھارے گا تو مؤمن کیے گا کہ اس میں میر کی ہا کت بھینی ہے اب جو چھس جا ہے کہ اسے جہنم سے ہٹا دیا جائے اور وہ جنت میں داخل ہوجائے تو اس کواس حال میں موت کی جا ہے کہ وہ اللہ پر یوم آخرت پرایمان رکھتا ہواور اوگوں کے ساتھ وہ معاملہ کرے جو وہ اسے لیے پیند کرت ہے۔

جو شخص امام کی بیعت کر چکا ہو،اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے چکا ہواؤر اس کی امامت پر دل ہے راضی ہو چکا ہووہ جہال تک ہو سکےاس کی اطاعت کرےاورا گرکوئی دوسرا آ کراس ہے منازعت کرے تواس دوسرے کی گردن ماردے۔(مسلم)

ین صل: تیراندازی میں مقابلہ۔ حشر چرا کاہ میں پرنے والے مولی ، وہ مولی جو چرا گاہوں میں چرنے اور وہیں رات گزراتے ہیں۔ یرفق بعصها بعصا: لینی ایک دوسرے وبلکا کردینے والا ہوگا بعض کے نزدیک اس کے معنی ہیں کہ ایک فتندوسرے کاشوق دلائے گااور اس کے دن میں اس کی تزکمن پیدا کرے گااور بعض نے بہا کہ ہرفتندوسرے سے مات جتنا ہوگا۔

تخريج مديث (٢٧٨): صحيح مسم، كتاب الاماره، باب الأمر بابوقاء سبعه الحنفاء الأول فالأول

کلمات حدیث: حداء ه': خیمه جس میں چھپا جائے یا اون کا بنا ہوا کیڑا جس کو دویا تین ککڑیاں کھڑی کر کے لاکا دیا جائے۔ عاصب : امت کی فتنول سے حفاظت۔ مہلکتی ، میری ہلا کت۔ هده عده : بیفتۂ سب سے بڑھ کر ہے۔

<u>شرح حدیث:</u> <u>شرح حدیث:</u> گے عجیب عجیب امور پیش آئیس گے اور فتنوں کا سلسدان طرح قائم ہوجائے گا کہ ہر فتنہ کے بعد دوسرا فتنہ ہوگا اور ہر آنے والے فتنہ کے سامنے پہلا فتنہ لمکامعلوم ہوگا۔

ا مام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سلامتی اور عافیت کے دور سے مراد پہلے تین خلفائے راشدین کا زمانہ ہے کہ اس دور میں امت متحد اور تن اور وین سنتقیم رہ ۔ حضرت عثان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے فتنوں کا ورواز و کھل گیا۔ یعنی امت کے اوّل جھے سے مراد حضرت عثان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے لے کر آخر تک تمام زمانہ ہے۔ خرار حصرت عثان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے لے کر آخر تک تمام زمانہ ہے۔

فتوں کے بعد فتے مسلسل آئیں گے اور آنے والے فتنے کود کھے کرخیال ہوگا کہ پہلا فتذاس کے سامنے بلکا تھا اور مؤمن سمجھے گا کہ اس فتنے میں اس کی ہلاکت ہے اور ختم ہوج نے گا تو دوسرے فتنے کے بارے میں کہے گا کہ بیاتو بہت شدید ہے اور اس میں میر کی ہلاکت ہے جو شخص اس حل میں مرے کہ وہ القد پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہووہ جہنم سے ہٹا دیا گید ورجنت میں دانس ہوگیا۔

(روضه المتقيل ٢ ٢٠٦ دلبل العالحيل: ٣ ٢١١)

### جوحا كم بي عايا كے حقوق ادانه كرے اس كى بھى اطاعت كى جائے

٩ ٢٢. وعن الن هُسينده و آئل بُن حُجرٍ رضى اللّه عَنهُ قَال : سَأَل سلّمةُ نَن يريدَ الْجُعَفى رسُول الله عَنهُ قَال : سَأَل سلّمةُ نَن يريدَ الْجُعَفى رسُول الله صلّى الله عليه وسلّم فقال يَانبِي الله ارَأَيْتَ انْ قَامَتُ عليه أَمْراءُ يَسَأَلُونا حَقّهُمُ ويضعُونا حقّنا فسما سَأَمُون فاغرص عَمّهُ، ثُمّ سأله ، فقال رسُولُ الله صلّى الله عليه وسلّم "اسْمَعُوا وَاطيعُوا فالله عليه عنههُ ماخموا وعنيكُمُ ماحمَنشُه" رَواهُ مُسْلِمٌ

( 374 ) ﴿ عَرْتَ ، ﴿ يَهِ هُواكُلِ مِن جَرَرَضَى القد عند عَرُوايت ہے کہ د .. یون کرت میں کہ سعمۃ من بر بدانجھ نے "پ مُنْظِمَّا کے وی بھا۔ اب شد ف نی ابت ہے اگر علی میں اور ہو راحق ندویں قوجہ رے ہے آپ کا کی علم ہے؟ "پ نے اعر عن فر مید اس نے بعر موں کی قر سب کہ اور تمہارے فر میں کہ سنواوراط عت کروان پر ازم ہے کہ وہ اپنی فرمدداریوں پوری کریں اور تمہارے ویر زم ہے کہ تم پنی فرمدداریوں پوری کریں اور تمہارے ویر زم ہے کہ تم پنی فرمددری پاری کرور (مسلم)

تخ تك مديث (٢٢٩): صحيح مسيم، كتاب الأمارة، باب في طاعة الأمراء، وال منعو الحق.

ر**اوی حدیث** حضرت ابوہ بیدہ ووئل بن حجر رضی املاعنہ فتح مکہ کے بعدا علام لائے۔ رسول اللہ طاقیق نے ان کا ستقبال فر ہیاان کے بہے چور بچھائی وراس پر نہیں بٹھ یا اور ان کی اول دکی برکت کے سے دے فر ہالی۔ ان سے ۱۷۷۸ احادیث منقول ہیں۔ حضرت امیر معاویہ میں اللہ عند کے مبید میں انتقال فر ہیا۔ (الاسسیعاب وی تمییز الأصحاب)

کلمات حدیث. مستوان نیروزن لا داگیا، یعنی ان پر ذمه داریا با مدنگ گئیں۔ میبهم ماحمدوا عبیم ماحمدتم حکمرانو برجوفرائض اور ذمه داریا بائدگ ٹی ان پر ن کا پور انرنا ، زم ہے اورتمهارے اوپر جوفرائض اور ذمه داریا ب عدک گئی میں تمهارے اوپران کا پورا کرنا . زم ہے۔

#### ھ کم کے حق ادا ، کروا پناحق اللہ تعالیٰ سے ما تکتے رہو

١٦٥٠ وعن عندالله نن مسغود رضى الله عنه قال و قال و سُولُ الله صلى الله عليه و سَلّم . الها ستكورُ بغدى الرة و أمُورُ ثُلُك كُورُ وها!" قَالُوا، يارسُول الله كين تامُرُ مَن ادركَ مِنَا ذلك؟ قالَ

تُؤَذُّونَ الْحَقُّ الَّذِي عَلَيْكُمْ، وَتَسَأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمُ " مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ .

( ٧ < ١ ) حضرت عبداللد بن مسعود رضي الله عند سے روایت ہے که رسول الله ظافی نظر مایا میرے بعد ترجیحی سلوک ہوگا اورا ہے امور پیش آئیں گے جواور ہے ہول مے صحب کرام نے عرض کیا آپ مافی اے کیا تھم فرماتے ہیں جوہم میں سے اس صورت حال کو یائے۔آپ ظافر این کے دروی ان کاتمہارے دمہو، سے ادا کرواور جوتمہاراحی ان کے دمہ واس کا اللہ سے سوال کرو۔ (متنق علیہ) مِحْ تَحَ مِدِيثِ ( ٤٤٠): صحيح البخاري، كتاب الإنبياء، باب علامات لسوة و الفش .

**کلمات عدیث:** انسره: ترجیمی سلوک که دکام حق دارکواس کوحق نیدی بلکهاس کودیدیں جس کوده پیند کریں ، لیعنی ستحق پرغیر مستحق کو ترجیح دیں۔ اموراً تدکرونها: الیل باتیں جومعلوم ومتعارف ندہوں۔ اسکر اسکاراً (باب افعال) جابل ہوناءر وکرنا، نکارکرنا۔منکر

نامعلوم اورغيرمتعارف بات\_

شرح حدیث: مدیث مبارک کامقصوریہ ہے کہ اگر حکمران ترجیحی سنوک کریں اور مستحق پر غیر مستحق کواورا ال پر ناال کوترجیح وسیخ لگیس اوران ہے ایسے امور طاہر ہونے لگیں جن ہے لوگ واقف نہ ہوں تو بھی ان کی اطاعت له زم ہے اوراس صورت میں لوگ اپنی ذ مہداریاں پوری کرتے رہیں اوران کے ذمنے تکمرانوں کے جوحقوق ہیں انہیں اوا کرتے رہیں اورا پینے حق کے بارے میں امتدے وعا كرير (روصة المتقبن: ٢٠٩٢ دلير الفالحير. ٣٠١٥)

اس مدیث کی شرح باب اسمر میں بھی گزر چکی ہے۔

### امیری اطاعت رسول الله تافیق کی اطاعت ہے

ا ١٤. وَعِنُ ابِي هُورَيْرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رسُولُ اللَّهِ صِنَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسنَّم، من أطَاعِييُ فَقَدُ اَطَاعَ اللَّهَ وَمَنُ عَصَانِي فَقَدُ عَصَى اللَّهَ وَمَنُ يُطِعِ الْآمِيْرَ فَقَدُ اَطَاعَنِي وَمَنُ يَعْصِ الْآمِيْرَ فَقَدُ عَصَانِيُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

( ۱۷۱ ) حضرت ابو ہر رہ وضی القدعند سے روایت ہے کہ رسول القد ملاکا نے فرویا کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اورجس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافر مانی کی اورجس نے میرکی اللہ عت کی س نے میری اللہ عت کی اور جس نے امیر کی نافر مانی کی اس نے میری نافر مانی کی۔ (متفق عدیہ)

م عن المراه عنه الماري عنه المناوي كتاب الاحكام، باب اصبعوا الرسول . صنحيح مسم، كتاب الاماره، باب وحوب طاعة الامراء في غير معصية وتحريمها في المعصية

كلمات حديث: امير، برحاكم خواه خليفه جوياكوكي اورجمع امراء -امير حكم دين والم- مرحكم جمع اوامر - لاوامر وانسواهي: احكام و

شرح حدیث: رسول الله مان الله مان که حس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿ مَّن يُطِعِ ٱلرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ ٱللَّهَ ﴾

''جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی ۔''

اور فرمایا جس نے میری نا فرمانی کی اس نے اللہ کی نافر مانی کی اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے

﴿ وَمَن يَعْوِسُ أَللَّهُ وَرَسُولُهُ . فَإِنَّ لَهُ . نَارَجَهَنَّمَ ﴾

"جس نے امتدی اوراس کے رسول کی نافر مانی کی اس کے لیے جنم کی سگ ہے۔"

، اس کے بعد فر میاجس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اورجس نے میرے امیر کی نافر ، نی کی اس نے میر ی نافر مانی کی ، لینی امیر کی اطاعت کا تھم رسول امتد مُلافِظ نے دیا ہے تو اس کی اطاعت آپ سُافِظ کے اس تھم کی اطاعت ہے اور اس کی نافر، نی سے مُطَافِظ کے اس تھم کی نافر ، نی ہے اور جو امیر ابتد کے اور رسول ابتد مُطَافِظ کے حکام کے مطابق عمل ہیر ابدوتو اس کی طاعت دراصل احکام شریعت کی اتباع ہے اور س طرح رسول الله مُلْقِيْلُم کی اتباع ہے۔

(فتح الباري: ٣ ٧٣٨\_ روضة المتقيل: ٢٠٨١٦\_ دليل الفائحين ٣٠ ١١٦\_ شرح صحيح مسلم: ١٨٧)

#### ناپسندیده باتول برصبر کرے

٢٧٢. وَعَنِ ابْنِنِ عَشَاسِ رَصْسَى اللَّهُ عَنُهُمَا أَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلَّم قَالَ مَنُ كَرة منُ آمِيُره شَيئًا فَلْيَصْبِرُ، فَإِنَّه مَنُ حَرَجَ مِنَ السُّلُطَان شِبْرًا مَاتَ مِيْتةٌ جَاهِلِيَّةٌ . " مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ .

٠ (٦<٢) حضرت عبدالله ابن عهاس منى المدعنهم سے روایت ہے کہ رسول الله مُلَاقِظُ نے فر ، یا کہ جواینے حاکم کی طرف سے کوئی ناپندیدہ بت دیکھے تو مبرکرے کہ جو تحص امیر کی اعاعت ہے ایک واشت کے برابر بھی باہر نکاوہ جا ہلیت کی موٹ مرا۔ (متفق علیہ)

تخريج مديث (١٤٢): صحيح السخماري، كتاب الفتن، باب قول البيي عَلَيْكُمُ استرون معدي اموراً تمكرونها.

صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب الامر بلروم الحماعة عبد صهور الفتل و تحدير الدعاة.

کمات مدیث: شبراً: ایک بالشت کے برابر - شو ، باشت جع اشار -

شرح مدید: متعدد احادیث مبارکہ میں امیر کی اطاعت کے لازم ہونے کو بیان کیا گیا ہے جس مے مقصود مسلمانوں کے باہمی اتحاد وا تغاق کو برا قرار رکھن ہے۔ای لیے فر مایا کہا گر کو کی شخص کوئی نا گوارامر دیکھے تواسے جا ہے کہ مبرکرےاوراس کی اطاعت سے باہر ند نکلے کہ جوسلطان کی اطاعت سے ایک بائشت بعربھی باہر نکلا اوراس حال میں مرکب تووہ جاہلیت کی موت مرا۔ جاہلیت کی موت مرنے سے مراد ریہ ہے کہ جس طرح جا بلیت کے لوگ مراہ اور منتشر اور بے نظام تھے اور کسی امام کی اطاعت میں نہیں تھے ای طرح ریموت بھی ہے بیمطلب نہیں کہ وہ کا فرمرا بلکہ گئمگا یہونے کی حالت میں مرا۔ ہوسکتا ہے کہ ان الفاظ کامقسود زجر و تنبیہ ہو کہ ایک مسلمان کے لیے بیہ

موز ول نبیں ہے کہ وہ امیر کی اطاعت ہے باہرنکل جائے اور اس حالت میں اس کی موت واقع ہو جائے۔

(فنح اساري . ٣ .٦٩٤ روصة المتقيل: ٢١٠ ٢)

# جس نے حاکم کی تو بین کی اس نے کو یا اللہ تعالیٰ کی تو بین کی

٦٧٣. وعنُ آبِي بكُرَةَ رَصِى اللّهُ عنْهُ قَالَ: سمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسلَّمَ يَقُولُ: "مَنُ اَهَانَ السُّلُطَانَ اَهَانَهُ اللّهُ" رَوْاهُ الْيَرُمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْتُ حَسَنٌ. وَفِى الْمَابِ اَحَادِيْتُ كَثِيْرَةٌ فَى الصَّحيْحِ وَقَدُ سَبَقَ بَعُضُهَا فَى اَبُوَابِ .

( ٦٤٣ ) حضرت الوبكره رضى القدعند بروايت بكدوه بيان كرتے بيں كديس نے رسول القد ملافظ كوفر ماتے ہوئے ت كه جس نے سلطان كي تو بين كي القد تعالى اس كي تو بين كرے گا۔

(اس حدیث کورندی نے روایت کیااور کہا کہ بیعدیث سے)

اس موضوع مے متعلق متعددا حادیث ہیں جن میں سے بعض گزشته ابواب میں آ چکی ہیں۔

· مُحْرِ يَحُ هَرِيثُ (٤٤٣): الحامع بترمدي، بواب لفش، باب ما جاء في الحلفاء.

كلمات حديث العان: المانت كار سلطان: صاحب التياروا قدار

شرح صدیث: تمام کا نئات کاما لک وحق رالله تعالی ہے وہی ہرشئے پر قادر ہے اور ہرشئے اس کی ملیت میں ہے اور ساری سلطنت اس کی سلطنت ہے۔اللہ تعالی اپنے بندوں میں جس کوچاہے جتنا جاہے رزق عطافر ما تا ہے اسی طرح وہ جس کوچاہے اختیار اور اقتد ارعطا فرمائے۔

﴿ تُوْقِي ٱلْمُلْكَ مَن تَشَاء وَتَنزِعُ ٱلْمُلْكَ مِمَّن تَشَاء ﴾

" جے جا ہے تو ملک عطار کرے اور جس سے جا ہے تو ملک چھین نے۔"

حضرت داؤدعلیدالسلام کوخطاب کرتے ہوئے اللہ تعالی نے ارشادفر مایا کہ

﴿ يَنْدَاوُرُدُ إِنَّاجَعَلْنَكَ خَلِيفَةً فِي ٱلْأَرْضِ ﴾.

''اے داؤدہم نے مہیں زمین میں خیفہ بنایا ہے۔''

معلوم ہوا کے سلطان درحقیقت امتد تع لی کا نائب ہے اور دنیا میں جس انسان کے پاس جوانقتیار واقتدار ہے وہ القد کا دیا ہوا ہے اس لیے جواس کی توبین کرے گا القداس کی توبین کرے گا۔

مقصودِ صدیث بیہ کہ امیر کی تو قیراور تکریم کی جائے اور تول سے یافعل سے اس کی اہانت اور تذلیل ندی جائے بلک آکر کسی کو حاکم سے کوئی صدماور تکلیف پنچے تو وہ اللہ سے دعا کرے۔ (نحمة الأحودي: ٢٧٦/٦)

المتلك(٨١)

النَّهِى عَنُ سُوَالِ الْإِمَارَةِ وَإِخْتِيَارِ تَرُكِ الْوَلَايَاتِ إِذَا لَمْ يَتَعَيَّنُ عَلَيْهِ اَوُ تَدُعُ حَاجَةٌ إِلَيْهِ طَلْبِ الْمَارِةِ وَإِخْتِيَانِ تَرُكِ الْوَلَايَاتِ إِذَا لَمْ يَتَعَيَّنُ عَلَيْهِ اَوْ تَدُعُ حَاجَةٌ إِلَيْهِ طَلْبِ المَارِت عَمَالُعت اورعدم عَيْنِ اورعدم طاجت كي صورت مِن المارت سَرَريز مَن اللهُ تَعَالَىٰ: ٢٣٣. قَالَ اللّهُ تَعَالَىٰ:

٣٣٣. قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ: ﴿ يَلْكَ اللَّهِ يَعَلَمُ اللَّهِ يَكُونَ عُلُوّاً فِي ٱلْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَٱلْعَلِقِبَةُ لِلْمُنَّقِينَ ﴾ ﴿ يَلْكَ ٱلدَّارُ ٱلْآخِرَةُ نَجَعَالُهُ لِللَّهُ يَقِينَهُ لِللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللّهُ عَلَّا عَلّهُ عَلَى ال

الله تعالى نے فرويا ہے كه

'' آخرت کا گھر ہم نے انہی لوگوں کے بیے تیار کرر کھا ہے جو ملک میں ظلم وفساد کا ارادہ نہیں رکھتے اور اچھ انج م پر ہیز گا روں بی کے لیے ہے۔''

تغییری نکات: آیت کریمه میں ارشاد ہوا ہے کہ کامیو بی اچھ انجام ورآخرت کا گھر ان و ول کے بیے ہے جو تکبرنہیں کرتے اور زمین میں ف و کا ارادہ نہیں کرتے تکبر کی تمام صورتیں اور شکلیں ممنوع میں اور ہرگن ہ ف دہے۔ خرت کی کامیو بی بہت بڑی کامیو نی ہے اور بیکامیو بی ان کے لیے جوملک میں شرارت کرنا اور بگاڑ ڈالنائہیں جاستے۔ (تعسیر عندای)

### امارت طلب کرنے کی ممانعت

'۲۷۳. وَعَنُ أَسِى سعيْدِعبُدِالرَّحُمنِ بُنِ سَمُرة رصى اللَّهُ عَنْهُ قَال ا قال لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْهُ قَال ا وَعَنُ أَسِى سعيْدِعبُدِالرَّحُمنِ ابُن سَمُرة : لاتَسْنَال الامارَة، فَإِنَّكَ انُ أَعُطِيْتَهَا عَنُ عَيُرِ مَسْأَلَةٍ أُعست عَلَيْهِ وَسلَّمَ "يَاعَبُدالرَّحُمنِ ابْنَ سَمُرة : لاتَسْنَال الامارَة، فَإِنَّكَ انُ أَعُطِينتَهَا عَنُ عَيْرِ مَسْأَلَةٍ وُكِلُتَ إِلَيْهَا، وَإِذَا حَلَقُتَ عَلَىٰ يَمِينٍ فَوَ أَيْتَ غَيْرَهَا حَيْرًا مِنُهَا فَأُتِ عَلَيْهِ الدِّي هُوَ حَيْرٌ وَكَفِّرُ عَنُ يَمِينِكَ" مُتَفَقٌ عَلَيْهِ

• (۲۷۴) حضرت الوسعيدعبد لرحن بن سمرة رضي امتدعند سے روايت ہے كدرسوں امتد مُكَالِيْلُ نے فر وہ يك سے عبدالرحن بن سمره امارت كاسوال فدكرنا اگرتمهيں بغيرتمهارى خواہش كے ديدى جائے تو اس ميں تمبارى مد دكى جائے گی اور اگرسواں كرنے پر دى گئی تو تم اس كے سپر دكرد ہے جاؤگے اور گرتم تشم كھاؤ اور ديكھوكيشم كے برخلاف كام زيادہ بہتر ہے تو وہ بہتر كام كرواورا پي تشم كا كفارہ دے دو۔ (متفق علیہ)

ترئ مين الاسمال المال المال المال المال والبدور صحيح مسلم كت الاسمال المال المال مل حلف يميد فرأى عبرها حبرا

راوی حدیث: معزت عبدااجمن بن سمرہ رضی مقد عند فتح مکہ کے دن مشرف باسلام ہوئے سلام الانے کے بعد غزوہ تبوک میں

شریک ہوئے۔آپ سے چودہ ۱۲ احادیث مروی ہیں جن میں سے دومتفق علیہ ہیں۔ ف میں انتقال ہوا۔

(الاصابة في تميير الصحابة)

کلمات صدیف: أعست علیها: الله کی جانب تمهاری مدد کی جائے گی اور درست کا موں کی توفیق عطاکی جائے گی۔ أعداد عالم ا عالمة (باب افعال) نصرت كرن ، مددكرنا۔ وكست اليها تمهيس اس كرسر دكر دياجائے گا۔

شرح حدیث: صدیر مین میارک بیل بیان ہے کہ کسی کو منصب امارت اور اختیار طلب نہیں کرنا جا ہے کیونکہ اختیار واقتد ارایک بہت بوی فی مداری ہے جس بیل لوگول کے معاملات وسائل ہے واسطہ پڑتا ہے اور اس بات کا امکان ہے کہ کسی کی حق تلفی ہوجائے اور کسی کے ساتھ ذیادتی ہوجائے جس کی روز قیامت جواب دہی کرنی ہوگی۔ اس اغتبار سے لوگوں کی فیمد داریاں از خود اپنے فیمد این خدت نامناسب کام ہے۔ ہاں اگر تمہارے سواکوئی منصب کا اہل موجود نہ ہواور تمہیں تمہاری خواہش کے بغیر کوئی فیمد داری و بدی جائے اور تم خدا خونی کے ساتھ اے قبول کرلوتو العد کی طرف سے نصرت اور مدد ہوگ ، اور اس کی مدد سے سے اور درست کام ہول گے اور تمہر رئی خدمت سے لوگول کوفائدہ پہنچ گا۔

اگر کسی نے کسی کام کی قتم کھائی پھراس نے دیکھا کہ جس کام کی قتم کھائی ہے دوسرا کام اس سے زیادہ بہتر ہے تو وہ اس بہتہ کام کو کرے اور قتم کا کفارہ اداکردے۔اس صورت میں قتم کا توڑنامت ہے ہے ادراگر کسی گن ہ کے کام پر قتم کھائی تھی تو قتم تو ژن واجب ہے تم توڑنے کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنایا دس میں کو کھانا کھلانا جوایک دن کے لیے کفایت کرنے والا ہواورا گرفتدرت نہ ہوتو تین دن کے روزے رکھے۔ (روضہ لمتفس ۲۰۱۲ دلیل العال حس ۲۰۱۳ مرھة المنفس ۲۰۱۸)

امارت کے لیے صلاحیت ضروری ہے

۱۷۵۵. وَعَنُ آمِنِي ذَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ قَالَ: قَالَ لِنَي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. "يَا آباذَرِّ إِنِّي اللَّهُ عَنُهُ وَاللَّهِ صَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. "يَا آباذَرِّ إِنِّي الْمَاكُمُ وَالْمَالُمُ عَلَى اتَنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيْنَ مَالَ يَتِيهُم " رَوَاهُ مُسُلَمٌ. (وَاكُ مُسُلَمٌ . ( الله عَنْ الله عَنْ مَالُ يَتِيهُم " رَوَاهُ مُسُلَمٌ . ( الله عَنْ الله عَنْ الله عَنْ الله عَنْ الله عَنْ الله عَنْ الله عَنْ الله عَنْ الله عَنْ الله عَنْ الله عَنْ الله عَنْ الله عَنْ الله عَنْ الله عَنْ الله وَ الله عَنْ الله عَنْ الله وَ الله عَنْ الله عَنْ الله عَنْ الله عَنْ الله وَ الله عَنْ الله عَنْ الله وَ الله عَنْ الله عَنْ الله وَ الله عَنْ الله وَ الله عَنْ الله عَنْ الله وَ الله عَنْ الله وَ الله وَ الله وَ الله عَنْ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَ الله وَالله  
تخريج مديث (١٤٥): صحيح مسم، كتاب الامره، باب كراهية الامرة معير صرورة

کلمات حدید کا تأمون: تم هرگزامیرند نبنا - و لا تولیس: اور هرگزولی نه نبنا -

شرح صدیث: شرح صدیث: لیے پندہ تم ضعیف ہوتہارے اندر حکومت کے سنجالنے کی قوت وقد رت نبس ہے کیونکہ حضرت ابوذ رمنی اللہ عنہ پرزید کا غلبہ تعداور دنیا کی باتول سے تھبراتے تھے۔ "ب مالٹی کا نے فر مایاد کھو تھو تھی دو " دمیوں کے بھی امیر ند بنتا اور نہ کھی یتم کے مال کے متوں بنتا۔

سی منصب کوتبول کرنے کی دو بنیادی شرطیں ہیں ایک تو یہ کہ آدمی اس منصب کے تقاضوں کوجانتا اور پھری طرح سمجھتا ہوا وراس کو اس سے ہارے میں علم ہو۔ دوسرے یہ کہ وہ جسمانی اور دبنی طور پراس منصب کی ؤ مددار بول کو پورا کرنے کی قدرت اور طاقت رکھتا ہو۔ ان دوشرطوں کوقر آپ کریم میں حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے فر ، یا کہ

﴿ إِنِّ حَفِيظٌ عَلِيمٌ ﴾

'' میں حف قلت کرنے والا اور جانبے والا ہول ۔''

#### امارت قیامت کے روز باعث ندامت ہوگی

١٤٦. وعنه قال: قُلُتُ يارسُول اللهِ الاتستعُمِلُنِيُ؟ فَضَرَب بِيدِهِ على مَنْكِبِي ثُمَ قال. "يَاابادَرِّ إنَّكَ ضَعِيُف، وَإِنَّهَا اَمَانَة، وَإِنَّهَا يَوُمَ الْقِيَامَةِ خِزُى ونَدامَةٌ إِلَّامِنُ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَادَى الَّذِي عَلَيْه فِيُها" رَوَاهُ مُسُلِمٌ.

(٦٤٦) حفرت الوؤررض الله عند بروایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیایارسول مقد اللَّافِمْ آپ مجھے کسی جگہ عالی ندمقرر فرماوی ؟ آپ کُلُفُمْ آنے میرے شانے پر ہاتھ مار اور فرمایا کہ بوذرتم ضعیف ہواور بیروز قیامت رسوائی ورندامت کا سبب ہوگ سواے اس کے کہ کوئی اسے حق کے ساتھ نے اوران ذرداریوں کو پوراکرے جوس پر عائد ہوتی ہیں۔ (مسلم)

تخريج مديث (٢٤٢): صحيح مسلم، كتاب لام ره، باب كراهية الاماره بعير صرورة

کلمات صدید: حری: رسوائی عری (باب مع) ذیل مونار

شرح حدیث:

قر سن کریم میں اجتماعی مناصب میں ہے کی منصب کا اہل ہونے کے لیے چارشرا لط بیان کی گئی ہیں ہے چارشرا لط اس قدر جامع ہیں اوراس قدر محیط ہیں کہ اہلیت وصداحیت اوراستعداد کی ان سے زیادہ جامع شرا لط ہیں نہیں کی جاسکتیں ۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے ذکر میں فرمایا ﴿ إِنِي حَفِيطُ عَلِيمُ ﴾ اور حضرت موی کے واقعہ میں بیان ہوا اسہ لمقوی امیں معنی جوکام اور ذمہ دار کی سلط میں برد کی جائے اس کا جانے والا اور ان ذمہ دار یوں کو دیا نت اور امانت کے ساتھ اداکر نے والا اور ان ذمہ داریوں کے بوراکر نے یہ جسمانی اور علی طور پر قدرت رکھنے والا اور ان ذمہ داریوں کی ادائیگی کے سلسے میں جو نال اور جو اشیاء اس کی تحویل میں آئیں ان کی جفاظت کرنے والا ہو۔

اگر کوئی آ دمی کسی منصب کا اہل ندہ و یا اس میں استعداد موجود نہ ہواس کو وہ منصب سپر دکر نا خیانت اور بد دیا تی ہے اور اس مخفی کا قبول کرنا گناہ ہے اور سخرت کی جوابد ہی ہے۔امام نووی رحمہ اللہ فری تے ہیں کہ ندکورہ صدیث حکومت وسیادت سے کنارہ کش رہنے ، ورمناصب کے قبول کرنے سے اجتناب کرنے کے ایک بہترین اصول کا بیان ہے، خاص طور پر جن شخص میں المیت اور استعداد نہ ہو ہر

كُرُكُوكَى منعب قبول تدكر عد (شرح مسلم للنووي: ١٧٦/١٢ ـ روضة المتقير: ٢١٤/٢ ـ دليل الفالحين: ٣٠٠٣)

### امارت کےلالج کی پیشین کوئی

١٤٢. وَعَنُ آبِى هُرَيْرَ ةَ رَضِى اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "إِنَّكُمُ سَتَحُرصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ، وَسَتَكُونُ نَدَامةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، رَوَاهُ الْمُخَارِيُّ .

(٦٧٤) حصرت ابو ہر یرہ رضی اللہ عنہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ مُکاٹھ نے فیر مایا کہتم عقریب امارت کی حرص کرو گے جو روز قیامت ندامت اور شرمندگی ہوگی۔ ( بخاری )

يخ على المارة. صحيح البخارى، كتاب الاحكام، باب ما يكره من انحرص على الامارة.

کلمات صدید: سنحرصون: تم عنقریب مرص کرنے لگو گے۔ حرص حرصاً (باب ضرب) مرص کرنا۔ مدامہ · شرمندگی ، ندامت - مدمه ندامه (باب سمع) پشیمان مونا۔ شرمنده مونا۔

غرض ایسے شخص کا امارت یا منصب کا طلب کرنا جواس کی پوری استعداد اور مطلوبہ صلاحیت ہے بہرور نہ ہواور اس کی ذرمدواریاں ادا کرنے کی قدرت ندر کھتا ہوممنوع ہے،اسی طرح ایسے شخص کو منصب یا امارت سپر دکرنا بھی ممنوع ہے۔

(فتح الباري: ٧٤٤/٣ إرشاد الساري: ١٥١/٩٥ عمدة القاري: ٣٣٨/٢٥)



الناك(۸۲)

حِبِّ السُّلُطَانِ وَالْقَاضِىُ وَغَيُرِهِمَا مِنُ وُلَاةِ الْاُمُورِ عَلَى اتِّحَاذِوَزِيُرٍ صَالِحٍ وَتَخُذِيْرِهِمُ مِنْ قُرُنَاءِ السُّوءِ وَالْقَبُولَ مِنْهُمُ سلطان اورقاضی اوردیگرحکام کوئیک وزراء ، نتخب کرنے کی ترغیب اور برے ساتھیوں سے ڈرانے اوران کے مشورے قبول نہ کرنے کی ہدایت

برے دوست قیامت کے روز ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے

٢٣٣ قال اللَّهُ تُعَالَىٰ:

﴿ ٱلْأَخِلَا أَنْهُ يَوْمَهِ لِمَ بَعْضُهُ مُ لِبَعْضٍ عَدُولً إِلَّا ٱلْمُتَّقِينَ ﴾ ستعالى في المُتَّقِينَ ﴾

''اس دن دوست ایک دوسرے ئے دیم ن ہوں گے سوائے پر بیز گارول ہے۔'' ( انز خرف. ٦٤ )

تفسیری کات: روز قیامت ونی کی کوئی رشته داری دور کوئی دوت کام ندآئے گی ، روز قیامت آومی اپنے بھائی اپنی ، ب سے اپنی بہت کے بہت کے بیائی اپنی ، ب سے اپنی بیوک سے اور اپنی ویاد سے بھاگے دنیا کی سبب بہت اپنی بیوک سے اور اپنی ویاد سے بھاگے دنیا کی سبب دوستیں ساری صحبتیں اور تمام تعلق منقطع ہو جا کیں ہے دی بچھنائے گا کہ دنیا میں فلاں شریر آدمی سے کیوں دوتی کی تھی جو اس کے اکسانے سے آئی رفتار مصیبت ہونا پڑا۔ (مسسر عنمانی)

# ہر حاکم کے دوروست ہوتے ہیں

١٤٨ وَعَنُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَابِي هُرِيُرةَ رضى اللَّهُ عَنُهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلَى اللَّهُ عَلَيْه وسَلَم قال ما بعث اللَّهُ مِنُ نبِي وَلَااسَتَخُلفَ مِنْ حلِيُفَةٍ إلَّا كانتُ لَه بطابتاني بطابةٌ تأمُّرُهُ بالمُعُرُوف وَتحُضُه عليه وبطالةُ تأمُّرُهُ بالشَّرِّ وتحُضَّهُ علَيْه والمعصُومُ مَنْ عَصَم اللَّهُ رَواهُ النُخارِيُ

( ۱۹۷۸ ) حضرت بوسعید ۱ دهفرت بوسیره رضی امتدعنها سے رویت ہے کہ رسوں امتد طاقیظ نے فرمایا کہ المدتحان نے جوبھی نی بھیجا دوراس کے بعد جس کو خدیفہ بنایاس کے دو دوست ہوتے تھا کیٹ نیکیول کا تھم دینا ور ن پر آمادہ کرتا اور دوسرا برائیوں کا تھم دینا اور ن براکساتا معصوم دوئے جسے مقدتعان اپنی حفظت میں رکھے ( بخاری )

تر ت معصوم من عصم الله . صحيح المحاري، كتاب نفدر الاب لمعصوم من عصم الله .

کلمات عدیث: صدیت دورفق، دومد دگار، دومشیر به سطانهٔ اسر حل سنسی کا ایبا قریبی ساتھی جس ہے وہ ہر بات میں مشورہ

كرىد تحصه: جواسي آماده كرد حص حضاً (باب نفر) اكسانار

شرح حدیث:

مقصو و صدیث بیے ہے کہ ہر خض کواور خاص طور پر حکام کواور سربراہانِ مملکت کو چاہیے کہ وہ اپنے قریبی ایسے ساتھیوں
کو نتخب کریں جو نیک ہوں القداور رسول کے احکام پر عمل کرنے والے ہوں اور ان کے دل خشیت الہی سے سریز ہوں تا کہ وہ ان کو سیح مشورہ دیں انہیں اچھی ہاتوں کی جانب را ہنمائی کریں اور امور خیر پر آمادہ کریں اور ایسے لوگوں سے گریز کریں جو بداعمال اور بداطوار ہوں انہیں برائیوں کی طرف ماکل کریں اور بداعمالیوں پر اکسائیں اور اپنے آپ کو شراور فتنہ سے بچانے کے لیے امقد سے دے بھی کریں کہ معصوم وہ بی ہے جس کو امتدایی حفاظت میں لے لے۔

حاکم کواچھامشیرل جاناسعادت ہے

٢८٩. وَعَنُ عَآئِشَةَ رَضِى اللَّهُ عَنُهَا قَالَتُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا اَرَادَاللَّهُ بِالْآمِيسِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا اَرَادَاللَّهُ بِالْآمِيسِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ بِالْآمِيسِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَإِنْ نَصِى لَهُ يُؤَدِّهُ وَإِنْ دَكُولَهُ يُعِنُهُ" رَوَاهُ اَبُودَاؤَدَ باسْنَادٍ جَيَدٍ عَلَىٰ شَرُطِ مُسُلِمٍ .
 وَذِيْرَ سُوءٍ إِنْ نَسِى لَهُ يُذَكِّرُهُ وَإِنْ دَكُولَهُ يُعِنُهُ" رَوَاهُ اَبُودَاؤَدَ باسْنَادٍ جَيَدٍ عَلَىٰ شَرُطِ مُسُلِمٍ .

(۹۷۹) حضرت عائشہ رضی القدیم اللہ عنہ اللہ علی اللہ طاقع نے فرمایا کہ اللہ تق فی اگر کسی امیر کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تواسے ایک سچاوز برعطافر ماہ ہے ہیں کہ اگر وہ بھول جائے تواسے یادد لادیتا ہے اور اگرید دبوتو اس کی مدد کرتا ہے اور اگر اللہ تعالی کچھاور ارادہ فرماتے ہیں تواس کے ساتھ ایک براوز برمقرر کردیتے ہیں کہ اگر وہ بھول جائے اسے یاد ہیں دلاتا اور اکر اسے یاد دبوتو اس کی مدد نہیں کرتا۔ (اس حدیث کوابوداؤد نے سند جیدروایت کیاور اس کی سند سلم کی شرط کے مطابق ہے)

تَحْرَثَ صَدِيثِ (٢٤٩): سنن ابي داؤ د، كتاب الاماره، باب اتحاذ الورير .

کمات حدیث: وزیر: نائب، مدوگار، امورمملکت مین حکمران کانائب جمع ورداء ان سسی د کوه: یعنی اً رحکمران امت ی فلاح به بیرد بعول نجائی ایم اور ضروری بات سے اسے خفلت ہوجائے تو وزیراس کو یا دداہ دیتا ہے اور اس بات کی طرف متوجہ کردیتا

<u>شرح حدیث:</u> ما کم اورسر براومملکت کے لیے ضروری ہے کہ اپنے ساتھ ایسے لوگوں کوشریک کار کرے جواپنے کاموں کے ماہر

ہونے کے ساتھ التدہے ڈرنے والے ہوں اور اس حاکم کے ساتھ جھی مخلص ہوں اور مسلمانوں کے بھی ہمدر داور خیر خواہ ہوں تا کہ وہ اس کی برونت راہنمائی کرسکیں اگراہیہ ہوجائے توبیاللدتھ الی کی توفق اوراس کی رضامندی کی دلیل ہے۔ نیز صدیث مبارک میں تنبیہ ہے کہ تحكرال برے كردار كے حامل افرادكوراز دارنى بنائيں جوان كے بگاڑ اور سركتى كاذريع بنيں \_

(نزهة المتقين: ٣/١١) ٥ روضة المتقين: ٢١٧/٢)

التّاكِ (۸۳)

النَّهِىُ عَنُ تَوُلَيُةِ الَّا مَارَةِ وَالْقَضَآءِ وَغَيُرِهِمَا مِنَ الُوِلَايَاتِ لِمَنُ سَأَلَهَا النَّهِى اَوُ حَرَصَ عَلَيُهَا فَعَرَّضَ بِهَا امارتُ،قضااوردگيرمناصبان كريص طلبگاروں كودييخ كى ممانعت

#### سوال کرنے والے کوعہد ہنیں دیا جائے گا

مخريج مديث ( ١٨٠); صحيح المخارى، كتاب الاحكام، باب ما يكره من الحرص على الامارة.

كلمات حديث: أمرن بمين اميريناد يجك أمر تأميرا (بابتفعيل) امير مقرر كرنا-

شرح حدیث: طلب منصب کی ممانعت فره نگ گی اس لیے کہ جوخص منصب کا خواہشنداور حریص ہوتو اس کوائلد کی جانب سے نفرت حدیث اس کے کہ جوخص منصب کا خواہشند ہے اور حریص ہوتو اس کوائل کی دنیاوی نفرت وجمایت حاصل نہ ہوگی جیسا کہ سابق حدیث میں بیان ہوا ہے نیزید کہ جوخواہشند ہے اور حریص ہے بقینا اس کا اس میں دنیاوی منه دہے اور وہ مسلمانوں کے مال اور ان کے منصب سے ذاتی فوائد حاصل کرناچا ہتا ہے اور یہ بات بجائے خود اس کونا اہل قرار دیے والی ہے اور نا اہل کوکوئی منصب سے درکرنا درست نہیں ہے۔

ابن المہلب فرہ تے ہیں کہ مناصب کی حرص اور امارت کالا کیج بی قتل وغارت کی بنیا داور فساد فی الا رض کی اصل جڑ ہے، اگر بیحرص ختم جو جائے اور اس لا کیج کاسد باب ہو جائے کہ کسی منصب کے طلبگار کو منصب نددیا جائے تو قتل وغارت اور فساد فی الا رض اور مال کی لوث مار اور چھین جھپئی ختم ہو جائے۔

(فتح الباري. ٣ ٤٤٤ عمدة القاري: ٣٣٩/٢٥ إرشاد الساري. ١٥/٩٨ روصة المتعيل ٢١٨,٢)

# كتباب الأدبب

(۱۲۸۱)بلنا

بَابُ الْحَيَاءِ وَفَضُلِهِ وَالْحَبِّ عَلَى التَّحَلُّقِ بِهِ حَيَاوراس كَ فَضَلِهِ وَالْحَبِّ عَلَى التَّحَلُقِ بِهِ حَيَاوراس كَ فَضَيِّك اوراس كوافتيار كرنے كى ترغيب

١٨١. وَعَسِ ابْسِ عُسَمَرَ رَضِى اللَّه عَنْهُمَا أَنَّ رَسُول اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عَنيُه وَسَلَمَ مَرْعلى رجُلِ مَس اللَّهُ عَلَيْه وَسلَّمَ "دَعُهُ قَالَ اللَّهِ عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْه وَسلَّمَ "دَعُهُ قَالَ النِّحِيَاء مَس الْاَيْمَان " مُتَّعَقٌ عَلَيْهِ .
 الْایُمَان " مُتَّعقٌ عَلَیْهِ .

( ۱۸۸ ) حضرت عبداللہ بن عمرض اللہ عنہ اللہ عنہ اللہ عنہ کے دوہ بیان کرتے تیں کہ رسول مذہ کا لیکن کی تھاری شخص کے پاس سے گزرے وہ انصاری اپنے بھائی کو حیا کے ہارے میں تھیجت کرر ہاتھا۔ آپ مُلَّلِيْنَا نے فرہ یا کہا ہے، ہے دو حیا تو ایمان کا حصہ ہے۔ (متفق علیہ)

تخ تح صحيح المحرى، كتاب لايمان، باب بحياء من لايمان

 (قتح الباري: ٣/٠٥٠\_ إرشاد الساري: ١٣٨, ١٣٨ \_ روصة المتقير: ٢ ٢٢١)

\*\*\*\*\*\*

#### حیاء میں خبر ہی ہے

٢٨٢. وَعَنُ عِـمُـرَانَ بُـنِ حُصَيُنٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنُهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ : "ٱلْحَيَآءُ لايَاتِيُ إِلَّا بِخَيْرِ." مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَقِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ . " اَلُحَيَاءُ حَيْرٌ كُلُّه " اَوْقَالَ "اَلُحَيَاءُ كُلُّه خَيْرٌ .

( ۱۸۲ ) حضرت عمران بن حصین رضی القد عند ہے روایت ہے کر رسول القد خلافی کے خرمای کہ حیا خیر بی ماتی ہے۔

(متفق عليه)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حیاساری کی ساری خیرہے۔

تخ ته مديث (٢٨٢): صحيح البحاري، كتاب الادب، باب السحياء . صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب

شعب الايمان.

كلمات حديث: لا يأتي . نيس لاتا ـ أتى انيانا (ضرب) آنا ، لانا ـ

شرح حدیث: حیاسراسر خیر ب،حیابوری کی بوری خیر باورحیا کاکوئی بتیجنیس سوائے خیر کے حیا خیر باور خیر سے خیر بی بر آمد موگ ۔ کسی نے عرض کی کہ یارسول الله کالگائی کی حیادین کا حصہ ہے آپ نے تاکھی فرمایا حیابورادین ہے نیز آپ تاکھی نے فرمایا کہ حیا ایمان کا حصہ ہااورا یہان جنت میں لے جانے والا ہے فرض حیاانسان کو برائیوں سے روکت ہاورا متدکی نافر مانیوں سے بازر کھتی ہے اس لیے حیادین بھی ہے اطلاق بھی ہے اورا میمان بھی ہے۔ (فتح الماري: ۲۱۹/۳ روصة المتقین: ۲۱۹/۲)

### ایمان کی ستر سے زائد شاخیں ہیں

٧٨٣. وَعَنُ آبِيُ هُرَيُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ قَالَ: "الْإِيُمَانُ بِضُعٌ وَسَبُعُونَ اَوْبِيطُسعٌ وَسِتُّوْنَ شُعِبَةً، فَاَفْصَلُهَا قَوْلُ لَاإِلٰهُ إِلَّا اللَّهُ وَادُنَاهَا إِمَاطَةُ الْآذَى عَنِ الطَّرِيُقِ وَالْحَيَآءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيْمَانِ." مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

" الْبِضْعُ " بِكُسُر الْبَآءِ وَيَجُوزُ فَتُحُهَا وَهُوَ مِنَ الثَّلاثَةِ الَى الْعَشُرَةِ .

" والشُّعُبةُ " : الْقِطْعةُ والْخَصْلَةُ |

" وَ الْإِمَاطَةُ " : الْإِزَالَةُ .

" وَالْاذَى " : مَايُؤُذِى كَحَجَرِ وَشَوْكٍ وَطِيْنِ وَرَمَادٍ وقَدْرِ وَنَحُو ذَلِكَ .

(۹۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عند سے روایت ہے کہ رسول اللہ مکا فائم نے فرمایا کہ ایمان کی پچھاو پرستریا کچھاو پرساٹھ شاخیں ہیں جن میں افضل لا الدالا اللہ اورسب سے ادنیٰ رائے سے تکلیف دہ چیز ہٹا وینا ہے اور حیا بھی ایمان کی شاخ ہے۔

(متفق عليه)

بصع تنن سےدن تک عدور الشعبة جزء ماخصلت اماطة، اواله أدى جسسة تكليف بوجيسے يقركا خامنى را كاكندگى اوراس طرح کوئی اور چیز ۔

تخريج مسلم، كتاب الايمان، باب اموز الايمان. صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب شعب الايمان

كلمات حديث: الشعبة: كرا، ورخت كي بني ، جمع سعب معب الايمان: ايمان كي شاخيس -

شرح حدیث: ایمان اورا محال صالحالازم و طزوم بین ،ایمان اعمال صالحه پر ابھارتا اور آمادہ کرتا ہے اور تمام اعمال صالح ایمان کے اجزاءاوراس کے جھے ہیں۔حیابھی عمل صالح ہےاس نیے وہ بھی ایمان کا ایک حصہ ہے اور ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ساٹھ اورستر کا عدد بطور مثال بیان ہوائیکن اصل مقصود کثرت اور تعدد ہے۔غرض فر مایا کہ لا الدالا القد کہنا ایمان کاسب ہے افضل شعبہ ہے کہ ایمان باللہ اور ایمان بالتوحیدتمام اعمال صالحی اساس بالله برایمان اوراس کی وحدانیت برایمان کے بغیر ندکوئی عمل متبول ہے اور ندو عمل صالح ہے اورايمان فاسب، عاوني درجرات سے تكليف بينيان والى چيز كاباديا ب

اس مدیث کی شرح اس سے پہلے باب الدلالة علی كثرة طرق الخيريس كرر چكى ہے۔

(روضة المتقين: ٢٢١/٢ ـ دليل الفالحين: ٢٧/٣)

# رسول الله ظلالم كي حياء كي حالت

٣٨٣. وَعَنُ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولٌ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشَدَّ حيآءُ مِن الْعَذُر آءِ فِي خِدْرِهَا، فإذَارَأَىٰ شَيْئًا يَكُرَهُه ْعَرَفُنَاهُ فِي وَجُهِهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

قَالَ الْعُلُمَآءُ: حَقِيْقَةُ الْحَيَآءِ خُلُقٌ يَبُعَثُ عَلَيْ تَرْكِ الْقَبِيْحِ وَيَمْنَعُ مِنَ التَّقُصِيْرِ فِي حَقٍّ ذِي الْحَقِّ وَرَوَيُنَا عَنُ اَبِى الْقَاسِمِ الْجُنِيُدِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ : الْحَيَآءُ رُؤُيَةُ الْاَنْكَآءِ "اَى النَّعَمِ" وَرُؤُيَةُ النَّقُصِيُو فَيَــَوَلَّكُ بَيْنَهُمَاحَالَةٌ تُسَمِّي حَيَّآءٌ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

(۱۸۴) حضرت ابوسعید ضدری رضی الله عند سے روایت ہے کدوہ بیان کرتے ہیں کدرسول الله فاقد ایک پروہ شین کنواری لاک ے بھی برھ کرحیادار تھے۔ جبآپ کا لڑا کوئی ایس بات دیکھتے جوآپ کوناپند ہوتی تو ہم اس نا گواری کوآپ کے چہرہ مبارک سے پیچان لیتے۔(متنق علیہ)

علماء کہتے ہیں کہ حیا ایسی خصلت کو کہتے ہیں جوآ دمی کو ہری چیز کے ترک برآبادہ کرے اور ضاحب حق کے حق میں کوتا ہی سے

رو کے ۔ ہم نے ابوالقاسم جنید سے نقل کی کہ حیااس حالت کو کہتے ہیں کہ جوالند تعالٰ کے اپنے او پرانعامات و تیجینے اور ان کے بارے میں ا پی کوتا ہوں برنظر کرنے سے دل میں پیدا ہوتی ہے۔واللہ اعلم

تخ تى مديث (١٨٣): صحيح البخاري، كتاب الادب، باب من لم يواجه الناس بالاعتاب. صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب كثرة حياء مُلْكُمُ.

کلمات صدید: عدراء: باکره، کواری ، جمع عداری عدر: گرکاوه کوناجس کر سے آگے پرده لگایا ہو۔

شرح حدیث: مدیث مبارک میں رسول الله ماللہ کے کم ل حیا کو بیان کیا گیا ہے اور چونکدرسول الله مختلفہ کی ہرعادت اور ہر

خصلت امت کے لیے اسوؤ حسنہ ہاں لیے حیامیں بھی آپ کی تقلید ضروری ہے۔

(روضة المتقين: ٢٢١/٢ دلير العالحير: ١٢٩/٣)

(اس سے پہلے بیعدیث بب بیان کشرة طرق الحیز میں گزر چکی ہے۔)



المناك (۸۵)

#### حِفُظِ السِّرِّ ر**ازول کی حفاظت**

٢٣٥ قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ ﴿ وَأَوْفُواْ بِاللَّهُ تَعَالَىٰ ﴿ وَأَوْفُواْ بِاللَّهُ لَهُ إِنَّ الْعَهَدُكَا كَ مَسْتُولًا ﴾ الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في اله تعالى في الله تعالى في ال

"معبدكولوراكروب شك عبدك بارے ميں يوجهاج ، كا " (الاسراء ٣٢٠)

تغییری نگات: آیت کریمه میں عہد پورا کرنے کا تکم دیا گیا ،عہدالندہ بھی ہوتا ہے اورالند کے بندول ہے بھی ،الند سے کیا ہوا عہد وہ ہے جوآ ومی شہاوتین پڑھ کرالند کی تو حیدور بوبیت اورا پٹی بندگی کا اقر ارکرتا ہے ظاہر ہے کداس عہد کا وف کرنا لازم ہے اور جوعبد بندوں سے کیے ہوں اورخوا فی شریعت نہ ہوں ان کا بھی پورا کرنا لازم ہے اور اس عہد میں برطرح کے معاشرتی اور تمدنی معاہد، ت شال بیں۔ رمعارف ملفوں)

### میاں بیوی کارازافشاء کرنابری بات ہے

١٩٨٥. وَعَنُ ابِى سعِيْدِ النُحُدُرِي رَضِى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. "إِنَّ مَنُ الشَّهِ عِنْدَ اللَّهِ مُنُولَةً يَوُمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِى إلى الْمَرُأَةِ وَتُفْضِى إلَيْهِ ثُمَّ يَنُشُرُ سرَّهَا." رَوَاهُ مُسْلِمٌ.
 مُسْلِمٌ.

( 3۸۵ ) حفرت اوسعید خدری رضی القدعند سے روایت ہے کہ رسول الله مُکافِّق نے فر مایا کہ روز قیامت اللہ کے نزد کیک سب سے زیادہ براوہ شخص ہوگا جوانی بیوی سے ہم محبت ہوتا ہے اور بیوی اس کے ساتھ ہم محبت ہوتی ہے اور دہ اس راز کو کھولتا ہے۔

(مسلم)

تخ يح مديث (١٨٥): صحيح مسلم، كتاب المكاح، باب تحريم افشاء سر المرأة.

کلات مدید: یمصی: ملتاب، ہم محبت ہوتا ہے۔ بسر رها: اس کاراز کھولتا ہے۔

شرح حدیث: اخلاقی رزیله میں میک انتہائی رزیل اور بری بات بیہ کہ کوئی شخص اپنی ہوی کے سرتھ شب باشی کا قصد لوگوں کے درمیان بران کی میں میں اسے عظیم ترین خیانت کہا گیا ہے۔ ابن المک فرماتے ہیں کہ میں بیوی کے درمیان ہربات اور فعل امانت ہے اور اس امانت کا افشاء خیانت ہے۔

(شرح صحيح مسلم للنووي: ١١١ ٨ ررصه المتقين: ٢ ٢٢٢)

### رسول الله مَنْ يُلِيمُ كراز كُوخُفي ركهنا

١٩٨٢. وَعَنُ عَبُدِاللَّهِ بُنِ عُمَرَ رَضِى اللَّهُ عَنُهُمَا أَنَّ عُمَرَ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَنُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَالْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ ا

" تَأَيَّمتُ " : أَى صَارَتُ بِلازَوْجِ وَكَانَ زَوُجُهَا تُوُفِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ "وَجَدُتَ" غَضِبُتَ .

' ( ٦٨٦) حضرت عبدالقد بن عمر رضی الله عنهما ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت حفصہ رضی الله عنها ہوہ ہو گئیں تو حضرت عمر رضی الله عنہ رضی الله عنہ ہے اور ان ہے کہ کہ تم چا ہو تو حفصہ بنت عمر کا نکاح میں تم ہے کر دوں گا۔

انہوں نے کہ کہ میں اس معالمہ میں غور کروں گا۔ حضرت عمر رضی الله تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کی روز انتظار کیا بھر ان سے ملا قات ہوں کہ تو انہوں نے کہ کہ میں اس معالمہ میں غور کروں گا۔ حضرت عمر رضی الله عنہ کہتے ہیں کہ میں ابو بمرصد ایق رضی الله عنہ سے ملا اور ان سے کہا کہا گہا گہا تھے تھے ہیں تو جس حفصہ کا نکاح آپ ہے کہ کہ میں ان پر حضرت عنون رضی الله عنہ ہوا میں بچھ دن تضہرا کہ رسول الله تاکی الله عنہ میں دیا اور ہیں دیا اور ہیں نے میں انہوں نے کہ کہ تم نے میرے لیے پیغام دیا اور ہیں نے حصہ کا نکاح آپ سے کہ اور اس کے بعدایو بمرضی الله عنہ بھے سے طے اور کہنے گئے کہ تم نے میرے لیے حفصہ کے نکاح کی بات خصصہ کا نکاح آپ سے کہ کہ تو اس کے بعدایو بمرضی الله عنہ بھے سے طے اور کہنے گئے کہ تم نے میرے لیے حفصہ کے نکاح کی بات کی اور میں حضور تاکی تاب کہ انگر ان کے ساتھ نکاح کا ذکر فر مایا تھا اور میں حضور تاکی تو میں کر بیتا۔ (بخاری) کا در از افت نہیں کر سکتا تھا آگر درسول الله مخالف اگر مرسول الله مخالف آپیں کر سکتا تھا آگر درسول الله مخالف آپیں کر سکتا تھا آگر درسول الله مخالف آپی کہ دیم سے کر دیا تھا اور میں حضور تاکی تو میں کر بیتا۔ (بخاری)

تخ كامديث (٢٨٢): صحيح البخاري، كتاب المعاري، باب شهود الملائكة بدراً

كمات مديث: تأيمت: يوه بوگي ايم. يوه جمع أيائم اور ايامي.

شرح صديف. قرآن كريم مين ارشاد ب.

#### ﴿ وَأَنْكِعُوا أَلْأَيْنَعَىٰ مِنْكُونَ ﴾ "اوراني يوه مورتوں كے نكاح كرو۔"

حضرت عمر رضی الله عندے نے اس علم پڑمل کرتے ہوئے حضرت هفصہ کے نکاح کی شیخیین سے بات کی ۔ حضرت هفصه رضی الله عنہا کے شوہر ختیس بن حذافہ مہی جواصحاب رسول الله مُلَّافِلُهُ میں سے تصاحد میں زخمی ہوگئے تصاور انہی زخموں سے تاب ندلا کرانقال کر مجئے تھے۔

حضرت عمر رضی القد عند اور حضرت ابو بکر رضی القد عند بیل با بهی تعلق اخوت و محبت زیاده تھا اور رسول القد خلافی نے ان دونوں میل موا خات فر مائی تھی نیز بید که حضرت ابو بکر رضی القد عند نے حضرت عمر رضی القد عند کو جواب نہیں دیا اس لیے حضرت عمر شنے نارائسگی محسوس کی اللہ عند کو رضی القد عند نے آپ خلافی کو اصل صورت حال بتا کر اس کی تلافی فر مائی کدا گررسول الله خلافی نے حضرت حضد رضی الله عنہا کے بارے میں ابتاارادہ ند ظاہر فر مایا ہوتا تو میں حضد ہے نکاح کر لیتااور میں رسول الله خلافی کاراز افتاء کرنے کے لیے تیار ند تھا۔

(عنب اللہ کا بارے میں ابتاارادہ ند ظاہر فر مایا ہوتا تو میں حضد ہے نکاح کر لیتااور میں رسول الله خلافی کاراز افتاء کرنے کے لیے تیار ند تھا۔

(عنب اللہ کا بارے میں ابتاارادہ ند قاہر فر مایا ہوتا تو میں حضد کے ایک کاراز افتاء کرنے کے لیے تیار نہ تا کا کار کر کا بارے بارے میں ابتاارادہ ند قاہر فر مایا ہوتا تو میں حضد کے لیتا اور میں رسول الله میں کا کار کر دو صدہ المتقبن نا کا ۲۳/۲)

### حضرت فاطمه رضى اللد تعالى عنها كاآت كراز جهيانا

١٩٨٠. وَعَنُ عَآئِشَةَ رَضِى اللَّهُ عَنُهَا قَالَتُ : كُنَّ اَزُوَاجُ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنُدَهُ فَاقَبُكُ فَا فَالْمَا وَاللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْنًا، فَلَمَّا رَحْبَ بِهَا وَقَالَ : "مَرُحَبًا بِابْنَيْنَ" ثُمَّ اَجُلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ اَوْعَنُ شِمَالِهِ، ثُمَّ سَارَّهَا النَّائِيةَ فَصَحِكْتُ فَقُلْتُ لَهَا: خَصَّكِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنُ بَيْنِ نِسَآنِهِ بِالسِّرَارِ ثُمَّ اَنُتِ تَبُكِيْنَ ؟ فَلَمَّا فَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنُ بَيْنِ نِسَآنِهِ بِالسِّرَارِ ثُمَّ اَنُتِ تَبُكِيْن ؟ فَلَمَّا فَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلُكُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِمَالُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِمَالُى عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِ لَك رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِمَالُى عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَوْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ مَالَاكُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَالْحَدُى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمُولِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَلُهُ الْمَالُكُ النَّالَكِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَالُمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَالُولُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَلِهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَالُولُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَالِمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَالُمُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَالُمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمُولِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمَالُمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمُ الْمُلْمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمُولِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمُولُولُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْمُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَي

تھیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آپ کے پاس تسمیں ان کی جال میں اور رسول اللہ منافقہ کی حال میں کوئی فرق نہیں تھا۔ جب آپ النظام نے انہیں دیکھا تو انہیں مرحبا کہا اور فرمایا میری بیٹی کوخوش آمدید پھر آپ ملکٹا نے انہیں اپنی دائمیں یا بائمیں جانب بھالیا۔ پھرآ ہت ہے ان ہے کوئی بات کہی جس پروہ خوب روئیں جب آپ نگھانے ان کی بیہ بے قراری دیکھی تو آپ نگھا نے دوبارہ آ ہت ہے ان سے کوئی بات کمی جس پر وہ ہنس پڑیں۔ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ رسول اللہ نے اپنی از واج کے درمیان آپ ہے کوئی خاص بات بطور راز کے کھی تو آپ رونے لگیں۔

جبرسول الله فَالْفِيمُ تشريف لے محتے تو میں نے ان سے بوچھا كدرسول الله فَالْفُا نے آپ سے كيافر مايا تھا؟ انہوں نے كہا كه رسول الله مُكافِيل كراز كوافشاء كرنے والى تبيس مول رسول الله مُكافِيل كى وفات كے بعد ميس نے ان سے كہا كرتم برميرا جوحق ہے ميس اس كروالے سے تم يرزورد كر بوچىتى مول كر جبتم رسول الله مكالل سے بات كردى تھيں تو آپ ماللا فانے تم سے كيافر مايا تھا۔ اس پر حضرت فاطمہ بولیس اب میں بتاسکتی ہوں۔ جب آپ ماللوا نے پہلی مرتبہ مجھ ہے آ ہستہ سے بات کہی تھی وہ بات میتھی کہ آ پ مَلِينًا نِهِ فرمايا كرحفزت جرئيل عليه السلام سال مين أيك مرتبه يا دومرتبه مير به ساته قرآن كا دوركرتے ہيں اب اس سال دومرتبه دور فر مایا اور میں دیکے رہا ہوں کدمیری موت قریب آگئی ہے تو تم اللہ سے ڈرواور مبر کرو۔ کہتمہارے لیے بہت اچھا آ گے جانے والا ہول میں یہ بات من کررو بڑی جیسا کہتم نے دیکھا۔ جب آپ مُلاکلا نے میراشدت گریددیکھا تو آپ مُلاکلانے دوبارہ مجھ سے آہستہ سے بات کمی اور فرمایا کداے فاطمہ! کیاتم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم مؤمن عور توں کی سردار ہویا فرمایا اس امت کی عور توں کی سردار ہواس ریس بنے می جیسا کتم نے دیکھا۔ (بالفاظ سلم کے بیں)

تخ تك مديث (٧٨٤): صحيح البحاري، كتاب المناقب، بأب علامات البوة في الاسلام. صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب فضائل بنت النبي مُعَلَّمُ .

كلمات حديث: مشية : حال، جلني كانداز - جزعها : شدت وكريه بقرارى -

شرح مدیث: رسول الله من فاطمه رضی الله عنبات بهت محبت کرتے تھے اور اس طرح حضرت فاطمه رضی الله عنباآب مَلِيْقِمْ بِ بِهِت محبت فرماتی تصی حفرت و طمدرضی الله عنها مین رسول الله مُقَافِعُ کی عادات طیبداور خصائص حمیده جلوه گرتھے-حضرت ہ طمہ رضی اللہ عنہا کے چلنے کا انداز رسول اللہ مُکا لگا کے چلنے کے انداز سے اس قدرمشابہ تھا کہ گویا کوئی فرق ہی نہ تھا غرض آپ رضی اللہ عنها الحصنے بیٹھنے اور عادات واطوار میں رسول القد مُکافِیّا کے مشابۃ تھیں۔حضرت فاطمہ رضی اللّٰہ عنہا جب رسول اللّٰہ مُکافِیّا کے پاس آشریف لاتين و آپ الفا كر عدوجات بياركرت اورايي جكه بنمات-

ر سول امتد خلفاتی کے مرض الموت میں آپ خلفاتی کے پاس آپ خلفاتی کی از واج موجود تھیں کہ حضرت فاطمہ رضی التدعنها تشریف رائیں آپ تلکا نے انہیں اپنے پاس بٹھایا اور ان سے آہشہ سے کہا کہ حضرت جبرائیل سال میں ایک مرتبہ میرے ساتھ قرآن کا دور کرتے تھے اور اس سال دومرتبہ دور کیا ہے اور میں تبجھ رہا ہوں کمیرے دنیاہے جانے کا وقت آگیا ہے بین کر حفزت فاطر<sup>ہ ہ</sup>یگر بیہ

طارى ہوگيا تو آپ مُلَّافِرُ نے دوبارہ ان سے آہستہ سے فرمايا كرتم اس امت كى عورتوں كى سردار ہواورتم سب سے بہلے مجھ سے آكر ملئے والى ہو۔ (فتح الباري: ٤/١٦)

# حضرت انس رضى الله تعالى عنه كاآب كراز مخفى ركهنا

١٩٨٨. وَعَنُ قَابِتٍ عَنُ آنَسٍ رَضِى اللّهُ عَنُهُ قَالَ: أَنَى عَلَىَّ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَاالُعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَبَعَنِنَى فِى حَاجَتِهِ فَأَبُطَاتُ عَلَىٰ أُمِّى فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتُ مَاحَبَسَكَ؟ وَاللّهَ مَعَ الْغِلْمَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَبَعَنِنَى فِى حَاجَتِهِ فَأَبُطَاتُ عَلَىٰ أُمِّى فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتُ مَاحَبَسَكَ؟ فَقُلْتُ : بَعَثَنِى رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ، قَالَتُ : مَاحَاجَتُهُ؟ قُلْتُ : إِنَّهَاسِرٌ قَالَتُ : لَا تُخْبِرَنَّ بِسِرِّ رَسُولِ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا، قَالَ آنَسٌ : وَاللّهِ لَوُ حَدَّثُتُ بِهِ اَحَدًا لَحَدَّثُتُكَ بِهِ يَعْفِهُ مُحْتَصَرًا .

( ۱۸۸ ) حفرت البت ہو دامین میں کہ حضرت انس رضی امتد عند نے بیان کیا کہ بین بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ رسول اللہ ماللہ کا گھڑا میرے پاس آئے اور آپ مالی کے ہمیں سوام کہا۔ آپ پہ اللہ علی کام سے بھیج و یا اور جھے مال کے پاس واپس جانے میں دیر ہوگئی۔ جب میں پہنچا تو میری مال نے کہ کہال اُک گئے تھے۔ میں نے بتایا کہ رسوں اللہ مخافی ہے جھے اپنے کسی کام سے بھیجا میں دیر ہوگئی۔ جب میں پہنچا تو میری مال نے کہا کہ بیر از ہے۔ مال اوں رسول اللہ مخافی کا راز بھی کسی او نہ بتانا۔ حضرت انس رضی متدعنہ تھا۔ مال نے پوچھ کہ کیا کام تھے۔ میں نے کہا کہ بیر از ہے۔ مال اوں رسول اللہ مخافی کار از بھی کسی او نہ بتانا۔ حضرت انس رضی متدعنہ نے فر میا کہ است اگر میں کسی سے بیان کرتا تو میں تم سے ضرور بیان کردیتا۔ (بیحد بیٹ مسلم نے روایت کی ہے اور بخاری نے مختفر آ

تَحْرَجُ مديث (٢٨٨): صحيح الدخاري، كتاب الاستيداد، باب حفظ السر صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب فضائل ابس رضي الله عنه .

کلمات صدیمہ: علمان: لڑ کے ، توجوان ، غلام کی جمع ہے۔ وابطات: میں نے ویرکردی۔ أبطاً إبطاءً (باب افعال) ویرکرنا۔ مؤخر کرنا۔

<u>شرت سدیت:</u> بتائی اوران کی والدہ نے بھی ان کو یہی تا کید کی کہ رسول اللہ مخالفا کی راز کی بات کسی کونہ بتانا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ اس کی اس قدر پابندی کی کہ رسول اللہ مخالفا کی کی وفات کے بعد بھی کسی کو بتانا پسندنہیں فرمایا۔

(فتح الباري: ٢٨٤/٣ ـ روضة المتقين: ٢٢٦،٢ دنيل العابحين ٢٣٦،٣)



التِّاك (٨٦)

الُوَفَآءِ بِالْعَهُدِ وَاِنْجَازِالُوَعُدِ عَمِدتَ ِهَا ثَا اوروعده بِوراكرنا

٢٣٦. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ وَأَوْفُواْ بِٱلْمَهَدِّ إِنَّ ٱلْعَهْدَكَاتَ مَسْتُولًا ﴾

التدتعالي في فرماياس.

' عبد کو بورا کرو بے شک عبد کے بارے میں ضرور یو چھاجائے گا۔' (الاسراء ۳۲)

تغیری نکات: پہلی آیت میں فر مایا کے عہد کے بارے میں روز قیامت سوال ہوگا عہد کا لفظ ہرعہد و میثاق کوشائل ہے۔غرض ہرعبد و میثاق اور ہرعہد و پیان کے بارے میں بازیرس ہوگی۔ (تفسیر مظهری)

٢٣٤. وَقَالَ تُعَالَىٰ :

﴿ وَأُوفُواْ بِعَهْدِ ٱللَّهِ إِذَا عَنْهَدَتُمْ ﴾

الله تعالى فره ياب كه:

"الله كعبدكو يوراكروجوتم فياس عبدكياب" (الحل: ٩١)

تغیری نکات: دوسری آیت میں فرویا کہ اللہ سے کیے ہوئے اپنے اقرار اور عہد و بیان کو پورا کرولینی جواللہ تعالیٰ نے فرائض واجبات مقرر فرمائے ہیں ان کی تکیل کرواور جواس نے احکام دیے ہیں ان پڑمل کرو۔ (تفسیر مطهری)

٢٣٨. وَقَالَ تَعَالَى:

﴿ يَكَأَيُّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا أَوْفُواْ بِالْعُقُودِ ﴾ الله تعالى فرويا به كنا

"اسايمان والواعيدول كويوراكرو" (الماكدة: ١)

تغیری نگات: تیسری آبت میں فرمایا کدا ہے ایمان والو! تمہارے ایمان کا مقصنایہ ہے کدا ہے عہدوں کو جوایمان کے تمن میں تم سے التد تعالی نے کے ہیں انہیں پورا کرو۔ یعنی جملہ ادکام شرعیہ برعمل کرو۔ امام راغب رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ معاہدات کی جتنی قسمیں اور صور تیں ہیں وہ سب اس میں واخل ہیں اور ابتداءً اس کی تمن قسمیں ہیں ایک وہ معاہدہ جوانسان کا رب العالمین کے ساتھ ہے مثل ایمان ، اطاعت کا عبد اور حلال وحرام کی پابندی کا عبد ، دوسرے وہ معاہدہ جوانسان کا اپنفس کے ساتھ ہے جیسے نذر مان بیت یوشم کے ذریعہ کوئی بت اپند قدمہ لے بیز ، تیسرے وہ معاہدہ جوایک انسان کے ساتھ ہے اس میں وہ تمام معاہدات شامل ہیں جو دوافراد کے درمیان جماعتوں کے درمیان یا حکومتوں کے درمیان ہوں۔ (معارف الفرآن)

# جودوسرول سے کہاس پرخود بھی عمل کرے

٢٣٩. وَقَالَ تَعَالَىٰ :

﴿ يَكَأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَا مَنُواْلِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۞ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ ٱللَّهِ أَن تَقُولُواْ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۞ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ ٱللَّهِ أَن تَقُولُواْ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۞ كَا لَا تَفْعَلُونَ ۞ كُونُ كَا لَا تَفْعَلُونَ ۞ كُلُونَ كُونَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهُ لَا عَلَا لَا عَلَيْهُ مِنْ اللَّهُ لَا عَلَيْهُ مِنْ إِلَا لَهُ لَا لَا لَا لَا عَلَى اللَّهُ عَلَيْكُ مِنْ اللَّهُ عَلَا لَا عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْكُمُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْكُونَا عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى

"اے ایمان والو اہم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو؟ اللہ کے ہاں سے بات بہت ناراضی والی ہے کہ وہ باتی کہو جو کرونہیں۔"
(القف: ۲)

تفسیری نکات: چوتی آیت میں فرمایا کہ اے ایمان وا والی بات نہ کہوجوتم نہ کرو، اللہ تعالی اس مخص سے ناراض ہوتے ہیں جو زبان سے بہت پچوکہیں اور مس کے وقت ان کی تکیل نہ کرسکیں۔ روایات میں ہے کہ پچوسلمان ایک جگہ جمع سے کہنے کہ اگر معلوم ہو کہ کون ساکام اللہ کے یہ ل سب سے زیادہ اپندیدہ ہے تو وہ کریں اس پریہ آیات نازل ہوئیں کہ اللہ کوسب سے زیادہ ان اوگول سے محبت ہے جواللہ کی راہ میں اس کے دشمنوں کے مقابلہ پرایک آئی دیوار کی طرح ڈٹ ج تے ہیں اور میدانِ جنگ میں اس شان سے صف آرائی کرتے ہیں کہ کویا وہ سب مل کرائیک مضبوط دیوار ہیں جس میں سیسہ بیا دیا گیا ہے اور جس میں کسی جگہ کوئی رختہیں پڑ سکتا۔ اب اس معیار پرائے آپ کو پر کھلو۔ (نفسیر عنمانی)

### منافقين كى تين علامات

٢٨٩. وَعَنُ آبِى هُورَيُو وَ رَضِى اللّٰهُ عَنْهُ آنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ايَةُ الْمُنافِقِ لَلاَ عَلَيْهِ . وَادَ فِى رِاوَيَةٍ لِمُسْلِمٍ . "وَإِنْ الْمُنافِقِ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَم انَّهُ مُسُلِمٌ ."
 صام وصلَّى وَزَعَم انَّهُ مُسُلِمٌ ."

( ۱۸۹ ) حفرت ابو ہریرہ رضی امتد عند ہے روایت ہے کہ رسول امتد مُلَقِّقُ نے فر مایا کہ منافق کی تین عدامتیں ہیں: جب بولے حجوث بولے، جب وعدہ کر ہے تو وعدہ خل فی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔ (مثنق علیہ) مسلم کی روایت میں بیالفاظ زائد ہیں اگر چہوہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے، ورگمان کرے کہ وہ مسممان ہے۔

تخ تك مديث (١٨٩): صحيح المحارى، كتاب الإيمان، باب علامة المافق

كلمات مديث: مدوق: جوبظا براسلام ظا بركر اور بباطن كفرچه پائه اليني برب باطن اورا جهے ظا بروا ا

**شرح مدیث**: صدیث مبارک میں نفاق کی تین علامت بیان کی گئی ہیں اور امت مسمہ کومتنبہ کیا گیا ہے کہ لوگ اس امر کا خیال

ر کھیں کہ اگران ہاتوں میں ہے کوئی ہات اپنے اندرنظر آئے تو اس ہے تو بہ کریں اور استعفار کریں اور اس ہے بیچنے کی تدبیر کریں کیونکہ منافق بھکم قرآن جہنم کے سب سے نچلے در ہے میں ہوگا۔اصل دین بھی تین ہاتوں میں مخصر ہے: قول بغل اور نیت ۔ جھوٹ سے قول کا فسادنمایاں ہوجا تا ہے خیانت ہے کمل کی خرابی کا پید چلتا ہے اور وعدہ خلافی سے نیت کی خرابی ظاہر ہوجاتی ہے۔

منافق اگراپنے نفاق سے توبرکرلے اور اعمال کو درست کرلے اور اللہ کے دین کومضبوطی سے تھام لے اور اللہ پر تو کل کرے اور دیا ہے دین کو پاک رکھے تو وہ خالص مسلمان ہے اور دین و دنیا ہیں اہل اسلام کے ساتھ ہوگا۔

يه صديث باب الامر باداء الامائة ميس گزر چكى بـ

(فتح الباري: ٢٨٣/١ ـ إرشاد الساري: ١٧١/١ ـ روضه المتقين: ٢٢٧/٢)

جس میں جا رحصاتیں ہوں وہ خالص منافق ہوگا

٢٩٠. وَعَنُ عَبُدِاللّهِ بُنِ عَمُرِوبُنِ الْعَاصِ رَضِى اللّهُ عَنُهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَرْبَعٌ مَنُ كُنَّ فِيهِ خَصُلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ
 عَلَى: "أَرْبَعٌ مَنُ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتُ فِيهِ خَصُلَةٌ مِنَهُنَّ كَانَتُ فِيهِ خَصُلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ
 حَتَّى يَدَعَهَا:

إِذَا اؤُتَمِنَ خَانَ وَ، إِذَا حَدُّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ،

وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

( ۲۹۰) حضرت عبدالله بن عمروین العاص رضی القد عنها سے روایت ہے کہ رسول الله مُلَا اللهُ عَلَیْمُ نے فر مایا کہ چار با تیں ہیں جس میں ہوں گی دو منافق خالص ہے اور جس میں ان میں ہے لیک ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک بات ہوگی یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ د ` جب امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے، جب بولے تو جھوٹ بولے، جب عہد کرے تو عہد شکنی کرے اور جب جھڑا کرے تو گالم گلوج کرے۔ (متفق علیہ)

مريث (**۱۹۰):** صحيح البخارى، كتاب الإيمان، باب علامة المنافق. صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب حصال المنافق.

کلمات صدید: عدر: جس بات براتفاق ہو چکا ہے اس سے پھر گیا۔ عدر عدر اُ (باب نفر۔ ضرب) خیانت کرنا ،عبدتو رُنا۔ شرح حدیث: سابق حدیث میں نفاق کی تین علامتیں بیان کی گئی تھی ، بہاں چار بیان کی گئی ہیں۔ اصل بات بیہ کہ نفاق ک مختلف در جات ہیں جس طرح کفر کے درجات ہیں اور نفاق کے مختلف درجات کے اعتبار سے متعدد علامتیں ہو سکتی ہیں۔ علامة ترطبی رحمہ القدفر ، تے ہیں کدمکن ہے کہ پہنے وتی کے ذریعے آپ کو تین علامتیں بن کی گئی ہیں پھر آپ مکافی کا کو چوتھی عدمت بھی بتادی گئی ہے بھی ممکن ہے کہ آپ نے خودان علامتوں کا مشاہدہ کیا ہواور انہیں بیان فر مایا ہو۔ فدکورہ بالا دونوں احادیث سے پانچے علامات بنتی ہیں: جھوٹ ، غدر ، وعدہ خلا فی ، خیانت اور فجور۔ اس ہیں شہبیں ہے کہ منافقین کی اور بھی خصلتیں اور علامتیں جیسے قرآن کر بم میں فر مایا ہے کہ '' جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں توسستی اور کا ہی سے کھڑے ہوتے ہیں لوگوں کود کھانے کے لیے۔''گویاد پنی احکام کی تعمل ہیں سستی اور کا ہی اور کا ہی اور کا ہی اور کا ہی اور کی بیا ورک میں میں اور کا ہی اور کی میں میں ۔

نفاق کی دوسمیں ہیں . نفاق اعتقادی اور نفاق عملی علامہ خط بی فرماتے ہیں کہ حدیث میں نفاق فی العقیدہ مراد ہے۔ ادراگر اہل ایمان سے کسی میں میعلاءت یاان میں ہے کوئی علامت پائی تو جائے اید مؤمن مشابہ منافقین ہوگا۔ ہبر حال علی ع کاس امر پرا تفاق ہے کہ اگر یہ علامات مسلم مصدق میں پائی جا کمی جواپنی زبان سے اور قلب سے اسمام کی ادراسلامی احکام کی تصدیق کرتا ہوتو اس پر کفر کا حکم نہیں لگا یا جائے نہا ہے اور اسے اپنی سے اور اسے اپنی سے کہ وہ منافقین کے مشابہ ہے اور اسے اپنی لگا یا جائے ہوگلدنی الن رہوگا میجے رائے یہی ہے کہ وہ منافقین کے مشابہ ہے اور اسے اپنی نفاق سے تو بہرکے اپنے اندال کی اصلاح کرنی ہے ہے۔

(فتح الباري . ٢٨٣/١ إرشاد الساري : ١٧٢/١ روصة المتقين ٢٢٩/٢ شرح صحبح مسلم ٢١/٢)

### حضرت صديق اكبررضي الله تعالى عنه كاآپ ظافياً كے عہد كو بوراكر نا

ا ٢٩. وعَنُ جَابِرٍ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ قَالَ : قَالَ لِى النَّبِيُ رَسُّولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَوُ قَدُجَآءَ مَالُ الْبَحُرِيْنِ اَعُطِينُتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا فَلَمُ يَجِئَى مَالُ الْبَحُرَيْنِ حَتَى قُبِضَ النَّبِيُّ رَسُولُ اللَّه صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلَّم فَلَمَا جَآء مَالُ الْبُحُرِيْنِ آمر ابُوبِكُرٍ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ فَنَادَى : مَنُ كَال لَهُ عِنُد رَسُولُ اللَّهُ عَلَيْهِ وسلَّم فَلَمَا جَآء مَالُ الْبُحُرِيْنِ آمر ابُوبِكُرٍ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ فَنَادَى : مَنُ كَال لَه عِنْد رَسُولُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلَّم وَسلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلَّم وَسَلَّم عَدَةٌ آوُ دَيْنٌ فَلْيَاتِنَافَاتَيْتُهُ وَقُلْتُ لَهُ : النَّ النَّبِيِّ صلَّى اللَّهُ عليْهِ وَسلَّم وَسَلَّم عَدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَاتِنَافَاتَيْتُهُ وَقُلْتُ لَهُ : اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلَّم قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا ، فَحَدَىٰ لِي حَنْيَةً فَعَدَدُتُهَا فَإِذَا هِى خَمْسُمِائَةٍ فَقَالَ لِي حُذْمُ مِثْلُهُم اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ .

( ۱۹۹۳ ) حضرت جاہر رضی القد عنہ ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول القد مُلَاثِیْما نے جمھے نے مور یا کہ بحرین ہے مال آیا تو ہیں. تنا اتنا اور اتنا دول گا۔ بحرین کا ماں نہیں آیا اور رسول القد مُلَاثِما کا رہنی ہے تشریف لے گئے۔ اس کے بعد جب بحرین ہے مال آیا تو حضرت بو برکر رضی القد عنہ نے اعلان فر ما بیا کہ جس کا رسول القد مُلَّاثِماً برکوئی قرض ہویا آپ مُلَّاثِما نے کوئی وعد وفر مایا ہوتو وہ ہمارے پاس سے سی صاضر ہوا اور میں نے عرض کیا جمھے سے رسول القد مُلَّاثُماً نے اس اس طرح فر مایا تھا۔ اس پر حضرت ابو بکر رضی القد عنہ نے جمعے لپ بھر کر دیا ہیں نے گئا تو وہ پانچ سودر ہم نتھا س کے بعد فر مایا کہ اس سے دگنا اور لے و۔ (متفق عدیہ)

تخرى مديث (٢٩١): صحيح البحاري، كتاب الكفالة، باب من تكفل عن ميت دينا . صحيح مسم، كتاب الفصائل، باب ما سئل رسول الله كالملاشينا قط فقال لا .

کلمات حدیث: هکدا و هکدا و هددا: اس طرح ،اس طرح اوراس طرح بخاری کی روایت میں ہے کہ آپ نے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ملاکر دکھایا اور تین مرتباشارہ کیا کہ میں تمہیں تین ب بھرکر دول گا۔

شرح حدیث: رسول کریم کافیل کی وفات سے قبل بحرین سے جزید کا مال آنے کی توقع تھی ، آپ کافیل نے خطرت جریض اللہ عندسے فر مایا کہ بحرین سے مال آجائے تو بیس شہیں اس طرح ، اس طرح اور اس طرح ، دول گا اور آپ کافیل نے لپ بھر کردیے کا اشرہ و فرمایا ، کیکن اس مال کے آنے سے پہلے آپ کافیل رصلت فر ما گئے ۔ تو حصرت ابو بکر رضی اللہ عند نے اس وعدہ کو پورا فر مایا اور تین لپ کے بقدر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کوعطا فر مایا ۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عند نے حضرت جابر کولپ بھر کر دیا اور فر ، یہ کہ است شاد کرو۔ ثابر کے تو دویا تج سودر بھم تھے تو آپ نے فر مایا کہ اس کا دگان یعنی بزار در بھم اور لے لو۔

مرنے دالے نے اگر کسی سے کوئی عہد یا دعدہ کیا ہوتو اس کی موت کے بعد اس کی تکمیل کرنی چاہیے اس طرح سابق حکومت کے تمر م وعد ہے اور عہو داور مواثیق آنے والی حکومت کو پورے کرنے چاہئیں۔

(فتح الباري: ١١٦٠/١ ـ شرح صحيح مسلم للنووي: ٥٨/١٥ ـ روضه المتقين: ٢٣٠/٢ ـ دليل الفالحين ١٣٩/٣)



المشاك (۸۷)

#### أُلامُرُ بِالْمُحَافِظَةِ عَلَىٰ مَااعُتَادَه وَمِنَ الْحَيُرِ عادات حسد كي حفاظت

٢٣٠٠. قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ:

﴿ إِنَ ٱللَّهَ لَا يُعَنِّيرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُعَيِّرُواْ مَا بِأَنفُسِهِمْ ﴾

، متد تعالی نے فرمایا ہے۔

" ب شک الله تعالی کسی قوم کے ساتھ نعمتوں والے معامد کوتبدیں نہیں کرتے یہ ل تک کدوہ اس چیز کوتبدیل کردیں جوان کے دلوں میں ہے۔ "(الرعد: ۱۱)

# بکاوعدہ کرکے توڑنا بہت بری بات ہے

٢٣١. وَقَالَ تَعَالَى :

﴿ وَلَا تَكُونُواْ كُأْلِّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَ اللَّهُ

اللدنغالي نے فرمایا ہے کہ:

'' تم اس عورت کی طرح مت بنوجس نے اپنے سوت کومضبوط کر لینے کے بعد نکٹرے نکڑے کرڈ اما۔' (انحل ۹۲)

" واُلاَنْكَاتُ " إَجَمْعُ نِكُتُ وَهُوَ الْغَزُلُ الْمَنْقُوْضُ .

سکات منکت کی جمع ہے کاتے ہوئے ہوتے ہوتے کھڑے۔

# يہودونصاريٰ کی طرح نه ہوجا ئيں

٢٣٢. وَقَالَ تَعَالَىٰ :

﴿ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا ٱلْكِئنَبَ مِن قَبِّلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ ٱلْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُومُهُمْ ﴾

ورالله تعالى في فرمايا ہے كه.

''اور نہوہ ان ہوگوں کی طرح ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی پس ان پریدت دراز ہوگئی جس سے ان کے دل بخت ہو گئے۔''

(انديد.١٦)

٣٣٣. وَقَالَ تَعَالَىٰ :

﴿ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ﴾

التدتعالي نے فرمایا ہے کہ:

"انہول نے حق کی رعایت نہ کی جیساری یت کرنے کاحق تھا۔" (الحدید. ۲۷)

تغییری نکات: پہلی آیت میں اللہ تعالی نے ارش دفر ماید کہ اللہ تعالی اپنی نگربانی اور مہر بانی سے جو ہمیشداس کی طرف ہے ہوتی رہتی ہے کہ کو کو م نہیں کرتا جب تک وہ اپنی روش اللہ کے ساتھ نہ بدے۔ جب بدلتی ہے تب آفت تی ہے جو کسی کے نالیسی ٹمٹنی نہ کسی کی مدواس وقت کام دیتی ہے۔ (تفسیر عثمانی)

تقسیری نکات: دوسری آیت میں فرمایا کہ عہد باندھ کرتوڑ ڈالنا ایس ممافت ہے جیسے کوئی عورت دن بھرسوت کاتے پھر کر سگی سوت شام کے وقت تو ڈکر پارہ پارہ کردے چنا نچہ مکہ میں ایک دیوانی عورت اید بی کیا کرتی تھی مطلب سے ہے کہ معاہدات کو تھن کچے دھاگے کی طرح سمجھ لینا کہ جب چیا کا تا اور جب چیا انگلیوں کی ادنی حرکت سے ہے تکلف توڑ ڈالا رسخت ناعاقب اندیٹی اور دیوائی ہے۔ بات کا اعتبار ندر ہے تو دنیا کا نظام مختل ہوج ہے تول وقر ارکی پابندی ہی سے عدر کی تر از وسیدھی رہ سکتی ہے۔

(معارف القرال، تفسير عثماني)

تغیری لگات:

تغیری لگات:

این پینمبرول کا ت بیس کی ایس میل فروی کے اصل ایمان وہی ہے کہ جس سے دلوں میں گداز پیدا ہو، شروع میں اہل کتاب بیا ہیں ایپ بینمبرول کی صحبت میں سیکھتے تھے مدت کے بعد خفلت چھاگی دل سخت ہوگئے دوران میں سے اکثر ول نے ، فرون کی اور سرکشی اختیار کر لی داب مسلمانوں کی باری ہے کہ دوہ این رسول مُللُقُم کے اسوہ حسنہ سے این دلوں کی دنیا سنواری نرم دلی اور خشوع اور تضرع الی اللہ کی صفات سے متصف ہوں اور گزشتہ قو مول کی طرح سخت دل نہ ہوج کیں۔ (نعسبر عنداری)

**تغییری نکات:** چوتھی آیت میں فرمایا کہ بنی اسرائیل نے رہانیت خودابتداع کی تھی اوراے اپنے اوپرلازم کرلیا تھ لیکن پھراس له زم کی ہوئی شئے کے حق کو بھی پوری طرح ادانہ کر سکے۔ (معارف القرآد)

عمل پر مداومت ہونا چاہیے

٢٩٢. وَعَـنُ عَبُـدِالـلَّهِ بُنِ عَمُرِو بُنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُمَا ۚ قَالَ لِي رَسُولُ اللّهِ صلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَاعَبُدَاللّهِ لَاتَكُنُ مِثُلَ فَلَانٍ كَانَ يَقَوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامِ اللَّيْلِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْه .

( ۱۹۲ ) حضوت عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله عنها به روایت ہے کہ رسول الله مُکالِیْکُم نے فر مایا کہ بے عبدالله تم فلا ب شخص کی طرح نہ ہون پہلے وہ رات کو قیام کرتا تھ پھراس نے چھوڑ دیا۔ (متفق علیہ)

تخريج مديث (١٩٢): صحبح البخاري، كتاب التهجد، باب ما يكره من ترك فيام البس صحبح مسدم، كتاب

الصيام، باب المهي عن صوم الدهر.

كلمات حديث: فيام الليس: رات كوكفر ابون العنى تبجد يرهنا-

شرح مدیث: شرح مدیث: رہادرات بمیشرک کونکر کسی عمل خیر کاشروع کرتا ایسا ہے جیسے اللہ تعالیٰ سے عبد کرایا ہوکہ اب میں یہ کام کروں گا اور جب اللہ سے عبد کرایا ہوکہ اب میں یہ کام کروں گا اور جب اللہ سے عبد کرایا تو اس کی بخیل اور عبد کا ایفا مضروری ہے۔

(فتح الباري: ١٢٤/١ ـ روضة المتقين: ٢٣٢/٢ دليل الفالحين: ١٣٩/٣)



المبتاك (٨٨)

اِسُتِحْبَابِ طِيُبِ الْكَلَامِ وَطَلَاقَةِ الْوَجُهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ كَلَامِ طَيْبِ الرَّقَاءِ كَلَامِ طَيْب اورخنده بِيثانى سے ملاقات كااستجاب

٢٣٣. قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ :

﴿ وَٱخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ 🌣 ﴾

الله تعالى نے فرمایا كه:

"آپاپ اپنازومومنین کے لیے پست کرو یجئے۔" (الحجر: ۸۸)

تغیری نکات: دوت دین کا کام دنیا کاسب مشکل کام بهاورس کام میں پیش آن والی تکالیف مصبتین اور شقتیں بھی مد سے زیادہ بین اس میں نری شفقت اور مہر بانی کی بہت زیادہ ضرورت ہے اس لیے آپ نگان کو مخاطب کر کے فرمایا کدمومنین کی جو جماعت آپ نگانا کے ساتھ ہے ان کے ساتھ بہت مہر بانی شفقت اور محبت سے پیش آئیں۔ (معارف الفرآن)

٢٣٥. وَقَالَ تَعَالَىٰ :

﴿ وَلَوَّكُنتَ فَظًّا غَلِيظً ٱلْقَلْبِ لَاَنفَضُّواْ مِنْ حَوْلِكَ ﴾

اورالله تعالی نے فرمایا که:

"اگرآپ تندخواور بخت دل ہوتے توبہ یقینا آپ کے پاس سے جھٹ جاتے۔" (آل عمران: ۱۵۹)

تغییری نکات: دوسری آیت میں فرمایا که آپ مختلفا کواللہ تعالی نے رحمۃ للعالمین بنا کرمبعوث فرمایا ہے اوراس کا تقاض بیہ ہے کہ آپ مختلفا مخاطبین دعوت سے بہت نری خوش خلقی اور لطف و مہر بانی سے چیش آئیں کیونکہ دعوت و تبلیغ وین کا جوفر بیضہ آپ مگلفا کے سپر دہو وہ اس طرح انجام پاسکتا ہے۔اگر آپ مختلفا میں بیا خلاقی محمیدہ اور اوصاف کریمانہ نہ ہوتے تو لوگ آپ کے گردجمع نہ ہوتے۔(معارف القرآن)

٢٩٣. وَعَنْ عَدِي بُنِ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ "اتَّقُوالنّارَ وَلُوبِشِقِ تَمْرَةٍ فَمَنُ لَمٌ يَجِدُ فَبِكَلِمَةٍ طَبِيَةٍ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

( ۹۹۳ ) حفرت عدى بن حاتم رضى القد تعالى عند بدوايت بكدرسون القد كَالْقُوْمُ فِي ما يا كدا ك بيجو كر چه مجور ك ايك فكر سايد كان الله عند بيكان منه وقواجهي بات ك ذريع بار متفق عليد )

تخ تخ مديث (١٩٣): صحيح الدخوى ، كتاب الادب ، باب طيب الكلام ، صحيح مسلم ، كتاب الركواة ،

باب الحت على الصدقة ولو يشق تمرة .

كلمات حديث: شق: كلااله شق نمرة : كلجوركا كلااله

شرح حدیث: اندتونی کے یہاں فلاح ونجات کا مدار رضائے الہی پر ہے اور رضائے الہی ایسے مل سے حاصل ہوتی ہے جو ضلوص اور نیت حسنہ کے ساتھ کیا گیا ہوخواہ وہ اٹل ونیا کی نظروں میں بہت چھوٹا اور بہت معمول ہو، نواہ وہ اتنا چھوٹا اور اس قدر معمولی ہو جتنا تھجور کا ایک نظروں میں بہت چھوٹا اور بہت معمولی ہو، نواہ وہ اتنا چھوٹا اور اس قدر معمولی ہو جتنا کے فرا سے نیس کے ایک فراہ می نیک کی ہوگی وہ اسے دکھے لئے اور اکر کسی کو تھو و کا ایک فلز ابھی میسر نہ ہوتو کوئی اچھی بات کہددے۔ (دلیل الفال خیس: ۱۲۲۳) موصدہ المنتقب : ۲۳۳، کسی کے دیسے اس سے پہلے بیان کشر قطرتی الخیر (صدیث ۱۳۹) میں گزر چی ہے۔

٣٩٣. وَعَنُ آبِي هُورَيْوَ ةَ رَضِيَ اللّهُ عنُهُ أَنَّ النَّبِي صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ، وَهُو بَعْضُ حَدِيْثٍ تَقدَّمَ بِطُولِهِ.

( ۱۹۴ ) حضرت ابو ہررہ رضی اللہ تعالی عنہ ہے راویت ہے کہ رسول اللہ مُکا اُفْرُا نے فرمایا کہ اچھی بات بھی صدقہ ہے۔ (متفق علیہ ) بیرعدیث کا ایک مُمرًا ہے۔ مفصل حدیث اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

تخريج مديث (٢٩٢): صحيح البخاري ، كتاب الصنع ، باب فضل الاصلاح بين الناس والعدل بينهم . صحيح مسلم ، كتاب الركوة ، باب بيار ان اسم الصدقة يقع على كل بوع من المعروف .

شرح حدیث: دین کی ہربات کم طیبہ ہے عنی یہ ہیں کہ کسی کودین کی کوئی بات بنادینا بھی صدقہ ہے۔ (دلیل الفالحین: ۱۶۶۳) بیرمدیث اس سے پہلے باب بیان کثر ة طرق الخیر حدیث ۲۲۲ میں گزر چک ہے۔

٢٩٥. وَعَنُ آبِى فَرِّ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. "لَاتَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعُرُوفِ شَيْعًا وَّلُو اَنُ تَلُقَى اَحَاكَ بِوَجُهِ طَلِيْقٍ. رَوَاهُ مُسُلِمٌ.

( ٦٩٥ ) حفرت ابوذررض القدتعالى عند في ماياك مجه ب رسول الله كَالْقُلْ في ارشادفر ماياكس نيك كام كوتقير فسمجهو الرجودة النا بين كي عندن بيثاني بنا ور (مسلم)

تريخ مديث ( ١٩٥٧ ): صحيح مسدم ، كتاب الر ، باب استحباب طلاقة الوحه عند اللقاء .

کلمات حدیث: بوجه طلبق: متبسم اور کطے ہوئے حرب کے ساتھ۔

المِتِّاكِ (۸۹)

بَابُ اِسْتِحْبَابِ بَيَانِ الْكَلَامِ وَإِيْضَاحِهِ لِلْمُخَاطَبِ وَتَكْرِيُرِهِ لِيَفُهَمُ إِذَا لَمُ يَفُهَمُ إِذَا لَمُ يَفُهُمُ الَّابِذَ لِكَ مفصل اورواضح كلام كااسخباب اورمخاطب كعدم فهم كر پیش نظریات كوكرركهنا

رسول الله ظلف كااجم بات كوتين مرتبدد برانا

٢٩٢. عَنُ آنَسٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ آنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةِ اَعَادَهَا ثَلاثًا حَتْى تُفْهَمَ عَنْهُ وَإِذَا اللَّي عَلَىٰ قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ ثَلاثًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

( ۱۹۶ ) حضرت انس رضی الله عندے روایت ہے کہ رسول الله طافی جب بات فرماتے تو اسے تین مرتبد ہراتے تا کہ خوب سمجھ کی جائے اور جب کسی قوم کے پاس تشریف لاتے تو آئیس تین مرتبہ سلام فرماتے۔ ( بخاری )

م اعدد الحديث ثلاثاً. صحيح البخارى، كتاب العلم، باب من اعاد الحديث ثلاثاً.

**کمات حدیث:** اعادها: اسے وہراتے۔ أعاد إعادة (باب افعال) وہرانا ، لوٹانا۔ عاد عوداً: (باب *نفر) لوٹنا*۔

شری حدیث است کو تین مرتبدار شاوفر مات و است بخوبی بی بی ان کی اد مین کے ادکام اور شریعت کی با توں کو بہت واضح کر کے بیان فرمات اور بات کو تین مرتبدار شاوفرماتے تا کہ بات بخوبی بی بی این فرمات طیب کو حفظ کر لیں فاص طور پر جبکہ حاضرین کی تعداد ذیادہ بوتی تقی تو یہ اہتمام فرماتے تا کہ بات برخص تک بی بی جائے اور کوئی محروم ندر ہات طرح سلام تین مرتبہ یعنی زیادہ تعداد میں حاضرین ہوتے تو داکمیں جانب، با تمیں جانب اور سامنے سلام فرماتے ۔ ای طرح استیزان (گھر میں آنے کی اجازت طلب کرنے) کے وقت تمین مرتبہ سلام فرماتے ۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ اگرتم میں سے کوئی گھر میں آنے کی تین مرتبہ اجازت طلب کرے اور اسے اجازت نہ طے تو وہ واپس ہوجائے اور صحابہ کرام کے یہاں استیزان کا طریقہ یہی تھا کہ جس کے گھر جاتے تو دروازے کے باہر السلام ملیکم کہتے ہے ۔ ابن بطال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تکرار کی میں ان کی ایک تو جیرمحد ثین نے یوفرمائی ہے کہ جب آپ نگا تی کی گھر میں آئے تو استیزان کے لیے سلام فرماتے ، پھر جب اندر کی ایک تو جیرم کے کہا ہے تو استیزان کے لیے سلام فرماتے ، پھر جب اندر کی ایک تو جیرم کے کہا تا ہے تو استیزان کے لیے سلام فرماتے ، پھر جب اندر کی ایک تو بیات تو استیزان کے لیے سلام فرماتے ، پھر جب اندر کی دفت سلام فرماتے ۔

(فتح الباري: ٢٩٨/١ ـ ارشاد الساري: ٢٨٦/١ دليل الفالحين: ١٤٤/٣)

رسول الله عليم كي كفتكوواضح اورصاف موتى تفي

٧٩٧. وَعَنُ عَآئِشَةَ رَضِى اللَّهُ عَنُهَا قَالَتُ : كَانَ كَلامُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلامًا

فَصُلاً يَفُهُمُه عُلُ مَن يَسْمَعُه . رَوَاهُ اَبُودَاؤُد .

( ۱۹۷ ) حضرت عا کشد ضی الله عنها ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول الله ملاکی صاف اور واضح گفتگوفر ماتے جسے ہر سننے والسمجھ بیتا۔ (ابوداؤد )

تخ تح مديث (٢٩٧): سس الى داؤد، كتاب الادب، باب الهدى في الكلام.

کمات حدیث کمات حدیث لیتاتھااورالفاظ بھی ذبن نشین ہوجاتے تنے۔

شرح حدیث: رسول الله مُلَّقِیْم جب گفتگوفر ماتے تو میم بر کفر ماتے بر لفظ جدا جداواضح اور صاف ہوتا اور ہر فظ کے حروف بھی واضح اور صاف ہوتا اور ہر فظ کے حروف بھی واضح اور صاف ہوتے یہاں تک کے اگر سننے و لاکلام کے الفاظ کو گناچا ہے تو وہ گن سکتا تھا اور اس کی وجہ بیتھی کہ کلام نبوت میں معانی اور الفاظ دونوں ہی مقصود میں جس طرح معنی کے واضح ہونے اور مفہوم کے روشن ہونے کی اہمیت تھی اسی طرح الفاظ نوجوت ملکی آئیم کی اہمیت تھی۔ (روصة المسقیں: ۲۳٤۲ کے دئیل العالم حیس ۳۰۲۰)



النّاك (٩٠)

بَابُ اِصُغَآءِ الْجَلَيُسِ لِحَدِيُثِ جَلِيُسِهِ الَّذِي لَيُسَ بِحَرَامٍ وَاسُتِنُصَاتِ الْحَالِمِ وَالْوَاعِظِ حَاضِرِي مَجُلِسِهِ الْعَالِمِ وَالْوَاعِظِ حَاضِرِي مَجُلِسِهِ الْعَالِمِ وَالْوَاعِظِ حَاضِرِي مَجُلِسِهِ مِنْ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ

میرے بعد کفر کی طرف مت لوثو

٢٩٨. عَنْ جَرِيْرِ بُنِ عَبُدِاللّٰهِ رَضِى اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلَّمَ فِى حَجَّةِ الْوَدَاعِ: "إِسْتَنْ صِسْتِ الْنَّاسَ" ثُمَّ قَالَ: لَا تَرُجِعُوا بَعْدِى كُفَّارًا يَضُرِبُ بِعُضَكُمُ رِقَابِ بِعُضٍ." مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.
 عَلَيْهِ.

( ۹۹۸ ) حفرت جریرض امقد عند سے روایت ہے کدرسول الله خلافیا نے جمۃ ابوداع کے موقع پر مجھ سے فر مایا کہتم لوگول کو خاموش کرواؤ۔ پیمرفر مایا کہتم میر ہے بعد کا فرند بن جانا کہتم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ (متفق علیہ )

تخ تك مديث (٢٩٨): صحيح اسخاري، كتاب العلم، باب الانصات للعلماء.

کلمات صدیث: است صن : لوگول کوخ موش کراؤ۔ است صات (باب استقعال) کس سے خاموش ہوجائے کے لیے کہنا، خاموش رہنے کی درخواست کرنا۔ نصت نصا (باب ضرب) خاموش رہنا۔ اذا قریء الفرآن عابصتوا له : جب قرآن کی تلاوت کی جائے تواس کے سننے کے لیے خاموشی اختیار کرلواور پور کی توجہ اس کی طرف میڈول کرلو۔

شرح حدیث:

رسول کریم طافی اے خطبہ ججۃ الوداع ارشاد فرمایا تو حاضرین اور سامعین کی ایک بری تعداد آپ طافی کی ایک است کے ایم موجود تھی ،اس لیے آپ سائی کی ایک است کو جو اکس سے ارشادات سننے کے لیے موجود تھی ،اس لیے آپ سائی کی ایک عضرت جریرضی اللہ عنہ کو تھم فرمایا کہ لوگوں ہے کہیں کہ خاموش ہوجا کیں ۔ یہ حج رسول اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن اللہ عن ا

اس خطبہ میں آپ نظافا نے ارشاوفر مایا کہ'' اے لوگوں میرے بعدتم کا فرند ہوجانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو'' اس جملے کے علماء نے متعدد مفہوم بیان کیے ہیں، خطائی رحمہ القد فر ماتے ہیں کہ معنی یہ ہیں کہ ایک دوسرے کوکا فرقر اردے کرآپس میں ایک دوسرے کوئل نہ کرنا۔ قاضی اور نووی رحمہ القدنے فر مایا کہ تم کا فروں کے مشابہ اور ان جیسے نہ ہوجانا کہ جیسے وہ آپس میں ایک دوسرے کوئل کرتے ہیں تم بھی ایک دوسرے کوئل کرتے ہوئے۔

(عمدة لقاري: ٢٨٢,٢ إرشاد الساري: ٣١٨/١ وتح الباري. ٢/١١ شرح صحيح مسدم للنووي. ٢ ٤٨)

البَّنْكُ (٩١)

#### بَابُ الُوَعُظِ وَالْإِقْتِصَادِ فِيُهِ وعظولُفيح**ت مِن**اعتدال

٢٣٢. قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ:

﴿ أَدْعُ إِنَّى سَبِيلِ رَبِّكَ بِٱلْحِكْمَةِ وَٱلْمَوْعِظَةِ ٱلْحُسَنَةِ ﴾ التدتالي نارثادفرايا على

"اسيخ رب كراست كى طرف دانائى اورا يتحصد عظ كي ذريع بلاؤ "(النحل ٢٥٠)

تغییری نکات: یه بیآیت کریمه دعوت و تبلیغ کا ایک کمل نصاب ہے اس میں دعوت کے اعلیٰ ترین اصولوں کو چند مختصر الفاظ کی لڑی میں پرودیو گیا ہے۔ دعوت دین انبیا علیم السلام کا فریف منصی ہے۔ قرآن کریم میں رسول الله مُلَّاثِیْمُ کے داگی الله ہونے کے وصف کو اس طرح بیان کیا گیاہے:

﴿ وَدَاعِيًّا إِلَى ٱللَّهِ بِإِذْ نِهِ، وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ﴾ (الاحزاب:٢٦)

رسول القد مُلَّافِيْمَا خاتم الانبياء بين اور آپ مُلَّافِمُا كے بعد نبوت ورسالت كاسلسله بميشه كے ليے منقطع ہو چكا ہے، اس ليے كار دعوت امت كے سپر دفر ماويا گيا، ارشاد ہواہے۔

﴿ وَلَتَكُن مِّنكُمُ أُمَّةُ يُدُعُونَ إِلَى ٱلْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِٱلْغَرُونِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ ٱلْمُنكرِ

(آلعمران ۱۰۴)

'' تم میں سے ایک جماعت ایک ہونی چ ہے جولوگوں کوخیر کی طرف دعوت دے نیک کاموں کا عکم کریں اور برے کاموں سے ۔ روکیس۔''

فرمایا کتم اپ رب کے داستے لینی دین اسلام کی جانب لوگوں کو ہلاؤ حکمت کے ساتھ اور اچھی نفیحت کے ساتھ ۔ حکمت سے وہ طریقہ دعوت مراد ہے جس میں مخاطب کے احوال کی رعابت سے ایسی تدبیر اختیاد کی گئی ہو جو مخاطب کے دل پر اثر انداز ہو سکے اور نفیحت سے مراد یہ ہے کہ عنوان بھی نرم اور دنشین ہو ۔ غرض حکمت سے مراد وہ بھیرت ہے جس کے ذریعے انسان مقتضیات احوال کو معلوم کر کے اس کے مناسب کلام کرے وفت اور موقع ایسا تلاش کرے کہ مخاطب پر بارنہ ہواور موعظت کے معنی جیں کسی خیرخواہی کی بات کواس طرح کہ جائے کہ اس سے مخاطب کا دل قبولیت کے لیے نرم ہوجائے۔ (معارف القرآن)

#### وعظ میں میاندروی کاراستداختیار کیا جائے

٦٩٩ وَعَنُ آبِيُ وَآمُلِ شَقِينِ بُنِ سَلَمَةَ قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ رضِىَ اللَّهُ عَنْهُ يَذَكُّونَا فِي كُلِّ

حمِيْسِ مَرَّةً. فَقَالَ لَه وجُلَّ: يا آبَا عَبُدِالرَّحُمنِ لَوَدِدُتُ أَنَّكَ ذَكُّوْتَنَا كُلَّ يَوُمِ فَقَالَ: أَمَا إِنَّه يَمُنَعُبَىُ مِنُ ذَلَكَ أَنِى اكْرَهُ أَنُ أُمِلَّكُمُ وَإِنِّى أَتَحَوَّلُكُمُ بَالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلِيُهِ وَسلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّامَة عَلَيْنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْه .

" يَتَخُوَّلُنا : يَتَعَهَّدُنَا "

(۹۹۹) حضرت البودائل شقیق بن سلمه رضی الله عند سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی الله عند ہمیں ہر جمعرات کو وعظ فرماتے تھے۔ کسی نے کہا کہ اے ابوعبد ارحمن میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں روز اند نھیجت فرمایا کریں۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے لیے روز اند وعظ ونھیجت سے بیامر ہ نع ہے کہیں میں تہہیں اکتر ہٹ میں ند ڈاں دول میں وعظ ونھیجت میں تمہر را اس حرح خیال رکھتا ہوں جس طرح رسول الله مُلافِظُهُ اکتابت کے ڈرسے ہماراخیال فرماتے تھے۔

بتحوید مهر خیور رکھتے تھے، مهرکی رعیت رکھتے تھے۔

تَحْرَثَ عَدِيثُ (١٩٩): صحيح اسحاري، كتاب العدم، باب من جعل بلاهل لعدم أياماً معلومة

کلمات حدیث: 'تسعولیکه ولموعطة: میں نصیحت میں تمہارا خیال رکھتا ہوں اور تمہاری مصلحت کو تو ظار کھتا ہوں۔ حال سال نحو لاً (باب تفعل) اصلاح اور درنگی کرنا۔

شرح حدیث: رسول الله ملگفتاً صحابه کرام کی تعلیم و تربیت اور دین کی تقهیم میں ان کے ساتھ بہت نرمی اور شفقت فر باتے نصیحت اور موجود بھی اس بات کا خیال رکھتے کہ جب سننے والوں کی طبیعت میں نشا طاور اشتیاق موجود بواور بات کے سننے اور اس بڑمل کرنے کی رغبت موجود ہو جب نصیحت کی جائے۔ ایب نہ ہو کہ کشرت موعظت سے طبیعت میں اکت بہث بیدا ہوجائے۔ حضرت مبدالله بن مسعود رضی انتدعنہ ہم جمعرات کو وعظ فر ماید کرتے تھے آپ سے درخواست کی گئی کہ آپ روز اندوعظ فر ماید کریں تو آپ نے اسوۃ حسنہ بیان فر مید اور کہا کہ میں بھی اسی بات کا خیال رکھتا ہوں اور اس لیے روز اندوعظ وقصیحت کومن سب نہیں سمجھت۔

# جمعه کا خطبہ مخضر نماز کمبی ہونی جا ہے

• - - . وَعَنُ ابِى الْيَقُظَانِ حَمَّادٍ بُنِ يَاسِرٍ رَضِى اللَّهُ عَنُهُمَا قَالَ : سمِعَتُ رسُولَ اللَّه صلَّى اللَهُ عَنُهُمَا قَالَ : سمِعَتُ رسُولَ اللَّه صلَّى اللَهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّمَ : إِنَّ طُولُ صَلوةً وَاقْصرُ وَاللَّحُطُبَةَ .
 رَوَاهُ مُسُلمٌ .

" مَئِنَة " بِمِيْمٍ مَفْتُوحَةٍ ثُمَّ هَمْزَة مَكْسُورَةٍ ثُمَّ نُونِ مُشَدَّدَةٍ أَى عَلامَةٌ دَالَّةٌ عَلى فِقُهه.

( ٤٠٠ ) حضرت ابواليقطان ممارين ياسر رضي الدمنهما الداروايت ہے كدمين نے رسور الله مخافظة كوفر مات بوك ساك

آدى ئے فقد كى عدامت بيسے كدنى زئبى اور خطب خضر بونو نى زئبى كرواور خطب خضر كرو\_ (مسم)

منه فقه يرولالت كرنے وال مدمت.

تخ تك مديث (٠٠٠): صحبح مسدم، كتاب مجمعه، باب تحقيف الصلاة و الحصة.

راوی صدیمت:

حضرت مل ربن یا سررضی امتدعنه سابقین سدام میں سے بیل حضرت ملار اور حضرت صبیب بن سنان نے دار ارقم میں ایک ساتھ اسلام قبول کیا اس وقت تک میں سے زائد افراد اسلام قبوں کر چکے تھے۔ والد ، والد ہ اور بھائی شہید ہوئے رسول اللہ مُلْقَامِم نے فروی نے آل میں شہید ہوئے۔ (الاصارة می تعییز الصحابة)
صفین میں شہید ہوئے۔ (الاصارة می تعییز الصحابة)

<u>کلمات حدیث:</u> المصف مجان بمجهنا فهم اورسمجه احکام شرعیه کاا*س کے قصی*لی دائل کے ساتھ جان لینااور سمجھ لین۔ صفیہ : فقه کا جاننے وارجمع فقهاء۔

شرح صدیمے:

رسول کریم ملاقظ نے فرہایا کہ اہام کے فقد کی علامت بیہ کہ خطبہ مختصر رہے اور نماز طویل کرے کہ نماز اصل مقصود

ہے اور خطبہ نمی زبی کی تمہید ہے اور اصل کو مقدم کرنا ضرور ک ہے ، نیز بید کہ خطبہ کا مخاطب نمی زبی ہیں اور نماز میں بقد ہے من جات ہے ،

من جات رہ بندول سے خط ب پر مقدم ہے۔ اس لیے خطبہ میں اختصار چاہے اور نمی زکوطویل کیا جائے لیخی میں ندرو کی وراعتد ل کے

ستھ یعنی بید کہ خطبہ ایسا طویل نہ ہو کہ نماز لول پر گرال ہواور نہ نمی زاتی مختصر ہو کہ ارکان کا اعتد ی مجروح ہوجائے۔ اس استہار سے بید
صدیث ان احاد یک کو معارض نہیں ہے جو نمی زے مختمر کرنے اور زیادہ طویل نہ کرنے کے بارے میں میں کہ وہ ہے گھے تھے کہ مقصود

ہے۔ (شرح صحیح مسلم ملووی ۲ ۱۳۸ ۔ روصة المنقیں ۲ ۲۳۷ ۔ دہل عد سعیں ۱۶۹۳)

### نمازیس بات کرنامفدینمازے

ا ٤٠. وَعَنُ مُعَاوِيَةَ بُنِ الْحَكَمِ السَّلَمِيّ رَضِى اللّه عَلُهُ قَالَ: "بِينَا آنا أُصلِى مَع رَسُولِ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلِيهِ وَسلَّمَ إِذَا عَطِس رَجُلٌ مِّى الْقُومِ فَقُلُتُ: يَرْحَمُكَ اللّهُ فَرَمَانِى الْقَوُمُ بِابُصَارِهِمُ! فَقُلُتُ وَاتُحُل أُمِّياهُ مَاشَأَنُكُمُ تَنْظُرُون الَىّ الْعَجَعُلُوا يَضُرِبُون بِآيَدِيهِمُ عَلَى اَفَخَاذَهِمُ فَلَمَّا رَأَيُتُهُمُ يُصَمِّتُونَنِى واتُحُل أُمِّياهُ مَاشَأَنُكُمُ تَنْظُرُون الَى اللّهِ صلّى اللّهُ عَلِيهِ وَسَلَّمَ فَابِي هُو وامِّي مَازَايُتُ مُعَلِمًا قَبُله وَلابعُده لَى للسّعَتَ فَلمًا صلّى رسُولُ اللّهِ صلّى اللّهُ عَلِيهِ وَسَلَّمَ فَابِي هُو وامِّي مَازَايُتُ مُعَلِمًا قَبُله وَلابعُده اللّهُ عَلِيهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيهُ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيه وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيه وَسَلّمَ مَنْ كَلام النّاس انَمَا هِى الْعَسُبِيّحُ وَالتَكْمِيرُوقِوْرَاءَةُ الْقُرُانِ اَوْكُمَا قَالَ رسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلِيهِ وَسَلّمَ مَنْ كَلام النّاس انَمَا هِى الْعَسُبيّحُ وَالتَكْمِيرُوقِوْرَاءَةُ الْقُرُانِ اَوْكُمَا قَالَ رسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلِيهِ وَسَلّمَ مَنْ كَلام النّاس انَمَا هِى الْعَسُبيّحُ وَالتَكْمِيرُوقِوْرَاءَةُ الْقُرُانِ اَوْكُمَا قَالَ رسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلِيهِ وَسَلّمَ وَلَا سَلّمَ النّاس انَمَا هِى الْعَسُبيّحُ وَالتَكْمِيرُوقِوْرَاءَةُ الْقُرُانِ اَوْكُمَا قَالَ رسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلِيهِ وَسَلّمَ وَلَى اللّهُ عَلِيهُ عَلَى اللّهُ عَلَيهُ وَسَلّمَ وَانَّ عَلَيْهُ وَسُلَمُ وَاللّهُ عَلَيهُ عَلَى اللّهُ عَلَيهُ عَلَى اللّهُ عَلَيهُ وَسَلّمَ النّاسُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى عَلَمُ وَاللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ وَسُلّمَ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلْمُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ عَلْمُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلْمُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلْمُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى

يَصُدَّنَّهُمُ . رَوَاهُ مُسُلِمٌ

" الثُّكُلُ! " بِضَمِّ الثَّآءِ الْمُثَلَّثَةِ! اَلْمُصِيبَةُ وَالْفَجِيْعَةُ : "مَاكَهَرَنِيُ" اِي مَانَهَرَنِيُ.

( ۷۰۱ ) حضرت معاویہ بن تھم سلی رضی اللہ عنہ ہے دوایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا اُٹھا کے ساتھ نی زیز ہور با تھ کہ کہ نازیوں میں ہے کی کو چھیک آگئی میں نے کہ بریمک اللہ وگ جھیے و کھنے لگے قو میں نے کہا کہ بائے میری مال کی جدائی اتم جھے اس طرح کیوں و کھی ہے فاموش کرانا چاہتے ہیں قو ہیں فاموش ہولی اللہ کا اُٹھا نی رانوں پر اپنے ہا تھ مار نے لگے۔ میں نے و یکھا کہ وہ جھے فاموش کرانا چاہتے ہیں قو ہیں فاموش ہولیا۔ رسول اللہ کا اُٹھا نی زیب وہ اور باپ سے نگا گھا پر قربان میں نے آپ نگا گھا نہ بسیا معلم نے پہلے بھی فاموش ہولیا۔ رسول اللہ کا اُٹھا کی طرح عمد گی سے تعلیم دینے وال ہو، اللہ کہ تم اندا آپ نگا گھا نے جھے سرزش کی نے مرااور نہ بہر اکبار بمکے را بیان میں اس طرح کوئی بات درست نہیں ہے۔ یہ قرابیہ ہوں اور اللہ کی رحمت ہے اسلام لا یا ہوں ہم نے فر مایا۔ میں نے عرض کی یا س بھی جتے ہیں۔ آپ نگا گھا نے فر مایا کہ بات کے قرابی کہ بہر ہی ہوئے جی باس بھی جتے ہیں۔ آپ نگا گھا نے فر مایا کہ بات کہ ہم میں ہے کھونال میں ہوئے ہیں ہرگر وہ شگون ان کوکام سے ندرو کے۔ (مسلم)

میں ہے کھولوگ کا ہول کے پاس بھی جتے ہیں۔ آپ نگا گھا نے فر مایا کہ ان کے پاش نہ جاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ ہم میں ہے کھونال کے باس بھی جو تے ہیں۔ آپ نگا گھا نے فر مایا کہ ان کوکام سے ندرو کے۔ (مسلم)

میں ہے کھولوگ کا ہول کے باس بھی جتے ہیں۔ آپ نگا گھا نے نہیں ہرگر وہ شگون ان کوکام سے ندرو کے۔ (مسلم)

میں ہے تا گھا نے فر مایا کہ میا کہ رہے جو سے وہ سے سیوں میں پر تے ہیں ہرگر وہ شگون ان کوکام سے ندرو کے۔ (مسلم)

دیکل : مصیب ، آفت۔ ماکھ رہی بھی ہر ذش نہیں کی۔

تخری حدیث (۱۰۵): صحیح مسلم، کتاب المساجد، ماب محریم الکلام می لصلاه و سنح ما کال من اماحته راوی حدیث: حضرت معاویدین عکم رضی الله عند بجرت کے بعد کسی وقت اسلام لائے۔ عافظ این حجر رحمه الله نے تقریب میں کہ ہے کہ صحافی بیں مدینہ منورہ آئے اورو بیں مقیم ہوگئے آپ سے ۱۳ اعادیث مروی بیں۔ (دبیل العالم جیں: ۲۰۰۳)

کلمات حدیث: مرماسی القوم بابصارهم: لوگول نے بچھ تیزنظروں سے دیکھا۔ واٹکل امیہ : عرب کا ایک محاورہ ، مال کاغم اپنے بچے کے مرنے پر ، یعنی افسوس کی بات ہے۔ کھال: کا بمن کی جمع کہانت ، ستقبل کی ہوتیں بتانا۔ بتصبروں، فال لیتے ہیں ، شگون لیتے ہیں۔ طیرہ: بدشگونی ، پرندے کے اثر نے سے بدشگونی لین۔

شرح حدیث: رسول کریم نگافتا کے اخلاق حسنه اور صفات جمیده کی وہ مخص قسمیں کھا کر گوا ہی دے رہا ہے جوابھی جاہلیت سے نکل کراسلام میں داخل ہوا ،اسے بنوز آ داب صلاۃ کا بھی علم نہیں ہے اور ابھی وہ شگون بھی بیتہ ہے اور کا بنوں کے پاس جا کہدر ہاہے کہ میرے ماں باپ آپ نگافتا پر قربان ہوجا کیں ایسا معلم ایسا ہادی ایسار ہنمانہ پہلے بھی و یکھا اور نہ بھی بعد میں و یکھا۔ نمازنفل ہو یا فرض نماز میں ہر طرح کا کلام ممنوع ہے۔ ناگز برضرورت کے موقع پر مرد تنبیج (سجان اللہ) کے اور عورت تصفیق

ستاروں کی مدوسے یا کسی اورطرح مستقبل کوئی ( کہانت یا نبوم )اسلام میں جائز نبیں ہےاس لیے کہ نقدیر پرایمان لا ناجز وایمان ہےاور کہانت اور نبوم کے ذریعے مستقبل میں ہونے والی کسی بات کو جانبے کا دعور اور پھراس پریفین کر لیما نقدیر پرایمان کے برخلاف اوراس کے معارض ہے۔ مؤمن کاعقیدہ ونومن بالقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ کہ ہم ایمان لاتے ہیں اس تقدیر پراچھی ہو یابری جواللہ نے ہم رک مقرر اور مقدر فرما دی ہے۔ پر ہے اور ستعقبل گوئی اور اس پریفین کرنا اس سے ہم سہنگ نہیں ہے اور اس عمل پر حاصل ہونے والی اجرت حرام ہے۔

بدفالی اور بدشگونی بھی نفس میں آنے والا ایک تصور وخیال ہے جوشیطانی القاء ہے اس لیے اس پڑمل نہیں کرنا چاہیے۔

(شرح صحيح مسلم للنووي . ١٨١٥ ـ روصة المتقين: ٢٤٠ ـ ٢٤٠ دليل الفالحين . ١٥٠,٣)

#### رسول الله نظافا كاايك مؤثر وعظ

٢٠٠٠. وَعَنِ الْعِرُبَاضِ بُنِ سَارِيَةَ رَضِىَ اللهُ عَنُهُ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلِيهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةُ وجِلتُ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَذَرِفَتُ مِنْهَا الْعُيُونُ. وَذَكَرَ الْحدِيثُ وَقَدُ سَبَقَ بِكَمَالِهِ فِي بَآبِ الْاَمْرِ بِالْمُحافظةِ عَلَى السَّنَّةِ وَذَكَرُنَا أَنَّ التَّرُمِذِي قَالَ: إنَّهُ عَلِينٌ حَسَنٌ صَحِيعٌ .

( ۲۰۲ ) حضرت عربض بن ساریدرضی الله عندے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول الله مُکافِّق نے ایک مرتبہ ایسامؤٹر وعظ ارشاد فرمای کہ ہمارے دل لرز اٹھے اور آنکھول ہے آنسو بہد نگلے۔

بیصدیث مکمل اس سے پہنے باب الامر یا لمحافظة علی،سنة میں گزرچکی ہےاور ہم ذکر کر بیکے بیں کہ بیصدیث حسن سمجھ ہے۔

تَحْرُ مَنِي عَدِيثِ (٢٠٢): لجامع لُنترمدي، ابواب العلم، باب الاحد بالسنة واحتناب البدعة

كلمات حديث: ﴿ وَحِدِتُ وَلَ لِرَزَاعِ وَأُورِكَ لَهُ وَوَعِنَ \* آنوبِهِ لَكُ لِهِ

شر<u>ح مدیث:</u> حصرت عرباض بن سار بیرضی القد عند فرماتے بیں کدایک مرتبہ رسول الله ملافظ نے اس قدر دل میں اتر جانے وال نصیحت فرمائی اور اس قدر دل سوز با تیں ارشاد فرمائیں کہ ہمارے دل کا نپ اشھے اور ہماری آنکھوں سے آنسو بہد نکلے۔ بیصدیث اور اس کی شرح اس سے پہلے (حدیث ۱۵۸) میں گزر چکی ہے۔



المسّاك (۹۲)

# بَابُ الْوَقَارِ وَالسَّكِيُنَةِ وقاراورسكونكابيان

### جاہلانہ طرز گفتگو سی ہیر کرنا عباد الرحمٰن کی صفت ہے

٢٣٨. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿ وَعِبَ دُالرَّمْنِ اللَّيِ يَعْشُونَ عَلَى لَا رَضِ هَوْنَ وَإِذَا خَطَنَهُمُ الْجَنِهِ مُونَ قَالُواْ سَنَمَا ﴾ سَعَان فره يرك

''رحمٰن کے بندے ایسے میں جوز مین پر مبتلکی سے چتے میں اور جب جائل نوگ ان سے جاہلے نہ گفتگو کرتے میں تو وہ سلام کہد کر گزرجاتے میں۔''(الفرقان، ٦٣)

تقیری نکات.

المتری نکات، المتری نی نانس کو پیدافره یو وی اس کا خاش اس کا رازش اوراس کا رب بے ور نب نالته کا بنده ہے اور بندگی کا مقتضا ہیے کہ بندہ المتد کے سرحکم کو و نے تنہیم کرے اور برضا ورغبت اس کے مطابق عمل کرے۔ جب اللہ پرائیا ن رکھنے والہ المتہ کا بندہ اس کی عبودیت میں سرش ربوجا تا ہے تو اس میں بہت وقار تو اس میں بہت وقار تو اس میں بہت وقار تو اس کو نے میں اور ان کے چنے کا بیانداز اس سے بن جا تا ہے کہ ان کے قلب ود و فی ور بندے نماز میں بہت وقار تو اس کی عظمت محیط رہتی ہے۔ جبیبا کہ حضرت حسن بھری رحمد اللہ نے فرمایا کہ مونین مخصین کے ماس میں میں بہت کہ اس کے سازے وجود پر القد کی اس من اظہار مجز و نیاز کرتے ہیں اور خشیت والہی سے پر سکون ہوج تے ہیں۔ وہ سی جہلا نہ بات کی طرف دھیان نہیں دیتے بلکہ سلام کہدکر گزر وہاتے ہیں۔ (معارف الموران)

### آپ مائیما کثر اوقات تبسم فر ماتے تھے

حَانَ عَآئِشة رَضِى اللَّهُ عَنْهَا قَالَتُ مَارايُتُ رَسُولَ اللّهِ صلّى اللّهُ عَلِيْهِ وسَلّم مُسْتَجُمعًا قَطُ ضَاحِكًا حَتّى تُراى مِنْهُ لَهُوَاتُه اللّهُ عَانَ يَتَبَسّمُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اَللَّهَوَاتُ : جَمُعُ لَهَاةٍ : وَهِيَ اللَّحُمَةُ الَّتِيُ فِي اَقُصِي سَقُفِ الْفَجِ

حضرت عائشہ رضی القد عم المستحقیات روایت ہے کہ وہ بیان کرتی ہیں ۔ میں نے رسول القد ظالم کا اس طرح کس کر ہنتے ہوئی بیس رہے کہ کہ خشرت عائشہ کا کو انظر ہے۔ آپ ظالم کا صرف تبسم فر ماتے تھے۔ (مشفق عدیہ) ہوئے بھو ت جمع بھاقی طاق کا کوا۔ گوشت کا وہ کمڑا جوانتہائی حلق میں ہوتا ہے۔

تح تح مديث (٤٠٣): صحيح البحاري، كتاب الادب، بب التسم و الصحث.

كلمات حديث: مستحمعاً: بورى طرح كل كرمننے والے بعنی رسول الله مُلَاثِمٌ كو پورى طرح كل كرمنتے ہوئے بھی نہيں ديكھ گیا۔ لهوات : لهاه کی جمع مند کے اندر کے کنارے برگوشت کا کلوا۔ کوا۔

شرح حدیث: سول کریم کافلاً وقار وسکون اور حسن معاشرت اور حسن اخلاق کے پیکر تھے آپ متبسم رہتے مگر پورے منہ کے ساتھ تھل کرنہ بنتے تھے۔علامہ مناوی رحمہ المد فرماتے ہیں کہ انبیاء کا ہمیشہ یہی طریقہ رہاہے کہ وہ متبسم ہوتے مگر کھل کرنہ بنتے تھے ربعض اوقات ہنتے بھی تھا تنا جس سے دندانِ مبارک خا ہر ہوجا کیں ایسے موقع پر آپ کا فیڈ وست مبارک مند بررکھ لیتے تھے۔ ماعلی قاری رحمداللد فرمايا ب كفم مبارك سے روشی نكاتی تقی جس كا اثر ديوار يرنمايا س موتا۔

(روصة المتقين. ١/٢ ٢٤ دليل العالحين: ٣/٤٥٢)



الكتاك (٩٣)

بَابُ النَّدَبِ الِيٰ اِتُيَانِ الصَّلُوٰةِ وَالْعِلْمِ وَنَحُوِهِمَا مِنَ الْعِبَادَاتِ بِالسَّكِيُنَةِ وَالُوَقَارِ مُمازُطلِبِعِلْمِ اورَديكرعبادات كے ليسكون ووقار كساتھ آنے كاستخباب

٢٣٨. قال الله تعالى :

﴿ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَتَ إِرَاللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى ٱلْقُلُوبِ ﴾

القد تعالى في فرماياكه:

''اور جو خص ادب کی چیزوں کی جواللہ نے مقرر کی ہیں عظمت رکھے توبید دوں کی پر ہیز گاری میں سے ہے۔'' (الحج ٣٢)

تغییری نکات: شعائر جمع ہے شعیرہ کی اوراس کے معنی ہیں علامت اور نشانی ۔ جو با تیں کسی ند جب کی علامات بھی جاتی ہیں ان کو شعائر کہتے ہیں۔ ان احکام کی تعظیم وکر یم لازی شعائر کہتے ہیں۔ ان احکام کی تعظیم وکر یم لازی ہے اور بیقظیم قلب کے تقوی کی علامت ہے۔ جن کے دل خشیت الہی ہے ہیں وہی ان شعہ مُرکی تعظیم کرتے ہیں، کیونکہ دل کا تقوی انسان کے تمام اعمال، اقوال اوراحوال پراٹر انداز ہوتا ہے۔ (معارف القرآن)

#### نماز میں دوڑ کرآنے کی ممانعت

٣٠٠٠. وَعَنُ آبِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ عَنُهُ قَالَ: سَمِعُتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلِيْهِ وَسَلْمَ يَقُولُ: "إِذَا أَقِيسَمَتِ الصَّلُواةُ فَلَا تَأْتُوهَا وَآنْتُمُ تَسْعُونَ وَأَتُوهَا وَآنَتُمُ تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا آذَرَكُتُمُ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمُ فَاتِمُّوا، مُتَّفَقٌ عَلَيْه ﴿ زَادَ مُسُلمٌ فِي رِوَايَةٍ لَهُ لِ فَإِنَّ آحَدَكُمُ اذَا كَانَ يَعُمِدُ الى الصَلوةِ فَهُو فِي الصَّلوةِ ."
الصَّلوةِ ."

( ۲۰۴ ) حضرت ابو ہریرہ رضی القدعنہ ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول الله فالطفا کوفر ماتے ہوئے سنا کہ جب نمی زکھڑی ہوجائے تو دوڑے ہوئے نیآ و سکون اور وقار کے ساتھ چنتے ہوئے آ وَ جونی زام م کے ساتھ طے وہ پڑھ لواور جونوت ہوجائے اے پوراکرلو۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں مسلم نے پیالف ظ زائدروایت کیے کہتم میں ہے جب کوئی نماز کا ارادہ کر لیٹا ہے تو وہ نمر زہی میں ہوتا ہے۔

مريث (٢٠٠٧): صحيح البحاري، كتاب الجمعة، باب المشى الى الجمعة صحيح مسلم، كتاب

المساحد، باب استحباب اتيان الصلاة بوقار وسكينة .

کلمات صدیث: سکیتهٔ: اطمینان وسکون ،حرکات میں ایم سنگی اور حالت و کیفیت میں وقد رکھنے کا نام سکینہ ہے۔ شرح حدیث: نماز کے لیے اطمینان اور سکون کے ساتھ جانا جا ہے دوڑتے بھائتے نماز کے لیے جانا مناسب نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب آ دی نماز کا ارادہ کریت ہے تو وہ نماز کا سلام پھیرنے تک نماز ہی میں رہتا ہے اس لیے اس مجلت کی ضرورت نہیں ہے بلکہ جس قدرنمازامام کے ساتھ ملے وہ امام کے ساتھ پڑھ لی ج ئے اور جوبائی رہ ج نے وہ پوری کر لی جائے۔

(فتح الباري: ١ ٥١٦. روصة المتفير: ٢٤٢/٢ دليل المالحير: ٣ ١٥٦

#### سفرمیںسواریوں کی دوڑ انے کی ممانعت

٥ • ٤٠. وَعَنِ ابُنِ عَبَلِس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا انَّهُ وَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلِيْهِ وَسلَّمَ يَوُم عرفة فسمع النَّبِيُّ صَـلًى اللَّهُ عَلِيُهِ وَسَلَّمَ وَرَآءَهُ وَجُرًا شَدِيُدًا وَضَرُبًا وَصَوْتًا لِلْإِبل، فَاشَارَ بِسَوُطِهِ اِلَيُهِمُ وَقَالَ : "أَيُّهَاالنَّاسُ عَلَيْكُمُ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بَالْإِيْضَاعِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوى مُسْلِمٌ بَعْضَه.

، " ٱلْبرُّ " : الطَّاعَةُ " وَٱلْإِيُضَاعُ " بِضَادٍ مُعْجَمَةٍ قَبُلَهَا يَآءٌ وَهَمُزَةٌ مَكُسُورَةٌ وَهُوَ. الْإِسْرَاعُ .

ِ ( ٤ · ك ) حضرت عبدالله بن عباس رضي الله عنجها ہے روبیت ہے كہ وہ عرفہ كے دن آپ مُظَافِّعُ كے ستھ عرف ت ہے وا ہس لوٹ رہے تھے آپ مُکھنا نے اپنے پیچھے بہت ڈانٹنے، مارنے اوراونٹول کی آوازیں سنیں آپ مُکھنا نے اپنے کوزے سے ن کی طرف اشارہ فرمایا کہاہےلوگو!سکون اختیار کرو، نیکی سواریوں کودوڑ انے میں نہیں ہے۔ (بخ ری )

مسلم نے اس حدیث کے پچھ جھے کوروایت کیا ہے۔

'' بر'' کے معنی طاعت کے ہں اور'' ایضاع'' کے معنی تیز روی کے ہیں۔

تَحْ تَعَ مَدِيثُ (400): صحيح البحارى، كتاب الحج، باب امر البي كَالْقُرُ السكية عند الافاصة.

كلمات حديث: دفع كوج كيا، بوثار رجراً: رهكيلنا، دوركرنار

شرح مدیث: حضرت عبدالله بن عباس رضی الله عنهار سول الله فالفرا کے ساتھ عرف سے واپس سے کے آوازی آئیل کہ لوگ اونٹوں کو مارکران کوتیز دوڑارہے ہیں۔اس پرآپ ٹاٹھٹانے فرمایا کہوقاراورسکون کے ساتھ چلواوراونٹوں کے تیز دوڑانے میں کوئی نیکی نہیں ہے، نیکی توجے کے وہ اعمال ہیں جواللہ تعالی نے مقرر فرمائے ہیں۔

٩ / ذى الحجه يوم عرفه ب، اس روزعرفات ميس وقوف فرض بـ

(فتح الباري: ٢/١١) ووصة المتقين: ٢/٤٤/٦ دليل الفاحين: ٩٧/٣



المتناك (٩٤)

## بَابُ إِكْرَامِ الضَّيُفِ مهمان **نوازي**

۱۸۷

# حضرت ابراجيم عليه السلاكا كامهمان نوازي كاواقعه

٢٣٩. قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ :

﴿ هَلْ أَنْكَ حَدِيثُ ضَيْفٍ إِبْرَهِيمَ ٱلْمُكْرَمِينَ كَ إِذْ دَخَلُواْ عَلَيْهِ فَقَالُواْ سَلَنَا فَالسَلَهُ قَوْمٌ مُنْكُرُونِ ﴿ هَلْ أَنْكَ كُونَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَالِ أَلَا تَأْ كُلُونَ ﴾ فَقَرَبُهُ وَإِلَيْهِمْ قَالِ أَلَا تَأْ كُلُونَ ﴾

التدنعالي نے فرمایا كه:

'' کیاتمبارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر پنجی ہے جب وہ ان کے پاس آئے تو سلام کیا اور انہوں نے بھی سلام کیا اور کہا کہ انجانے لوگ جیں پھر اپنے گھر کی طرف چلے اور ایک تلا ہوا چھڑا بھون کر لائے اور ان کے قریب کیا اور فر مایا کہ تم کھاتے کیوں نہیں؟'' (الذاریات: ۲۲)

تغیری نکات:

کبلی آیت میں حضرت ابرا بیم علیہ السلام کی مہمان نوازی کا ذکر ہے کہ جوفر شتے سے جن کو حضرت ابرا بیم علیہ السلام اقل انسان سمجھے ان کی بری عزت کی اور سلام کا جواب سلام سے دیا اور دل میں کہا کہ مہمان اجنبی ہیں چرنہایت مہذب اور شائستہ پیرائے میں کہا کہ کیوں حضرات آپ کھانانہیں تناول فرماتے ۔بالآخر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عم ہوگیا کہ یے فرشتے ہیں۔

(تفسير عثماني)

# مہمانوں کے اگرام کاخیال رکھناضروری ہے

٢٥٠. وَقَالَ تَعَالَىٰ :

﴿ وَجَاءَهُ، فَوَمُهُ بُهُ رَعُونَ إِلَيْهِ وَمِن قَبَلُ كَانُواْ يَعْمَلُونَ ٱلسَّيَّاتِ قَالَ يَنقَوْمِ هَنَوُلآء بَنَانِي هُنَّ أَطْهَرُكُمُ فَاتَقُواْ ٱللَّهَ وَلَا تُحْزُونِ فِي ضَيْعِيُّ ٱلْيَسَ مِنكُورَجُلُّ رَجُلُّ رَشِيدُ ﴾

وَجَآءَ هُ ۚ قُومُهُ ۚ يُهُوَعُونَ اِلَيُهِ وَمِنُ قَبُلُ كَانُوا يَعُمَلُونَ السَّيِّئَاتِ قَالَ يَاقَوْمِ هُؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ اَطُهَرُلَكُمُ فَاتَّقُوا اللّٰهِ وَلَاتُخُزُونِ فِي ضَيْفِي اَلَيْسَ مِنْكُمُ رَجُلَّ رَّشِيْدٌ ﴾

اورالند تعالی نے فرمایا کہ:

"اوران کی قوم ان کے پاس دوڑتی ہوئی آئی اوراس سے پہلے بھی وہ ان برائیوں کا ارتکاب کرتے تھے حضرت لوط علیہ السلام نے

فرمایا سے میری قوم! بیمیری بٹیال تہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہیں۔ پس المتدتعالی ہے ڈرواور مجھے میرے مہم نوب کے سامنے رسون نہ کرو۔ کیاتم میں ہےکوئی بھی مجھدار آدی نہیں ہے۔'( جود: ۸۷)

تغییری نکات: دوسری آیت میں بیان ہوا کہ حضرت لوط علیہ السلام کے پاس فرشتوں کی ایک جماعت آئی جو سب حسین لڑکوں کی شخص میں نظیم میں تقصان کی قوم کے لوگ دوڑتے ہوئے آئے کیونکہ وہ سب برے کا موں میں گرفتار تھے۔حضرت نوط مدیہ اسلام نے انہیں سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے فرہ بیا کہ اے میری قوم کے لوگو! مجھے میرے مہمانوں کے سرمندہ نہ کردتم میری بینیاں بیں ان سے شدی کرلو۔ بیزیادہ یا کیزہ بیں۔ کیاتم میں ایک شخص بھی نہیں جو سیدھی سیدھی باتوں کو بجھ کرنیکی اور تقویل کی راہ اختیار کرے۔

(تمسير عتمالي\_ معارف القراب)

### مهمانون كااكرام ايمان كانقاضاب

۲۰۷۰ و عَنُ اَبِسَى هُورَيُو وَضِى اللّهُ عَدُهُ انَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّهُ عَلِيْهِ وَسَدَّمَ قَالَ مَنُ كَان يَؤُمِنُ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ اللّهُ عَلِيْهِ وَسَدَّمَ قَالَ مَنْ كَان يَؤُمِنُ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ اللّاخِو فَلْيَقُلُ خَيْرًا اوْليصْمُتُ . مُتَفَقَّ عليُه وَالْيَوْمِ اللّاخِو فَلْيَقُلُ خَيْرًا اوْليصْمُتُ . مُتَفَقَّ عليُه وَالْيَوْمِ اللّاخِو فَلْيَقُلُ خَيْرًا اوْليصْمُتُ . مُتَفَقَّ عليُه (٢٠٦) حفرت ابو بريورض الله عندے روايت ہے كه بى كريم اللّه إدار على الله بها ورجو رحمت بيا ميمان كى تمريم كر ماورجو محف الله بهاور يوم آخرت بهائ رحمت بيا يمان رحمت الله عليه الله بهاؤ كى بات كه يا خاموش دے ۔ (متفق عليه )

تر تح مدين (٢٠٤): صحيح البخاري، كتاب الادب، باب من كان يؤمل بالله . صحيح مسلم، كتاب الادب، باب الحث على اكرام الحار ولروم الصمت لا مل لحير .

كلمات مديث: ضيف مهمان جمع صيوف.

شرح حدیث:
مہمان نوازی انبیاء کرام پیم السلام کی سنت ہادر بطور خاص حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ جو سند پراور
یوم آخرت پرکائل اور کھمل ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ مہم ن نوازی کر ہے۔ ایمان بالقدادر ایمان بالآخرت کی تخصیص ہے مراد مبدا
اور معاد پر ایمان ہے لینی جس شخص کا بیا یم ن ہوکہ مجھے القد نے پیدا کیا ہے اور پھر مجھے حسب کتاب کے لیے اس کے سامنے پیش ہونا ہے
تو اسے چاہیے کہ وہ مہمان نوازی کے وصف سے متصف ہو مہمان کی تکریم سے مراد یہ ہے کہ خوش سے اور قالمی مسرت کے ساتھ اس کا
استقبال کر سے خود اس کی خدمت کر ہے اور فوری طور پر کھانے پینے کے لیے پیش کر ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ
السلام کو وی کی گئی کہ مہدن کی تکریم کرو۔ انہوں نے مہمان کے لیے بیٹی ہوئی بکری کا اہتم م کیا۔ پھروی آئی کہ مہمان کا اکرام کرو انہوں نے اونٹ ذرج کیا پھر وی آئی کہ مہمان کا اکرام کرو انہوں نے اونٹ ذرج کیا پھر وی آئی کہ مہمان کا اگرام کرو انہوں نے اونٹ ذرج کیا پھر وی آئی کہ مہمان کا اگرام کرو انہوں نے اونٹ ذرج کیا پھر وی آئی کہ مہمان کا اگرام کرو آئی کہ مہمان کا اگرام کرو آئی کے مہمان کا اگرام کرو انہوں نے اونٹ ذرج کیا پھر وی آئی کہ مہمان کا اگرام کرو آئی کہ مہمان کا اگرام کرو آئی کے مہمان کا اگرام کرو آئی کہ مہمان کا اگرام کرو آئی کے مہمان کا اگرام کرو آئی کے مہمان کا اگرام کرو آئی کہ مہمان کا اگرام کرو انہوں نے اورٹ درج کیا پھر وی آئی کہ مہمان کا اگرام کرو آئی کے مہمان کا اگرام کیا۔

اور جو شخص ائند پراوریوم آخرت پرایمان رکھتا ہو وہ صلہ رحی کرے اور جو ائند پراور آخرت پرایمان رکھتا ہو وہ انچھی ہوت کہے یہ خاموش وجائے۔

بيرهديث اس پيلي باب حق الجارووصية مين گزر چكى ب- (روضة المتقير: ٢ ٢٤٦ ـ دليل العالحير ١٦٠/٣٠)

### ایک دن ایک رات کی مہمانی مہمان کاحق ہے

204. وَعَنُ آبِى شُرَيُحِ خَوِيُلِدِ بُن عَمُو والْمُحْزَاعِيّ رَضِى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَنُ كَانَ يَوُمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمُ الْاَحِوِ فَلْيُكُومُ ضَيْفَه عَآئِزَته وَ اللَّهِ عَالَوْا وَمَا جَآئِزَته يَارَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ: "يَوْمُه وَلَيُلتُه وَ الصِّيَافَةُ ثَلاثَةُ آيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَآءَ ذَلِكَ فَهُو صَدَقَةٌ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ يَارَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ: "لَايَحِلُّ لِمُسُلِمِ أَن يُقِيمَ عِنْدَ آجِيهِ حَتَّى يُوثِهَه وَالْوَا: يَارَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يُوثِهُمه قَالُوا: َمْدَ وَلا سَيْءَ لَه يَقُرِيهِ بِه

( ٤٠٤ ) حضرت الوشريح خوبيد بن عمروخزا گى رضى المدعند سے روايت ہے كدرسوں الله ملاقظ نے فره يو كه جوالله پراور يوم آخرت پر يمان ركھنا ہوتو اسے اسپے مہمان كى تكريم كرنى چاہيے اوراس كاحق اداكر ، چاہيے ، صحابہ كرام رضى مقد تنهم نے عرض كيا يورسول الله إلى كاحق كياہے؟ آپ تُلاَقظُ نے فره يا يك دن اور رات كى مہمانى اور مہمان نوازى تين دن ہے اس سے زائد صدقہ ہے۔ دشفت ا

صحیح مسم کی ایک روایت میں ہے کہ مسلمان کے لیے بیرها رئیس ہے کہ بینے بھائی کے پاس اتنا تھ ہرے کے اسے کنہگار کر دے۔ صحابہ رضی انتد عہم نے عرض کیا یارسول انتد! اسے گنہگار کیسے کرے گافر ، یا کہ اس کے پاس تھ ہرار ہے اور اس کے پاس اس کی مہمان نوازی کے لیے بچھے ندر ہے۔

تخريج مسلم، صحيح المخارى، كتاب الادب، باب اكرام الصيف و حدمته اياه بنفسه . صحيح مسلم، كتاب المقصة، باب الصيافة .

کلمات ودیث: حائرنه: اس کانع م برجائرة: عطیدانع م بجع حوائر بوثمه: اس گناه می بتراکر به گناه جمع مناه جمع مناه به گناه جمع مناه بازند (بربسم ) گنهگار بوزه گناه کاار تکاب کرنا به

شرح حدیث: ایک شب و روزمهمان کی خصوصی خدمت کرے اور اس کی خاص تکریم کرے حضرت امام مالک رحمد الله ہے ۔ ریافت کی تاریخ سب دروز کی خیادت کے کیامعنی بیس قرآپ نے فر مایا کدایک شب دروز خاص تکریم کرے اور تحف یا بدیدد اور تین دن مہمان نوازی کرے ۔ ابوعبید نے کہا کدایک شب وروز خاص اجتمام کرے اور پھر باتی ایام معمول کے مطابق مہمان نوازی کرے اور اس قدر تحف یا بدیدد ے دے جواس کے ایک شب وروز کے سفر کوکافی ہو سکے ۔ ای سے ملتا جلتا مفہوم خصابی رحمد الله نے بھی بیان فر مایا ہے۔ '

کسی مسلمان کے لیے جو تزنیس ہے کہ وہ پنے بھائی کے پال اتنا قیام کرے کہ وہ گنہگار ہو جائے۔ لیعنی مہمان کو جاہے کہ اپنے میزبان کے پال اتنا قیام نہ کرے کہ وہ تاہ منو وی رحمہ اللہ نے پال اتنا قیام نہ کرے کہ وہ تاہ ہو جائے اور اپنے مہمان کی خیبت اور برائی کر کے گناہ میں جتلا ہو یااس کے بارے میں کوئی ایب گرن دل میں لائے جو گناہ جو بات کے میزبان کے جو بیان کی درخواست کر ہے تواس کا تھم بنا درست ہے۔ میں لائے جو گناہ جو باند کے خزد کی ایک شب وروز کی مہمان نوازی واجب ہے اور دودن کی ضیافت متحب ، جمہور فقہاء کے خزد کی مہمان نوازی واجب ہے اور دودن کی ضیافت متحب ، جمہور فقہاء کے خزد کی مہمان نوازی مستحب ہے۔ (عتب اندری: ۱۸۶/۳ ۔ دلیل المال حیں: ۱۸۶/۳ ۔ دلیل المال حیں: ۱۸۶/۳ ۔ دلیل المال حیں: ۱۸۶/۳ د



تناك (٩٥)

بَابُ اِسُتِحْبَابِ التَّبُشِيرِ، وَالتَّهُنِثَةِ بِالْخَيْرِ نيك كامول پربشارت اورمبار كبادوييخ كاسخباب كابيان

شریعت کی پابندی کرنے والوں کو بشارت دو

٢٥١. قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ :

﴿ فَبَشِرْعِبَادِ ١ اللَّهِ مَا لَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ ٱلْقَوْلَ فَيَـنَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ }

التدتع في كاارشاد ب:

'' خوشخری سنا دومیرے بندول کوجو سنتے ہیں بات پھر چیتے ہیں اس کی اچھی باتول پر۔'' (الزمر: ۱۸)

مسری نکات: پیلی آیت میں فرمایا کراللہ کے ان بندوں کوخوشخری ہوجواللہ کی اوراللہ کے رسول کی ہاتیں خوب دھیان سے اور توجہ سے سنتے ہیں اور ان میں سے اعلی اعلی ہدایات رعمل کرتے ہیں یا بیا کہ اللہ کی ساری بہترین ہاتوں رعمل کرتے ہیں کہ اللہ کی ساری بہترین ہیں۔ (نفسیر مظہری۔ نفسیر عثمانی)

### جہاد پراللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت

٢٥٢. وَقَالَ تَعَالَىٰ:

﴿ يُبَيْشِرُهُمْ رَبُّهُ مِيرَحْ مَةِ مِنْ وَرِضْوَ نِ وَجَنَاتٍ لَمُمْ فِيهَا نَعِيدُ مُقِيدً ﴾ التانى فرايا عائد

''ان کارب ان کوخوشخری سنا تا ہے اپنی طرف سے بڑی رحمت اور بڑی رضا مندی اورایسے باغوں کی ان کے لیے کہ ان میں واگی نعت ہوگی۔'' (التو۔: ۲۷)

غیری نکات: دوسری آیت میں فرمایا کہ اللہ تعالی اہل ایمان کو بشارت دیتے ہیں رحمت، رضوان اور جنت کی، رحمت نتیجہ ہے میان کا کہ بغیرایمان کے رحمت متوجہ نہیں ہوگی، رضوان یعنی اللہ تعالیٰ کی رضہ صدیب جہاد فی سبیل اللہ کا کہ بجابہ فی سبیل اللہ تمام لذتیں میں کا کہ بغیرایمان کے رحمت متوجہ نہیں ہوگی، رضوان یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اللہ کے راستے میں مال کی بھی قربانی دیتا ہے اور جان کی بھی ،اس لیے اس کا صله بھی سب سے اعلیٰ درسب سے ارفع یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور اللہ کے راستے میں ہجرت کرنے والا اللہ کی رضا کے لیے اپناوطن چھوڑ کرنی جگہ آ کر بس جاتا ہے اس لیے اس کا صلہ جنت ہے۔ (تفسیر عندانی)

٢٥٣. وقَالَ تَعَالَى:

### ﴿ وَأَبْشِ رُواْ بِالْجَنَّةِ ٱلَّتِي كُنتُمْ تُوعَكُونَ ٢٠٠

التدنعاق نے فر مارے کہ

''خوشخېري سنو جنت کې جس کاتم سے وعده کیاجه تار باتھا۔'' (فصدت ۳۰)

تفیری نکات: تیمری آیت میل فرمایا کداللد کے وہ بندے جنہوں نے کہا کداللہ بھارارب ہے اور پھراس برجم گئے اور استقامت اختیار کر بی لینی دل ہے اقر ارکیا اور اس حقیقت کوقلب کی گہرائیوں میں جاگزیں کرلیااور مرتے دم تک ای یقین پر قائم رےادراس کے مقتض برا متقاد أوعملا جمر ہے اور اپینے رہت کے عائد کیے ہوئے حقوق وفر ائض کو سمجھا اوران کے مطابق عمل کیاان اللہ کے بتدول برموت کے وقت قبر میں پہنچ کراور قبروں سے اٹھائے جانے ہے وتت ابتد کے فرشتے اتر تے ہیں نہیں تسکین دیتے میں اور جنت کی بشارت انتے ہیں اور انہیں ابدی راحت اور دائی سرت کی خوشخری ستاتے ہیں۔ (معارف القراب تفسیر مطهری)

٢٥٣. وَقَالَ تَعَالَىٰ.

﴿ فَبَشَّرْيَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ٢٠٠٠ ﴾

الله تعالى نے فر ایا ہے که

" بَى نِهِ ان يُوا يك حليم المرز اج صاحبز ادب كي بشارت دي." (الصافات ١٠١)

تغییری تکات: چوشی آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک علیم الطبع فرزند یعنی حضرت اساعیل علیہ السلام کی ور دت کی خوشنجری سنائی گئی ہے۔ جن سے علم وفر ماں برد ری کی کوئی مثال نہیں ملتی کہ حضرت ابراہیم ملیہ السلام نے ان سے فر مایا کہ میں نے خو، ب میں دیکھ کہ میں تنہیں ذبح کررہ ہوں۔فورا بلاتامل کہا کہ ابا جان جوتھم ملاہے وہ کرگز رہے آپ مجھے شکر گزار بندوں میں ہے یا کیں ا كهد (معارف القرال)

٢٥٥ وقال تُعَالَىٰ:

﴿ وَلَقَدْ جَاءَتُ رُسُلُنَا إِبْرَهِيمَ بِأَلْشُرَى ﴾

الله تعالى في فرمايا يركه

"اور ہارے فرشتے ابرائیم کے پاس بثارت لے کرآئے۔" (ہود. ۲۹)

٢٥٢. وقالَ تَعَالَى.

﴿ وَٱمْرَاتُهُ قَالَبِهَ أَفُهُ فَضَحِكَتَ فَبَشَّرُنَهَ إِيدٍ شَحَقَ وَمِن وَرَآءِ إِسْحَقَ يَعْقُوبَ ٢٠٠٠ ﴾ التدتع لي فرمايا ي كه

"ابراہیم کی اہلید کھڑی تھیں وہ بنس بڑیں ہم نے ان کو بشارت دی اعن کی اور اعن کے بعد یعقوب کی ۔" (جود: ١٧)

تفسيري نكات: ﴿ ﴿ يُنْجِو بِهِ اورجِهِتُي آيت مِينَ بَهِي حضرت ابرا بيم عليه السلام كوحضرت اسحاق كي اوراسحاق ﴿ و بعد يعقو ب عليهم السلام

کی ولا دت کی خوشخری سنائی۔ حضرت سارہ علیباالسلام کے کوئی اولا دنہ تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی۔ تبو لیت دعا اور اولا دکی خوشخری سنائی۔ حضرت سارہ علیباالسلام کے کوئی اولا دنہ تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے واشخری۔ فرشتوں کی خوشخبری سنائی کہ کہ آپ کو اسحاق کی ولا دت کی خوشخبری۔ فرشتوں کے بہاں یعقوب کی ولا دت کی خوشخوں کے فرشتوں نے کہا خوشخبری سن کر حضرت سارہ بنس پڑیں اور کہنے گئیں کہ کیا میں بڑھیا ہو کر اولا دجنوں گی اور میرے شوہر بھی پوڑھے ہیں۔ فرشتوں نے کہا کہ تم اللہ کے تھم پر تعجب کر رہی ہو؟ا کے کھر والو! تم سب پر اللہ کی رحمت ہو۔ (معارف الفران)

### صنرت ذكر باعليه السلام كے ليے بشارت

٣٥٠. وَقَالَ تَعَالَى:

﴿ فَنَادَتُهُ ٱلْمَلَتَهِ كُذُ وَهُوعَا آيِمٌ يُصَلِّي فِي ٱلْمِحْرَابِ أَنَّ ٱللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ ﴾

الله تعالى في فرمايا بكد:

'' پکارکر کہااس سے فرشتوں نے جبکہ وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے محراب میں کہ اندیق کی آپ کو بشارت دیتے ہیں یکی گی۔'' (آل عمران: ۳۹)

تغییر<u>ی نکات:</u> لاولد تضاور بوز سے تضاولا دکی کوئی امید باقی نهر ہی۔ حضرت مریم علیمااسلام پرالند کے فیضانِ رحمت کی برش دیکھ کر بہت عاجزی اور زاری سے دع کی کہ اللہ مجھے بھی اولا دریدے نے شخبری ملی کہ آپ کے فرزند ہوگا جس کانام یجی ہوگا،اور نبی صالح ہوگا۔

(معارف القرآن)

# حضرت مریم علیماالسلام کے لیے ولادت کی بشارت

٢.٥٨. وَقَالَ تَعَالَىٰ:

﴿ إِذْ قَالَتِ ٱلْمَلَتِ كَةُ يَكُمْرُيكُمُ إِنَّ ٱللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ ٱسْمُهُ ٱلْمَسِيحُ ﴾ الايَةَ الله تعالى فرمايا ہے كه

"جب قرشتول نے کہا کداے مزیم! بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں بشارت ویتے ہیں کدایک کلمہ جومن جانب اللہ ہوگا اس کا نام سے ہوگا۔ "( آل عران: ۲۵)

وَالْلاَیَاتُ فِی الْباَبِ تَکِیْرَةٌ مَعْلُومَةٌ ، وَاَمَّا الْاَ حَادِیْتُ فَکَیْبُرَةٌ جِدًّا وَهِیَ مَشُهُوْرَةٌ فِی الصَّحِیُحِ مِنْهَا . ال موضوع پرقرآن کریم میں متعددآیات ہیں اورای طرح احادیث بھی بکثرت موجود ہیں جن میں ہے پیض یہال ذکر کی جاتی ہیں۔ میری نکامت: آٹھویں ہیت میں حضرت مریم علیہا السلام کو بشارت کے دیے جانے کا ذکر ہے کہ فرشتے حضرہ ، مریم عیہا السلام کے باس آئے اور انہیں ایک کلمہ کی خوشخبری سنائی حصرت عیسی علیہ السلام کوکلمہ اس لیے کہ گیا کہ وہ محض تھم البی سے خلاف عادت بغیر باپ کے پیدا ہوئے مسیح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کالقب ہےاس کے معنی مبارک ہیں کہ آپ جس بیار کے جسم پر ہاتھ پھیرو ہے تھے وہ شفاياب بوجاتاتها ومعارف القرآن

### حضرت خدیجرضی الله تعالی عنها کے لیے بشارت

٨ • ٨. عَنْ ٱبِي إِبْرَاهِيْمَ وَيُقَالُ ٱبُومُحَمَّدٍ وَيُقَالُ ٱبُومُعَاوِيَةَ عَبُدِاللَّهِ بُنِ ٱبِي اَوْفَىٰ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ انَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَ حَدِيْجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنُهَآ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنُ قَصَبٍ لَاصَحَبَ فِيُهِ . وَلَا نَصَبَ . مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ .

" ٱلْقَصَبُ " هُنَا : الَّلُولُولُ الْمُجَوَّفُ" وَالصَّخَبُ "! الْصِيَاحُ وَاللَّغَطُ وَالنَّصَبُ " التَّعَبُ . "

( A · A ) حضرت عبدالله بن ابی او فی جن کی کنیت ابوابراہیم ابومحمد اور ابومعاویتھی فر ۱ سے بیں کدرسول املد مُکاٹلو کا نے حضرت ضد یجد رضی الله عنبها کوخوشخبری دی که جنت میں ان کے لیے موتیوں کا گھر ہوگا جس میں نہ شور ہوگا اور نہ تھا دے۔ (منفق علیہ ) قصب کے معنی ہیں۔ موتی : کھوکھلاموتی۔ صحب : شور۔ مصب: تکان۔

تخريج مديث (١٠٨): صحيح البحاري، كتاب فضائل الصحابة، باب تروح السي كُلُقُم حديجة . صحيح مسم. كتاب الفضائل الصحابة، باب فضائل خديجة ام المؤميل رصى الله عمها .

<u>شرح مدیث:</u> معزت خدیجه رضی الله عنها رسول الله ماهینا کی سب ہے پہلی اہمیتھیں جن سے آپ کی اولا دہوئی۔حضرت خدیجہ رضی الله عنها سے نکاح کے وقت رسول الله علاقا کم عمر تجیس سال تھی اور آپ مُلاقا کم کے حضرت خدیجہ رضی الله عنها کے ساتھ ر ف قت تجیس سال رہی ۔حضرت خدیجے رضی الله عنها نے سب سے پہلے آپ کی تصدیق کی اور آپ مُظَّلِّظُ پر ایمان لائیں۔رسول الله مُظْلِّظُ حضرت خدیجہ کے بارے میں فرماتے کہ جب سارے قریش نے مجھے اور میری دعوت کورّ د کیا وہ مجھ پر ایمان لائیں اور جب سارے مکہ نے میری تکذیب کی انہوں نے میری تقعدیق کی اور جب سب نے مجھنحروم رکھا انہوں نے اپنے مال سے میری مدد کی ۔ نبوت کے دسویں سال¦ن کی وفات ہوئی۔

رسول الله مُكَالِّيَةُ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں موتیوں کے گھر کی خوشخبری سنائی سیح بخاری کی ایک روایت میں ہے، جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے مروی ہے کہ جبرئیل آئے اور کہا کہ پارسول اللہ! پیضد بجہ آئی ہیں جواییخے ساتھ برتن لائی ہیں جس میں سالن یا کھانایا پینے کی کوئی شئے ہے جب وہ تمہارے پاس آئیں توان کوان کے رب کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہیں اور جنت میں موتیوں سے بینے ہوئے گھر کی بشارت دیدیں جس میں ندشور ہو گا اور ند تکان ۔ طبرانی کی روایت میں ہے کہ بین کر حضرت خدیجہ رضی التدعنهانے فرمایا کہ اللہ ہی السلام ہے، اس سے السلام ہے اور جبرئیل پر بھی السلام۔ او سنن نسائی میں حضرت اس رضی التدعنہ سے روایت ہے کہ حضرت جرئیل علیہ اسلام نے رسول الله مظافظ سے کہا کہ اللہ تعالی نے خدیجہ کوسلام کہا ہے بیان کر حضرت خدیجہ نے فرہ یا کہ اللہ ای السلام ہے اور جرئیل پرسلام اور اے اللہ کے رسول مُظافِظ ! آپ پر السلام ورحمۃ اللہ و برکا تھ۔

رسول الله ملاقع مصرت خدیجے بہت تعلق خاطر رکھتے اوراکٹر انہیں یا وفر ماتے تھے۔حضرت خدیج کی بہن حصرت ہالہ رضی الله عنہاتشریف لہ تیں توان کے گھر میں آنے سے پہلے رسول الله علاقا کوان کے استیذان سے حصرت خدیجہ کا استیذان یاد آجا تا اور آپ ملاقع افر ماتے اے اللہ ہالہ ہو۔ (فتح الباري: ۴/۲ میں ارشناد المساري: ۲۹٤/۸ میں معددة القاري: ۲۸۲/۱۶)

#### بئر اركيس كاواقعه

٩ - ٧. وَعَنُ اَبِيْ مُوُسِنِي أَلَاشُعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ انَّهُ ۚ تَوَضَّأَ فِيُ بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ : لَالْوَمَنَّ رَسُولَ اللُّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلِيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا كُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِيُ هَذَا، فَجَآءَ الْمَسْجِدَ فَسَنَالَ عَل النَّبيّ صَلَّى اللَّهُ عَلِيْهِ وَسَـلَّمَ فَقَالُوْا: وَجَّهَ هِهُنَا، قَالَ فَخَرَجُتُ عَلَىٰ أَثَرِهِ ٱسْتَالُ عَنْهُ حَتَّى دَخَلَ بِئُرَ ٱرِيْسِ فَجَلَسُتُ عِنْدَالْبَابِ حَتَّى قَـضى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلِيُهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ وَتَوَصَّأَ، فَقُمُتُ اِلَيُهِ فَإِذَا هُوَ قَدُ، حَلَسَ عَنَى نُئِرُ أريُس وَتَوسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنُ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُ مَا فِي الْبِئُرِ فَسَلَّمُتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انُصرَفُتُ فَجَنَسْتُ عِنُدَالْبَابِ فَقُلُتُ : لَا كُوْنَنَّ بَوَّابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلِيْهِ وَسَلَّمَ ٱلْيَوْمَ : فَجَآءَ ٱبُوْبَكُر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هَلَا؟ فَقَالَ : أَبُوبَكِرٍ فَقُلْتُ عَلَى رِسُلِكَ ثُمَّ ذَهَبُتُ فَقُلْتُ : يَارَسُولَ اللَّهِ هَذَا ٱبُـوُبَـكُـرِ يَسْتَاذِنُ فَـقَـالَ اثُـذَنُ لَـه وَبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ، فَاقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِآبِي بكرُ : أَدُحُلُ وَرَسُولُ اللَّهِ يُبشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ أَبُوبَكُر حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَمِيْنِ النِّبيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلِيُه وَسَلَّمَ مَعَه ُ في الْقُفِّ وَدَلَّى رجُلَيُهِ فِي الْبِنُوكَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلِيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيُهِ ' ثُمَّ رَجَعُتُ وَجَلَسَتُ وَقَـٰدُ تَـرَكُتُ آخِيُ يَتَوَضَّأُ وَيَـلُـحَقُنِي فَقُلُتُ إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَّان يُرِيُدُ آخَاهُ. خِيْرًا يَأْتِ بِهِ، فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلُتُ: مَنُ هَذَا؟ فَقَالَ عُمَرُ بُنُ الْخَطَّابِ فَقُلُتُ عَلَىٰ رَسُلِكَ ثُمَّ جنُتُ إلىٰ رَسُول اللَّهِ صَـلَّى اللَّهُ عَـلِيُهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ : هٰذَا عُمَرُ يَسُتَأَذِنُ ؟ فَقَالَ : اِثُذَنْ لَهُ وَبَشِرُهُ بِالْجَنَّةِ " فَحِنْتُ عُمَرَ فَقُلُتُ اَذِنَ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلِيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلِيُهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنُ يَسَارِه وَدَلَّى رِجُلَيْهِ فِي الْبِنُو، ثُمَّ رَجَعُتُ فَجَلَسُتُ فَقُلُتُ : إِنَّ يُردِ اللَّهُ بِفُلَانِ خَيْرًا. يَعْنِيُ آخَاهُ يَاتِ بِهِ، فَجَآءَ إِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ : فَقُلُتُ : مَنُ هلذَا؟ فَقَالَ : عُشْمَانُ نُنُ عَفَّان فَقُلُتُ : عِلَىٰ رِسُلِكَ، وَجِنُتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلِيُهِ وَسَلَّمَ فَٱخْبَرُتُه وَقَالَ : " إِنُذَنُ لَه وَ وَبَشِّرُه ' بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلُوى تُصِيبُه'، فَجِئْتُ فَقُلْتُ أَدْخُلُ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عِبِيهِ وَسَلّمَ

بِ الْجَنَّةِ مَعَ بَلُواى تُصِيبُك، فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدُ مُلِئى فَجَدس وِجَاهَهُمْ مِنَ الشَّقَ اللَّهِ عِلَيْهِ وَاللَّهِ بَنُ الْمُسَيِّبِ فَاوَلَتُهَا فَبُورَهُمْ "مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ: وَزادَ فِي رِوَايَةٍ "وَامْرِيْي رَسُولُ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عَلِيْهِ وَسلَّم بِنُ الْمُسَيِّبِ فَاوَلُه " (وَجَه، بهتُح الواو وتشديد فِي خِفْظِ الْبَابِ. وَفِيها انَّ عُشُمَانَ حِين بشَره خَمِدَ اللَّه تعالىٰ ثُمَّ قُولُه " (وجَه، بهتُح الواو وتشديد النَّه تعالىٰ ثُمَ قُولُه " (وجَه، بهتُح الواو وتشديد النَّه تعالىٰ ثُمَ قُولُه " (وجَه، بهتُح الواو وتشديد البَّحِينَ عَنَاهُ مَنْ مَنَعَ عَلَىٰ وَهُو مَصُووُفَ وَمِنْهُمُ مَّنُ مَنَعَ صَرُفَه " وَالْقُفِّ " بِضَمَ القَافِ وتَشُدِيدِ الْفَآء، وَهُو الْمَهُورُ وقِيل بِفَتْحِها أَى أَرْفُقْ .

(۹۰۶) حضرت ابوموی اشعری رضی الله عنه بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے گھر میں وضوکیا اور گھر سے نکلا، وربیا را دہ کیا ۔ کیآ ج کا دن میں آپ ملکھ کے ساتھ رہوں گا اور بیس ردن آپ خلکھ کے ساتھ گزاروں گا۔ محد پہنچ ورسوں اللہ ملکھ کیا ۔ میں دریافت کیار صحابہ نے بتا یہ کہ اس طرف تشریف ہے گئے ہیں میں آپ ملکھ کے بارے میں و پہت ہو آپ ملکھ کے بیچے چلا میں ان کہ کہ بیراریس پہنچا اور دروازے پر بیٹھ گیا، آپ ملکھ کی فی جا جاجت کے بعد وضوفر مایا تو میں آپ کی بال تو میں نے اس کیا تو میں نے دیکھا کہ آپ بیسراریس کی منڈیر پر بیٹھ ہیں اور آپ ملکھ کیا اور میں نے بیٹر لیاں کھول کی ہیں اور ٹا گوں کوئویں میں رہوں گا۔

دیکھا کہ آپ بیسراریس کی منڈیر پر بیٹھ ہیں اور آپ ملکھ گیا اور میں نے کہا کہ آج میں رسول ملہ ملکھ کی دربان بنوں گا۔

کرانہیں اجازت دیدواور جنت کی خوشخری دیدوایک آزمائش کے ساتھ جوان کو پینچے گی۔ میں آیا اور میں نے کہا کرواخل ہوجاؤ اور تمہیں رسول الله مُقَلِّقًا جنت كي خوشجرى دية بي اس ابتلاء كساتھ جوتهيں بيش آئے گا۔ وہ داخل ہوئے اور انہوں نے منڈ بركو بريايا تووہ ان كيسامن وسرى جانب بينه محتد

حفزت معید بن المسیب رضی القدعند نے فر مایا کہ میں ان کے بیٹھنے کی تاویل ان کی قبروں سے کرتا ہوں۔ (متفق علیه) ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ تا اللہ تا اللہ علی نے مجھے دروازے کی دربانی کا تھم دیا اورای روایت میں ہے کہ جب حضرت عثان رضی اللہ عنہ کوبشارت ملی توانہوں نے اللہ کی حمد کی اور کہا کہ اللہ مد د کرنے والا ہے۔

وجد كمعنى توجه اليخي متوجه بوسة وبشر اريس : اريس كالفظ بعض منصرف يرصق بي اوربعض غير منصرف مدينه منوره كاايك تنوال ہے۔ قف : کنویں کی منڈ ریملی رسلک کھبر ہے۔

من عديث (٤٠٩): صحيح المحارى، كتاب فضائل الصحابة، باب قوله كمت متخذا خليلاً. صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل عثمان بن عفان رضى الله عنه .

كمات مديد: محرحت على اثره: من آب مُعَالَقُهُ كَ يَحِي لكالد دخل بيشر اريس: آب مُحَافِّمُ الرباغ من واغل موت جس مين يَيراريس واقع تفار ساقيه : آب مُلكُم كي دولول يندليال ساق واحد : بلوى ابتلاء .

شرح مدیث: صحابہ کرام رضوان الله علیم اجمعین حضور کی خدمت میں حاضری کے ہروفت مشاق رہے اور جب موقعہ ما تاتو آپ كے اعمال وافعال کوغورے اور توجہ سے د كيھتے اوران کواس طرح اپنے صفحہ قلب پر محفوظ كر ليتے اوراس طرح آپ مُلَكُمُ ا كے فرمودات كويا د کر لیتے اور حرص کرتے کہ جس طرح آپ مکالا کریں ای طرح کریں اور ہر ہڑمل میں آپ نگاٹھا کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کریں۔اگر رسول الله ظَافِينَ ني اين يندُ ليال كھول ليس اور ٹائليس ائكا كربينھ محكة تو حضرت ابوبكر اور حضرت عمر رضى التدعنها بھى اسى طرح بينھ كئے۔ آپ ٹاٹھٹا نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنداور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت دی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت دی اوربطور مجز وان کوپیش آنے والے اہتلاء کی خبر دی۔

(فتح الباري: ٢١٠/٢ ع. إرشاد الساري: ١٦٥/٨ ـ عمدة القاري: ٢٦٢/١٦)

کلمہ تو حید کی مواہی دینے والوں کے لیے جنت کی بشارت

• ١١. وَعَنُ اَبِي هُوَيُوَةَ رَضِي اللَّهُ عَنُهُ قَالَ : كُنَّا فَعُوَّدًا حَوُلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلِيُهِ وَسَلَّمَ وَمَـعَـنَـا اَبُـوُبَـكُو وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِيُ نَفَرٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلِيُهِ وَسَلَّمَ مِنُ بَيْنِ اَظُهُونَا فَـابُـطَـا عَـلَيُـنَـا وَخَشِيْنَا اَنُ يُقْتَطَعَ دُوْنَنَا وَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجُتُ اَبُتَغِي رَسُولَ اللَّهِ صَـلَّى اللَّهُ عَلِيُهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اَتَيْتُ حَآثِطًا لِّلَانُصَارِ لِبَنِي انْجَارِ فَكُرُتُ بِهِ هَلُ اَجِدُلَهُ بَابًا؟ فَلَمُ اَجِدُ فَإِذَا رَبِيْعٌ يَدْخُلُ فِي جَوُفِ حَآئِطٍ مِن بِنْرِ خَارِجَهُ وَالرَّبِيعُ الْجَدُولُ الصَّعِيْرُ فَاحْتَفَوْتُ فَذَحلُتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "اَبُوهُ مَرْيُرَةً؟ "فَقُلُتُ : نَعَمْ يَارَسُولَ اللهِ، قَالَ : مَاشَأَنُكَ " قُلُتُ: كُنتَ اللهِ صَلَّى اللهِ عَلِيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "اَبُوهُ مَرْيُرَةً؟ "فَقُلُتُ : نَعَمْ يَارَسُولَ اللهِ، قَالَ : مَاشَأَنُكَ " قُلْتُ: كُنتَ اللهِ عَلَيْهِ مَن فَوْعَ فَاتَيْتُ هَلَا اللهُ عَلَيْهِ اللهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُو

"الرّبِينِعُ" النَّهُ رُالصَّغِيُرُ وَهُوَ الْجَلُولُ بَفَتُحِ الْجِيْمِ" كَمَا فَسَرَه وَي الْحَدِيُثِ:" وَقَولُه " "إَحْتَفَزُتُ" رُوىَ بِالرَّآءِ وَبِالرَّاى وَمَعْنَاهُ بِالرَّاى : تَضَامَمُتُ وَتَضَاغَرُتُ حَتَى اَمُكَنَنِيُ الدُّخُولُ .

(۱۹۰) حضرت ابو بریده بین الله عند سے دوایت ہے کہ بم بعض افرا در سول الله من الله الله من الله عند الله به بین الله بین بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله الله الله الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین الله بین

الرسع النهر مغير حدول الباني كاراستد احتصرت الميسكر ااورسمنا اورداخل بوكيار

تخری درد): صحیح مسلم، کتاب الایماد، باب الدلیل علی ان می مات علی التوحید دحل المحمة قصعا کلمات صدید: من بین اظهرنا: ہمارے درمیان ہے۔ فابطاً علیما: ہمارے پاس الله من بین اظهرنا: ہمارے درمیان ہے۔ فابطاً علیما: ہمارے پاس الله من بین اظهرنا: ہمارے درمیان ہے۔ فابطاً علیما: ہمارے پاس الله من بین اظهرنا: ہمارے درمیان ہے۔ فابطاً علیما: ہمارے پاس الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من الله من ا

شرح حدیث: رسول الد منطقالم شریف فرمایتی آپ منافقا کے ساتھ آپ کے صیبہ کی ایک جماعت تھی جن میں ابو بکر وعمر بھی تھے اور خود راوی حدیث حضرت ابو ہریرہ بھی تھے۔ رسول الله منطقا مجلس سے اٹھ کرتشریف لے گئے خاصی دیر ہوگئی تو صحابہ کرام پریشان ہو گئے اور گھیرا کراٹھ کھڑے ہوئے کہ کہیں کوئی القداوراس کے رسول خلفیا کا دشمن آپ کوکوئی گزندنہ پہنچ ئے۔اٹھ کرآپ ملفیا کی تاش میں نکلے حضرت ابو ہریرہ آگے آگے تھے۔حضرت ابو ہریرہ ایک باغ میں داخل ہونے وہاں آپ کو بیضا ہوا پایا آپ ملفیا نے خلین مبارک ان کود کے اور فر ، یا جو تہمیں ملے کہ قلب کے لفین کے ساتھ اللہ کی وحدا نیت کی گوائی ویتا ہوا ہے جنت کی خوشخبری سنادو۔

بیصدیث دلیل ہے اس امر پر کہ تو حید کے اعتقاد کے سے دل سے یقین اور زبان سے اقر اردونوں ضروری ہیں اور دونوں میں سے ایک کافی نہیں ہے۔ (شرح صحیح مسلم لسووی ۲۱۰۱)

حضرت عمروبن عاص رضى الله عنه كي موت كے وقت كا واقعہ

ا ا 2. وَعَنِ ابُنِ شَسَمَاسَةَ قَالَ : حَضَرُنَا عَمُرُو بُن الْعَاصِ رَضَى اللَّهُ عَنْهُ وَهُوْ فِي سَيَاقَة الْمَوْتِ فَبَكَى طَوِيُلا وَحَوَّلَ وَجُهَهُ الِى الْجِدَارَ فَجَعلَ ابِنُهُ يَقُولُ يَااْتَناهُ اَمَا بِشَرْكَ رسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ علِيُهِ وَسَلَّمَ مَعْدَا وَالْعَلَى اللَّهُ علِيهِ وَسَلَّمَ مَنَى وَمَا اَحَدُ اشَدُّ بُغُضَا لَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلِيْهِ وسلَّمَ مِنَى وَلَا قَدُ كُنْتُ عَلَى اَطُبُقِ قَلَالٍ : الْقَدُ رايتُنَى وَمَا اَحَدُ اشَدُّ بُغُضَا لَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلِيْهِ وسلَّمَ مِنِى وَلَا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلِيهِ وسلَّمَ مِنِى وَلَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اللَّهُ عَلِيهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اللَّهُ عَلِيهُ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اللَّهُ عَلِيهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اللَّهُ عَلِيهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اللَّهُ عَلِيهُ مَا عَالَا اللَّهُ عَلَيه وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اللَّهُ عَلِيهُ عَلَى اللَّهُ عَلِيهِ وَسَلَّمَ عَلَى اللَّهُ عَلِيهُ وَسَلَّمَ وَعَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ الْمُلَاعِيمُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلِيهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلِيهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلِيهُ وَاللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ وَلَا اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ الْعَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى الل

" قَوُلَه' " شَنوُا " رُوِی بِالشِّينِ الْمُعُجَمَةِ وَبِالْمُهُمَلَةِ: أَیْ صُبُّوُهُ قَلِيُلاً قَلَيُلاً: وَالدَّهُ سُبُحَانَه أَعُلَمُ. ( ٤١١) حضرت ابن شاسه كابيان بي كه بم حضرت عمروبن العاص رضى التدعن كي موت كوفت أن كے ياس ميس موجود

(۲۱۶) معرف الناماسة الميان ہے كه بم مطرت مرو بن العام ر في الله عنى موت ہود كان كيا آپ كورسول القد ملاقا أن يه تھ ــ وه دير تك روت رہ اور ديوار كی طرف مند كرليا۔ ان كے صاحبزادے نے كہ كدا ہا باجان كيا آپ كورسول القد ملاقا أن نے يہ خوشنجرى نبيل دى ؟ سپ نے اپنا زُخ ادھركيا ورفر مايا كدسب سے بہترين چيز بم لا ردالا القد تحدرسوں القد كی شہادت كو بجھتے ہيں۔ زندگ ميں مجھ پر تين ادور گزرے ہيں۔ ميرى ايك حامت يكھى كہ مجھ سے زيادہ رسول المد ملاقا أسے كوكي نفرت كرنے والاند تھا مجھے يہ بات سب سے مجبوب تھی کہ میرا بس چلو ہیں آپ مالگا گوتل کردوں ، اگر ہیں اس صات ہیں ہر جا تو جہنی ہوتا۔ پھر القدی ہی نے میر بے دل میں اسلام کی محبت ڈال دی ہیں آپ مالگا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اپنا داہن ہا تھے بڑے ہیں آپ مالگا ہے بیعت کرتا ہوں آپ مالگا نے فر مایا اے عمر و کیا ہوا ہیں نے عرض کیا کہ میرا اردہ آپ مالگا نے فر مایا اے عمر و کیا ہوا ہی نے عرض کیا کہ میرا اردہ آپ مالگا نے فر مایا کہ دہ کیا اور ہ آپ مالگا نے فر مایا کہ دہ کیا ہوں کو مناویت آپ مالگا نے فر مایا کہ دہ کیا تھا کہ میری معلوم نیں کہ اسلام اپنے مالیل کے گنا ہوں کو مناویت ہے ، ہجرت اپنے ہے پہلے گنا ہوں کو مناویت ہو جائے۔ آپ مالیل کے گنا ہوں کو مناویت ہے ، ہجرت اپنے ہے پہلے گنا ہوں کو مناویت ہو ہو گئا ہے بردہ کر منظمت والد کے بہری و مناویت ہوں کو کہ بوب ندت ، و در ندآپ مناقلا کی ذات گرائی ہے نیادہ بھے کوئی محبوب ندت ، و زندآپ مناقلا کی ذات گرائی ہے نہ ہوں کو کہ بوب ندت ، و مرد ندآپ مناقلا کی دوسے میں آپ کونظر ہم کر دیکھا ہی نہیں ۔ اگراس حالت میں میری موت بیان کرنے کو کہا جائے ہیں اس کی ہمت نہیں رکھتا کیو کہ میں نے آپ مناقلا کی نظر ہم کر دیکھا ہی نہیں ۔ اگراس حالت میں میری موت بین کرنے کو کہا جائے تو میں جنت میں جاتا ، پھر ہم بعض چیز دل پر نگران بنائے گئے جھے نہیں معلوم میرا ان میں کیا حال ہوگا ؟ جب میں نوب ہوئی تو میرے جناز ہے ہے ہوئی تو دیر میں اونٹ کو ذرخ کر کے اس کا گوشت بنا جاتا ہے تا کہ میں تھوڑی کر کے منی ڈال اور میری قبر کے اردگرواتی در پر کھڑ ہے در بین جانوں ۔ (مسلم)

شنو ۱ . تھوڑی تھوڑی کرکے مٹی ڈالو۔واللہ اعلم

يخ تع مديث (اك): صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب كون الاسلام يهدم ما فيه .

كلمات حديث: في سياق الموت: موت كقريب اطباق ثلاث: تمن حالات ميت كاوصاف بإن كرك الريد والعدة : ميت كاوصاف بإن كرك اس يردون والي جمع ناتحات .

شر<u>چ حدیث:</u> شر<u>چ حدیث:</u> زمانے کوقر اردیا جورسول الله مختلفا کے ساتھ گررااور آپ مختلفا کی محبت سے سرفراز ہوئے۔رسول الله مختلفا کی رحلت کے بعد امارت و سیادت میں مصروف ہوئے اور حصہ زندگی کے بارے میں تامل فرمایا کہ کہیں ونیا کے کاموں میں مصروف ہوکرانڈ اور انتد کے رسول کے سیادت میں مطروف مونے نور حصہ زندگی کے بارے میں تامل فرمایا کہ کہیں ونیا کے کاموں میں مصروف ہوکر انڈ اور انتد کے رسول کے سیادت میں مطروف درزی ند ہوئی ہو۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صدیث مبارک بہت اہمیت کی حالل ہے اور دین کی بہت ہی اہم ہا تیں بیان ہوئی ہیں اسلام ہجرت اور جج سے پہلے کیے ہوئے تمام گناہ محاف ہوجاتے ہیں۔ عماء نے فرمای ہے کہ گناہوں سے مراد حقوق اللہ ہیں حقوق العباد کی اوائیگی اسلام لانے کے بعد بھی لازم ہے۔ جس محض کی موت کا وقت قریب ہواس کے سر منے اللہ کی رحمت اور اس کے فضل و کرم کا ذکر کرنا مستحب ہے۔ نیاحت یعنی مرنے والے بررونا پیٹرناحرام ہے۔

(شرح صحبح مسلم للنووي ٢٠١٧/٢٠ روضة المتقين ٢٥٤/٢٠ دليل الفالحبن ٢٠٧٠/٣٠

التناك (97)

بَابُ وَ دَاعِ الصَّاحِبِ وَ وَصِيَّتَهُ عِلْدَ فِرَاقِهِ لِسَفَرٍ وغَيُره ' وَالدُّعَاءِ لَه ' وَطَلَبِ الدُّعَاءِ مِنَهُ ساتھی کورخصت کرنا اور سفروغیرہ کی جدائی کے وقت اس کے لیے دعا کرنا اور اس سے دعاکی درخواست کرنا اور اس کا استخباب

### انبیاعلیم السلام کاموت کے وقت اولا دکووصیت کرنا

٢٥٩. قَالَ اللهُ تَعَالَىٰ :

﴿ وَوَصَّىٰ مَا آِزَاهِ عَمُّ مَنِيهِ وَيَعْقُوبُ بَعَنِيَ إِنَّ أَللَهُ أَصْطَعَىٰ لَكُمُ ٱلذِينَ فَلَا نَمُوتُنَ إِلَّا وأَنتُم مُسْلِمُونَ اللَّهُ أَمْ كُنتُمْ شُهَداآءَ إِذْ حَضَرَيَعْ قُوبَ ٱلْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعَبُّدُونَ مِنْ بَعْدِى قَالُواْ نَعْبُدُ إِلَىٰ هَا كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَيَعْ قُوبَ ٱلْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِى قَالُواْ نَعْبُدُ إِلَىٰ هَا كَا إِلَىٰ هَا بَآيِكَ إِبْرَهِ عَمْ وَإِسْمَعِيلُ وَإِسْحَقَ إِلَهُ أَوْحِدًا وَنَعْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ اللهَ ﴾

الله تعالى نے فرمایا ہے كه.

"اورابراہیم نے اپنے بیٹوں کواس بات کی وصیت کی یعقوب نے بھی کہا کہ اے بیٹو اب شک القد نے تمہارے لیے اس دین کو پند کر لیا ہے، پس جب تہمیں مو ہی آئے تو اس حال میں آئے کہ تم مسلمان ہو، کیا تم اس وقت حاضر تھے۔ جب یعقوب علیہ لسلام کو موت آئی، جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا تم میرے بعد کس کی عبودت کرو گے نہوں نے کہ کہ بم تمہارے باب دادا ابراہیم، اساعیل اوراسحاق کے معبود کی عبادت کریں گے جوایک ہے اور ہم اس کے فری سردار ہیں۔ (البقرة ۱۳۲۰)

تغیری نکات:

ایس ملت کتارک کو کیوں کرامتی نہ کہا جائے۔جس کی بیشان ہوکہ اس کی بدوست ہے نے ابرا جبہ علیہ الساام کورس الت کے لیے منتخب کیا

اوراس ملت کے دین کو انسانی فطرت کے مطابق بنایا کہ کوئی سلیم الفطرت انسان اس سے روگر یائی نہیں کرساتہ دین 'براجیم کا مرکزی نقطہ تو حید الہی اورا کی اللہ کی بندگی ہے جس کا اظہار حضرت ابرا جیم نے ان الفاظ میں فرمایا، ﴿ أَسْلَمْتُ لِرْبَ اَلْعَالُمُ اللّٰهِ عَلَى بندگی بندگی ہندگی بندگی ہے۔ 'اور بہی تو حید اوراکی اللہ کی بندگی تمام آسانی ندا جب کا نقطہ اشتراک ہے۔ اس کے فرمایا:

میر دردگار عالم کی اطاعت اختیار کرلی ہے۔' اور بہی تو حید اور ایک اللہ کی بندگی تمام آسانی ندا جب کا نقطہ اشتراک ہے۔ اس کے فرمایا:

﴿ إِنَّ ٱلدِّينَ عِندَ ٱللَّهِ ٱلْإِسْلَامُ ﴾

"د مین توالله کے نزد یک اسلام ہی ہے۔"

حفرت ابراتیم علیدالسلام نے اپنی اولا دکووصیت کی اوران سے عہدلیا کداسلام کے سوااور کسی ملت پرندمرنا مراداس کی بیہ ہے کداپی

زندگی میں سدم اور سائی تعییمات پر پختگی ہے عمل کرتے رہوتا کہ اللہ تی تمہارا خاتمہ بھی اسدم ہی پرفر مادے۔ جیسا کہ بعض رویت مین ہے کہتم پی زندگی میں جس حالت کے پابندر ہوگے ای حالت پرتمہاری موت بھی ہوگ اورای حالت میں محشر میں اٹھ ہے جاوٹ اللہ جل شانۂ کی عادت یہی ہے کہ جو بندہ نیکی کا قصد کرتا ہے اوراس کے ہے اپنے مقدر کے مطابق کوشش کرتا ہے تو اللہ تی ہی سی کو نیکی ک تو فیق دیتے میں اور یہ کا میں کے لیے آس ان کردیتے میں ۔

انبیاء میہم اسلام کی جو ابش اور کوشش ہوتی ہے کہ جس چیز کووہ اصل دائی اور ۔ زوال دوست سیجھتے ہیں یعنی اسلام وہ ان کی اول دکو ورک کی چاری مل جے اس لیے حضرت ابرا ہیم عدیدا سلام نے پنی او ۔ دکو تخری دفت میں وصیت فرمانی کہ ہمیشہ مستبدا سدم پر قائم ر بنا ۔ یمی اصیت ان کے بعد حضرت یعقوب ملیدا سلام نے فرمانی کرد کیمو تمہر رکی مرِّزموت نبہ کے مراس صال میں کیم مسم ہو۔

یہ تو موضوع سے متعلق قر "ن کریم کی " یت تھی۔ س موضوع ہے متعلق متعددا حادیث مرائ میں ان میں ت کیا دعنہ ت رید بن اقم ہے مروی حدیث ہے جواس سے پہلے باب اکرامانال بیت رسول اللہ مالیجام میں گزر چکی ہے۔ (معرف اعراد)

#### كتاب الله اوراہل بيت كے حقوق كى وصيت

الما الله على الله على الله عليه وسَلَم قال: قام رسُولُ الله صلى الله عليه وسلّم في باب اكرام الهل بيت رسُولِ الله صلى الله عليه وسلّم فيا حطيبا فحمدالله وأثنى عليه ووعظ ودكر ثُمّ قال. "امّابغد، آلاايُها الله الما الاستُر يُوسَكُ اليّاتي رسُولُ رتى فأجيب وأسا تباركٌ في مُدُوا، بكتاب الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله في الله ف

 ساتھ شرکت کی۔ آپ ہے ، ۱۹ حادیث مروی ہیں ہے ہے ہیں انقال فرمایا۔

كلمات صديف: تفلين: وو بعارى اورنيس چيزين يعنى الله ك كتاب اورائلد كرسول مكافيظ كاسنت استسسكوا به، استخوب چیے رہو،اسے اچھی طرح تھا مے رہو۔ امساك: (باب افعال) روك - است مساك (باب استفعال) خوب مضبوطی سے پكرنا -رغب حيه : اس سے ترغيب دلائی۔ رغب رعبا (بابسمع) چا ۾ناخواہش کرنا۔ مرعوب : مطلوب ,جمع مراعب .

شریح حدیث: مرسول الله منافظ سے اس دنیا ہے روائل سے قبل صحابہ کرام کواور ان کے توسط سے پوری امت کو وصیت فرمائی کہ دو اہم اورنقیس چیزوں کو بہت مضبوطی ہے نتھام لوقر آنِ کریم اوراللہ کے رسول مخطفا کی سنت ۔اورا یک روایت میں بیالفاظ آئے :عضواعلیما بالنواجذائي بحصلے دانتوں سے انہيں مضبوطی سے پکڑلوراس صديث ميں فرمايا كدائلدك كتاب اور ميرے ابل بيت، يعني ابل بيت سے تعلق محبت اوران کے ساتھ تعاون ۔ بیر حدیث اس سے پہلے ( حدیث ۳۲۷ ) گزر چکی ہے۔

(دليل الفالحيل: ١٧٥/٣\_ نزهة المتقين: ١٠٧٥)

### دین کی تبلیغ کرنے کی وصیت

٣ ١ ٤. وَعَنُ آبِي سُلَيُمَانَ مَالِكِ بُنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ آتَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلِيْهِ وَسَـلَّمَ وَنَحُنُ شَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاقَمُنَا عِنُدَهُ عِشُرِيُنَ لَيُلَةً، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلِيُهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَفِيُقًا فَظَنَّ أَنَّا قَدِاشُتَقَنَا اَهُلَنَا فَسَثَالَنَا عَمَّنُ تَرَكُنَا مِنْ اَهْلِنَا فَانحُبَرُنَاهُ، فَقَالَ : اِرُجعُوا اِلَىٰ اَهْلِيَكُمُ فَأَقِيْمُوا ا فِيُهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرَّوُهُمْ وَصَلُّوا صَلواةً كَذَا فِي حِيْنِ كَذَا وَصَلُّوا كَذَافِي حِيْن كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلوا ةُ فَلْيَوُذِنُ لَكُمُ اَحَدُكُمُ وَلْيَوُمَّكُمُ اكْبَرُكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ : زَادَالْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةٍ لَهُ "وَصَلُّوا كَمَا رَايُتُمُونِي أُصِلِي . "

قوله': "رحيمًا رفيقًا "روى بفآءٍ وقافٍ، وروى بقافين .

(۷۱۳) حضرت ابوسلیمان ما لک بن حوریث رضی الله عند سے روایت ہے کہ ہم کی افراد جوعر میں باہم قرر مدب أوح الله يتم رسول الله مَكَافِيُّ كى خدمت ميں حاضر موئ ، ہم نے بيس رات آپ كے پاس قيام كيا۔ رسول الله مَكَافِرُ برے مبريان اور زم ول تھے۔ آب مُنْ الله المستماليك مين اين كرون والون ك ياس والهس جان كاشتياق ب-اس كي آب مُنْ الله ان يوجها كداب محمد والون میں کس کس کوچھوڈ کرآئے ہیں۔ہم نے آپ کو تفصیل بنائی۔آپ مالٹی آنے فرمایا اپنے اہل خاند کے پاس واپس چلے جاؤان کے پاس ربهوان كوتعليم دواورتكل زماز فلال دفت يزهوا ورفلال نماز فلال وفت پژهو به جب نماز كاوتت آئے تو تم میں سے ایک اذان كجاورتم ميں سے براامامت كرائے . (متفق عليه)

بخاری نے ایک روایت میں بالفاظروایت کے ہیں اور نماز پڑھوجس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھاہے۔

کلمات صدیث (۱۳): رحیما رفیقا: ریش بھی روایت ہے اور رقش بھی روایت کیا گیا ہے۔

راوی حدیث: حضرت ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی الله عنه نوجوانول کی ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ کی خدمت میں

حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ "ب سے ۱۵ احادیث مروی ہیں جن میں سے دوشفق علیہ ہیں ۹۲ ھیں بھر ہیں انتقال کیا۔

كلمات صديث. شبه: نوجوان، شاب كى جع من اشتقا بهم كوشوق موا، بهم مشاق موع من اشتياق (باب التعال) مشاق مونار

رسول الله طَالْقُولِم برائير ما ورَّغْق تصافر آن كريم مين ارشاد مواج

﴿ وَكَان بِأَلْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ٢٠٠٠ ﴾

"آپ(道路) مؤمنين پربزے رقيم تھے."

شرح حدیث:

نوجوانوں کی ایک جماعت خدمت اقدس میں حضر ہوئی۔ان نوجوانوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد میں دن قیام کیا آپ ٹالٹیٹر نے انہیں احکام اسمام کی تعلیم دی اور پھر جب آپ ٹالٹیٹر نے محسوں فر «یا کہ انہیں اپ گھر والے یاد ہم ہے ہیں تو آپ ٹالٹیٹر نے انہیں الودا کی تھیجتیں فرمائیں رفصت فرمایا۔

آپ مُگَالِّةً نے فرمایا واپس جا کراپنے اہل خانہ کو تعلیم دوادر دین کی با تیں سکھا وَاورا دکام اسد م پڑمل کی تاکید کرد۔ اورتم نے جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ ہےائ طرح نماز پڑھو۔

قرآن کریم میں متعدد مرتبہ نماز قائم کرنے کا تھم دیا گیا ہے گرنماز کی تفصیلات ندکورنیس ہیں، یہ تمام تفصیلات جز کیات اوراحکام رسول اللہ قائل نے اپنے اقوال وائل سے بیان فرمائے ہیں اور یہاں بہت وضاحت سے ارشاد فرمای کہ جس طرح تم نے جھے نمہ ز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اس طرح نماز پڑھواور ججۃ الوداع کے موقعہ پرآپ فائل نے ارشاد فرمایا کہ جھے ہا سپ من سک جج اخذ کرلو۔ احکام اسلام قرآن کریم ہیں اجمالاً ندکور ہوئے ہیں ان کی کھمل تفصیل اور ان کی جملہ متعلقہ جزئیات کا بیان سنت نبوی فائل کی ہمل تفصیل اور ان کی جملہ متعلقہ جزئیات کا بیان سنت نبوی فائل کی ہمل ہوا ہے اور ای ایم اسلام قرآن کریم ہیں اجمالاً ندکور ہوئے ہیں ان کی کھمل تفصیل اور ان کی جملہ متعلقہ جزئیات کا بیان سنت نبوی فائل کے ہوسنت کا مشکر ہے وہ در ہوا در اس کے اور ای میں مشکر ہے کے سنت قرآن کا بیان ہے اور ایا میں اور ایک اطاعت اور ایکے اسوہ حسنہ کی ہیروی کا تھم قرآن ہی نے دیا ہے ۔ غرض قرآن اور سنت دونوں بائم لازم وگر دم ہیں اور دونوں مل کر شریعت ہیں۔

حدیث مبارک دین اسدام سکھنے کے لیے سفر کرنے کی فضیلت اوراس کی اہمیت کی واضح دلیل ہے۔

(شرح صحيح مسلم للووي: ٥ /٨٤ ١ ـ روصة المتقير: ٢٥٧/٢)

#### سفرير جاتے وقت دعاء کی درخواست کرنا

١ ٥٠. وَعَنُ عُـمَرَ بُنِ الْـحَطَابِ رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ : اِسْتَاذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلِيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْعُمْرَةِ فَاذِنَ وَقَالَ "كَاتَنْسَانَا يَاأُخَيَّ مِنُ دُعَائِكَ فَقَالَ كَلِمَةٌ مَايَسُولِي أَنَّ لِي بِهَا الدُّنْبا وفِي رِوايةٍ فَال

#### : "أَشُركُنَا يَاأُخَى فِي دُعَآئِكَ" رَوَاهُ أَبُودًا وُدَ، وَالتِّرُمدِيُّ وَقَالَ حديثٌ حَسَلُ صَحِيعٌ

( ۲۱۴ ) حضرت عمر بن انتظاب رضی القدعنہ ہے روا پہت ہے کدوہ بیان کرت میں کہ میں ہے رسوں اللہ منافق اسے عمرہ کی ا اجازت طلب کی آپ مُنافِق اُن ہے عطافر ، کی اور ارشاد فر مایا کہ اے بھائی ، پی دعاول میں جمیس نہ بھولنا۔ حضرت عمر رسنی القدعنہ فر ماتے میں کہ آپ منافق کے اس جملہ ہے جھے آئی خوثی ہوئی کہ اگر جھے ساری دنیا بھی اُن جاتی تو جھے آئی نوشی نہ بوتی ورایک اور روایت میں ہے کہ اے ہمارے بیارے اپنی دعاؤں میں ہمیں بھی شریک کرنا۔ (ابوداؤد ، تر نہ کی) تر نہ کی کہ یہ حدیث میں جسے سے

تخ تخ مديث (١٢٢): سس بو داود، كتاب الصلاة، بب لدعه الحامع سترمدي، الواب الدعوات

كلمات صديث: لا تسال بهمين نديجولنا سبى سيانا (باب مع) بجولنا

شرح حدیث: صدیر مبارک معلوم جوا کد جج اور عمرے کے لیے جانے والول سے دعا کی درخواست کرنی جا ہے کداورا س حدیث سے میہ بھی معلوم جوا کدرسول اللہ طاقا اسپے اصحاب سے کس قدر محبت کے ساتھ پیش آتے تھے اور صحابہ کرا سے وبول میں آپ ملاقا کی کس قدر مفست و محبت تھی کہ دھنرت ممرز عنی اللہ عند فر استے ہیں کہ ساری و نیا کی دولت بھی رسول اللہ ساتھ کیا کے اس جملد نے برابر نہیں ہے۔ (دبیل الفائحیں ۱۷۷۱۳)

بيحديث است پہلے باب زيارة ابل الخيريں تررچكي ہے۔

#### رخصت کرتے وقت کی دعاء

٥ ا ٢. وَعَنُ سَالِمٍ بُنِ عَبُدِاللَّهِ بُنِ عُمَرَ اَنَّ عَبُدَاللَّهِ بُنَ عُمَرَ رَضِى اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ لِنُرَّجُلِ إِذَا الرَّادَ سَفَرًا: أَدُنُ مِنِّى حَتَّى أُوَجَعَكَ كَسَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلِيْهِ وَسَلَّمَ يُوَدِّعُنَا فَيَقُولُ السَّوَدُعُ اللَّهَ حِلِيْهِ وَسَلَّمَ يُودِعْنَا فَيَقُولُ السَّوُدعُ اللَّهَ دِيْنَكَ وَامَانَتَكَ، وَخَوَاتِينَمَ عَملِكَ، رَوَاهُ التَّرُمِذِي وَقَالَ حَدِينَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

( ۷۱۵ ) حضرت سالم بن عبدالله بن عرش روایت ہے که حضرت عبدالله بن عمر رضی الله طبعها اس شخص سے جوسفر کا اراده کرتا فرماتے کہ جھے سے قریب ہو جاؤ کہ میں تہمیں الوداع کہوں جس طرح رسول الله طاقع کم ہمیں الوداع کہتے تو آپ خاتی الوداع کہتے تو فرماتے کہ میں تیرے دین کو تیری امانت کواور تیرے آخری اعمال کوائلہ کے سپر دکرتا ہوں۔ (ترمذی)

ترمذی نے کہ کہ بیاحد بیث حسن می ہے۔

تر تح مديث (212): الجامع ليترمذي، الواب اللاعوات، باب ما يقول دا و دع السالما .

کلمات حدیث: ادن میں: میرے قریب ہوجاؤ۔ دنیا دنوا (باب نفر) قریب ہونا۔ دنیا کودنیاس کیے کہ جاتا ہے کہ ہم اس وقت یہال موجود ہے اور پر بنسبت سخرت کے ہمارے قریب ترہے۔ استود کا اللہ اللہ کے پاس ود لیست رکھا تا ہوں ، اللہ کی حفاظت میں دیتا ہول۔ استودع: میں الوداع کہ تا ہوں۔ 

#### لشكرروانهكرتے وقت كى دعاء

٢ ا ٤. وَعَنْ عَبُدِاللّهِ بُنِ يَرِيُد الْخَطُمِيّ الصَّحَابِيّ رَضِىَ اللَّهُ عَنُهُ قَال كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلّى اللّهُ عَلِيهِ وَ صَنْ عَبُدِاللّهِ بُنِ يَرِيد الْخَطُمِيّ الصَّحَابِيّ رَضِىَ اللَّهُ دِيْنَكُمُ، وَامَانَتَكُمُ، وخَوَاتِيمُ اعْمَالِكُمُ عَلِيهِ وَ سَلْمَ دِيْنَكُمُ، وَامَانَتَكُمُ، وخَوَاتِيمُ اعْمَالِكُمُ حَدِيثُ مَ حَدِيثٌ صَحِيْح .
 حَدِيثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ ابُودُ دَاوْدَ وَغَيْرُه ' بِإِسْنَادٍ صَحِيْح .

(۲۱۶) معنرت عبداللدین یزیدهمی رضی متدعندے روایت ہے کہ دہ بین کرتے ہیں کہ رسول اللہ مُکافِیْ اجب کی شکر کے الودع کہنے کا ارادہ فر استے تو کہتے کہ میں تہر رے دین کوتمہاری مانت کواور تمہارے، ختتا می عمل کواملد کے سپر دکر تا ہوں۔ (بیصدیث صحیح اورائے ابوداؤ دونیرہ نے سندھیچے روایت کیا ہے)

تخری مدیث (۲۱۷): سسن ایی داؤد، کتاب الجهاد، باب الدعاء عبد ام داع.

راوی صدیث: حفزت عبدالله بن یزید طمی رضی الله عنه قبیداول سے تعلق رکھتے تھے اور والد کے ساتھ اسمام قبول کیا بیعت رضوان میں شرکت کی اس وقت ان کی عمرستر وسال تھی۔ "ب سے ۲۷ احادیث مروی ہیں ، کوفی میں انتقال فرمایا۔

(الاصابة في تميير الصحابه)

كلمات صديث: حو نبه عمد: تيرت خرى المال خواتيم جمع بواحد فاتم بي

شرب صدیمہ: رسول الله مظافرہ جب کسی لشکر کورخصت فرماتے تو ان اصحاب لشکر کو مخاطب کرئے فرماتے کہ میں تمہارے دین کو تمہاری امانتوں کو اور تمہارے آخری اعمال کو اللہ کے سپر دکرتا ہوں۔ یعنی تمہار اوین محفوظ رہے تمہاری امانتی بین مال ومتاع اور اہل و عیال با حفاظت رمیں اور اللہ کرے کہ تمہارے اماں ہمیشہ اجھے اعمال رمیں جن میں غرض و غایت صرف اللہ کی رضا ہو، یہاں تک ک تمہاری موت آجائے ویتم اممانی صدیر تو کم رہوں (روصه سنفیں ۲۰۰۲) سفرمين بهي تقوى برقائم رباجائ

١٤. وَعَنُ آنَسٍ رَضَى اللّهُ عَنُهُ قُال جَآء رَحُل اللّهِ النَّبِيّ صَلّى اللّهُ عَلِيهُ وَسَلّم فَقال: يَارسُول الشّه النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ عَلَىٰ اللهُ عَلَىٰ اللّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ النَّهُ اللهُ عَلَىٰ اللهُ عَلَىٰ اللهُ اللهُ عَلَىٰ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَىٰ اللّهُ عَلَىٰ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ال

( ۷۱۷ ) حفرت انس رضی امتد عنہ ہے اوا بیت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نی کریم طاقیم کی خدمت میں ہونہ اور اس نے عرض کیا کہ یورسوں اللہ اسفر کا ارادہ ہے آپ طاقیم مجھے و شد سفرعن بیت فر مایئے ۔ آپ مطاقیم نے فر مایا اللہ تعقوی کو تمہارے لئے زادِر ہ بن نے ۔ اس نے کہا کہ چھے اور فر مایئے آپ مطاقیم نے فر مایا کہ جھے اور فر مایئے آپ مطاقیم کے فر مایا کہ جہاں بھی ہوتمہارے لیے بھوائی کو آسان فر مادے۔ ( تر فدی )

اور ترندی نے کہا کہ بیصدیث حسن ہے۔

مَّخُ رَبِي عَدِيثُ (414): الحامع للترمدي، بواب الدعوات

كلمات صديق: رودك الله القدتير بي ليجزاد راه بنائه رود: قرشد ينا، زاد سفره يناله نوويد. زادراه ديناله راد. كهائ ينخ ك شير و وسفريس ترصر كلى جائيس -

شرح صدیث: مسافرجب سفر پررد. نه موتا ہے تو وہ کھان پینا اورائی چیزیں اپنے ساتھ لے بیتا ہے جن کی سفر میں ضرورت پیش آئے اور منزل پر بھنے کران کی حاجت پیش آئے اللہ کے یہال جانا بھی ایک سفر ہے اوراس سفر کا زادراہ تقوی ہے۔ قر آن کریم میں ارشاد ہے : ﴿ وَ مَكَ رَوَاْ فَالِاسَ خَيْرَ اُلزَّا دِ اُلنَّقُو كَيْ ﴾

''زادِراه ساتھ لے لواور بہترین زادِراہ تقویٰ ہے۔''

ایک شخص خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! سفر کا ارادہ ہے تب مجھے زاد راہ عنایت فرہ و بیجنے۔ (یعنی نفیجت کرد بیجئے) اور وعاء فرہا و بیجئے جومیرے سے سفر میں خیر و برکت کا باعث ہو۔ تب مٹائیڈ نے فرہ یا اللہ تق کی کوتمہ رے لیے زاد دراکا بنائے۔ اس نے کہا بیچھ اور بھی فرمایئے آپ نگائیڈ نے فرمایا۔ اللہ تمہاری مغفرت کرے اس نے پھر کہا کہ بچھ اور فرمایئے آپ مٹائیڈ نے فرمایا کہ تم جہاں کہیں بہنچوں اللہ تعالی تمہارے لیے خیر کے موں کو تس ن فرمادے اور دنیا اور تخرت کی خیر حاصل ہو۔

(تحقة لاحودي. ٧ ٣٧٦ روضه لمنقيل. ٢٦٠,٢)

الذن (۹۷)

#### بَابُ الْإِسْتَخَارَةِ وَالْمُشَاوَرَةِ استخاره اورمشوره كابيان

٢ ٢٠. قَالَ اللَّهُ بِعَالَىٰ:

﴿ وَشَاوِرْهُمْ فِي ٱلْأَمْرِ ﴾

الله تعالى تف فرمايا كه

"اورايين كامول مين ان عمشوره كرت ريد" ( الرغران ١٥٩)

٢٢١. وَقَالَ تَعَالَىٰ .

﴿ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ ﴾ أَىٰ يَتَشَاوَرُوْنَ بَيْنَهُمُ فِيُهِ .

اورالله تعالى ئے فر مايا كه:

" إن علم آليس كمشور عد حرسة بين " (الشوري ٣٨) يعن آليس من مشوره كرت بين -

تغییری نکات: ان آیات کریدین سے پہلی آیت میں رسوں القد طاقی کا م آیس کے مشورہ سے کرتے ہیں۔ دونوں جگہوں پر سنورہ
کرتے رہیا وردوسری آیت میں مسلمانوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ اپنے کام آیس کے مشورہ سے کرتے ہیں۔ دونوں جگہوں پر سنورہ
کے ساتھ امر کا لفظ نہ کور ہے۔ ہر مہتم بالتان قول اور فعل کو امر کہا جاتا ہے۔ نبی کریم ظافی کوجن کا مول میں وہ ہوتی تھی وہ آپ خلاقا وی کے مطابق انجام دیے اور جو امور القد تعانی کی جانب سے آپ خلاقا کی صوابدید پر چھوڑ دیے جاتے آپ ان میں مشورہ فرماتے تھے،
جیسا کہ آپ مُل فر اور غزوہ بر راور غزوہ احد کے موقعہ پر مشورہ فرمایا۔ اور بہت مرتبہ آپ مُل فرائے کے برخلاف مشورہ دینے والوں کی رائے برخلاف مشورہ عام ہے ف گل والوں کی رائے برخلاف مشورہ عام ہے ف گل مول کی رائے برخلاف مشورہ عام ہے ف گل مول کی رائے برخلاف مائل ہوں یا امور مملکت ہر جگہ مشورہ مستحسن اور مستحب ہے۔ (معارف القرآن)

### استخاره کی اہمیت

١٨٥ وَعَنُ جَابِرٍ رَضِى اللَّهُ عَنهُ قَالَ: كَانَ رَسُهُ لُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلِيهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنا الاَستِخَارَةَ فِى الْاَمُورِ كُلِهَا كَالسُّورَة مِنَ الْقُرِيْضَة ثُمُّ لِيَقُلُ الْاَمُورِ فَلْيَرُكُعُ رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَة ثُمُّ لِيَقُلُ الْاَمُورِ فَلْيَرُكُعُ رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَة ثُمُّ لَيَقُلُ الْاَمُورِ كَلِهَ الْعَلَيْمِ، فَانْكَ تَقُدِرُ اللَّهُمَّ انِى اَسْتَحِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتَقُدِرُكَ بِقُدُرَتِكَ، وَاسْتَالُكَ مِنْ فَصْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَانْكَ تَقُدِرُ اللَّهُمَّ انِى اَسْتَحِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتَقَدِرُكَ بِقُدُرَتِكَ، وَاسْتَالُكَ مِنْ فَصْلِكَ الْعَظِيمِ، فَانْكَ تَقُدِرُ وَلا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ اللهُ مُولَى اللهُمْ اللهُ اللهُ مُولَى اللهُمْ اللهُ اللهُ مُن عَيْرِيلُ فَى دِيْنِى وَمَعَاشِى وَعَاقِبَة اَمُرى " اَوْقَال: عَاجِلِ الْمُرى وَاجِلِهِ فَاقْلُرُه ولَى وَيسِّرُه ولَى لُكُ لَهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ 
تَعُلَمُ أَنَّ هَلَذَا ٱلْاَمُسَرَ شَرَّ لِّيُ فِي دِيُنِي وَمَعَاشِيُ وَعَاقِبَةِ، اَمُوِيُ اَوْقَالَ: عَاجِلِ اَمُوِيُ وَاجِلِه فَاصُوفُهُ عَنِي وَاصُوفُنِيُ عَنُهُ، وَاقَدُرُلِيَ الْمَحَيُرَ حَيُثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ . " قَالَ وَيُسَمِّيُ حَاجَتُه وَوَاهُ الْبُحَادِيُ .

(۱۸۸) حضرت جابرض القدعند سے روایت ہے کدرسول اللہ طُلُقَعُ ہمیں ہرموں ملے میں استخارہ کی اس طرح تعلیم دیتے تھے جیسے قر سن کریم کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ طُلُقُعُ فرماتے تھے کہ جبتم میں ہے کسی کو کوئی اہم معہ ملد درچیش ہوتو وہ فرض نماز کے علاوہ دور کھت پڑھے بھر کہے کہ اے ابقہ میں تیرے علم کے سرتھ تھے سے بھائی طلب کرتا ہوں اور تیری طاقت کے ذریعے ہے تھے سے طاقت ما نگنا ہوں اور تھے سے تیرے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں اس ہے کہ تو قد رت رکھنے والا ہے اور میرے اندرکوئی طاقت سے سیس توعلم والا ہے اور میں ہے میم ہوں اور تو تی مغیب کی ہاتوں کا جانے والا ہے۔ سے ابقہ! اگر تیرے علم میں بیکام میرے دین معاش انجام کارکے اعتبار سے میرے لیے بہتر ہے تو اسے میرے لیے ہاتان فرما دے بھر میرے لیے اس فرما دے اور اس کے کرنے کو میرے لیے آسان فرما دے بھر میرے لیے اس جس برکت ڈال دے اور اس کو کرنے کہا فاسے میرے لیے برایاد نیا اور آخرت کے لی ظ سے براہے تو اس کو میرے دے اس کے بعد در فرما دے اور اس کو کردے اس کے بعد در در فرما دے اور بھے بھلائی مقدر فرما جہاں بھی وہ ہے بھر میرے لیے اس پر راضی کردے ۔ اس کے بعد سے دور فرمادے اور بھے بھلائی مقدر فرماجہاں بھی وہ ہے بھر میرے لیے اس پر راضی کردے ۔ اس کے بعد اپنی ضرورت کا ذکر کرے۔

تخريج مديث (١٨): صخيح المحارى، كتاب التهجد، باب ما حاء في التطوع مثني مثني.

کلمات حدیث: الاستنعارة: طلب فیرکرنا،القدے امر فیرکی جانب را ہنمائی طلب کرنا۔ استحار استحارة (باب استقعال) طلب فیرکرنا۔ عاجل امری و آجله: میراوه کام جوجد ہونے والایا بعد میں ہونے والا ہے۔

شرح حدیث:

فرائض و و اجبات اور جوامور شریعت نے مقر رفر مادیے میں ان میں استخار ہمیں ہے بلکہ احکام شریعت کے مطابق
عمل کرنا چاہیے۔ اسی طرح اگر کوئی ایسا کام ہے جس سے شریعت نے منع کیا ہے اس میں بھی استخار ہمیں ہے بلکہ اس کونہ کرنا مازم ہے۔
صرف مباح امور میں استخارہ کیا جاتا ہے مشائد کسی کو کہیں سفر کرنا ہے تو وہ یہ استخارہ کرے کہ شفر کرے یا نہ کرے ۔ فور اُس سفر پر جائے یا بعد
میں کسی وقت جائے یا مثلاً بھی کے نکاح کے دوجگہ سے پیغام ہیں اس پیغام کو قبول کرے یا دوسرے پیغام کو قبول کرے یہ اور اس طرح کے
دیگر مباح امور میں استخارہ کرنا جا ہے۔

استخارہ کے لیے فرض نماز کے علاوہ دور کعت نفل پڑھ کرنید عاء پڑھنی جا ہیں۔ اگر تحیۃ المسجد کے ساتھ استخارہ کی نیت کر لی جائے تب بھی درست ہے۔ استخارہ کے بعد جس امر پریاجس پہلوپر قلب مطمئن ہوکر لینا جا ہیے۔ حضرت موما نااشرف علی تھا نوی رحمہ ابتد فرہ نے بیں کہ استخارہ کے لیے رات کا ہونا یا خواب و کیمنا یا کوئی غیبی اشارہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ ضروری چیز دور کعت نماز پڑھنا اور استخارہ کی دعا کرنا ہے۔ (فتح الباری: ۲۱۲۷۔ روصة المعتقین: ۲۲۲۲)

البّاكِ (۹۸)

بَابُ اِسُتِحْبَابِ الذَّهَابِ اِلِيْ الْعِيْدِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَالْحَجِّ وَالْغَزُو وَالْحَنَازَة وَنَحَوِهَا مِنُ طَرِيُقِ وَالرَّجُوعِ مِنُ طَرِيْقِ احْرَ لِتَكْثِيْرِ مَوَاضِعِ الْعِبَادَةِ ممازِعيد، مريض كى عيادت، حج، جهاداور جنازه وغيره كے ليے ايك راستے سے جانے اور دوسرے راستے سے واپس آنے (تاكم واضع عبادت بكثرت ہوجاكيں) كا استحباب

#### عید کے دن آتے جاتے راستہ تبدیل کرنا

٩ ا ٤. عَنُ جَابِرٍ رَضِى اللَّهُ عَنْهُ قَال كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوُمُ عِيبُدٍ خَالَف الطَّرِيق رَوَاهُ البُحَارِيُّ .
 الطَّريُق رَوَاهُ الْبُحَارِيُّ .

" قَوُلُه " " خَالَفَ الطُّرِيُقَ " : يَعْنِيُ ذَهَبِ فِي طَرِيْقِ، وَرَحْعِ فِي طَرِيُقِ الْحَرَ .

( ۱۹ ک ) حضرت جبر رضی القدعنہ ہے روایت ہے کہ رسول، لقد مُطَاقِطُ عید کے روز راستہ بدیا کرتے تھے۔ ( بخوری ) یعنی کیک راہتے ہے جاتے اور دوسرے راہتے ہے آیا کرتے تھے۔

تخ ت مديث (219): صحيح لبحاري، كتاب العيدين، باب من حالف بطريق د رجع يوم عبد .

كلمات عديث: حالف الطريق: آپ كُلَيْكُم في راسته بدلار حالف محالفة (باب مفاعله ) خلاف كرنا، برخلاف كرنار

شرح حدیث:

میرے حدیث:

میرے حدیث:

آک کدرسول اللہ ظافی کی اجاع کا مقتضا بھی ہے امام نووی رحمہ اللہ فرمات میں کدراستہ بد سنے میں حکمت یہ ہے کہ کو جاوت کے مقامات کی کثرت ہوجائے ۔ لیعنی جاتے ہوئے جو مقامات آئے ان میں یہ جانے والاعبادت کرنے والا تھا اور وا پھی پر جب دوسرے مقامات کی کثرت ہوجائے ۔ لیعنی جاتے ہوئے جو مقامات آئے ان میں یہ جانے والاعبادت کرنے والا تھا اور وا پھی پر جب دوسرے مقامات سے آیا تو ان مقامات پر جلوری بدیر رہوا اور اس طرح اس کے مقامات عبادت میں اضافہ ہوگیا کیونکہ قیامت کے روز دونوں طرف کے راستے گوائی دیں گے کہ اللہ کا بندہ اللہ کی عبادت کے لیے یہاں سے گر راتھ ، اور عیدین کے روز تکبیرات مسنون ہیں تو دونوں طرف کے راستے اللہ تھا کہ کہ کہ دونک اللہ کا اللہ کی عبادت کے اللہ کی عبادت کے لیے یہاں سے گر راتھ ، اور عیدین کے روز تکبیرات مسنون ہیں تو دونوں طرف کے راتے اللہ کے ذکرے معمور ہوج کیں گے۔ (فتح المبادی: ۲۲۲۔ روضۂ المنقیں: ۲۲۶۔ دلیل العالموس: ۱۸۳/۳)

### رسول الله ظائم في ح ك ليآت جات راسة تبديل فرمايا

٣٦٠. وَعَنِ ابُنِ عُمر رضِى اللَّهُ عَنْهُمَا آنَ رسُولَ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ علِيُهِ وَسَلَّم كَانَ يحُرُجُ مِنُ طَرِيُقِ الشَّهَجَرَةِ وَيَدُخُلُ مِنَ الثَّبِيَّةِ السُّلُكَ الثَّبِيَّةِ السُّلُكَ الثَّبِيَّةِ السُّلُكَ الثَّبِيَّةِ السُّلُكَ الثَّبِيَّةِ السُّلُكَ عَلَى الثَّبِيَّةِ السُّلُكَ عَلَى الثَّبِيَّةِ السُّلُكَ عَلَيْهِ .

اور کا کا کا حضرت ، بن عمر رضی متدعنهی سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ آپ ملکظ می جرہ کے رائے سے بہر نکلتے اور معرس کے رائے سے داخل ہوتے اور شدیہ سفلی ( پنجل کھ کی ) کے معرس کے رائے سے داخل ہوتے اور شدیہ سفلی ( پنجل کھ کی ) کے رائے وائی آئے۔ ( متفق عدیہ )

تخريج مديث (٢٠٠): صحيح البحاري، كتاب الحج، باب خروج اللي طَلَّمُهُ على طريق الشجرة صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب دحول مكة من الثنية العليا والخروج منها من الثنية السفلي .

کلمات صدید: مسعسرس: آخرشب میں قافلہ کے رکنے اور آرام کرنے کی جگد۔ایک مقام کانام جومدینه منورو سے چھ کیل کے فاصلے پر ہے۔ النبیة العلیا: فوجو کی تابید النبیة السعلی: ثنید دو پہاڑوں کے درمیان منگ راستے کو کہتے ہیں۔

شرح صدیث: رسول الله خلافی هج کے ارادے سے یوعمر سے کے راد سے مکہ مرمد کے لیے رواندہوتے تو آپ خلافی شجرہ کے راست سے رواندہوتے و آپ خلافی شجرہ کے راست سے رواندہوتے بھرہ سے مراد و واتحدیقہ ہے، جہاں سے رسول الله خلافی نے احرام یا ندھا اور ذواتحلیقہ اہل مدیند کی میقات ہے۔ شجرہ سے مراد وہ درخت ہے، جس کے بینچ حضرت اساء بنت عمیس کے یہال حضرت محمد بن ابی بکررضی الله عنہی پیدا ہوئے تھے ور آپ ملاقع کے اس کے مسل کر کے احرام باندھ لیں۔ واللہ عم

اورجب رسول القد مُلَّاثِيْنَ مَكست مدينه منوره واليس آتے تو معرس سے داخل ہوتے جومدينه منوره سے چھ ميل كے فاصلے پرايك مقام ب- (فقح الداري: ٨٨٦/١ روصة المتقيل . ٢٦٦٦،٢ دليل العالمحيل ٣ ١٨٣)



النان (٩٩)

### بَابُ اِسُتِحْبَابِ تَقُدِيُمِ الْيَمِيُرِ فِى كُلِّ مَاهُوَ مِنُ بَابِ التَّكْرِيُمِ نَيْكَامُون مِين دائين بِاتْحَادِمُقدم ركِفْكَاسْخَباب

كَالُوصُوءِ وَالْعُسُلِ وَالتَّيَمُم وَلُبُسِ الشَّوْبِ وَالنَّعُلِ وَالْخُفِ وَالسَّرَاوِيُلِ وَخُولِ الْمَسْجِد، وَالسِّوَاكِ وَالْإَنْ وَالْمَالِ وَتَقَلِيهِ الْاَظْفَادِ، وَقَصِّ الشَّارِب، وَنَتْفِ الْإِنْظِ وَحَلْقِ الرَّأْسِ وَالسَّلامِ مِنَ الصَّلُوا قِ، وَالْاَكُلِ وَالشَّرْبِ وَالْمُصَافَحَةِ وَاسْتِلامِ الْحَجَرِ الْاَسُودِ وَالْخُرُوجِ مِنَ الْحَلاَءِ وَالْاحُذِ وَالْحَدِ وَالْحُدِ وَالْحُروبِ مِنَ الْحَلاَءِ وَالْاحُدِ وَالْحَدِ وَالْحُدُو وَالْحُروبِ مِنَ الْحَلاَءِ وَالْعُروبِ وَالْحَدِ وَالْحُدُو وَالْمُصَافِقِ وَالْمُصَافِقِ وَالْمُصَافِقِ وَالْمُصَافِقِ وَالْمُصَافِقِ وَالْمُصَافِقِ وَالْمُصَافِقِ وَالْمُصَافِقِ وَالْمُصَافِقِ وَالْمُصَافِقِ وَالْمُصَافِقِ وَالْمُصَافِقِ وَالْمُصَافِقِ وَالسَّرَاوِيُلِ وَالسَّرَاوِيُلِ وَالسَّرَاوِيُلِ وَالسَّرَاوِيُلِ وَالسَّرَاوِيُلِ وَالسَّرَاوِيُلِ وَالسَّرَاوِيُلِ وَالسَّرَاوِيُلِ وَالسَّوبِ وَلَهُ وَالْمُسْتَقُلُونِ وَالسَّرَاوِيُلِ وَالْمُسْتَقُلُونِ وَالسَّرَاوِيُلِ وَالْمُسَتَقَلَرَاتِ وَاشُبَاهِ ذَلِكَ .

جیسے: وضوع بسل، نیم مرکز ایبننا، جوتا ببنن، موز ہ اورشلوار ببننا، مسجد میں آنا، مسواک کرنا، سرب لگانا، ناخن تر اشنا، مونجھیں کتر وانا،
بغل کے بالوں کو اکھاڑ نا، سرمنڈ انا، نماز سے سلام پھیرنا، کھانا ببینا، مصہ فحہ کرنا، ججر اسود کا استلام کرنا، ببیت انخلاء سے باہر آنا اور دینا اور لین
وغیر ہ، اسی طرح باکیں باتھ کا مقدم کرنا ان امور کے برخلاف امور میں مستحب ہے جیسے۔ ناک صاف کرنا، تھوکن، بیت الخلاء میں دخل
ہون، مسجد سے باہر نکلنا، موز سے جو تے شلوار اور کیڑے اتارنا، استخباء کرنا، گندے کا مرکز، وراس طرح سے دوسرے کا م

اہل جنت کونامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے

٢٢٢. قَالَ تَعَالَىٰ :

﴿ فَأَمَّا مَنْ أُوقِ كِنَبَهُ بِيمِينِهِ عَيَقُولُ هَا قُومُ أَقُرَءُ وَأَكِنَبِيَهُ ﴿ الْاِيَاسِةِ.

الله تعالى نے فروایا كه

و جس شخص کواس کے دائمیں ہاتھ میں اس کا نامڈا عمال دیاجائے گاوہ کہے گا کہ میرانامیۂ اعمال پڑھو'' (الحاقة ۱۹۰)

٢٢٣. وقَال تَعالَى:

﴿ فَأَصْحَبُ ٱلْمَيْمَدَةِ مَا أَصْحَبُ ٱلْمَيْمَدَةِ ۞ وَأَصْحَبُ ٱلْمُشْتَمَةِ مَا أَصْحَبُ ٱلْمَشْتَمَةِ ۞ ﴾ التدتوالي نافرها، كد

'' پس وائيس باتھ والے دائيس ہاتھ والے ہيں اور بائيس ہاتھ والے بائيس ہاتھ والے ہيں۔'' (الواقعہ ۸)

تغییری نکات: پہلی آیت میں ارشاد ہوا کہ اللہ کے وہ بندے جوروزِ قیامت سرفراز اور کامیاب ہوں گے ن کا نامہ اعمال ان کے داینے ہاتھ میں دیاج کے گا۔ وہ خوشی اور مسرت سے کہیں گے لود کھے لواور اسے پڑھلو۔ اس میں تمام کے تمام اعمالِ صالح اور ان کا ب

حب باجروثو اب موجود ہےاوردوسری آیت میں فر ہ یو کہ ملد کے کامیا ب اور کامران بندے عرش الہی کے دو کئیں جانب ہوں گ بیہ بل جنت ہوں گے اور ان کے نامہ ُ اعمال ان کے داہتے ہاتھ میں ہو گا جبکہ اہل جہنم ہا کمیں جانب ہوں گے اور ان کے نامہ کمال ان کے باکیں ہاتھ میں ہوں گے۔ (معادف القران)

### آپ این اجھے کاموں کودائیں طرف سے شروع کرنا پیندفر ماتے تھے

١ ٣٤. وَعَنُ عَمَا ثِشَةَ رَضِيَ اللّهُ عَنْهَا قَالَتُ : كَان رَسُولُ اللّه صَلّى اللّهُ عليْه وسَلَمَ يُعُحنُهُ التّيمَٰلُ في شَأْنِه كُيِّه، فِي طُهُورِه، وَتَرْجُلِه، وَتَنَعُلِّه" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

( ۲۲۷ ) حضرت عائشہرضی مقدعنہا سے روایت ہے کدرسول القد ملاقظم کوایٹے تمام کاموں میں وائیں طرف سے کاسکرن پندتھ، وضوء میں ، تنگھی میں اور جو تے پہننے میں وائیں طرف ہے، بندا فرمات تھے۔ (متفق ملید)

تخری مدید مسم، کتاب اطهره، باب التیمن فی انوضوء و لعسن . صحیح مسم، کتاب اطهره، باب اشمد فر انصهر وعده

کلمات حدیث: نیمن و انگی باتھ سے کام کرنا اور دائیل طرف سے شروع کرنا۔ بسس و ابنا باتھ ، برکت وقوت ، جمع اللہ الا الایمن و ان طرف ، وائیل جانب یعجمه النبس می شامه کله: آپ المالاً کا این جرمع ملدیل و کیں جانب سے تعاز کواور واکیل باتھ سے کام کرنے کو پہند فر ماتے تھے۔

شرح حدیث: تمام الجھے کاموں میں دائیں ہاتھ، دائیں پیراور دائیں جانب کومقدم رکھن مستحب ہے، رسول القد ملاقظ آپ تیم کاموں میں دائیں ہاتھ سے کام کرنے اور دائیں جانب ہے آغاز کرنے کو لیندفر ، سے تتھے اور آپ حتی اوستا اسی طرح فر ، سے تتھے۔ سوائے بیت الخلاء میں جانے کے اور مجد سے باہر آنے کے اور اسی طرح استنج ءاور ناک صاف کرنے کے وقت آپ بایاں ہاتھ ستعہ ں فر ہاتے تتھے۔

غرض ترم اچھے کاموں میں دائیں جانب سے شروع کرنااور دائیں ہاتھ سے کام لینامتحب ہے، تنگھی بخسل اور سرمنڈ نے میں س کے دائیں جھے سے شروع کرنامتحب ہے، جوتااور موزہ بھی دائیں پیرمیں پہلے پہنن متحب ہے۔وضومیں دایاں ہاتھ دایاں پیر پہلے دھون مستحب ہے، ا، م نووی رحمہ القدفرہ تے ہیں کہ اگر کسی نے وضوء میں تیامن کی خلاف ورزی کی توسنت کی خلاف ورزی کی اور انباع سنت کے تواب سے محروم رہائیکن وضوء ہوج کے گا۔ (متح لباری: ۲۳۳، ۱۔ إرشاد اسساری: ۱ ۲۸۵۔ عمدہ القاری ۲ ۲۳۸)

### استنجاءاورد يكر گندے كاموں كوبائيس باتھ سے انجام دياجائے

٢٢٢. وَعَنُهَا قَالَتُ كَانَ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلِيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنَى لِطَهُوره وَطَعَامِه، وَكَانتِ

الْيُسْرِي لِحَلاثه وما كَانِ مِنْ أَذَيْ حِدِيْتُ صِحِيْحٌ، رواهُ ابْوُداؤد وعَيْرُه السَّادِ صِحِيْح

( ۲۲ ) حضرت ما کشدر بنتی امد عنها ہے روایت ہے کہ سپ مُلَقِظُ کا دایاں ہاتھ وضوء اور صدام کے بیے تھا اور وہیں ہاتھ امتنی واور ان کا مول میں استعمال ہوتا جن میں کوئی ناگو رکی ہوتی۔ (بیرحدیث میچ ہے واسے ابود وُدو فیرہ نے سند صیح تحریج حدیث ( ۲۲۲ ): سس الی داو دو کتاب الصهارة ورس کر هینة مس کاری سسس وی کاسسر و

كمات مديث: سسى دابن باته سيسوى اليار باتهد

شرح حدیث: دا میں ہتھ سے کھان تنوں فر ہتے کد اسنے ہتھ میں برکت ہے اور متکبر کا فروں کی نفت ہے کہ وہ ہائیں ہاتھ سے کھاتے تھے اور استنباء دنیر ویں بایاں ہتھ استعال فر ہتے تھے۔ حضرت قادہ ہے مروک ہے حدیث سے کے کہ' جسبتم میں سے کوئی پیشاب کر بے تو پنے عضو کو داہن ہاتھ نہ گائے اور جب حاجت کے بیے جائے تو دائمیں ہتھ سے صفائی نہ کرے۔''

(روصه بمتقس ۲ ۲۹۱، دس لفيحس ۳ (۱۸۵)

### میت کے خسل میں بھی دائیں جانب کومقدم رکھے

حَلْ أُمِّ عَطِيَة رَصَى اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيِّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَم قَالَ لَهُنَّ فَي غَسُلِ الْمُتَه زينت رَصِى اللَّهُ غَنْها: "ابُدهُ ن بميا منها ومواضع الوُضُوء منها، مُتَعق عليه

( ۲۲۳ ) حضرت ام عطیدرض امتدعنها سے روایت نبے کہ رسوں امتد طالی کا نی صاحبر دی حضرت زینب رضی اللہ عنها کے منسل وفات کے بارے بیش عورتوں سے فرمایا کہ داہنے اعضاء وروضوء کے اعضاء ہے بتد ، آمرو۔ ( متفق مدیہ )

**تُحْرَيُّ مَدِيثُ(٤٢٣):** صحبح اسجاري، كتاب توصوء، باب التيمن في توصه ۽ والعسل صحبح مسلم، بدات تجابر، باب في عسل تميت .

راوی حدیث. معظرت ام عطیه رضی امتدعنها کانام نسیّه بنت حارث ہے بھرت ہے بال اسلام تبور کیا۔ رسوں الله مُلَّلِمُ اَک ساتھ غزوات میں شرکت فرمائی جن میں وہ زخیوں کی تیار داری کرتی تھیں ، آپ ہے ۲۰۰۰ حادیث مروی میں جن میں ۹ متفق مدیہ میں۔

(دلس القالحين ٣٠ ١٨٧ ـ الاصابة في تميير صحابة)

(روصة بسقس ٣٠ ٢٦٩ دليل الفالحس ٣٠)

### جوتادائيں ياؤں ميں پہلے بہنيں

٣٢٣. وَعَنُ آبِى هُرَيُرَ ةَ رَضِى اللّهُ عَسُهُ ان رَسُولَ اللّه صلّى اللّهُ عليْه وسلَّم قال ' "اذائتعل آحَدُكُمُ فَلْيَبُدَأُ بِالشِّمالِ لِتَكُنِ الْيُمُنى اوَّلَهُمَا تُنُعِلُ واحرَهُمَا تُنُرَعُ "مُتَعَقّ عَلَيْهِ .

( ۲۲۷ ) حضرت ہو ہریرہ رضی العد عندے روایت کدرسول الله طاقیق نے روی کہ جبتم میں ہے کولی جوتا پہنے ، کی ہے سے اہتداء کر ہاور جب اتارے تو پہلے یا کیں پاؤں سے اتارے کہ جوتا پہنے وقت وائیں ہیرے آئیں ہیرے کہل کرے اور جوتا وتارت وقت وائیں ہیرے آئر میں اتارے۔ (متفق عیبہ)

تخریک هدیم (۲۲۲): صحبح البحاری، کتب اللس، بات ينزع بعل البسري . صحبح مسلم، کتاب اللس، بات ينزع بعل البسري . صحبح مسلم، کتاب اللس، باب إذا التعل فليلة باليمين و إذا جلع فليداً بالشمال

شرح حدیث: امام این احربی رحمه الله فره یا که تمام اعمال صافح میں ابتدا و به یمن فعنس بے یُونکه آس طور پر دا میں جانب کو قوت اور غوق حسل ہے اور شرعه س قلام افعال ورمستحب ہے۔ خطابی نے فرایا کہ بوتا انسان کے سے باعث شرف وفعنیات ہے کہا نسان جوتا پہن کو اپنے پاوں کو گئر کا آلودگی اور کلیف دہ چیز ہے بچالیت ہے اس لیے پہنے میں جوتا پہنے دائیں پاؤں میں پہنے اور اتارے وقت بایاں پاؤں اندر اسے وقت بایل پاؤں اندر کھاور نگلتے وقت دایاں پاؤں بامرنکا ہے تا کہ دائیں پاؤل کا بہت الحد وقت رہے۔ جبکہ بیت، خلاو میں جاتے وقت بایاں پاؤں اندر کھاور نگلتے وقت دایاں پاؤں بامرنکا ہے تا کہ دائیں پاؤل کا بہت الحد و کے اندر رہنے کا وقت کم ہوجائے اور اس طرح اس کی تحریم ہوجائے۔ (روصة لمتقبی ۲۷۰۰۲ دلیل العال حیں ۳۰ ۱۸۷۷)

كهانا بيناسيدهي اته سيهونا حاب

٣٦٥. وَعَنُ حَفُصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنُهَا اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عَلِيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ يمِيْسَهُ لِطَعَامِهِ وَشَرَابِهِ وَثِيَابِهِ، وَيَجُعَلُ يَسَارُهُ لِمَا سِوى ذلِكَ رَوَاهُ اَبُوْداؤذ وَغَيْرُهُ .

( ۲۵ ) حفرت حفصہ رضی مقد عنها سے روایت ہے کہ رسول القد مُکافِقُلُم اپنا داہما ہاتھ کھانے پینے اور کپٹرے پہننے کے لیے استعمال کرتے تھے در بایاں ہوتھان کامول کےعلاوہ تھا۔ (اس حدیث کوابود، وداور تریذی وغیرہ نے اختیار کیا ہے)

ترخ عمد مثان ( <mark>۲۲۵ ):</mark> سس الى داؤد، كتاب الصهارة، باب كرهية مس المدكر باليمين في الاسسراء الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة الشارة ا

رادی صدید: حضرت حفصه بنت عمر بن الخطاب رضی متدعنهم بعثت نبوی سے پانچ سال قبل بیدا ہو کیں۔ اس وقت قریش کعبة الله

کی تعمیر میں مصروف تھے پہلا نکا خشیس بن صراف ہے ہوا جوغزوہ بدریا حدمیں زخی ہونے کے بعد نقال کر گئے ان کے بعدر سول اللہ المُعْلَمُ ن ع كاح كيار في وهي انقال فرمايار (الاصابة في نميير الصحامة)

كلمت حديث: كان يجعل ميه: واكي باتحاكواستعال كرتے تھے لما سوى دلك: ال كالاوه

شرح حدیث: ورسول الله منافظ کھانے پینے کی اشیاء داکیں ہاتھ سے لیتے اور داکیں ہاتھ سے تناول فرماتے اورای طرح ب س کو وابنے باتھ سے پکڑتے اور اسے بہننے میں وایال ہاتھ استعال فرماتے تھے۔ یعنی قبیص میں وایال ہاتھ بہلے واخل فرماتے اور شعوار میں دایاں پیریپہلے داخل کرتے ۔ یعنی براس کام میں دابنا ہاتھ استند ں فرماتے جس میں کوئی شرف وفضیلت ہواور براس کام میں بایاں ہاتھ استعمال كرتے جس ميں اذى كااورا بانت كا پېلومو . (روصة المتقيس: ٢٧٠/٢ ـ دليل لفالحيس: ١٨٨/٣)

کیڑے پہنناوضوء کرنابھی دائیں ہاتھ سے شروع کریں

٢٦٤. وَعَنُ اَبِيُ هُرَيُرةَ رَصِيَ اللَّهُ عَنُهُ انَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عِلِيُهِ وسلَّم قالَ : "إذالَبِسُتُمْ وإذا تُوضَاتُمُ فَابُدَأُوا بَايَا مِنْكُمُ حَدِيْتٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ أَبُودَاؤِدَ وَالتِّرُمِذِيُّ بإسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

( ۲۶۷ ) حضرت ابو ہریرہ رضی التدعنہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ مُلَقِقُ نے ارشاہ فرمایا کہ جب تم کیڑا پہنویا وضو کرولو دائیں اعضاء سے شروع کرو۔ (بیحدیث صحیح ہےاہے بوداوداور ترفدی نے سند صحیح روایت کیاہے)

تخريج مديث (2۲۲). سيس سي داوُد، كتاب نساس، باب الاسعال . نجامع ليترمدي، ابو ب الساس، باب ما

جاء بأي رجل يبدأ إدا التعل

کلمات صدید: مایامسکم: این واسنے اعضاء سے یامس ، ایمن کی جمع ، دائیں جانب ، دایال عضو یمن کے معنی برکت کے ہیں اورتیمن کے منی ک شے سے تصوب برکت کے ہیں۔ نیز متن کے معنی داکیں جانب سے یاد کیں اعضاء سے ابتداء کرنے کے ہیں۔ شر**ح حدیث:** حدیث کامقصود به به که دائیں اعضاء کو بائیں اعضاء پرایک درجه میں فضیلت حاصل ہےاس لیے دائیں اعضاء ے ابتداءافضل ہے۔غرض ہروہ کام جو کسی شرف اور فضیلت کا حامل ہواہے دائیں ہاتھ ہے کرنا چاہے اور اس میں تیامن کا لحاظ رکھنہ عابياورجوكام شرف وفضيلت كاحامل نهوات بائيس باتهد يكرنا عابي-

(روضة المتقين: ٢٧١/٢\_ دليل العالحين ١٨٩٠٣)

#### سرکے بال دائیں جانب سے منڈانا کٹوانا شروع کریں

٣٢٠. وَعَنُ اَنَسِ رَضِى اللُّهُ عَنُهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلِيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى مِنى فَاتَى الْجَمُرَةَ فَرماها، ثُمَّ اتِي مَنْزِلَه بِمِنَّى ونَحرتُمَ قَالَ لِلْحَلَّاقِ "خُذْ" واَشَارَ الِي جابِيه الْآيُمَنِ ثُمَّ الآيُسرِ: ثُمَّ جَعلَ يُعُطِيُهِ النَّاسَ مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ، وَفِى رِوَايَةٍ" لَمَّا رَمَى الْجَمُرَةَ، وَنحَرَ نُسُكَه وَخَلَقَ: ماول الحَلَّقَ شِقَّه الْآيُسَنَ فَعَالَ : الْآيُسَمَ نَ فَسَحَلَقَه ، ثُمَّ دَعَا آبَا طَلُحَةَ الْآنُصَارِيِّ رَضِىَ اللَّه مُحَنَّهُ فَاعُطَاهُ إِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَه والشِّقَ الْآيَسَرَ فَقَالَ : احُلِقَ" فَحَلَقَه فَاعُطَاهُ آبَا طَلُحَةَ فَقَالَ: "اقْسِمُهُ بَيْنَ النَّاسِ .

( ۲۲ × ) حضرت انس رضی القد عند سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسوں اللہ طُکھُلُمُ منی تشریف لائے اور جمرہ پراسے کنگر مارے پھرمنی میں اپنے جائے قیام پرتشریف لائے اور قربانی فرمانی۔ پھر حلاق سے کہا کہ لواور اپنے سرے داکمیں جانب، شارہ فرمایا اور پھر ہا کمیں جانب اور پھر آپ مُل کھُلُمُ نے وہ ہال لوگوں کوعطافرہ دیے۔ (مثنق علیہ)

ایک اور روایت میں ہے کہ جب آپ ملاقظ نے جمرہ کو کنگریاں ماریں اپنی قربانی کا جانور ذرج کر رہا ورصق کروانے گئے تو سرکی دائیں جانب صلق کردیا آپ ملاقظ نے ، بوطھ انصاری رضی الله عنہ کو بادیا اور وہ بال ان کوعطافر ما دیکے پھر آپ ملاقظ نے سرکا بایاں حصہ صلاق کے آگے کیا اور فر مایا حلق کردواس نے حلق کردیا آپ نے وہ بھی ابوطھ رضی اللہ عنہ کو دید ہے اور فر مایا انہیں لوگوں کے درمیان تقسیم کردو۔

تريخ مديث (١٢٤): صحيح البخاري، كتاب موصوء، باب الماء لدي يغسل به شعر الاسمان. صحيح

مسلم، كتاب الحج، باب بيان ان السنة يوم النحر ان يرمي ثم يحلق.

کلمات ورید: السمه و جروعقبه منی کامشهورمقام ، جهال ککریال دری جاتی ہیں۔ حذ . لاو أحد أحد البانسر) عامر کامیند مرادیہ کر مرمونڈو و سسبک : قربانی کاجانور دست : عبادت دست سسک (ببنسر) جانور ذیج کیا دست : و بیجد جمع ست.

شرح مدین:

رسول کریم تافیخ ججة الوداع کے موقعہ پر منی تشریف لائے اور جمرہ عقبہ پر سات ککریاں ماریں پھر منی ہیں اپنی جائے قیام پر تشریف لائے اور اس جانور کی قربانی کی جوآپ تافیخ قربانی کے لیے ساتھ لائے تھے۔ (ہدی) این النین نے بیان فرمایا کہ آپ تافیخ نے میں حضرت انس رسی اللہ عنہ سے مروی صدیث ہیں ہے کہ آپ تافیخ نے میں جا کہ ایک اور تیج بناری میں حضرت انس رسی اللہ عنہ سے مروی صدیث ہیں ہے کہ آپ نے کھڑ ہے ہوکر سات اونٹ ذی فرمائے۔

آپ نالاللم نے سرکے داہنے جھے کی طرف اشارہ فرہایا کہ اے مونڈ عواور پھر سرکا بایاں حصہ منڈ وایا اور بال ابوطلحہ کوعطا فرہائے۔
جمہورعلیء کے زدیک سرکے دائیں جھے کا پہلے حلق کرانا مستحب ہے۔ حافظ ابن ججر رحمہ اللہ عسقلانی نے بالول کے دیئے جانے کے بارے
میں متعدد روایات کے ذکر کرنے کے بعد ان میں اس طرح تطبیق دی ہے کہ آپ ناٹھی نے سرکے دائیں جھے کے بال حضرت ابوطلحہ رضی
امتہ عنہ کو دیئے کہ انہیں لوگوں کے درمیان تقسیم کردیں اور بائیں جھے کے بال بھی حضرت ابوطلحہ رضی انتہ سنہ کو دیئے اور فرمایا کہ انہیں ام سلیم
رضی انتہ عنہ الرابوطلحہ کی ابلیہ) کو دیدیں۔ (متح الباری: ۲۷۱/۲ نحفة الأحودی: ۲۸۲/۲ دو صفة المتقین: ۲۷۱/۲)

# كتباب آداب الطعام

المِتَاك (١٠٠)

كِتَابُ ادَابِ الطَّعَامِ بَابُ التَّسُمِيَةِ فِي اوَّلِهِ وَالْحَمُدُ فِي اجْرِهِ كُمَانِ كَمَانِ كَيْرُوع مِين بِسم الله يُرْهنا أوركمانا كَمَانِ كَانِ بَعْدالْحَمْدللد كَهِنا

الله كانام لے كرشروع كريں

٧٢٨. عَنْ عُسَمَرَ بُنِ اَبِى سَلَمَةَ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ . قَالَ لِى رَسُولُ اللَهِ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ ' ''سمّ اللَّهَ وَكُلُ بِيَمِيْنِكَ وَكُلُ ممَّا يَلِيُكِ'' مُتَّفَقٌ عَليْهِ .

﴾ ( ۷۲۸ ) حضرت عمر بن الی سلمدرضی امتدعنهما ہے روایت ہے کدوہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ ہے رسوں امتد مناظر کا نے نہ ما کا سد کا نام لودا کیں ہتھ سے کھا وَ اوراپنے سامنے سے کھا وَ۔ ( مثنق علیہ )

ترك عديث (211): صحيح البحاري، كتاب الاطعمه، باب السمية على العدم والأكل اليميل. صحيح مسلم، كتاب الاشرية، باب آداب الطعام والشرب واحكمهما.

كلمات هديث: سسم الله: الله كان م لوه يعنى بهم الله پژهو اهم : م جمع اساء سماء مله محسبى . الله كه بهترين نام سسى نسمية ( دب تفعيل ) نام ركھنار سبه صيغدام ، نام و سبه مله الله كانام و

شرح مدیث. شرح مدیث. ین کدرسول القد ملاکا نظر میا کدامقد کانام لے کر کھانا شروع کرو۔ یعنی ہم اللہ ترجمن الرحیم پڑھو، داہنے ہتھ سے کھاؤ ور پنے سامنے سے کھاؤ۔ اگرایک بی برتن میں مختلف سوع کھانے ہوں تو آدمی اپناہاتھان کھانوں کی جانب بڑھ سَمَا ہے۔

بیصدیث اس سے پہنے (حدیث ۳۸) میں گزر چک ہے۔

(تحفة الاحودي: ٥ ٢٠٦\_ روضة المتقين: ٢ ٣٧٣\_ دليل الفالحير. ٣ ١٥١)

شروع میں بسم اللہ بھول جائے تو بدیر سے

٩ ٣٤. وَعَنُ عَالِيْهُ وَضِيَ اللَّهُ عَنُهَا قَالَتُ : قَالَ رسُولُ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلَّم : "إِذَا اكْلَ اَحَـدُكُـمُ فَلَيَـذُكُـرِ اسْمِ اللَّهِ تَعَالَىٰ فِى اوَّلِهِ فإن نسئ فَلْيَقُلُ · بِسُمِ اللَّهِ اوَّلَهُ وَاجِرَهُ ،، رَوَاهُ ابُؤُ داؤ د وَالتَّرُمِدِيُّ وَقَالَ : حَدِيْتُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

نخ تج صيف (٢٢٩): سين اللي داؤد، كتباب الاطبعيمة، داب النسمية على لطعام ، الحامع سترمدي، بواب

لاصعمه، بات ما حاء في التسمية على الطعام .

نرج حدیث:
کھاتایا بینا شروع کرنے سے پہلے ہم القدالرحمن الرحیم پڑھنامتحب ہے۔اگر ابتداء میں بھول جے تو جب یا د کے جب پڑھ لے اور یہ کہے کہ ہم القداولہ وآخرہ۔اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعدالحمد لقد کیے۔اس طرح کہنے سے ہم المد ک رکت اس کھانے کو بھی مشتمل ہوج ہے گی جو کھا چکا ہے۔ علامہ ابن حجر رحمہ القدفر ماتے ہیں کہ اگر عمداً بھی ہم القدنہ پر ھی اور کھانے ک وران خیال آجائے یا کوئی توجہ دلا دیتو بھی ہم القداولہ وآخرہ کہدلے۔ مام طحطا وی رحمہ القدنے فرمایا کہ کھانے اور پینے کہ دوران بھی لقد کانام لینے سے سنت ادا ہوجائے گی ۔ مگر وضوء کے آغاز میں اگر ہم القدنہ پڑھی اور اثناء وضوء پڑھی تو سنت ادا نہیں ہوگ ۔اب تہ محیط میں ہے کہ صافے پینے کے آغاز میں کی وضوء کے شروع میں کلمہ طیبہ پڑھ لینے سے بھی سنت اداء ہوجائے گ

(تحقة الاحودي: ٦٠٨/٥\_ روضة المتقين: ٢٧٣/٢\_ عمدة غاري. ٢١ ٢٨)

# بسم الله كى بركت سيصفيطان قريب نبيس آتا

• ٣٠. وَعَنُ جَابِرٍ رَضِى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِذَا دَحَلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِذَا دَحَلَ اللَّهَ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِذَا دَحَلُ اللَّهَ عَلَى اللَّهَ تَعَالَىٰ عَنْدَ دُخُولِهِ وَعَنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيَطَانُ اَدْرَكُتُمُ الْمَبِيُت: وَإِذَا لَمُ يَذُكُو اللَّهَ تَعَالَىٰ : وَإِذَا ذَرَكُتُمُ الْمَبِينَ وَالْعَشَاءَ" رَوَاهُ مُسُلِمٌ .

( ۲۳۰ ) حضرت جابرض الله عند سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے جی کہ میں ۔ رسول اللہ طافیق کو م ستے ہوئے شاکہ آپ طافیق نے خرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہواوراندر آنے کے وقت اور کھانے کے وقت اللہ کا نام لے توشیطان اپنے اصحاب سے کہتا ہے کہ اس گھر میں نتم ہارے رات گزار نے کی جگہ ہے اور نہ کھانا ہے اور اگر میں واخل ہوااوراللہ کا نام نہ بیا توشیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات گزار نے کا ٹھکا نا بھی کہتا ہے کہ تمہیں رات گزار نے کا ٹھکا نا بھی اللہ کا نام نہ لے توشیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات گزار نے کا ٹھکا نا بھی اللہ کا نام نہ لے توشیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات گزار نے کا ٹھکا نا بھی اللہ کا باور رات کا کھانا بھی۔ (مسلم)

خرت مديث (٢٥٠): صحيح مسدم، كتاب الاشربه، باب آداب الصعام والشراب واحكامهما. المات مديث: مبيت رات كرارنا-

شر<u>ح مديث</u> سنن ابوداودين حفزت ابوه بك شعرى رضى القدعنه بروايت بكه جب وى البين هرين داخل بوتوبيك الله و المسلم الله خرحنا و على الله و المسلم الله خرحنا و على الله و رسا توكلنا "

''اے اللہ میں تھے ہے ، نگتا ہوں خیر کے ستھ واخل ہونا اور خیر کے ساتھ باہر آنا۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہم ، ندر آئ اور اللہ کے نام کے ساتھ ہم ، ندر آئے اور اللہ کے نام کے ساتھ ہم باہر نکلے ، ور اللہ جو ہمار ارب ہے ہم نے ای پر بھروسہ کیا۔''

اوراس کے بعدایے الل خاندکوسلام کرے۔

شیطان اپنے اعوان وانصار کے ساتھ بھرتا ہے ، جس گھر میں اہل خانہ گھر میں آنے کے وقت اور کھانا کھ نے کے وقت ، ملد کا نام بیتے میں شیطان کہتا ہے کہ اس گھر میں ندتم رات گز ارسکتے ہواور نہ یبال کھانا ہے اور جس گھر میں آ دمی نددا نظے کے وقت اللہ کا نام بیتا ہے اور نہ کھنے کے وقت اللہ کا نام لیتا ہے شیطان کہتا ہے کہ آج رات بی گھر تمہر رٹھ کا نہ ہے اور یہاں تمہد رہ لیے کھانا بھی موجود ہے۔

(شرح صحيح مسلم سووي ١٦٠ ١٤٠ ـ ١٩٢ ـ ١٩٢٨ روصة المتقيل ٢ ٢٧٤ لادبيل الفالحيل ٣ ١٩٢٣)

#### جو کھانا ہم اللہ کے بغیر کھایا جائے اس میں شیطان شریک ہوتا ہے

ا 27. وَعَنُ حُدَيْفَةَ رَضِى اللّهُ عَنَهُ قَالَ كُنَا إِذَا حَصَرُنَا مَعَ رُسُولِ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وسلّم طعامًا للمُ نصَسعُ أَيُدِينَا حَتَى يَبُدَأَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فيضع يده'، وَإِنَّا حَضرُنا معه' مرّة طعاما فَ جَاءَ تُ جَارِيَةٌ كَانَّهَا تُدفَعُ ، فَذَهَبَتُ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَاَحَذَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللَّهُ عَلَيْه وسَلّمَ اللّهُ عَلَيْه وسَلّمَ بيدِهَا ثُمَّ جَاءَ اعْرَابِي كَانَّمَا يُدُفَعُ فَاحَذَ بِيدِه ، فَقَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْه وَسلّم'' ان الشَّيُطان بيدِها ثُمَّ جَاءَ اعْرَابِي كَانَّمَا يُدُفَعُ فَاحَذَ بِيدِه ، فَقَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْه وَسلّم'' ان الشَّيُطان يَسْتَجِلُّ الطَّعَامَ ان لَايُدُكَرَاسُمُ اللّهِ تَعَالَىٰ عَلَيْه ، وإنَّه 'جَآءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَة لِيسُتَجلُ بِهَا فَاحَذُتُ بِيَدِه وَالَّذِي نَفُسِى بيدِه إِنَّ يَدُه وَيُ يَدِى مَع يدَيُهِمَا '' ثُمَّ فَي الشّمَ اللّهِ تعالى وأكل وألهُ مُسُلِمٌ !

( ۲۳۱ ) حفرت حذیفہ رضی ابتد عنہ ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسوں ابتد ظافی کی خدمت ہیں تھ نے کے موجود ہوتے تو ہم اس وقت تک ہاتھ نہ برحاتے جب تک رسول ابتد ملاقی ابتداء نفر ماتے اور ہاتھ نہ برحہ تے ۔ ایک مرتبہ ہم آپ ملاقی کے ساتھ کھانے میں شریک سے کہ ایک لڑکی آئی جینے اسے دھکیں جار ہا ہوا ور کھانے کی طرف ہاتھ برحھانے گئی تو آپ ملاقی نے اس کا ہاتھ کی طرف ہاتھ برحھانے گئی تو آپ ملاقی نے اس کا ہاتھ کی زیا۔ پھر ایک اعرابی آبی جیسے اسے دھکیل جار ہا ہوآپ ملاقی نے اس کا ہمی ہاتھ بکر رہا۔ رسول البتہ ملاقی نے فرمایا کہ شیھان سے میں نے اس کا ہاتھ کی دیا ہے۔ کھانے کو سے لیے حل اس کے ذریعے تھان اس میں نے اس کا ہاتھ بکر رہے تھی کے اس کا ہمی ہتھ ۔ اس کا ہمی ہتھ ۔ اس کر سے ہیں نے اس کا ہمی ہو تھان کو اپ نے حل سے دیا تھی کے اس کا ہمی ہو تھ

بكرار وتم باس ذات كى جس كے قبضه ميں ميرى جان ہاس شيطان كا ہاتھ ان دونوں كے ہاتھ كے ساتھ ميرے ہاتھ ميں ہے پھر آپ نے اللہ کا نام نیا اور کھانا تناول فرمایا۔ (مسلم)

حر كري مديث (211): صحيح مسلم، كتاب الإشريه، باب أداب الطعام والشراب و احكامها .

كلمات حديث: كانها تدمع: تيزى سآرى تحى جيسات دهكيلا جاربامو دمع دمعاً (باب فتح) مثانا ، دوركرنا ، دهكيلنا ـ شرح حدیث: صحابر کرام رسول الله ظاففا کاحترام کرتے اور آپ ظاففا کے احترام اور تکریم کی بناپر کھانے میں اس وقت تک پہل نه کرتے جب تک رسول الله مخافظة پہل نه فر داتے۔ امام نووی رحمہ انتدے کہا کہ اگر کو کی مخص بغیر بسم اللہ کے کھانا شروع کر دے تو اس کھانے پر شیطان کوقدرت حاصل ہوجاتی ہے اور وہ اس میں سے کھ سکتا ہے اور حاضرین میں سے کولی ایک بھی ہم القد پڑھ سے تو اس کھانے پرشیطان کوقدرت حاصل نہیں ہوتی ۔توریشتی فرماتے ہیں کہالند کے نام لے بینے سے کھانا شیطان کے لیے حلال ہوجا تا ہے اور وه كھائے كى بركت كوقتم كرديتا ہے۔ (شرح صحيح مسلم للووي: ٣١/٦٥١ روضة المتقين: ٢٠٤٢)

#### درمیان میں ہم اللہ روصے سے شیطان کھایا ہواالٹی کردیتا ہے

٣٢ حَ وَعَنْ أُمَيَّةَ بُسْ مَخُشِسيّ الصَّحَابِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَرَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمُ يُسَمِّ اللَّهَ حَتَّى لَمُ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ الَّا لُقُمَةٌ، فَلَمَّا رَفَعَهَا اِلىٰ فِيلِهِ قَالَ : بسُم اللُّهِ أَوَّلُهُ وَاخِرَهُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: "مَازَالَ الشَّيْطَانُ يَاكُلُ مَعَهُ، فَلَمَّا ذَكُراسُمُ اللَّهِ اِسْتَقَاءَ مَافِي بَطُنِهِ " رَوَاهُ اَبُوْدَاؤِدَ وَالنَّسَآئِيُ .

( ۲۳۲ ) حضرت امیر بن تحقی رضی الله عند سے روایت ہے کہ کدوہ بیان کرتے ہیں کدرسول الله مالی تا تفریف فرما تھے کداور ا يك شخص كھانا كھار ہاتھ اس نے بسم التذہيں يرهى جب كھاناختم ہوگيا اوراس نے آخرى لقمدا تھا، تو اس نے كہا كدبسم القداولدوآخره۔ اس پرآپ مُلْکُونا بنے اور فر مایا کہ شیطان اس کے ساتھ کھا تار ہ جب اس نے بسم املد پڑھی تو اس نے تے کرکے جو بہین میں گیا تھا نطال دیا۔اس صدیث کوابوداؤداورنسائی نے روایت کیا۔

تخ تك مديث (٢٣٢): سنس ابي داؤد، كتاب الاطعمه، باب التسمية على العطام.

نہیں ہے۔اہ منووی رحمہ امتٰد نے ان کے صحابی ہونے کی تقریح اس لیے کر دی کہ محدثین کے علاوہ دوسر بے لوگوں کوان کے صحابی ہونے كاعلم بيل مهد (دليل العالىحس ٣٠ ١٩٤)

كلمات حديث: استفاء: أزخودكوشش كرمے قے كردى - فياء فيفا (باب ضرب) قے مونا - استفاء كوشش كركے قے كرنا ۔ یہ بین موجودغذا کونکان۔

# بغیربسم الله کے کھانے میں برکت نہیں ہوتی

٣٣٧. وَعَنُ عَآئِشَةَ رَضِى اللَّهُ عَنُهَا قَالَتُ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاكُلُ طَعَامًا فِيُ اسِنَةٍ مِّنُ اصْبَحَابِهِ فَجَاءَ أَعُرابِيَّ فَاكَلَه بِلْقُمْتِيُنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلِيهِ وَسَلَّم "اما إنَّه" لُوُ سَنَّةٍ مِّنُ اصْبَحَيْحٌ . وَاهُ التَّرُمِذِيُّ وقَالَ حَدِيْتُ حسَنٌ صَحِيْحٌ .

( ۳۳ ) مفرت عاشد فنی مند عنها سے رویت ہے کہ رسول امند طائقہ کی روز اپنے چھ صوب کے ساتھ کھ ناتن وں فر، رہے تھے ایک اعرائی آیا وراس نے دو تھوں میں سار کھان کھائیا آپ طائقہ نے فرہ یاس لو گر شیخص بسم مند پڑھ لیت تو یہ کھ ناتم سب کو کانی ہوجا تا۔ ( اس حدیث کوترندی نے رویت کیا ہے ورکہا ہے کہ بیعدیث حسن سیحے ہے )

تُخ تَح مديث ( ٢٣٣ ): لجامع للترمدي، أبواب الإطعمة، دب ما جاء في تتسمية على الصعم .

كلمات حديث: نوسمى أريخ الله كانام لي ليتا، كريخ فس بم الله بره يتر لكهاكم توجو كهانا يبال موجود تقاده تم بود كان وباتا

شرح حدیث: صدیث مبارک سے معلوم ہواکہ کھ نے پینے کے آغاز میں ہم اللہ پڑھنے سے برکت ہوتی ہے اور بصورت ویگر برکت اٹھ جاتی ہے۔ ہم متدزور سے پڑھنامستحب ہے اور اگر کوئی شخص ہم اللہ نہ پڑھے یا بھوں جائے تو سنبیہ ہوتے ہی ہم اللہ اولدو سخرہ کہدلے۔ امام احمد بن صنبی رحمداللہ نے فرہ یا کہ وہ کھانامکس ہے جس میں چار باتیں جمع ہوں کھانا طلال ہو، وگی کی کیں ، او نا بہم الندیز ھی جائے اور آخر میں الحمد للہ کہ جائے۔

(بحقة لاحودي: ٥ ٢٠٨ روصة المتقيق ٢ ٢٧٦ دليل العالجيل. ٣ ١٩٤)

#### دسترخوان اٹھانے کی دعاء

٣٣٠ وعن اسى أَمَامَة رَضَى اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبَيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَارَفَعَ مَائدته وَ قَالَ ٢ الْحَمُدُللَه حَمُدًا كَثِيْرا طَيِّنَا مُنارِكًا فيه عَيْر مَكُفي ولامُسْتَعْنى عنْهُ رَبُنا " رَوَاهُ الْبُحارِيُ .

#### کھانے کے بعد دعاء پر صنے سے گنا ہوں کی مغفرت

حَسَنُ مُعَاذِ بُنِ آنَسٍ رَضِى اللّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ "مَنُ آكَلَ طَعَامًا فَقَالَ: وَعَنُ مُعَامًا فَقَالَ: وَعَنُ مُعَنَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ "مَنُ آكَلَ طَعَامًا فَقَالَ: وَلَا قُوتُهُ عُفِرَلَه مَا تَقَدَّمَ مِنُ ظَعَامًا فَقَالَ: وَلَا قُوتُهُ عُفِرَلَه مَا تَقَدَّمَ مِنُ ذَنْبِه" رَوَاهَ آبُو دَاوْدَ، وَاليَّرُمِذِي وَقَالَ حَدِيثَ حَسَنٌ.

( ۲۳۵ ) حضرت معاذبن انس رضی الله عندے روایت ہے کہ رسول الله مُکافیاً نے فرمایا کہ جس نے کھانا کھا کرید دعا پڑھی اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کردیے جائیں گے۔

" الحمد لله الذي اطعمني هذا ورزقنيه من غير حول منى ولا قوة . "

"الله كي تعريف ب جس نے مجھے بيكھانا كھلايا اور بغير ميرى توت وطاقت كے مجھے بيرزق عطاكيا۔"

ابوداؤد، ترندی، صاحب ترندی نے کہا کہ بیصدیث حسن ہے۔

مخ كا عديث ( 2004): سن الى داوُّد، او ائل كتاب اللباس الجامع للترمذي، الواب الدعوات .

کلمات صدید: من عبر حول منی و لا فوة: میری کسی تدبیراور قوت کے بغیر - حول: طاقت، تدبیر، کوشش -

شرح حدیث: حدیث مبارک میں فر مایا کہ رزق عطا کرنے والاصرف اللہ ہے اور کوئی انسان تحض اپنی تدبیر کے بھروسہ پر رزق عصان ہیں کہ میں انسان کھانا کھائے اور عصان ہیں کر کھانا شروع کرے اور بہت تواضع اور انکساری ہے کھانا کھائے اور کھا کا شروع کرے اور بہت تواضع اور انکساری ہے کھانا کھائے اور کھائے والے کھا کرالتہ کا شکر اواکر نے کہ اس نے بغیر میرے جیے اور تدبیر کے اور بغیر میری قوت وطاقت کے رزق عطا فر مایا اس طرح کھائے والے کا جر بیہ ہے کہ اس کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔ رسول کریم مالی کی حدوثنا فر ماتے اور دعا کیو کھات کہتے انہیں ابن القیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب 'زادالمع دفی بدی خیرالعب د' میں جع کردیا ہے۔

(تحفة الاحوذي: ٦٠٨/٥\_ روضة المتقين: ٢٧٧/٢\_ بزهة المتقين: ٨٤/١ ٥٨ زاد المعاد: ٤٣٥/٢)



الشائد (۱۰۱)

# بَامِ لَا يُعِيْبُ الطَّعَامَ وَ اسْتِحَبَابِ مدُحَه كُوا شَيْحَبَابِ مدُحَه كُمانِ مِي الْمُعَابِ كَالْمَا ال

#### رسول الله طافي كهاني مين عيب نبيس نكالت تص

٣١٨. عَنُ أَبِى هُرَيْرةَ رَضِى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَاعَابَ رَسُولُ الله صلَّى اللّهُ عَلَيْه وَسَلّمَ طَعَامًا قطُّ: ال الشّتَهَاهُ آكَله وَانُ كُوهَه تَرَكه . " مُتَّفَقٌ عَليْه .

( ۲۳۶ ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ظافی آئے بھی کسی کھنے میں عیب نہیں نکا الہ خواہش ہوتی تو کھ بیتے نہ ہوتی تو چھوڑ دیتے۔ (متفق علیہ)

تخری کا بین الا المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم

شر<u>ح حدیث:</u> <u>شرح حدیث:</u> جیسے کھانا کیا ہے یہ نمک کم ہے یہ نمک زیادہ ہے وغیرہ، بلکہ جو کھانا آپ کے سامنے رکھا جاتا اور آپ نلاکھ کورغبت ہوئی تو آپ کھالیتے اوراگر رغبت نہ ہوتی تو نہ کھاتے۔ (صبح السري ۲۰ ۳۷۲،۲۰ روصة المتقب ۲۰۸۲)

# سرکہ بہترین سالن ہے

ــــــــ. وَعَنْ جَابِرٍ رَصِى اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَسَأَلَ أَهْلَهُ الْاَدُمَ فَقَالُوا: مَا عِنْدَنَا اللَّهِ عَابِهِ فَجَعَلَ يَاكُلُ وَيَقُولُ " نَعْمَ الْاَدُمُ الْخَلُّ، نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ، نِعْمَ الْاَدُمُ الْخَلُّ، نِعْمَ الْاَدُمُ الْخَلُّ. رَوَاهَ مُسُلِمٌ.

(۷۳۷) حفرت جبر رضی امتدعندے، وایت ہے کہ رسول امقد ٹاٹیٹی نے ایک مرتبر والی خاندے سالن طلب فرماید ، انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس صرف سر کہ ہے آپ ملاٹیٹی نے مثلوا میا اور تناول فر مایا اور فر مایا کہ سرکہا چھاسالن ہے۔ (مسلم)

محيح مسلم، كتاب الاشربة، باب فضيلة الخل والتأدم به

کلمات صدیث: 'رم ، ۱ ه شئے جے سائن کے طور پراستعمال کیا جائے۔ دم ، ۱۵۰م کی جمع ہے جس کے معنی جی سائن۔ شرح حدیث: خطابی اور قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ حدیث مبارک ہے اور دیگرا حادیث ہے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم مُگالفظ سادگی اورتو اضع کومجوب رکھتے تھے اوراس بناء پرآپ می افخان نے سرکہ کی تعریف فرمائی کہ بیگروں میں آسانی سے میسر ہوتا ہے اوراس میں تکلف اور مشقت نہیں ہے۔ حضرت جابر رضی التدعنہ سے مردی ایک اور حدیث میں ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں آپ فائیل کے ساتھ آپ کے گھر چلا گیا۔ آپ فائیل کے ساتھ آپ کے گھر چلا گیا۔ آپ فائیل کے ساتھ آپ کے گھر چلا گیا۔ آپ فائیل کے ساتھ آپ کے گھر چلا گیا۔ آپ فائیل کے ساتھ کی ساتھ آپ کے گھر چلا گیا۔ آپ فائیل کے ساتھ کے ساتھ کی ساتھ کے ساتھ کے ساتھ کہ ساتھ کہ ساتھ کہ ساتھ کہ ساتھ کہ دیسند کرنے لگا۔ (شرح صحیح مسلم للنووی: ۱۸۶۵۔ روصة المتقین: ۲۸۹۷)



السّاك (١٠٢)

بَابُ مَا يَقُولُه ' مَنُ حَضَرَ الطَّعامَ وَهُوَ صَآئِمٌ إِذَالَهُ يُفُطِرُ رِوزه داركِ ما مِنْ كَمانا آئة اوروه افطار كرنا نه چاہے و كيا كے؟

دعوت تبول كرناسنت نے

٨٣٨. عَنْ اَبِي هُوَيُوةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمُ فَلَيْجِبُ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ، وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فلْيَطُعَمُ . " رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

قَالَ الْعُلَمَاءُ بِمَعُنْيُ " فَلَيُصَلَّ " فَلَيدُعُ ومَعْنِي " فَلَيطُعمُ " فَلَياكُلُ .

( ۲۳۸ ) حضرت ابو ہریرہ رضی القد عنہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ مُلِاقِعُ آنے فر مایا کہ جب تم ہے کسی کو کھانے پر بلایا جائے تو وہ اسے قبول کر الے اگر روز ہ سے بھوتو اس کے لیے د عاکر ہے اوراگر روز ہے سے نہ جوتو کھائے۔ ( مسلم )

علاء نے فرمایا ہے کہ لیصل کے معنی ہیں کداہے جا ہیے کہ دعا کرے اور لیطعم کے معنی ہیں کہ کھا نا کھا لے۔

تَحْ تَجَ مديث ( ٢٣٨): صحيح مسلم، كتاب اللكاح، باب الامر باحابة الداعي الى دعو ته

کلمات حدیث: ملیحب: جواب دیایعنی قبول کرلے، ولیمہ کی دعوت قبول کرنامتحب ہے۔ فسیص : اسے چاہیے کہ کھان کھلانے والے کے حق میں دعائے خیر کرے۔

شرح مدین:

رسول کریم طافع کی عادت شریفه یقی که آپ برایک کی دعوت قبول فرمالیا کرتے تھے اور اس کی آپ طافع کے نائے کا کیے فرمائی ہے اور روزہ وار بھونے کی صورت میں بھی چاہیے کہ دعوت سے معذرت نہ کرے بلکہ شرکت کرے اور صاحب خانہ کے حق میں دعا کرے۔ علامہ نووکی رحمہ اللہ فرمائے ہیں کہ دعاء سے مراد منفرت اور برکت کی دعاء ہے۔ چنانچہ ابن حبان کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرض اللہ عند نے فرمایا کہ رسول اللہ مظافل اوزہ سے بوتے تو کھانا نہ کھاتے ، بلکہ برکت کی دعا وفرمائے اور اگر روزے سے نہ ہوتے تو کھانا تن ول فرمالیتے۔ (صحبح مسلم، کتاب النکاح، باب الامر ماحامة الدعای الی دعو نه)



التئاكِ (١٠٣)

# بَابُ مَايَقُولُه' مَنُ دُعِيَ اللي طَعَامِ فَتَبِعَه' غَيْرُه' الله مَايَقُولُه' مَنُ دُعِيَ الله طَعَامِ فَتَبِعَه' غَيْرُه' الله مَا يَقُولُهُ مَن دُعِي الله عَلَيْ الله عَلَيْهِ الله عَلَيْهِ الله عَلَيْهِ الله عَلَيْهِ الله عَلَيْهِ الله عَلَيْهِ الله عَلَيْهِ الله عَلَيْهِ الله عَلَيْهِ الله عَلَيْهِ الله عَلَيْهِ الله عَلَيْهِ الله عَلَيْهِ الله عَلَيْهُ الله عَلَيْهِ الله عَلَيْهِ الله عَلَيْهِ الله عَلَيْهِ الله عَلَيْهِ الله عَلَيْهُ عَلَيْهُ الله عَلَيْهُ الله عَلَيْهُ الله عَلَيْهُ الله عَلَيْهُ الله عَلَيْهُ الله عَلَيْهُ الله عَلَيْهُ الله عَلَيْهُ الله عَلَيْهُ الله عَلَيْهُ الله عَلَيْهُ الله عَلَيْهُ الله عَلَيْهُ الله عَلَيْهُ الله عَلَيْهُ الله عَلَيْهُ الله عَلَيْهُ الله عَلَيْهُ الله عَلَيْهُ الله عَلَيْهُ الله عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْ

#### اگر دعوت میں نضولی ساتھ ہوجائے

٣٩. عَنُ أَبِى مَسُعُودٍ الْبَدْرِيَ رَضِى اللّهُ عَنُهُ قَال : دَعَا رَجُلٌ النَّبِى صَلَّى اللَّهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَـنَعَه 'كَـه ' خَامِسَ حَمُسَةٍ فَتَبِعَهُمُ رَجُلٌ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ لَه ' النَّبِىُّ صَلَّى اللّهُ عَلِيُهِ وَسَلَّمَ : ''إِنَّ هِذَا تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ اَنْ تَأْذَنَ لَه ' وَإِنْ شِئْتَ رَجَعَ ' قَالَ : بَلُ اذَنْ لَه ' يَارَسُولَ اللّهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ .

(۲۹۹) حضرت ابومسعود بدری رضی الندعنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مخص نے آپ خُلِیما کو کھانے پر بلایا جواس نے آپ خُلِیما کے لیے تیار کیا تھا آپ (شرکائے دعوت میں) پانچویں تھے۔ آپ کے ساتھ ایک اور مخص ہولیا۔ جب آپ خُلِیما اس مُخص کے دروازے پر پہنچے تو آپ خُلیما نے فرمایا کہ یہ مخص ہمار نے ساتھ آگیا ہے اگر تم چاہوتو اس کو بھی اجازت و بدو ورتم چاہوتو یہ وہ جو اس مخص (میز بان) نے کہا کہ یارسول القد ایس اسے اجازت دیتہ ہوں۔ (مثنی علیہ)

ترك عديث (٢٣٩): صحيح البخاري، كتاب الاطعمه، باب الرجل يتكلف الطعام لاخوامه . صحيح مسلم،

كتاب الاشرىة، باب ما يفعل الضيف إدا تبعه غير من دعاه صاحب الطعام

کلمات صدید: صنعه: اس نے اس کو تیار کیا، اس کا کھانا تیار کی، یا تیر کرایا۔ حامس حمسه ، پانچ آدموں میں پانچوال، یعنی چارافراد پہلے ہی مرعو تصاور رسول الله مُنافِق پانچویں تھے۔

شرح حدیث: صحابہ کرام حصولِ برکت اور انوار نبوت سے استفادے کے لیے اور علوم نبوت کے حصول کے لیے خواہشمندر ہتے تھے کہ زیادہ سے زیادہ آپ کے ساتھ گزاریں اس لیے رسول ابتد علیا کا کہیں جاتے اور کسی مقام سے گزرتے بعض صحابہ آپ کے ساتھ ہو لیتے۔

ایک انساری نے آپ نگاگا کی دعوت کی۔ان صاحب کا نام ابوشعیب تھاان کے پاس ایک غلام تھا جو قصاب تھا،ایک موقعہ پرابو
شعیب نے رسول اللہ نگاگا کے چرو انور پر بھوک کے آثار دیکھے تو انہوں نے اپ غلام سے کہا کہ پانچ آ دمیوں کا کھا، تیار کرلوکہ میں
چاہتا ہوں کہ میں رسول اللہ نگاگا کو بلالوں اور آپ نگاگا پانچویں ہوجا کیں گے۔ بعنی چار کھانے والے پہلے سے موجود تھے۔ غرض ان
صاحب نے رسول اللہ نگاگا کو بلایا تو آپ نگاگا تشریف لائے تو ایک صاحب آپ نگاگا کے ساتھ آگئے اور آپ نگاگا نے صاحب خانہ
سے ان کے بارے میں اجازت کی ،رسول اللہ نگاگا نے صاحب طعام سے اس لیے صراحنا اجازت کی کھانے کہ اجازت کا علم نہیں
تھا اگر آپ کو اس کی اجازت کا علم ہوتا تو آپ صراحنا اجازت نہ لیتے۔ حدیث مبارک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بود وقوت کی کے کھانے پر

جانا غیر ستحن ہے۔ جانا غیر ستحن ہے۔ کوفہ میں ایک شخص تھا جس کا نام طفیل تھاوہ ولیمہ کی دعوتوں میں بغیر بلائے پہنچ جاپا کرنا تھا اس کا نام طفیل الاعراس پڑ گیا۔ بعد میں ہر

(فتح الباري: ٢٠١١/٢ عمدة القاري. ٩٤/٢٢ ووصة المتقين: ٢٨٠/٢ برهة المتقس: ١ ٥٨٦)



الماك (١٠٤)

# 

#### سيدهے ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھانا

• ١٠ عن عسر بن ابي سعمه رضى الله عنه قال . كُنْ عُلاما فِي حِجر، رسول الله صلّى لله عَلَيْه وَسَلّم "ياعُلاهُ سمّ عَلَيْه وَسَلّم "ياعُلاهُ سمّ الله وَسَلّم اللّه عبيه وَسَلّم "ياعُلاهُ سمّ الله، وُكُنُ بِيمِيْبَكَ وَكُنُ مِمَّا يلِيُكَ" مُتَّفَقٌ عليْهِ.

قُوله : " تَـطِيُسُ " بِكُسُرِ الطَّآء وَبَعُدَهَا يَآءٌ مُثَنَّاةٌ مِنُ تَحُت مِعُنَاهُ تَتَحَرَّكُ وَتَمُتدُ الى نواحى الصّحُفَة.

در کا کا کا کا حفرت عمر بن الی سلمہ رضی المتدعنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے میں کہ میں ابھی بچہ تھا اور آپ مگالیکا کے زیر تربیت تھا کہ کھنے ہے وقت میر ہاتھ بیدے میں وھراوھر پڑتا تھا۔ رسول اللہ مخالیکا نے مجھ سے فرمایا مزئے بھم بلد پڑھو، دا ہنے ہاتھ سے کھا وُر (متفق عدید) ۔ .

نصس بيار من ادهرادهر باته براتاتات

تر تكوريث (۱۲۷) صحيح اسحاري، كتاب الاطعمه، باب تسمية على الطعام و لاكن باليمين صحيح مسيم، كتاب الاشريه، باب ادب الطعام والشراب واحكمها.

شرح صدیت: پیول کو اور زیرتر بیت بیول کو کھانے پینے کے آداب سکھانا اسوہ رسول القد طاقیم ہے جس کی اجاع کرنی علی ہے۔ عمر بن الی سعمدام المومنین حضرت ام سعمدرضی التد مبل کے صاحبز اوے اور رسول القد طاقیم کے دبیب (زیر پرورش) تھے۔ اس حدیث کی شرح پہلے باب (حدیث ۳۸) میں گزرچک ہے۔ (روصة المتقیر: ۲۸۲،۲)

# بائیں ہاتھ سے کھانے والے کے لیے بڈعاء

ا ٣٨. وَعَنُ سَلَمَةَ بُنِ الْاَكُوعَ وَضِى اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُّلا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ: كُلُ بِيَمِيْنِكَ" قَالَ: لا اسْتَطِيْعُ قَالَ: لا اسْتَطَعُتَ مَامَنَعَهُ الَّالُكِبُرُا فَمَا زَفَعَهَا الى فِيُه

روّاهُ مُسُلِمٌ.

( ۲۲۱ ) حفرت سمہ بن اکوع رضی الله عنہ ہے روایت ہے کہ ایک شخص رسوں الله ملکا تا کے پاس ہو کمیں ہاتھ ہے کھا رہا تھ۔ \* پ نے فرمایا ۔ سید ھے ہاتھ سے تھاؤ۔ اس نے کہ کہ میں نہیں کھا سکتا ، آپ ملکا تا کا فرمایا پھر نہیں کر سکو گے۔ اس نے تکبر کی وج سے یہ کہ تھاور پھر ووا پنے و میں ہاتھ کواپنے منہ تک ندھے جارکا۔ (مسلم )

تخ تح صديث (٢٨١): صحيح مسلم، كناب الإشربه، باب اداب الصعام والشراب واحكامها.

کلمات صدیمہ: ۱۰ سنطع بین نہیں کرسکت میں ایب کرنے کی قدرت نہیں رکھت ۱ استصعت و ندکر سکے ، تو ندکر سکے گا ، مجھے بیقدرت نہیں ہوگ ۔

شرب حدیث: زمانهٔ جا بیت میں بعض لوگ تکبر کے طور پر با کیں ہاتھ سے کھاتے تھے اس شخص نے بھی ای طرح تکبر کے طور پر کلئے ہاتھ سے کھا یا ورسول بقد ظافیۃ کی نفیحت پر بیہ جو ب دیا کہ میں نہیں کرسکتا تو سپ نے فرمایا کہ ابنیس کرسکے گا اور معجز فا نبوت کے طور پر وہ پھر بھی اپنا و بہنا ہاتھ بہنے مند تک نہ لے جا رکا۔ اس صدیث سے معلوم ہوا کہ اسو فارسول امقد مختفی کی اتباع ہر وقت اور حال میں یا زم ہے۔ (روصة سمنفیں ۲۰ ۲۸۲۔ بر ہدہ المتفیں ۷۰ ۵۸۷)

یہ حدیث اس سے پہلے دومر تبہ گزرچک ہے۔



السّاك (١٠٥)

بَابُ النَّهُي عَنِ الْقِرَانِ بَيُنَ تَمُرَتَيُنِ وَنَحُوهِمَا إِذَا اَكُلَ جَمَاعَةٌ إِلَّا بِإِذُن رَفَقَتِه رفقائے طعام کی اجازت کے بغیر دو تھوریں یا اس طرح کی دوچیزیں ملاکر کھانے کی مَمانعت

#### دو تھجوریں ایک ساتھ کھانے کی ممانعت

٣٢ . عَنُ جَبَلَةَ بُنِ سُنحَيُمٍ قَالَ اَصَابَنَا عَامُ سَنةٍ مَعَ ابُنِ الزَّبَيْرِ فَرُزِقُنَا تَمُرًّا، وَكَانَ عَبُدُ اللّهِ بُنُ عُـمْرَ رَضِىَ اللّهُ عَنْهُمَا يمُرُّ بِنَا وَنَحُنُ نَاكُلُ فَيَقُولُ: لاتُقَارِنُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهى عَنِ الْإِقُران، ثُمَّ يقُولُ: " إِلَّا اَنُ يَسُتَاذِنَ الرِّجُلُ احَاهُ . مُتَفقٌ عَلَيْهِ .

( ۲۲۲ ) جبلة بن تحیم بروایت بے کدوہ بیان کرتے ہیں کہ جم مبداللہ بن رہیر رضی اللہ عندے زمانہ فرانت میں قبط ماں ہ شکار ہوئے بہیں چند تھجوریں ملین حضرت عبداللہ بن عمرضی اللہ عنہما ہمارے پاس سے گزرے اور ہم تھجوریں کھارہ تھے ہو آپ نے فرمایا کہ دودو تھجوریں ملاکر نہ کھ و کہ رسوں اللہ مُکا اُلِح کا نے اس طرح کھانے سے منع فرمایا ہے سوائے اس کے کہ آ دمی اپنے بھائی سے اجازت لے لے۔ ( متفق علیہ )

تخريج مديث (٢٣٢): صحيح البخاري، كتاب المطالم، ماب إدا اذن لاسان للآحر شيئا حار , صحيح مسلم،

كتاب الاشربة، باب بهي الاكل مع جماعة عن قران تمرتين

کلمات حدیث: شرح حدیث: شرح حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری حدیث: میری میری حدیث: میری میری میری میری میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران میران

ملا مسیوطی رحمہ اللّٰد فرماتے ہیں کہ صدیث نہ کورہ میں ایک ساتھ دو کھجوری کھانے کی مما نعت مطلق نہیں ہے بلکہ یہ قبط اور افلاس کے زمانے ہے متعلق ہے بعنی اگر وسعت وفراخی ہوتو مم نعت نہیں ہے۔جیس کہ ایک اور روایت میں آتا ہے کہ میں نے تمہیں دودو کھجوریں ملا کر کھانے ہے منع کیا تھا اب اللّٰہ تعالیٰ نے تمہیں وسعت عطافر مادی ہے اس لیے .بتم جمع کرکے کھا سکتے ہو۔

بعض علاء فرماتے ہیں کہ حدیث مبارک کا تعلق اس صورت سے ہے جب کی افراد کھارہے ہوں اور کھانامشترک ہواورسب ایک ایک تھجور کھارہے ہوں تو ایک شخص کا دودو تھجوریں ملد کر کھانا خلاف ادب بھی ہوگا اور خلاف مروت بھی البتدا گرساتھی صراحنا ایب کرنے کی ابازت دے دیں پھرکوئی حرج نہیں ہے۔

(فتح لباري: ١٦٤،٢ ١\_ روضة المتقين: ٢٨٢/٢\_ روصة الد الحين: ٢٦٥/٣\_ شرح مسلم: ١٩١ ١٩١)

طريق السانكين اردو شرح رياض الصائعين ( جلد دوم )

التاك (١٠٦)

## بَابُ مَايَقُولُه وَيَفَعَلُه مَنُ يَّاكُلُ وَلَا يَشُبَعُ الركوئي كها برسيرنه وتوده كياكم اوركيا كرے؟

#### انتفح کھانے کی برکت

٧٣٣. عَنُ وَحُشِيّ بُنِ حَرُبٍ رَضِى اللّهُ عَنُهُ اَنَّ اَصُحَابَ رَسُولِ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا : يَـارَسُولَ اللّهِ إِنَّا نَاكُلُ وَلَانَشَبَعُ؟ قَالَ : "فَلُعَلَّكُمُ تَفْتَرِقُونَ" قَالُوا : نَعَمُ : قَالَ : فَاجْتَمِعُوا عَلَىٰ طَعَامِكُمُ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّهِ يُبَارَكَ لَكُمْ فِيهِ" زَوَاهُ اَبُو دَاؤُدَ .

( ۲۳ ) حفرت وحثی بن حرب رضی التدعنہ ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ مُناقِعُ کے بعض اصحاب نے عرض کیا کہ بارسول اللہ کا تُناقِعُ کے بعض اصحاب نے عرض کیا کہ بارسول اللہ کا تُناقِعُ کے بعض اور جمارا پیٹے نہیں بھر تار آپ مُناقِعُ کے نصابے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں! آپ مُناقِعُ کی نصور اللہ کھانے کے لیے سب استھے ہوکر بیٹھوا ورائند کا نام لے کرکھا وُاللہ تعالیٰ برکت دےگا۔

(ايوداؤد)

تخ على الطعام الطعام على الطعام على الطعام الاحتماع على الطعام

راوی مدیث: حفرت وحق بن حرب رضی الله عنه حضرت جبیر بن معظم کے غلام تصاور عم محتر م حضرت جمز ہ رضی الله عنه کوشهید کیا تھا۔ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے۔ جس نیزے سے حضرت جمز ہ کوشہید کیا تھا اسی سے مسلمہ کذاب کو کیفر کر دار تک پنچایا۔ چاریا آٹھ احادیث مروی ہیں۔ (الاصابة می تعییر الصحابة)

کمات صدیف: مدعدیم نفتر قون: شایدتم الگ الگ ہو کر کھاتے ہو۔ متراق (بب افتعال) جدا ہونا ہٹولیاں بنتا۔ شرح حدیث: رسول اللہ مُلْقُلِم نے فرمایہ کہ سب اہل خاندل کراور اکٹھے ہو کر کھائیں اور بسم اللہ پڑھ کر کھائیں تو کھانے میں برکت ہوگی اور اگرمحارم کے علاوہ غیرمحارم بھی ہول تو سب مردل کر کھائیں اور سب عور تیں اور بچل کر کھائیں۔کھانے کا بیطریقہ باعث پرکت بھی ہاوراس میں باہم محبت ومودت اور ا ثقاق بھی ہے۔

(روضة المتقير ٢٨٤/٢ دليل الفالحيري: ٣٠٥/٣)



النتاك (١٠٧)

بَابُ الْاَمْزِ بِالْآكُلِ مِنُ جَانِبِ الْقَصْعَةِ وَالنَّهُي عَبِ الْآكُلِ مِنُ وَسُطِهَا برتن كَ كنار عصكمانِ كالمحم اوراس كورميان سے كھانے كى ممانعت

#### برکت کھانے کے درمیان نازل ہوتی ہے

٣٣٥. وَعَنِ ابُنِ عَبَاسٍ رَضِى اللّهُ عَنْهُما عِنِ النّبِيّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ: "أَلْبَرْكُهُ تَنُزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ فَكُلُوا مِنُ حَافَتَيْهِ وَلَا تَاكُلُوا، مِنُ وَسطِه " رَوَاهُ أَبُودَاؤَدَ وَالتَّرُمِذَى وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

( ۲۲۲ ) حضرت عبداللہ بن عباس رضی متدعنها ب روایت ہے کہ نبی کریم کا تھانے کہ رکت کھانے کے درمیان میں اتر تی ہے۔ تم برتن کے دونوں کناروں سے کھاؤاہ ردرمیان سے نہ کھاؤ۔ (اس حدیث کو بوداؤداور تر ندی نے روایت کیا،ورتر ندی نے کہ بیصدیث صبح ہے)

تركزي مديث (٢٣٣): سسس اسي داؤد، كتاب الاطعمه، سام جاء في الاكل من على صفح الحرمع للترمدي، الواب الاطعمه، باب ما جاء في كراهية الاكن من وسط الصعام

كلمات حديث: حافتيه: ال كرونول كنارول سيد حافة: كناره ،جمع حامات

شرح صدیث: الله تعالی کی جانب سے خیر و برکت اور زیادتی اور اضافہ برتن کے درمیان میں ناز بہوتی ہے اور کھنے کی برکت سے کہ آدئی اس سے میر ہوجا تا ہے وہ کھانا اس کے جسم کے لیے مفید ہوتا ہے اور کھانے والا کھنے کی مفترتوں سے محفوظ رہتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ مُلَا فِیْم نے فرمایا کہ کھانے کے چاروں طرف سے کھاؤ وراس کا درمیانی حصہ رہنے دو کہ اس میں برکت ہوتی ہے۔

ا ، مشافعی رحمہ اللہ نے الام میں فر وہا ہے کہ اگر کسی نے سر منے کے بجائے ادھرادھ سے کھایا یہ کھنے کے درمیان سے کھایا وہ کنہگار ہوگا۔ امام رافعی رحمہ اللہ نے فر وہا کہ برتن کے درمیان سے کھانا مکروہ ہے۔ امام غزالی یمہ اللہ نے فر مایا کہ روثی بھی کناروں سے کھائی چاہیے۔ (محصة الاحودي: ٥٣٢،٥ روصة المتقین: ٢٨٥/٢)

#### رسول الله تافظ كابرا بياليه

۵۳۵. وَعَنُ عَبُدِاللَّهِ بُنِ بُسُرٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنُهُ قَالَ · كَانَ لِلنَّبِيّ صلَّى اللَّهُ عَلَيُهِ وسَلَّمَ قَصَعَةٌ يُقَالُ لَهَا اللَّغَرَّ آءُ يـحُـمِلُهَا اَرُبَعَةُ رَجَالٍ فَلَمَّا اَضُحَوُا وَسَجَدُوا الصَّحى أُتِيَ بِتِلُكَ الْقَصْعَةِ، يَعْنِي وَقَدُ ثُرِدَ فِيُهَا، فَالْتَقُوا عَلَيُها، فَلَمَّا كَثُرُوا جَثَا رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ، فَقَالَ اعْرابِيِّ مَاهِذِهِ الْحَلْسَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ: "إِنَّ اللّهَ جَعَلَيْيُ عَبُدًا كَرِيْمًا وَلَمْ يَجُعَلَيْيُ جِبَارًا عِيئدًا" تُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ "كُلُوا مِنْ حَوَالَيْهَا وَدْعُوا ذِرُوتِها يُبَارِك فَبُها" رواهُ الوّداؤد باسناد حَيْدٍ". "ذِرُوتَهَا" اَعْكُلُها : بِكَسُرِ الذَّالِ وَضَيَها.

(۲۵) حضرت عبداللہ بن بسررضی اللہ عذہ ہے وہ بیال کرتے ہیں کہ رسول اللہ مُلْظُمْ کے پاس کی بڑا پیالہ تفاجس کا نام غراءتھا ال کوچار آدئی ، ٹھاتے تھے، جب چاشت کا وقت ہوتا اور صحابہ کر م نماز شخی ہے فارغ ہوجاتے تو وہ پیالہ ایاجا تا اس میں ٹرید ہوتا لوگ اس کے اردگر وجمع ہوجاتا اور جب لوگ زیادہ ہوتے تو آپ مُلْظُمُ تَصُنوں کے بل بیٹھ جاتے ۔ یک روز ، یک اعرائی میں ٹرید ہوتا لوگ اس کے اردگر وجمع ہوجاتا اور جب لوگ زیادہ ہوتے تو آپ مُلْظُمُ تَصُنوں کے بل بیٹھ جاتے ۔ یک روز ، یک اعرائی کے کہا کہ یکسی شست ہے؟ رسول اللہ مُلْظُمُ نِ فرمایا کہ اللہ کا قرفیا کے اللہ اللہ کا اور و احصہ (درمیانی) جھوڑ دواس میں برکت ناز ربوتی ہے۔ ( س صدیت کو بود وَ د کے بید دبیر روایت کیا ہے ) درو نھا ۔ یعنی اس کا مبدحصہ ۔

تخ تك مديث (200): سس بي داؤد، كتاب الاصعمة، باب ما جاء في الاكن من عبي بصحفة.

کلما**ت حدیث:** قد نرد وبه جسم میں ثرید ها بریدروئیاں تو ژکرشور ہے میں ڈال دینا۔ حدا عسی کسید سپ ٹاٹیڈ پنے گھٹو ہے گھٹنو ہے میں میٹھ گئے۔ حدا حدو (باب نعر) زانو کے ہل بیٹھنا۔

شرح حدیث: رسول کریم مالظام عابد کرام کے لیے اور خصوصا اصحاب صفہ کے لیے کھن تی رکزاتے تھے ہے مالظام کے گھر میں ایک براسا تھال یا خوان تھ جس کا نام غراء تھا، یعنی چکدار اور روثن ۔ ایک مرتبہ حضور اقدس مالظام سیس ٹرید بنوا کر اے بے رقید الل عرب کا مقول کھ ناتھا، جس میں شور بدین کراس میں روئی ۔ قر گر ڈال لیتے تھے۔ جب صح بہ کرام صد قاضحی پڑھ کر فار نے ہو چھے تو یہ تھال لاکر رکھ گیا سب اس کے گردا کو تھے ہوگئے ۔ رسوں ابقد مالظام کھنول کے بل بیٹھ گئے اور فر ، یہ کہ میں ابقد کا مکرم بندہ ہوں یعنی متواضع اور تخی ہول اور اس طر زِنشست میں تواضع زیادہ ہے اور جب روسر کشنہیں ہوں ۔ تب نے فر ، یا کہ کن روں سے کھان تنول کر تے ربودر میانی حصہ میں برکت نازل ہوتی رہے گی۔ (روصة المتقیر ۲۲۰۲۰ دلیل المعان حیں ۲۰۷۰)



المتّاك (١٠٨)

#### باب كراهية الاكل متكتًا فك لگاكركهاني كي كرابت

#### رسول الله مَنْ قِيلُ فيك لكا كركها نا تناول نبيس فرماتے تھے

٢٣٦. عَنُ آبِى جُحَيُفَةَ وَهِبِ نَنِ عَبُدِ اللهِ رَضَى اللهُ عَنُهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَليُه وَسَلَّمَ لَا أَكُلُ مُتَّكِئُ اللهُ صَلَّى اللهُ عَليُه وَسَلَّمَ لَا أَكُلُ مُتَّكِئُ اللهُ صَلَّى اللهُ عَليه وطاءِ وَسَلَّمَ لَا أَكُلُ مُتَّكِئُ اللهُ عَلَيْ مِنْ يُويُدُ الْإَكُثارَ مِنَ الطَّعَامِ بَلُ يَقُعُدُ تَعَدَّهُ فَالَ : وَاَرَادَ اَنَّهُ لَا يُفَعُدُ عَلى الْوِطَآءِ وَالْوَسَآئِدِ كَفِعُلِ مِنْ يُويُدُ الْإَكُثارَ مِنَ الطَّعَامِ بَلُ يَقُعُدُ مَسْتُوفِزً الامُسْتُوطَنَا: وَيَاكُلُ بُلُغةً هذا كَلامُ الْتَحَطَّابِي، وَاشَارَ غَيُرُهُ وَالى انَّ الْمُتَّكِئى: هُوَ الْمَآئِلُ عَلى جنبُه. وَاللهُ اعْلَمُ .

(۲۶۶) حضرت ابوجیفہ وہب بن عبدالقدرضی القدعنہ سے روایت ہے کہ رسوں القد مُلِا ﷺ فرمایا کہ میں تکیہ نگا کرنہیں کھا تا۔ (بخاری)

امام خطالی رحمہ القدنے فرمایا کہ محکنی سے مرادوہ فخص ہے جواپنے نیچے بچھے ہوئے گدے کا سہرالے کر بیٹھے مقصدیہ ہے کہ آپ گدوں اور تکیوں پراس آ دمی کی طرح نہیں بیٹھتے تھے جوزیادہ کھانے کا ارادہ رکھتا ہو بلکہ آپ مخالفاتا سکڑ کر بیٹھتے اور کسی چیز کا سہارا نہ لیتے تھے اور بقد رضرورت کھاتے تھے۔

تخ تج مديث (٢٣٧): صحيح المحاري، كتاب الاطعمه، باب الإكر متكتا

كلمات حديث: وطاء: نرم گدا، فرش - الوساند: تيج عم وسادة . مستوعزاً: جم كرنه بيش المدال طرح بيش الصحاري المضفى جدى مورد العقد: اتى خوراك جس سے زندگى بى قى رہے -

شرح حدیث:
رسول الله کالفائل جب کھانا تناول فرماتے تو انتہائی تو اضع اور شان عبدیت کے ساتھ تناول فرماتے ہے بالفائل کی پہلوپر فیک ندرگاتے اور ندا ہے گھر ہوئے جیسے وہ مختص بیٹھتا ہے جے جلدا ٹھنا ہواور آپ کالفائل تھوزی ہی خوراک کھا کر دست کش ہوجاتے تھے۔حضرت عبداللہ بن بسر رضی الله عند سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ بالفائل کو بکری ( کا گوشت ) ہدیتہ بھیج آپ نے گھنوں کے بل بیٹے کرتناول فرمایا ایک اعرابی نے کہ کہ سیکسی نشست ہے تو آپ خالفائل نے فرمای کہ اللہ تعالی نے کہ کہ بیکسی نشست ہے تو آپ خالفائل نے فرمای کہ اللہ تعالی نے جھے عبد کریم بنایا ہے اور مجھے جبار اور سرکش نہیں بنایا ہے۔ ایک اور دوایت میں ہے

کدایک فرشتہ خدمت میں حضر بوایہ فرشتہ اس سے پہنے نہیں آیا تھا اس نے آپ ملٹی کا کو ناطب کر کے کہ کہ آپ کے دب نے آپ ملٹی کا کو کا طاقتی رویا ہے کہ آپ عبد نبی بن جا کیں یا ملک نبی ؟ اس پر آپ ملٹی کی خانب ویکھ حضرت جرئیں نے تواضع کی جانب اشارہ کیا تو آپ ملٹی کا سے بعد آپ ملٹی کا کھی تھے لگا کرنہیں کھایا۔

ابن الجوزی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تکیہ لگانے سے مراد ایک پہوپر ٹیک لگانا ہے۔ لیکن خطائی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ حدیث میں تکیہ لگانے سے ایک پہلوپر ٹیک لگا کر بیٹھنا نہیں ہے بلکہ جم کر بیٹھنا ہے اور مفہوم حدیث سے ہے کہ رسوں اللہ طاقاتی کھانے کے لیے اس طرح جم کرنہ بیٹھتے تھے جسے بسیار خور جم کر بیٹھتے ہیں بلکہ آپ اس طرح بیٹھتے جس طرح وہ آدمی بیٹھتا ہے جسے جندی ہو وروہ فور آاٹھنا چہتہ ہواور بس طرح آپ تھوڑ اسابکھانا تناول فرہ تے۔ (تحقہ الاحودی: ٥٠٥٠ روصة المتقبى: ٢٨٧٢)

#### دوزانو بيثه كركهانا

٧٣٧. وعن أنَسسٍ رَضِي اللَّهُ عنهُ قَالَ رَائِتُ رَسُولَ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عليُه وسلَّمَ جالِسًا مُقُعِيّا يأكُلُ تَمُرًا . رَوَاهُ مُسُلِمٌ .

" ٱلْمُقُعِىٰ " هُوَ الَّذِي يُلُصِقُ إِلْيَتَيُهِ مَالُارُض وَيَنْصِبُ سَاقَيُهِ .

(۷۲۷) حضرت انس رضی امتد عندسے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسوں امند مُؤَیِّم کُو س ص س میں بیضے دیکھ کہ آپ مُلِیِّم کُھے دوزانوں کھڑ ہے ہوئے تھے اور ''سپ کھجور تناوں فرمارہ ہے تھے۔ متعی وہ شخص جوٹا نگوں کو کھڑا کرے اور زمین پر سرین شیکے ہوئے ہو۔ (مسلم)

تخ نيج عديث (٤٧٤): صحيح مسلم، كتاب الاشرية، باب ستحياب يواضع لاكن وصفة قعوده .

کلمات صدیث: مقعبان سرین زمین پر که کراور بندلیول کو کھڑی کر کے بیٹھنا۔

شرح مدیث: رمول امد منافی کی فکر بمیش مدید اسلام اور صی به کرام کی تعلیم و تربیت اور اصلاح پر مرتکز رہتی اور آپ کھنے کی جانب بہت توجنبیں فرمات بھوک من نے کے لیے جلدی سے بچھ تناول فرہ لیتے اور پھردین حق کی تبلیغ واش عت کے کام میں مصروف ہو جاتے تھے۔ جیسے حضرت انس رضی القد عند سے روایت ہے کہ آپ کے پاس کہیں سے کھجوری آئیں آپ انہیں تھیم فرمار ہے تھے اور تھیم کے دوران آپ مکافی ان خلامی چند کھجوریں تناول فرمالیں۔ (روصة المتقبن ۲۸۸۰ دلیں لصالحیں ۲۰۹۳)



التاك (١٠٩)

بَابُ اِسْتِحْبَابِ الْآكُلِ بِثَلَاثِ أَصَابِعِ وَاسْتِحْبَابِ لَعِقِ الْاَصَابِعَ وَكَرَاهَةِ مَسْجِها قَبُلَ لَعِقِهَا وَاسْتِحْبَابِ لَعُقِ الْقَصْعَةِ وَاَخِذِ الْلُقُمَةِ الَّتِي تَسُقُطُ مِنْهُ وَاكْبِهَا وَجَوَازِ مَسْجِهَا يَعُدَ اللَّعْقِ بِالسَّاعِدِ وَالْقَدَمِ وَغَيْرِهِمَا

تین انگیوں سے کھانے کا استحباب، انگلیال کیا شنے کا استحباب، اُورانہیں اَبغیر جائے صاف کرنیکی کراہت، پیالہ کو جائے کا استحباب، گرے ہوئے لقمے کواٹھا کر کھالینے کا استحباب اورانگلیوں کو جائے کے بعدانہیں کلائی اور تلووں وغیرہ سے صاف کرنے کا استحباب

#### کھانے کے بعدانگلیوں کوچا ثنا جا ہے

٨٣٨. عب انس عباس رضي الله عنه ما قال . قال رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عليهِ وسلَّم . إذا اكل أَحَدُكُمُ طَعامًا فلا يمُسخ أصابِعه حَتَّى يَلْعَقهَا، أوْ يُلْعِقَها" مُتَّفَقٌ عليه .

( ۲۲۸ ) حضرت عبد بند بن عباس بضی بتد عنها ہے روایت ہے کہ رسوں اللہ ظافی آنے فرمایا کہ تم میں ہے جب کوئی کھانا کھائے تی افکایاں صاف نہ کرے یہاں تک کہ انہیں جیاٹ لے یا چٹوالے۔ (متفق علیہ)

تَخ يَحديث (٤٣٨): صحيح البحاري، كتاب الاطعمه، باب لعق الاصابع صحيح مسلم، كتاب الاشرية، باب ستحياب عق الاصابع والقصعة .

کلمات حدیث: حتی بعفه: یه ب تک که اے چوٹ لے۔ لعق بعد (بب مع) زبان ہے یا نگی ہے کی چیز کوچ فند شرح حدیث: رزق تھوڑ اہو یا زیادہ اللہ کی فعت ہا اورا بلہ کی فعت کے شکر کا تقاضا ہے کہ کھانے کا کوئی حصہ ضائع نہ ہو، نیز کھ نے میں اللہ کی طرف سے برکت ہوتی ہے بیکن وہ کون ساحصہ ہے جس میں برکت ہوہ کھانے والے کو معلوم نہیں ہے، اس لیے کھنے والے کو معلوم نہیں ہے، اس لیے کھنے والے کو چاہیے کہ وہ اٹھیا لیجی چوٹ لے جس میں کھانا کھایا ہے۔ رموں بلہ طاقع مین نگیوں سے کھانا تول فرماتے یعنی انگشت شہادت اس کے برابر کی بڑی انگی اور انگوٹھا اور جب آپ طاقع انگیا انگلیاں چاہے تو سب سے پہلے درمیانی آنگی کوچ نے فرماتے بعنی آنگشت شہادت اور پھر انگوٹھا۔

امام نووی رحمہ القدفر ،تے ہیں کہ '' دمی جب کھانا کھا چکے و مستحب میہ ہے کہ پہنے اپنی انگلیاں جاٹ لے یا کسی کوچٹوا دے اور کسی ایسے شخش کو پٹوائے جوکراہت محسوس نہ کرے جیسے اپنی ہیوی یا بچہ۔

(فتح الباري ٢ ١١٦٦ ] عمدة لقاري ٢١ ١١٢ ] روضه لمتقس ٢٨ ٢٨)

#### تنین الگلیوں سے کھانا

٩ ٣٣٠. وَعُنَ كَعُبِ بِنُ مَالِكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : رَآيُتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ، يَأْكُلُ بِثلاَثِ اَصَابِعَ فَإِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا رَوَاهُ سهم.

( ۲۲۹ ) حضت کلب بن ما مک ، ن الله عند سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول الله ملاقیق کو دیکھا کہ آپ تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے اور جب فارغ ہوتے وانہیں چاٹ لیتے۔(مسلم)

محري مديث (٢/٩): صحيح مسم، كتاب الاشراة، باب استحماب لعق الاصابع والقصعة

كلمات صديد: وإذا مرغ: اورجبآب تلكية فارغ بوت فرع مراعاً (باب فق) كام عد فررغ بونا

شرر تحدیث: رسول الله مالین کی عادت طیب یقی که آپ ناتین کا مات وقت نین انگیول سے کھتے لیکن کبھی چوتھی اور پنچویں بھی ملہ لیتے ۔ ماعلی القاری رحمہ الله فرواتے ہیں کہ چاری پانچ انگیول کا کھانے ہیں استعمال ضرورت کے مطابق ہوتا تھا۔ علہ مدیمین رحمہ الله فرواتے ہیں کہ تین انگیوں سے کھانے کی مصلحت یہ ہے کہ تلمہ چھوٹا ہواور ہاتھ پرزیادہ کھان نہ لگے۔

(روصة المتقين: ٢٨٩.٢ دليل العالحين: ٣ ,؟؟؟ ـ شرح صحيح مبلم بسووي . ١٣ ١٧٢)

#### انگلیوں کو جائنے کے فائدے

40٠. وَعَنُ جَابِرٍ رَضَى اللَّهُ عَنْهُ آنَّ رَسُولَ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَرَ بِلَعُقِ الْاَصَابِعِ
 وَالصَّمَحُفَةِ، وَقَالَ : "إِنَّكِم لِاتَدُرُونَ فِي اي طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

( ۷۵۰ ) حضرت جابر رضی الله عندے روایت ہے کہ رسول الله ملاقظ نے انگلیاں اور کھانے کابرتن چاہٹے کا تھم فر مایا اور فر مایا سیمہیں کیا معدم کیکون ہے جھے میں برکت ہے؟ (مسمر)

تخريج مديث (٤٥٠). صحيح مسلم، كتاب لاشرية، باب استحاب لعق الاصابع والقصعة.

كلمات صديف: صحفة . بزاياله جوچاري في آدميول كي كهان كي ايكاني بوسكي

شري حديث: كانا كھانے كے بعدا بن انكلياں جانا اور وہ برتن جانا جس بين كھانا كھا يہ ہے متحب ہے كہ انگلياں جائے ہے طبیعت بيں موجود تكبر دور ہوجاتا ہے اور اس سے امتد كی نترت كی قدر اور اس كی تعظیم كا اظہار ہوتا ہے۔ اور منوو كى رحمہ امتد فر ماتے بیں كہ آدى كے سب منے جو كھانا آتا ہے اس بيں بركت ہوتی ہے ليكن بير علوم نبيں ہے كہ كس حصہ بيں بركت ہاس حصہ بيں جوآدى كھا چكا ہے ياس حصہ بيں بركت ہے اس حصہ بيں بركت ہوتا دى كھا چكا ہے ياس حصہ بيں بركت ہوتا ہے ياس قلم بيں جو ينج كرا ہے۔ اس ليے سخس بات بيہ كدانگلياں اور برتن جائے ہے اس حصہ بيں جو ينج كرا ہے۔ اس ليے سخس بات بيہ ہے كدانگلياں اور برتن جائے ہے . اس مدودى : ١٧٣ ـ ١٧٥ ـ روصة المتفيى : ٢ . ٢٩٠)

#### باتھے سے لقمہ گرجائے تواٹھا کر کھالے

١٥٥ وَعَنُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إذا وَقَعَتَ لُقُمَةُ آحَدِكُمُ فَلْيَا حُدُهَا فَلْيُصِطُ مَا كَانَ بِهَا مِنُ آذَى وَلْيَاكُلُهَا وَلا يَدَعُهَا للِشَّيْطَانِ، وَلا يَمُسَحُ يَدَهُ بِالْمِنْدِيُلِ حَتَّى يَلُعَقَ آصَابِعَهُ فَلْيُهِ مَا كَانَ بِهَا مِنُ آذَى وَلْيَاكُلُهَا وَلا يَدَعُهَا للِشَّيْطَانِ، وَلا يَمُسَحُ يَدَهُ بِالْمِنْدِيُلِ حَتَّى يَلُعَقَ آصَابِعَهُ فَلْيَهُ لَا يَدُونُ فِى آيٌ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ " رَوَاهُ مُسلِمٌ .

( ۷۵۱ ) حضرت جابر رضی الله عندے روایت ہے کہ رسول الله مانظام نے فرمایا کہ جبتم میں ہے کی کالقمہ گرجائے تو وہ اس کواٹھا کر اگر اس پر پچھولگ گیر ہوصاف کر لے اور کھالے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال ہے اس وقت تک نہ یو نچھے جب تک انگلیاں نہ چاہ لے کیونکہ اے معلوم نہیں ہے کہ اس کے کھانے کے کون سے حصہ میں برکت ہے۔ (مسلم)

تح تك مديث (اهك): صحيح مسلم، كتاب الاشرية، باب استحياب لعق الاصابع والقصعه

كلمات صريف: مندس . رومال جمع مناديل.

#### گراہوالقمہ شیطان کے لیے نہ چھوڑے

٢٥٢. وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُو أَحَدَّكُمُ عِنْدَ كُلِّ شَىء مِنْ شَانِه، حَتَّى يَحْضُرَه عِنْدَ طَعَامِه فَإِذَا سَقَطَتُ لُقُمَةُ أَحَدِكُمُ فَلْيَا حُدُهَا فَلْيُمِطُ مَاكَانَ بِهَا مِنْ أَذَى ثُمَّ لِيَا حُدُها فَلْيُمِطُ مَاكَانَ بِهَا مِنْ أَذًى ثُمَّ لِيَا كُلُهَا وَلَايَدَعُهَا لِلشَّيْطَانِ، فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقُ آصَابِعَه ، فَإِنَّه 'لَايَدُرِى فِى آيَ طَعَامِه الْبَرَكَة " وَوَاهُ مُسُلِمٌ .

( ۷۵۲ ) حضرت جابررض الله عند سے روایت ہے کہ رسول الله ظافر نایا کہ شیطان تم میں سے ہرایک کے ساتھ اس کے برکام میں موجود رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے کھانے میں بھی موجود ہوتا ہے، اگر کسی کالقمہ گرجائے تو وہ اس کو اٹھا کرصاف کر لے اور کھالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور جب کھانے سے فارغ ہوتو اپنی انگلیاں جاٹ لے کیونکہ اسے نہیں معلوم کہ اس کے کھانے کے کون سے حصہ میں برکت ہے۔ (مسم)

تْخ رَجُ عديث (٢٥٢): صحيح مسدم، كتاب الاشرية، باب استحباب بعق الاصابع والقصعه .

كلمات صيف: يحصره: وهومال موجود بـ حصر حصوراً (باب تقر) موجود بونا

<u>شرح مدیث:</u> شیطان ہروقت اور ہرحالت میں انسان کے ساتھ لگار ہتا ہے تا کدا ہے اللہ کی یاد سے غافل کردے اور اس سے

برے کا مرزائے حتی کہ جب انسان کھانا کھ تا ہے اس وقت بھی موجود ہوتا ہے اور گھات لگا کر بیٹے جاتا ہے کہ اس کو موقعہ معے تو وہ اس کے میں اور رزق میں بے برکتی ڈالے اور اس کی زندگی میں فساد پیدا کرے۔ اور آ وی کے پاس شیطان ہے بچاؤ کا کوئی ذریعے نہیں ہے سوائے س کے کہ اللہ کا نام ہر وقت اس کی زبان پر ہے۔ اس سے تھانے کے وقت ج ہے کہ اگر تھمہ ہاتھ ہے گرج نے تو اسے اٹھا کر کھا ہے اور شیط ن کے لیے نہ جھ ڈے اور جب کھانے سے فارنے ہوتو اٹھایاں جاٹ ہے۔ تا کہ تواضع کا اظہار ہواور تکمرسے احتراز ہو۔

(شرح صحیح مسیم سووي ۱۳ ۱۷۳ روضة المتقس ۲۹۱۲)

#### کھانے کے بعد برتن کوصاف کرلیا جائے

200 وَعَنُ آنَسِ رَضِىَ اللّهُ عَنُهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّهَ صَلّى اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلّمَ إِذَا آكُلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الْتُكَلّمُ وَلَيْا كُلُهَا وَلَا اللّهُ عَنُهَا الْلَاذَى وَلَيَا كُلُهَا وَلَا يَدَعُهَا أَلَكُمُ لَا تَدُرُونَ فِى أَى طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ. للشّيطُان " وَآمَرَنَا آنُ نَسُلُتَ الْقَصْعَةَ وَقَالَ " إِنّكُمُ لَا تَدُرُونَ فِى آى طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

( ۲۵۳ ) حضرت انس رضی القد عند ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ مُلَافِعُ اگر کھانا کھ تے تو اپنی تنیول انگلیاں چ نے بیتے اور فر ، تے کہ جب تم میں ہے کہ کا عقمہ گرجائے تو وہ اے اٹھا لے اور صاف کر کے کھا نے اور اسے شیطان کے لیے نہ کچھوڑے ور آپ مُلْافِحُ ہمیں عَلَم فر ماتے کہ بیالہ چ ٹ کرصاف کرلیس اور فر مایا کہ تم نہیں جانے کہ تمہر ہے کھانے کے کون سے حصہ میں برکت ہے۔ (مسلم)

تخ ي صديث (٤٥٣): صحيح مسلم، كتاب الإشرية، باب استحباب لعق الإصابع والقصعة

کلمات صدیمہ:

سدت ، ہم پونچھ میں اورصاف کرلیں۔ سدت سلت (باب نفروضرب) پونچھ ، جا شا، برتن کوانگل سے چاشا۔

مرح حدیمہ:

سوب کریم کالگل تین انگلیوں سے کھانہ تاول فرماتے اور پھر انہیں جائے سے نیز فرماتے کہ کسی کالقمہ گرج نے تو اسے اٹھا کر ورصاف کر کے کھالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور برتن کو بھی چائے کرصاف کرلیا جائے کہ تہمیں نہیں معلوم کہ کھنے کے دور برتن کو بھی چائے کہ بیں۔

کون سے حصہ میں برکت ہے۔ اس مضمون کی اص بیٹ مع شرح بہتے بھی گزر چکی ہیں۔

(شرح مسلم بسووي . ۱۲،۱۲۳ دبيل الفالحيل ۲۱۶/۳)

٣٥٥٠. وعن سعيد بني التحارِث، أنّه سَأَلَ جابِرًا رضِى اللّهُ عَنْهُ عَنِ الْوُضُوءِ مِمَا مسّتِ النَّارُ، فَقَال . لاقَد كُنَّا رمن النّبي صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ لانحهُ مِثْلَ ذَلِكَ الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيُلاً، فإذا نحنُ وَجَدَناهُ لَهُ يَكُنُ لَنَا مِنَادِيْلَ إِلَّا أَكُفْنا وسَوَا عدنا وَاقَدَامَنَا، ثُمَّ لُصَلّى وَلا نَتَوَضَّاءُ رَوَاهُ الْبُحَارِيُ .

( 44% ) حصر تسعید بن الحدث رضى متدعن سے روایت ہے کہ انہول نے حضرت جابر رضی اللہ اللہ علی بر بکی بولی

چیز کے کھانے سے وضوء ٹوٹنے کے بارے میں دریافت کیا۔انہوں نے فرمایہ کنہیں۔ہم رسول اللہ مُقَافِّدُ کے زمانے میں ایسا کھا تا کم بی پاتے تھے۔اگر ہوتا تو ہمارے پاس رومال نہ ہوتے اورہم ہتھیلیوں، کلائیوں اور پیروں کے تلووُں سے اٹھیاں پونچھ لیتے اور نماز پڑھتے گروضوء نہ کرتے۔ (بخاری)

تح تك مديث (404): صحيح البخاري، كتاب الاطعمه، باب الممديل.

کمات ورید: مِدَّا مست النار: ال چیز کو کھانے کے بعدوضوء کرنے کا مسلہ جوآگ پر کی ہو۔ مس مسا (باب نفر) جھونا، الگنال

م رہے صدیمے: مرہے صدیمے: آگ پر پکا ہوتو وضوء کیا جائے۔حضرت جابرض القدعند نے فر مایا کنہیں آگ پر پکے ہوئے کھانے کے بعد وضو نہیں ہے۔امام نووی رحمہ القد فر ماتے ہیں کہ اولاً بیاختلاف صحابہ اور تابعین میں مشہور تھا مگر بعد ہیں اجماع ہوگیا کہ آگ پر پکے ہوئے کھانے کو کھا بینے کے بغد وضو نہیں ہے اور اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے۔

حضرت جابر رضی الله عند نے فر مایا کہ زمانہ نبوت میں ایہ اتفاق کم ہی ہوتا تھا کہ ہم ہا قاعدہ بکے ہوئے کھانے کھا کیں اگر بھی ایسا ہوتا بھی تو ہم اپنی انگلیاں ہشیلیوں ،کلا ئیوں اور پیروں کے تلووں سے پونچھ لیتے اور نماز پڑھ لیتے اور وضوء نہ کرتے۔

ملاسانو دی رحمہ انتدفر مات میں کہ ہاتھ یو نجھنے کے لیے رومال کا استعال درست ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ امتدفر ماتے ہیں کہ ہاتھ کا ملنا اور پونجھنا دونوں مستحب ہیں۔ امام غزالی رحمہ اللہ فر ماتے ہیں کہ کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کا طریقہ سیہ کہ کسابن باتھ میں لے کر پہلے دائے ہاتھ کی تین انگلیاں دھوئے بھر ان پر صابن لگا کر بونٹ دھوئے دانتوں کو او پر سے نیچے ملے اور تا لو کو انگل سے ملے۔ پھر آخر میں ہاتھ صابن سے دھولے۔

(شرح صحيح مسلم للنووي:١٧٤/١٣ روضة المتقين:٢٩٣/٢ عمدة القاري:١٧٥/٢١ احياء عنوم الدين:١٢/٢)



الشاكِ (١١٠)

# باب تکثیر الایدی علیٰ طعام کھانے پرہاتھوں کی کثرت

### دوآ دمیوں کا کھانا تین کے لیے کافی ہے

200. عَنُ اَبِى هُورَيُرَةَ رَضِىَ اللَّهُ عَنُهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَصَلَّمَ "طعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافِيُ الْعَلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ " مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ .

( 400 ) حضرت ابو ہریرہ رضی امقد عند سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فر مایا کہ دوآ دمیوں کا کھانا نین کو کافی ہے اور تین کا کھانا جار رکوکا فی ہے۔ ( مثفق علیہ )

تر تكريف (200): صحيح البحاري، كتاب الاطعمه، دب طعام الواحد لكفي الاثين. صحيح مسلم،

كتاب الاشربة، بات فضيلة المواساة في الطعام القليل .

کلمات حدیث: کافی: جوتمبارے لیے بورابواور کم ند پڑے۔

شر<u>ح مدیت:</u> شر<u>ح مدیت:</u> آدمیول کوکافی ہے۔ یعنی بطور تن عت کافی ہے اوران کی صحت اور عبوت کے لیے موزوں ہے۔ کھانے میں اپنے ساتھ اپنے بھو ئوں کو شریک کرنے میں ایٹار بھی ہے اور خیر و برکت بھی اور آپس میں مودت والفت میں بھی اضافی ہوتا ہے۔

اس مدیث کی شرح اس سے پہلے (مدیث ۵۶۵) میں گزر چکی ہے۔

(فتح الباري: ١١٥٠,٣ ـ شرح صحيح مسلم للبووي: ٢٠١١ ـ روصة الصقير ٢٠٣٠)

### ایک آ دمی کا کھا نا دو کے لیے کافی ہے

٧ ١٥. وَعَنُ جَابِرٍ رَضِى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكُفِى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكُفِى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكُفِى اللَّهُ مَانِيَةَ "رَوَاهُ مُسُلِمٌ.

( 407 ) حضرت جابر رضی الله عند سے روایت ہے کہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسوں الله مُکالِیْم کوفر مادتے ہوئے سن کہ ایک آدمی کا کھ نا دوکودوکا کھانا اچار کوادر چار کا کھانا آٹھ آدمیوں کے لیے کافی ہے۔

تخريج مديث (٢٥٦): صحيح مسلم، كتاب الاشرية، رب فضيلة لمواساة في الطعام القليل

كلمات مديد: يكمى: كافى بوتاب، لورابوتاب كمى كماية. كافى بونا

شرح حدیث.

تدمیوں کو بھی شریک کرے بالخصوص اہل حاجت اور مساکین کو کھانے میں شریک کرتا بہت اجروثو اب کا کام ہاوراس میں کھانے کے کم قدمیوں کو بھی شریک کرتا بہت اجروثو اب کا کام ہاوراس میں کھانے کے کم پر جانے کا اندیشہ ندکرے بلکہ دوکا کھانا آٹھ کو کائی ہوجائے گا۔ کہ اس طرح کھانے میں برکت ہوتی ہے۔ طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمرضی اللہ عندے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ملکا گائی نے فرمانیا کہ لی کرکھاؤ۔ علیحدہ علیحدہ ندکھاؤ کہ ایک آدی کا کھانا دو کو کائی ہوجاتا ہے۔

(شرح صحيح مسلم للنووي: ٢٠/١٤. تحفة الاحوذي: ٥٦/٥٥)



المشاكث (۱۱۱)

بَابُ اَدَبِ الشُّرُبِ وَاِسُتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلاَ ثَا خَارِجَ الْإِنَآءِ وَكَرَاهِيَةِ التَّنَفُس فَى
الْإِنَآءِ وَاِسُتِحْبَابِ إِدَارَةِ الْإِنَآءِ عَلَى الْاَيُمَنِ فَالْآيُمَنِ بَعُدَالْمُبُتَدِئِ
الْإِنَآءِ وَاِسُتِحْبَابِ إِدَارَةِ الْإِنَآءِ عَلَى الْآيُمَنِ فَالْآيُمَنِ بَعُدَالْمُبُتَدِئِ
عِلْمَ عَلَى بِيغِ كَآ وَابِ، برتن سے باہر تین مرتبہانس لینے کا استخباب
پہلے آ وی کے لینے کے بعد برتن کودا میں طرف سے حاضرین کودینا

یانی تین سانس میں پینا جاہیے

202. عَنُ أَنَسٍ رَضِىَ اللّهُ عَنُهُ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتنَفَسُ فِي الشَّرَابِ ثَلاثًا مُتَّقَقٌ عَلَيْهِ يَعُنِيُ : يَتَنَفَّسُ خَارِجَ الْإِنَآءِ .

( ۷۵۷ ) حفرت انس رضی القد عند سے روایت ہے کہ رسول القد مُلَقِعًا کوئی شے بعد ہوئے تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔ ( متعق عدیہ ) یعنی آپ مُلَقِعًا برتن کے با برسانس بیتے تھے۔

ر المربة على المربة المتنفس في الأباء . و الأباء . و المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المربة المر

کلمات صدید: کار یتنفس: آپ گافتا سائس لیتے تھے۔ نفس، جان جمع بعوس: زندگی۔ نفس: سائس جمع العاس متنفس، متنفس: سائس لینے والدزندہ انسان۔

شرح حدیث بر سول الله خلافظ جب پانی یدده هو غیره پیتے تو آپ تین مرتب سانس لے کرپیتے اور سنس برتن سے باہر پہتے تھے۔ صحیح مسلم میں حضرت الس رضی اللہ عند سے مروی ہے کہ آپ پینے کے دوران تین مرتب سانس لیتے اور آپ فرماتے کہ اس طرح تین مرتبہ سانس لینے سے پانی زیادہ سیراب کرنے والا بیاری سے شفاد ہے والا اور زیادہ آس نی سے پیٹ میں اتر جانے والا ہوج تا ہے۔

رسول القد ظافی ان سے سانس میں پانی پی لینے ہے منع فرہ یا اور یہ ممانعت مکر دو تنزیبی کے درجہ میں ہے۔ای طرح پانی پینے اور ئے برتن میں سانس لینے ہے منع فرہ یا۔ یہ ممانعت ایس ہے جیسے کھانے پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع فر مایا ہے۔

(قتح الباري: ٣/٠٤٠ شرح صحيح مسم للبووي: ١٦٨.١٣)

### ایک سانس میں پینے کی ممانعت

۵۵۸. وَعَنِ ابُنِ عَبَاسٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ: "لَاتَشُرَبُوُا وَاحِـدًا كَشُـرُبِ الْبَعِيْرِ، وَلَكِنُ اشُرَبُوُا مَثْنَى وَثُلاَثَ وَسَمُّوُا إِذَا ٱنْتُمُ شَرِبُتُمُ، وَاحْمَدُوُا إِذَا ٱنْتُمُ رَفَعُتُمُ"

رُواهُ البِّرُمِذِيُّ وقَالَ. حَدِيْتٌ حَسَنٌ.

( ۷۵۸ ) حضرت عبدالقد بن عبس رضی القد عنبی سے روایت مبے کہ رسوں القد ظُلُقُوُّا نے فر مایا کہ یک بی سانس میں اونٹ کی طرح نہ پیئو ، بلکہ دومر تبدیا تین مرتبہ سانس لے کر پیئو ۔ اور جب پیئو تو بسم اللّٰہ پڑھوا ور جب فارغ ہوتو الحمد ملتہ کہو۔ ( اس حدیث کوتر مذک ہے روایت کیا اور کہا ہے کہ بیصدیث حسن ہے )

مر عديث (20A): الجامع للترمدي : ابوات الاشرية، باب ما جاء في التنفس في الاباء.

كلمات حديث: سيموا إذا التم شربتم : جب بيؤتوالله كانام سل كربيؤ سيو الله كانام ويعنى سم الله يرصو

شرح حدیث:

حدیث مبارک میں ارشاد ہوا ہے کہ ادنت کی طرح ایک ہی مرتبہ میں پانی مت پیؤ۔ دومرتبہ یا تین مرتبہ کر کے بیو
اور جب پی کر فارغ ہوجاؤ تو المحمد لللہ کہو۔ یعنی جب بھی منہ سے برتن ہٹاؤ تو المحمد للہ کہ یا آخر میں المحمد للہ کہو۔ بہتر ہے کہ ہرمرتبہ المحمد للہ
کہے۔جیسا کہ طبرانی نے حضرت ابو ہر برہ وضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ تافیخ تین سانس میں پانی پیتے تھے۔ جب برتن کومنہ کے قریب سے جہ تے تو جسم اللہ پڑھتے اور جب برتن منہ سے ہٹ تے والمحمد للہ کہتے ، سپ مافیخ ایس تین مرتبہ فر ماتے۔

(تحقة الاحودي: ٥ ٢٥٦ ـ روصة المتقيل: ٢ ٢٩٦ ـ دليل لفالحيل. ٣ ٢١٨)

# يية وقت برتن مين سانس لينے كى ممانعت

9 20. وَعَنُ آهِي قَصَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ آنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهِي آنُ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ": مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، يَعُنِي يُتَنَفَّسَ فِي نَفُسِ الْإِنَاءِ .

( 404 ) حضرت ابوقنادہ رضی المقد عنہ ہے روایت ہے کہ نبی کریم کالگؤانے برتن میں سانس لینے سے منع فرہ یو۔ (متفق عسیہ ) یعنی برتن میں سانس بینے سے منع فرمایا۔

تخ تح مديث (204): صحيح السخارى، كتاب الاشربة، باب النهى عن التنفس في الااء. صحيح مسدم، كتاب الاشربة، باب كراهية التنفس في الاناء.

**كلمات حديث:** إناء: برتن بجع اواني .

شرح مدین: رسول الله طَلَقُلُم نے اس امت کوتمام اخلاق کریماند کی تعلیم دی ، چنانچی آپ طُلُقُلُم نے فر ، یا کدیرتن کے اندرسانس نہ لوکہ حیوان جہاں پانی چیتے میں وہیں سانس لیتے رہتے میں انسان اشرف المخلوقات ہے اس کے جملہ، خلاق و آزاب اسی اورار فع ہوئے جائیس کہ اخلاق حسنہ اور صفات جمیدہ کے اجتماع کانام ہی انسانیت ہے۔

(فتح الباري: ١ ٣٢٦ نحفة الأحودي. ٢٥٩١٥)

تقسيم دائيس طرف سے شروع كرنا جاہيے

٢٦٠. وَعَنُ آنَسٍ رَضِيَ اللّهُ عَنْهُ آنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتِى بِلَبَنٍ قَدُ شِيْبَ بِمَآءٍ،
 وَعَنْ يَسَمِيْنِهِ آعُرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ آبُوبَكُرٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ، فَشَرِبَ، ثُمَّ ٱعْطَى ٱلْاَعْرَابِيَّ وَقَالَ : " ٱلْآيُهَنَ فَالَايْمَنَ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .
 فَالَایْمَنَ " مُتَّفَقٌ عَلَیْه .

" شِيْبَ إِي خُلِطَ " . يعتى ملايا كيا -

( ۲۶ ) حضرت انس رضی القدعنہ ہے روایت ہے کہ رسول القد مُکُلُفُتُم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ملا ہوا تھا۔ آپ مُکُلُفُتُم کے دائیں جانب ایک اعرائی تھااور ہائیں جانب حضرت ابو بکررضی القدعنہ تھے۔ آپ مُکُلُفُتُم نے پیااور پی کراس اعرائی کو دیا اور کہا کہ دائیں جانب والامقدم ہے۔ (متفق علیہ) شب کے معنی ہیں ملایا گیا۔

تخ تك مديث (٤٢٠): صحيح السخارى، كتاب الاشربة، ماب شرب اللبن بالماء. صحيح مسم، كتاب

لاشربة، باب استحباب ادارة الماء باللن .

کلمات صدیت: الأیسن عالایس: پہلے دائیں جانب پھر ہائیں جانب یعنی جب کوئی شئے دینی ہویاتقسیم کرنی ہوتو پہلے اس شخص کودی جے نے جواس کے دائیں جانب ہوا در پھر جواس کے دائیں جانب ہو۔

شرب صدید: موئ اعرائی کودیا اور فرمایا کدداکس جانب مقدم ب حالانکه آپ مختفظ کی باکس حضرت ابو بکرصدیق رضی الله عنه تشریف فرماتے۔ رسول الله مختفظ برمعالے میں عدل فرماتے اور مساوات قائم فرم نے بیبال بھی آپ مختفظ نے عدل و مساوات کی اعلی ترین مثال قائم فرمائی۔ (فتح الباری: ۲/۵۰۔ تحفظ الاحوذی: ۱۹۶۸، شرح صحیح مسلم للنووی: ۱۹۸/۱۳)

ضرورت كے موقع پر باكيں جانب والے سے اجازت لے لے

ا ٢٦. وَعَنُ سَهُ لِ بَنِ سَعُدٍ رَضِى اللّهُ عَنُهُ آنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنُهُ وَعَنُ يَسِارِهِ اَشْهَاخٌ، فَقَالَ لِلْغُلامِ: آتَاذَنُ لِى آنُ أَعُطِى: هَوُلَآءِ؟" فَقَالَ الْغُلامُ: كَاوَاللّهِ وَعَنُ يَسِفِيهِ عُلَامٌ وَعَنُ يَسَارِهِ اَشْهَاخٌ، فَقَالَ لِلْغُلامُ: كَاوَاللّهِ مَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى يَدِهِ. مُتَّفَقٌ الْغُلامُ: كَاوَاللّهِ كَاللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى يَدِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى يَدِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى يَدِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى يَدِهِ.

" قَوُلُه" " تَلَّه " : أَى وَضَعَه وَهَاذَا الْغُلَامُ هُوَابُنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا .

( ۲۹۷ ) حضرت بهل بن معدرضی الله عندے دوایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول الله تُکافِیُّا کو پینے کی کوئی چیز پیش کی گئی آپ ٹاکٹی نے اس میں سے پچھے پیا۔ آپ ٹاکٹی اے دائیں جانب ایک نوجوان تھا اور بائیں جانب بزرگ بیٹے ہوئے تھے۔ آپ

ن اس نوجوان سے کہ کہ کیاتم اجازت دیتے ہو کہ میں بیان لوگوں کو دیدوں نوجوان نے کہ نہیں اللہ کی قتم میں آپ مُلَاقِعُ کے بانے والے حصد پراپنے آپ پر کسی کوتر جی نہیں دے سکتا آپ مُلَاقِعُ نے وہ بیالداس کے ہاتھ میں دے دیا۔ (متفق علیہ) تلد کے معنی ہیں رکھدیا۔ یہ جو ان حضرت عبداللہ بن عباس رضی الله عنهما تھے۔

تخ تخ مديث (٢١١): صحبح المخاري، كتاب الاشرية، باب هل يستأدن الرجل على يمينه في الشرب ليعطي لاكبر

صحيح مستم كتاب لاسرية، باب استحياب أدارة أبيده بأبس.

كلمات صديف أنادل لى: كيتم بحصاج زت دية بود ادر دراً (بب مع) اج زت دياد

شري حديث:

رسول الله کالگا کوئی مشروب پيش کيا گيه ، آپ کالگا کي دا کيل جانب حضرت عبدالله ، ان عب سرض الله که تا ارمو يدا تقد با کيل اله که تا در وايات ميل ره کرت ميم و تربيت حاصل کررے تھاس سياؤ مری ميں بھی فضل و کمال کي آثار ہو يدا تھے۔ با کيل جانب بھي بررگ تھے۔ روايات ميل ہے کدوہ دھنرت خالد من و ميد تھے۔ آپ کالگا نے بھي پي کر بني ہوا و بنا چا با و حضرت ميد ، متد ، ان عب رضى المت تنها ہے يو چھا جو کہ آپ کالگا کے دا کيل جانب ہي ہي ہي کہ دوا ميں جانب والحق کے اس ميں ہي کہ دوا ميں جانب والے کو ديا ہ سے۔ ابن اجوزی مرمالله فرم ہے ہيں کہ جس واقعہ ميں آپ کالگا کے دا کيل جانب کي دونے کو اکر ہے کہ دوا ميں جنب فيل کے اس ميں ہي کہ دوا ميں ہيں ہي گا گا ہے۔ ابن اجوزی پر چھاليکن اس و تقد ميں آپ نے حضرت عبدالله بن عباس رضى الله گا گا ميں موجود پر رگ تھے وہ بھی حضرت عبدالله بن عباس رضى الله گا گا ميں موجود پر رگ تھے وہ بھی حضرت عبدالله بن عباس رضى الله گا بھا کہ يا اور حضرت عبدالله احکام مشر يعت ہے وہ حصد ملے گا ميں اس ميں اس بي آپ پر کسی کو تا جو درائيس ہوں۔ ايک اور رو بيت ميں ہي کہ حرصہ ملے گا ميں اس ميں اس بي آپ پر کسی کو تا جو درائيس ہوں۔ ايک اور رو بيت ميں ہوں۔ ايک اور رو بيت ميں الله عبد سے کہ باری تمبر ری ہے لين اگر تم چو ہو قالد کو ديوں۔ حضرت عبدالله بن عباس کے قريب ہوں۔ ليکن اس کے عالم و حیث توں سے حضرت عبدالله بن عباس میں میں ہو ہوں کے مناز الفالحين ۔ اور من کسی کے مضرت عبدالله بن عباس کے قريب ہوں۔ ليکن اس کے علاوہ حيث توں سے حضرت عبدالله بن عباس کے قريب ہوں۔ ليکن اس کے علاوہ حيث توں سے حضرت عبدالله بن عباس کے قريب ہوں۔ ليکن اس کے علاوہ حيث توں سے حضرت عبدالله بن عباس کے قريب ہوں۔ ليکن اس کے علاوہ حيث توں سے حضرت عبدالله بن عباس کے قريب ہوں۔ ليکن الفالحين : ۲۰۰۳ کا کہ کے حضرت عبدالله بن عباس کے قریب ہوں۔ ليکن اس کے علاوہ حيث توں سے حضرت عبدالله بن عباس کے قریب ہوں۔ ليکن الفالحين : ۲۰۰۳ کا کہ کے حضرت عبدالله بن عباس کے قریب ہوں۔ ليکن الفالمحين : ۲۰۰۳ کا کہ کے حضرت عبدالله کھر دور الله کا کہ کی میں کر دور کے حضرت عبدالله کے دور الله کا کہ کے دور کے کہ کی کے دور کے دور کے کہ کی کی کر دور کے کھر ہے کہ کی کی کر دور کے کہ کی کی کر دور کے کہ کی کی کر دور کے کہ کی کر کر کے کہ کی کر کر کے کہ کی کر کے کہ کی کر کر کے کر کے کہ



السّاك (۱۱۲)

# كَرَاهَةِ الشُّرُبِ مِنُ فَمِ الْقَرُبَةِ وَنَحُوهَا وَبَيَانُ أَنَّهُ كَرَاهَةُ تَنُزِيُهِ لَاتَحُرِيْمٍ كَرَاهَة مَثَكِره سِمنه لَكَاكُر بِإِنْ پِيغ كَي كراجت بيكراجت بتزيج بي جَرِي كي بيس ب

٢ ٧٦. عَنُ اَبِى سَعِيْدٍ الْـُحُلُرِيّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنُهُ قَالَ : نَهى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ عَنِ الحُتِنَاثِ الْاسُقِيَةِ يَعْنِى اَنُ تُكُسَرَ اَفُواهُمَا وَيُشُرِبَ مِنُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

( ۲۹۲ ) حضرت ابوسعید خدری رضی القد عندے روایت ہے کدرسول القد ملکھ کا ہے مشکیز ہ کا مندموز کراس سے پانی پینے سے منع فرہ یا۔ (متفق عید)

تُونَ عَدِيثُ (٢٢٢): صحيح المحارى، كتاب الاشريه، باب احتياث الاسقيه . صحيح مسلم، كتاب الاشريه، عاب اداب نصعام و بشراب

کلمات حدیث: سسقیة بیمع سفاء بیمزے کا پانی بھرنے کابرتن به تکسر دوهرا کرنا،مندموژنا به احتناث: مشکیزه کامندموژ کراہے نیچے کی طرف جھکالینا تا کداس سے پانی پیاج سکے۔

شرح صدین: رسول الله طالقا نے مشکیزے سے مندلگا کر پانی پینے سے منع فر مایا کہ ہوسکتا ہے کہ مشکیزے میں سے زیادہ پانی آجائے اور حاتی میں انک جائے یا پانی میں کوئی ایک شئے ہوجس سے تکلیف کا اندیشہ ہو چنا نچے مسندانی بحر بن شیبہ میں سانپ کے دوچھوٹے چھوٹے بچے تھے جواس کے پیٹ میں چے گئے اس پر سول اللہ ظالقا نے مشک سے مندلگا کر یانی پیا ، مشک منع فر مایا۔

حدیث مبارک کے الفاظ اس قدر ہیں " نہی عن احت الاسقبة "اس کے بعداختن شے کے عنی ہیں جوز ہری رحماللہ نے بیان کیے ہیں کہ مشکیزہ کا منہ موڑ کراہے نیچ جھکا ہی جائے۔ زہری کے بیان کردہ یہ عنی مدرج ہیں۔ اگر کی محدث کی طرف سے صدیث میں کچھالفاظ بطور تو فیح آگئے ہوں تو الی حدیث کو مدرج کہتے ہیں اور اس داخل کرنے کے ممل کو اور اج کہ جاتا ہے۔ اگر داوی کے بین سے الفاظ شروع میں ہوں تو مدرج الآخر کہ جاتا ہے۔ یہ حدیث مدرج الا اول، اگر درمیان میں ہوں تو مدرج الوصط اور آخر میں ہوں تو مدرج الآخر کہ جاتا ہے۔ یہ حدیث مدرج الا خبر ہے کہ اس میں زہری کے توضیحی الفاظ آخر میں آئے ہیں۔

(دليل الفالحين: ٢٢١/٣\_ فتح الباري: ٣٨/٣\_ تحفة الاحودي: ٦٦٠/٥)

# مشكيز \_ سے مندلگا كرچينے كى ممانعت

٧٢٣. وَعَنُ آبِي هُرَيُوةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ قَالَ : نَهِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنُ يُشُوبَ مِنُ

فِي السِّقَآءِ أُوالِقُرُبَةِ " مُتَّفَقُ عَلَيْهِ .

( ۲۹۳ ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے روایت ہے کدر سول اللہ کا تھا نے مشک یامشکیزے مدر لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا۔ (متنق علیہ)

تخريج مديث (٢٧٣): صحيح البخاري، كتاب الاشربة، باب الشرب من مم السقاء.

كلمات صديث: سقاء: مشك چرك كايانى كايرتن مجع اسقيه . قربة: چهوناسامشكيزه ، جمع قرب.

شرح حدیث: مشک یا مشکیزه کامند چونکه بند بوتا باس لیمکن به کهاس میں بڑا یا کوئی ایسی چیز آجائے جس سے تکیف ہویا پائی کامند بند ہونے کی وجہ سے اس کے مند میں ہو پیدا ہوجائے اور پینے والے کواس طرح پینے سے ناگواری ہو۔ چنا نچہ حفرت عائشہ ضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث میں یہی وجہ بیان کی گئی ہے یا مشک سے پائی زیادہ آجائے اور پینے والے کے مگلے میں پھندالگ جائے یا اس کے کپڑے بھیگ جائیں ابن العربی فرماتے ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی وجہ ہوکر اہت کے لیے کافی ہے۔

(فتح الباري : ٣٩/٣\_ روضة المتقين : ٢٩٩/٢\_ دليل الفالحين : ٢٢٢٣)

# ضرورت کے موقع پر مندلگا کرپینے کی اجازت

٧٦٣. وَعَنُ أُمِّ قَابِتٍ كَبُشَةَ بِنُتِ قَابِتٍ أَخُتِ حَسَّانَ بُنِ قَابِتٍ رَضِى اللَّهُ عَنُهُمَا قَالَتُ : دَحَلَ عَلَى وَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنُ فِى قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَآئِمًا، فَقُمْتُ إلى فِيهَا فَقَطَعْتُهُ وَوَاهُ السَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ السَّهُ عَلَيْهِ السَّهُ عَلَيْهِ السَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَتَبَّرَكَ بِهِ وَتَصُونَهُ عَنِ الْإِبْتِذَالِ : وَهَذَا الْحَدِيثُ مَحْمُولُ عَلَى بَيَانِ الْجَوَاذِ : وَالْحَدِيثَ مَحْمُولُ عَلَى بَيَانِ الْجَوَاذِ : وَالْحَدِيثَانِ السَّابِقَانِ إِبْيَانِ الْأَفْضَلِ وَالْآكُ مَا عُلِمٌ .

تخريج ميث (٢٢٢): الجامع للترمذي، ابواب الاشربه، باب ما جاء في الرخصة في اختمات الاسقية .

کلمات حدیث: من فی قربة معلقة : اللی جوئے مشکیزے کے منہ ہے۔

شرح حدیث: رسول الله ظاهر نے لکے ہوئے مشکیزے سے کھڑے ہوکر پانی پیا۔اس سے معلوم ہوا کہ کھڑے ہوکر پانی بینا جائز

باورجواحادیث تب ملافظ کے مشکیزے سے پانی پینے کے بارے میں ہیں ان سب میں یہی ہے کدمشکیزہ مظاہوا تھا۔ ابن العربي رحمه ن نے فرو یا ہے کمکنن ہے کہ آپ ملاقی نے ضرورة مشکیزے سے پانی بیا ہویا وہ بہت ہی چھوٹا مشکیز و ہو۔ (اداوة) اور می نعت کی حدیثیں اس صورت سے متعلق میں جب مشکیز ہ برا ہو کہ اس میں زیادہ احتمال ہے کہ وکی مضرت رس پیزیانی میں سگئی ہو۔

(روصة المتقيل ٢ .٣٠٠ دبيل الفالحس: ٣٢٢ ٣)



البّاك (١١٣)

طريق اسسالكين نردو شرح رياض الصالعين ( جلد دوم )

# بَابُ كِراهةِ النَّفُخِ فِي الشَّرابِ **بانی میں پھونک مارنے کی ممانعت**

210. عَنْ آبِي سَعِيْدِ الْخُدُرِيِّ رَضِى اللَّهُ عَنْهُ آنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَ النَّفُخِ فِى الشَّرَابِ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَلْقَذَاةُ اَرَاهَا فِى الْإِنَاءِ؟ فَقَالَ "اَهْرِقُهَا قَالَ: اِنِّى كَارُوى مِنْ نَفْسٍ واحِدٍ؟ قَالَ: "فَابِنِ الْقَدْحَ إِذًا عَنْ فِيْكَ" رَوَاهُ التِّرُمِذِي وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

( حمرت ابوسعید خدری رضی الله عند ہے روایت ہے کہ نبی کریم ظاهر نے پینے واں چیز میں پھونک ، رنے ہے منع فر مایا۔ایک مخص نے عرض کیا کہ بعض اوقات برتن میں کوئی تکا وغیرہ ہوتا ہے آپ ٹالٹا نے فر مایا کداس پانی کو گرادو۔اس نے عرض کیا کہ میں میں سیراب نہیں ہوتا آپ نے فر مایا کداس مند سے برتن کو جدا کر کے سانس میں سیراب نہیں ہوتا آپ نے فر مایا کداس مند سے برتن کو جدا کر کے سانس میں سیراب نہیں ہوتا آپ نے فر مایا کداس مند سے برتن کو جدا کر کے سانس الے اور داس حدیث کوتر ندی نے روایت کیا ہے اور حسن منج کہا ہے )

تخريج مديث (٢٦٥): الجامع للترمذي، الواب الاشرلة، باب كراهية اللفخ في الشرب

كلمات حديث: اهرقها: التركرادو اهراق (باب افعال) رانا الى لا أروي: مين سيراب نبين بوتا روي ريا (بب سمع) سيراب بوتا وأن القدر بياله كوجدا كردو أمان وجداكيا ...

شرح مدید: رسول القد طاقع نے پانی میں چھونک مارنے ہے منع فر مایا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ آ دی کے منہ میں بو ہو یاس کے معدے میں بخارات ہوں جن سے پانی میں اثر پیدا ہو جائے۔ اگر پانی میں تکا وغیرہ ہوتو برتن جھکا کر پانی میں اثر پیدا ہو جائے۔ اگر پانی میں تکا وغیرہ ہوتو برتن جھکا کر پانی گرادیا جے زیادہ شکے وغیرہ پڑے ہوں تو سازا گرادی۔

تین مرتبرسانس بے کریانی پیتاجا ہے اور پانی کو چوس کر بیتا جا ہے کہاس طرح پانی حوشگوار مزید اراور راحت دینے والا محسوس ہوگا۔
( عدد بار مود بار

#### برتن میں چھونک مارناممنوع ہے

٢ ٧ ٤. وَعَنِ ابُنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنُ يُتَنَفَّسَ فِى الْإِنَآءِ اَوْيُنْفَخَ، فِيْهِ : رَوَاهُ التِّرُمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْتُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ!

(۲۶۶) حضرت عبداللد بن عباس رضی اللد عنهاہے روایت ہے کہ نبی کریم ظُلُطُوّانے پانی کے برتن میں سانس بینے سے یا پھونک ، رنے سے منع فر مایا۔ (ترفدی نے روایت کی اور کہا کہ بیرحدیث حسن ضیح ہے) م المام المام المامع المامع المامع المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام المام ا

كلمات مديث: نهى ان يتنفس عى الإناء: برتن على سانس ليخ سيمنع قر مايا

شرح مديث: پانى كے برتن ميں سانس لينے يا چوتك مارنے منع فرمايا اى طرح كرم كھانے يا چينے كى چيز ميں چھوتك نبيس ، رنا

چاہے بلکداس کے معند اہونے کا انتظار کرنا جا ہے۔ اگر برتن میں کوئی تنکا وغیرہ ہوتو اسے گرادیا جائے یا تیمجے سے نکال دیا جائے۔

(روصة المتقين: ٢٠١/٢ ـ دلين العالحين: ٣٢٤/٣)



الناك (١١٤)

حفزت كبشە سے مروى حديث پہلے گزر چكى ہے۔

ماءِ زَّم كَمُرْ *بِينِ كَلَّا جَازَت* ٤٧٤. وَعَنِ ابُنِ عَبَّاسٍ وَضِى اللَّهُ عَنْهُ مَا قَالَ: سَفَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ مِنْ وَمُوْمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

( ٢٦٧ ) حضرت عبدالله بن عباس رضى الله عنها الله عنها الله عنها الله عن الله عنها كالله الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله عنها الله اے کھڑے ہوکریا۔ (متفق علیہ)

م الله الشربة عنه المناه عنه المناه المناه المناه المناه المناء المناه المناء والمناء والمناء المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المناه المنا باب في الشرب من زمرم قائماً .

كلمات وحديث: سقيت: من في بلايار سقى سقياً (باب ضرب) بلانار

شرح حدیث: امام خطابی رحمه الله نے فرمایا مکه مرمه میں آپ مُلَقِقًا زمزم پرتشریف لے محتے اور وہاں کھڑے ہوکر پانی پیا کیونکہ از وحام تھااورلوگوں کی کشرے کی وجہ ہے بیٹھنا معد رتھا۔امام سیوطی رحمہ الله فرمائے ہیں کہرسول اللہ مُکافِئا نے بیان جواز کے لیے کھڑے موكريانى بياياس ليه كدوبال بيض كاجكد نتقى يا بيض ك جكد تلي تقى -

روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عندے کھڑنے ہوکر پانی پیا اور فر مایا کہ لوگ کھڑے ہوکر پانی پینا مکر وہ سجھتے ہیں حالانکدرسول اللہ الله فی ای طرح کیاجس طرح میں نے کیا۔

(تحفة الاحوذي: ٥/٠٥٠\_ روضة المتقين: ٢٠٢٣\_ فتح الباري: ٣٦/٣)

# ضرورت کے موقع پر کھڑے ہوکر پینا جائز ہے

٧٦٨. وَعَنِ النَّوَالِ بُنِ سَبَرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : ٱتَّى عَلِيّ رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ بَابَ الرُّحْبَةِ فَشَرِبَ قَآئِمًا وَقَالَ : اِنِّي رَايُتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ فَعَلَ كَمَارَا يَتُمُونِي فَعَلْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

( ۲۸۸ ) حضرت نزال بن سره رضی الله عند سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی الله عند باب الرحبة عے اور کھڑ جے موکر پانی پیا اور فرمایا کہیں نے رسول الله منافق کواس طرح کرتے ہوئے دیکھاجس طرح تم مجھے کرتے ہوئے دیکھر ہے ہو۔ (ابخاری) م كا عديث (٢٦٨): كتاب الاسرية، باب الشرب قائما.

كلمات صديث: رحمة كلي زين محن وحمة نوادى . وادى كدرميان ياني كزرن كي جكه جع رحاب .

شررج حدیث: عام حالات میں مسنون طریقہ ہے کہ بیٹی کرپی نی بیاج ئے لیکن اگر کوئی ایساموقعہ ہو کہ بیٹینے کی جگہ نہ ہویالوگول کا از دھام ہویا کوئی ورمجبوری ہوتو کھڑے ہوکر پنی بین جائز ہے۔ امام قرطبی رحمہ ابتد فرماتے ہیں کہ معلاء میں ہے کسی نے بھی کھڑے ہوکر پانی چینے کی ممانعت وحرمت پرمحمول نہیں کیا ہے۔ بلکہ کہا گیا ہے کہ کھڑے ہوکر پانی چینے کی ممانعت وحرمت پرمحمول نہیں کیا ہے۔ بلکہ کہا گیا ہے کہ کھڑے ہوکر پانی چینے کی ممانعت کے لیے ہے کیونکہ پیٹھ کریانی پین زیادہ بہل اور آسان ہے اوراس میں پھندا لگنے کا امکان بھی کم ہے۔

(روضة المتقير: ٣٠٣/٢)

ہلکی پھلکی چیز کھڑے ہوکر کھانے کی اجازت ہے

٩ ٧٤. وَعَنِ ابْنِ عُسَمَرَ رَصِى اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّانَاكُلُ عَلَىٰ عَهُدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسَدَّمُ وَنَحُنُ نَمُشَى وَنَشُرِبُ وَمَحُنُ قَيَامٌ رَواهُ التَّرُمَذِيُّ وقَالَ. حَدَيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

( ۲۹۹ ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہا ہے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ مُکاٹیٹا کے زمانے میں چلتے چلتے کھا لیتے اور کھڑے کھڑے یانی لی بیتے۔(اس حدیث کوتر نہ کی نے روایت کیا ہے اور کہاہے کہ بیصدیث حسن صحیح ہے۔

تخريج مديث (٢٦٩): الجامع للترمدي، الواب الاشرية، باب ما حاء في النهي في الشرب قائما

کلمات حدیث: علی عهد: زمانه مین ۱۱ دورمین به

شرح حدیث:

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو اعادیث مبارکہ کھڑے ہوکر پانی پینے کی مم نعت کے بارے ہیں ہیں وہ بیان کر اہت تنزیبی کا بیان ہے یعنی کھڑے ہوکر پانی بین مکر دو تنزیبی ہا اور جواعادیث کھڑے ہوکر پانی پینے کے بارے میں ہیں وہ بیان جواز کے لیے ہیں اور سنت بنوی ماٹلی کی متعدد مثالیں موجود ہیں مثلاً وضوء میں طریقہ مسنون یہ ہے کہ تین تمین مرتبہ اعضاء دھوئے جاکمیں گئی آپ ماٹلی کی متعدد مثالیس موجود ہیں مثلاً وضوء میں طریقہ مسنون یہ ہے کہ تین تمین مرتبہ بھی اعضاء وضوء کو دھویا جو جواز کو بیان کرنے سے ہے۔ ای طرح آپ ماٹلی آپ ماٹلی آپ ماٹلی آپ ماٹلی اور متحب پر مواضب فرایا کو بین مرتبہ بھی اعضاء ومرتبہ فرمائے۔ اور اس براس میں اصول سے کہ افضل اور مستحب پر مواضب فرمایا کرتے تھے اور جواز بیان کرنے کے لیے ایک یا دومرتبہ فرمائے۔ اور اس پر مستقل ممل نہ ہوتا چنا نچھ کر تھا ، اکثر آپ ماٹلی کا مینا بیٹھ کرتھا ، اکثر آپ کا وضوء اعضاء کو تین تمین مرتبہ دھون تھا اور اکثر آپ ماٹلی کا طواف نبدل تھا۔ (شرح صحبح مسمد لسوزی ۱۳۰۳)

## رسول الله تلفظ كابيني كربينا

• ٧٤. وَعَنُ عَمْرِوبُنِ شَعَيْبٍ عَنُ آبِيْهِ عَنُ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ غَنْهُ قَالَ رَآيُتُ رَسُولَ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ

عَلَيْه وَسَلَّمَ يَشُرَبُ قَائمًا وَقَاعِدًا ﴿ رَوَاهُ التَّرُمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْتُ حَسَنٌ صَجِيعٌ

( ٠ > > ) حضرت عمرو بن شعیب أز والدخود أز جدخو درضی الله عنهم روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کا تلاثم کو کھڑے ہوکراور بیٹے ہوئے دونوں حالتوں میں پانی پیتے ہوئے دیکھا ہے۔ (اس حدیث کوتر مذی نے روایت کی اور کہا کہ بیصدیث حن سی ہے)

تْخُرْتُ عديث ( 44 ): الحامع للترمذي، ابواب الاشربة، باب ما جاء في الرخصة في الشرب قائماً.

شرح حدیث: طرانی نے حضرت عا کنٹہ رضی اللہ عنہا ہے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ مکا گاگا کو ہیھے ہوئے اور کھڑے ہوئے دونوں حالتوں میں پانی پینے دیکھا۔ بیصدیث بیٹی نے مجمع الزوائد میں ذکر کی ہے اور طبر انی نے ادسط میں ذکر ک ہے۔خطابی،ابن بطال اور امام نووی رحمہ اللہ کے نزدیک ممانعت کی احادیث کراہت تنزیبی پرمحول ہیں اور کھڑے ہوکر پانی پینے ک احاديث بيانِ جوازك ليم إلى (تحمة الاحوذي: ٥/٥٥)

## کھڑے ہوکریننے کی ممانعت

ا ٧٧. وَعَنُ أَنْسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهِي أَنُ يَشُرَبَ الرَّجُلُ قَـآثِـمًا. قَـالَ فَسَادَةُ : فَقُلُنَا لِأَنْسِ : فَأَلاَ كُلُ؟ قَالَ ذَلِكَ آشَرُّ. أَوُاخُبَتْ. رَوَاهُ مُسُلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُ ۖ أَنَّ النَّبِيُّ صلَّى اللَّهُ علَيْهِ وسلَّم زجرَ عنِ الشُّرُبِ قَائِمًا .

( ۱ >> ) حضرت انس رضی الله عند ، روایت ب کدانهول نے کہا کہ نبی کریم اللہ اے کھڑے ہوکریانی پینے سے منع فرمایا قنادہ کہتے ہیں کہ ہم نے انس سے کہا کداور کھڑے ہو کر کھانے کے بارے میں کیا ہے تو انہوں نے فرمایا بیاس سے بھی زیادہ براہے۔ (مسلم) ایک اور روایت میں ہے کدرسول الله مال الله مال کا اللہ اللہ مال کے اس میں ہے برسرزش فرمائی۔

م المرب قائما . صحيح مسلم، كتاب الاشربة، باب كراهية الشرب قائما .

كلمات حديث: أشر: زياده براء زياده برا اشر : أنس : انعل الفضيل كاصيفه بهمره كثرت استعال عدف بوكيا اورشر بوكيا چومتعمل ہے۔ شربمعنی مصدر برائی جمع شرور۔ شویر: براکام کرنے والا۔ جمع اشواد ، رحر: سرزش کی ، تنبیدی - زحو عل کدا: سمى كام سے تعبيدكر كے زورسے روكتار زاحر: روكنے والاجع زواحر.

شرح مدید: امام این القیم رحمداللہ نے فرمایا ہے کہ کھڑے ہو کریانی پینے کے کئی مفاسد ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس طرح پینے والے کوسیرانی حاصل نہیں ہوتی اور جگر کو بیموقع نہیں ملتا کہوہ پانی کوجسم کے تمام حصوں میں پہنچائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ پانی تیزی سے براوراسته معدہ میں چلاج تا ہے اور معدہ کو تھنڈا کر کے نظام ہفتم کومتنا ٹرکرتا ہے۔ بہر حال اسوء حسنہ یہی ہے کہ آپ مُنافِقًا بینے کر يانى نوش فرمات سطاور يبى عادت شريفة تحى (شرح صحيح مسم للووي: ١٦٤/١٣ ـ روصة المتقير: ٣٠٥٠٢)

## بھولے سے کھڑے ہوکر ہے توقے کردے

الله عليه وسلم. "لايشربن أحد من الله على الله على الله عليه وسلم. "لايشربن أحد منكم قائما، فمن نسبى فليستقىء . رواه مسلم.

( ۷۷۲ ) حصرت ابو ہر یرہ رضی المدعنہ ہے روایت ہے کدرسول الله طَالْقُوْ ان کیتم میں سے کوئی شخص کھڑے ہو کر پی فی نہ ہے ورا گر بھول کر پی لے نہ ہے ورا گر بھول کر پی لے نہ اسلم )

تَخ تَج مديث (221): صحيح مسم، كتاب الاشرية، باب كراهية لشرب قائما.

كمات مديث: وبيستقى: ات يا ي كدق رد ــــ

شرح حدیث:

قرک کا تکام منی پراستجاب ہے، امام نووی حمد الند تع الی فرماتے ہیں کداگر کسی نے کھڑے، وکر پی فی ہی تو مستحب
ہیں کہ ماہ عکا اس امر پرا نفاق ہے کہ کھڑے ہوکر پانی پینے والے پر قے کرنا الازم نہیں ہے۔ لیکن اس کا جواب ہیہ کہ کھڑے ہوئر پانی پینے والے پر قے کرنا الازم نہیں ہے۔ لیکن اس کا جواب ہیہ کہ کھڑے ہوئر وہ والے پر قے کرنا الازم نہیں ہے۔ لیکن اس کا جواب ہیہ کہ کھڑے موجود ہے اور حافظ ابن ججر رحمہ المتدفر ، تے ہیں کہ قاضی عیاض کے کلام سے ہیا مل ہم نہیں ہوتا کہ وہ استحب ہے کداس کی تاکید ہیں ہیں ۔ دراصو ، قاضی عیاض کے کلام سے ہیا مل ہم نہیں ہوتا کہ وہ استحب کے قائل نہیں ہیں۔ دراصو ، قاضی عیاض نے اس حدیث میں حضرت انس رضی مقد عنہ ہے روایت کرنے والے رادی تق دہ بی جن پر تد لیس کی تہمت ہے لیکن اس کا جواب ہیہ ہے کہ یہاں ان کے ساع کی دیمل موجود ہے کدانبوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بی پر پھیا کہ کھڑے ہوکہ کھڑے اس کے بار سیس کیا تھم ہے؟ تدلیس کے معنی ہیں راوی کا اس طرح حدیث روایت کرنا جیسے اس نے اپنی بیش روسے نی ہوحال نکداس کا سنی ثابت نہ ہو۔ (شرح صحبح مسم للنووی ۱۳۰۰۔ دلیں اعدالحس ، ۲۷۷۳)



النتاك (١١٥)

# بَابُ اِسُتِحْبَابِ كُونِ سَاقِى الْقَوْمِ اخِرَهُمْ شُرُبًا پلانے والے كيلئے سبسے آخريس پينے كااسخباب

٣٤٤. عَنُ آبِي قَتَادَ ةَ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي كَرِيْمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "سَاقِي الْقَوْمِ
 اخرُهُمُ" بَعْنِي شُرْبًا، رَوَاهُ البّرُمِذِي وَقَالَ حَديثٌ حَسُنٌ صَحِيتُح .

( ۷۷۳ ) حضرت ابوق دہ رضی امقد عنہ ہے روایت ہے کہ نبی کریم ظالھڑانے فر مایا کہ لوگول کو پلانے والا سب سے آخر میں پیئے۔ ( تر مذی نے روایت کیا اور کہا کہ بیصدیث حسن سیج ہے )

تَحْ يَحْ صِينَ (٤٤٣): الحامع للترمدي، الواب الأشرلة، باب ما حاء ان ساقى القوم أحرهم.

کمات مدین: سافی: پلانے والا۔ سقی سقیا (بببضرب) پلانا، آخر، پچھلا، آخریس آنے والا۔ سخرت کو آخرت اس سے کمات مدین کے بعد سے والی ہے۔

شرح عدیث: اخلاقِ حسنه اوراسلامی آواب کا تقاضایہ ہے کہ جب کوئی دوسروں کو پانی یدودھ بلائے یان کی مہمان داری کرے تو خودسب ہے "خرمیں پینے یا کھائے ،وراپ آپ کواس بلانے یا کھلانے کے دوران سب کا خادم تصور کرے۔اہل صفہ کے دودھ بلانے کا واقعہ میں ہے کہ رسوں اللہ مُناکھ اُنے نے حضرت ابو ہر یہ وضی اللہ عنہ کو دودھ کا پیالہ دیا اور فر مایا کہ سب کو پلاؤ۔ آپ نے سب کو بلایا اور سب سے آخر میں خود پیااوراس کے بعدرسول اللہ مُناکھ اُنے بی ہوائی میا۔

اس حدیث ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی کے ذمیر مسلم نول کی کوئی خدمت ہو یا مسلمانوں کی کوئی مصلحت ہوجس میں وہ خور بھی شریک ہوتو پہلے سب مسلمانوں کی مصلحت کی بھیل کرے اور ''خریل اپنی مصلحت کی جانب نظر کرے۔

(تحقة الاحودي . ٥ ٦٦٦\_ روصة المتقيل . ٢ ٣٠٦)



لسّاك (١١٦)

نَابُ جَوَازِ الشُّرُبِ مِنُ حَمِيْعِ الْاوَانِيَ الطَّاهِرَةِ غَيْرُ الذَّهَبِ وَالْفِضَةِ وَحَوَازِ الْكُرِعِ
وَهُوَ الشُّرُبُ بِالْفَهِ مِنَ النَّهُرِ وَغَيْرِه وَ بِغَيْرِ إِنَاءِ وَ لَا يَدِ وَ تَحُرِيُهِ اِسْتَعَمَّالِ اناء الذَّهِبِ
وَ الْفِضَّةِ فِي الشُّرُب وَ الْاَكُلِ وَ الطَّهَارَةِ وَ سَا يَرِ وُجُوهِ الْإِسْتِعُمَال
مَمَام بِلَك برتنول سِي السَّرو فِي الطَّهَارَةِ وَ سَا يَر وُجُوهِ الْإِسْتِعَمَال
منبروغيره سِي بغير برتن اور بغير باته كمندلكاكر بينا جائز ہے، جاندی سونے کے برتنول كا استعال
مام بارت میں اور بركام میں حرام ہے
کھانے چنے میں طہارت میں اور بركام میں حرام ہے

٣-٧٥٠. عَنُ أَسِ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ قَالَ: حَضرَت الصَّعوةُ فَقَامَ مَلْ كَان قريب الدَّار الى الهبه و بقى قَوْمٌ فَأْتِى رَسُولُ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عَلَيْه وسلَّمَ نَمِحُضِ مِّنُ حجارةِ فَصغُرَ الْمُحُضِ انْ يَبْسُط فَيْه كَفَه ، فَتُوضَا اللَّهُ عَلَيْه وسلَّمَ نَمِحُضِ مِّنُ حجارةِ فَصغُرَ الْمُحُضِ انْ يَبْسُط فَيْه كَفَه ، فَتُوضَا اللَّهُ عَلَيْه وسلَّمَ دَعَا بانا عَ مَنُ مَاءٍ ، فاتى بقدح رحراح فيه شيءٌ مَنُ مَاءٍ ، فوصع اصابعه في الله عَليْه وسلَّمَ دَعَا بانا عَ مِّنُ مَاءٍ ، فاتى بقدح رحراح فيه شيءٌ مَنُ مَاءً ، فوصع اصابعه في فيه . قال الله علمُ عليه اللهُ عَليْه الله المَاء ينبُعُ مَنُ بَيْن اصابعه ، فحرراتُ من توصَا مانيُن السَّة عَليْه وسلَّم اللهُ عَليْه الله المَاء ينبُعُ من بَيْن اصابعه ، فحرراتُ من توصَا مانيُن السَّة عَليْه اللهُ عَلَيْه اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْه اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْه اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُه

( ۲۷۲ ) حفرت انس منی امتدعنہ ہے ۔ ویت ہے کہ نیاز کا وقت ہو کی توجمن کے گھر قریب تھے وہ گھ چھے گئے ور چھوؤ کے باق رہ گئے ۔ رہوؤ کے ۔ رسول امتد خلاکھا کے پاس پھر کا ایک برتن لدید گیا وہ برتن تا مجھونا تھا کہ اس میں ہنسی بھی نہیں بھیل سکتی تھی۔ ساسے سب نے وضوء کر رہا ہے گئے وہ بھی کہ تھے ، انہوں نے بتایان سے بھی الدر ( متفق مدید، بیاعا نے بن ک بیں )

ایک اور راویت جو بخاری اور مسلم دونوں نے رویت کی ہے ہے کہ بی کریم طاقط نے پانی کا برتن منگوایا، آپ طاقط ہے پاس یک برتن ایا گیا جس کا مند کھلہ جواتھ اور اس میں تھوڑا ساپانی تھا۔ آپ نے س میں اپنی تکلیاں ڈبودیں۔ حضرت نس رضی اللہ عند بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ پانی آپ مطاقط کی انگیوں سے بال بہاہے۔ وریس نے وضوء کرنے والوں کا انداز وگایا تو وہ ستر سے کی کے درمیان تھے۔

تخریخ مدیث (۲۷۴): صحیح سحاری، که با دوصوء، بات بعسل و انه صوء فی المحسب و فسر ما مدین المحسب و فسر و المحسب و فسر و محسر و محسر و مسمد کتاب نقصائل، باب فی معجر با سی کاهیم

کلمات صدید: سست حصت کیم کابرتن و سست مده کفه به برتن ای قدر چهواه تفاکه ای میں بھیم بھی پھیوا کرنہیں رکھی جائنتی تھی۔ معررت میں نے اندازہ کیا۔

طریق السنالکین ردو شرح ریاض انصالعین ( جند دوم )

شرح حدیث:
منماز کاوفت قریب آیا، جن کے گھر قریب تھے وہ گھزوں میں چلے گئے اور سیح بخاری کی ایک روایت میں ہے کے نماز
عصر کاوفت آگیا اور وضوء کے بیے پانی نہیں تھا اور ایک اور روایت میں ہے کہ بی کریم ناٹیڈ کا پنے اصحاب کے ساتھ کہیں تشریف ہے گئے
جنے رہے کہ نماز کاوفت آگی اور وضوء کے لیے پی نی نہیں مد ، در مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ بی کریم ناٹیڈ کا اپنے اصح ب کے ساتھ ذور ا
تشریف لے گئے مجدوبال سے تھوڑے سے فاصلے پڑھی۔ آپ ماٹیڈ کھی پاس پانی کا ایک برتن دایا گیر جوات چھوڑ تھ کہ اس میں تھیلی بھی
بھیلا کرنہیں رکھی جاستی تھی۔

رسول القد ظافی کے برتن میں اپنی انگلیاں ڈال دیں اور آگشت ہائے مبارک سے پی نی نکلنے لگا اور ستر اس آ دمیوں نے وضوء کر سے حجے بنی ری کی روایت ہے کہ میں رسول الله طافی نے وضوء کیا اور پھراپنی چارانگلیاں پی فی میں ڈال دیں اور لوگوں سے فرمایا کہ سب وضوء کر میں ادر سب نے وضوء کر دیا۔

امام قرطبی رحمدالقد فرماتے ہیں کدرسول القد مُلِاقِلُ کی انگشت ہائے مبارک سے پانی ، بلنے کا واقعہ متعدد مرتبہ پیش آیا اور بار ہا می مجز ہ نطا ہر ہوا اور بیا بیامنفر دمجز ہ ہے جوانبیاءِ سابقین میں ہائے سی کوئیس ملا۔

(فتح الباري ٢٨٦/١ ع رشاد الساري: ٣٨٦/١)

## پیتل کابرتن استعال کرنا جائزہے

٥٧٥. وعنُ عبدِ اللَّهِ بُنِ زَيْدٍ رضِيَ اللَّهُ عنهُ قَالَ . آتَامَا النَّبِيُّ صمَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسلَّمَ فَاَخُر جُنا لَهُ مَآءً فِي تَوُرِ مِّنُ صُفُرٍ فَتَوَضَّاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

" الصَّفُرُ" بِضَمِّ الصَّادِ، وَيَجُوُرُ!" كَسُرُهَا، وَهُوَ النَّحَاسُ: "وَالتَّوُرُ" كَالْقَدَحِ وَهُوَ بإلتَّآءِ الْمُثنَّاةِ مِنْ فَوُقِ.

( ८८**८** ) حضرت عبدالقد بن زیدرضی القد عند ہے روایت ہے کنے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ملکھا ہورے پاس تشریف لائے ہم نے تا ہے کے ایک پیالہ میں پانی چیش کیا اور آپ ملکھا تھا ہے اس سے وضو وفر ہا سا۔ ( بخاری )صفر . تا نبا ، تو ربیالہ۔

تخ تخ مديث (244): صحيح المحارى، كتاب الوصوء، باب الوصوء من التور

راوی حدیث: حضرت عبداللہ بن زیدرضی اللہ عند نے ہجرت نبوی مُکاتفاً کے بعداسار م قبول کیا <mark>17</mark> مصیں شہید ہوئے۔

(اسد العابة في معرفة الصحابة: ٣ ،١٦٨)

كلمات حديث: تور من صفر: تابني كاپياله

شرح صدیث · صدیث مبارک سے معلوم ہوا کردھ ت کے برتن وضوءاور کھانے پینے میں استعال کیے جا سکتے ہیں۔

(فتح ساري ۲۶۶۱)

## رسول التدعظظ كوتصنداياني بسندتها

٢٤٧. وَعَنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلِ مِّنَ الْكَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَالْعَلَيْهُ وَالْعَلَامُ وَالْعَلَيْهُ وَالْعَلَامُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْكُوا عَلَمُ وَالْعَلَمُ

( ۲۷۷ ) حضرت جاہر رضی امتد عنہ ہے روایت ہے کہ رسول امتد مانظیم ایک نصاری کے پاس تشریف لے گئے اور آپ مانظیم کے ساتھ ایک صحافی بھی متھے۔ رسول امتد مخلفیم نے فر مایا کہ اگر تمہارے مشکیز ہے میں رات کا پانی ہوتو ویدو ورنہ ہم مندلگا کر پی کیس۔ ( بخاری ) شس کے معنی ہیں مشکیزہ۔

تخ تك صديث (٢٤٢): صحيح المحاري، كتاب الاشربه باب شرب البس بالماء

شرح حدیث:

رسول امتد مخافی است ایک ساتھی کے ساتھ ایک انصاری کے بہاں شریف لے گئے۔ جوصہ حب رسول امتد مخافی استی میں التیبان سے دہ حوال میں مخافی استی التیبان سے سے سیری کا دفت تھا، وہ اپنیا بیا خیس میں پانی دے دہ ہوا ہوا ہی ہے میں التیبان سے سے سیری کا دوت تھا، وہ اپنیا بی میں پانی دے در بہت میں التیبان سے سے سیری کا میں التی این میں در سے کا شخار پانی میں استی کی باغ میں جو پانی گزر رہا ہے اس میں سے پی لیس نہوں نے عرض کیا یہ رسول التد! میر ب پاس شن میں رات کا شخار پانی ہے۔ سے عمریش (چھر) کی جانب تشریف لے گئے انہوں نے بیا ہے میں شخار پانی لیا، در اس پر بکری کا دود ھدو ہا، ورضد مت افدس میں پیش کی اور پی کر بیا یہ واپس کر دیا جس میں سے ان صحب نے بیا جو آپ مخافی اللہ عیا ہے۔ ( یعنی حضرت، بو بکر رضی التد عنہ )

ابن المبلب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گری کے دنوں میں شندا پانی اللہ کی خمت ہاور رسول اللہ ظائف نے شند پانی طلب کر کے پیا اس لیے شندا پانی پینے میں کوئی حرج نہیں ہے اور تر ندی نے حضرت ابو ہر ہو وضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب روز قیامت بندہ سے سوال ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا میں نے تجھے تندرست جسم عطا نہیں کیا اور تجھے شندے پانی سے سیرا بنیس کیا۔اس سے معلوم ہوا کہ شند ایا نی ایک بری نعمت ہے اور اس کے ہارے میں سوال ہوگا۔

(فتح المناري: ٣٤/٣ عمدة القاري: ٢٨٢,٢١ روصة المتقين ٢٠٩/٢ دليل الفالحين ٢٣١٠٣)

## سونے چا ندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت

٧٧٧. وَعَنُ حُدْيُفَةَ رَضِيَّى اللَّهُ عَنُهُ قَالَ : إنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيُرِ

وَاللَّهِ يُبَاجِ وَالشُّرُبِ فِي انِيَةِ اللَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ: ''هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاحِرةِ .'' مُتَّفَقّ عَلَيْه .

(۷۷۷) حضرت حذیفه رضی القدعنه سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول الله طاقاتی نے ہمیں حریر وو یہاج کے پہنے سے اور سونے جو ندی کے برتن میں پانی پینے سے منع فر مایا اور فر مایا کہ میہ چیزیں کا فروں کو دنیا میں دی گئی ہیں و جہبیں مخرت میں ملیس گ۔ (منفق علیہ)

مرح الماس المرير وافتر شه للرحال صحيح البحاري، كتاب لماس، باب لس الحرير وافتر شه للرحال صحيح مسلم،

كتاب الساس، بات تحريم استعمال آناء الدهب و الفضة .

كلمات صديف: ديباح اكي شمكاريشي كيرارجع ديابع.

شرح حدیہ:

عورتوں کو پہننا جائز ہے اور ہی طرح آپ مالا قائم نے مردوں کو ریٹم اور دیبان کے اب سے منع فر مایا۔ یعنی بیتھم مردوں کے ساتھ خاص ہے اور عورتوں کو پہننا جائز ہے اور ہی طرح آپ مالا قائم نے سونے اور چ ندی کے برتوں میں کھانے اور پینے سے منع فر مایا اور فرمایا کہ بیاشیہ اس دنیا میں کا فروں کے لیے ہیں اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ آخرت میں عطا فرما کمیں گے۔ بلکہ الند تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو الی تعتیں عطا فرما کمیں گے۔ بن کوکی کی آئکھنے ندو کھا ہو، اور جن کے ذکر سے کوئی کان آشاہ واور ندوہ بھی کسی کے تصور وخیال میں آئی ہوں۔ وارقطنی اور بیتی نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی الند عنہ اس مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو تفس سونے چاندی یہ سون لگا ہوتو یہ پائی نارجہ بن کراس کے بیٹ میں اثر تارہ گا۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی الند عنداس برتن میں پی نے ہے۔ منع فرمایا جس پرکی جگہ چاندی تی ہو، البت عورتوں کو اس کی اجازت و اس کی این دیاتو آپ رضی الند عندان کی اور طرف کی گھورت میں کہا ہوا ور نے بی نے منع فرمایا جس پرکی جگہ چاندی تی ہو، البت عورتوں کو اس کی اجازت دی۔ حضرت حذیف رضی الند عندی کے برتن میں کھانے اور پہنے ہونے دیا اور فرمایا کہ بہاس کو پہلے بھی منع کر چکا ہوں ور ند میں برتن ند چھینکا۔ رسول الند مُلِقَم نے دو جارت میں کھانے اور پینے سے منع فرمایا ہو نے اور چاندی کے برتن میں کھانے اور پینے سے منع فرمایا ہے۔ کہ میں اس کو پہلے بھی منع کر چکا ہوں ور ند میں برتن ند پھینکا۔ رسول الند مُلِقَم نے اور چاندی کے برتن میں کھانے اور پینے سے منع فرمایا ہو۔

جس برتن میں تھوڑی سے جوندی گلی ہوتو امام ابوطنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس برتن میں پانی پین جائز ہے، بشرطیکہ چاندی والے جھے
کونہ ہاتھ لگے اور زندمنہ لگے۔ اور امام ابویوسف رحمہ اللہ کے نزدیک اس طرح کے برتن میں بھی پانی بینا کراہت سے خالی نہیں ہے اور جو
برتن پورا جاندی کا مواس کا استعال تو کسی بھی حال میں جائز نہیں ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے بھی ایک قول بھی مردی ہے کہ اگر ذرائی
بھی جاندی ہوتو نہ کورہ شرائط کے ساتھ ایسے برتن سے یانی بینا محروہ ہے۔

(فتح الباري: ١١٥٨/٣ ـ عمدة القاري. ٨٦/٢١ روصة لمتقس. ٣١٠/٢)

#### حیا ندی کے برتن میں پینے پروعید

٨٤٤. وَعَنُ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِى اللهُ عَنُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اللَّذِي يَشُرَبُ فِي إِنِيَةِ الْفِضَةِ إِنَّمَسَلِمٍ: إِنَّ اللَّذِي يَاكُلُ فِي إِنِيَةِ الْفِضَةِ إِنَّمَسَلِمٍ: إِنَّ اللَّذِي يَاكُلُ أَوْيَةٍ الْفِضَةِ النَّمَسُلِمِ: إِنَّ اللَّذِي يَاكُلُ أَوْيَشُرَتُ فِي النَّةِ الْفَضَةِ وَالنَّهُ سَبَ وَفَى رِوايَةٍ لَهُ ' "مَنُ شرِبَ فِي إِنَاءٍ مِنُ ذَهَبٍ اَوُفِضَةٍ فَإِنَّمَا يُجَرُجرُ فِي بَطُنِه نَارًا مِنْ جَهَنَّم."

( ٨٨٨ ) حضرت ام سمدرض امتدعنها سے روایت ہے کہ رسول امتد مُلِقَتُمُ ان فر ، یو کہ جو شخص چے ندی کے برتن میں پونی پینے گا تو بیر پونی س کے پیٹ میں ، رجہنم بن کر گر تا رہے گا۔ (متفق عدیہ)

اور میج مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جو تحص جو ندی اور سونے کے برتن میں کھا تا ہے۔۔

اور مسلم کی ایک وررویت میں ہے کہ جس نے سونے اور جاندی کے برتن میں پانی بیااس نے اپنے پیٹ میں جہم کی آ اس جرلی

**تُرْقُ عديث (44٨):** صحيح للحاري، كتاب الاشربة، باب "ببة نفصة صحيح مسلم، كتاب ساس، باب تحريم استعمال اوالي الذهب

کلمات حدیث: اسما بحر حرفی عطمه الدر، وه اپنے پیٹ میں جہنم کی سگ انڈیل رہائے۔ حرجر بحر حری پی کاماک کیمات حدیث چیز کا اس طرح گرنا یا انٹیلنا جس سے آواز پیدا ہو۔ جو '' دمی سونے یا جاندی کے برتن میں کھائے گایا پیئے گا، یہ پانی یاغذاد مکتی ہوئی آگ ہن کراس کے پیٹ میں اترتی رہے گی۔

شرب حدیث: ال امر پرابل اسام کا اجماع ہے کہ سونے ورچ ندی ئے برتن میں کھانا ورپین مردو مورت دونوں ئے ہے جر سے اور گن و کبیرہ ہے اور علاء میں ہے کہ کا اس امر میں اختد ف نہیں ہے، علد مطبی ورام م ووی رحم بہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ اگر برتن میں سونے چاندی کی جھوٹی چھوٹی کچھوٹی کیلیں تگی ہوں اور کم مقدار میں ہوں تو ایسے برتن کا استعمال جائز ہے لیکن حفی فقہاء کے نزدیک ایسے برتن ہے ہوگی یانی بین اس شرط کے مستم جائز ہوگا کہ سونے کی جگدیر نہ ہاتھ گے اور منہ لگے۔

(فتح لدري ٣٠ ٤١ عمدة لقاري ٢١٠ ٢١٠)



# كتباب اللبياس

الشاك (١١٧)

بَابُ اِسُتِحْبَابِ الثَّوُبِ الْاَبْيَضِ وَجَوَازِ الْاَحْمَرِ وَ الْاَحُضِرِ وَ الْاَصُفَرِ وَ الْاَسُودِ وَجَوَازِه مِنُ قُطَنٍ وَكَتَّانَ وَشَعُرٍ وَصُوفٍ وَغَيْرِهَا إِلَّا الْحَرِيُر سفيد كيرُ ہے كے استخباب اور مرخ ، سرً اور كائے كيرُ ہے كا جواز نيز سوائے ريشم كے روكى ، اون اور بالوں وغيرہ كے كيرُ ول كا جواز

# لباس کامقصدستر بوشی ہے

٣٢٣. قَالَ اللَّهُ تَعالَىٰ:

﴿ يَنَبَىٰ ٓءَادَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُولِبَاسًا يُوَرِى سَوْءَ يَكُمْ وَرِيشًا وَلِبَاسُ ٱلنَّقُوىٰ ذَلِكَ خَيرٌ ﴾ الله عَالَ الله عَلَيْكُولِبَاسًا يُوَرِى سَوْءَ يَكُمْ وَرِيشًا وَلِبَاسُ ٱلنَّقُوىٰ ذَلِكَ خَيرٌ ﴾

''اے بنی م اہم نے تم پرلباس اتاراجوتمہاری ستر پوٹی کرتاہے ورزینت بخشا ہےاورلباس تقوی خوب تر ہے۔'' (الاعراف ۲۶۰)

٢٧٥. وَقَالَ تَعَالَى:

﴿ وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَبِيلَ تَقِيحُمُ ٱلْحَرَّ وَسَرَبِيلَ تَقِيكُم بَأْسَكُمْ ﴾ الدر فراياك:

"اورتمهارے لیے کرتے بنئے جوتم کوگرمی ہے بچائیں ورایسے کرتے جوتم کو جنگ ہے محفوظ رکھیں۔" (النحس ۸۱)

تفسیری نگات: دونوں آیات اللہ تو گئی کے اس انعام کے بیان پر شمن میں کہ اللہ تعالی نے انسان کوب سے عطاکیا اور اب سی ہی دو طرح کے عطافر مائے بس زینت یا وہ ابس جود نیاوی فائدہ کا حال ہواور بس تقوی یعنی وہ لبس جو آخرت میں انسان کی ستر پوشی کرنے والا ہو۔ اللہ تعالی نے تہمیں ب س عطافر مایا جو تہمیں سردی اور گری ہے بچاتا ہے اور تہمیں زیب وزینت عطاکر تا ہے اور تہماری ستر پوشی کرتا ہے اور وہ ابس ہمن جو تہمیں جنگوں میں دشنوں کے حموں ہے محفوظ رکھتا ہے ۔ کباس تقوی آخرت کی شدت جہنم کی گری اور شیطان جس طرح ب س و نیا گری ہور شیطان کے حمیے سے محفوظ رکھتا ہے ۔ کباس تقوی آخرت کی شدت جہنم کی گری اور شیطان کے حمیے سے محفوظ رکھتا ہے۔ کباس تقوی آخرت کی شدت جہنم کی گری اور شیطان کے حمیے سے محفوظ رکھتا ہے۔ کباس تقوی آخرت کی شدت جہنم کی گری اور شیطان کے حمیے سے محفوظ رکھتا ہے۔ کباس تقوی آخرت کی شدت جہنم کی گری اور شیطان

## لباس اورکفن دونوں میں سفید کپڑ ایسندیدہ ہے

922. وَعَنِ ابُنِ عَبَّاسِ رَضِىَ اللَّهُ عَنُهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْبَسُواْ مِنُ ثِيابِكُمُ اللَّهُ عَنُهُمَا أَنَّ رَسُولًا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْبَسُواْ مِنُ ثِيابِكُمُ اللَّهُ عَنُولُوا فِيُهَا مَوْتَاكُمُ : رَوَاهُ اَبُوُ دَاوْدَ وَالتِّرُمِذِي وَقَالَ : حَدِيْتُ حَسَنٌ صَحِيْتُ .

( 444 ) حضرت عبداللد بن عبس رضی اللہ عنہا ہے روایت ہے کہ رسوں اللہ فاقط نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہنا کرو کہ یہ تمہارے اچھے کپڑے ہیں اور انہی میں اپنے مردوں کوکفن دیا کرو۔ (بوداؤداور ترفدی نے روایت کیا ہے اور ترفدی نے کہا کہ بیرحدیث حسن سیج ہے )

ترت عديث (249): سس ابي دؤد، كتاب اللياس، باب في البياض البحامع بنترمذي، ابواب الجنائر، باب ما يستحب من الأكفال .

كلمات حديث: بسوا: تم پېنوبتم بال پېنو ـ سس ـ سا (باب مع) كيز ايبنن ا

شرح حدیث: سفیدلباس ببننامسخسن اور مستحب ہے جیجے بخاری میں حضرت سعد بن انی وقاص رضی التدعنہ ہے مردی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کوغز وہ احد کے موقعہ پر میں نے سپ کا گھڑا کے دائیں بائیں دوافر ادسفید کپڑوں میں مبوس دیکھے جن کومیں نے اس سے بیان کرتے ہیں کہ غزوہ احد کے موقعہ پر میں نے سپ کا گھڑا کے دائیں بائیں دوافر ادسفید کپڑوں میں مبوس دیکھ جن کومیل التد من کھڑا ہے۔ پہنے ہیں دیا ہے کہ رسول التد من کھڑا کہ بند ہے۔ فران کہ التد نے جنت کوسفید بنایا ہے اور اللہ کوسفید رنگ بہند ہے۔

مل علی قدری رحمه القد فرمات بین که سفیدلهای تواضع ورعاجزی کی علامت ب، مساجد بین اور وقات عبادت مین سفیدلهای بهنن افضل بے نیزعیدین اور جمعه کے روزسفیدمهاس پهننا چھاہے۔ (روصة المتقیی ۲۳/۲۰ دین لفائحیس ۲۴۰۱۳) ،

## سفیدلباس یا کیزگی کا ذریعه

٨٥. وَعَنُ سَـمُـرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ: "ٱلْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهُا اَطُهَرُ وَاَطُيَبُ، وَالْحَاكِمُ وَقَالَ : حَدِيثٌ صَحِيْحٌ .
 فَإِنَّهُا اَطُهَرُ وَاطُيَبُ، وَكَفَرْنُوا فِيْهَا مَوْتَاكُمُ" رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ، وَالْحَاكِمُ وَقَالَ : حَدِيثٌ صَحِيْحٌ .

( ۷۸۰ ) حضرت سمرہ رضی املاعنہ ہے روایت ہے کہ رسول اللد مُخلطِّ نُم نے فر مایا کہ سفیدلب س پہنو کہ بیزیادہ باک اور پاکیزہ ہے اور اس کی اور پاکیزہ ہے اور اس کی اور جا کم نے روایت کیا اور جا کم نے کہا کہ حدیث صبحے ہے )

تخريج مديث (٤٨٠): سس السائي، كتاب الحائر، دب أي الكفل حير.

كلمات حديث: كفوا. كفن دوركفن مرويكالباس يجع اكمال.

شر<del>ح حدیث: سفیدل سیننے کی تاکیداس کیے ہے</del> کے سفیدلہاس پاک اور پاکیزہ ہوتا ہے چونکہ اس پرنگا ہومیل فورامحسوں ہوتا

ہاں لیے اس کی صفائی اور نظافت کا زیادہ اہتمام کرتا ہے، نیز کہ سفید کپڑا زیددہ متواضع نداور عجب و تکبر سے بعیدتر ہے اور سفید رنگ فطرت سے قریب تر ہے اس طرف کہ زندہ ہوں یا مردہ ہرونت فطرت سے قریب تر ہے اس طرف کہ زندہ ہوں یا مردہ ہرونت رجوع الی اللہ کی جانب متوجد رہنا چا ہے لیعنی سفید لباس کا پہناموت اور کفن کو یا دورا نے والا ہے۔

(روصة المتبقير : ٢/٤/٢ تحفة الأحودي : ٩٨/٨)

#### رسول الله ظلاميان فقدت

ا ٨٨. وَعَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُبُوعًا وَلَقَدُ رَآيَتُهُ \* فِي حُلَّةٍ حَمْرَآءَ مَارَ ايُتُ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنُهُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

( ۱۸۸ ) حفرت براءین عازب رضی الله عندے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کدرسول اللہ مُلَقِیم کا قد درمیا نہ تھا اور میں ۔ ۔ ۔ نے آپ مُلَقِیم کا فید درمیا نہ تھا اور میں ۔ ۔ ۔ نے آپ مُلَقِیم کا کوئی شخص آپ مُلَقِم کا ہے دیا دہ حسین نہیں دیکھا۔ (منفق عبیہ) ۔ ۔ ۔ نے آپ مُلَقِم کا کوئی شخص آپ مُلَقِم کا میں دیکھا۔ (منفق عبیہ)

تخريج مديث (٤٨١): صحيح المخارى، كتاب اللباس، باب الثوب الاحمر . صحيح مسلم، وكتاب الفضائل، باب في صفة النبي صلى الله عليه وسلم .

كلمات صديد: مربوعاً: درمياني قدر حلة حمراء: مرخ جورًا

<u>شرح حدیث.</u> رسول کریم ناتین کا قد درمیانه قد همچیمسلم مین حضرت براء بن عاز ب رضی الله عند سے مروی ہے که رسول الله مالین کا

كاچېره مبارك تمام لوگوں ميں حسين ترين تھااور آپ مُلْقُطُ كااخلاق سب لوگوں ميں بہترين تھااور آپ مُلْقُطُ نه طويل تھے اور نه تھير۔

اور فرمایا کہ میں نے آپ نگافٹا کوسرخ جوڑے میں ملبوس دیکھااس وقت مجھے آپ نگافٹا استے حسین کے کہ میں نے اس سے پہلے ناحسن نہیں دیکھاتھا۔

معلة حمراء سے مرادیمن کے بینے ہوئے دو کیڑے ہیں جن میں لال اور سبز پٹیاں ہوتی ہیں وہ خالص لال ٹبیں ہوتا۔ جیسا کہ ابن الہام نے بیان کیااور ابن القیم رحمہ الله فرمائے ہیں کہ حلة حمراء سے مراددویمنی جاوریں ہیں جن میں سرخ اور کالی دھاریاں ہوتی تھیں۔ (نحصة الأحوذي: ٩/٥ مهر روضة المتفین: ٢٨٩/٥)

## رسول الله علافظ كاسرخ خيمه

٧٨٢. وَعَنُ إِبِى جُحَيُفَةَ وَهُبِ بُنِ عَبُدِ اللّهِ رَضِىَ اللّهُ عَنُهُ قَالَ: رَايُتُ النَّبِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ بِهِ عَبُدِ اللَّهِ عَبُدِ اللَّهِ عَنُهُ قَالَ: رَايُتُ النَّبِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمَرَآءً كَانِّيُ ٱنْظُرُ إِلَىٰ بُيَاضِ سَاقَيْهِ، فَتَوَضَّا وَاَذَّنَ بِلَالٌ، فَجَعَلْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمَرَآءً كَانِّي ٱنْظُرُ إلىٰ بُيَاضِ سَاقَيْهِ، فَتَوَضَّا وَاَذَّنَ بِلَالٌ، فَجَعَلْتُ

اتتسَّعْ فاهُ هَهُنَا وَهِهُنا، يقُولُ يَمِينًا وَشِمالًا: حَيَّ علَى الصَّلُواةِ حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ، ثُمَّ رُكِزَتُ لَه عَنرَةٌ فَتقدَّم فَصَلَّى يَمُرُّ بَيُن يَدَيُهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ لاَيُمُنَعْ . مُتَّفَقٌ عَلِيُهِ . " الْعَنزَة " بِفتُحِ النُّوُرِ نحُو الْعُكارَةِ `

(۲۸۲) حفرت ابو جیفہ وہب بن عبدالقد ہے رویت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ سے سرو اللہ طاقیقا کو مکہ کر مدیں اللہ عندا ہے کہ مقام پر سرخ رنگ کے چیزے کے خیمے میں ویکھا۔ حضرت بل رضی اللہ عندا ہے سالیقا کا وضوء کا پانی ہے کہ بہ سے ۔ کہ جھوا کہ سے جنہیں پانی کے چھنے معے اور بعض کو پانی ال گیا۔ نی کر یم طاقیقا ہم بہر شریف لائے آپ شائیقا سرخ جوڑا پہنے ہوئے تھے گو یہ جھے اب ہمی ہی کہ فیاری عندی خطر تر ہی ہے آپ نے وضوکی اور بلال رضی اللہ عند نے فیادی میں مصرت بدال کے چہر کے وائیس اور بائی رہے کہ در ہے تھے۔ آپ کے سامنے بک نیز وگا و دیا گئی اور بائی رہے کہ در ہے تھے۔ آپ کے سامنے بک نیز وگا و دیا گئی آپ شائیقا نے آگے بڑھ کرنی زیز ھائی۔ آپ کی علی الصلا قاور جی اغلاج کہدر ہے تھے۔ آپ کے سامنے بک نیز وگا و دیا گئی آپ شائیقا نے آگے بڑھ کرنی زیز ھائی۔ آپ کے سامنے بک نیز وگا و

عبر د . خچوڻانيز ه ـ

ترك مديث (٢٨٢): صحيح لنحرى، كتاب الصلاة، بات صلاة في لتوت لاحمر صحيح مسلم، كتاب الصلاة، بات صلاة في لتوت لاحمر صحيح مسلم، كتاب الصلاة، بات سدة المصد

کمات صدید: ادم دباغت دیا به واچزا در کوت کا ژاگیا در که اسر کیم (باب تفعیل) زمین میں کنزی وغیره گاژند عبره نیزه جمع عبرات

شرح حدیث:

رسول امتد مُلَّاقِدًا ، یک سرخ چڑے کے خیمہ میں تشریف فرہ تھے اور سپ ملاقیا اسرخ حدیثے ہوئے تھے بوال رضی

متد عند آپ ملاقیا کے وضو کا پانی لائے آپ نے وضوء فر مایا تو صی بہرام نے آپ ملاقیا کے وضو کا پانی اپنے ہو تھوں اور مند پر مل کسی کو پونی معا
اور کسی کو پانی کے چھینٹے معے اور اس طرح سب نے آپ کا تبرک صاس کیا۔ حضرت بوال رضی امتد عند نے افران دی جی می العسلا ۃ اور جی میلی انفد ح میں نہول نے اپنا چبرہ دا کمیں ہوگئی گئی ہا۔ آپ ملاقیا کی نماز کے سر منے ایک نیز ہ گاڑ دیا گیا اور سر منے ہے کسی جو ور کو گزر نے سے روکانہیں گیا۔

تیجی بخاری لی روایت میں ہے کہ صحابہ کرام آپ ملگاؤا کے وضوکا پانی ہے کر بطور تبرک پے ہاتھوں اور چبروں پر ملئے لگے۔ آپ ملگاؤا کے سرمنے نیز ہ بطورستر ہ کے گاڑا گیا۔اگر نمازی اپنے سامنے کوئی لکڑی بھو بستر ہ نصب کر لے یا کوئی چیز پنے سرمنے رکھ ہے قواس کے آگے ہے گزرنے میں حرج نہیں ہے۔ستر ہ صرف اہ م کے سامنے ہونا کافی ہے بعنی اہ م کے ساتھ ستر ہ کا ہون مقتد یوں کے لیے بھی کافی ہے۔ (رشد حسری، ۲۰۱۱ء منح الدری، ۴۶۶۱)

سنررنگ کے دھاری دار کیڑے

٨٨٠. وَعَنُ أَسِى رِمُعْةَ رِفَاعَةَ التَّيُمِيّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : رَايُتُ رَسُولَ النَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

#### وَعَلَيْه ثَوْنَانِ اخْضَرَانِ ﴿ وَوَاهُ ابُوْدَاؤِد، وَالْتِرُمَذِي بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

( ۵۸۳ ) حضرت ابورمشہ رفاعة تیمی رضی امقد عند ہے رویت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسوں مقد مُفَاقِعُ کو دیکھا کہ ۔ " پ مالِقُولُ نے دوسنر رنگ کے کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھے۔ (ابوداوداور تر مذکی نے سند صحیح رویت کیا ہے )

تخ تك مديث (٤٨٣): سسس الي داؤد، كتاب للناس، باب لرحصة في الناب لاحمر العامع للترمدي، وإب الاداب، باب ما حاء في لتوب الاحصر

راوی مدیث: حضرت بورمشر فاعة تیمی رضی الله عند فتح مکد کے بعد اسلام الائے۔ حافظ ابن مجرر حمد الله نے تقریب میں صرف ن کا اور ان کے والد کانام ذکر کیا ہے۔ بن سعد نے کہا کہ ان کا انتقال فریقہ میں ہوں وو وُوڑ مَدُی ورنسانی میں متعدو جاویت مورک میں۔

کلمات صدیث: توب : دو کیرے یعنی از اراور جا در ۔ توب کا تشنیہ جس کے معنی کیزے کے میں۔

شر**ح حدیث**. جمع ترندی میں بردان اخضران کے الفاظ میں۔ برد دھاری دار چادر کو کہتے ہیں بینی سپ مل کیٹا کا ہا س کھل سبز نہیں تھا بلکہ سبز دھاریاں تھیں۔ یہی بات مدعلی قاری رحمہ القدنے کہی ہے۔ سفیدرنگ کے بعد ہرارنگ جمیت کا حامل ہے کہ ا<sup>ہل</sup> جنت کا اب س ہوگا اور یہ کہ سبزرنگ بین کی توسکین بخشےوں ورد کیھنے دا ہوں کی نظروں میں خوش کن ہے۔

(المرقاة ١٣٤٨ ، ١٣٠١ تحقة لاحودي ١٠١٨)

## رسول الله الله الله الماكم كالأكر

٨٨٣. وَعَلُ جَابِرٍ رَضِيَ اللّهُ عَنُهُ انَّ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم دَحلَ يؤم فتُحِ مَكَّة وَعليّهِ عَمامَةُ سَوُدَآءُ رَوَاهُ مُسُلِمٌ .

( ۷۸۲ ) حضرت جاہر رضی الله عندے روریت ہے کہ رسوں الله مخافظ افتح مکہ ہے روز مکہ میں دخل ہوئے آپ سیاد عمامہ پہنے ہوئے تھے۔ ( مسلم )

تر تا مديث (٤٨٢): صحبح مسم، كدب بحج، دب حور دحور مكه بعير حرم

كلمات عديث: عمامة موده عمامة موده ما سياه عمامه سوداه ما الودكام وَنت راب س الود ورعممة الوده و

شري حديث: شري حديث: مبرك پرخود تقار پهر آپ طائين نے خود اتار دیا اور تمامه پهن لیار چنانچروایت ہے کہ آپ طاقین نے تو گول کو خطب یا و آپ طائین سیاد تمامه پہن ہو ہواور ملامہ پہنے ہوئے تھے۔ آپ طائین نے مید خطبہ کعبۃ اللہ کے دروازے کے سامنے دیا تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے سیاد ملامہ پہن ہو ہواور س کے اوپرخود ہو پھر آپ مناقین نے خودا تاردیا ہواور تمامه اس طرح ہ قی رہا۔

ببرحال انضل توسفیدلباس ہے جوآپ مُکاٹیٹا نے اکثر پہنا ہے کیئن سیاہ عمامہ پبننا بھی جائز ہے، کیکن بیام بھی مدنظررہے کہ احادیث مبرک میں آپ طُلُقُلُم کے سیاہ عمامہ سیننے کاکسی اور موقعہ پر ذکر نہیں ہے۔ صرف یہی حدیث مبارک ہے کہ آپ طُلُفِرُم نے فتح مکہ کے موقعہ یر سیاہ عمامہ پہنا،اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سیاہ عمامہ پہنن آپ ظائف کی خصوصیات میں سے ہے۔ اور فتح مکہ کے دن سیاہ عمامہ بہننا، س طرف اشارہ تھا کہ جس طرح ہر رنگ بدل جاتا ہے تگر سیاہ رنگ نہیں بدلتا ای طرح آج کے بعد ہردین تبدیل ہوگا مگر دین اسلامنہیں بدلےگا۔البتذایک روایت میں حضرت جبر رضی القدعنہ سے مروی ہے کہ آپ مُلاقظ نے جمعہ کے روز خطبہ دیا اور آپ مُلاقظ کی اسے م مِونِحُ تَحْهِـ والله الله (روصة المتقين: ٢ /٣١٧\_ دليل لفالحين: ٣٣٨/٣) ^

٥٨٥ وَعَنُ آبِيُ صَعِيدٍ عَمُرِو بُن حُرَيْثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ قَالَ : كَانِينُ ٱنْظُرُ إِلَى، رَسُؤل اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوُدَآءُ قَدُ أَرْحِي طَوَفَيْهَا بِيْنَ كَتِفَيْهِ رَوَاهُ مُسُلِمٌ! وَفِي رَوَايةٍ لَهُ ۚ أَنَ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خطبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عَمَامَةٌ سَوَدَآءُ .

( ۸۵۵ ) حضرت ابوسعید عمرو بن حریث رضی امتد عنه بیان فر ماتے بیس که گویا میں رسول امتد مُلَاثِقًا کی طرف و کمیور ، بول که آب مُلَيْرُ مياه على مديني موع مين اورآب مُلَيْرُ في اس كودنول كنارول كوايين كا ندهول كدرميان لشكايا مواب- (مسلم) ایک اور روایت میں ہے کہآ پ ملائظ نے لوگوں کوخطبد یا اور پسیاہ ممامد پہنے ہوئے تھے۔

تخ تخ صريف(٨٨٥): صحيح مسم، كتاب الحج، باب حوار دحول مكة بعير احرام

راوی حدیث. معنزت ابوسعید عمرو بن خریث رضی الله عنه صغار صحب بیل ہے تیں۔حضور اکرم مانظیم کی وفات کے وقت ان کی عمر باره سال تھی۔ان سے ۱۸ احادیث مروی ہیں اور صحاح میں مروی ہیں ۸۵ ھیں انتقال فرمایا۔ (دلیل العال حیل ۲۳۸/۳) كلمات صديث: أرحى للكايال ارحى رحاء (باب افعال) للكانات

امام بخاری نے ابوشریح عدوی سے روایت کی ہے جس میں انہوں نے فر مایا کدرسول اللد مالی کے فتح مکد کے دوسرے دان خطب دیا۔ (صريث ۲۹۵۵)

قاضی عیاض فرماتے میں کہ مشہور اور صحیح بدہے کہ آپ مُلَقِعُ انے ممامہ کا لیک سرالنکا یا بیکن بعض نے دونوں کناروں کا ذکر کیا ہے۔ (فتح الماري: ٦٢٤/٢\_ روضة المتقيل ٣١٨/٢\_ دليل الفالحيل: ٢٣٨/٣)

## آپ نائل کے تمامہ کے دوشملے تھے

٨٨٧. وَعَنِ عَآئِشَةَ رَضِى اللُّهُ عَنُهَا قَالَتُ : كُفِّنَ وَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلاثَةٍ

أَثُوَابٍ بَيْضٍ سَحُولِيَّةٍ مِّنُ كُوسُفٍ، لَيْسَ فِيُهَا قَمِيُصٌ، وَلَا عِمَامَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيُه

" السَّحُولِيَّةُ " بِفَتْحِ السِّيُنِ وَصَـمِّهَا وَصَمِّ الْحَآءِ الْمُهُمَلَتَيُنِ : ثِيَابٌ تُنْسَبُ إلى سَحُولٍ : قَرُيَةٌ بِالْيَمَنِ: وَالْكُرُسُفُ اَلْقُطُنُ .

( ٨٦ ) حضرت عائشرض التدعنها سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کی کے رسول اللہ تالیخ کو تین سوتی کیٹروں میں کفن دیا گیا جو تحول کے بینے ہوئے نتھاں میں نقمیص بخن نہ مکامہ۔ (متفق علیہ) تحولیۃ : تحول کے بینے ہوئے کپڑے جو یمن کاایک گاؤں تھے۔ كرسف كے معنى ہيں روئی۔

تخ تى مىن (٤٨٧): صحيح المحارى، كتاب المحاتر، باب النياب البيص للكفر. صحيح مسلم، كتاب الجمائز، باب في كفن الميت .

کلمات صدید: سیسوریه مس کرسف: سحول کروئی کے بنے ہوئے کیڑے۔

شرح صدیت: رسول الله مُلَاثِم کوتین سفید سوتی چ درول مین کفن دیا گیایه چادرین یمن کے ایک شهر حول کی بنی ہوئی تھیں۔ای

طرح مردول كوتين كيرول مل كفن وينامسنون ب- (روصة المتقين: ١٨/٢\_ دليل العالحين ٢٣٨/٣٠)

رسول الله طَلَيْمُ كَى سياه جا وركا ذكر الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ عَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرُطٌ مُوَحَّلٌ مِّنُ ٤٨٠. وَعَنَهُا قَالَتُ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ عَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرُطٌ مُوَحَّلٌ مِّنُ شُعُرِ اَسُوَدِ! رَوَاهُ مُسُلِمٌ .

" ٱلْمِرْطُ " بِكَسُرِ الْمِيْمِ : وَهُوَ كِسَآءٌ ! " وَالْمُرَحَلُ " بِالْحَآءِ الْمُهْمَلَةِ هُوَالَّذِي فِيْهِ ضُوْرَةُ رِحَالِ اُلإِبِلِ وَهِيَ الْاَكُوَارُ .

( ۱۸۸ ) حضرت عائشہرضی الته عنہا ہے روایت ہے کہ ایک دن صبح کو پ مُلاَیْنَ باہرتشریف لے گئے اور آپ مُلاَیْنَ کے جسم پر ساه بالوں کی بنی ہوئی ایک فقش ونگاروا بی چه درتھی ۔ (مسلم)

مرط عادر،مرحل وہ كير اجس ميں اونٹ كے جووں كى تصويريں ہوں اسے اكوار بھى كہتے ہيں۔

ي الماس و الاقتصار عبى العبيط من المناس، باب التواضع في اللباس و الاقتصار عبى العبيط منه .

کلمات مدیث: 💎 ذات عدارهٔ: صبح کے وقت به انکوار: جمع کور ، کجاده به مرط: اون یا سوت وغیره کی بنی ہوئی جا درجوبطور ازار باندهی جائے۔ مسسر حسل: جس میں رحال یعنی کجاوہ کی تصویر بنی ہوبعض روایات میں مرحل آیا ہے یعنی جس میں علم بناہوا ہو۔ جمع مرحلات اورمراحل \_

شرح حدیث: مدیث مبارک ایسا کیٹر ایپننے کے جواز کی دلیل ہے جو چھپا ہوا ہواو رنقش ونگار بنے ہوئے ہوں۔ ابستدان ن اور

جانوريعي ذي روح كي تصوير منوع ب- (روصة المنفيل ٢ ، ٣١٩ سرح صحبح مسلم سووي: ٥٠٠١٣)

## رسول الله مَالِيَّةُ نِي اوني جب بھي استعال فرمايا

٨٨٨. وَعَن الْمُغِيْرَة بُن شُعْنَة رَضى اللهُ عَنُهُ قَالَ . كُنتُ مَعْ رسُول الله صلَّى اللهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيُلَةٍ فِى مَسِيُرٍ، فقَال لِى : "أَمَعَكَ مَآءٌ؟ قُلُتُ : نَعمُ، فَنَرَل عَنُ رَاجِنَتِه فَمشى حَتَى توَارَى فِى سَوَادِ اللَّيُ لِ ثُمَّ جَآءَ فَا قُرَعُتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَعْسَلَ وَجُهَه وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِن صُوفٍ، فَلَمُ يَسْتَطِعُ اللهُ سَوَادِ اللَّيُ لِ ثُمَّ جَآءَ فَا قُرَعُتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَعْسَلَ وَجُهَه وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِن صُوفٍ، فَلَمُ يَسْتَطِعُ اللهُ يَحُرِجَهُ هَا مِن السَّفَلِ الْجُبَّةِ فَعْسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسِحَ بِرَأْسِه، ثُمَّ الْهُويُتُ لِلْالرَعَ يُحُورِجَ ذَرَاعَيْهِ مِنهُا فَاتِى اَخُرَجَهُما مِن السَّفَلِ الْجُبَّةِ فَعَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسِحَ بِرَأْسِه، ثُمَّ الْهُويُتُ لِلالرَعَ يُحَلِّيهِ مَنْهَا فَاقِيْ الْحُرَاعِيْهِ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا : مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رُوايَةٍ "وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مُنامِئَةٌ ضَيَقَةٌ الْكُمَّيُنِ وَفِي رُوايَةٍ آنَ هذه القَضيَّة كَانَتُ فَى غَزُوة تَنُوكِ.

(۸۸۸) حفرت مغیرہ بن شعبہ رضی القدعنہ ہے دوایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر کے دوران میں رات کے دفت آپ مُلَّا اللّٰہ کے ساتھ تھا، آپ مُلَّا اللّٰہ کے ساتھ تھا، آپ مُلَّا اللّٰہ کے ساتھ تھا، آپ مُلَّا اللّٰہ کے ساتھ تھا، آپ مُلَّا اللّٰہ کے ساتھ تھا، آپ مُلَّا اللّٰہ کے ساتھ تھا، کہ جم ہاں۔ بین کرآپ مُلَّا اللّٰہ سواری سے الرّ ساور پیدل چلے بیبال تک کہ رات کی تاریکی میں آپ مُلَّا اللّٰم اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

، یک روایت میں ہے کہ آپ ملائع نے شای جب بہنہ ہواتھ جس کی مستینیں تنگ تھیں۔

اور یک روایت میں ہے کہ بیدہ ، قعدغز وہ تبوک میں پیش سیا۔

ترك عديث ( ٢٨٨): صحيح المحارى، كتاب الساس، بات من نسس حنة صيقة الكمين في السفر . صحيح مسمه، كتاب الطهارة، بات المسح على لحقين

کلمات حدیث: دات لیمه ایک رات و دی می سواد اللل رات کی سابی میں جھپ گئے یعنی نظروں سے اوجھل ہوگئے اور تاریکی کی وجہ ہے ۔ ورعت میں نے انڈیلا۔

شرح حدیث: صدیث مبارک غزوہ تبوک ہے متعلق ہے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ آپ مُلِّمَّاً کے ساتھ تصرت کا وقت تھا آپ سائی م سائیڈ مضرورت کے بیے شریف یائے اور وضوء فر مایا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے وضوء کے لیے پائی دیا اور آپ مُلِّمَاً کے موزے اتار نے کے لیے جھکے لیکن آپ نے منع فر مردیا اور مسے میں اکھین فر میں۔

راویت میں ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عند نے آپ ما تا کا کووضوء کرایا اور وضوء کے لیے پانی ڈالا اس ہے معموم ہواکہ وضوء

میں مدد کرنا اور وضوء کراناصیح ہے، نیز حضرت اسامہ بن زیدرضی اللہ عندہے بھی مروی ہے کدرسول اللہ مُکافیظ کی عرف ہے واپسی پرانہوں نے آپ مگافظ کووضوء کرایا۔

مسع علی انتخفین کا جواز ائمکہ ربعہ کے نزدیک متفق علیہ مسکر نفی فقہاء کے نزدیک مقیم کے لیے ایک دن ورات اور مسافر کے لیے تین دن اور تین رات مسح کی اجازت ہے۔

(فتح الباري: ٢٠/١) شرح صحيح مسدم للمووي: ٣٠/٣) إرشاد الساري: ١ ٢٠١١ عمدة القاري ١٣٠/٣)



الشاك (١١٨)

## ِ اسْتِحْمَابِ الْقَمِبْصِ . قمیص **پہنے کا استجاب**

٩ ٨٤. عَنُ أُمِّ سَـلَـمَةَ رَصِــىَ اللَّهُ عَنُهَا قَالَتُ : كَانَ آحَبُّ الثِّيَابَ اِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَنَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ القَمِيْصُ: رَوَاهُ أَبُودُاوَدَ، وَالتَّرُمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْتُ حَسَنٌ .

( ۷۸۹ ) حضرت امسلمہ رضی اللہ عنہا ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ ہس رسوں اللہ ظُلُقُمُ کو قیص زیادہ پہند تھی۔ (اس حدیث کو ابوداؤد ورتر ندی نے روبیت کیااور کہ کہ بیصدیث حسن ہے)

تخ تكرمديث (٤٨٩): سس الى دؤد، كتاب الساس، باب ما جاء في لقميص

كمات حديث: قميص . كرتا ،جع قمص اور اقمصه

شرح حدیث:

الل عرب کاعام بال دوجادرین تفا، ایک از اراورایک او پرسے پہنے وال چادر، گرقیص بھی موجود تھی اور پہنی جاتی ہے۔ رسول اللہ کالٹی تھی کوزید دہ پند فرماتے تھے۔ ابن الجزر کی نے بیان کیا ہے کہ اس وقت قمیص کی بہو کی بہوتی دوآسینیں ہوتیں اور سے باس کے نیچے پہنے جاتا اور بالعوم قمیص سوت یاون کا ہوتا۔ کیکن حدیث مبارک میں قیص سے مراوسوتی قمیص ہے کیونکہ دمیاطی نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ کی قبیص سوتی تھی ۔ اور قبیص کی آسینیں چھوٹی تھیں۔ اور آپ ماٹی تا قبیص کو اس لیے پند فرماتے ہیں کہ حدیث میں اعتصاء کی ستر پوشی زیادہ ہے اور بدن کے ہے آرام دہ ہے اور اس میں تواضع زیادہ ہے۔ ام مشوکائی رحمہ متد فرماتے ہیں کہ حدیث مبارک سے معلوم ہوا کرقیص پہنن مستحب ہے وادر کی بنسبت اس سے جسم زیددہ مستو ہوتا ہے۔

(تحفة لاحوذي ٥/٥٩٥ روصة المتقيل ٢٤١/٢. دليل الفالحيل: ٣٤١/٣)



المتاك (119)

بَابُ صِفَّةِ طُولِ القَمِيُصِ وَالْكُمِّ وَالْإِزَارِ وَطَرُفِ الْعَمَامَةِ وَتَحْرِيْمِ اِسُبَالِ شَيْءٍ مِنُ ذَلِكَ عَلَىٰ سَبِيُلِ الْبُحْيَلَاءِ وَكَرَاهَتِهِ مِنُ غَيْرِ خُيلَاءِ قيص،آسين،ازاراورعمامه ككنار كى لمبائى اوربطورتكبران ميں سيكسى چيز ك لئكانے كى حرمت اور بغيرتكبركرا خت كابيان

٩٠. عَنْ اَسْمَآءَ بنتِ يَزِيُدَ الْانْصَارِيَّةِ رَضِى اللَّهُ عَنُهَا قَالَتُ : كَانَ كُمُّ قَمِيُص رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلى الرُّسُخ رَوَاهُ اَبُودُاؤَدَ، وَالتَّرُمِذَىُّ وَقَالَ : حَدِيثٌ حَسنٌ .

( ۹۰ ) حضرت اساء بنت بزید الصاریہ ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتی میں کہ آپ ماٹھنا کی قیص کی آسین پہنچوں تک تھیں۔ (اس حدیث کوابورا و داور تر مذی نے روایت کیاور کہا کہ حدیث حسن ہے )

تخريج مديث (٤٩٠): سنس ابى داؤد، كتباب السياس، بياب مناجباء في القميص . الحامع للترمدي، ابواب الساس، باب مناجب في القميص . الحامع للترمدي، ابواب الساس، باب مناجبه في لقميص .

كلمات حديث: كم : آستين ، جمع اكماء . رسع : به تسلى اوركلا أن كاجوز ، يبنيا-

شرح حدیث: ابن الجزری رحمه الله فر مایا که حدیث مبارک دلیل بے کو قیص کی آستین پنچ تک ہونی چاہئیں اوراس سے زیادہ کمی نہ ہول قیص کے آستین الگیوں کے سروں تک ہو علق ہیں ابن الجوزی رحمه الله نے الوفاء میں حضرت عبد الله بن عبس رضی الله عنهما سے روایت کیا ہے کہ روسول الله مُلَاقِعُ قیص پہنتے جس کی لمب کی تخوب سے او پر ہوتی اور جس کی آستینیں انگلیوں کے کناروں تک ہوتیں۔ (روصة المتقین: ۲۲۲۷۔ دلیل الفالحیں: ۲۲۲۴)

بیصدیثاس سے پہلے (حدیث ۵٦) میں گزر چک ہے۔

شخنے کے پنچے کپڑا پہننے پر وعید

ا 20 وَعَنُ عَبُدِاللّٰهِ بُنِ عُمَرَ رَضِى اللّٰهُ عَنُهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنُ جَرَّقُوبَه ' خُيلَاءَ لَمُ يَنُظُرِ اللّٰهُ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" فَقَالَ لَه ' اَبُوبَكُرِ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ إِزَارِى يَسْتَوْجِى "مَنُ جَرَّقُوبَه ' خُيلاءَ " وَاللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكَ لَسُتَ مِمْنُ يَفُعَلُه ' خُيلاءَ " رَوَاهُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكَ لَسُتَ مِمْنُ يَفُعَلُه ' خُيلاءَ " رَوَاهُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكَ لَسُتَ مِمْنُ يَفُعَلُه ' خُيلاءَ " رَوَاهُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَرَوى مُسُلِمٌ بَعُضَه '.

( ۷۹۱ ) مصرت عبداللدين ممرض الله عنهما سے روبیت ہے کہ نبی تریم مُلَّافِقُا نے فرویا کہ جوشص تکبرے اپنا کیرُ زمین پر کھینچتا

ہواچات ہےاستدتعالی روز قیامت اس کی طرف نظر نہیں فرما میں گے۔حصرت ابو بکررضی اللہ عندے عرض کی کدمیر المبیند بھی لٹک جاتا ہے تگر میں اس کا خیال رکھتہ ہوں۔اس پر رسول اللہ مُؤاثِقُانے فر مایا اے ابو بکرتم ان میں سے نہیں ہو جو تکبر سے ایس کرتے ہیں۔ ( بخاری ، مسلم نے اس کا پچھ حصدروایت کیاہے )

· تخ تكر مديث (291): صحيح البحاري، فصائل لصحابه، بات لو كنت متحدا حبيلا . صحيح مسم، كتاب

الساس، بات تحريم الثوب خيلاء وبيان حدما يحور ارخاؤه اليه وما يستحب

كلمات حديث: مرجو نوبه حيلاء جس في اپناكير اتكبرے كينچا۔ يسترخى: للك جاتا ہے۔

**شرح مدیث**: التد تعالی روز قیامت ال مخص کی جانب بظرِ رحمت نہیں دیکھیں گے جو تکبر کے ساتھ اپنے کیڑے کوزمین پر گھسیتا ہوا چاتا ہے۔حضرت ابو بکررض القدعنہ نے عرض کیا کہ میری از اربھی بعض اوقات لٹک جاتی ہے ورمیں اسے ٹھیک کرتا رہتا ہول۔ آپ مٹائٹٹا نے فر مایا کداےابو بکرتم ان لوگوں میں نہیں ہو کہا عمال کا مدار نیت پر ہے دعیداس کے بیے ہے جو مجب اور تکبر ہےا یہ کرے نہ کہ وہ جس سے بلاقصدوارادہ ایا ہوجائے۔ (وقع الدري: ٢ ٤٠٨ ، ارشاد الساري: ٥ ١٥٦)

# متكبرنظر كرم يسي محروم ہوگا

٢ ٩٠. وَعَلْ اَسِيُ هُويُوةَ رضِي اللَّهُ عَنُهُ اَنَّ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عليُهِ وسلَّمَ قالَ "لاينُظُرُ اللَّهُ يؤمَ الْقِيَامَةِ إلى مَنْ جَرَّ إِزَارَه لِطُرًّا: مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

( ۷۹۲ ) - حضرت ابو ہریرہ رضی ،متدعنہ ہے روایت ہے کہ رسول امتد مالٹیٹا نے فر مایا کہ امتد تعی کی روز قیامت اس شخص کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے جوغرورے اپنا تہبندز مین پر کھنچتا ہے۔ (متفق علیہ)

تخ تك مديث (٤٩٢): صحيح البخاري، كتاب الباس، باب من جرئو به من عير خيلاء . صحيح مسم، كتاب

الماس، باب تحريم جر الثوب حيلاء .

كلمات حديث: مَطَواً: اتراكر غرور كے ساتھ ،الله كي نعتول كا انكار اوران برشكر نه كرنا ـ

شرح حدیث: 💎 اللدتنا کی نظررحمت و کرمنہیں فر مائیں گے اس شخص کی جانب مجوغرورو تکبرسے اپنی از ار کو کھنچتا ہے۔ رضا اور عدم رضا 🕆 دونوں سے نظر کاتعلق ہے کہ رضا میں نظر کرم ہوتی ہے اور عدم رضامیں نظر غضب ہوتی ہے جیسا کہ روایت ہے کہتم سے پہلے لوگوں میں کسی نے جا در پہنی اوراس میں تکبراورغروز کے ساتھ چلا القد تعالیٰ نے اسے ناراضگی ہے دیکھااورز مین کو تھم دیا تو زمین نے اس کونگل لیا۔ غرض مقصود حدیث میہ ہے کہ جوز مین پر کیڑے کواس طرح گھیٹنا ہوا چلے اور وہ تکبراورغرور سے ایسا کرے جیسے ایک متکبرسرکش اور

احسان ناشذس کیا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی جانب نظر کرمنہیں فر « کیں گے اور بیتھم مردوں اورعورتوں کو دونوں کوشامل ہے۔ اس نکته کوام المؤمنین حفرت امسلمه رشی القد عنها نے بخو بی سمجھ که انہوں نے عرض کیا کہ یارسول القد اعور تیں اپنے کیڑوں کے دامن کا کیا

كرين آپ كُلْلُلُ نے فرمايا كرايك بالشت لئكائي انبوں نے عرض كيا كراس طرح ان كے بيركھل جائيں كو آپ نے فرمايا كريم ايك ہاتھ لئكاليا كريں۔اس سے زيادہ نہ كريں۔

حاصل بدہ کہمردوں کے لیے دوصور تیں ہیں ایک حالت استجاب اوروہ یہ کہ پڑا انصف ساق تک ہواورا یک حالت ہوازاوروہ کہ کہڑا اختوں سے او پر ہو۔ای طرح مورتوں کے لیے دوصور تیں ہیں ایک صورت استجاب اوروہ یہ کہ جومردوں کے لیے جواز کا درجہ ہے اس سے ایک بالشت زیادہ ہواور ایک حالت جواز ہے اوروہ یہ کہ مردوں کے لیے جواز کے درجے سے دو بالشت زیادہ ۔اس کی تائیداس روایت سے بھی ہوتی ہے کہ جوطرانی نے اوسط میں نقل کی ہے کہ درسول اللہ مخالف نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہ خورتوں کا دائی اللہ عنہا کہ جو جو اللہ تا ہو۔ ابولیعلی نے بھی بغیر فاطمہ رضی اللہ عنہا کا تام لیے اس روایت کو فقل کیا اور کہا کہ آپ مخالف نے ایک بالشت اوردو بالشت تا پا۔

(فتح الباری: ۱۰۸/۳ ۔ عمدہ القاری: ۲۱/۲۱ ۔ روضة المنفین: ۲۱/۲۱ ۔ شرح صحیح مسلم للنووی: ۲۱/۵۰)

## منخے سے نیچے کپڑ الٹکانے والاجہنمی ہے

٧٩٣. وَعَنْـهُ عَنِ النَّبِيِّ صَـلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَااَسُفَلَ مِنَ الْكَعُبَيُنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِى النَّادِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

(۷۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ٹانٹھ آنے فرمایا کہ از ارکا مخنوں سے نیچا حصہ جہنم میں جائے گا۔ (بخاری)

محري المارية المارية المناوي عنوب البحاري الله الله الله الله الله المناوية الكالم الكالم الله المارية الناور ا

كلمات حديث: ما أسفل: جوحمد يني آكيا، جوحمد يني لنك كيار

شري حديث:

حديث مبارك كالفاظ بظاهر كبڑے كے جہنم ميں جانے كو بيان كردہے ہيں كيكن في الحقيقت مراديہ ہو كہ كئوں ك ئے تولاجهم كا حصہ جتنے حصے پرازارائكائي گئي ہے وہ جہنم ميں جائے گا۔ چنا نچرام خطا في رحمہ الله فرماتے ہيں كہ مراديہ ہے كہ وہ جگہ جس پر ازار گئائي ہے وہ مقام آگ كاستى بن گيا۔ بلاعذر كبڑ الخنوں سے نيچ لئكا نا مكروہ ہے اور اگر تكبر كے ساتھ ہوتو حرام ہے۔ ليكن اگر تخنوں کے نيچ كوئى زخم وغيرہ ہوجس كو دھكنا ضرورى ہوتو بلاكرا ہت اس پر كپڑ ا ڈال لينا جائز ہے۔ جيسا كدرسول الله من الله تعلق الله من الله عندكو خارش كى بناء پر ديثمي كپڑ ا پہننے كى اجاز ہے عطافر مائى۔

(فتح الباري: ١٠٨/٣ ـ عمدة القاري: ٢١/٢١ ٤ ـ نزهة المتقين: ٢/٢١ ـ روضة المتقين: ٣٢٤/٢)

تين آومى قيامت كروزشرف كلام مع مول كَ تين آومى قيامت كروزشرف كلام مع مول كَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَلاَ ثَةَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَلاَ ثَةَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ

يَوُمَ الْقَيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ اللَّهِمُ وَلَا يُزَكِّيهِمُ وَلَهُمْ عَذَابٌ الِيُمِّ: قَالَ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَتُ مِرَادٍ: قَالَ أَبُوُذَرٍّ حَابُوا وَحَسِرُوا مَنُ هُمُ يَارَشُولَ اللَّهِ \*\*؟ قَالَ : "الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنْفَقُ سِلُعَتَه ' بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ ' رَوَاهُ مُسُلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَّه ' ' ٱلْمُسْبِلُ إِزَارَاهُ !

( ۲۹۲ ) حضرت ابوذ ررضی الله عند سے روایت ہے کہ نبی کریم مُنافِق نے فر مایا کہ تین آ دی ایسے ہیں جن سے امتد تع الی روز تیامت کلام نہیں فرمائے گا اوران کی طرف نظر کرم نہیں کرے گا اوران کو پاک نہیں کرے گا اوران کے لیے در دناک عذاب ہوگا۔ حصرت ابوذ رفر ماتے ہیں کہآپ ناٹھا نے قرآنی آیت کا پیرحصہ تین مرتبہ الماوت فر مایا۔ابوذ رنے کہا کہ بیتو نامراد ہو گئے اور خسارے میں پڑ گئے یارسول اللہ! بیکون ہیں؟ آپ مُکافِّقا نے فر مایا کہ مُخنوں سے ینچے کپڑ الاکانے والا ، احسان جُنانے والا اور جھوٹی قسم کھا کراپنا سامان بييخ والا اورايك روايت مين اغاظ مين ،ازاران كان والا ـ

تركه هيث (٢٩٣): صحيح مسلم، كتاب الايماد، باب بيان عبط تحريم اسبال الارار والمن بالعصية وتبقيق السلعة بالحلف.

كلمات مديث: مسس: تير عوض و ينج الكاف والاسسس اسسالاً (باب افعال) الكانار مسالاً: بهت احسان جناف والار من مناً (بابنصر) احسان كرنار

انہیں یا کے نہیں کرے گا اور ان کے لیے در دناک عذاب ہوگا۔ بیتین آ دمی بیس کیٹر الٹکانے والا ،احسان جتانے والا اور جھوٹی قسمیں كھاكرايناسامان بيجينے دالا۔

مرادیہ ہے کہ اللہ تعالی ان لوگوں سے کلام رضانہیں فرمائیں گے بلکہ ان سے نا راضگی اور غصہ کے ساتھ تخاطب ہوگا ان کی جانب نظر کرم کی بجائے غصہ اورغضب ہے دیکھا جائے گا ،ان کی تعریف نہیں کی جائے گی اور ان کے گناہ معاف کر کے انہیں پاک وصاف نہیں کیا جے گااور وہ عذاب الیم سے دو جارہوں گے۔

ِ ایک وہ جوتکبر سے اپنا کپڑا زمین پرانکائے ۔ جبیہا کہ صدیث سابق میں آیا ہے ۔ منان جود وسروں کواول تو پچھودیتانہیں لیکن اگر کسی کو دیدیہ تو اس کا ہرموقعہ پراحسان جتلاتا ہے۔من اور اذی سے صدقہ باطل ہوج تا ہے کہ من واحسان تکبر اور عجب و بخل اور القد تعالٰ کی نعتول سے غافل ہوجانے سے پیدا ہوتا ہےا در تیسراو چھن جوجھوٹی قشمیں کھا کراپنا سامان فروخت کرے۔

(شرح صحيح مسدم للنووي ٩٨/٢٠ روضة المتقيل . ٢/ ٣٢٥ دليل الفالحيل . ٢٤٤/٣)

فخے سے نیچ کیڑالٹکا ناحرام ہے

٥ ٩٦. وَعَنِ ابُنِ عُمَوَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الإسْبَالُ

فِي الْإِزَارِ وَالْفَهِيُص وَالْعِمَامَةِ مَنُ جَرَّ شَيْئًا خُيَلاَء لَمُ يَنْظُرِ اللَّهُ اِلِيْهِ يَوُم الْقِيَامَةِ" رَوَاهُ اَبُوُدَاوُدَ، وَالنِّسَآئِيُّ بِإِسُنَادٍ صَحِيْحٍ.

( ۷۹۵ ) حضرت عبد الله بن عمر رضی الله عنبما سے راویت ہے کہ نبی کریم مُلَّاثِیْمُ نے فرمایا کداسبال از ارقبیص اور عمامہ تینوں میں ہوتا ہے جو بھی تکبر کے ساتھ کپڑ الٹکائے گا اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کی طرف نظر کرمنہیں کرے گا۔ (ابوداؤد، نسانی، صدیث صحیح ہے )

تخريج مديث (290): سسن ابني داؤد، كتاب للباس، باب ما جاء في اسبال الازار . سس سنائي، كتاب الريبة، باب التغيظ في حر الازار.

شرح حدیث: اسبال کے معنی کیڑے کے لاکانے کے ہیں یعنی شریعت نے جو حدمقرر کی ہاس سے زائد لاکا نامنع ہے اور اس اعتبار سے اسبال ازار قمیص اور عمامہ مینوں میں ہے۔ ازار کی حد تعبین (نخنوں) تک ہے اس سے زائد اسبال ہے۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی القدعنہ سے مرد کی حدیث گزر چکی ہے کہ جو کیڑا ٹخنوں سے پنچ ہودہ جہنم میں جائے گا۔ ازار کاذکر بطور خاص اس لیے کیا کہ بیاس وقت کا عام نباس تھا لیکن اس تھم میں شلوار وغیرہ بھی وخل ہے تیص بھی اس قد را ساہونا کہ پیرڈ ھک جا کیں یعنی مخنوں سے نیج ممنوع سے عمامہ کے شملے کی لمبائی کمر کے نصف تک ہے اس سے زیادہ بدعت ہے۔

اً سراسبال كى ان صورتول ميل كوئى صورت بطور تكبر جوتو وه وعيد مين داخل بروصة المتفيس: ٢ ٢٦٦)

### شلوار كونصف ينذلي تك ركهنا

٧٩٧. وَعَنُ آبِى جُرَيِّ جَابِوِ ابْنِ سُلَيْم رَضِى اللَّهُ عَنُهُ قَالَ: "رَأَيْتُ رَجُلاً يَصَلُرُ النَّاسُ عَنْ رَأَيه الْاَيْقُ وَلُكُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلامُ عَلَيْكَ السَّلامُ عَلَيْكَ السَّلامُ عَلَيْكَ السَّلامُ عَلَيْكَ السَّلامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتِى. قُل. السَّلامُ عَلَيْكَ السَّلامُ عَلَيْكَ السَّلامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتِى. قُل. السَّلامُ عَلَيْكَ السَّلامُ عَلَيْكَ السَّلامُ عَلَيْكَ السَّلامُ عَلَيْكَ السَّلامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتِى. قُل. السَّلامُ عَلَيْكَ السَّلامُ عَلَيْكَ السَّلامُ عَلَيْكَ السَّلامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتِى. قُلْ. اللهِ قَالَ: آنَا رَسُولُ اللهِ قَالَ اللهِ اللهِ قَالَ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ ال

ترت عديث (٤٩٢): سين الى داؤد، كتاب الادب، بات كراهية ال يقول عبيث السلام. الحامع للترمدي، مواب الاستيدان، باب ما حاء في كراهية ال يقول عليث السلام منتداً.

راوی حدیث: حضرت ابوجری جابر بن سلیم رضی القدعنه نے خودا پنے اسلام قبول کرنے کا داقعداس حدیث میں بیان کیا ہے عرب کے قبیلہ تیم کی ایک شاخ سے تعلق تھا ان سے متعددا حادیث مروی ہیں سیکن ان میں سے صحیحین میں کو کی نہیں ہے۔

(الاستيعاب: ١ ٥٥)

کلمات حدیث: ارض فسعر: خالی زمین جس میں نہ پانی ہونہ نبا تات۔ لا تسبی احدا کسی کو ہرگز برانہ کہنا، کسی کو ہرگز گالی نہ ویتا۔ سب سبا (باب نفر) گالی وینا، برا بھلاکہا۔ وہال: مصیبت، براانجام۔

 قرآن كريم مين ب: ﴿ رَحْمَتُ ٱللَّهِ وَبَرَكَنَنُهُ ، عَلَيْتَكُو أَهْلَ ٱلْبَيْتِ ﴾ اورفرمايا ﴿ سَلَنَمُ عَلَيْكُو بِمَاصَبَرْتُمُ ﴾ اور بددعا كاكلمه بعدين آتا ہے بيے ﴿ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيّ ﴾ اور ﴿ عَنَيْهِمْ دَآيِرَةُ ٱلسَّوَيَّ ﴾

حضرت جابر رضی القدعند نے دریافت کیا کہ آپ مُلاُقُوُمُ الله کے رسول ہیں ، آپ مُلاُقُومُ نے فرمایا کہ ہاں ہیں اس قادر عظیم الله کا جمیع ہوار سول ہوں جومصیبتوں کو دور کرتا ہے زمین سے نبا تات اور نوع بنوع اشیاءا گا تاہے اور سواری جنگل میں گم ہوجائے تو اسے واپس ما تا ہے ،غرض اسیے بندوں کی ہریکا رکومنتا ہے اور دے کو یورا کرتا ہے۔

شلوار تخنوں سے او برتک

حضرت جابر رسنی القدعنہ نے کہا کہ مجھے کچھیئی فرماوی ،فرمایا کہ نیکی کا کام بظاہرخواہ کتنا ہی چھوٹا ہواہے کم نہ مجھوتی کہ اگرتم اپنے بھ کی سے خندہ پیش نی سے پیش آؤ تو یہ بھی صدقہ ہےاور دیکھوا زار نصف س ق تک رکھوا گرتم اس سے زیادہ رکھنا چا ہوتو بس مخنوں تک ، دیکھوا زار کا لٹکا نا تکبر ہےاور تکبر القد کو پسندنہیں ہے اورا گر کوئی شخص تمہیں برا بھلا کہےا در تمہار سے ان عیوب کی نشاند ہی کرے جو فی الواقع تمہار سے اندر ہیں تو تم اس کے ساتھ یہی رویہا ختیار کروکہ اس کا و بال اور براانجام تمہارے، و پر ہوگا۔

(تحفة الأحودي: ٧ ٥٣٧ \_ روصه المتقبل ٢٠ ٣٢٧\_ دليل الفالحير ٣٠ ٢٤٥)

مخخ چھپا كرنماز برشے دالے كى نماز قبول نہيں

292. وَعَنُ آبِى هُ رَيُرةَ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصِلِّى مَسَّبِلٌ أِزَارَه ۚ قَالَ لَه ُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذُهَبُ فَقَالَ لَه وَجُلَّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذُهَبُ فَقَالَ لَه وَجُلَّ وَحُلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنُو يَتُوضَّاءَ ثُمَّ سَكتَ عَنُه ؟ قَالَ: "إِنَّه كَان يُصَلِّى وَهُوَ مُسُبِلٌ إِزَارَه وَإِنَّ يَارَسُولُ اللَّهُ كَانَ يُصَوِّمً أَنُ يَتُوضَّاءَ ثُمَّ سَكتَ عَنُه ؟ قَالَ: "إِنَّه كَان يُصَلِّى وَهُوَ مُسُبِلٌ إِزَارَه وَإِنَّ اللَّهَ كَانَ يُصَوِّمُ مَسُلِل وَهُو مُسُبِلٌ إِزَارَه وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَقُبُلُ صَلُواةً رَجُلٍ مُسُبِلٍ "رَوَاهُ آبُودَاؤَة بِإِسْنَادٍ صَحِيْح عَلَىٰ شَرُطِ مُسُلِمٍ.

( ٩٤ ) حفرت أبو ہر یرہ رضی التدعنہ ہے دو ہین کرتے ہیں کہ ایک خض نمی زیڑھ رہا تھا اوراس کا ازار تخف سے نیج ٹکا ہوا تھا۔ رسول التد مُلِّقَافِہ نے فرمایا جاؤ وضو کرو۔ وہ گیا وضو کرو۔ وہ گیا وضو کر کے آیا آپ مُلِّقَافِہ نے فرمایا جاؤ وضو کرو۔ ایک اور خض نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے اس کو وضو کا تھم فرمایا اور پھر آپ خاموش ہوگئے آپ نے فرمایا کہ یہ خص نماز پڑھ رہا تھا اوراس کا ازار مخض کی نماز قبول نہیں فرما تا جس کا کیڑ انخوں سے بیچے لئکا ہوا ہو۔ (اس حدیث کو ابوداؤد نے مسلم کی شرط پر سند سے جے لئکا ہوا ہو۔ (اس حدیث کو ابوداؤد نے مسلم کی شرط پر سند سے جے دوایت کیا ہے)

تخ تكرير مديث (٤٩٤): سنس الى داؤد، كتاب اللياس، باب ما جاء في اسبال الازار .

کلمات صدیمہ: بینمه رحل بصبی مسل ادارہ: اس دوران که ایک شخص نماز پڑھ رہاتھا اوراس نے اپنااز ارائکا یا ہوا تھا۔ شرح حدیث: علامدابن القیم رحمہ الله فرماتے ہیں کہ اسبال از ار ( کپڑے کا تخنوں سے ینچے افکانا) معصیت ہے اور رسول الله مُلْقِفًا في وضوء كاحكم اس بيددي كدوضوء سے معصيت كى شدت ميں كى آجاتى ہے، امام طبى رحمدا متدفر ماتے ہيں كداس مخص كا بروضو ہونے کے باوجود ونمو کا تھک دینے میں مصلحت پیتھی کہ شاید میتخص خود ہی غور کر لے اور اس کو تنبیہ ہوج نے کہ وہ کون سی غنطی کا ارتکاب کر رہا ہے اوراللہ کے رسول کے فر وان برعمل کی برکت سے ظاہری طہارت کے ساتھ باطنی طہارت بھی حاصل ہوجائے۔

ابن العربي رحمه المدفر ماتے ميں كدا مركو كي شخص ابنا كير انخول سے ينچے انكائے اوريہ كہے كديش تكبر كي وجدسے ايسانہيں كرتا كداس كا لٹکا نا بی تکبر کی دلیل ہے۔مزیدیہ کے فرمان نبوت ملاکھ کے الفاظ پراورنص پڑمل لا زم ہےخواہ تھم کی علت موجود ہویا نہ ہوجیسے سفر میں قصر واجب ہےخواہ عبت قصرموجود ہو ہآ ہو۔

ا گر کسی شخص نے اس طرح نماز پڑھی کہاس کے شخنے ڈھکے ہوئے ہوں تواسے جاہیے کہ وہ وضواور نماز دونوں کااء دہ کرے۔ (روصة المتقير . ٣٢٨/٢ دليل العالحير : ٣ ٢٤٨)

### میدان جنگ میں بھی خلاف شرع لباس سے اجتناب کیا جائے

49٨. وَعَنْ قَيْسِ بُنِ نَشِيْرِ التَّغَلَبِيِّ قَالَ : أَخُبَرَبِيُ ابِيُ وَكَانَ جَلَيْسًا لابِي الدَّرُدَآء قال كانَ بِـدِمِشُـقَ رَجُـلٌ مِنُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ سَهَلُ ابُنُ الحنظليه وتحانَ رَجُلاً مُتَوْجِـدًا قَـلـمًا يُجَالِسُ النَّاسَ إنَّمَا هُو صَلواةٌ فَإِذَا فَرَغَ فَإِنَّمَاهُوَ تَسُبِيُحٌ وَتَكُبِيُرٌ حَتَّى يَأْتِيَ اَهُلَه فَمَرَّبِنَا وَنُحُنُ عِنُدَ ابِي الدَّرُدَاءِ فَقَالَ لَهُ ابُوالدَّرُدَاءِ :كَلِمَةٌ تَنُفَعُنا وَلَا تَضُرُّكَ : قَالَ : بَعَتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَقَدِمَتُ فَجَآءَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَجَلَسَ فِي الْمَجُلِسِ الَّذِي يَجُلِسُ فِيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلِ إِلَى جَنْبِهِ: لَوُرَايُتَنَا حِيْنَ الْتَقَيْنَا نَحُنُ وَالْعَدُوُّ فَحَملَ فَلاَنّ وَطَعَلَ فَقَالَ: خُـذُهَا مِنيِّى وَأَنَا الْغُلَامُ الْغِفَارِيُّ، كَيُفَ تَرى فِي قَوْلِه؟ فَقَالَ: مَاأُرَاهُ إِلَّا قَذَ، بَطلَ اجُرُه : فَسَمِع بِذَلكَ احَرُ فَقَالَ مَااَرَىٰ بِذَلِكَ بَاسًا فَتَنَا زَعَا حَتَّى سَمِعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلَّمَ فَقَالَ : سُبُحَانِ اللَّهِ! لَابَأْسَ أَنْ يُوْجَرِ ويُحْمَد" فَرَأَيْتُ آبَاالدَّرُدَآءِ شُرَّ بِذَٰلِكَ وَجَعلَ يَرُفَعُ رَأْسَهُ ۚ إِنَّيْهِ وَيَقُولُ : أَأَنُتَ سَمِعُتَ ذَٰلِكَ مِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلَّمَ : فَيَقُولُ نَعَمُ : فَما زَالَ يُعِيُدُ عَلَيْهِ حَتَّى إِنِّي لَأَ قَولُ لَيَبُوكَ لَ عَلَىٰ رَكُبَتَيُه، قَالَ: " فَمَرَّبنَا يَوْمًا اخَرَ فَقَالَ لَه ابُو الدَّرُدَآءِ ا كَلِمَةٌ تَنْفَعُنَا وَلا تَضُرُّكَ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْفِقُ عَلَى الْحَيْلِ كَالْبَاسِطِ يَدَهُ بالصَّدِقَةِ لايقُبضُهَا، ثُمَّ مَسرَّبِنَا يَوُمًا احَرَ، فَقَالَ لَهُ ۚ أَبُو الدَّرُ ذَاءِ : كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلاَ تَضُرُّكَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَسَلَّمَ : "بِعُمَ الرَّجُلُ خُرَيُمٌ الْأَسَدِئُ لُولَا طُولُ جُمَّتِه! وَإِسْبَالُ أِزَارِهِ!" فَبَلَغَ خُويُمًا فَعَجَّلَ: فَاحَذَ شَفْرَةً فَقَطَع بِهَا جُمَّته ولَىٰ أَذُنَهُ وَرَفَعَ إِزَارَه ولِي أَنْصَافِ سَاقَيْه ثُمَّ مَرَّبِنَا يَوُمًا اخَرَ، فَقَالَ لَه ورَفَعَ إِزَارَه ولِي أَنْصَافِ سَاقَيْه ثُمَّ مَرَّبِنَا يَوُمًا اخَرَ، فَقَالَ لَه وَالدَّرُدَآءِ \* كَلِمَةُ تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "انْكُمُ قَادِمُونَ عَلَىٰ الْحُوانِكُمْ: فَاصْلِحُوا رِحَالُكُمُ وَاصْلِحُوا لِبَاسَكُمْ حَتَّى تَكُونُوا كَانَّكُمْ شَامَةٌ فِى النَّاسِ: فَإِنَّ اللَّهَ لَايُحِبُ الْخُوانِكُمْ: فَاصْلِحُوا لِبَاسَكُمْ حَتَّى تَكُونُوا كَانَّكُمْ شَامَةٌ فِى النَّاسِ: فَإِنَّ اللَّهَ لَايُحِبُ اللهَ لَايُحِبُ اللهَ اللهَ اللهَ اللهَ اللهَ اللهَ اللهَ اللهَ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ

قیں کہتے ہیں کہایک دوز پھروہ ہمارے پاس سے گزرے تو ابوالدرداء نے عرض کیا کہ کوئی بات سنا ہے۔ جس میں ہمیں فائدہ پنچ اور آپ کوکوئی نقصان ندہو۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ علی کا کہ جہاد کے موڑوں پرخر کی ترنے والا بیا ہے نیے صدقہ کے لیے ہاتھ کھولنے والا جواسے بندنہ کرے۔

ای طرح پھرایک اور دن وہ ہمارے پاس سے گزرے و حضرت ابوالدرداء رضی القد عند نے کہا کہ کوئی بات بیان فرما ہے کہ ہمیں فائدہ اور آپ کو نقصان نہ ہو۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ مخاطئ نے فرمایا کہ فریم الاسدی اچھا آ دی ہے بس اس کے بال لیم جیں اوراز اراؤکا تا ہے۔ یہ بات فریم کو پنجی انہوں نے اسی وقت چھری اٹھائی اور اپنے بالوں کی لٹ کا نوب تک کاٹ ڈالی اور اپنی از ارتصف سات تک بائدھ لی۔

پھرا یک اورون وہ ہمارے پاس ہے گزر ہے تو ابوالدرداہ نے ان ہے کہا کہ ہمیں کوئی کام کی بات بتا دیجئے جس ہے ہمیں فائدہ ہو

اورآپ کوکوئی نقصان ندہو، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول القد مظافظ کوفر ، تے ہوئے سن کہتم اینے بھائیوں کے پاس جانے والے ہو۔ اپنے کچاووں کو درست کر نووار اپنالباس درست کرنو۔ تاکہ ایسے ہوجاؤ، جیسے وہ آ دمی جو چہرے پرتل رکھتا ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ برائی کواور برائی اختمار کرنے کونا پہند فرماتے ہیں۔

اس حدیث کوابوداؤد نے سندحسن روایت کیا ہے البت قیس بن بشر کے بارے میں تقداورضعیف ہونے میں اختلاف ہے۔اور امام سلم نے اس سے روایت کیا ہے۔

مَرْتَ مَدِيثُ (٤٩٨): سنن ابي داؤد، كتاب اللياس، باب ما جاء في اسبال الازار.

کلمات حدیث: متوحداً: علیحده رہنے والا ہتنہائی اختیار کرنے والا۔ جمته: ان کے میے بال۔ حمد ، شانوں تک لیے بال۔ شعرة: جاقو۔ شامة: تل۔ فحش: برائی فبعل وقول کی برائی۔ تفحش: برائی کو اختیار کرتا، برکی بیئت اختیار کرتا۔

شروج مدیث:

مشروج مدیث:

حضرت ابوالدرداء عویمر بن زید، جومشهور صحابی رسول تالیخ بین کی بیان کرتے بین کی میرے والد بشرتعلبی جو کمبارتا بعین میں سے بین بیان کرتے بین کی میرے والد بشرتعلبی جو کمبارتا بعین میں سے بین حضرت ابوالدرداء عویمر بن زید، جومشہور صحابی رسول تالیخ بین کہ بم جلیس تھے۔اس وقت دمشق میں ایک اور صی بی رسول تالیخ شخان کا مہل بن حظلیہ تھا، وہ تنہائی پندیتھ اور لوگوں سے الگ تصلک رہتے نمازیں پڑھتے اور تبیع وتکبیر میں مشغول رہتے اور اس حالت میں مسلم میں مسلم اس میں مسلم کی دواپس جینے جاتے۔

ایک مرتبه حضرت ابوالدرداءرضی الله عند نے ان سے کہا کہ اگر آپ ہمیں کوئی بات (حدیث) سنادی تو ہمیں فاکدہ ہوگا اور آپ کوئی نقصان نہیں ہے اس پر انہوں نے حدیث سنائی کہ دسول الله فاٹلا نے ایک سرید دانہ فرمایا جب وہ سرید دائیں آپ تو اس میں سے شریک ایک صاحب نے بیان کی کہ جنگ کے دوران ایک نوجوان نے دشمن کے نیزہ ، را اور کہا لے لے جنگ کا مزہ میں غفار ک نوجوان ہوں۔ اس پر چند صحابہ کے درمیان اختلاف ہوا کہ کیا یہ فخریہ جمعہ کہنے سے آخرت کا اجر و ثواب بی تی رہا پہیں؟ رسول الله مُلاہما فائلہ ما کہ ایک اجراخروی بھی باقی ہے اورستائش دنیا بھی ۔ یہ حدیث می کر حضرت ابوالد دراء بہت خوش ہوئے اور سہل بن حظلیہ سے بار بار سوال کیا کہ آپ نے یہ رسول الله مؤلی تو اضع احتیار کی سوال کیا کہ آپ نے یہ رسول الله مؤلی ہوئے اور سامنے ایک تو اضع احتیار کی میں شاگر داستاذ کے سامنے کرتا ہے۔

اس کے بعد پھر حصرت ابوا مدرداءرضی اللہ عند نے حصرت سہل بن الحنظلیہ سے صدیث سننے کی درخواست کی جس پرانہوں نے سی فرمانِ نبوت سنایا کہ جہاد کے گھوڑ ہے برخرچ کرنے والا ایسا ہے جیسے مسلسل صدقہ کرنے والا جوصد قد سے اپناہا تھ نہ بند کرتا ہو۔

حضرت ابوامدرداء نے پھرحضرت ابن الحنظلیہ سے حدیث سنانے کی درخواست کی تو انہوں نے بیرحدیث سنائی کہ درسول القد مکھٹا نے خریم اسدی کے بارے میں فرمایا کہ خریم بہت اعظمے آ دمی ہیں ،اگر ان کے سرکے بال لمبے ندہوتے اور ان کا از ارنداؤکا ہوا ہوتا ۔خریم کو جب اس ارشاد نبوت کی اطلاع طی تو انہوں نے اس وقت اپنے سرکے بال کاٹ دیے اور از ارکونصف ساق تک با ندھ لیا۔

حضرت ابوالدراء رضی الله عندنے ابن الحظليہ سے پھر حدیث ستانے کی درخواست کی تو انہوں نے بیرحدیث مبارک سنائی کررسول

القد ٹاٹھڑانے فر ویا کہتم اپنے بھائیوں کے پاس جارہے ہو،اپنے کبادے درست کرلوا دراپنے لباس درست کرلوتا کہ لوگوں کے درمیان تم ایسے نظر آ وجیسے خوبصورت چبرے پرتل نظر آتا ہے کیونکہ اللہ تعالی کسی طرح کی برائی کوا در بری ہیئت کو پسنمہیں فرماتا۔

(روضة المتقيل: ٢٢٩/٢ـ دبيل الفالحيل: ٣ ٢٤٩)

## شلوارنصف ينذلي اور شخنے كے درميان

9 9 .. وَعَنُ آبِى سَعِيُدِ الْمُحُدُرِيِ رَضِى اللّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ صلّى اللّهُ عليْه وَسَلّمَ إِزَارَهُ السُّمُ لِللهُ عَنْهُ إِذَارَهُ السُّمُ لِللهُ عَنْهُ اللّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّهِ صلّى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ ُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ 
(۹۹۶) حفرت ابوسعید خدری رضی القدعند سے روایت ہے کہ رسول الله طافیلائے فرمایا کہ مسلم کی زار نصف سال تک ہے۔ نصف ساق اور نخنوں کے درمیان ہونے میں کوئی حرج یا کوئی گناہ نہیں ہے جو نخنوں سے بینچے ہوگاوہ آگ میں ہوگا اور جوا بتااز ر نخنول سے بینچے زمین پر گھیٹنا ہوا چلے گا اللہ اس کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ (ابوداؤد نے سندھیجے روایت کیا)

تخریخ صیف (299): سنس ابی داؤد، کتاب الساس، باب فی قدر موضع لارار

مقصود صدیمی: مقصود صدیث مبارک بیرے کہ مسلمان کاطریقد از ارباند صنے کا بیرے کدوہ نصف ساق تک باندھتا ہے البتدا ہے اب زت ہے کہ دہ نصف ساق سے نخول تک کے درمیان رکھ سکتا ہے ۔ نخول سے پنچاز ارا آگ میں ہوگا اور تکبر کے ساتھ زمین پر کپڑا گھیدٹ کر چینے والے کوالقد نظر رحمت ہے نہیں دیکھیں گے۔ (روصة المتقیں: ۲۲۱۲۲)

# حضرت عمرضى الله تعالى عنه كولباس كے خيال ركھنے كا تھم

٨٠٠ وَعَنِ ابُنِ عُمَرَ رضِى اللّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَرُتُ عَلَىٰ رَسُول اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسلّمَ وفِى إِزَارِى اللّهِ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَفِى إِزَارِى اللّهِ عَلَيْهِ وَسَلّمَ وَفِى اللّهِ عَلَيْهِ وَلَلّهُ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهِ اللّهُ اللّهِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللللللللّهُ الللللللّهُ اللللللللللّهُ الللللللللّهُ اللللللللللّهُ اللّهُ الللللللّهُ الللّهُ الللللللّهُ الللللللللللللللللللللللللللللللّ

كلمات مديث: استرخاء اللك جانا التكاليما استرحاء: (باب استفعال) ارخى ارحاء (باب افعال) الكانا ومارلت

،۔۔۔ اس کے بعد میں ہمیشہ اس جبتو میں رہا کہ کہیں میری ازارتو نیچ نہیں ہوگئی۔ اس کے بعد مجھے خیال لگار ہتا کہ کہیں ازارت نیچ نہیں ہوگئی اور میں اس کے اوپر کرنے کا اہتمام کرتا رہتا۔

شرح حدیث: رسول الله خافی نام نے حضرت عبد الله بن عمر رضی الله عنها کونصف ساق تک از ارر کھنے کی تعلیم دی جس پر انہوں نے پوری احتیاط سے عمل کیا بلکہ ہر وفت خیال رکھتے تھے کہ نہیں فر مانِ نبوت کی خلاف ورزی نہ ہو جائے۔ اسی طرح حضرت سلمہ بن اکور اسی الله عند سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی الله عند نصف ساق تک نظی باندھا کرتے تھے اور فر ، تے تھے کہ رسول الله خافی کی ہے کہ وہ بیان کرتے تھی۔ (روضة المتفین: ۲۱۲۳)

# عورتیں اپنے شخنے چھپا کیں گ

ا • ٨٠ وَعَنُهُ قَالَتُ أُمُّ سَلَمَةَ . فَكَيْفَ تَصْبَعُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَنُ جَرَّ قُوبَه وَ خُيلاءَ لَمُ يُنظُو اللَّهُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَنُ جَرَّ قُوبَه وَ خُيلاءَ لَمُ يُنظُو اللَّهُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَالْقِرَمِذِي قَالَ : يُوجِينَ شِبْرًا" قالت . إذا تَنكشِف الْقِيامَةِ" فَقَالَتُ أُمُّ سَلَمَةَ . فَكَيْفَ تَصْبَعُ البِساءُ بُذُيُولِهِنَّ قَالَ : يَوبُنُ شِبْرًا" قالت . إذا تَنكشِف الْقَدَامُهُنَّ : قَالَ : "فَيُورُ خِينَهُ فِرَاعًا لَا يَزِدُنَ" رَوَاهُ اَبُودُاوُدَ، وَالقِرْمِذِي وَقَالَ : حَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيعٌ !! وَقَدَامُهُنَّ : قَالَ : "فَيُورُ خِينَهُ فِرَاعًا لَا يَزِدُنَ" رَوَاهُ اَبُودُاوُدَ، وَالقِرْمِذِي وَقَالَ : حَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيعٌ !! وَاللَّهُ اللَّهُ اللَ

کلمات و دین دری است و دین الساء بدیولهن عورتی این وامن کا کیا کریں۔ دیول: فیل کی جمع وامن کی سات مارہ۔

مرح و دین دین کی میں کے ساتھ زمین پر کھنچ کر چلنے کی مم نعت عورتوں اور مردوں کے لیے ہے البتہ عورتوں پراپی ٹانگوں اور پرول کو ڈھائیٹالا زم ہے آگر چا در سے پوری طرح پوشیدہ نہ ہوں تو بہتر ہے کہ موز ہے پہن لیس تا کہ پیرمستور ہوجا کیں ۔ عدامدا بن مجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس طرح مردوں کی دوحالتیں ہیں ایک حالت استحباب ادرا یک حالت جواز ، مردوں کی حالت جواز سے ایک بیاضت زا کہ عوالت جواز ہے دیں کہ جس طرح مردوں کی دوحالتیں ہیں ایک حالت استحباب ادرا یک حالت جواز ، مردوں کی حالت جواز سے ایک بیاضت زا کہ عوالت ہوائے۔

(تحفة الأحوذي : ٥/٥ - ٤ ـ روضة المتقين : ٣٣٢/٢ ـ دليل الفالحين : ٢٥٤/٣)



بناك (١٢٠)

## بَابُ اِسُتِحْبَابِ تَرُكِ التَّرَفُّع فِي اللِّبَاسِ تَوَاضُعًا بطورتواضع عمره لباس كترك كرنے كا استحباب

قَدُ سَبَقَ فِي بَابِ فَضُلِ الْجُوعِ وَخُشُونَةِ الْعِيْشِ جُمَلٌ تَتَعَلَّقُ بِهِلْأَالْبَابَ. اس ہے قبل باب فضل الجوع وخشونة العيش ميں بعض احاديث اس موضوع ہے متعلق گزرچكى ہيں ۔

٨٠٢. وَعَنُ مُعَاذِ بُنِ أَنْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ تَرك اللَّنَاسَ تَوَاضُعًا لِلَّهِ وَهُوَ يَقُدرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللَّهُ يَوُمَ الْقِيَامَةِ عَلى رُؤوُسِ الْخَلَآئِقِ حَتَّى يُخَيِّرَه مِنُ ايّ خللٍ الْإِيْمَان شَآءَ يَلْبَسُهَا" رَوَاهُ التِّرُمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْتٌ حَسَنٌ .

( ٨٠٢ ) حضرت معاذین انس رضی الله عند سے روایت ہے کہ رسول الله فلاکٹا نے فرمایا کہ جس شخص کواحیما لباس پہننے کی قدرت حاصل ہووہ صرف اللہ کی رضا کے لیے بطورتو اضع اسے ترک کرد ہے اللہ تعالی روز قیامت اسے تمام مختو قات کے سامنے بلائے گا اوراے اختیار و ہے گا کہ ایمان کے جوڑوں میں جوجوڑا اے پیند بووہ اسے پہن لے۔

(تر فدى اورتر فدى نے كہا كه يه عديث عن ب)

تخ ي مديث (٨٠٢): الجامع للترمذي، الواب صفة القيامة.

كلمات مديث: حنى بحيره: يهن تك كداسافتيارد علامه حير نحييراً (بابتفعيل) اختياردينا ، اختيار عطاكرنا شرح مدیث: جود اللہ کے اور اللہ کے سامنے متواضع میں میں استطاعت رکھنے کے باوجود اللہ کی خشیت ہے اور اللہ کے سامنے متواضع بن كراور ثواب آخرت كى تمنامي ونياكى لذتول كوكمتر اورحقير سجھتے ہوئے سادہ لباس يہنے گا الله تعالى اسے روز قيامت تمام مخلوقات كى موجودگی میں بیاختیار دیں گئے کہ ایمان کے انعام میں عطاہونے والے جوڑوں میں جوجوڑا میا ہےزیب تن کرلے۔

(روضة المتقير: ٣٣٣/٢ دليل الفالحين: ٣٥٦/٣)



التأت (۱۲۱)

بَابُ اِسُتِحُبَابِ التَّوَسُّطِ فِي اللِّبَاسِ وَلَا يَقُتَصِرُ عَلَىٰ مَا يَزُرِى بِهِ لِغَيْرِ حَاجَةٍ وَلَا مَقُصُو دٍ شَرُعِيِّ لباس مِس اعتدال اورتوسط كااسخباب، بلاضرورت اور بغير مقصودِ شرعى كاليامعمولي لباس نه بِهنج جو باعث عيب هو

٨٠٣. عَنُ عَمُرِو بُنِ شُعَيْبٍ عَنُ أَنِهُ عَنُ جَدِّهِ رَضِىَ اللَّهُ عَنُهُ قَالَ : قَالَ رَسُوُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيُه وَسَلَّمَ ''إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ اَنُ يُّرِي اَثَرُ نِعُمَتِهِ عَلَىٰ عَبُدِهِ'' رَوَاهُ البِّرُمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيُثٌ حَسَنٌ .

(۸۰۳) حفرت عمره بن شعیب از والدخود از جدخودروایت کرتے بیں کدرسوں الله طالقی اے فرمایا که الله تعالی پیند فرماتے بیں کہ بندے یا اس کی نعمتوں کا اثر ظاہر ہو۔ (ترندی نے روایت کیا اور کہا کہ حدیث سے)

تخريج مديث (٨٠٣): لحامع لمترمدي، سوات الادب، بات ما جاء ال الله تعالى يحت ل يري اثر عمته على عده

کلمات صدید: اثر انشان عمامت جمع آثاد

شريح حديث: مديث مبارك مين ارشاد مواكدالله تعالى اسيخ كى بندے كو جب ديني اور دنياوي نعتيں عطافر ، يرتو وہ ان كاشكر

ادا کرے اوران نعمتوں میں اللہ کی مخلوق کوشریک کرلے۔

" وأحسن كما احسن الله إليك ."

"" تم بھی اللہ کی مخلوق پر بی طرح احسان کروجید کداس نے تم پراحسان فرمایا۔"

اورخود بھی ان نعمتوں کو استعمال کرے اور دوسروں کو بھی ان ہے مستفید ہونے کا موقعہ فراہم کرے۔ اچھالباس اور جھی وضع اختیار کرے تا کہ انسان کی طرف متوجہ ہوں اور اگر اللہ نے اس کو علم عطافر مایا ہے تو علم کا اظہار کرے تا کہ تشنگان علم اس کے علم سے مستنفید ہوں اور بیستھے کہ اس طرح اللہ تعالی نے اب ابنی مخلوقات کو اپنی محتیس بہنچانے کا وسیلہ اور ذریعہ بنایا ہو۔

(تعجمة الأحودي . ٨ - ١١٠ روصة المتقيل ٣٣٤)



سَّاكَ (۱۲۲)

بَابُ تَحُرِيُم لِبَاسِ الْحَرِيْرِ عَلَى الرِّجَالِ وَتَحُرِيْمِ جُلُوسِهِمُ عَلَى الرِّجَالِ وَتَحُرِيْمِ جُلُوسِهِمُ عَلَى الرِّجَالِ وَتَحُرِيْمِ لِلنِّسَاءِ عَلَيْهِ وَجَوَازُ لُبُسِهِ لِلنِّسَاءِ مردول کے لیے ریم می لباس پہنا، ریمی فرش پر بیٹھنا اوراس کوتکی لگانا حرام ہے، جبکہ عورتوں کورلیٹی لباس پہننا جائز ہے جبکہ عورتوں کورلیٹی لباس پہننا جائز ہے

٨٠٣ عَنُ عُمَرَ بُنِ الْبَحَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لَا تَلْبِسُوا الحَرِيْرَ، فَإِنَّ مَنْ لَبِسَه وَى الدُّنُيَا لَمُ يَلْبَسُه فِي الْاخِرَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

( ۱۰۴ ) حضرت عمر بن الخطاب رضى المدعند سے روایت ہے کدرسول سد طاقع نے فرمایا کدریشم ندیبنوجس نے و نیا میں ریشم پہناوہ تخرت میں نہیں پہنے گا۔ (متفق عدیہ )

تخ تخ مديث (٩٠٠): صحيح لمخارى، كتاب اللباس، باب لبس الحرير وافتراشه لمرحال. صحيح مسمم،

كتاب اللساس، باب تحريم استعمال اناء الدهب والفضة على الرحال والسساء وحاتم الدهب والحرير عبي سرحان

كلمات صديف: ﴿ لا تَبْسُوا الْحَرِيرِ: ثَمَّ رَيُّمْ مَهُ يَهُولُ

شرح حدیث صدیث مدیث میں خطاب مردول سے ہیں جیب کدایک اور حدیث میں ہے کہ آپ مخافظ نے ارشاد فر مایا کدریشم کا لباس اور سونا میری امت کے مردول پرحرام ہے اور عورتول کے لیے حلال ہے اور میں نعت برائے تحریم ہے کیونکہ میں اہل کفر کا لباس ہے جیسا کہ حضرت حذیفہ رضی القد عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ مخافظ نے فر مایا کہ سونا، چاندی، حریراور دیباج میکا فروں کے سے دنیا میں ہے اور تمہارے لیے آخرت میں ہے۔

حافظ ابن جرر حمد الله فتح البارى ميں فروتے ہيں كہ جس نے دنيا ميں ريشى لباس بہنا جنت ميں وہ اس سے محروم رہے گا يعنى اس كے دل كواس كى طلب سے پھير ديا جائے گا اور اس كے دل ميں اس كى خواہش نہيں رہى گا بيا ہى حديث ميں فرويا گيا ہے كہ جس شخص نے شراب بي اور بغير تو ہمرگي تو اسے جنت ميں شراب نہيں ملے گ۔

شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیار شاد کہ جس نے دنیا ہیں ریٹم پہنا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا یہ کنا یہ ہے اس بات سے کہ وہ جنت میں نہیں جائے گا جبکہ اہل جنت کا مباس حریر ہوگا۔ ﴿ وَلِبَاللَّهُ مَّمْ فِیہِ کَا حَسَدِیْنَ ۖ ﴾ چنا نچہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے تھا کر فرمایا کہ مابس حریر جنت میں نہیں جائے گا اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہمانے بہی آیت پڑھی۔ امام سیوطی رحمہ اللہ فر وستے ہیں کہ اکثر علماء یہ مطلب بیان فر وستے ہیں کہ دنیا میں ریشم پہننے وار آن ہوگوں کی طرح جنت میں نہیں

جا۔ کا جس طرح فورین پہلے می مرحلے میں جنت میں پہنچ جامی گے، بلکہ سزاکے بعد جنت میں جائے گا۔ جیسا کہ ایک حدیث می ہے کہ جس نے دنیا میں ریٹم کالباس پہنا اسے اللہ تعالی روز قیامت آگ کالباس پہنا کیں گے۔

(فتح سُباري: ١١٨،٣ ] يحقة الاحودي: ١٠٨,٨)

دنيايس ريشى لباس بينخ والاقيامت يس ريشى لباس يرحروم موكا

٨٠٥. وَعَنْهُ قَالَ. سَمِعُتُ رَسُولَ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَهُ وَسَلَّمَ يَقُولُ "إِنَّمَا يَلُبِسُ الْحَرِيُوَ مَلُ لاَخَلَاقَ لَهُ ' فِى الْاَحِرَةِ . لاَخَلَاقَ لَهُ '،، مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ، وَفِي رِوَايةٍ لِلْبُحَادِىّ ' مَنُ لاَحَلَاقَ لَهُ فِى الْاَحِرَةِ .

"قَوُلُه' "مَنُ لَاحَلاَقَ لَه'،، : أَيُ لَانَصِيْبَ لَه' !!

( ۱۰۵ ) حضرت عبداللد بن عمر رضی الله عنهما سے روایت ہے کہ رسول الله عَلَقَوْمُ نے فر مایا کہ ریشم وہی پہنتا ہے جس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ (متفق عدیہ)

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ جس کا آخرت میں کوئی حصرتہیں ہے۔

من لا حلاق له كمعنى بين كداس كاكول حصرتين بي

مخريج مديث (٨٠٥): صحيح البحاري، كتاب الماس، باب لس الحرير للرجال وقدر ما يجور منه. صحيح

مسلم كتاب البدس بأب بحريم استعمال باه الذهب والقصة عني الرجال والنساء

كلمات حديث الحرر اليم، ليثي كير ارليثي لبس

شرح حدیث لباس حریر پہننے والے کا آخرت میں کوئی حصہ ندہوگا ، مطلب میہ ہے کہ اس کی سزا جنت سے محرومی ہے سوائے اس کے کہ جس کو القد معون فر مادے۔ یا بید کہ دنیا میں رفیتم کا لباس پہننے والے وسخرت میں رفیتم کا لباس پہننا شعادہ فر مادے۔ یا بید کہ دنیا میں رفیتم کا لباس پہننا شعادہ میں رفیتم کا لباس پہننا گناہ کی مردوں کے لیے رفیتی لباس پبننا گناہ کیرہ ہے اگر مرنے سے پہلے تو بدند کی تو جنت سے محروم ہوج سے گاسوائے اس کے کہ القد تعالی اس کی مغفرت فرمادیں۔

(فتح الباري ١٨/٣٠ ـ شرح مسلم للنووي: ٣٢/١٤)

\*\*\*\*\*\*\*\*\*\*

٨٠٢. وَعَنُ آنَسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ﴿ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنُ لَبسَ الْحَرِيُرَ فِي الدُّنْيا، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي ٱلاخِرَةِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

( ۸۰۶ ) حضرت انس رضی القد عند سے روایت ہے کہ رسول الله مُخلطُ نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں ریشم پہناوہ اسے سخرت میں نہیں سنے گا۔ (متفق علیہ ) تخريج مديث (۲۰۸): صحيح البخاري، كتاب اللباس، باب لس الحرير للرجال وقدر ما يحوز مه . صحيح

مسلم، كتاب اللماس، باب تحريم استعمال اماء الذهب والفضة على الرحال والسماء .

شرح حدیث: مسلمان مردول کے لیے دیشم کالباس پہننا حرام قرار دیا گیا ہے کیونکہ دنیا کی نعتول ہے اس طرح لطف اندوز ہونا اورلذائذ دنیا ہے اس طرح متع ہونا اس آ دمی کاشیوہ نہیں ہوسکتا جواللہ ہے ڈرنے والا اور نعیم آخرت کی تمنار کھنے والا ہو۔ نیزیہ کہ اس سے تکبراورغرور کا اظہار ہوتا ہے اور تکبر بھی حرام جاوراس سے نسوانی خصائص پیدا ہوتے ہیں اور مردانہ سادگی اور شجاعت متاثر ہوتی ہے اس لیے بھی ممنوع ہے۔ (روضة المتقین: ۳۷/۲ دلیل العالم حین: ۹/۳)

سونا اورریشم کا استعال مردول پرحرام ہے

٨٠٥. وَعَنُ عَلَي رَضَى اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : رَايُتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَذَ حَرِيُرًا فَجَعَلَهُ فِى شِمَالِه ثُمَّ قَالَ : إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورٍ ٱمَّتِى" رَوَاهُ اَبُودَاؤِذَ بِإِسْنَادٍ حَسَن .
 حَسَن .

( ٨٠٤) حفرت على رضى الله عند سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول الله مُکَالِّمُوّا کو دیکھا کہ آپ مُکَالُّوْا نے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول الله مُکَالُّوْا کو دیکھا کہ آپ مُکَالُوا کو ایک اور ایسے دائیے ہاتھ میں رکھا اور کہا یہ یہ دونوں میر مے مردوں پرحرام ہیں۔ (ابوداؤد نے بسند حسن روایت کیا ہے )
بسند حسن روایت کیا ہے )

تْخْرَ تَكُمْ مِيثُ ( 4 • A): سنن الى داؤد، كتاب اللباس، باب في الحرير للنساء.

راوی صدیت: حضرت علی رضی القدعند آپ مهافرا کے عمیمتر م حضرت ابوطالب کے فرزند تھے۔ دس سال کی عمر میں اسلام لائے۔ تمام غزوات میں شرکت فرمانی تمیں سال تک صحبت نبوی میں رہے۔ آپ رضی القدعند سے ۱۵۸۶ احادیث مروی ہیں جن میں سے بیس متفق علیہ ہیں نے چھے میں انتقال فرمایا۔ (الاصابة می تمییز الصحابة)

کلمات حدیث: ذکور: ذکرکی جمع یعنی مردر دکود امتی: میرے امت کے مردر

<u>شرح حدیث</u>: ریشم کالباس اورسونے کے زیورات پہننا مردوں کے لیے حرام ہے اورعورتوں کے بلیے جائز ہے اورسونے اور چاندی کے برتنول میں کھانا پینامر دول اورعورتوں دونوں کے لیے حرام ہے۔ (دلیں العالیجیں: ۲/۹۵۲)

٨٠٨. وَعَنُ آبِى مُوسَى ٱلْاَشْعَرِيّ رضِى اللَّهُ عَنْهُ آنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلِيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلَىٰ ذُكُورٍ أُمَّتِى، وَأُحِلَّ لِلْاَنَاتِهِمُ: رَوَاهُ التِّرُمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْتُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلَىٰ ذُكُورٍ أُمَّتِى، وَأُحِلَّ لِلْاَنَاتِهِمُ: رَوَاهُ التِّرُمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْتُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. ( ٨٠٨) حضرت ايوموى اشعرى رضى التدعد سے روایت ہے کہ رسول الشتَ تَا اللَّهُ اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللّهُ اللهِ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهِ اللّهُ اللهِ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ الللهُ اللهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ الللّهُ الللللّهُ الللهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ الللهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللللهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ الللللّهُ الللّهُ اللللّهُ الللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللّهُ الللّهُ اللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللّهُ اللللللّهُ اللللّهُ الللللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ

امت كردوں كے ليحرام اور عورتوں كے ليے طلال ہے۔ (تر مذى لدرتر مذى نے كہا كريد عديث حسن سحيح ہے)

م الحامع للترمذي، ابواب اللباس، باب ما جاء في الحرير والذهب.

**کلمات مدیث:** ذکور: مرد، ذکر کی جمع ۔

شرح مدیث: سونے کے زبورات اور رہیٹی لباس پہننا مردوں کے لیے حرام ہے الا یہ کہ کوئی شدید ضرورت ہوجیے رسول اللہ علی مختلف نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو خارش کی بناء پر رہیٹی لباس پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی اور ای طرح عرفجہ بن اسعدرضی اللہ عند کی زمانہ جا بلیت میں ناک کٹ گئی انہوں نے جائدی کی آلکوالی جس میں بوہو گئی تو رسول اللہ مختلف نائیس علم فرمایا کہ وہ سونے کی ناک گئوالیں۔اس حدیث سے استنباط کرتے ہوئے سونے کے دانت آلکوان بھی جائز ہے۔

(روضة المتقين: ٣٣٨/٢\_ تحفة الاحوذي. ٣٨٢/٥)

سونے اور ریشم عورتوں کے لیے حلال ہے

٩ - ٨. وَعَنُ حُـلَيُهُ فَةَ رَضِـى اللّهُ عَنُهُ قَالَ: نَهَانَا النّبِيُّ صَلَّى اللّهُ عَلِيُهِ وَسَلَّمَ اَنُ نَشُرَبَ فِي انِيَةِ
 اللَّحَبِ وَالْفِضَّةِ وَاَنُ نَا كُلَ فِيهَا، وَعَنُ لُبُسِ الْحَرِيُ وِالْقِيْبَاجِ وَاَنُ نَجُلِسَ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُحَارِيُّ.

( ۱۰۹ ) حفرت حذیفہ رضی اللہ عندہے روایت ہے کہ رسول اللہ مُکافیق نے ہمیں سونے اور جا ندی کے برتوں میں پانی پینے اوران میں کھاتا کھانے اور ریشم اور دیباج کالباس پہننے اوراس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ ( بخاری )

كلمات حديث: آنية: برتن، جمع او اني .

شرح مدید: سونے جاندی کے برتنوں میں کھانے اور پینے کی ممانعت فرمائی اور دیاج اور حریر کے پہنے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔امام ابوطنیفہ رحمہ الله فرماتے ہیں کہ ریشی بستر اور تکیہ کا استعال مکر وہتر یہی ہے جبکہ صاحبین کے نزدیک مکر وہتر کی ہے۔

(فتح الباري: ١٠٥٨/٣ ] روضة المتقين: ٣٣٩/٢)

المِبْنَاكِ (۱۲۳)

# بَابُ جَوَازِ لُبُسِ الْحَرِيْرِ لِمَنُ بِهِ حِكَّةٌ فارش والے کے لیے ریشی آباس کا جواز

١٠ عَنُ آنَسِسٍ رَضِى اللَّهُ عَنُسةُ قَالَ : رَحَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلِيْهِ وَسَلَّمَ لِلُوَّبَيْرِ وَعَبُدِالرَّحُمنِ بُنِ عَوُفِ رَضِى اللَّهُ عَنْهُمَا فِى لُبُسِ الْحَرِيْرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(۸۱۰) حضرت انس رضی الله عنه سے روایت ہے کہ رسول الله مَلَاقُونُم نے حضرت زبیراور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی الله عنہما کورلیٹمی لبس بیننے کی اجازت دک کیونکہ ان دونوں کو خارش تھی۔ ( متفق علیہ )

تركي مديث (٨١٠): صحيح البخاري، كتاب اللهاس، باب مدير حص من الحرير بلحكة. صحيح مسلم،

كتاب الساس، باب الماحة ليس الحرير لرحل إدا كانت به حكة.

کلمات حدیث: حکف تھیلی،خارش۔ حل أحك احک کا (باب افعال) تھیجانا۔ حك راسه: سر تھیجایا۔ شرح حدیث: ضرورت، بیاری بیا عذر کی موجودگ میں رفصت ہے اور اس طرح کے سی عذر کی صورت میں مردیھی تشیمی لبس بہن سکتے ہیں۔اگر کسی کے بیس کوئی کیٹر اموجود نہ ہوسوائے رکیشی کیٹرے کے تو اس کو پہننا جائز ہے۔ جبری نے کہا کہ جنگ میں بھی جائز

ے کدزرہ سے تکلیف نہ مواور اللہ تع کی کاارشاد ہے:

﴿ وَمَاجَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي ٱلدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ﴾ "اورالله نِ تمهار ساويردين مِن كوئي حرج نبيس ركاء"

اور فرمایا که

﴿ لَيْسَ عَلَى ٱلْأَعْمَى حَرَبٌ وَلَا عَلَى ٱلْأَعْرِجِ حَرَبٌ وَلَا عَلَى ٱلْمَرِيضِ حَرَبٌ ﴾ "اندهے بنظرے اور بیار پرکوئی وشواری نہیں۔ "(روصة المنقين: ٣٢٨/٢ ديس المالحين: ٢٦١/٣)



اللبتاك (١٢٤)

## بَابُ النَّهُيَ عَن اِفْتَرِاشِ حُلُودِ النَّمُورِ وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا چیتے کی کھال پر بیٹھنے اور اس پرسوار ہونے کی ممانعت

241

١ ٨٠. عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الاتْرُكَبُوْ، الْحَزَّ وَكَالنِّمَادِ . " حَدِيثٌ حَسَنْ رَوَاهُ آبُودُاؤدَ وَغَيْرُه ' بِاسْنَادٍ حَسَنِ .

( ۸۱۱ ) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ مُکافِیُن نے فرمایا کہتم ریشم اور چیتے کی کھال پر مت سوار ہونا۔ (بیرحدیث حسن ہےاورا ہے ابودا وُ دوغیرہ نے سندِحسن روایت کیا ہے )

تخ تحمد عدا (۱۱۸): سنر الى داؤد، كتاب اللياس، باب جنود النمور والسباع

راوي حديث: حضرت معاويه بن الى سفيان رضى القدعنهما فتح مكه كدن حضرت معاويه اوران كه والدابوسفيان رضى المقدعنه ف اسلام قبول كيا في خزوة حنين اورحا كف مين آپ طاقع اكس تحدر بر آپ سے ٦٦ ١ احاديث مروى بين جن ميں سے ٢ منفق عديه بين اسلام قبول كيا في خزوة حنين اورحا كف مين آپ طاقع الاحساب

كلمات وديث: نمار: نمرك جمع، چياد الممار: چيت ك كال

شرح حدیث: همور ول کوزین پرریشم کا کیٹر ایا چیتے کی کھال چڑھانا اہل مجم کے یہاں متع رف تھارسول امقد ملاقیظ نے ان دونوں سے منع فر مایا کہ گھوڑ ہے کی زین پرریشم چڑھوا کر یہ چیتے کی کھال چڑھوا کر اس پرسواری نہ کرو۔ اگر زین پر جو کیٹر اچرھایا ہوئے وہ ریشم اور اون سے ملا کر بنایا گیا ہوتو اس کا ذین پر استعمال اور اس پر بیٹھنا اہل مجم سے مشا بہت کی بناء پر مکروہ تنزیجی ہے اور اگر خالص ریشم ہوتو کی ہو۔

چیتے کی کھال گھوڑے کی زئن پر ڈال کراس پر جیٹھنے کی ممانعت کے بارے میں ایک اور صدیث ابن مجہ میں مروی ہے کہ رسول اللہ تُلَّیُّ اِنْ چیتے کی کھال پر سواری ہے منع فر مایہ۔ ابن الا تیمر حمداللہ فر ماتے ہیں کہ چیتے کی کھال پر سواری سے اس لیے منع فر می کہ اس میں تزیں اور تکبر ہےاوراہل مجم کی مشابہت ہے۔ (روضة لمنفیس: ۳٤۰،۲۶ دلیل انصال حین: ۳۲۱،۳)

### درندوں کی کھال استعال کرنے کی ممانعت

٨١٢. وَعَنُ آبِى الْسَلِيُحِ عَنُ آبِيهِ رَضِى الله عَنْهُ آنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهى، عَنِ جُلُودٍ السِّبَاعِ، رَوَاهُ آبُودُ وَالتَّرُمِذِي وَالنَّسَآئِيُ بِاَسَانِيْدِ صِحَاحٍ وَفِى رِوايَةٍ لِلْتَرُمِذِي نَهى عَنُ جُلُودٍ السِّبَاعِ آنُ تُفْتَرَشَ .

( ١ ١ ٨ ) ابوالمين ايخ والدي دوايت كرت مين كررسول الله مَكْ النَّامُ اللهُ عَلَيْمُ في حاليس بين يهن عض مايا- (اس حديث کوابودا ود، ترندی اورنسائی نے باسانید صحاح روایت کیاہے)

اورترندی کی ایک اورروایت میں ہے کہ آپ مُنافِقات درندول کی کھابول کو بچھ کران پر نیصفے سے مع فرمایا۔

تخ تج مديث (AIP): سمس ابني داؤد، كتاب الساس، باب جنود النمور والسناع . الجامع للترمدي، ابواب

اللياس.

حضرت ابوالمليح بن اسامة الهذل حافظ ابن حجر رحمه الله في اسامة بن عمير كوسحاني كهاب يدكوفه كرين والله راوي حديث:

میں بعض احادیث ان مضفول میں ابوالملیج اپنے والدے روایت کرنے میں منفرد میں ۔ (دلیس الفائحیر ۲۶۳/۳)

جنود انسناع: ورندون كي هالين - جنود: جندك جمع بمعني هالين -كلمات وحديث:

رسول الله مُثَاثِقُ نے درندوں کی کھالیں استعال کرنے پہننے اور آئییں بچھا کر جیٹھنے ہے منع فرمایا کہ اس میں ایک شرح حديث: طرح کا تبختر اور تکبر پایا جاتا ہے۔ یعنی خواہ د باغت دی گئی ہو یا نہ دی گئی ہو۔ ا، م شافعی رحمہ امتد کے نز دیک درندوں کی کھال کے بال د باغت ہے پاکنبیں ہوتے اس لیے بھی حرام ہے اور جن فقہاء کے نزدیک درندے کی کھال د باغت سے پاک ہوجاتی ہے ان کے

نزديكمتكبرين اورمترفين كاطريقه بونى بناء يرمنوع بـ (تحقة الاحودي: ١٠/٥٠ وصة المتقين: ٣٤٠١٢)

النّاك (١٢٥)

## بَابُ مَايَقُولُ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا اَوُنَعُلاَ اَوُ نَحُوَه' نالباس اور نياجوتا وغيره پہننے كوفت كيا كہنا چاہيے؟

#### نیالباس وغیرہ بہنتے وقت بیدعاء پڑھے

٨١٣. عَنُ أَبِى سَعِيُدِ النَّحُدُرِي رَضِى اللَّهُ عَنُهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلِيُهِ وَسَلَّمَ إِذَا السَّتَجَدَّ تَوُبُا سَمَّاهُ بِالسَّمِه عِمَامَةُ أَوْقَمِيُصًا آوُرِدَآءً. يَقُولُ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمُدُ أَنْتَ كَسُوْتَنِيهِ، السَّتَجَدَّ ثَوْبُا سَمَّاهُ بِالسَّمِه عِمَامَةً أَوْقَمِيُصًا آوُرِدَآءً. يَقُولُ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمُدُ أَنْتَ كَسُوتَنِيهِ، أَسَنالُكَ حَيَرُه، وَخَيْرَ مَاصُنِع لَه، وَأَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَاصُنِع لَه، " رَوَاهُ آبُودَاؤد، وَالتِّرُمِذِي وَقَالَ حَدِيثَ حَسَنٌ .

(۸۱۳) حضرت ابوسعید ضدری رضی القد عندے روایت ہے کہ رسول الله مُنْ اللَّهُ عَلَيْهُ جب کوئی نیا کیٹر اپینتے تو اس کا نام لے کر مگامہ یا تھیص ماجیا دربید دعاء فرماتے:

"اللُّهم لك الحمد أنت كسوتنيه اسالك خيره وقعير ما صنع له وأعوذبك من شره وشرما صنع له."

''اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے بیں تونے مجھے بدلہاس پہنایہ میں تجھاس کی خیر مانگنا ہوں اور جس لیے یہ بنا ہے اس کی خیر مانگنا ہوں اور میں تیری پناہ، نگنا ہوں اس کے شرہے اور جس کے لیے یہ بنا ہے اس کے شرہے۔

اس حدیث کوالوداؤداورتر ندی نے روایت کیااورتر ندی نے کہا کہ بیحدیث حسن ہے۔

تَحْرَجُ عديث ( ۱۳ ): سسس اللي داؤد، كتبات الساس الجامع للترمذي، بوات للباس، بات ما بقول إدا لبس "و با جديداً".

كلمات حديث: استجد: نيايايا تحدد: نيامونا

شرح حدیث:

رسول القد مظافر این بیا کیر از یب بن فرماتے تواس کا نام لے کراللہ کا شکرا دافر ماتے کہ اے القد تونے بچھے بیہ نعمت عطافر مائی جملہ محامد تیرے ہی لیے ہیں اس کیڑے کو میرے لیے مبارک ومسعود فرمااس میں جس قد رخیر ہے وہ میرے لیے مقدر فرمااوراس میں جوشر ہے اس سے مجھے محفوظ فرما غرض نیالباس پہنتے وقت ندکورہ دعاء پڑھنامسنون ہے۔متدرک میں حضرت عاکثہ رضی اللہ عنباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ من فلظ آنے فرمایا کہ کوئی شخص دینار کا نیش اخر بیرتا ہے المقد تعالی کی حمد و ثناء کر کے اسے پہنتا ہے اجمی پیزااس کے مشنوں تک نہیں پہنچا کہ القداس کی مغفرت کر دیتا ہے۔ (محمد الاحودی: ۲۳۰۵)



البتاك (١٢٦)

بَابُ اِسْتِحْبَابِ الْإِ بُتِدَآءِ بِالْيَمِيْنِ فِي اللِّبَاسِ لباس پہنتے وقت دائیں طرف سے ابتداء کا استحباب هٰذَا الْبَابُ قَدْ تَقَدَّمَ مَقُصُودُهُ وَذَكَرَنَا الاَحَادِيْتُ الصَّحِيْحَةَ فِيْهِ. اس باب سے متعلق متعدد احادیث اس سے پہلے گزر چکی ہیں اور مقصور واضح ہو چکا ہے۔



# كتباب آداب نوم والاضطجاع

البّاك (١٢٧)

بَاجُادَابِ النَّوُمِ وَ الْإَضْطِجَاعِ سونے، لیٹنے، بیٹھنے مجلس، ہم شینی اور خواب کے آ داب

#### سونے کے وقت کی دعا کیں

٨١٣. عَنِ الْبَرَآءِ بُنِ عَازِبٍ رَضِى اللَّهُ عَنُهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اوَى اللهِ عَنْ الْبَرَآءِ بُنِ عَازِبٍ رَضِى اللَّهُ عَنُهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ

( ۱۹۲۸ ) حفرت براء بن عازب رض المدعند سے روایت ہے کدرسول الله مُلَقِعً جب بستر پرتشریف لاتے تو داکنل کرد ب لیٹتے اور فرماتے ا

" اَللَّهُمَّ اَسُلَمُتُ نَفُسِى اِلَيُكَ، وَوَجَّهُتُ وَجُهِى اِلَيُكَ وَفَوَّضُتُ اَمُرِى اِلَيُكَ، وَالْجَاتُ ظَهُرِى اللَّكَ رَغُبَةً وَرَهُبَةً اِلَيُكَ، لاَ مَلْجَا وَلاَ مَنْجَا مِنْك الَّا اِلْيُكَ، امَسْتُ بِكِمَا بِكَ الَّذِى اَنْزلُتَ، وَسَيَكَ الَّذِى اَنْزلُتَ، وَسَيَكَ الَّذِى اَنْزلُتَ، وَسَيَكَ الَّذِى اَنْزلُتَ، وَسَيَكَ الَّذِى اَنْولُتَ، وَسَيَكَ الَّذِى اَرْسلُتَ ."

''اے اللہ! میں نے اپناو جود آپ کے سپر دکر ویہ اپنا رُخ آپ کی طرف کر دیں اپنا معامد آپ کے میر دکر دیا اور غبت اورخوف کے ساتھ ہرطرف ہے پشت پھیرکر آپ کی طرف ہوگیا کوئی جے ناہ نہیں کوئی چھو شنے کا مقام نہیں گر تیری ہی طرف میں تیرک کتاب پر ایمان لایا جوتو نے نازل فرمائی اور تیرے نبی پرایمان لایا جس کوتو نے رسالت عطافر ، ئی۔''

(اس حدیث کوان الفاظ کے ساتھ امام بنی ری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں کتاب الا دب میں روایت کیا ہے)

تخريج مديث (٨١٣): صحيح المخارى، كتاب الدعوات، باب النوم على الشق الايمن

شرح صدین: رسول الله ظافر البیس نے کے لیے سٹے تو دائیس کروٹ پر لیٹے اور سیح بنی ری کی ایک روایت میں حضرت براء بن عاز برض الله عندے مردی ہے کہ آپ ظافر ان نے فر مایا کہ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو نماز والا وضوء کر واور د ابنی کروٹ لیٹواور بیدہ ء پڑھو۔ سونے سے پہلے وضوء کرنامت جب ہے اگر چہ پہلے سے وضوء ہو صیح مسلم میں حضرت معاذبین جبل رضی الله عندے مروی ہے کہ رسول الله گالظ نے فرمایا کہ جس مسلمان نے اس طرح رات گزاری کہ وہ باوضو تھا اور اس نے اللہ کوید دکیا اور وہ درمیان شب میں اشھے اور انتد سے دنیا یا آخرت کی کوئی خیر مائے انتداسے ضرور عطا فرما دے گا اور ابن حبان نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عند سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ مگالظ نے فرمایا کہ جس نے باوضوء رات گزاری اس کے ساتھ ایک فرشتہ ہوتا ہے جو اس کے بیدار ہونے کے وقت کہتا ہے کہ اساللہ افلاں کی مغفرت فرما اس نے باوضورات گزاری۔

حافظ این جررحمد الدفر ماتے بیں کدوائی کروٹ پرسونے کے متعدد فوائد میں سے ایک بیہ ہے کہ انسان بہوست بیدار ہوج تا ہے کہ کہ اس صورت میں چونکدول لاکا ہوا ہوتا ہے اس لیے اس کا ول نیندسے بوجھل نہیں ہوتا۔ بری حکمت یہ ہے کہ یہ بیئت قبر کی یادولاتی ہے کہ مردے کوقبر میں اس طرح نٹایا جاتا ہے۔ (روصة المتقین: ۲۱/۲ سے دوضة الصالحین: ۳٤٦/۳)

باوضوء سونامسنون ہے

٨١٥. وَعَنهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَيْتَ مَضَجَعَكَ فَتَوَضَّا وَضُوءَ كَ للصَّلوةِ ثُمَّ اضَطَجَعَ عَلى شِقِّكَ اللهِ مَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَيْتَ مَضَحَعَ عَلَى شِقِّكَ اللهِ مَلَى اللهِ عَلَيْهِ وَقُلُ "وَذَكَرَ نَحُوه وَفِيهِ: "وَاجْعَلُهُنَّ الحِرَمَاتَقُولُ ." مُتَّفَقٌ عَلَيْه .
 عَلَيْه .

(۸۱۵) حضرت براء بن عازب رضی الله عند سے مروی ہے کہ رسول الله ظافی کے خبر مایا کہ جب تم بستر پرآنے کا ارادہ کروتو ثماز والا وضوء کرواور دائیں کروٹ پرلیٹ جاؤاور کہواس کے بعدوہ بی دعاء ندکور بیان فر مائی۔ اور اس دعاء کوتمام کلمات کے آخر میں کہو۔

(مثنق علیہ)

تَحْرَ مَعَ مديث (٨١٥): صحيح مسلم، كتاب الوضوء، باب فضل من بات بالوصوء.

كلمات مدين: إذا آنيت مضحعك: جباب بسري آورجب اين ليننى جكم آور اضطحع: يهلوك بل ليثنار مصحع خواب كاه، بسر ، سون كي جكم مضاجع .

مرح دید: رسول الله علاقان نے فرمایا کہ باوضو ہوکروائی کروٹ لیٹواور بدعاء ہواوراس دع مواسین جملہ معرات ہوئی کہ بدت عمده پڑھو۔ لیعنی دعاء کے بیکلمات تمام دعاؤں کے پڑھ لینے کے بعد آخریس پڑھے جا کیں۔ علامہ طبی رحمہ الله فرماتے ہیں کہ بددہ ، بہت عمده مضامین پڑھتمل ہے۔ اس میں فره یا: ''اسلمت نفسی ''کہیں نے اپنی جان اپنا وجوداورا پنے اعضاء وجوارح سب الله کے کم کے تا لیح کردیے ، وجھت وجھے الیک یعنی میرایشلیم وانقیا ومیری بیاطاعت وفرماں برداری ریا کی ہمیل سے اورنفاق کے ہم طاوث سے کردیے ، وجھت الیک یعنی میرایشلیم وانقیا ومیری بیاطاعت وفرماں برداری ریا کی ہمیل سے اورنفاق کے ہم طاوث سے بیاک ہمیل کے اور طرف نہیں ہے کہ نفاق کا شائبہ اور دیا کا اندیشہ ہو۔ و فیوضت اموی الیک میں نے اپنے سارے امور آپ کے سیروکر دیے ہیں اپنی تدبیر سے دیکش ہوگیا اور اپنے معاملات ہیں آپ کو اپنا کفیل اپنا نگران اور اپنا و لی بتالیا البحات ظہری الیک سباب و و سائل دنیا سے دُن موڑکر تیراسہاراا ختیار کرلیا۔ رغبہ و رحبہ الیک تیر فضل وکرم کی رغبت و شوق اور

تیری بی ناراضگی سے ڈرکر، یعنی اینے تمام امور تیرے سپردکردیے اس شوق اور امید میں کہتو ان تمام کودرست اور سیح فر مادے اور ان کی بہتر تدبیر فرما دے اور سب اسباب و تدابیر چھوڑ کراس ڈراورخوف سے تیرے پاس چلا آیا کہ کہیں دنیا کی تدبیریں بے اثر اور دنیا کے اسباب معطل ہوجائیں اور پھرمیر اکوئی ٹھکا نہ نید ہے۔والنّد اعلم

(تحفة الاجوذي: ٩/٥/٩ شرح صحيح مسلم للنووي: ٢٧/١٧ روضة المتقير: ٣٤٤/٢)

## رسول الله نافية كي تبجد كي يا بندي

٢ ١٨. وَعَنُ عَآثِشَةَ رَضِى اللُّهُ عَنُهَا قَالَتُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ يُصِلِّي مِنَ اللَّيُلِ إحُداى عَشَرَةَ رَكَعُةً فَإِذَا طَلَعَ الْفَجُرُ صَلَّى رَكَعَتُينِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اصْطَجَعُ عَلىٰ شِقِّهِ الاَيُمَنِ حَتَّى يَجِيْءَ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤُذِنَه ' . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(٨١٦) حضرت عائشرضی انتدعنها سے روایت ہے کہ دہ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم کالٹیڈا رات کو گیاہ رکعت پڑھتے جب فجر طلوع ہوتی تو دوہلکی رکعتیں پڑھتے پھردا کیں کروٹ لیٹ جاتے یہاں تک کیمؤ ذن " تااور آپ ٹاٹھٹا کواطلاع دیتا۔ (متفق علیه ) تخريج مديث (١١٨): صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب الاصطبحاع على الايمر. صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي كَالْتُلْهُ في الليل.

كلمات صيف: تم اصطحع على شقه الأيمن: پهرآپ كاتفي اين دا بنى كروث ليث جات شق: جانب بهلو ايمن:

**شرح حدیث:** سرول الله مُلْقُوْلُم رات کوتبجد کی نماز گیاره رکعت پڑھتے یعنی آٹھ رکعت تبجدا ورتین وتر فجر کے طلوع ہوجانے کے بعد لینی صبح صادق کے بعدد ورکعت ہلکی پڑھتے جن میں آپ مگاٹی اسورۃ الکافرون اورسورۂ اخداص پڑھتے ۔ پھر دائیں کروٹ لیٹ کر ذیراسا آرام کرتے اور جب مؤذن اذان کی اطلاع دیتا تو نماز فجر کے لیے اٹھ جاتے علاء فرماتے ہیں کہ جوشض نماز شب میں مشغول رہا ہواس کے لیے فجرسے پہلے کی دوسنتوں کے بعد آرام کرنامتحب ہے۔

(روضة المتقين: ٢/٥٤٦\_ مظاهر حق: ٣٤٦/٢ فتح الباري: ١٣/١ ٥\_ إرشاد الساري: ٢٦٩/٢)

وا جنی کروٹ میں سونامسنون ہے

١ ٨. وَعَنُ حُـذِيُـفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ قَالَ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَصْجَعَهُ مِنَ اللَّيُـلِ وَضَعَ يَدَهُ مَحْتَ خَدِهِ ثُمَّ يَقُولُ:اللَّهُمَّ بِإِسْمِكَ اَمُونُ وَأَحْيَا " وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ : "ٱلْحَمُدُلِلَّهِ الَّذِي ٱحُيَانَا بَعُدَ مَا اَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ . ابتد مُلَّظُمُّ جبرات كوابستر برتشريف كوه ميان كرت بين كدرسول ابتد مُلَّظُمُّ جبرات كوابستر برتشريف ك بالترق المالال المالية مُلَّظُمُّ جبرات كوابستر برتشريف ك بالترق المالية وخرارك في محمد بحرفر مات.

" باسمك اللُّهم اموت واحيا . "

"ا اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں۔"

اورجب بيرار بوت تويدعاء پر ست

" الحمدلله الذي أحيانا بعد ما أماتنا وإليه النشور . "

''تمام تعریفیں اللہ بی کے لیے ہیں جس نے ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندگی عطافر مائی اوراسی کی طرف لوٹ کر جانہ ہے۔' ( بذیری )

تخ تك صديث (٨١٤): صحيح المخارى، كتاب الدعو.ت، ماب ما يقول إدا نام

کلمات صدید: استور: زنده بونات می کون انساد بوم سفور دوبره زنده بوت کادن و به سفور اورزنده بورد اورزنده بوکرای کی جانب بلنا ہے۔

شرح صديف: رسول كريم كاللؤ جب سونے كے ليے لينتے تو اپنا دابنا ہاتھ دائن رضار كے ينچ ركھتے اور فرمات' الله! تيرے نام كے ساتھ مرتا اور تيرے نام كے ساتھ جية ہوں۔ 'اور حفزت براء بن عازب رضى القدعنہ سے مروى حديث يس ہے كه آپ فرماتے۔

" اللُّهم قني عذابك يوم تبعث سادك ."

''اےاللہ! تو مجھےاپنے عذاب ہے بچالے جب تواپنے بندوں کودو ہر روزندہ کرے گا۔''

#### نیندگی موت سے تثبیہ

رسوں اللہ مخافظ جب بیدارہوتے تو فرماتے اے اللہ! سماری حمد وثناء تیرے لیے کہ تونے جمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا۔ سوتے وفت کی دعاء میں اور بیدائہونے کے وقت کی دعاء میں سونے کوموت اور بیدار نونے کو حیات سے جمیر فرماتی ہے، اور طرح ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے

بندہ سے بذر بعیشعاع کے رہتا ہے جس سے حیات باطل نہیں ہو بیاتی۔ (جیسے آفتاب لاکھوں میل سے اپنی شعاعوں کے ذریعے نہا تات کو حیات بخشا ہے )اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نیند میں بھی وہی چیز کلتی ہے جوموت کے وقت نگلتی ہے کیکن تعلق کا انقطاع ایس نہیں ہوتا جوموت میں ہوتا ہے۔

ابواسحان زجن سیج ہیں کہ وہ نفس (جن) جو نیند میں انسان کے بدن کو چھوڑ جاتا ہے وہ نفس ہے جس کا تعلق احساس و شعور سے ہورو وہ نفس جو موت سے انسانی جسم میں جدا ہوتا ہے وہ روح ہے جس کا تعلق زندگی اور حیات سے ہے۔ اہ مقرطبی رحمہ المند فرماتے ہیں کہ نیند ہو یا موت دونوں میں روح کا تعلق بدن سے منقطع ہو جاتا ہے روج کا جسم سے بے تعلق ہوتا عارضی اور ظاہری ہوتو نیند ہے باطنی اور سینقل ہوتو موت ہے اور اس لیے کہتے ہیں کہ نیند موت کی بہن ہے۔ علامہ طبی رحمہ المند فرماتے ہیں کہ نیند کو موت کہنے کہ جس طرح موت سے انسان کا عمل منقطع ہو جاتا ہے اور وہ اپنی حیات سے اور اپنے اعضاء سے مستفید نہیں ہوسکتا کہی خال نیند کا بھی ہے کہ کہ اس سے بھی سلسلہ عمل منقطع ہو جاتا ہے اور انسان اپنی زندگی سے اور اپنے اعضاء کے اعمال سے متنفع ہو نے کے قابل نہیں رہتا اور حیات تو دراصل عمل کا نام ہے عمل نہ ہوتو وقت انسان کو قتل کر ویتا ہے اور کچھ باتی نہیں بچتا اس برف بیچنے والے کی طرح جس کی برف کو کئی خرید ارزئیس تھا اور برف کے تھھلنے کے ساتھ اس کی یونچی بھی جاتی رہیں۔

(فتح الدري ٣٠ / ٢٩٨ ـ ارشاد الساري ١٣ / ٢١٦ ـ تحفة الأحودي ٩ / ٣٣٨ عمدة القاري ٢٢ / ٤٤١)

#### پیٹ کے بل سونے کی ممانعت

٨ ١ ٨. وَعَن يَعِيسُشَ بُنِ طِخُفَةَ العَفَّارِيّ رَصِى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ . قَالَ أَبِى . "بَيْنَمَا آمَا مُصُطَحِعٌ فِى الْمَسُجِدِ عَلَىٰ بَطُئِى اِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِى بِرِجُلِهِ فَقَالَ." إِنَّ هَذِهِ ضِجْعَةٌ يُبُغِضُهَا اللَّهُ" فَقَالَ" فَنظَرُتُ فَاذا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَكِيْه وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُودَاؤِدَ بِاسْنَادٍ صَحِيْح .

(۸۱۸) حفرت یعیش بن طخفۃ غفاری رضی الله عندے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے میں کہ میرے والد نے بیان کیا کہ ایک دن میں مجد میں پیٹ کے بل سویہ ہوا تھا کہ کس شخص نے مجھے اپنے پاؤل ہے حرکت دی اور کہا کہ لیٹنے کا پیطریقہ اللہ کو ناپہند ہے۔ میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ کا ایکٹا تھے۔ (ابوداؤد نے سندصحح روایت کیا)

حَرِّ تَحْ مِدِيثِ ( ٨١٨): سس ابي داؤد، كتاب اليوم، باب مي الرحل يصطحع على بطه .

راوی صدید: حضرت یعیش بن طخفة غفاری صحافی بین ۔ ابن الاثیر نے کہا کہ شامی بین اور حافظ ابن مجرر ممداللہ نے تقریب میں کہا ہے کہا ان سے یہی ایک صدیث مروی ہے۔

كلمات وديث: المصطحع في المسجد على بطبي: مين مجدين پيث كبل لينا بواتها و صحعة: لينني بيت، بينني كا طريقة و شرح حدیث طخفة بن قیس غفاری اصحاب صفّه میں سے سے بحر کے وقت مجد میں پیٹ کے بل لیٹے ہوئے سے، رسول اللہ مُلْقِلًا تشریف لائے انہیں اٹھایا اور فر مایا کہ سونے کا پیطریقہ اللہ کو ناپسند ہے۔ ایک روانیت میں ہے کہ آپ مُلَّقِظُ نے فر مایا بیابال جہنم کا طریقہ ہے۔ (تحفة الاحودی ۱۸۰۰ مروصة المنفیس: ۲۸/۲)

بسترير ليثے وقت ذكرالله كاامتمام كريں

٩ . ٨ . وَعَنُ اَبِى هُوِيُرَةَ رَضِى اللّهُ عَنُهُ عَنُ رَسُولِ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "مَنُ قَعَدَ مَقُعَدًا لَـمُ يَـدُكُو اللّهَ تَعَالى فِيهِ لَـمُ يَـدُكُو اللّهَ تَعَالى فِيهِ لَـمُ يَـدُكُو اللّهَ تَعَالى فِيهِ كَانَتُ عَلَيْهِ مِنَ اللّهِ تِعَالَى فِيهِ كَانَتُ عَلَيْهِ مِنَ اللّهِ تِرَةٌ " رَوَاهُ اَبُودُ وَ بِالسُنَادِ حَسَنِ .

" البِّرَةُ " بِكُسُرِ التَّآء الْمُثَنَّاةِ مِنُ فَوُقِ وَهِيَ: النَّقُصُ، وَقِيُلَ: التَّبُعَةُ.

( ۱۹۹ ) حضرت ابو ہر یرہ رضی امتد عنہ سے روایت ہے کہ رسول القد ملاقظ نے فر ، یا کہ اگر کوئی شخص کسی مجس میں بیٹھا اور اس نے الند کا ذکر نہیں کیا تو اس پر الند کی جانب سے سرزش ہوگی اور جوسونے کے لیے لیٹ اور اس نے الند کو یا وہیں کیا اس پر امتد کی جانب سے سرزنش ہوگی۔ (ابودا وَ دے سند حسن رویت کیا )

ىرە · نقصان،بازىرس

تخ تك صديث (٨١٩): سنن ابي داؤد، كتاب الادب، باب كراهية ال يقوم الرحل من محسبه و لا يذكر .

كلمات حديث: ترة: سرزنش، تنبيه و تروترا و ترا و البضرب) گهرادينا متانا، تكليف پېنجانا -

<u>شرح حدیث:</u> برمسلمان جوالقداوراس کے رسول مُلَّاقِمًا برایمان بھتا ہواس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہروقت اٹھتے بیٹھتے القد کو یاد

رَے دل میں یاد کرے اور زبان ہے بھی یا دکرے قرآن کریم میں ہے:
﴿ ٱلَّذِينَ يَذَكُرُونَ ٱللَّهَ قِيْكُمَّا وَقُعُو دًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ ﴾

''وہ اللہ کو یا دکرتے ہیں اٹھتے ، بیٹھتے اور پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے۔''

حدیث ِمبارک میں ارث و فرمایا که اگر کوئی شخص کسی مجس میں بیٹھا اوراللہ کو یا دنہیں کیا اور بغیر اللہ کا نام لیے لیٹ گیا تو اس پر اللہ کی سرزنش اور وہال ہے۔ (روصة المنفین: ۴/۸۶۳)



الدُلف (۱۲۸)

مَابُ جَوِازِ لُإِسْتُلُقَآءِ عَدَىٰ الْقَفَا وَوَضَعِ اِحُدَىُ الرِّجُلَيْنِ عَلَى الْأَخُرَى اِذَا لَمُ يَخَفُ اِنْكَشَافَ الْعَوُرةِ وَجَوَّازِ الْقُعُودِ مُتَرَبِّعًا وَمُحُتَبِيًّا چت لِیْنے،سر کھلنے کا اندیشہ نہ ہوتو ٹا تگ پرٹا تگ رکھنے، چوکڑی مارکر بیٹھنے اور ماتھوں کوٹائلوں کے گردگر کے بیٹھنے کا جواز

حيت لينف كي صورت مين ستر كاخيال ركيس

٨٢٠ عَنُ عَبُداللّهِ بُنِ زَيْدِ رَضِى اللّهُ عَنْهُما أَنَّهُ رَأى رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْه وسَلَّم مُستنقيًا فى الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اخْدَى رَحُلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَيْه مَسْتنقيًا

﴿ ٨٧٠) ﴿ فَعْرِت عَبِدا مَدَ بَن زیدرضی الدّعْنِی ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے بین کدمیں نے رسول مقد ملاقظ کم مجدمیں اس طرح بینا ہو دیکھا کہ آپ ملکتو ہے نا گاک رکھی ہوئی تھی۔ (شفق سیہ)

مري المسجد المستقاء في المسجد المستقاء في المسجد

كلمات حديث: مستقي : سيرها ليشروع ، حيث ليشروك استنفى عبى قعاه . حيث وزا

شرح صدیث:

رسول الله مخالظ معجد میں سیدھا میٹے ہوئے تھے اور یک ٹا نگ دوسری ٹا نگ پررکھی ہوئی تھی لیکن حضرت جابر ضی

الله عند سے مروی کیک اور صدیث میں آپ نے اس طرح لیننے ہے منع فرمای کہ آ دی سیدھ لیٹے اور ٹا نگ پرٹا نگ رکھ ے۔ علامہ خطابی

رحمہ اللہ فرم تے ہیں کہ یا تو اس طرح لیننے کی مم نعت منسوخ ہے یامی نعت اس صورت میں ہے جب ستر کھل جانے کا اندیشہ ہواور اگر ستر

ھینے کا ذرنہ ہوتو حرج ہیں ہے۔

صدیث مبارک سے معدوم ہو، کہ سجد میں یٹن یا تکیدگا کر بیٹے جانا جائز ہے اور مجد میں رہنے کا جوثو اب ہے وہ صرف بیٹے ہوئے خص کے سینیں بلکہ لیٹنے والا بھی اس جروثو اب کا مستحق ہے۔

(فلح الناري ١ ٥٥٥ ـ إرشاد للنا ي ١٣٦/٢ ـ روضه المنفيل ٢٠ ١٥٥٠ ـ دليل الفالحيل ٣٧١)

فجركے بعدآب نظم كاجارزانو بيضنا

٨٢١ وَعَسُ جَابِرِ بُنِ سَمُرَة رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّهُ عَكُيْهِ وسَلَّمَ اذَا صَــلَـى الُفَـجُـرَ تَـرَبَّعَ فَى مَجُلِسُه حَتَّى تَطُلُعَ الشَّمُسُ حَسنَاءَ حَدِيْتٌ صَحِيْحُ، رَوَاهُ آبُؤُ ذَاؤَ ذَ وَغَيْرُهُ \* بِاَسَانِيُدِ صَحيْحةٍ . ( ۸۲۱ ) حضرت جابر بن سمرہ رضی القدعنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول القد مُلَقَافِمْ فجر کی نماز کے بعد چارز انو ہوکر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ سورج الچھی طرح طلوع ہو جاتا۔

(بیصدیث محیح ہے اے ابود اؤدوغیرہ نے محیح اساد کے ساتھ روایت کیاہے)

تُخ تَحَمَّمَ مِثْلِهِ اللهِ مَسَالِم عَمْدُ عَمَّابِ النصلاة ، باب قصل الجنوس في مصلاد بعد الصبح . سس ابي داؤد، كتاب الإدب، ناب في الرجل يجلس متربُعاً

کلمات صدید: تربع: چارزانو بوکر بینے - حساء: روش بمنور، خوبصورت - حسن حسن (بب کرم) خوبصورت بونا، اسم صفت حسن جمع حسان .

شرح حدیث: شرح حدیث: ملکظام اس وقت تک چارزانو ہوکر بیٹے جاتے۔اہ م قرطبی رحمہ القدفر ماتے ہیں کہ بعد نماز فیحرسورج کے طلوع ہونے تک مسجد میں بیٹے نااور ذکر و دعاء میں مصروف ہونامستحب ہے اور یہ یا دالنی کا بہت عمدہ وقت ہے کہ اس وقت نہ تو کوئی نماز ہے اور نہ دنیا کے سی کام کا وقت ہے اس لیے قلب یکسواور دعاءاور مناجات کے لیے فارغ ہوتا ہے۔ (روضة المتقیں: ۲۷،۰۶۔ دلیل العال حیں: ۳۲۲۲)

### احتباء کی حالت میں بیٹھنے کا ثبوت

٨٢٢. وَعَنِ ابُرِعِ عُمَرَ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَآيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًّا، بَيَدَيْه هَكَذَا، وَوَصَفَ بِيَدَيْهِ الْإَحْتِبَاءَ وَهُوَ الْقُرُفُصَآءُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

( ۸۲۲ ) حفرت عبداللد بن عمرضی الله عنها ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول الله طاقیق کو محن کعبہ میں اس طرح بیٹھے ہوئے دھنرت ابن عمرضی الله عنهما نے احتباء کی بیہ اس طرح بیٹھے ہوئے دھنرت ابن عمرضی الله عنهما نے احتباء کی بیہ کیفیت کر کے دکھائی۔اس کی قرفصاء بھی کہتے ہیں۔ (بخاری)

تخ تخ صيث (٨٢٢): صحيح البحاري، كتاب الاستيدان، باب الاحتباء باليدوهو القرفصاء.

کلمات صدیمہ: \* محنبیاً: ہاتھ ٹاگوں کے گرد ہاندھے ہوئے۔ احنباء: بیٹھ کرٹائگیں کھڑی کرلینااور پشت پرسے لاکر کپڑاٹائگوں پر ہاندھ لین۔اس کو قرفصاء کہتے ہیں۔

شر<u>ح حدیث:</u> حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ ٹائلیں کھڑئ کر کے دونوں ہاتھوں کوان کے گردلاکرآ گے سے پکڑلیٹایا کپڑے کو کمر کے گرداور ٹانگوں کے گرد باندھ کر بیٹے جانا جائز ہے اور رسول القد ٹائٹا گانے بیطر زِنشست اختیار فرمائی ہے۔اس طریقہ جلوس کواحۃ با ، یا قرفصاء کہتے ہیں۔والقداعلم (فتح الباري: ۲۷۸۲۔ عمدۃ القاري: ۲۲/۲۲)

#### رسول التدمناتية كأرعب

٨٢٣. وَعَنُ قَيْلَة بِنُتِ مَنْحَرَمَة رَضِى اللّهُ عَنُهَا قَالَتُ : رَآيُتُ النّبِيَّ صلّى اللّهُ عَلَيُه وَسَلّمَ وهُوَ قَاعِدُ الْقُرُفَصَآءَ فَلَمَّا رَآيتُ رِسُولُ اللَّهِ صلَّى اللّهُ عَلِيُهِ وسَلّمَ الْمُتخَشِّع فِى الْجلُسة أرعِدُتُ مِن الْفرق رواة ابوداؤد وَالنّرُمديُ

(۸۲۳) حضرت قیعة بنت مخرمہ رضی المدعنہا ہے روایت ہے کہ وہ بین کرتی بیں کہ میں نے رسوں اللہ مُلَا لَمُنْ کُو دیکھا کہ آپ مُلَالُمُنْ قرفص مکی حاست میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جب میں نے دیکھا کہ اس طرز نشہ ت ٹس آپ مُلَا لَمُنْ بَرَخْعَ طاری ہے تو رعب اور خوف سے میرے اور کَبُوک طاری ہوگئے۔ (اوداؤد، ترندی)

تخریج حدیث (۸۲۳) میں ای دؤں کتاب الاد میں حدیث الحد مع منامدی و الاسد و الاسد و المسد و الاسد و الاسد و المسد و الاد کور ہے جو الواقیت القاضر و میں کمل فہ کور ہے جو الواقیت القاضر و میں کمل فہ کور ہے جو دورق کے قریب ہے۔ حافظ ابن مجر رحمہ التدفر مات میں کہ یہ حبیب بن از ہر کے نکاح میں تھیں جن سے ان کے یہاں کی ٹرکیال ہوئیں جب جبیب فوت ہوئے ویہ بچیال عمر بن ایوب بن از ہر نے اپنی تحویل میں لے میں جس کا شکوہ لے کریدرسول اللہ طافی کے پاس کئیں۔ جب حبیب فوت ہوئے ویہ بچیال عمر بن ایوب بن از ہر نے اپنی تحویل میں لے میں جس کا شکوہ لے کریدرسول اللہ طافی کے پاس کئیں۔ (دیس تعالیم میں اللہ میں اللہ میں کا کھیں کا میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ

کلمات حدیث: شرح حدیث: شرح حدیث: شرک حدیث: بنت مخرمه نے آپ کالٹانگا کودیکھ اورمحسوں کیا کہ آپ ماٹلٹانم پرنشیت الہی کی بنا پراس قدر رعب اور وقدر چھایا ہوا ہے کہ وہ ؤرگئیں اور ان پرکپکی طاری ہوگئے۔ (روصة لمنصر نحفة لاحودي ، ۲۰۰۸)

# مغضوب عليهم لوك كي طرح بيثهنا

٨٢٣. وعَن الشَّريُد بُنِ سَويُدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ. مَرَّبِيُ رِسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانَا حَالَسٌ هَكَذَا، وَقَدُ وَضَعْتُ يَدى الْيُسُوى حَلْفَ ظَهُرِئُ وَاتَّكَاتُ عَلَى إَلْيَةٍ يَدِئُ فَقَالَ اتَقَعُدُ قَعُدَةَ اللَّهُ صَلِّح . الْمُعُضُوْب عَلَيْهِمُ . رَوَاهُ ابُوُداؤذ بِاسْنادٍ صَحيُح .



الشّاك (١٢٩)

## بَابُ فِیُ ادَابِ الْمَجُلِسِ وَالْجَلِيَسِ مجلس میں بیضے اور ہم شینی کے آداب

## سن کواس کی جگہ سے اٹھانے کی ممانعت

٥٣٥. عن ابْسِ غَسَمَ رَصِي اللَّهُ عَنْهُما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الايُقِيُمنَ اَحَدُكُمُ رَجُلاً مِنُ مَجُلِسِه ثُمَّ يَجُلِسُ فِيُهِ وَلَكِنُ تَوَسَّعُو وَتَفَسَّحُواً" وَكَانَ ابُنُ عُمَرَ اذَا قَامَ لَه ' رَجُلٌ مِّنُ مَجُلِسِه لَمْ يَجُلِسُ فِيُهِ. مُتَفَقَّ عَلَيْهِ.

. ( AYA ) حضرت عبدائقد بن عمر رضی التدعنهما سے روایت ہے کدرسوں الله مظالیق نے فر مایا کہتم میں سے کوئی کسی کواس کی جگہ سے ندا تھ کے ابتہ تم مجلس میں فر خی اور توسع پیدا کرواور حضرت عبدائقد بن عمر رضی القدعنهما کی عادت پیتھی کہ اگر کوئی ان کی خاطر اپنی جگہ سے اٹھ ہو تا تو وہ وہاں نہ بیٹھتے۔ (متفق علیہ)

تر تخ مديث ( ۱۲۵ ): صحيح اسحاري، كتاب الاستيدان، دب لا يقيم الرحل من محلسه . صحيح مسلم،

كتاب السلام، باب تحريم اقامة الانسال من موضعه .

كلمات حديث: تفسحوا فراخى پيداكرو،كشادگى كرور وست وسحاً (باب فق) كشاده قدم ركهند تفسح تفسحاً (باب تقعل) كشادگى كرنار

<u>شرح حدیث:</u> شر<u>ح حدیث:</u> اختی<sub>ا ر</sub>کریں اور تھوڑ ساقر نیب ہوکر تانے والے کے بینے جگہ نامیس۔ اندتعاں کا ارشاد ہے

﴿ يَمَا يَهُمَا ٱلَّدِينَ ءَامِنُواْ إِذَا قِيلَ لَكُمْ مَنْفَسَخُواْ فِ ٱلْمَحْلِيسِ فَافْسَخُواْ يَفْسَحُواْ فِ اللَّهُ لِكُمْ ﴾ "اساييان والواجب كونى تم سے كيج كهل ترمين والع الله كشادى ديتم كويا" ( المجادلة ١١)

آ یت کریمہ میں القد تعالٰ نے اپنے بندول کو تعلیم دی ہے اور ن کواد ب سکھایا ہے کہ کہ سی ایک دوسر ہے کے لیے جگہ بنالیں اور توسع اختیار کرلیں کہ القد بھی دنیا اور سخرت کی وسعتیں اور فراخیاں عطافر مائے گایا قبوب میں توسع پیدافر مائے گایا قبر کشادہ فرماد ہےگا۔
امام نووی رحمہ القد فرماتے ہیں کہ کسی کواس کی جگہ سے اٹھا کرخود وہ ب بیٹھنا تحریم کے لیے ہے بعنی اگر کوئی جمعہ کی نماز میں یادیگر نم روں میں صف اقال میں آ کر بیٹھ گی تو وہ اس جگہ بیٹھنے کاحق وار ہے اور کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس کو وہاں سے اٹھا کرخود بیٹھ جائز نہیں ہے کہ اس کو وہاں سے اٹھا کرخود بیٹھ جائز نہیں اور کسی موجود ہوتو اس کوا پی اس جگہ بیٹھنا جائے اور کسی اور کسی موجود ہوتو اس کوا پی اس جگہ پر بیٹھنا جائے اور کسی اور کسی موجود گی ہیں نہ بیٹھنا جائے ہے۔ اور کسی اور کسی موجود گل میں نہ بیٹھنا جائے۔

حضرت مید مند بن مررضی التدعنهما کے لیے گرکو کی شخص اُ زخودا پنی جگد ہے اٹھ جاتا کہ وہ وہاں بیٹھ جا کیس وہ تب بھی وہاں نہ بیٹھے۔ کیونکہ حضرت عبدائند بن عمر صفی التدعنهما سنت نبوی مُلاَقِعُ کے برعمل کا بہت اہتم م فرماتے تصاور احکام نبوی مُلَاقِعُ پر پوری طرح بلفظ عمل فرماتے اور عزبیت کواختیار فرماتے۔ (متح اساری ۲۲۹۰ ارشاد مساری: ۵۸۳،۳)

مجلس سے اٹھ کر جانے والا واپسی پراپنی جگہ کا زیادہ حق دار ہے

٨٣٦. وَعَنُ أَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إذا قَام أَحَلُكُمُ مِّنُ مَجُلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ اِلْيُهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ رَوَاهُ لِمُسُلِمٌ.

( ۸۲۶ ) حضرت ابو ہریرہ رضی القدعنہ ہے روایت ہے کہ رسوں ملد مُلاَثِمُ نے فرمایا کہ جبتم میں ہے کو کی اپی جگہ ہے مضے اور پھرای جگہ واپس آئے تو دہ ذیادہ حق دارہے۔(مسم)

تَحْ تَعَ حَدِيثُ (AFT): صحيح مسلم، كتاب السلام، باب إد قام من محلسه له مرا عهدا حق به

كلمات صديث: شهر حع اليه الهرس جكدوالهس آليا

قاضی عیاض رحمہ ملدفرماتے میں کداگر کوئی معجد کے کسی خاص حصہ میں بیٹھ کر درس وافق وکا کام کرتا ہو وربیہ ہات ہوگول کومعلوم ہو جائے تو وہ جگداس کے لیے مختص ہوگئی مگر جمہور فقہاء کے نز دیک بیابطوراسخس ن ہے اور کوئی حق واجب نہیں ہے اور یکی امام مالک رحمہ متد کے قول کی مراو ہے۔ (شرح صحبح مسدم ۱۳۵/۱۶۔ روصة المتفس ۲۵۲۲)

## مجلس میں جہاں جگد ملے بیٹ جائے

- ٨٠٠. وَعَنُ جَابِرِ بُنِ سَمُرَةَ رَضِى اللّهُ عَنُهُ مَا قَالَ : كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيّ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُنَا حَيْثُ يَنُتَهِي رَوَاهُ أَبُودَاؤَدَ، وَالتِّرْمِذِي وَقَالَ حَدِيْثُ حَسنٌ .

(۸۲۷) حفرت جابر بن سمرہ رضی القدعنہ ہے روایت ہے کدوہ بین کرتے ہیں کہ ہم جب نبی کریم مالظافی کی مجلس میں عاضر ہوتے تو ہم میں سے ہرایک و ہیں بیٹھ جاتا جہاں وہ پہنچتا۔ (ابوداؤد، ترفدی اور ترفدی نے کہا کہ بیصدیث حسن ہے)

تخ تح مديث (٨٢٤): سنر ابي داؤد، كتاب الادب، باب في التحلق . الجامع لنترمدي، ابواب الاستيدان، باب

حلس حيت التهي بك بمحس .

کمات حدیث: حست ستھی ، جہال مجس نتی ہوتی ین مجس ے تنارے پراور، سے صفید پر۔

شرح صدیث: مست صحابہ کرام یضوان الته علیم اجمعین رسول الله مُلاَثِیْلِم کی مجلس میں حلقہ بنا کر میٹھتے جو آتا جاتا وہ اس جلقے کے کنا رول بر ہوگوں کے چیچیے بیٹھ ہاتا اور لوگول کے درمیان <sup>مد</sup>نے یا <sup>مد</sup> گے آنے کی کوشش نہ کرتا تصحیح ،خاری کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت او والدليثي رضى القدعندروايت كرت بيل كدرسول القد مُلْقِيْمُ مسجد مين تشريف فرماته آپ كس تهوآپ كاسىب بينه بوئ ته كد تین افراد " ئے ان میں ہے دوتا گئے ،ورا کیک چلا گیا ۔ان دو میں ہے ایک کوصفہ کے درمیان جگدا گئی وہ وہاں بیٹھ گیا دوسر لوگوں کے بیچھے بیٹھر گیااور تیسراواپس چلا گیا۔ جب رسول امتد ملکی اُن غ ہوئے تو آپ ملکی اُنے فر مایا کہ بین تنہیں ان تین ترمیوں کے ہارے میں بناؤل ،ان میں ہےا یک نے اللہ کی پناہ طلب کی اور اللہ نے اسے پناہ ویدی اور ایک نے اللہ سے حیا اختیار کی تو اللہ نے بھی اس سے حیا کی،ورتیسرے نے اعراض کیا تو اللہ نے بھی اس سے اعراض کیا۔

ا ما مقرطبی رحمه اللدفر ، تے میں که اللہ کی پناہ میں آنے کا مطلب میہ ہے کہ وہ صفعہ کے درمیان میں بیٹیر گیا اور مجلس نبوت کے شرکاء میں شر یک ہو گیا تواہقد نے بھی اےان میں شامل فر ما میا ،ورانی رحمت کامشحق قرار دے لیا۔اس ہےمعلوم ہوا کہ حلقہ ارس میں اگر جگہ ہوتو اس جگہ کو پر کرلین مستحب ہے جیب کم صف کے درمیان خلل کو پر کرنامستحب ہے مگراس شرط کے ساتھ کہ کسی کو تکلیف ند پہنچے۔

(تحفة الأحودي ١٨٠ ٢٦ روصة استقبل ٢ (٣٥٥)

#### دوآ دمیول کے درمیان گھنے کی ممانعت

٨٢٨. وَعَنُ أَبِي عَبُدِاللَّهِ سَلُمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ قال: قال رسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ "لا يَخْتُسلُ رجُلٌ يؤمَ الْجُمُعَة وَيَعَطَهَّرُ مَااسُتَطَاعَ منْ طُهرِ وَيَدَّهنُ مِنُ هُفنِه أوينمس مِن طِيُب بَيْتِهِ ثُمَّ يَخُرُجُ فَلاَ يُفَرِّقْ بَيُنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّى مَاكُتِبَ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ إِدَا تَكَنَّمَ الْإمَامُ إِلَّا غُفِرلَهُ مَابَيْنَهُ ۖ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاخْراى" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

( ۸۲۸ ) حضرت ابوعبدالقد سلمان في رسي القدعندے روايت ہے كەرسوں، مقد مُلْقَيْمًا نے فر ، يا كەجۇمخص جمعد كے روزغسل كرے خوب ياكيز كى حاصل كرے، تيل نگائ يا گھرييں موجود خوشبولگائ بھروہ جعد كے ليے گھر سے كلے اور دوآ دميول كوجدا ندكرے پھرجس قدراس کے مقدر میں ہے نماز پڑھے مام کے خطبہ کے دور ن خا موش رہاس کی اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک مغفرت کردی حائے گی۔ (بخدری)

تخ تك مديث ( ٨٢٨): صحيح البحاري، كتاب الجمعه، باب الدهر للجمعه.

**راوی حدیث:** معزت ابوعبدالله سلمان فاری رضی امتدعنه اسلام سے قبل آتش پرست نتھے پھرعیسائیت اختیار کر لی،عیسا کی رہبوں نے آپ کو ' خری رسول اللہ مُلَاقِعُ کے بارے میں بتایا تو آپ کی خدمت میں پہنچ کراسلام قبول کیا۔ '' پ رضی اللہ عندے ، ٦ احا ، نث

مردى مين ،عهد عثماني من انتقال بوار (الاستبعاب مي معرفة الاصحاب)

كلمات وحديث: يصت: خاموشى اختيارك انصات (باب افعال) خاموشى اختياركرنار

<u>شرح مدیمہ:</u>

رسول اللہ ظافیخ نے فرمایا کہ جس شخص نے جعہ کونسل کیا خوب پا کیزگ حاصل کی تیل اور خوشبواستعال کیا پھر جمعہ
کے لیے مبحد میں گیا اور جہال جگہ ٹل گئی وہال بیٹھ گیا اور دوآ ومیوں کو علیحہ و کر کے ان کے درمیان جگہ بنانے کی کوشش نہیں کی پھر جتنی نماز کی
اے توفیق ہوئی آتی نماز پڑھی اور خطبہ کے درمیان سکوت اختیار کیا تو اس کے اس جمعہ سے اسکلے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیے جا کیں
گے ۔ یعنی صغیرہ گناہ مع ف کر دیئے جا کیں گئے کیونکہ ابن ماجہ کی حضرت ابو ہریرہ رضی النہ عنہ سے مروی حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ
جب تک کیا ترکا ان تکا ب نہ کر ۔ ۔

(روصة المتقبن: ٢ ٣٥٦ وتبح الباري: ٢٠٦٠ . ارشاد الساري: ٢/٢٥٥ دليل العالجيل: ٢٧٦،٣)

#### دوآ دمیوں کے درمیان ان کی اجازت سے بیٹھنا

٨٣٩. وَعَنُ عَمُوهِ بُنِ شُعِيُبٍ عَنُ آبِيُهِ عَنُ جَدِّهِ رَضِىَ اللَّهُ عَنُهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَسَّمَ قَالَ: "لَايَحِلُّ لِرَجُلِ انْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِأَذِيهِمَا: " رَوَاهُ أَبُوْداؤد والتَّرُمذَى وقَال حديثٌ حَسَنٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِآبُي دَاؤدَ: "لاَ يَجُلِسُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا.

( ۸۲۹ ) حفرت عمروبن شعیب زوالدخوداز جدخودروایت کرتے ہیں کدرسول الله مُثَاثِقُتُ نے فرمایا که سی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ دوآ دمیوں کوان کی اجازت کے بیغیر علیحدہ کر کے ان کے درمیان بیٹھ جے ۔ (ابوداؤد ، تر مذی ، تر مذی نے کہا کہ صدیم شسن ہے ) ابوداؤد کی ایک اور روایت میں ہے کہ دوآ دمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے۔

تركزي مديث (٨٢٩): المترمدي، ابواب الادب، باب ما جاء في كراهية الجلوس بين الرجلين بغير ادبهما

کلمات حدیث: أن يفرق بيس افتين و آدميول كوجدا كرك خود درميان مين بينه جائد وق تفريفاً (باب تفعيل) جدا كرتالة تفريق لرناله

شرح مدمة: اگردوآدمی ایک ساتھ بیٹے ہول تو ان کی اجزت کے بغیران کے درمیان بیٹھنا درست نہیں ابستان ہے اجزت کے بغیران کے درمیان بیٹھنا درست نہیں ابستان ہے اجزت کے بغیران کے درمیان نہ تناجا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ وہ الی بات کررہے ہوں جس میں اس محف کی شرکت مناسب نہ خیل کرتے ہوں۔

(تحفة الاحودي: ٨/٨١ ـ روصه المتقين: ٢٧٧/٣ ـ دليل الفالحيس: ٢٧٧/٣)

#### حلقه کے درمیان بیٹھنے والے پرلعنت

• ٨٣٠. وَعَنُ حُدِيْفَةَ بُنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَليُهِ وسَلَّم لَعَنَ مَنْ جَلس وَسَـطَ الْـحَـلُـقَةِ رَوَاهُ ٱبُوُدَاؤِدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ ! ورَوَىُ التِّرُمِذِيُّ عَنُ آبِيٌ مَجُلَزٍ آنَّ رجُلاً قَعد وَسَطَ حَلُقَةٍ فَقَالَ حُلَيْفَةُ مَلْعُونٌ عَلَىٰ لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلِيْهِ وَسَلَّمَ. اَوُلَعَنَ اللَّهُ عَلَىٰ لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ علِيُهِ وسلَّم، منُ جلس وَسط الُحلُقةِ . قال التِّرُمِذِيُّ حدِيْثٌ حسنٌ صحِيْحٌ .

( ۸۳۰ ) حضرت حذیف بن الیمان رضی التدعنہ ہے روایت ہے کہ رسوں اللہ مُکالِّقُولُ نے صلقہ کے درمیان بیٹھنے والے پر بعنت فرمائی ہے۔(ابوداؤد فے سندحسن روایت کیا)

اور ترندی نے ابوجلز سے روایت کیا ہے کہ ایک وی کی حلقہ کے درمیان بیٹھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عند نے فرمایا کہ بزبانِ محمد المُلْقَعُ المعون ہے۔ یافر مای کہ اند تعالی نے بلسانِ محمر مُلَّلِقُمُ الشخص پرلعنت فر ، کی ہے جو حلقہ کے درمیان بیٹر جسک ۔ (ا، متر ندی نے کہا کہ بیصدیث حسن سیح ہے )

تخريج مديث (٨٣٠): سنس ابي داؤد، كتاب الادب، باب الجنوس وسط الحلقه. الحامع لنترمدي، انواب

الادب، باب ما جاء في كراهية القعود وسط الحلقه

كلمات حديث: وسط الحلقه: حلقه يورميان وسط وسطا (بابضرب) درميان مين بونا

شرح حدیث: 💎 علامہ خطابی رحمہ التدفر ہاتے ہیں کہ کسی علمی حلقہ میں اگر کو کی شخص ہوگوں کی گر دنیں بھوا تک کر درمیان میں آ کر بیٹھ ج ئے جس سے سب کوایذ اء پہنچے اورلوگوں کی توجہ منقطع ہواوراس طرح و ہلوگوں کی نظرول کے درمیان اورخطیب کی گفتگو کے درمیان حائل ہوج ئے تو یفعل قابل مذمت ہے اور لعنت کا سبب وہ ایذ عہے جولوگوں کواس فعل سے بہنچے گ ۔

(تحمة لاحودي: ٢٩/٨\_ روصة المتقين ٢٠ ٣٥٨\_ دليل العالحين. ٢٧٨/٣)

#### بہتر مجلس جس میں وسعت ہو

١ ٨٣٠. وَعَنُ ٱبِيُ سَعِيُدِ الْخُدُرِيّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعَتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ يَقُولُ : "خَيْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا" رَوَاهُ اَبُوُدَاؤَدَ بِاِسْنَادٍ صَحيْح عَلَى شَرُطِ الْبُخَارِيّ.

( ۸۴۱ ) حضرت ابوسعید خدر ی و کی تعدید سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ مُلَّقِقَةً کوفر ماتے ہوئے سن كه بهتر مجنس وه ہے جوزید و ففراخ ہو۔ (ابوداؤد نے بسند سحیح بشرط بخاری روایت كياہے )

م المحلس . من ابي داؤد، كتاب الادب، باب في سعة المحلس .

كلمات حديث: ميدالس: مجلس كى جمع ، بيض كى جكد، وه لوك جوايك جكد ميضي مول ـ

شرب صدیث.

حضرت اوسعید خدری رضی الله عنه کی جنال وہ ہے جس میں وسعت وکشودگی ہو، او م بخاری نے الا دب المفرد میں رویت کیا ہے کہ حضرت اوسعید خدری رضی الله عنه کی جنازے کی مجلس میں تاخیرے پنچے جب وہ پنچ تو پچھ لوگ جگہ کرنے لگے اور پچھا پنی جگہ ہے کھڑے ہوگئے کہ آپ کو جگہ دیدیں مگر آپ پیچھے کھلی جگہ میں بیٹھ گئے اور فر مایا کہ میں نے رسول الله کا لگا کا کوفر ماتے ہوئے سنا کہ اچھی مجس وہ ہے جوزیادہ کھلی ہو۔

غرض مجلس میں کشارگی اور وسع مستحب ہے کہ آ دمی مطمئن ہو کر بیٹھے اور متکلم کا کلام توجہ سے سے۔

(روصة المتقس ٣٥٨/٢٠ دليل العالحين ٣٧٨٠٣)

# مجلس سے اٹھنے کی دعاء

٨٣٢. وَعَنُ ابِى هُرِيُرَة رضِى اللّهُ عنهُ قال : قال رَسُولُ اللّهِ صلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَنُ جَلسَ فِى مَجْدِسٍ فَكُثُرَ فِيْهِ لَعْطُه فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَقُوم مِنْ مَجْلِسِه ذلِكَ سُبُحانكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمُدِكَ اشُهَدُ انُ لَا اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى مَجُلِسِهِ ذلك . " رَوَاهُ البَرُمِدِيُ عَلَى اللهُ اللهُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ . وقالُ البَرُمِدِيُ وقالَ : حَدِيْتُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

( ۸۳۴ ) حضرت ابو ہریرہ رضی امتد عنہ ہے روایت ہے کہ رسول امتد مُکانگیزا نے فر مایا کہ ''ٹرکو کی شخص کسی مجلس میں جیٹھا اور اس میں نضوں ہوترت ہے گا گئیں۔ مُٹراس ہے مجلس ہے ھڑے ہونے ہے پہنے کہا کہ

" سبحابك اللُّهم وبحمدك اشهدان لا إله إلا أنت استعفرك وأتوب إليك."

''اے اللہ! "پ کی ذات پاک ہے آپ ہی کے سے حمد ہے میں گواہی دیتہ ہوں کہ ملہ کے سواکوئی معبود نہیں ہے میں تجھ ہے ا استغفار طلب کرتا ہوں اور تیری جانب تو برتا ہوں۔''

تواس کے اس کیل کے گناہ معاف کرویے جاسی گے۔ (ترندی، اور کہ کہ بیصدیث حسن سی جے ہے)

تخ ت مديث (AM۲)؛ الجامع بشرمدي، الواب بدعوات، باب ما يقول الداقام من مجسله.

کمات صدیث: مکٹر میہ لعطہ: اس مجس میں کثرت سے فضول باتیں ہوئیں۔ معط لعطاً (باب فنج) شور فضول بات۔

شرحِ حدیث: ایک مجلس جوالقداور رسول الله مگانظ کے ذکر سے خالی ہواور دنیا کی فضول باتیں بکثر ت ہوں ،ایک مجلس میں اگر کو کی

شریک ہواوراس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعاء پڑھ لے تو ابتد تعالیٰ اس کی اس مجلس میں سرز دہونے والی خطاؤں کو معاف کر دے گا۔ حضرت معاذین جبل رضی القد عند نے رسول القد ملائی کا سے عرض کیا ، یارسول القد رُفاقی کا ایم اپنی ہاتوں پر بھی ماخوذ ہوں گے۔ آپ ملائی کا القائم نے فرمایا تیری ماں تجھے روئے لوگ اوند ھے منہ جہنم میں پنی زبان کی فروگز اشتوں پر بی چھننے ہوئیں گے۔

(روصة المتقير: ٢ ٣٥٩ دبيل الفايحين ٣ ٢٧٩)

#### مجلس سے اٹھتے وقت کامعمول

٨٣٣. وَعَنُ آبِى بَرُزَةَ رَضِى اللّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّهِ صلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِآخَرَةٍ إِذَا ارَاد اَنْ يَقُولُمَ مِنَ الْمَجُلِسِ: "سُبُحَانَكِ اللّهُمَّ وَبِحَمُدِكَ اَشُهَدُ اَنُ لااِلَهَ اِلّا اَنْتَ اسْتَغُفِرُكَ وَاتُوبُ اللّهِ مِنَ الْمَجُلِسِ: "سُبُحَانَكِ اَللّهُمَّ وَبِحَمُدِكَ اَشُهَدُ اَنُ لااِلَهَ اللّهَ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَنها مَضى ؟ قَالَ: "ذَلِكَ كَفَّارَةٌ لِمَا يَكُولُهُ فِي المُسْتَدُرَكِ مِنْ رِوَايَةٍ عَآئِشَةَ يَكُولُ فِي الْمُسْتَدُرَكِ مِنْ رِوَايَةٍ عَآئِشَةَ يَكُولُ فِي اللّهُ عَنها وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ.

( ۸۳۳ ) حفرت ابو برزہ رضی اللہ عندے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ مالی خیاجب سی مجلس سے اٹھنے کا ارادہ فریاتے تو آخر میں بید عافر ماتے .

" سبحانك اللُّهم وبحمدك اشهد ان لا إله إلا انت استغفرك وأتوب إليك ."

ایک مخص نے عرض کیای رسول اللہ! آپ مُلَقِظُ میده عاء فرمارہے ہیں جبکہ اس سے پہلے آپ مُلَقِظُ ایده عاء نہیں فرماتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ریکل میں مجلس میں مونے والی باتوں کا کفارہ میں۔ (ابوداؤد، حاکم نے متدرک میں حضرت عائشہ ض اللہ عنها سے روایت کیا اور کہا کہ اس کی سند صحیح ہے)

مَحْرَ تَكُ عديث (APP): سس ابي داؤد، كتاب الادب، باب كفاره المحس

کلمات صدید: یقول ماعوه: آخریس کتے ، بعدیس کتے۔ جاء بأحرة: وه دیرے آیا۔ بأحرة عمره · اس کی عمر کے آخری حصیر ۔ حصیر ۔

شرح حدیث: حضرت رافع بن خدیج انصاری رضی القدعندے روایت ہے کہ رسول الله مُلَّقِظُ کے گرد آپ مُلَّقظُ کے اصحاب مجتمع ہوج تے جب آپ اٹھنے لگتے تو مجلس کے تخریس بیکلمات فر ماتے اور بیالفاند بھی فرم نے

" عملت سوءاً وظلمت نفسي فاغفرلي فإنه لا يغفر الذبوب إلا أنت."

'' میں نے براکیاا پی جان برطلم کی آپ میری مغفرت فرماد بجئے کہ آپ کے سواکوئی خصاؤں کا معاف کرنے والانہیں ہے۔'' کسی نے عرض کیایار سول اللہ! یہ تو آپ نے سے کلمات ہے آپ مُلاَئِم نے فرمایا کہ ابھی جبرئیل امین عایہ السلام آئے جھے ان کلمات کی تعلیم دی اور کہا کہا ہے محمد! میچلس کا کفارہ ہیں۔ (روصة الستفیں: ۲۰۲۲۔ دلیل العال حیں: ۲۸۰/۳)

## بمجلس سے اٹھنے کی دوسری دعاء

٨٣٨. وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُمَا قَالَ : قَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقَوُمُ من

مُّجُلِسِ حَتَّى يَدْعُوَ بِهِؤُلَآءِ الدُّعُواتِ" اَللَّهُمَّ اقِسُمِ لَنَامِنُ خَشْيَتِكَ مَاتَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيُكَ وَمِنُ طَاعَتِكَ مَاتُبَلِغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَاتُهَوِّنُ عَلَيْنَا مَصَآثِبَ الدُّنْيَا اللَّهُمَّ مَتِّعُنَا بَاسْمَاعِنَا، وَأَبُصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيِيْتَنَا، وَاجْعَلُه الْوَارِثُ مِنَّا، وَاجْعَلُ ثَأْرَبَا عَلى مَنُ ظَلَمَنَا وَانْصُرُمَا عَلَىٰ مَنُ عَادَانَا، وَلَاتَجْعَلُ مُصِيْبَتَهَا فِي دِيُنِهَا، وَلَاتَحُعلِ الذُّنُيَا أَكْبَرَهَمِّنَا، وَلَامْبُلَغَ عِلْمِنَا" وَلا تُسَلِّطُ عَلَيْنَا مَنُ لَايَرْحَمُنَا " رَوَاهُ البِّرُمِذِي وَقَالَ : حَدِيْتُ حَسَنٌ .

( ۸۳۴ ) حضرت عبدالله بن عمر رضی الله عنها سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ کم ہی ایسا ہوتا کہ رسول الله خالفی مسمی مجلس سے کھڑے ہوں اور بیکلمات نہ فر ما کیں۔ اے اللہ! ہمیں اینے خوف کا اتنا حصہ عطا فرما کہ جو ہمارے درمیان اور تیری معصیتوں کے درمیان حائل ہو جائے اور اتنا جذبہ طاعت عطافر ما جوہمیں تیری جنت کامستحق بنا دے اور ایبا یقین نصیب فر ما دے جس ہے مصائب دنیا ہمارے لیے آسان ہو جا کیں اے اللہ اجب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمیں اپنے کانوں، آٹکھوں اور اپنی قوت ہے نفع اٹھانے کا موقعہ عطافر ، اور انہیں ہمارا وارث بنا اور تو ہمارا بدلد. ن سے لے جوہم برظلم کرے، ور ان لوگوں کے مقابلے میں ہماری مد دفر ما جو ہم سے دشمنی رکھتے ہیں،ور جمیں ہورے وین کے بارے میں آز مائش میں ند ڈائنا اور دنیا کو ہماری سب سے بڑی سوچ اور ہمارا منتها ئے علم ند بنانااور ہم پرایسے لوگوں کا غدیدن فرماجو ہم پررحم ندکریں۔ (تر غدی امام تر غذی نے فرمایا کہ بیصدیث سے )

تخ تك مديث (Arr)! المجامع للترمدي، ابواب الدعوات.

كلمات حديث: تحول: جوحاك بوجائي حال حولا (باب تفر) حاك بونا ينهون الكابناد ، آسان بناد \_ ـ شر**ح صدیت:** سرسول الله مخالفظ جب کسی مجلس سے اٹھنے کا ارادہ فرماتے تو بیددعا پڑھتے جوایے مضمون کے اعتبار بڑی جامع اور ا پیے معانی کے لحاظ سے انتہا کی بلیغ ہے۔ کہ فرمایا، ''اے اللہ! ایب خشیت اور ایبہ خوف عطافر ماجومعاصی ہے ، زر کھنے والا ہو \_ یعنی خوف

الهی کی ایسی زیادتی اورغسیہ نہ ہوجس ہے ناامیدی پیدا ہو کہ انسان جوممل کرتا ہے اسے بھی چھوڑ بیٹھے، بلکہ خشیت البی کی ایسی کیفیت ہوجو گناہول سے بازر کھنے والی ہو کہ یہی مقصود ہے۔ آخرت کی نعمتوں کے ملنے کا اید یقین کامل ہو کہ اس کے سرمنے دنیا کی ساری نعمتیں بھج موجا كيں اور دنيا كى كسى نعمت كان مون خاافسوس ند مواور ملنے برحد سے زياد وخوشى ند مو

﴿ لِكُينَالَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَا تَكُمْ وَلَا تَفْرَحُواْ بِمَا ءَا تَكْكُمْ ﴾ '' تا كهتم غُم نه كله يا كرواس پرجو با تھ نه آيا اور نه شخي كرواس پرجوتم كواس نے ديا۔''(الحديد.٣٣)

به رے جملهاعضاءاطاعت اللی میں اوراعمال صالحہ میں مصروف رہیں اور ہم ایسے آثار اور صدقات و بریہ اپنے پیچھے چھوڑ جائمیں جو ہمارے بعد ہمارے وارث ہوں۔کوئی ہم برزیادتی اورظلم کرے تو اے القدہمیں اس سے بدلہ لینے کی ضرورت نہیش آئے تو ہمیں ہمارا صلداور جمارا بدله عطا فرمادے اگر ہمارے اوپر کوئی مصیبت آنی ہے تو وہ ہماری ونیا میں آجائے لیکن ایسی مصیبت کوئی نہ آئے جس سے ہارے دین کا نقصان ہو کہ عبادت و بندگی میں کمی آجائے یا یا دِ البی میں فرق پیدا ہوجائے۔ اے اللہ! ایسا نہ ہو کہ ہمارا سارا انہاک ہماری پوری توجہ اور ہم را کھمل دھیان دنیا کی نے اس کے عاصل کرنے اس سے حق اندوز ہون اور اسے میں ہوت اور اسے میں ہوت ہوں ہے ہم راس را مبلغ عمر دنیا ی بن ج ہے ہمیں جو بات معلوم ہو وہ دنیا ہی ن بات ہو، ہم جو سیسے وہ دنیا ہی گی بات ہوں ہوں ہے ہمیں جو ہم رصل کریں وہ دنیا ہی کا کریں۔ اے استدا بیا نہ ہو کہ ہم ری خواہشوں رفہ تو ب اور تو جہات کا مرکز اور مطمح نظر دنیا ہی بن جائے۔ اے اللہ! ایس نہ ہواور اے اللہ بیٹے ن نہ وکہ ہم رے گرن ہوں کی سرائی ہم پرکوئ سے رحم ضالم مسلط ہوجائے اور ہم اس کے قبرا و رفلہ کے نیچ لیس کررہ جا کیں۔

﴿ هُو ٱلْحَدِّ لَآ إِلَىٰ اَلَاهُو فَا اَدْعُوهُ بَعَلِصِينَ لَدُالدِينَ ﴾ "وى زنده جاس ك سواكولَ معوزيس جاى كويكارددين كي ضوص ك ساته -"(الذفر ٦٥)

( روصه المتقبل ۲ ، ۳۹ دبيل مفاحبل. ۳ ، ۲۸۰)

### بغیرذ کر کے مجلس باعث ندامت ہوگ

٨٣٥. وَعَنُ آبِي هُرَيُرَةَ رَصِى اللَّهُ عَنُهُ قَالَ : قَالَ رَسُوُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " مَامِنُ قَوْمِ يَقُومُونَ مِنْ مَسَجُلِسِ لَايَذُكُوونَ اللَّهَ تَعَالَىٰ فِيْهِ إِلَّا قَامُواْ عَنُ تِثْلَ حِيْفَة جِمَارٍ وكانَ لَهُمُ حَسُرَةٌ زَواهُ ابُؤذاؤد باسْناذٍ صَحِيْح

( ۸۳۵ ) حضرت ہو ہریرہ رضی مد صند ہے رویت ہے کہ رسول اللہ کُلْقُتُل نے فروی کہ جو ہوگہ مجس ہے اس طرح المحتے ہیں کہ دوہ اس مجس میں اللہ کا نام نہیں لیلتے وہ ایسے ہیں جیسے کسی مردار گدھے کے پاس سے المحے ہوں اور پیمس ان کے بے سبب حسرت بن جائے گی۔ (ابودا وَد نے بسند صحیح راویت کید)

ترتي صيف (٨٣٥): • سس ابي داؤد، كتاب الادب، باب كراهيه ال يقوم الرحل من مجلسه, و لا يدكر الله.

کلمات صدیق: حدیقة مردارجس سے بوآتی ہو جع احیاف حبقة حمار گدھے كرمزى بوكى لاش ـ

شرح صدیمہ:

حقیقت اور ب معنی ہے۔ مسلمان جواللہ پراوراللہ کے رسول کالھٹے پرایمان رکھت ہوائ کے لیے ضروری ہے کدائ کی زبان ہروقت ذیر اللہ کا سے رہا گراہ ہوائی کے لیے ضروری ہے کدائ کی زبان ہروقت ذیر اللہ سے تر ہواورائ کا قلب ہروقت اللہ کی یو سے منور ہو۔ اللہ کے نزویک دنیا کی آمام اشیاء کی حقیقت ایک کھی کے پر کے برابر بھی نہیں ہے۔ جب رہ حقیقت ایک مجلس جس میں اللہ کے ذکر نہ ہواور مجلس کی ساری گفتگودنی ہی کے گرد جمع ہو گئے ہوں۔

اہ م مناوی رحمہ اللہ فر ماتے ہیں کہ حدیث مبارک ہیں مردار گدھے کے لفظ سے اشارہ ہے ان لوگوں کے مزاج کے بگڑ جانے اور عقل کے بدید ہوجانے کی طرف جواللہ کے ذکر ہے اتنی دیر بحروم رہنا گوارا کرتے ہیں اور متنبہ نہیں ہوتے اور ان کی فطرت بسلیمہ بیدار نہیں ہوتی۔ بیجلس رونے قیامت اہل مجلس اور اس کے شرکاء کے لیے حسرت کا باعث بن جائے گی جیب کے طبر انی اور بیہ فی نے عبد اللہ بن مغفل ضی امتدعنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ رسول القد مالاً گئانے فرمایا کہ جولوگ کسی مجس میں جمع ہوئے اوراس میں انہوں نے القد کویا و نہیں کیادہ اس مجلس کوروز قیامت حسرت کی صورت میں اینے سامنے دیکھیں گے۔

(روضة المتقير: ٣٦٢/٢ دليل العالحير: ٢٨٢/٣)

### تجلس میں درود برڑھنا

٨٣١. وَعَنُهُ عِنِ النَّبِيِّ صِلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسِلَّم قَالَ: "مَاجِلَس قَوْمٌ مَجُلِسًا لَمُ يدُكُرُوا اللَّه تَعالَى فِيُهِ وَلَـمُ يُصَلُّواْ عَلَىٰ نَبَيِّهِمُ فِيُهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمُ تِرَةٌ فَإِنْ شَآءَ عَلَّبَهُمُ وَإِنْ شَآءَ غَفَرَلَهُمُ رَوَاهُ التِّرُمِذِيُّ وَقَالَ :

( ٨٣٦ ) حضرت ابو ہر يره رضى المتدعند سے روايت ہے كه نبى كريم مَالْتُؤُلُفِ فرمايا كد جولوگ كسى مجس ميں بينصيں اور اس ميں ند التد کا نام لیں اور ندا سپنے نبی پر درو دہھیجیں گرید کہ وہ مجس ان کے لیے اللہ کی ناراضگی کا باعث ہوگی اگر چاہے تو عذاب دے اور چاہے تو معان فرمادے۔ (ترندی اورامام ترندی نے فرمایا کہ پیھدیث حسن ہے)

تَخ تَح مديث (A٣٦): الحامع للترمدي، الواب الدعوات، باب القوم بحلسون ولا يدكرون الله

کلمات حدیث: تره: حسرت دوبال ،ندامت ،سرزنش ، نداخگی - 😁

شرحِ حدیث: 💎 اگرمجکس میں دنیابی کی بات ہوتی رہےاوراس میں امتد کا ذکر نہ ہواوررسول اللہ مُکافِیْز پر دروونہ بھیجہ جائے لیجنس رونے قیامت باعشوحسرت وندامت ہوگی کہ کاش ہم اس طرح غافل نہ ہوتے اوراس موقعہ پر بھی امتدکواوراللہ کے رسول کویا در کھتے اور وہ اس ونت مشيت الهي كے تابع موں كے كمان كوعذاب ديے يانبيس معاف كردے۔

مقصودیہ ہے کہ ہرحال میں ادر ہرمجلس میں امتد کا نام لینا ضروری ہے کہ کوئی نہ کوئی دین کی کوئی بات ہودین کا کوئی مسئلہ بیون ہوامقد کا اورائلہ کے رسول کا ذکر ہواور اللہ کے رسول پر درود ہو۔

(تحقة الاحوذي: ٢٩٨/٩ ـ روصة المتقين ٣٦٣/٢ ـ دليل العالحير: ٣٨٣/٣)

٨٣٠. وَعَسُهُ عَنُ رَّشُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال : "مَنْ قَعَدَ مَقُعَدًا لَمُ يَذُكُر اللَّهَ تَعَالَى فِيُهِ كَانَتُ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تِرَةٌ، وَمِنُ اضُطَجَعَ مُضُطَجَعًا لَايَذُكُو اللَّهَ تَعَالَىٰ فِيُهِ كَانَتُ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تِرَةٌ " رَوَاُه ٱبُوُدَاوُدَ وَقَدُ سَبَقَ قَرِيُبًا، وَشَرَحْنَا . " " ٱلتِّرَةَ " فِيْهِ .

﴾ ﴿ ٨٣٨ ﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی الله عندے روایت ہے کہ رسول اللہ مُلاَثِظُ نے فر مایا کہ جو شخص کسی مجلس میں بیشا اور اس میس

الله كاذكرنيين كياتويجلس اس پرالله كى طرف سے حسرت وندامت كا باعث ہوگى اور جو بستر پر ليٹ اور اس نے الله كانام نہيں لي توبياس كے ليے الله كى ناراضكى كا سبب ہوگا۔ (اس حدیث كوابوداؤد نے روایت كيا ہے اور بيحديث اس سے پہيے گزر چكى ہے جہاں ہم تر ۃ كے معنى بيان كر يكے ہيں )

م الله على الله على الله على الله على الله على الله على الله على الله على الله على الله على الله على الله على ا

المات حديث: مقعد: بيض ك جكر بجل مقاعد. قعد قعوداً (بب نفر) بيشار

مسلم الله كافر مال برداراوراس كامطيع و بجو برونت اور برگفرى الله كوياد كرتار ب به گر برموقعه اور برمر علے اور برمجل میں الله كا جانب دھيان ہوگا تو به شار برائيوں سے انسان في جائے گا ،غيبت سے بدگوئى اور بدگم نی سے سے مسلمان كا برا چاہئے سے الله كى جانب دھيان ہوگا تو به شار برائيوں سے انسان في جائے گا ،غيبت سے بدگوئى اور بدگم نی سے سے مسلمان كا برا چاہئے سے اور تجسس اور پختلخورى سے الله كى رحمت سے محفوظ ہو جائے گا ورروز قيامت آ دمى ندامت وحسرت اور افسوس سے الله كى رحمت سے محفوظ ہو جائے گا۔

يه صديث اس سيلي محى (صديث ١٩٨) بس رَّز رچك بـ

(روصة المتَّقين: ٣٦٣/٢ دليل الفالحير: ٢٨٢/٣)



المتّاكّ (١٣٠)

#### بَابُ الرُّؤُيَا وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا **خوابِ اوراس كے متعلقات**

٢٢٢. قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ:

﴿ وَمِنْ ءَايَنيٰهِ - مَنَامُكُو بِٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ ﴾

الله تعانى في فرماياكه:

"الله كي قدرت كي نشانيون ميس سيتمهارارات اورون ميس سونا بحي ب-" (الروم: ٢٣)

تغییری نکات:

انسان کی زندگی اور زندگی کا ہر سانس اللہ کے وجود کی علامت ہے۔ اگر اللہ کا تھم نہ ہوتو کوئی ہنفس سانس بھی نہیں کے سکتا۔ بالکل ای طرح انسان کی نینداور اس کا سونا بھی اللہ کے وجود کی اس کے تکیم وخبیر ہونے کی اور اس کے قدور و مطلق ہونے کی تخلیم شانی ہے۔ سویا اور مرابر ابر ہیں ہم نے بیسی بھی استد کے وجود کی انسان کی حرکت وعمل معطل ، مرنے ہیں بھی زندوں سے رابطہ منقطع ہوج تا ہے سوکر بھی بیدار لوگول سے تعلق باتی نہیں رہتا۔ مرکز بھی بیشعور واحساس اور نیند میں بھی احساس وشعور خوابیدہ۔ مردہ جاتا ہے تو واپس نہیں خوابیدہ جاکر داپس آ جاتا ہے اور دوبارہ اس کا شعور احساس بیدار ہوجاتا ہے ، گویا انسان ہرروز مرتا ہے اور ہردن اسے نئی نئدگی ملتی ہے۔ اس سے بڑھ کرف تن کا نئات کے وجود اور اس کے خالق و ، لک اور مدبر وقیوم ہونے کی اور کیا دلیل ہوگی۔

(معارف القرآن)

خواب میں بشارت کا ملناریجی علم نبوت میں سے ہے

٨٣٨. وَعُسْ آبِسُ هُرِيُرَةَ رَضِى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : " لَمْ يَبُقَ مِنَ النَّبُوَّةِ إِلَّاالُمُبَشِّرَاتُ " قَالُوا : وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ ؟ قَالَ : " الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِئُ .

(۸۳۸) حفرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ مُلِاثِیْنَا کوفر ماتے ہوئے سنا کہ نبوت باتی نہیں رئی صرف میشرات رہ گئے ہیں ،صی بدرضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا رویائے صالحہ۔ ( بخاری )

م المبشرات معيح المحارى، كتاب التعبير، ماب المبشرات

کمات مدید: سوه خبردینا، نبی خبردین والا ،التدی طرف خبردین والا ،التدی طرف سے خبردین والا ،التدی طرف سے خبر پنجان والا ،التدی طرف سے غیب کی باتیں بتانے والا ،جمع انبیاء .. مبشوات : مشره کی جمع بمعنی بشری یعنی بثارت ،خوش خبری ، یعنی رویائے صالحہ مشرح مدید: سول کریم کا تا کا نے فرمایا کے سلسلہ نبوت اختام کو بہنجا۔ اب صرف مبشرات باتی ره گئے ہیں۔ یعنی رویائے صالحہ۔

صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہے مروی ہے کہ رسول اللہ مُلْاقلاً نے اپنے مرض الموٹ میں پر دہ ہٹایا آپ کا گلا کے سر پریٹ بندھی ہوئی تھی اور بوگ حضرت ابو بکررضی اللہ عنہ کے پیچھے مفیس بنائے ہوئے تھے۔ آپ مُلاَثِمُ اُنے فرمایہ کہا ہے بوگو!مبشرات نبوت میں سے اب رویائے صالحہ باتی رہ گئے جوکوئی مسلمان دیکھے یا جے دکھلائے جا کیں۔

ابن التین رحمہ القد فرماتے ہیں کہ مطلب میرے بعد سلسلہ نبوت منقطع ہاں کے بعد صرف رؤیا ہاتی ہیں اور الہام بھی ہے چوغیرنی کوبھی ہوسکتا ہے، جیسا کہ حضرت ابو ہر رہ رضی انٹد عنہ ہے مروی ہے کہ رسول اللہ ملاقظ نے فر مایا کہ گزشتہ قو موں میں بعض لوگ محدث ہوتے اگر میری امت میں کوئی ہے تو وہ عمر ہیں۔

حاصل بدے کردویائے صالحے مراد سے خواب ہیں اور رویائے صالح نبوت کے حصول ہیں سے ایک حصہ ہے۔

(فتح الباري : ٦٦٣,٣ ـ عمدة القاري ٢٠٢,٢٤٠ ـ روصة المتقيل . ٣٦٤ ـ دبيل العالحيل . ٣ ٢٨٥)

#### مؤمن كاخواب نبوت كاچھياليسوال حصد ہے

٨٣٩. وَعَنُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلِيُهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدُرُونَا الْمُؤمِنِ تَكُذِبُ، وَرُوْيَـا الْمُؤمِنِ جُزُءٌ مِّنُ سِتَّةٍ وَارْبَعِيُنَ حُزُءً ا مِّنَ النُّبُوَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ ۚ اَصْدَقُكُمُ رُوْيَا اَصُدَقُكُمُ

( ٨٣٩ ) حضرت الو بريره رضى المتدعن بروايت بكرسول الله مَاليَّ الحرف ما ياكه قي مت عقر يب مؤمن كاخواب جمون نہیں ہوگااورمؤمن کاخواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ (متفق علیہ)

، یک اور روایت میں ہے کہ تم میں جو بات میں زیادہ سیا ہے اس کا خواب بھی سی ہوگا۔

تخ تخ صيث ٨٣٩): صحيح البخاري، كتاب التعبير، صحيح مسلم، اول كتاب الروياء.

كلمات مديث: إدا افترب الزمان: جبزمان قيامت كقريب بوجائكا-

شرح حدیث: " آخر زمانے میں منجملہ علامات و قیامت کے ایک بدیھی ہوگ کہ اہل ایمان سیچ خواب دیکھیں گے کیونکہ صاحب ايمان اپنے آپ سے سچا ہوتا ہے مخلوق سے سچا ہوتا ہے اور اپنے اللہ سے سچا ہوتا ہے تو غلب صدق کی بناء براس کے خواب بھی سے ہوتے ہیں۔ بیخواب یامبشرات ہوں گے یاستقبل کی خبریں اور چونکہ نبوت میں بھی تبشیر اور متنقبل کی خبریں ہوتی ہیں اس لیے رویائے صادقہ نبوت کے اجزاء میں ہے ایک جزء ہیں۔حضرت امام مالک رحمہ اللہ ہے کسی نے کہا کہ کیا خواب کی تعبیر ہر مخض بتا سکتا ہے تو آپ نے فرمایا که کیا نبوت بھی کھیل ہے؟ اور فرمایا کہ خواب تو نبوت کا جزء ہے توالیں شئے کو جونبوت کا جزء ہوندا تنہیں بناتا جا ہے۔ امام مالک رحمه التدكے كلام كى مراديہ ہے كہ جس طرح نبوت ميں اخبارعن الغيب ہے اس طرح خواب ميں بھى اگرمستقبل كى سى بات كى اطلاع ہوتو مشابهت بيدامو كئ اوريدمش بهت جزء نبوت ہے،اس كيے بغير علم خواب كى تعبير بتا نا درست نبيل ہے۔ (فتح أساري: ٢٥٦/٣ عمده القاري. ٢٤ ٢٤٠ شرح صحيح مسلم سووي ١٨١٥)

\*\*\*\*\*\*

#### خواب میں نی کریم منتظ کی زیارت

٨٣٠. وعسله فال وسُولُ الله صلَّى الله عكيه وسلّم "منْ رابي في الْمَام فسيرابي في المَام فسيرابي في اليقظة. الايتمثلُ الشَّيطانُ بيُ". مُتَّفَقٌ عليه .

دیکھ وہ او مرے ابو ہر یوہ رسی متدعنہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ ملاقظ نے فروی کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھ وہ عنق منقریب مجھے جاست بیداری میں دیکھے گایا گویا کے اس نے مجھے بیداری میں دیکھ اس ہے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ استنق سے ا

<u>تُرْتُ مدیث (۸۳۰):</u> صحیح البخاری، کتاب لتعسر، بات من رأی لبنی اللهٔ آهی المنام صحیح مسلم، کتاب برؤاء،

کلما، توحدیث: لابتسن الشیط و بی شیطان میری صورت مین نمین آسکنات تسن به کسی کامشابه یا بم شکل بوزد متن مسولاً (بب نسر اکسی کے ماند بوزا۔

شرح صدیث. یول الله ملافظ نظر ماید کرجس نے جمھے دیکھا وہ منقریب جمھے مالم بیداری میں ایکھے گا۔ یافر ماید کرگوی س مجھے ہی دیکھا۔ پہلی بات کا مطلب سے ہے کہ جس نے آپ ملافظ کو دنیا میں خواب میں دیکھا وہ روز قیامت آپ ملافظ کو عالم بید ری میں ویکھے گا۔ بن ججر رحمہ للدفر ماتے میں کہ جس نے دنیا میں خواب میں دیکھا سے مرنے کے بعد خصوصی ملاقات اور زیارت کاشرف حصل بوگا اور قیامت میں آپ کا دید. رشف عت کی علامت ہوگا۔

دوسر منہوم کے امتیار سے بات وضح ہے کہ انبیاء کرام اور خاص طور پر رسول ابقد مظافیل کا خواب میں ویجھنا صلاح وتقوی اور بلندی درجات کی علامت ہے، کیونکہ جوخواب میں زیارت کرتا ہے وہ فی الواقع حضور مُلاَثِلُم بی کود بھتا ہے کیونکہ شیطان آپ مُلاَثِلُم کی صورت میں نہیں آ سکت اس لیے کہ وہ ابتدکی طرف سے مردود قرار دیا گیا ہے اور آپ محبوب الہی ہیں۔

(فنح الباري: ٢٠٤١ رشاد الساري: ٢٠٣١ عمدة القاري: ٢ ٢٣١ شرح صحيح مسلم ٢٠١٥)

## احیماخواب محبت کرنے والے کوبتائے

ا ٨٣. وَعَنُ ابِى سَعِيْدِ الْمُحَدِّرِي، رَضِىَ اللَّهُ عَنُهُ اَنَّهُ سَمِعِ النَّبِى صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ. "اذارَأى آحَدُّكُمُ رُوْيَا يُحبُّهَا فَإِنَّمَا هَى مِنَ اللَّه تَعَالَى فَلْيَحُمَد اللَّه عَلَيْها وَلَيُحَدِثُ بِهَا وَفِى رَوَّايةٍ، فلا يُحَدِّثُ بِهِنا إِلَّا مَنُ يُحِبُّ. وَاذَا رَاى عِيُر ذَلِكَ مَمَّا يَكُرُهُ فَإِنَّمَا هِى مِنَ الشَّيْطَان، فَلْبُ شَعِدُ منْ سَرَّها

وَلَايَذُكُوُهَا لِلاَحَدِ فَإِنَّهَا لَاتَضُرُّه '. '' مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ .

( ۸۳۱ ) حفرت ابوسعید خدری رضی الله عند سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم کاٹھٹے کو فر ماتے ہوئے شا جب کہ کوئی اچھاخواب دیکھے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اس پر اللہ کی حمد کرے اور اسے بیان کردے۔

اورایک اور روایت میں ہے کہ صرف اس سے بیان کرے جس سے محبت رکھتا ہوا درا گر اس کے علاوہ کو کی ناپسند بیرہ خواب دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے تواسے چاہیے کہ اس کے شرسے پناہ مائگے اور کسی سے بیان نہ کرے وہ اسے کو کی نقصان نہ پہنچائے گا۔ (متفق علیہ)

تخرى مديث (٨٣١): صحيح البخاري، كتاب التعبير، باب الروياء الصالحه من الله . صحيح مسلم، اول كتاب الرؤياء

كلمات صديث. روياء. خواب رأى رؤية (باب فتح) و يكنار

۔ شرح حدیث: ﴿ ، جب کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو اس پرالقد کی حمد و ثنء کرے کداچھ خواب القد کی جانب ہے ہوتا ہے اور اس خواب کوکس مخلص عالم دین سے بیان کرے تا کہ وہ خواب کی جوتعبیر دے وہ بھی اس کے لیے باعث مسرت اورخوشی ہوگی۔

اوراً روئی ناپسند ید وخواب دیکھے تو وہ دراصل شیطان کی طرف سے ہے کہ وہ ہرطرح القد کے بندوں کو تکلیف پہنی نا اوران کومشوش کرنا چاہتا ہے کہ تشویش سے عبدت الہی میں خلل پڑتا ہے۔ یہ خواب کس سے ذکر نہ کرے اور شیطان کے شرسے القد کی بناہ مانے کہ جو شخص القد کی بناہ میں آئی گیا ہے مون ہوگیا۔ مگر صرف اعوذ بالقد زبان سے کہہ لینے پراکتفاء نہ کرے بلکہ دل کی مجرائیوں سے اپنے آپ کو اللہ کی حفاظت اور بناہ میں دیدے۔ خواب میں ڈرنے کے بارے میں تعوذ کے طریقے کے بارے میں امام مالک رحمہ القد نے اپنی موطا میں حضرت خالد بن ورید سے راویت کیا ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول القد! میں بھی بھی خواب میں مالک رحمہ القد نے اپنی موطا میں حضرت خالد بن ورید سے راویت کیا ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول القد! میں بھی بھی خواب میں مالک رحمہ القد نے نے فر ، یا کہ یکل مات پڑھالیا کرو ،

" أعوذ بكلمات الله التامات من شو غضبه وشو عباده ومن همزات الشياطين وأن يحضرون ."
" يس پناه چاہتا ہول القدك ان كلمات سے جوتام بي اس ك نضب ك شرست اس كے بندوں ك شرست اور شيطان كى انگخت سے اور الله كا كا ١٩٩/٢ كا مسلم كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩/٢ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩٠ كا ١٩٩

#### الجھے خواب اللہ تعالی کی طرف سے بشارت ہیں

٨٣٢. وَعَنْ اَبِى قَنَادَةَ رَضِى اللّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النّبِيُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الرُّوْيَا الصَّالِحَةُ. وَفِى رِوَايَةٍ الرُّوْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ اللّهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَمَنُ رَاَى شَيْئًا يَكُرَهُه ' فَلْيَنْفُتُ عَنْ شِمَالِه ثَلاَ تَا، وَلْيَتَعَوَّذُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَاتَضُرُّه '." مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

اللَّهُ ثُ " نَفُحُ نَطَيُنَ لَأَرِيْقَ مَعْهُ

( ۱۳۲۸ ) منز با بوق ده رضی القد عند سے مروی ہے کہ نبی کریم طافق نے فرہ یا کہ رویاء صالحہ یا تب نے فرہ یا رویاء حسنہ مقد کی با نب ب بناور سم شیطان کی جانب سے بارگرکوئی ٹا بیند بدہ بات دیکھے تو بائیں جانب ٹین مرتبہ پھونک دے ورشیطان سے بناہ مانے ساب سے ولی نقصہ نہیں بہنچ گا۔ (منفق عدیہ ) نفٹ ایک غیر محسوس بھونک جس میں تھوک شامل ندہو۔

#### تخ تخ صدیث (۸۳۲):

کلمات مدیث: حدد: خواب جمع معلام رویان خواب جس خواب کنسبت الدسجانهٔ کی جانب بواے منہیں کہتے بکدرویا ستے ہیں اور جس کی سبت شیطان کی طرف ہواسے رویانیں کتے صم کہتے ہیں۔

شرح مدیث رویا ، صالحہ یا رویا ، خسندا ملد سجان کی جانب ہے ہوتا ہے اور اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہوتی جود کھنے والے کون بسد ہواور ندس میں شیطان کی کی کاررو کی کا دخل ہوتا ہے اور اس سے اسے صالحہ یا حسنہ کہتے ہیں کہوہ شیطانی اثر ت سے پاک ہوتا ہے۔ ے۔

ا مام قرطبی رحمه امتد فر ، تے بیں کہ بروہ خواب جس کوذ کھنے وا ؛ پریشان افسر دہ اور مُمکّین ہوا س خواب کود کھے کر تین مرتبہ با کیں جانب بھو تک دینا چا ہے اور اللہ سے پندہ ، کُنی چاہیے۔ گرصد ق دل ہے آ دمی اللہ کی پناہ میں تعوذ پڑھے اور نماز پڑھے تو اللہ تعالی اے خواب کے برے اٹر ، ت سے محفوظ فر مادے کا دور شیطانی تد ابیر ہے اس کی حفاظت فرمائے گا۔

(فتح الباري ۲ ۲۷۸ ـ شرح صحيح مسعم للبووي: ۱۵ ۱۵ ـ عمدة القاري. ۱٥ ۲٤٥)

## براخواب دیکھے توبیمل کرے

٨٣٣ وَعَنُ جَاسِ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ عَنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إذا رَاى احدُكُمُ السُّولِيا يَكُرَهُهَا فَلْيَبُصُقُ عَنُ يَسَارِهِ ثَلاَ لَمَّاء وَلْيَسْتَعِدُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيُطَانِ ثَلاَ لَا وَلْيَتَحَوَّلُ عَنُ جَنْبِهِ الَّذِي السُّولِيا يَكُرَهُهَا فَلْيَتَحَوَّلُ عَنُ جَنْبِهِ اللَّذِي اللَّهِ مِنَ الشَّيُطَانِ ثَلاَثًا وَلْيَتَحَوَّلُ عَنُ جَنْبِهِ اللَّذِي اللَّهِ مِنَ الشَّيُطَانِ ثَلاَثًا وَلْيَتَحَوَّلُ عَنُ جَنْبِهِ اللَّذِي اللهِ مِنَ الشَّيُطَانِ ثَلاَثًا وَلْيَتَحَوَّلُ عَنُ جَنْبِهِ اللَّذِي اللهِ مِنَ الشَّيطَةُ مَا وَلَيَسَعُولُ عَنُ جَنْبِهِ اللّهِ مِنَ الشَّيطَةُ مِنْ اللهُ عَلَيْهِ وَوَاهُ مُسُلِمٌ .

(۸۳۳) حضرت جابر رضی الله عندے روایت ہے کہ رسوں الله طاقیق نے فر مایا کہ اگرتم میں سے کوئی برا خواب و کیھے تو تین مرتبدا پنے با کمیں جانب پھو نکے ورتین مرتبہ شیطان سے اللہ کی پناہ مائے اور اس پہلو سے اپنے آپ کوتبدیل کرے جس پر پہلے تھا۔ (مسلم)

#### تخ تخ صدیت (۸۳۳):

کلمات عدید ن فیصف اے چاہیے کہ وہ تھوک دے ، یا پھونک دے۔ مص صفا (باب نفر) تھوکنا۔ ولیتحول اور بیک پُٹ جائے ، اور یہ کہ پہلو بدل ہے۔ حول سحو لا (باب تفعل) پھرجانا ، بدل بین جحویل ہوجانا۔ حدر `حولا (باب نفر) ایک

حالت ہے دوسری حالت میں آج نا۔

شرح مدید: جب آدی کوئی براخواب دیکھے تو وہ تین مرتبہ بائیں جانب پھونک دے یعنی شیطان کودھتکار دے اور دفع کردے اور اس کی تو بین کردے اور این کی تو بین کردے اور این کی تو بین کردے اور این کی تو بین کردے اور تین مرتبہ شیطان سے اللہ کی پناہ میں آجائے اور اپنا پہلوبطور تفاؤل بدل لے کہ اللہ تعدانی بی تمام احوال و وادث پر قادر ہو وہ برے حال کوا چھے حال سے اور برے خواب کے اثر ات کومٹا کرا چھے نتائج مرتب فرمادے گابا کی جانب تھو کئے کی تاکیداس لیے ہے کہ شیطان بھیشہ باکمیں جانب سے آتا ہے۔

(شرح صحيح مسلم للنووي: ١٦/١٥ ـ نزهة المتقين: ٦٣٧/١)

#### جھوٹا خواب بیان کرنا گناہ ہے

٨٣٣. وَعَنُ آبِى الْاَسْقَعُ وَاثِلَةَ بُنِ الْاَسْقَعِ رَضِىَ اللّهُ عَنُهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنُ اَعُظَمِ الْفِرِى اَنُ يَدَّعِىَ الرَّجُلُ اِلَىٰ غَيْرِ اَبِيُهِ، اَوْيُرِىَ عَيْنَهُ مَالَمُ تَرَ، اَوْيَقُولُ عَلَىٰ رَسُولِ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَمُ يَقُلُ. " رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

(۸۳۲) حضرت ابوالا تقع واثلة بن الا تقع رضی القد عند سے روایت ہے کہ رسول القد ظافی نے فر مایا کہ بلا شبہ سب سے بڑا بہتان میہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے علاوہ اپنے آپ کوئسی اور کی طرف منسوب کرے یا پنی آنکھول کووہ خواب دکھائے جواس کی آنکھول نے نہیں دیکھایارسول القد ظافی کی جانب وہ بات منسوب کرے جوآپ نے ارشاد نہیں فر مائی۔ (بخار ہ

مر ي مديد (٨٣٣): صحيح البخاري، كتاب الماقب.

کلمات حدیث: حری: حجوث نه فریا (باب ضرب) کسی پرجھوٹ باندھنا۔ العریة: حجموث بری عینه مالم بر: اپنی آنکھ کودہ دکھلا دے جواس نے نہیں ویکھا، یعنی جھوٹا خواب بیان کرے۔

شرق مدین:

تین جموت فظیم ترین جموت بیل-ایک بیک آدمی ایپ آپ کوکی اور کی جانب منسوب کرے یعنی اپنیاب کے علاوہ کی اور کے بارے میں کہ کہ وہ میراباپ ہے۔ بیبہتان ہے فودا پے آپ پراورائ مخص پرجس کی طرف اپنے آپ کومنسوب کر آبا ہے۔ دوسرا جموٹ بیرے کہ جمونا خواب بیان کرے کہ جمھے اللہ نے بیخواب دکھایا اور جمھے خواب میں بیہ بات بتائی اور تیسرا جموٹ بید کہ رسول اللہ مختلفات بارے میں وہ بات کے جو آپ نے نہیں کی ۔ تینوں با تیں گنا و کیرہ بیں ۔ لیکن ان میں تیسری بات یعنی رسول اللہ مختلفات نے باندھنا اپنے لیے جہنم کو ٹھکانا بنانا ہے۔ کہ صدیم جسیح میں ہے کہ آپ مختلفات نے فر بایا کہ جس شخص نے میرے او پر جموث باندھاوہ اپنے ٹھکانہ جہم میں بنا لے۔ (فتح الباری: ۲۱۲۲۔ ارشاد السادی: ۲۷/۸)



# كتباب السيلام

اللِبَاكِ (١٣١)

بَابُ فَضُلِ السَّلَامِ وَالْاَمُو بِإِفْشَائِهِ سلام کی فضیلت اوراس کے عام کرنے کا حکم

٢٧٧. قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ:

﴿ يَكَأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَاتَدْخُلُواْ بِيُوتِ اعْبُرَ بِيُوتِ كُمْ حَقَّى تَسْتَأْنِسُواْ وَتُسَلِّمُواْ عَلَىٓ أَهْدِهَا ﴾ التدتوالي نفر ما ياكه:

''اےایمان والوائم اپنے گھروں کےعلاوہ دوسرے گھروں میں اس ونت تک واخل نہ ہو جب تک تم اجازت نہ لے لیا کرواور گھر والوں کوسلام نہ کرلیا کرو'' (النور:۲۷)

تفیری لگات:

کہا آ بت میں ارشاد ہوا کہ جب ابل ایمان کی کے گھر جو کیں تو گھر بیں آنے کی اجازت طلب کریں اور ابل خانہ

کوسلام کریں ، استیذ ان لینی اج زت لے کرکس کے گھر بیں جانے کا تھم بے ثاراجتا کی مصائح برشمل ہے اور تورتوں اور مردوں دونوں کو شامل ہے چنا نچہ ایک حدیث میں حضرت ام ایاس رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ ہم چار تورتیں اکثر حضرت عاکثہ رضی اللہ عنہ ان کے ایاس جایا کرتی تھیں اور گھر میں جانے سے پہلے ان سے اجازت لیا کرتی تھیں جب وہ اج زت دے دیتیں تب اندر جاتے تھے خرض گھر میں داخل ہونے سے پہلے اہل خانہ سے اجازت لیا کرتی تھیں جب وہ اج زت دے دیتی تب اندر جاتے تھے خرض گھر میں داخل ہونے سے پہلے اہل خانہ سے اجازت لیا کرتی تھیں جب وہ اج زت دے دیتی تب اندر جاتے تھے خرض گھر میں مونے سے پہلے اہل خانہ سے اجازت لیا کہ کہا تھی ما ہے مرد دعورت محرم اور نامحرم سب اس تھی میں داخل ہیں ۔ حق کہا گہا کہ اس کے پاس جائے وہ بھی استیذ ان کرے ، چنا نچہ امام ما لک رحمہ اللہ نے انجام میں حضرت عطا ، بن بیارض اللہ عنہ دول جبکہ میں اپنی والدہ کے پاس جائے وقت بھی اجازت طلب کروں جبکہ میں اپنی والدہ کے ساتھ رہتا ہوں آپ خال اللہ نے کہا کہ ایا کہ پھر بھی اجازت لینی چاہے کہ اس امر کا احتال موجود ہے کہ وہ گھر میں کہا کہ تو میں حضرت کے دو گھر میں کہا کہ اس کے باجازت لینی چاہے کہ اس امر کا احتال موجود ہے کہ وہ گھر میں کہ وہ ہو ہوں ہوں ہوں ۔ کہا کہ ایک ایک ایک ایک اجازت لینی چاہے کہ اس امر کا احتال موجود ہے کہ وہ گھر میں کہ وہ ہو ہوں ہوں ہوں ہوں۔

غرض گھریں داخل ہوتے وقت استیذان اور گھریں داخل ہوکر اہل خانہ کوسلام اسلامی آواب معاشرت کا حصہ ہے اور اس کی پائندی ضروری ہے۔ (معارف القرآن۔ تفسیر مظهری)

٢٢٨. وَقَالَ تَعَالَىٰ :

﴿ فَإِذَا دَخَلْتُ مِبُوْتًا فَسَلِمُواْ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ مُبْرَكَةً طَيِّبَةً ﴾

اوراللدتعالي فرماياكه:

"جبتم کمروں میں داخل ہونے لکوتواہے کھروالوں کوسلام کرد، بیاللہ کی طرف سے مبارک اور پاکیزہ تھنہ ہے۔ "(النور: ٦١)

تغییری نکات: دوسری آیت میں فرمایا کہ جبتم گھروں میں داخل ہوتو ادب بیہ ہے کہ گھر میں موجود اہل خانہ کوسلام کرد کہتم بھی مسلمان ہوں اور اپنے اہل خانہ کوسلام کرنا ایسا ہے جیسے اپنے آپ پرسلامتی بھیجی کیونکہ سب مسلمان آپس میں بھائی مسلمان ہیں، متعدد احادیث میں سلام کرنے کی تاکیداور فضیلت بیان ہوئی ہے۔

(معارف القرآن تفسير عثماني)

٢٢٩. وَقَالَ تَعَالَىٰ :

﴿ وَإِذَا حُيِينُم بِنَجِيَةٍ فَحَيُّواْ بِأَحْسَنَ مِنْهَآ أَوْرُدُّوهَآ ﴾

اورالله تعالی نے فرمایا کہ:

''اور جب تم کوکوئی دعاد ہے تو تم اس ہے بہتر دعادویاا نہی لفظوں سے دعادو۔'' (النساء: ۸٦)

تغییری نکات: تیسری آیت میں فرمایا کہ جب کوئی تہیں دعادے یعنی سلام کرے قوتم بھی اس کواس سے بہتر الفاظ میں دعادو یعنی سلام کرو۔امام ابو بکر جصاص رحمداللہ نے فرمایا کہ الل عرب اسلام سے پہلے حیاک اللہ کہتے تھے کہ اللہ تھے زعدہ رکھے اس وجہ سے آیت کر یمہ میں تحیة کہا گیا ہے۔اسلام نے سلام کا طریقہ مقرر فرمایا کہ یہ کہو کہ السلام علیکم اور اس سے بہتر تحیہ ہے کہ یہ کو ' السلام علیکم ورحمة الله و برکاتہ نہوں نے بیان کیا کہ سلام کا تکم آنے کے بعد سب سے پہلے میں نے رسول الله ماللہ کا کا کہ الله میں نے کہا کہ السلام علیکم ورحمة الله و برکاته۔ (احکام القرآن)

٢٧٠. وَقَالَ تَعَالَىٰ :

﴿ هَلْ أَنْكَ حَدِيثُ صَيِّفِ إِبْرَهِيمَ ٱلْمُكْرَمِينَ ﴾ إِذْ دَخَلُواْ عَلَيْدِ فَهَا لُواْ سَلَمًا ﴾ اورالله تعالى فرمايا كه:

'' کیاتمہارے پاس ابراہیم علیہ السلام کے معززمہمان کی خبر پیٹی جب وہ ان کے پاس آئے تو انہوں نے سلام کیا تو انہوں نے بھی جواب میں سلام کہا۔'' (الذاریات: ۲۲)

تقریری نگات: چوتی آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتوں کے آنے کا ذکر ہے کہ ان کے پاس مکرم اور قابل احترام مہمان (فرشتے) آئے اور انہوں نے آتے ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کوسلام کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی ان کے جواب میں انہیں سلام کہا۔سلام کرناسنت ابراہیم ہے اور دین اسلام میں اس کی بہت تاکید گئی ہے۔اس لیے تمام سلمانوں کو چاہیے کہ ووسلام کا اجتمام کرے اور اس کو پھیلائیں۔ (معارف القرآن)

#### سلام کوعام کرناافضل ترین عبادت ہے

٨٣٥. وَعَنُ عَبُدِاللَّهِ بُنِ عَمُرِو بُنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللَّهُ عَنُهُمَا أَنَّ رَجُلاً سَنَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّهُ عَنُهُمَا أَنَّ رَجُلاً سَنَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُولُ. " عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آَيُّ الْإِسُلامِ خَيُرٌ؟ قَالَ: "تُطُعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقُرَأُ السَّلَامَ عَلَىٰ مَنُ عَرَفُتَ وَمَنُ لَمُ تَعُرِف. " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(۸۲۵) حفرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہا ہے روایت ہے کہا یک شخص تے رسول اللہ مظافیماً ہے دریافت کیا کہ کون سااسلام انچھاہے؟ آپ مظافیم نے فر مایا کہ تم کھانا کھلا و اور سلام کرو ہر شخص کوجس کوتم جانتے ہواور جس کوئیس جانتے۔

(متفق عليه)

ترئ مديث (٨٣٥): صحيح المحارى: كتاب الايمان، ماب اطعام الطعام في الاسلام صحيح مسلم، كتاب

الإيمان، باب بيان تماضل الاسلام وأي اموره افصل.

**کلمات صدیمه:** تقرأ السلام: تم سلام کهوجم السلام علیم کهو قرأ فراه: پڑھنا قرآل وکتاب جوبکثرت اور بروقت پڑھی جائے۔

شرح حدیث: رسول الله طُلْقُلُمْ مُخاطب کے درجہ فہم اس کی قوت عمل اور اس کے مرتبدایمان کے پیش نظر مختف حالات میں پوچھنے والوں کو مختف جواب دیتے تھے کسی نے چھنے والوں کو مختلف جواب دیتے تھے کسی نے پوچھا کہ کون سااسلام اچھا ہے؟ یعنی اسلام کے کون سے اعمال زیادہ پہندیدہ اور خوب تریں، آپ مُنظف نے فرمایا کہ اللہ حاجت کو کھانا کھلانا اور ہرایک کوسلام کرنا خواہ تم اس کو جانے ہویا نہ جانے ہوگوں کو کھانا کھلانا اور ہرایک کوسلام کرنا خواہ تم اس کو جانے ہویا نہ جانے ہوگا ہے۔ اور اسلام نے نہ صرف رید کہ اس سنت کونندہ رکھا بلکہ اسے خوب مؤکد کردیا۔ فرمایا:

﴿ وَيُطْعِمُونَ ٱلطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ ومِسْكِينًا وَيَتِيمَا وَأَسِيرًا ۞ ﴾

'' وہ انتدکی محبت میں مسکین، میتیم اور اسپر کو کھلاتے ہیں۔''

اورفر مایا:

﴿ وَتَجِيَّنُهُمْ فِيهَاسَكُمْ ﴾

"جنت میں وہ آپس میں ایک دوسرے کوسلام کریں گے۔"

سلام کی تا کید متعدد احادیث میں وارد ہے کہ مسلمان پر لازم ہے کہ ہروہ مسلمان کوسلام کر بے خواہ وہ اس کا جانے والا ہویانہ ہو،
کیونکہ حسن نیت اور خالص رضائے الہی کے لیے سلام وہی ہوگا جس میں وہ لوگ بھی شامل ہوں جن کوسلام کرنے وارانہیں جانتا اگر صرف
ان لوگوں کو بی سلام کیا جائے جن کوآ دمی پہچا نتا ہے تو اس میں واتی تعارف اور پہچان کا عضر شامل ہوجائے گا اور وہ خالصتاً مذہبیں رہےگا۔
اور جب تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں تو وہ اجنبیت کہاں جوسلام سے اعراض پر مائل کرے جیسا کہ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے راسلامی نظام کاوہ بہلوہے جس پر اسلامی معاشرت استوار

ہےاورا طعام طعام اورسلام تالیف قلب اورمؤ دت کے بڑھانے کاعظیم ذریعہہ۔

(فتح الباري: ٢٤٢/١ مرشاد الساري: ١٣٥/١)

### حضرت آدم عليه السلام كافرشتون كوسلام كرنا

١٣٨. وَعَنُ آبِيُ هُوِيُوَ قَ رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَمَّا حَلَقَ اللَّهُ ادَمَ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَمَّا حَلَقَ اللَّهُ ادَمَ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اذُهَبُ فَسَلِّمُ عَلَىٰ اَوُلَئِكَ نَفَو مِنَ الْمَلاَّ لَكِةَ جُلُوسٍ. فَاسْتَمِعُ مَا يُحَيُّونَكَ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُويَّتِكَ : فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمُ، فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحُمَةُ اللَّهِ فَوَادُوهُ وَرَحُمَةُ اللَّهِ فَوَادُوهُ وَرَحُمَةُ اللَّهِ فَوَادُوهُ وَرَحُمَةُ اللَّهِ فَوَادُوهُ وَرَحُمَةُ اللَّهِ فَوَادُوهُ وَرَحُمَةُ اللَّهِ فَوَادُوهُ وَرَحُمَةُ اللَّهِ فَوَادُوهُ وَرَحُمَةُ اللَّهِ فَوَادُوهُ وَرَحُمَةُ اللَّهِ فَوَادُوهُ وَاللَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(۸۴٦) حضرت ابو ہریرہ رضی التدعنہ ہے روایت ہے کہ نبی کریم مُناقظ نے ارشاوفر مایا کہ جب القدتی لی نے حضرت آ دم علیہ السلام کو بیدا فر مایا جاؤ اور فرشتوں کی اس جماعت کوسمام کرواور سنو کہ وہ تہ ہر ہے سلام کا کس طرح جواب ویتے ہیں؟ وہی تنہارا اور تنہاری اوراد کا تجیہ ہوگا۔ حضرت آ دم علیہ السلام نے انہیں السلام علیم کہا تو انہوں نے جواب دیا علیم السلام ورحمة الله یعنی انہوں نے ورحمة الله یعنی انہوں نے ورحمة الله یعنی انہوں میں ورحمة الله یعنی انہوں نے انہوں کے اللہ کہا۔ (متنق علیہ)

ترج عديث (٨٣٢): صحيح البخارى، كتاب الاسياء، باب لدء السلام . صحيح مسلم، كتاب الحنة، باب يدحل الحنة الغير .

کلمات مدید: سیورث: تهمین تحید کریں گے تهمین سلام کریں گے۔ حی نحیة سلام کرنا حیاک القد کہنا۔ ذریة : نسل، آل آورا د، جمع دریات.

شرح عدیث: ابتدائے آفرینش سے لے کر حضرت جمد رسول القد ظائفا کے سلام تمام انبیاء کرام کا تعیدرہا ہے چنانچہ حضرت آوم علیہ السلام کو تکم ہوا کہ فرشتوں کی اس جماعت کوسلام کروتو انہوں نے انہیں کہا کہ السلام علیم کہا اور فرشتوں نے جواب میں وعلیم السلام ورحمۃ اللہ کہا۔ ماذری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ابتداء بالسلام سنت ہے اور اس کا جواب واجب ہے اور سلام کرنا فرض کفایۃ ہے قاضی عیاض قاضی عبدالو ہاب نے نقل کرتے ہیں کہ ابتداء بالسلام سنت ہے یا فرض کفایۃ ہے یعنی اگر ایک جماعت کوسلام کیا گیا اور ان میں ہے کی ایک نے جواب دیدیا تو سب کی طرف سے ہوگیا۔ ابتداء بالسلام میں السلام علیم کہنا کافی ہے جبکہ جواب میں وعلیم السلام ورحمۃ اللہ کہنا زیادہ بہتر ہے۔ (فتح الباری: ۲۸۷/۲)

## سلام کوعام کرنے کا تھم

٨٣٧. وَعَنُ آبِي عُمَارَةَ الْبَرَآءِ بُنِ عَاذِبٍ رَضِي اللَّهُ عَنهَ الْقَالَ : اَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَـلَـمَ بِسَبُع بِعِيَادَةِ الْمَرِيُضِ وَإِنَّبَاعِ الْجَنَآثِزُ، وَتَشْمِيُتِ الْعَاطِسِ وَنَصْرِ الضَّعِيُفِ، وَعَوْنِ الْمَظُلُومِ، وَإِفْشَآءِ السَّلَامِ، وَإِبْرَارِ الْمُقُسِمِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ هٰذَا لَفُظُ اِحْدٰى رِوَايَاتِ الْبُخَارِيّ .

( ۱۲۷ ) حضرت ابو تماره براء بن عازب رضى الله عنه ب روايت ب كدرمول الله مُكَافِقُ ن بميل سات باتول كالحكم فرمايا، مریض کی عیادت، اتباع جنائز، چھینک والے کے الحمد للہ کے جواب میں برجمک اللہ کہنا، کمزور کی مدد کرنا، مظلوم کی نصرت کرنا، سلام کو عام کرنااور مسم کھانے والی کی تسم کو پورا کرنا۔ (متنق علیہ) میالفاظ بخاری کی ایک روایت کے ہیں۔

محري مديث (٨٣٤): صحيح المخارى، كتاب الاستيذان، باب افشاء السلام. صحيح مسلم، كتاب السلام، باب من حق المسلم للمسلم ردالسلام.

کلمات حدیث: ابرار المقسم: مقسم یعن مان والیواس کاتم سے بری کرویا۔

شرح حديث: رسول الله كالله الله كالله الله عات باتون كاتكم فرمايا لعني ان اموركوانجام دينا، مستحب قرار ديا كه برمسلمان مريض كي عیادت کرے، جنازے کے ساتھ جیے، جے چھینک آئے اسے مرجمک اللہ کے یعنی اس کی الحمد للہ کے جواب میں مرجمک اللہ کے کمزور اورمظوم کی مدداورنصرت کرے سلام کو عام کرے یعنی کثرت سے سلام کرے اور حلف کھانے والے کواس کے حلف سے بری کردے یعنی اگرمثلاً کی نے قسم کھالی کہ فلاں شخص آتی غل نماز پڑھے گا تواس فلاں مخص کو چاہیے کہ وہ اس تعداد میں نفل پڑھ لے تا کہ شم کھانے والا اپنی قسم سے بری ہوجائے۔

بیصدیث اس سے پہلے باب ۲ میں گزریکی ہے۔ (دلیل الفائحیں: ۲۹٤/۳)

سلام آپس میں محبت قائم کرنے کا ذریعہ ہے

٨٣٨. وَعَنُ اَبِي هُوِيُرَةَ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَدُخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُـؤُمِنُوا وَلَا تُؤُمِنُوا حَتَّى تَحَابُوا أَوَلَااَدُلُّكُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُو تَحَابَبُتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلامَ

( ۸۲۸ ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ مُنافِقاً نے فرمایا کہتم جنت میں نہیں جاؤ کے جب تک تم ایمان ندلا دُاورتم اس وقت تک ایمان والے ندہو مے جب تک ایک دوسرے سے مجت ند کروکیاں تمہیں ایک بات ندبتلاؤں کداگرتم اس بر عل كروتو تمبار ب درميان محبت پيدا موجائ سلام عام كرو\_ (مسلم)

مخ تح مديث (٨٢٨): صحيح مسلم، كتاب الايسمان، باب بيان ان لا يدخل الحنة الا المؤمنون و ان محبة

كلمات مديث: افشوا السلام: سلام كويهيلاؤ، سلام كوعام كرو، كثرت سي سلام كرو افشى افشاء (باب افعال) كهيلانا-

فشی فشواً (بابْقر)پھیلنا۔

شرح مدیث: جنت میں جانے کے لیے ایمان ضروری ہے کوئکہ کا فرجنت میں نہیں جائیں گے صرف اہل ایمان ہی جنت میں جائیں گے اور پروان چڑھتی ہے کثر ت جا کیں گے اور کمال ایمان کے لیے لازی ہے کہ اہل ایمان کے درمیان باہم محبت ہوا ورمحبت نشو ونما پاتی ہے اور پروان چڑھتی ہے کثر ت سلام سے تو خوب سلام کرواور سلام کو عام کرو۔ (دلیل الفالحین: ۲۹٤/۱ درهة المتفین: ۲/۱ ۲۶)

#### سلام کی برکت سے جنت میں داخلہ

٨٣٩. وَعَنُ اَبِى يُوْسُفَ عَبُدِاللَّهِ بُنِ سَلاَم رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ يَـقُـوُلُ : "يَـااَيُّهَـا السَّاسُ اَفُشُوا السَّلاَمَ وَاطُعِمُوا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيامٌ، تَدْخُلُوالْجَنَّةَ بِسَلامٍ" رَوَاهُ التِّرُمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْتُ حَسَنٌ صَحِيْحٍ .

( ۱۹۹۸ ) حضرت ابو یوسف عبدالله بن سلام رضی الله عند ب روایت ہے کہ بیان کرتے ہیں کہ بیں نے رسول اللہ مُکالِمُ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ مُکُلِمُ اُنے ارشاد فرمایا کہ سلام عام کروکھانا کھلاؤ صلہ رحی کردادر نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوں تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔ (اس حدیث کوتر فدی نے روایت کیا ہے اور کہ ہے کہ حدیث صحیح ہے )

تخ تح مديث (٨٣٩): الجامع للترمذي، ابواب الاطعمه، باب ما جاء في فصل اطعام الطعام.

كلمات صديد: نيام: جمع نائم بوئ موئ ويد نام دوماً (باب فق) سونا ـ

راوی صدیمہ: حضرت عبداللہ بن سلام مدینه منورہ کے یبودیوں میں سے تھے،رسول اللہ مُلَاثِمُ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چندسوال کیےاور کہ کدان سوالوں کا نبی کے سواکوئی اور جواب نہیں دے سکتاتشفی ہونے پر اسلام قبول کیا۔ آپ مُلَّاثِمُ کے ساتھ غزوہ خند ق میں شریک تھے۔ ۲۵ احادیث مروی ہیں، ۲۳ ھیں انقال فرمایا۔ (الاصابة فی تمییر الصحابة)

**شرح صدیت:** ش**رح صدیت:** ایمان بین جو بلاحساب کتاب جنت میں جائیں گے۔ (روضة المتقین: ۳۷۷/۲)

ক্ৰিয়া ক্ৰেক্তিক । সহ ফুট ব্ৰাক্তিৰ ক্ষোহ হৈ। একক

## حضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنهما کاسلام کے لیے باز ارجانا

• ٨٥٠. وَعَنِ الطُّفَيُلِ بُنِ أَبِّي بُنِ كَعُبِ انَّهُ كَانَ يَاتِي عَبْدَاللَّهِ بُنَ عُمَرَ فَيَغَدُو مَعَهُ إِلَى السُّوُقِ قَالَ: فَاذَا غَدَوُنَا إِلَى السُّوُقِ لَمُ يَمُرُّ عَبُدُاللَّهِ عَلَى سَقَّاطٍ وَلَاصَاحِبِ بَيْعَةٍ وَلَامِسُكِيْنِ وَلَااَحَدِ إِلَّاسَلَمَ عَلَيُهِ، فَا السُّوقِ اللهُ وَلَا السُّوقِ وَلَا السُّوقِ وَلَا السُّوقِ وَالْتَ السُّوقِ وَالْتَ السُّوقِ وَالْتَ السُّوقِ عَلَى السُّوقِ وَالْتَ اللهُ عَلَى السُّوقِ ؟ وَاقُولُ: الجُلِسُ لَا تَعْدَاللَّهِ مُنَ السِّلَعِ وَلا تَسُومُ بِهَا وَلا تَجْدِدُ فِي مَجَالِسِ السُّوقِ ؟ وَاقُولُ: الجُلِسُ

بِنَاهِهُ نَا نَتَحَدَّثُ، فَقَالَ : يَاآبَا بَطُنِ وَكَانَ، الطُّفَيُلُ دَابَطُنِ إِنَّمَا نَغُدُوا مِنُ آجُل السَّلَامِ فَنُسَلِّمُ عَلَى مَنُ لَقِيْنَاهُ، رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُؤْطَا بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

( ۸۵۰ ) حضرت طفیل بن الی کعب رضی القد عند بیان کرتے میں کدوہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی القدعنهما ہے ملاقات کے بیے جاتے اوران کے ساتھ بازارج تے۔ کہتے ہیں کہ جب ہم بازار میں سے گزرتے تو عبداللہ بن عمرضی اللہ عنہ ہر چیزیں بیجنے والے کو، ہر تا جرکواور برمسکین کوسدام کرتے ۔طفیل کہتے ہیں کدایک روزیش عبداللہ بن عمررضی الندعنهما کے پیس آیا تو انہوں نے کہ کہ چھو بازار چیتے ہیں میں نے کہا کہ آپ بازار جا کر کیا کریں گے؟ آپ کسی خریدنے کی جگہ کھڑے نہیں ہوتے آپ کسی چیز کے بارے میں دریافت نہیں کرتے کی چیز کا بھاؤنہیں کرتے اور نہ بازار کی کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں یہیں تشریف رکھیں ہم باتیں کرتے ہیں۔وہ کہنے لگے اے بیٹ واے طفیل کا پیٹ بڑاتھ، ہم توسلام کرنے جاتے ہیں جو ملے گا اسے سلام کریں گے۔ ( مالک نے اس حدیث کوایتی مؤطا میں بسندھیج روایت کیاہے)

> مؤطا امام مالك، كتاب السلام، باب حامع السلام. تخ تخ مديث (۸۵۰):

كماتوحديث: وساستنسعى: آپنے جا إك يين ال كے يتھے جلول، مجھ كها كه ين ال كساتھ جلول استنساع (باب استفعال) پیچیے نے کامطاب کرنا۔ سع تعا (باب سم ) تابع ہون کس کے پیچیے چان۔

حصرت عبدامتد بن عمر رضی التدعنهماا حکام نبوی کی تقیل میں بڑے کوش ریستے تقے اور ہرفر ، پ نبوت پر پوری طرح عمل کرتے اوراس برعمل کرنے کےمواقع تلاش کرتے۔صرف اس سے بازارجاتے کہ وہاں جا کر جوبھی ملے گا اسے سلام کریں گےاور افشاء سلام کے تھم برغمل کریں گے کہ رسول اللہ مظافیق نے فرہ یا کہ سلام عام کرو کہ اس میں اللہ کی رضا ہے۔اور آپ مُظافیق نے فرہ یا کہ سلام کرواہے بھی جہےتم جانتے ہواوراہے بھی جے نبیں جانتے اور حضرت عبداللد بن مسعود رضی اللد عندے مروی ہے کہ سمام اللہ کا نام ہے 



اللبيّاك (١٣٢)

### بَابُ كَيُفِيَّةِ السَّلَامِ سلام ك*ى كيفيت*

سلام کامتنی طریقہ بیہ کہ ابتداء کرنے والا السلام عیم ورحمۃ اللہ وبر کا تذکیم یعنی جمع کے الفاظ کے ساتھ سلام کرے اگر چہ جے سلام کیا ہے وہ ایک ہی ہواور جواب دینے والا کمے وعلیم السلام ورحمۃ اللہ وبر کا تذکیعنی علیکم سے پہلے واؤ کا اضافہ کرے۔

يُسُتَحَبُّ اَنُ يَقُولَ الْمُبُتَدِىءُ بِالسَّلَامِ! اَلسَّلامُ عَلَيْكُمُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُه ! فيَا تِى بِضَمِيْرِ الْجَمْعِ وَإِنْ كَانَ الْـمُسَـكَّمُ عَلَيْهِ وَاحِـدًا، وَيَقُولُ الْـمُ جِيُسِ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبِرُكَاتُه ' فيأتِى بِوَاوِالْعَطُفِ فِى قَوْلِهِ: وَعَلَيْكُمْ .

#### سلام کے ہر جملہ میں دس نیکیاں

ا ٨٥. عَنُ عِمُرَانَ بُنِ الْمُحَمِيْنِ رَضِى اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَآءَ رَجُلَّ : إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَشُرَّ" ثُمَّ جَآءَ اخَوُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَشُرَّ" ثُمَّ جَآءَ اخَوُ فَقَالَ السَّلامُ عَلَيْكُمُ وَرَحُمَةُ اللَّهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ "عِشُرُونَ" ثُمَّ جَاءَ اخَرُفَقَالَ: السَّلامُ عَلَيْكُمُ وَرَحُمَةُ اللَّهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ "قِلاَ ثُونَ" رَوَاهُ اَبُودُواوْدَ، وَ الِيَّرُمِذِي وَقَالَ: حَدِيثَ وَرَحُمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُه ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ "قَلاَ ثُونَ" رَوَاهُ اَبُودُواؤَدَ، وَ الِيَّرُمِذِي وَقَالَ: حَدِيثَ حَدِيثَ اللَّهِ وَبَرَكَاتُه ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ "قَلاَ ثُونَ" رَوَاهُ اَبُودُواؤَدَ، وَ الِيِّرُمِذِي وَقَالَ: حَدِيثَ حَدِيثَ اللّهُ عَلَيْهِ وَبَرَكَاتُه ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ "قَلا ثُونُ نَ" رَوَاهُ اَبُودُواؤَدَ، وَ الِيِّرُمِذِي وَقَالَ: حَدِيثَ حَدَيثَ اللّهُ عَلَيْهِ وَمَرَكَاتُه ، فَرَدَّ عَلَيْهِ وَجَلَسَ، فَقَالَ "قَلا ثُونَ" رَوَاهُ اللهُ وَالْمَا وَالِيَّرُ عِلْكُ عَلَيْهِ وَالْمَا عَلَيْهُ وَالَا عَلَاهُ اللّهُ عَلَيْهُ وَلَا عَالَا اللّهُ عَلَيْهِ وَالْرَاقُونَ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَا لَا لَهُ عَلَيْهُ وَلَا اللّهُ عَالَهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللّهُ عَلَيْهُ وَلَا اللّهُ عَلَيْهِ وَلَا اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَالْعَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ وَلَوْلَ اللّهُ اللّهُ وَالْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ ال

( ۸۵۱) حفرت عمران بن حمین رضی الند عند سے روایت ہے کہ ایک مخص رسول الند کا اللا کے پاس آیا اور اس نے السلام علیم کہ اور ۸۵۱) حفرت عمران بن حمین رضی الند عند سے روایت ہے کہ ایک محض رسول الند کا اللا کے بار بیٹھ گیا آپ ٹا اللا کا اور میٹھ گیا ، نبی کریم کا اللا کے بیٹ کہ ایک کہ دور میٹھ گیا آپ ٹا اللا کے بیٹ کہ ایک السلام علیم ورحمۃ اللہ و برکا ته اور بیٹھ گیا آپ ٹا اللا کے بار سلام کا جواب و یا اور فر مایا کہ میں نیکیاں ملیس بھرا یک اور ترفی اور ترفی نے کہا کہ السلام علیم ورحمۃ اللہ و برکا ته اور میٹھ گیا آپ ٹا اللا کے بسلام کا جواب دیا اور فر مایا کہ میں نیکیاں ملیس ۔ (ابوداؤداور ترفی) اور ترفی نے کہا کہ عدیث سے )

تُحرِ تَكَ مديث (٨٥١): سن ابي داؤد، كتاب الإدب، باب كيف السلام . الجامع للترمذي، نواب الإدان، باب ما ذكر في فضل السلام .

کلمات صدید: آپ گاه گارند علیه : آپ گاه گارند است سلام کا جواب دیار د دد آ (باب هر) نونانا، پھیرنا، جواب دینار د علیه المسلام : سلام کا جواب دینار

شرح حدیث: سلام کرنا ہر حال میں افضل ہے اور اس کا اہتمام لازی ہے کیونکہ سلام کرنا عبدت ہے اور ایسی بلکی عبادت ہے جو نفس پرگران نہیں ہوتی اور اس کا اجر بہت ملتا ہے اور ضروری ہے کہ کمل سلام کیا جائے اور کہا جائے السلام علیم ورحمة الله و بر کات جو خص مجلس میں آئے وہ سلام کرے اور جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے اور جو تحقی مجلس سے اٹھ کر جانے گئے وہ سلام کرکے رخصت ہوجائے۔ (روضة المتقین: ۳۷۸/۲ دلیل الفالحین: ۴۹۷/۳)

جرائيل عليه السلام كاحضرت عائشهرضي الله تعالى عنها كوسلام كرنا

٨٥٢. وَعَنُ عَائِشَةَ رَضِى اللَّهُ عَنُهَا قَالَتُ : قَالَ لِى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَذَا جِبُرِيُلُ يَقُواْ عَلَيْكَ السَّلَامَ" قَالَتُ قُلُتُ:" وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحُمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُه' "مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَكَذَا وَقَعَ فِي بَعْضِ رِوَايَاتِ الصَّحِيْجَيُنِ': "وَبَرَكَاتُه':"وَفِي بَعْضِهَا بِحَذْفِهَا : وَزِيَادَةُ الثِقَةِ مَقُبُولَةُ .

( ۱۵۲ ) حفرت عائشرضی القد عنها سے روایت ہے کہ رسول الله مُلَقِعُ ان فر مایا جر کیل آئے ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں میں فے کہاوعلیہ السلام ورحمة الله و برکات و برکات و برکات میں اسلام ورحمة الله و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات و برکات

تر تح مديث (۸۵۲): صحيح البخارى، كتاب بدء الخلق . صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فى فضر عائشه.

كلمات مديث: يقرا عليك السلام: جرئيل تهين سلام كت بير-

شر**ح مدین**: صیح بخاری کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا اے عاکشہ! بیہ جرئیل ہیں جوشہیں سلام کہدرہے ہیں۔علاء نے فرمایا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں حدیث میں آیا ہے کدرسول اللہ عناقظ نے ان سے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام تمہارے رب کی طرف ہے تمہیں سلام کہدرہے ہیں اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہانے فرمایا کہ اللہ بی السلام ہوں۔ جبرئیل برسلام ہوں۔

غرض حدیث مبارک میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت اور ان کا مرتبہ بیان ہوا کہ حضرت جبرئیل نے انہیں سلام کہلوا یا اور اس معاملے میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا بیا تمیاز ہے کہ جبرئیل ان کی جانب اللہ کی طرف سے سلام سلے کرآئے۔

(فتح الباري: ٢٦٤/٢ ـ ارشاد الساري: ٤/٧ ١ ـ عمدة القاري: ١٨٥/١ ـ شرح صحيح مسلم للووي: ١٧٠/١٥)

## رسول الله مظافظ كاابل مجلس كوتنين مرتبه سلام كرنا

٨٥٣. وَعَنُ آنَسِ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ آنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ آعَادَهَا قَلاَّ لَا حَتْى تُلُهُمَ عَلَيْهِمُ قَلاَ ثَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَهذَا مَحُمُولٌ عَلَيْهِمُ قَلاَ ثَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَهذَا مَحُمُولٌ عَلَيْهِمُ عَلَيْهِمُ قَلاَ ثَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَهذَا مَحُمُولٌ عَلَيْهِمُ عَلَيْهِمُ قَلاَ ثَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَهذَا مَحُمُولٌ عَلَيْهِمُ عَلَيْهِمُ عَا لَهُ عَلَيْهِمُ عَلَيْهُمُ عَلَيْهِمُ عَلَيْهِمُ عَلَيْهِمُ عَلَيْهِمُ عَلَيْهِمُ عَلَيْهُمُ عَلَيْهِمُ عَلَيْهِمُ عَلَيْهِمُ عَلَيْهِمُ عَلَيْهِمُ عَلَيْهِمُ عَلَيْهُمُ عَلَيْهِمُ عَلَيْهِمُ عَلَيْهِمُ عَلَيْهِمُ عَلَيْهُمُ عَلَيْهِمُ عَلَيْهِمُ عَلَيْهُمُ عَلَيْهُمُ عَلَيْهِمُ عَلَيْهِمُ عَلَيْهُمُ عَلَيْهُ عَلَيْهُمُ عَلَيْهُمُ عَلَيْهُمُ عَلَيْهُمُ عَلَيْهُمُ عَلَيْهُمُ عَلَيْهُمُ عَلَيْهُمُ عَلَيْهُمُ عَلَيْهِمُ عَلَيْهُمُ عَلَيْهُ عَلَيْهُمُ عَلَيْهُمُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُمُ عَلَيْهُ عَ

( **۸۵۳** ) حضرت انس رضی الله عند سے روایت ہے کہ نبی کریم تلکی است فریاتے والے بیتن م تبددھ اتے تاک است المحصل میں جبکہ است اور جب کسی قوم کے پاس آئر سلام کرتے تو سلام تین مرتبہ فرماتے۔ ( بخاری ) یعنی اس صورت میں جبکہ مجس میں لوگ زیادہ ہوتے۔

يخ ي جديث (٨٥٣). صحيح المحاري، كتاب بعلم، باب من اعاد محديث للالا

**کمات حدیث:** معادها ثلاثاً اسے تین مرتبه و براتے راعد وعادة و برانار

شرح حدیث: رسول کریم طاقاتا معلم ان نیت تھے آپ طاقاتا لوگول کی تغییم وتر بیت کرتے اوران کا تزکیدفر ماتے اورانہیں تحمت کی با تیں سمجھاتے اس لیے آپ طاقاتا اس بات کا اہتمام فر ماتے تھے کہ آپ تالیقا کے فرمودات تم مادگ س بیس نہیں بخو بی ہجو میں اور انگول تک پہنچانے کے لیے اپنی صفحات قلوب پر مرتبم کرلیں۔اس لیے آپ جب کوئی بات فر ماتے تو اسے تین مرتبہ دھر،تے تا کہ مسو بخو ٹی بجھ میا ہائے۔

اگرآپ نظام کی مجلس سے گزرتے اورلوگول کی تعداوزیادہ ہوتی تو سپ نظام انہیں بائیں اورسا منے تین مرتب سلام فرماتے۔ (فتح الماري: ۲۹۹۷۱ ـ ارشاد المساري: ۲۸۵/۱، روضه المتقیل ۲ ۳۸۱ ـ دبیل لمالحس ۲۹۹۳۳)

## سلام کے ذریعیکی کوایذاءند پہنچائے

٨٥٣. وَعَنُ المِقْدَادِ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيْنِهِ الطَّوِيْلِ قَالَ 'كُنَّا نَرُفَعُ لِلْنَبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسُلِمُ الطَّوِيْلِ قَالَ 'كُنَّا نَرُفَعُ لِلْنَبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ، رَوَاهُ مُسُلِمٌ.

( ۱۵۲ ) حضرت مقداورضی القدعنے ہے ایک طویل صدیث مروی ہے جس میں انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ملکھ کے عصے کا دودھاٹھ کرر کھ دیتے تھے آپ رات کو آتے تو اس طرح سلام کرتے کہ سویا ہوا ، بیدار ند ہوجات اور با گئے دالاس لے ۔ فرض نبی کریم ملکھ تشریف لے اور آپ نے ای طرح سلام کیا جو آپ ملکھ کی عادت شریف تشریف ( مسلم )

يخ ي ملايث (٨٥٣): صحيح مسلم، كتاب الاشرية، باب قصل الصيف وقصل يثاره .

کلمات ودید: صیمه می اللی: دوده میں آپ النظم کا حصر یعنی الل خاند آپ کے لیے دوده کا حصد علیحده رکھ دیتے تھے۔ شرح صدیث: رسول کریم تاکی کا رات کے وقت تشریف لاتے تو ایسے مدھم مگر سائی دینے والی آواز سے سمام کرتے کہ جاگا ہوائ لے اور سویا ہوا سوتا رہے اور اس کی نیند میں خلال ند پڑے۔

یے صدیث حضرت مقداد اوران کے دوسا**تھی** بھوک سے میں مقداد اوران کے دوسا**تھی** بھوک سے پیصدیث حضرت مقداد اوران کے دوسا**تھی** بھوک سے پریشان ہوکر بعض اصحاب رسول مُکاثِیْما کے پاس کے مگر وہاں ان کا مدعا پورانہ ہوا تو وہ رسول امتد مُکاثِیْما کے پاس آئے ، آپ مُکاثِیْما انہیں

### رسول الله طفظ كااشاره سے سلام كرنا

م من اسمآء سنت يوند رصى الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مرّفى المَم مرّفى الله عليه وسلم مرّفى المَم مرّفى أَم مرّفى أَم مرّفى النّفارة مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المُم مرفى المَم المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم مرفى المَم المَم المَم مرفى المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم المَم ال

وَعَنُ آبِي أَمَامَةَ رَطِيي اللَّهُ عَنُهُ قَالَ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلَّى النَّهُ عَنَيْه وَسَبَم "انَ اوُلَى النَّاس باللَّهِ مَل نَدَأَهُمُ بِالسَّلَامِ" رَوَاهُ أَبُو دَاؤِدَ باسْناد جَيِّد وَرَوَاهُ التَّرُمذَيُّ بنحُوه وَقال حَديْثٌ حَسن

( ۸۵۵ ) حفرت اساء بنت بن برصی الله عنها ہے رویت ہے کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ ایک روز رسوں اللہ کا تلوم مسجد میں ہے محمور ہے ،عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی تپ نے ہاتھ کے اش رے سے سدم کیا۔

کم بیر امر س پرخموں ہے کہ آپ مانگا نے زبان سے بھی سلام کیا ہوگا اور ہاتھ سے اشارہ بھی کیا ہوگا۔اس کی تا تید ابو داؤو کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس میں تصریخ موجو دہے کہ آپ نے سدم فرمایا۔ تخ تك مديث (٨٥٥): الحامع للترمدي، الواب الاستيذال، باب ما حاء في التسليم على السباء .

كلمات حديث: عصدة: جماعت مألوى بيده باته عاشره كيام الوى الواء بيده او نثومه: النج باته عالي كيزے ہے اشارہ كيا۔

شرح مدید: رسول الله منافز استر منافز مسجد الرروويات بي عورتيل بيشي بهو أن تحيين ،آب ني انبين باته كاش رب سيسلام كيا-اورآپ مُلَقِقة نے زبان ہے بھی السلام علیکم فرویا جس کی تصریح ابوداؤد کی روایت میں موجود ہے۔ ابن بطال رحمہ القدفر ماتے ہیں اگر اندیشہ فتنہ نہ ہوتو مردول کاعورتوں اورعورتوں کا مردوں کوسلام کرنا جائز ہے۔ مانکی فقہاء نے کہا کہ بوڑھی عورت کوسلام کرنا درست ہے جوان کوئییں ہے۔ مالکی فقہاء میں ربیعہ کے زور کی مطلقاً منع ہے۔ بہر حال جہال فتنہ کا اندیشہ نہ ہواس صورت میں سلام کرنا جائز ہے۔ فقهاءا حناف نے خوف فتند کی وجہ سے غیر محرم عورتول کوسلام کرنے سے منع فرمایالہذانا جائز ہے۔ (ابن شائق عقااللہ عنہ) ابن ماجه کی ایک روایت میں ہے کہ رسول القد نگاٹی عورتوں کو السلام علیکن کہا اور ہاتھ سے اشارہ اس ہے کیا کہ وہ متنبہ ہو جا کیں کہ آپ مُلْقُلْ سلام فرمار يم ايل - (روضه احتقين: ٣٨٢/٢ دليل الفالحين: ٣٠٠/٣)

#### علیک السلام مر دول کاسلام ہے

٨٥٢. وَعَنُ ابِي جُرَى الْهُ جَيُسِهِي رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ قَالَ : اَتَيُتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَـقُـلُـتُ:عَـلَيُكَ السَّلامُ يَـارَسُـوَلَ الـلَّـهِ: فَقَالَ: "لَاتَقُلُ عَلَيْكَ السَّلامُ، فَإِنَّ عَلَيُكَ السَّلامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتِي" زَوَاهُ اَبُودَاؤدَ وَالتِّرُمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْتُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَدْ سَبَقَ لَفُظُه ' بطُولِهِ .

(٨٥٦) ابوجرى جيمى رضى ائتدعند سے روايت ہے كدوہ كہتے جيں كديس رسول ائتد كالله اكتاب كياس آيا اور يس في عرض كيا عليك السلام يارسول القد، آپ مخاطفا نے فرو يا كديد شكروك عليك السلام كيوتك عليك السلام مردول كاسلام ب (ابودا وَداور ترندى نے روایت کیا اور تر ذری نے کہا کہ حدیث حسن سیح ہے، اور بیحدیث مفصل صورت میں پہلے گزر چکی ہے)

م على السلام . المحامع للترمدي، كتاب الاستيدان، كراهية الله يقول عليك السلام . المحامع للترمدي، كتاب الاستيدان، باب ما حاء مي كراهية أن يقول عينك السلام مبتداً.

کلمات حدیث: موتی: مردے،میت کی جعر مات موتاً (باب نفر)مرتا،زندگی کافتم ہوتا۔ أمات إماتة (باب افعال) مارنا ـ ارص موات : بنجراورغيرا بادر مين ـ

شرح مديث: اسلام ميل طريقة سلام النلام عيكم كهناب خواه زنده جويا مرده-اس ليعليك السلام كهدرسلام كي ابتداء كرنا درست نہیں ہے۔ پیطریقة عرب کے شعراء نے مردول کے ساتھ خطاب میں استعال کیا ہے اورای طرف رسول الله مُلَاثِم نے اشارہ فرمایا ہے۔ بيصديث اس سے يملے (حديث ٤٩٦) ميں بھي گزر چكي ہے۔ (روضة المتقين: ٣٨٢/٢)

الناك (١٣٣)

# بَابُ ادلِ السَّلامِ سلام كَآواب

٨٥٤. وَعَنُ أَبِى هُرِيُرةَ رَضِىَ اللَّهُ عَنُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَـلى الْمَاشِىُ وَالْمَاشِىُ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيُلُ عَلَى الْكَثِيُرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِي رِوَايَةِ الْبُحارِيُّ "وَالصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيْرِ."

( ۸۵۷ ) حفرت ابو ہریرہ رضی اللہ عندے روایت ہے کہ رسول اللہ طاقاتی نے فر مایا کہ سوار پیدل کوسلام کرے چنے والا بیٹھے ہوئے کوسلام کرے اور تھوڑے اور موایت میں ہے کہ چھوٹا بڑے کوسلام کریں۔ (متفق علیہ ) بخاری کی ایک اور روایت میں ہے کہ چھوٹا بڑے کوسلام کریے۔

تخريج مديث (۸۵۷): صحيح البحاري، كتاب الاستيدان، باب بسليم القبيل على الكتير. صحيح مسدم، كتاب السلام، باب التسليم الواكب على الماشي .

کلمات صدیث: راکب، سوار - رکب رکوما (باب مع) سوار بونا -

شرح حدیث:

رسول الله گاتا فی امت کوجوتیام دی وه دنیا کی سب سے بہترین سب سے اعلیٰ اور رفع تعلیم ہے۔ دنیا میں کوئی بھی ایسی مثال موجود نہیں ہے کہ آ داب معاشرت کے اس قدراعلیٰ اصول بیان کیے گئے ہوں، جن میں معاشرت اور اجتماعیت کے جملہ اعلی ترین پہلوجع کر دیئے گئے ہوں اور ان کواس قدر تفصیل سے بیان کیا گیا ہوسوار کی حیثیت بظاہر پیدل چلنے والے سے فائل ہوتی ہوتی ہوتی ایسی سے بیان کیا گیا ہوسوار کی حیثیت بظاہر پیدل چلنے والے سے فائل ہوتی ہوتی اور اس طرح کھڑا ہوا بیٹھے ہوئے لوگوں کو کرے۔ عملی سہولت اور آسانی کی بات یہ ہے کہ تھوزے لوگوں کو سام کریں۔ (مصاهر حق: ٤٤٧٤)

سلام میں پہل کرنے والا اللہ تعالیٰ کامقرب ہے

٨٥٨. وَعَنُ آبِى أُمَامَةَ صُٰدَى بُنِ عَجُلانَ النَاهِلِي رَضِى اللَّهُ عَنُهُ قَالَ : قَالَ رسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنُهُ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَنُهُ النَّاسِ بِاللَّهِ مَنُ بَدَاهُمُ بِالسَّلاَمِ " رَوَاهُ آبُودَاؤَ دَ بِاسْنَادٍ جَيِّدٍ، وَرَوَاهُ اليَّرُ مِذِي عَنُ عَنُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهِ اللَّهُ عَنُهُ قِيْلَ : "أَوَّلاهُمَا أَبُودَاؤُ دَ بِالسَّلامِ؟ قَالَ : "أَوَّلاهُمَا بَيْدَاءُ بِالسَّلامِ؟ قَالَ : "أَوَّلاهُمَا بِاللَّهِ تَعَالَى" قَالَ البَرْمِذِي حَسَنٌ عَسَنَّ اللَّهِ عَالَى البَرْمِذِي حَمَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى الللَّهُ اللَّهُ اللِهُ اللَّهُ الللّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللللَّهُ الللللّهُ الللّهُ

( ۸۵۸ ) ابوامامەسىدى بن مجلان بابلى رضى القدعند ب روايت بىكدرسول المقد مالى كىلوگوا ) بىس القد كەزىدە

قریب وہ ہے جوسلام میں پہل کرے۔(ابودا ودنے سندمجے جیرروایت کیا)

اور تر ندی نے ابوا مامدے ایک روایت میں نقل کیا ہے کہ کسی نے کہا کہ یارسول اللہ ( مُنْ اللہ ایک جو یا ہم طاقات کریں ان میں سے کون سلام میں پہل کرے آپ خالی کے نے فر مایا ان میں جواللہ کے زیادہ نزدیک ہے۔ ( تر فدی اور تر فدی نے کہا کہ بیا حدیث حسن ہے)

ترتك مديث (٨٥٨): سنن ابى داؤد، كتباب الادب، باب في فضل من بدأ السلام . الحامع للترمذي، ابواب الاستيذان، باب ما جاء في فضل الذي يبداء بالسلام .

﴿ إِنَّ رَحْمَتُ ٱللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴾ ﴿ إِنَّ رَحْمَتُ ٱللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴾ ''الله كارمت اجهاممل كرنے والوں سے زیادہ قریب ہے۔''

(تحفة الأحوذي: ٤/٧) ٥٠ روضة المتقين: ٣٨٤/٢)

 $\triangle \triangle \triangle \triangle$ 

الشاك (١٣٤)

بَابُ اِسْتِحُبَابِ اِعَادَةِ السَّلَامِ عَلَىٰ مَن تَكُوّر لِقَاقُ هُ عَلَىٰ قُربِ بِأَنُ دَخَلَ ثُمَ خرج ثُمَّ دَخَلَ فِي الْحَالِ اَوْ حَالَ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ وَنَحُوِهَا تَكُرارِملا قات كِساتها عادهُ سلام كاستجاب مثلاً كوئى بابرگيا اورفورا اندرا گيايا درخت درميان مين آگيا

٩ ٨٥. عَنُ أَبِى هُرَيْرَةَ رَضِى اللّٰهُ مَسُهُ فِي حَدِيُثِ الْمُسِىءِ صَلاته الله حَآءَ فصلَى ثُمّ حآء الى النّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدٌ عَلَيْهِ السَّلامَ فَقَالَ: "ارْجِعُ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَم تُصَلِّ" فَرَجَعَ فَصَلِّ فَاللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى فَعَلَ دلِكَ ثَلاثَ مَرّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى فَعَلَ دلِكَ ثَلاثَ مَرّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

( ۱۹۵۹ ) حضرت ابو ہرہ رضی اللہ عنہ ہے روریت ہے کہ انہوں نے اس شخص کی حدیث بیں جس نے تمہز انچھی طرح نہیں بڑھی تھی بیان کیا کہ وہ آیا اور نماز پڑھی پھر نبی کریم ٹالٹیٹا کے پاس آیا اور آپ کوسلام کیا آپ ٹالٹٹا کے سام کا جواب دیا اور فرب یا کہ جہ وزرز پڑھو کہ تم نے نمی زنبیس پڑھی وہ گیا نمی زیڑھی پھر آیا اور نبی کریم ٹالٹٹا کوسلام کیا اور س طرح تین مرتبہ کیا۔ (مشنق علیہ )

تخ تعديث (٨٥٩): صحيح لمحارى، كناب الأدان، صحيح مسم، كتاب اعملاة

كلمات حديث: المسى صلوته: نمازا حجى طرح نداداكرف والا أسا، إسائة: براكرنا

(قتح الباري: ١/٤/١ه\_ ارشاد الساري: ١/٤٠٤)

## ہرملا قات پر سلام کرنا

٨٦٠. وَعَنُهُ عَنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "إِذَا لَقِيَ اَحَدُكُمَ اَخَاهُ فَلْيُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَانْ حالتُ بينهُمَا شَجَرَةٌ اوُجدارٌ اوُحَجرٌ تُمْ لَقِيْهُ فَلْيُسلِّمُ عَلَيْهِ ." رَوَاهُ اَيُودَاؤَدَ .

( ۸۶۰ ) حضرت ابو ہریرہ رضی امتدعنہ ہے روریت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مین ہے کو کی شخص اینے بھائی ہے معینواس کوسلام کرے اگر درمیان میں درخت یا دیوار یا پھر تجائے تو پھر معیق پھر سالام کرے۔ (ابوداؤد)

تخريج مديث (٨٦٠): سس ابي داؤد، كتاب الادب، باب مي الرحل يفارق الرحل ثم يلقاه يسلم عليه

کلمات مدیث: مان حالت بینهما شعرة · اگران دونون کے درمیان درخت حاکل بوجائے۔ حال حورا (باب نصر) حاکل مونا ، ركاوث بنيار حائل: ركاوث، جمع حواثل.

**شرح حدیث:** مدیرشه مبارک میں ارش دہے کہ جب کو کی شخص اینے مسلمان بھائی ہے مطے تو اسے سلام کرے بعنی سلام میں پہل اورسبقت كرے كسلام عبادت ہے اور عبادت ميں سبقت باعث اجروثواب ہے۔ چنانچدارشاد ہے كم

﴿ وَٱلسَّنِيقُونَ ٱلسَّنِيقُونَ ١٠ أُولَيِّكَ ٱلْمُقُرِّبُونَ ١٠ فِ جَنَّنتِ ٱلنَّعِيمِ ١٠ ﴾

طريق السالكين ارثو شرح رباص الصالعين ( جلد دوم )

''سبقت کرنے واسے ہی اول اورمقرب ہیں اور نعتول کے باغات میں رہنے والے ہیں۔' (الواقعہ: ۱۰)

اگر درمیان میں تھوڑا ساوقفہ آجائے اور پھر دوبارہ ملا قات ہوتو پھرسلام کرے۔علامہ طببی رحمہاںتدفرہ نے میں کہ بیصدیث تا کید ہے كثرت سلام اوراشاعت وسلام كى كد برآن جان واليكوسلام كياجائ اوربارباركى ملاقات يربار بارسوام كياجائ -

(روصة المتقير: ٣٨٦/٢ دلير الفالحير: ٣٠٥/٣)

حضرت مفتی رشید احمد لدصیانوی رحمداللد نے فر مایا که حدیث مذکور بی تھم احیانا پیش آنے والی صورت میچمول ہے۔ جہال بارباریہ صورت پیش آتی ہومثلاً کوئی اینے مخدوم (استاذ شخے وغیرہ) کے کمرے میں بار ہرآتا جاتار ہتا ہے تواس میں تکرارسلام وجواب میں حرج فل برسے اس لئے بیصورت حدیث ہے متثلی ہے ( ماخوذ ازاحس الفتادی ۸۸۱۴۳ اضافداز این شائل عفااملد عنه )



البّناك (١٢٥)

## بَابُ اِسُتِحْبَابِ السَّلَامِ اِذَا دَخَلَ بَيُتَهُ ' ايِ گريس وافل مونے كوفت ملام كاسخباب

ا ٢٧. قَالَ تَعَالَىٰ:

﴿ فَإِذَا دَخَلْتُ مِبُوتًا فَسَلِّمُواْ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةَ مِّنْ عِندِ ٱللَّهِ مُبْدَرَكَةَ طَيِّبَةً ﴾ الله الله عالى نفرايا كه:

"جبتم اعن محرول مين داخل مو في الموتواي محروالول كوسلام كرويه الله كي طرف ب ياكيزه اورمبارك طريقه ب-"

(النور:۲۱)

تغیری نکات: آیت مبارکہ میں ارشاد ہے کہ جب گھر میں داخل ہوتو اپنے نفسوں براور اپنی جانوں پر سرام بھیجو، یعنی اے اللہ! سلامتی ہو مجھ پر میرے اہل و عیال پراور میرے بچوں پر، گھر میں داخل ہوتے وقت السلام علیم کہنے کا یمی مطلب ہے۔ اہام تشتری فرہ تے ہیں کہ بیتھکم عدم ہے یعنی برگھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا چاہیے یعنی اگر اپنا گھر ہے بااسا گھر ہے جس میں رہنے والے مسلمان ہیں تو السلام عیم ورحمة اللہ و برکانة کہنا جا ہے اور اگر خالی ہوجس میں کوئی نہ رہتا ہوتو کہن جا ہے:

" السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين ."

اورا گرگھر کے رہنے والے غیرمسلم ہوں تو کہے کہ:

" السلام على من اتبع الهدى ."

يآيت اس سے پہلے بھی فضل السلام میں آجی ہے۔ (احکام القرآن)

محمريس داخل بوتے وقت سلام كرنا

١ ٨٦. وَعَنُ أَنَسٍ رَضِى اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَابُنَى، إذَا
 يَحَلُتَ عَلَى اَهُلِكُ فَسَلِّمُ يَكُنُ بَرَكَةٌ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ اَهُلِ بَيْتِكَ ." رَوَاهُ التِّرُمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثً حَسَنٌ صَحِيعً .
 حَسَنٌ صَحِيعً .

( ۸۹۱ ) حضرت انس رضی الله عند سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ جھے سے رسول الله ظافی نے فر مایا کہ اسے میر سے بیٹے! جسب تم اپنے گھر والوں کے لیے باعث برکت ہوگا۔ (اس مدیث کور فدی نے روایت کیا اور ترفذی نے روایت کیا اور ترفذی نے کہا کہ بیر صدیث حسن مجھے ہے )

تُحرِّئ مديث (٨٧١): الجامع للترمذي، ابواب الاستيذان، باب ما جاء في التسليم إذا دخل بيته .

كلمات صديف: سدم: سلام كرواصيغدام ب- سدم تسيماً (بابتفعيل) سلام كرنا-

شرح حدید: رسول کریم کاللخ نے انتہائی ملاطفت اور محبت کے ساتھ حضرت انس رضی الندعنہ کو یہ بنی کہہ کرمخاطب فر مایا کہ اے میرے بیٹے اگھر میں داخل ہوتو اپنے او پر اور اپنے گھر والوں پر اللہ میرے بیٹے اگھر میں داخل ہوتو اپنے او پر اور اپنے گھر والوں پر اللہ کی سلامتی ہیں واقعی میں اور مجھے سلامت رکھے ،اور اپنے حفظ وا مان میں رکھے۔اس سے گھر میں خیر و برکت ہوگی ۔حضرت ابوا م مدرضی التدعنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ جس نے گھر میں وافل ہوکر سلام کیا تو وہ اللہ کی حفاظت میں چلاگیا۔

(تحقة الاحوذي : ٨/٧ . ٥ ـ روضة المتقين : ٣٨٧/٢)

8888 8888

المشاك (١٣٦)

## بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصِّبُيَانِ بِحِل كُوسِلام كرنا

٨٦٢. عَنُ اَنَسٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنُهُ انَّهُ مَرَّ عَلَىٰ صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفُعَلُهُ مُتَّفَقٌ عليهِ.

( ۸۶۲ ) حضرت اس رضی امقد عنہ ہے روایت ہے کہ وہ بچوں کے پاس سے گزرے قوانہیں سمام کیا اور بیان کیا کہ رسول اللہ مالیکا، می طرح بچوں کوسلام کرتے تھے۔ (متفق عدیہ)

تخريج مديث (٨٩٢): صحيح اسجاري، كتاب الاستيدان، باب شبليم عني الصبيات صحيح مسلم، كتاب السلام، باب ستحياب المسلام عني لصبيان.

کلمات صدید. مر عدی صدر ، بچور کے پاسے گزرے، بچول کے پاسے نزرہوا۔ مر مروراً (باب نفر) گزرا۔ صدر مروراً (باب نفر) گزرا۔ صدر دیچہ) کی جمع۔

شرح حدیث: رسول الله طافی بچوں سے بہت شفقت فر این اور ان کے ساتھ ساتھ محبت سے پیش تے۔ آپ ملاقی کر کہیں تشریف لے جارہے ہوتے اور استدمیں بچیل جاتے تو آپ انہیں سلام کرتے تھے۔ آپ ملاقی نام نصوب کے گھر جاتے تو ن کے بچوں کے سرول پر ہوتھ پھیرتے اور انہیں سلام کرتے اور انہیں دعا دیتے تھے۔

(فلح کناری ۲ ۲۲۱ سرح صحیح مستم لسوي ، ۱۲ ۱۲۵)



البّاكِ (١٣٧)

بَابُ سَلاَمِ الرَّجُلِ عَلَى زَوُ جَتِهِ وَالْمَرَأَةِ مِنُ مَحَارِمِهِ وَعَلَىٰ اَجُنَبِيَّةٍ وَاجُنَبِيَّاتِ لَا يَخَافُ الْفِتُنَةَ بِهِنَّ وَسَلاَمِهِنَّ بِهِذَا الشَّرُطِ بيوى كومحارم عورتوں كواوران عورتوں كوجن سے فتنه كا انديشہ نه موسلام كرنے كاجواز اوراسى شرط سے ان كامردوں كوسلام كرنا

٨٧٣. عَنُ سَهُـلِ بُنِ سَـعُـدِ رَضِـىَ اللّهُ عَنُهُ قَالَ: كَانَتُ فِيُنَا اِمْرَأَةٌ وَفِى رِوَايَةٍ : كَانَتُ لَنَاعَجُوُزٌ. تَـاخُـذُ مِـنُ أَصُـوُلِ السِّـلُـقِ فَتَطُورَحُه وَى الْقِدْرِ وَتُكُرُكِرُ حَبَّاتٍ مِنُ شَعِيْرٍ فَاذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ وَانُصَرَفُنَا نُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَدِّمُه وَالْيَنَا رَوَاهُ الْبُحَارِيُّ .

قَوْلُه " تَكُرُكِرُ " : أَيْ تَطْحَنُ .

( ۸۶۳ ) حضرت سبل بن سعدرضی امقد عندے رویت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے محلے میں ایک عورت تھی اور یک روایت میں ہے کہ بڑھیا تھی جو چھندر کی جڑیں ہانڈی میں ڈالتی ،وراس میں جو کے دانے پیس کر ڈالتی اور جب ہم جمعہ کی نماز پڑھ کر آتے تو اے سلام کرتے تو وہ یہ کھی ناہمیں پیش کرتی تھی۔ (بخاری) تکر کر پیستی تھی۔

تخ تى مديث ( ٨٢٣): . صحيح البخارى، كتاب الحمعه، باب القائمة عد الحمعة .

کلمات صدیت: صول السنق بی چفندر کی جڑیں۔اصل ، جڑجتا اصول ۔ فلار : ہانڈی جتع فدور ، حمّات : جمع صدانے۔ شرح حدیث: حضرت مبل بن سعدرضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بوڑھی سکین خاتون تھی جوعمر رسیدہ تھی ۔وہ چفندر کی جڑی اور جو کے دانے پیس کراس کا دلیہ پکاتی تھی ،ہم جمعہ کے روز نماز پڑھ کروا پس آتے تو اس بوڑھی عورت کوسلام کرتے اور وہ یہ دلیہ ہمارے آگے کردیتی ،اس سے معلوم ہوا کے عمر رسیدہ عورتوں کوسلام کرنا جائز ہے لین جن سے فضے کا اندیشہ نہو۔

(قتح الباري: ٢١٨/٢] ١ ارشاد الساري: ٢١٨/٢)

ام بانى رضى الله تعالى عنها كارسول الله الله المام كرنا

٨٦٣. وَعَنُ أُمِّ هَانِشَيْءٍ فَاخِتَةَ بِنُتِ آبِى طَالِبٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنُهَا قَالَتُ : اَتَيْتُ السَّبَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوُمَ الْفَتْحِ وَهُو يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسُتُّرُهُ بِغَوْبٍ فَسَلَّمُتُ وَذَكَرَتِ الْحَدِيْثَ رَوَاهُ مُسُلِمٌ (٨٦٣) حضرت ام بانی فاخت بنت الی طالب رضی الله عنها سے روایت ہے کدوہ بیان کرتی ہیں کہ ہیں ہوم فتح کمہ کے دن

ر المرابع الله مناطق کے باس آئی آپ مناطق عنسل فرمارے تھے اور حصرت فاطمہ رصی اللہ عنها نے پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام کیا۔ اس

ك بعدانبون في ايك طويل حديث رو،يت كي ـ (مسلم)

تَحْرَى صيث(٨٢٣): صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب تستر المعتسل بثوب و نحوه .

لائیں جبکہ ان کا شوہر نجران بھاگ گیا۔ رسول الله طاقع کو ان سے بہت تعلق تھا فتح مکہ کے دن ان کے گھر تشریف لے گئے۔ آپ رضی الله عنهاست ٢٦ احاديث مردى بير - (تهذيب التهذيب)

شرح حدیث: حضرت ام ہانی رضی ایٹدعنہا رسول الله مختلظ کی چی زاد بہن تھی اور انہوں نے رسول ایٹد مختلظ کو سوام کیا ،حضرت ام ہانی نے اپنے مشرک شوہرکو پناہ دی تھی ، جبکہ حضرت علی ان کے قل کا ارادہ رکھتے تھے، ام ہانی یہی مسئلہ لے کے آپ ناٹی کا کیا کہ آئی تصين آب مُالْقُلُ في الله كوبرقر ادركها - (نزهة المتقيل: ١٩٩١ - فتح الداري: ٣٨٢/١ - شر - مسلم: ٢٤/٤)

عورتول کی جماعت کوسلام کا ثبوت

٨٦٥. وَعَنُ ٱسْمَاءَ بنُتِ يَزِيُدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتُ : مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسُوةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا، روَاهُ أَبُودَاوْدَ، وَالتِّرُمِـذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْتُ حَسَنٌ وهذَا لَفُظُ أبي دَاوْدَ، وَلَفُظُ التِّسرُمِـذِيِّ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَعُصْبَةٌ مِّنَ النِّسَآءِ قُعُودٌ فَالوُّاي بيَدِه بالتَّسُلِيُم.

( ٨٦٥ ) حضرت اساء بنت ويزيدرض الله عنب سے روايت ہے كدوہ بيان كرتى ميں كـرسول الله مُعْلَقِمًا كا بهم چندعورتو س ك پس ے گزر ہوائو آپ ملاق انے ہمیں سلام کیا۔ (ابوداؤداور تر مذی نے روایت کیا اور تر مذی نے کہا کہ بیصدیث سے اوران ظایو داؤدکے ہیں)

تر مذی میں اس طرح ہے کہ رسوں املد مُلافِظ ایک روزمسجد میں ہے گز رے وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی ،آپ مُلافِظ ف این باتھ ہے انہیں سلام کا اشارہ کیا۔

تخريج مديث (٨٢٥): سنس ابى داؤد، كتاب الادب، باب السلام على النساء . الجامع للترمذي الواب الاستيدان، باب ما حاء في التسليم على السساء .

كليات حديث: نسوة: عورتس جع باس كاوا صطى خلاف قياس امرأة بـ

شرح حدیث: 💎 رسول الله مظافظ نے عورتول کے ایک مجمع کوسلام کیا اور ہاتھ سے اشارہ فرمایا تا کہ وہ متنبہ ہوجا کیں ۔مسئلہ یہ ہے کہ نامحرم عورتوں کوسلام نہ کرنا جا ہے البتہ اگر بوڑھی خوا تین ہوں کو آئیس سلام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بیرحدیث اس سے پہلے بھی (صديث ٥٢٢) مُس كَرْرِيكِ بِدر (روضة المتقين ٢٠ ؟؟؟؟ دليل الفالحين : ٣٠٩)

المبتاك (١٣٨)

بَابُ تَحُرِيُمِ إِبُتِدَائِنَا الْكَافِرَ بِالسَّلَامِ وَكَيُفِيَةِ الرَّدِّ عَلَيْهِمُ وَاسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَىٰ اَهُلِ مَحُلِس فِيهِمُ مُسُلِمُونَ وَكُفَّارُ كفاركوسلام كى ابتداءكى حمت اوران كوجواب وسيخ كاطريق المجلس كوسلام كرنے كااسخاب جس على سلم اوركا فردونوں ہوں السمجلس كوسلام كرنے كااسخاب جس على سلم اوركا فردونوں ہوں

٨ ٢ ٢. عَنُ آبِي هُ رَيُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ آنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَاتَبُدُوا الْيَهُودَ وَلَاالنَّصَارِىٰ بِالسَّلاَمِ، فَإِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِي طَرِيْقِ فَاضُطَرُّوهُ الىٰ اَضُيَقِه ." رَوَاهُ مُسُلِمٌ .

( ۸۶۶ ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ ظافی نے فر مایا کہ یبود ونصاری کوسلام میں پہل نہ کرو، جب تم راستے میں کہیں ان سے ملوتو انہیں راستے کے تنگ جھے میں چلنے پرمجبود کرو۔ (مسلم )

تركي ميث (٨٧٧): صحيح مسلم، كتاب السلام، باب النهى عن ابتداء اهل الكتاب بالسلام وكيف يرد عليهم.

شرح حدیث: السلام الله کااسم مبارک ہے کفاراور مشرکین اس قابل نہیں ہے کہ آئیس اللہ کے اس اسم گرامی سے خاطب کیا جائے اور نہ دو اس قابل بیں کہ انہیں اللہ کے اس اسم گرامی سے خاطب کیا جائے اور نہ دو اس قابل بیں کہ ان پر اللہ کی رحمت اور اس کی سلام کی سلام بیں۔ اسلام بیں سلام کا طریقہ با ہمی محبت اور مؤوت کے بڑھانے کے لیے ہاور مسلمانوں کو اہل کفر سے دو تی اور محبت کا تعلق رکھنے سے منع کیا گیا ہے اگر غیر مسلم سلام بیں پہل کریں تو انہیں صرف والیم کہد دیا جائے یا کہا جائے بہد کیم اللہ (اللہ تمہیں بدایت دے۔)

(فتح الباري ؛ ٢٦٨/٣ \_ شرح صحيح مسلم بلبووي : ١٢١،١٤)

ائل كتاب كوسلام كے جواب كا طريقه

٨٧٧. وَعَنُ آنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "إِذَ سَلَّمَ عَلَيْكُمُ آهُلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا : وَعَلَيْكُمُ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(۸۶۷) حضرت انس رضی الله عند بروایت بے کدرسول الله تاکی نے فر مایا کہ جب الل کتاب سہیں سلام کریں تو کہا کرو، ویلیم۔ (متعق علیہ)

محيح البخاري، كتاب الاستيدان، باب كيف يرد عبى اهل الذمة بالسلام. صحيح المراد عبى اهل الذمة بالسلام. صحيح

مسلم، كتاب السلام باب النهى عن ابتداء اهل الكتاب بالسلام .

كلمات حديث: اهل الكتاب: كتاب والعيني يبودونساري-

<u>شرح حدیث:</u> کرہم اسلام کے ماننے وولے میں اور وہ دشمنانِ اسلام میں اگر وہ خودسلام کریں تو آئیس وہلیم کہد دیا جائے یعنی تمہارے او پر وہ کچھ ہوجس کے جمعتق ہو۔

### كفارا درمسلمانول كىمخلوط جماعت كوسلام كاطريقه

٨٢٨. وَعَنُ أُسَامَةَ رَضِىَ اللَّهُ عَنُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلى مَجُلِسٍ فِيهِ أَخُلَاطٌ مِّنَ الْمُسُلِمِيْنِ وَالْمُشُوكِيُنِ. عَبَدَةِ الْاوَثانِ وَالْيَهُوُدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

( ۸۹۸ ) حفرت اسامہ رضی امتد عنہ ہے روایت ہے کہ نبی کریم مُلَّلِقُمُ کا ایک مجلس پرگز رہوا تو جس میں مسلمان بھی تھے، بت پرست بھی تھے،اور یبود بھی تھے و آپ مُلَیُّوُمُ نے ان کوسوم کیا۔ (متفق مدیہ )

تخريج مديث (٨٢٨): صحيح المحرى، كتاب الاستيد ل، بات تسليم على مجلس فيه خلاط . صحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب في دعاء السي كالتي وصره على ادى لمنافقس .

كمات صديث: العلاط · مع جعر حدط حدصا (ببضرب) مانداكش مونار

(فتح لباري: ۲ ۷۱۱ ـ شرح صحيح مسمم لمووي ۱۳۳ ۱۲)



النِّناك (١٣٩)

# بَابُ اِسْتِحْبَابِ السَّلَامِ اِذَا قَامَ مِنَ الْمَحُلِسِ وَفَارَقَ جُلَسَاهُ أَوُ جَلِيُسَهُ ' مَجَلَى مِن الْمَحُلِسِ مِن الْمَحُلِسِ مِن الْمَحُلِسِ مِن الْمَحْدِينِ

٨١٩. عَنْ آبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا انْتَهَى اَحَدُكُمُ اللّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا انْتَهَى اَحَدُكُمُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْأُولَىٰ بِأَحَقَّ مِنَ الْاجِرَةِ رَوَاهُ اَحَدُكُمُ اللهِ عَلَيْسَتِ الْاُولَىٰ بِأَحَقَّ مِنَ الْاجِرَةِ رَوَاهُ اَبُودَاوُدَ وَالتِّرُمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْتُ حَسَنٌ.

( ۱۹۹۸ ) حضرت ابو ہریرہ رضی القد عنہ سے روایت ہے کہ رسول الله نظافی نے فرمایا کہ جب تم میں ہے کو فی مخص کی مجلس میں پنچے تو سمام کرے اور جب اٹھ کر جانے گئے جب بھی سلام کرے کہ پہلاسل م دوسرے سے زیادہ بہتر نہیں ہے۔ (ابودا وَد، تر نہی، تر نہیں کے کہا کہ مدیث سے ) تر نہیں کے کہا کہ مدیث سے )

تخريج مديث (٨٢٩): سس الى داؤد، كتاب الادب، باب السلام إدا قام من المحس الحامع للترمدي، الواب الاستيدان، باب ما جاء في التسليم عبد القيام وعند القعود.

كلمات صديث: أراد، إرادة (باب افعال) اراده كرنا، جابا

شرح حدیث: اسلای ادب کا مقتضایہ ہے کہ جب کوئی کی یا ہوئے یا کی جلس میں شریک ہوتو اس وقت بھی سلام کرے اور جب رخصت ہونے یا مجس ہونے گئے یا گئے ہوتو اس وقت بھی سلام کرے تا کہ سلام کی ہے ساتھ آئے اور سلامتی لے کر جائے اور سلامی دے کر جائے اور سلامی دے کر جائے امام شافتی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ پہلاسلام بھی سنت ہاور اس کا جواب دینا واجب ہاور دوسر اسلام بھی سنت ہاور اس کا جواب دینا بھی واجب ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیصدیث اس امر پردانات کرتی ہے کہ اہل مجلس کو دونوں مرتبہ اس کے سلام کا جواب دینا جا ہے۔ (نحفة الاحودی: ١٦/٧)



(12.) \_\_\_\_

## بَابُ الْإِسْتِعَذَانِ وَادَابِهِ اجازت طلب كرئے اوراس كة واب كابيان

٢٥٢. قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ:

﴿ يَكَأَيُّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَدْخُلُواْ بُونَا عَيْرَ بُيُونِكُمْ حَقَّى تَسْتَأْنِسُواْ وَيُسَيِّمُو عَلَى أَهْلِهَا ﴾ الله تعالى فرما كه

''اے ایمان والو!تم اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں اس وقت تک دخل نہ ہو جب تک اجازت ندلے لواور گھر وا ہوں کوسلام نہ کرلو۔'' (النور: ۲۷)

تغیری نکات:

اجازت طلب کرواورائل خاندکوسل مکرو یعنی گھر میں جانے سے پہلے اجزت طلب کروکدفعا شخص اندرآن چ ہتا ہے اور سمام کرو پھر اجازت طلب کروکدفعا شخص اندرآن چ ہتا ہے اور سمام کرو پھر اجازت طلب کروکدفعا شخص اندرآن چ ہتا ہے اور سمام کرو پھر اجازت ملتے پر گھر کے اندر جاؤ۔ آیت کے عموم سے معلوم ہوتا ہے کہ خواہ بہت ہی قر بی می رم ہوں جیسے ، س بہن وغیہ ہ تب بھی اجزت لے کراور سمنام کر کے اندر جانا جا ہے۔ (معارف القران)

## بچہ جب بالغ ہوجائے تووہ بھی اجازت لے

٣٧٣. وَقَالَ تَعَالَى:

﴿ وَإِذَا بِكَلَغَ ٱلْأَطْفَىٰلُ مِكُمُ ٱلْحُلُمُ فَلْيَسْتَنْذِنُواْ كَمَا ٱسْتَنْدَنَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ﴾ اوراندتاني فرما كن

''اور جب تمہارے بچے بلوغت کو بھنچ جا 'میں قووہ اس طرح اجازت طلب کریں جیسے ان سے پہلے لوگ اجازت ، نکتے تھے۔'' ( لنور ۵۹ )

تغییری نکات: اس آیت میں فرمایا کہ جب بچیذ رابڑے ہوجائیں اگر چدوہ ابھی بالغ ندہوئے ہوں ان کوبھی کہ تعلیم دی جے کدوہ جب گھر میں داخل ہوں تو وہ اس میں جو اس تعلیم دی جے بڑے اور تب کے عموم میں وہ محارم اور اقارب بھی داخل ہیں جوایک ہی گھر میں رہتے ہوں ان کے لیے بھی استیذ ان مستحب ہے۔ (معارف القراد)

#### اجازت تین بارطلب کرے

• ٨٠. وَعَنُ آبِئُ مُوسِّى الْاَشْعَرِيِّ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوُلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَكْيُهِ وَسَلَّمَ:

"الأسْتِنَذَانُ ثَلاَثُ، فَإِنُ أَذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارِجِعُ. " مُتَّفَقٌ عَلَيْه "

( ٠ - ٨ ) حضرت ابومولی اشعری رضی التدعند سے روایت ہے کدرسوں اللہ تلافی نے فرمایا که استیذ ان (اجازت طلب کرن ) تين مرتبه ٢ گراجازت ل جائة ورست ورنداوت جائے ـ ( متفق عليه )

تخ تخ مديث(۸۷۰): صحیح البحاري، كتاب الاسبيدان، دب التسليم و الاستيد ب ثلاً ل . صحيح مسلم، او ب كتاب الاستيدان .

كلمات مديث: استيدان: اجازت ظلب كرنار إذن: اجازت، اجزت لينار

جب آ دمی کسی کے گھر جائے تو تین مرتبہ اجازت طلب کرے اگر اجازت مطے تو گھر میں جائے ورنہ واپس ہو جائے ۔ یعنی اہل خانہ کو بیچن حاصل ہے کہ وہ چے میں اندرآنے کی اجازت دیں یا نیددیں ، یعنی اگرصاحب بیت کسی دینی یادنیاوی کام میں مشغول ہوتووہ نے والے سے معذرت کرے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی الله عند سے روایت ہے کہ حضرت ابوموی اشعری رضی الله عند گھبرائے ہوئے ہمارے یاس بھے اور کہنے لگے کہ حضرت عمر رضی التدعنہ نے مجھے بلوایا ہے میں ان کے پاس گیااوران کے دروازے پر تین مرتبہ سلام کیالیکن مجھے جوا بنہیں ملامیں واپس چلاآیا پھر بعد میں ملاقات ہوئی تو حضرت عمررضی القدعنہ نے دریافت کیا کہ مہیں میرے یاس آنے میں کیا مانع ہوا میں نے کہا کہ میں آیا تھااور آپ کے دروازے پر کھڑے ہو کرمیں نے تین مرتبہ سلام کیالیکن آپ نے جواب نہیں دیا تو میں واپس آگیا کیونکدرسول اللہ تخلیج نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کو کی محض تین مرتبہ اجازت طلب کرے اورا سے اجازت نہ ملے تو وہ واپس ہوجائے۔اس پر حضرت عمر رضی التدعند نے فرما یا کداللہ کی تتم اس پر گواہ لا وکے۔ ابتم بتاؤتم میں سے کس نے بیصدیث رمبول اللہ مُکا فی سے سے سے حضرت الی بن کعب نے کہا کہ اللہ کی متم تبہارے س تھ لوگوں میں سب سے کم سن سی بی جائے گا۔ لوگوں میں میں سب سے چھوٹا تھا تو میں ان کے ساتھ گیااور حضرت عمر رضی الله عنه کویتایا که رسول ابتد مُلَافِحُ نے اس طرح فرمایا ہے۔

ا مام نووی رحمه الله فرماتے ہیں که علماء کا اس امر پراتفاق ہے کہ استیذ ان تھم شری ہے اور اس پر قرآن وسنت کے دلائل موجود ہیں اور اجماع امت بھی ہے۔اس میں مسنون طریقہ یہ ہے کہ تین مرتبہ سلام کرے اور تین مردرا جازت طلب کرے اور بہتر یہ کہ سلام كرے اور پھرا جازت طلب كرے يعنی اس طرح كے السلام عيكم كيا ميں اندرآ جاؤں؟

(فتح الباري: ٢٦٢/٣ ـ تحفة الأحوذي: ٤٩٧/٧ ـ شرح صحيح مسلم للنووي. ١١٠/١٤ ـ ارشاد الساري: ٣٤٨/١٣)

## اجازت كي ساته داخل مونے كى حكمت

ا ٨٠. وَعَنُ سَهُ لِ بُنِ سَعُدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِسْتِئْذَانُ مِنُ آجُلِ الْبَصَرِ ." مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . ر ۱۷۸) حضرت مهل بن سعدرضی امتدعنه سے روایت ہے کدرسول امتد مُلْقَقَّمُ نے فر مایا کہ استیذ ان تو نگاہ کی بناء پر ہے۔ (متفق علیہ)

تخريج مديث (٨٤١): صحيح البحارى، كتاب الاستيذال، باب لاستيدال من احل النصر . صحيح مسدم،

كتاب الاستيه الدراب تحريم النظر في بيت غيره

کلمات صدید: من احل البصر: نگاه کی وجے نظری بناء برد بصر: نگاه ،نظر، بصر مصارة (باب کرم) و یکھنا۔

شرح حدیث: رسول الله نافی نظر مایا که گھر میں اجازت لے کراندرجانے کی حکمت بیا ہے کہ آنے والے کی نظر گھر وا یوں پر نہ

ادب ہے کہ جب کی گھر میں اندرآنے کی اجازت طلب کر ہے تو دروازے ہے بہت کر کھڑ اہو کہ استیذان اس لیے کہ گھر کے افراد پرنظر نہ پڑے۔ ترفدی نے حضرت ثوبان رضی القد عنہ ہے روایت کی ہے کہ رسوں القد طائق کا نے کہ مسلمان کے بیے بہ جائز نہیں ہے کہ وہ جب کی گھر میں داخل ہونے کی اج زت طلب کرے کہ وہ اجازت طلنے ہے پہلے اس گھر کے اندر دیکھے کیونکہ اگر اس نے دکھے لیا تو وہ گھر میں داخل ہوگیا ، یعنی گھر میں داخل ہوکر بھی وہ اہل خانہ کو دیکھا اس نے اجازت طلنے ہے پہلے بی ویکھ لیا تو استیذان کی کی ضرورت باتی رہی۔ ترفدی نے ابو ہر یرہ رضی القدعنہ ہے روایت غل کی ہے کہ رسول القد طاقی کا خرمایا کہ جب نگاہ اند ، پڑگئی تو اج زت کی کیا ضرورت باتی رہی۔ ترفدی نے دوایت علی ہے کہ جس تکھیں اجازت لینے سے پہلے گھر کا منظر آگی وہ فاسق ہوگیا۔

حدیث ندکورہ استیذان تو نگاہ کی بناء پر ہے کا سبب الحدیث اہم بخاری رحمہ اللہ نے حضرت مبل بن سعدرضی اللہ عنہ ہے اس طرح روایت کیا ہے کہ ایک محض رسول اللہ خلافی کے حجر ہے بیس کسی سوراخ ہے حجا تک رہاتھ سپ مُلِّلِیْمُ اس وقت ہو ہے کہ کنگھی سرمبارک میں فرہ رہے تھے۔ آپ مُلِّلِیْمُ کو علم ہواتو آپ مُلِّلِیْمُ نے فرمایا کہ اگر مجھے معسوم ہوجاتا کہ تو اس طرح جھ تک رہا ہے تو میں سیکنگھی تیری آئی میں گھس دیتا استیذان کا حکم تو ذکاہ بی کی بن ء پر ہے۔

حافظ ابن ججر رحمہ الندعسقدانی فر ، تے ہیں کہ استیذ ان ہر حالت میں ہے خواہ آدی جس کے گھر میں داخل ہووہ اس کے محرم ہوں یعنی مال اور بہن ہی کیوں نہ ہوں ۔ کسی محفص نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا میں اپنی مال کے پاس جانے کی بھی اجازت اول ۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فر مایا کہ ہاں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ تو کسی وقت گھر میں داخل ہواور وہ ایسے ہ ل میں ہے جو تنہ ہیں بہن کے گھر جانے کی اجازت بوں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بوچھا کہ کیا میں اپنی بہن کے گھر جانے کی اجازت بوں حضرت

ابن عباس رضی التدعنهمانے فر مایا کہ ہاں تو اس نے کہا کہ اس کوتو میں نے پالا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ف گا کہ وہ اب س تبدیل کررہی ہواور تمہاری نظراس پر پڑجائے۔

(فتح الباري: ٢٦١/٣ ] رشاد الساري . ١٣/٥٥٠ شرح صحيح مسلم: ١١٤,١٤ يَحفَة الأحودي ٥٦٠.٧)

#### اجازت لينے كامسنون طريقه

٨٥٢. وَعَنُ رِبُعِيّ بُنِ حِرَاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِّنُ بَنِى عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأَذَنَّ عَلَى النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَكَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهِ "أُخُرُجُ إلى هَذَا فَعَلَمُهُ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِى بَيْتٍ فَقَالَ · اَلَجُ \* فَقَالَ رَسُولُ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهِ "أُخُرُجُ إلى هَذَا فَعَلَمُهُ الْإِسْتِئَذَانَ فَقُلُ لَهُ \* قُلِ : اَلسَّلامُ عَلَيْكُمُ ، اَادْخُلُ ؟ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ : السَّلامُ عَلَيْكُمُ اَادْخُلُ ؟ فَادِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ : رَوَاهُ اَبُودَاؤَ وَ بِالسَّنَادِ صَحِيْح .

( ۱۸۷۲ ) حضرت ربی بن حراش ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص نے بیان کیا کہ بی عامر کے ایک شخص نے بیان کیا کہ بی عامر کے ایک شخص نے نبی کریم مخطف نے بیا کہ کیا ہیں وقت گھر میں موجود تھے اس شخص نے کہا کہ کیا میں واقعل ہوجا دُل۔ رسول امتد مُن اللّٰ اللّٰ نے فادم سے فر مایا کہ بہر جا وَ اور اس شخص کواجازت کا طریقہ سکھ وَ اس ہے کہو کہ یہ اس طرح کے اسلام سیم کیا میں اندر آجا وَل؟ نبی کریم انگا تا نے اجازت دی اور وہ اندر آیا۔ میں اندر آجا وَل؟ نبی کریم انگا تا نے اے اجازت دی اور وہ اندر آیا۔ (ابودا وَ وَ وَ مِن صحح کے)

تخ ت مديث (٨٤٢): سن ابي داؤد، كتاب الادب، باب كيفية الادن.

کلمات صدیت: آالج: کیایس داخل ہوجاؤں۔ ولیج ولوجا (بابضرب)داخل ہونا،گسنا،دشواری کے ساتھ اندرآنا۔قرآن کریم میں ہے: ﴿ حَتَّى بَلِیجَ ٱلْجَدَعَ لَفِ سَيِّمِ ٱلْجَنِيَاطِ ﴾ يبان تک كراونٹ موئى كے ناكے میں گھس جائے۔

شرح حدیث: بی کریم مَلَّاقِیْم شفیق درجیم تصاورامت کی تعلیم بہت محبت اورانتها کی شفقت سفر ماتے ہتے، دروازے پرکوئی شخص آیا اوراس نے کہا کہ کیا میں داخل ہوجاؤں آپ مُلَّاقِم نے خدام سے فرمایا جاؤتم جاکرا سے بتاؤ کہ اس طرح کہتے ہیں۔اس شخص نے باہر سے سن لیا اوراس نے کہا کہ السلام علیم کیا میں اندر آجاؤ؟

منجملہ آ داب استیذ ان کے ایک اہم بات یہ ہے کہ آ دی بالکل دروازے کے سامنے نہ کھڑا ہو بلکہ دروازے کے دائیں جانب یا بائیں جانب کھڑا ہو۔ چنانچ طبرانی نے حضرت سعد بن عبادہ رضی القد عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ناٹھ اے دروازے کے بالکل سامنے کھڑا ہو گیا اور اجازت طلب کی آپ ناٹھ اللہ نے فرمایا کہ اس طرح ہٹ کر کھڑے ہو۔ اجازت طلب کرنا نظر کی وجہ سے ہے۔ ابوداؤد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا ہے ذہ نہوت میں لوگوں کے گھروں پر پردے نہیں ہوتے تھے اللہ تعالی نے انہیں استیذ ان کا تھم فرمایا بھراللہ تعالی نے فراخی عطافر مائی تو بھر میں نے نہیں دیکھا کہ کوئی اس پڑمل کرتا ہو، ابن عبد البر کہتے ہیں کہ پھر لوگ دروازے کھٹکھٹانے لگے۔ حصرت عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے کہ رسول اللہ عظیم کسی کے گھر تشریف لے جاتے تو دائیس بایا ئیس کونے پر کھڑے ہوتے کیونکہ اس وقت دروازوں پر پردے نہیں ہوتے تھے۔ میں گانگیم کسی کے گھر تشریف لے جاتے تو دائیس بایا ئیس کونے پر کھڑے ہوتے کیونکہ اس وقت دروازوں پر پردے نہیں ہوتے تھے۔ روضہ المتقین: ۲/۵۹۳۔ دلیل الفالحین: ۳۱٤/۳)

ملام کے بعدا تدرا نے کی اجازت لے

٨٧٣. وَعَنُ كِلْدَةَ بُنِ الْحَنْبَلِ رَٰضِى اللّهُ عَنُهُ قَالَ: آتَيْتُ النَّبِى سَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَـمُ اُسَـلِّـمُ: فَقَالَ النَّبِى صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ زَ َلَّمَ "إِرْجِعُ فَقُلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمُ اَادُخُلُ؟ رَوَاهُ اَبُوُدَاؤَدَ، وَالتِّرُمِذِي وَقَالَ حَدِيثَ حَسَنَ !!

(۸۷۳) حفرت کلدة بن صبل رضی الله عند بروایت بے کدوه بیان کرتے جی کدیں نبی کریم کا تفاق کے پاس آیا اور سلام کیے بغیری اعدردافل ہوگیا۔ نبی کریم کا تفاق نے جاؤ اور کہوالسلام علیم کیا جی اندر آ جاؤں؟ (ابوداؤد، ترفدی اور ترفدی نے کہا کہ بیصدیث حسن ہے)

ترت مديد المحامع للترمذي، ابواب الادب، باب كيفية الاستيذان. المحامع للترمذي، ابواب الاستيذان، باب ما حاء في التسليم قبل الاستيذان.

مادی مدیث: حضرت کلد ة بن منبل رض الله عنه علی میں ان سے استیذ ان کے بارے میں ایک مدیث مروی ہے۔

(التقريب، تهذيب التهذيب)

شرح مدیدف: حدیث مبارک بین تعلیم ہے کہ جوآ دی اپنے گھر بیل یا کی اور کے گھر بیل جائے اولاً سلام کرے اور پھرا جازت طلب کرے۔ استیذ ان کابیمسنون طریقہ ہے اور صاحب و خانہ کوئی حاصل ہے کہ وہ ایسے فض کو جوسلام واستیذ ان کے تھم پڑھل نہ کرے اجازت نہ دے بلکہ اس کومتنبہ کر کے اور اسے گھر بیل آنے کے مسنون طریقہ کی تعلیم دے۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ منافقاً اس فضی کواندر آنے کی اجازت نہ دیج و پہلے سلام نہ کرتا۔ (تحفہ الا حوذی: ۲۲/۷ م۔ دلیل الفال حین: ۳۱۵/۳)



المتاك (١٤١)

بَابُ بَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ إِذَا قِيلَ لِلْمُسْتَأْذِن مَنُ أَنْتَ؟ أَنُ يَقُولَ فُلاَنٌ فَيُسُمِّى نَفُسَه بِمَا يُعُرِفُ بِهِ مِنُ إِسُمِ أَوُ كُنْيَةٍ وَكَرَاهَةِ قَولِهِ "أَنَا" وَنَحُوهَا مسنون طريقه يه به كهجب اجازت طلب كرنے والے سے بوچھا جائے كهون ہے تو اپناوہ نام اور كنيت بتائے جس سے وہ متعارف ہواور میں یااس طرح كالفظ كہنا نا پسند يده ہے

٨٥٣. عَنُ أَنَسٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنُهُ فِى حَدِيْنِهِ الْمَشْهُورِ فِى الْإِسْرَآءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " مُنَ هَذَا؟ قَالَ : جِبُرِيُلُ اللَّهُ مَا لَكُنُيا فَاسْتَفْتَحَ، فَقِيلَ . مَنُ هَذَا؟ قَالَ : جِبُرِيُلُ ، قَيُلَ : وَمَنُ مَعَكَ ، ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ . ثُمَّ صَعِدَ إِلَى السَّمَآءِ الثَّنَائِيَةِ .

وَالثَّالِئَةِ وَالرَّابِعَةِ، وَسَآئِدِ هِنَّ وَيُقَالُ فِي بَابِ كُلِّ سَمَآءِ: مَنُ هَلَا؟ فَيَقُولُ: جِبُرِيُلُ مُتَّفَقُ عَلَيْهِ.

( A<۴) حضرت اس رضی الله عندے مروی مشہور حدیث اسراء بیں ہے کہ رسول الله ظُافِخُ نے فرمایہ کہ پھر جھے جرئیل آسان دنیا پر لے کر گئے اور دروازہ کھلوایا تو پوچھا گیا کہ جرئیل پوچھا گیا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا کہ محمد پھر دوسرے تیسرے اور چو تتھا ورتن م آسان لے لے کر گئے ہرآسان کے دروازے پر پوچھا جاتا کون؟ اور یہ کہتے جرئیل۔ (منقق عید)

تخريج مديث (٨٢٣): صحيح البخارى، كتاب بدء الخلق، باب ذكر الملائكة . صحيح مسلم، كتاب الايمال، باب الاسراء برسول المنافظة.

کلمات حدیث: الاسراء: رسول کریم مُلَّاقًا کاسفر معراح - اسری اسواء (باب افعال) دات کو لے کرچلنا - اسری بعبده: این بندے کودات کو لے کرچلا - سری سریة: دات کاسفر -

شرب حدیث: شبومعراج میں رسول کریم مُلَقِظُ ساتوں آسانوں پر لے جائے جس آسان پرتشریف لے جاتے وہاں پوچھا جاتا کہ کون ہے؟ حضرت جرئیل جواب میں کہتے کہ جرئیل ۔ پھر پوچھا جاتا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ حضرت جرئیل علیہ السلام فرماتے کہ تھر۔اس پرمرحبا کی صدائیں بلندہ وتیں اور آسان کے فرشتے رسول اللہ مُلَقِظُ کوسلام کرتے۔

اس مقام پر حدیث طویل کے اس جھے کے ذکر سے مقصود بیاستدلال ہے کہ جب آ دمی کسی کے گھر جا کرا جازت طلب کرے تو داضح طور پر اپنا نام بتائے اور کوئی ایسالفظ جیسے ' میں' وغیرہ نہ کہے جس سے ابہام پیدا ہواور بلاوجہ صاحب خانہ کو الجھن ہواورا سے بار بار پوچھنا پڑے۔

(فتح الباري : ٢٦٣/٢ ـ روضة المتقين : ٣٩٦/٢ ـ دليل الفالحين : ٣١٦/٣) ``

### حضرت ابوذ ررضى التدتعالي عنه كاابنانام ظاهر كرنا

٨٧٨. وَعَنُ ابِى ذَرِّ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجُتُ لَيُلَةٌ مِّنَ اللَّيَالِىُ فَاِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُشِى وَحُدَهُ، فَجَعَلْتُ آمُشِى فِى ظِلِّ الْقَمرِ، فَالْتَفَتَ فَرَانِى فَقَال "مَنُ هٰذَا؟ فَقُلُتُ: آبُوذَرِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

مخري هديد (٨٤٥): صحيح بحارى كتباب الرقاق. باب المكثرون صحيح مسلم، كتاب الركاة، باب المكثرون صحيح مسلم، كتاب الركاة، باب الترعيب في الصدقة.

كلمات صدين: فسالته فسرأسى: آپ مُنْ المُنْ المتوجه بوك اورآپ في مجهد يكهارآپ مُنْ النَّفات كياور مجهد كهريد. لفت لفتا (باب ضرب) دائيس يابائيس مرّنا ، متوجه بونار لفت البطر انظر گهماكرد يكهنار لتهان (باب افتعال) مأكل بونا، متوجه بونا، محومن -

٨٤٦ وَعَنُ أُمِّ هَانِيءَ وَضِيَ اللَّهُ عَنُهَا فَالَتُ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلِيُهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغُتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ ۚ فَقَالَ: " مَنُ هٰذِهِ؟ " فَقُلُتُ: اَنَاأُمَّ هَانِيُءٍ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حدیث ( ٨٤٦ ) حضریت ام هانی رضی القدتی لی عنها ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول القد ملاکی کی ہیں آئی آپ عنسل فرہ رہے تھے اور حضرت فاطمہ رضی القدتی لی عنها نے آپ پر پر دہ کیا ہوا تھی، آپ ملاکی کے فرہ یا کہ کون ہے؟ ہیں نے عرض کیا کہ

میںام ہانی ہوں۔(متفق علیہ)

مر على النستر في الغسل عبد المحارى، كتاب الغسل، باب النستر في الغسل عبد الباس صحيح مسلم،

كتاب الطهارة، باب بسنر المغتسل بثوب و بحوه

شرب صدیت: شرب صدیت: کے لیے امام نووی رحمد اللہ نے اس صدیث کو یہال دوبارہ ذکر کیا ہے، جبکہ ربیصدیث اس سے پہلے صدیث ۲۶ کی میں گزر چکی ہے۔ (سرھة المتقیس: ۲/۱۰)

## جواب مین میں ہوں" کہنے کی فدمت

٨٧٧. وَعَنُ جَابِرٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: آتَيْتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَ قَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ، "مَنُ هَذَا؟" فَقَلْتُ آنَا، فَقَالَ: آنَا، أَنَاآنَا؟" كَانَّه 'كَرِهَهَا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

( >> ٨ ) حضرت جررضى القدعند ب دوايت ب كدوه بيان كرتے بين كديس رسول القد ظاففا كے پاس آيا ميں نے درو، زه كاكھنايا، آپ ظاففا نے نوج چاكون ہے؟ ميں نے كہا كديس ہوں۔ آپ نے فره يا ميں اور آپ ظاففا نے اس جواب كونا پسند فرهاي۔ (متفق عليه) حمد يث ( ٨٤٨): صحيح الدحارى، كتاب الاستيدان، باب كراهية قول المستأذن أنا إذا قيل من هذا.

كلمات صديت: فدفقت الداب: من في ورواز وكلك الدق دقا (باب نفر) درواز وكلك الد

شرح حدیث:
حضرت جابر رضی امتدعند نے فر مایا کہ انہوں نے رسوں امتد مخافظ کے گھر کا دروازہ کھنکھٹایہ۔اس ہے معلوم ہوا کہ
دروازہ کھنکھٹانا جو کز ہے اوراس میں کوئی حرج نہیں ہے حافظ ابن جحرر حمد امتد نے فر مایا کہ ام م بخاری رحمہ المتد نے اوب المفرو میں بی حدیث
بھی ذکر کی ہے کہ رسول اللہ مکافی کھر نے دروازے پرانگلیوں بے ناخوں سے ٹھک ٹھک کیا جا تا صحابہ کرام ایہ حسن اوب کی خاظر
سے کرتے تھے کہ زیادہ تیز آواز نہ ہواور معمولی آواز ہو کہ آپ مخافظ قریب ہوں تو سن لیں اوراگر سپ قریب نہ ہوتے تب دروازہ کھنکھٹا یا
جاتا۔ سپلی نے بیان کیا کہ رسول امتد مخافظ کے دروازے پرکوئی کنڈی وغیرہ نہتی اس لیے صحابہ کرام ناخوں سے کھنکھٹا تے مگر اصل بات
ہے کہ صحابہ کرام ایسااوب واحر ام کی وجہ سے کرتے تھے۔

اس صدیت مبرک سے بھی میہ بات واضح ہوئی کہ جب استیذان کے وقت صاحب خاندوریا فت کرے کہ کون ہے؟ تو وضاحت کے ساتھ نام بتانا چاہیے اور کمیمہم جواب سے گریز کرنا چاہیے کہ اس کے بعد پھر مزید سوال کرنا پڑے چنا نچہ جب حضرت جابر رضی املد عنہ نے فرمایا کہ میں ہوں تو آپ نگاتھ نے اس جواب کونا پسند فرمایا۔امام نو وی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس طرح کے جواب میں کراہت کا پہلویہے کہ یہ جواب نامکمل ہے اور اس کے بعد پھر سوال کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے۔

(فتح الباري: ٢٦٦/٣ ـ ارشاد الساري: ١٣ ١٥٢ ـ وصة المتقير: ٣٩٨/٢ ـ دلبل الفالحير: ٣١١٩)

البّاك (١٤٢)

صريق الشبالكين اردو شرح رياض الصالعي<u>ن ؛ حلد دوم ،</u>

بَابُ اِسْتِحْبَابِ تَشُمِيَتِ الْعَاطِسِ اِذَا حَمِدَاللَّهَ تَعَالَىٰ وَكَرَاهَةِ تَسْمِيَتِهِ اِذَا لَمُ يَحُمَدِاللَّهَ تَعَالَىٰ وَبَيَانِ ادَابِ التَّشُمِيَتِ وَالْعُطَاسِ و التَّثَاوُبِ چَينَكِهُ والے كالمَدللَّد كَمِهُ كِ جوابِ مِن رِحْك الله كَهِ كااسخباب اور بغيراس كَالمُدللُّد كِهِ رِحْك الله كَهِ كَلَ كُرامِت چِينَكُهُ والے كِجواب اور چِينَكُهُ اور جمائى لِينْ كَآداب

٨٧٨. عَنُ آبِى هُويُوةَ رَضِى اللّهُ عَنهُ أَنَّ النَّبِيَ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللّه يُحبُ الْعُطَاسَ، وَيَكُرَهُ التَّنَآوُب، فَإِذَا عَطَسَ آحَدُكُمُ وَحَمِدَ اللّهَ تَعَالى كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسُلِم سَمِعه أَنْ يَقُولَ لَه : يَرُحَمُكَ اللّهُ وَامَّا التَّنَاوُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَ بَ آحدَكُمُ فَلْيَرُدَه وَ مَااستَطَاعَ يَقُولُ لَه : يَرُحَمُكَ اللّهُ وَامَّا التَّنَاوُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَ بَ آحدَكُمُ فَلْيَرُدَه وَ مَااستَطَاعَ فَإِنَّا آحَدَكُمُ إِذَا تَثَاء بَ ضَحِكَ مِنهُ الشَّيْطَانُ " رَوَاهُ البُّخَارِيُّ .

( ۸۷۸ ) حضرت او ہریرہ رضی القد عندے روایت ہے کہ نبی کریم طاقع کے خربایا کداند تعالی جھینے کو پندفرہ نے ہیں ور جمائی لینے کونا پیندفرہ نے ہیں۔ اگرتم ہیں ہے کسی کو چھینک جائے اور وہ الجمد لللہ کیے تو ہرمسلمان جس نے اسے الحمد للہ کہتے ہوئے سنا ہمائی پرحق ہے کہ وہ برجمک اللہ کے۔ ابت جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہمائی لیزا ہے تو اسے تق اسے حق الوسع رو کنے کی کوشش کرے کیونکہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیزا ہے تو شیطان اس پر بنستا ہے۔ ( بخاری )

تخ تح مديث (٨٧٨): صحيح البخاري، كتاب الادب، ماب ما يستحب من العطاس ويكره من التثاؤب

کمات ودین: عطاس: چینک عطس عطسا و عطاساً (باب ضرب) چینکنا تناؤ ب: جمانی - تناه ب: جمانی ل - شرح حدیث: اهم خطابی رحمه القد فرمات بین که چینک سے مسام کھلتے بین اور بدن بلکا ہوتا ہے جس سے عبادت بین نشاط پیدا ہوتا ہے جبکہ جمائی سستی اور کا بلی کی علامت اور بالعوم خوش خوراکی کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اس لیے فرمایا کہ چینکنا پیندیدہ اور جمائی لینانا پندیدہ ہے اور جہال تک قدرت ہوجمائی کورو کئے کی کوشش کرنی جا ہے۔

نرض اگر کسی کو چھینک آجائے اور وہ اس سے فارغ ہوکر الحمد مند کہتو جواس کی الحمد مند سنے ضرورا سے برجمک اللہ کے دخطا بی رحمہ اللہ فر ماتے ہیں کہ جمائی کو شیطان کی جانب منسوب کرنے کی وجہ سے کہ شیطان انسانی نفس کی ہوئی کو ابھارتا اور خواہشات کو مزین بنا کر پیش کرتا ہے۔ سوجب جمائی لینے والا منہ کھولتا ہے اور ' ہا'' کی آواز تکالت ہے شیطان خوش ہوتا ہے کیونکہ اس حالت میں انسان کی شکل مبتغیر ہوجاتی ہے۔ سبہرحال جب جمائی آئے تو اے رو کئے کی کوشش کرنی چ ہے ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی صدیث ہیں ہے کہ جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اے جائے کہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے۔

(فتح الباري: ۲۷۷/۲\_ ارشاد الساري: ۷ ۹۹۹)

## جينكنے والا' الحمدللد' كہاجائے جواب ميں 'مرحمك اللد' كہاجائے

٩٧٩ وعَنَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "إذا عطس احدُكُمُ فَلَيْقُلْ. الْحَمُدُلِلَه، ولَيقُلُ لَهُ الْحُوهُ اَوْضَاحِبُهُ عِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ . يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَلَيقُلُ يَهُدِيْكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالْكُمُ " رَوَاهُ الْبُخَارِيِّ .

( ۸۷۹ ) حفرت او ہریرہ رضی القد عند سے روایت ہے کہ بی کریم صلی القد عدید وسلم نے فر مای کہ جب تم میں سے سی کو چھینک آئے تو الحمد لللہ سکے اور اس کا بھائی یواس کا ساتھی برحمک اللہ کے اور جب وہ برحمک اللہ کہے تو چھینکنے والا کے

" يهديكم الله ويصلح بالكم . "

''الله تمهیل مدایت دے اور تمہارے حال کی اصلاح فر مائے۔'' (بخدری)

تَحْ تَكَ عَدِيثُ (A49): صحبح المنحاري، كتاب الادب، ماب إدا عطس كيف يشمت.

كلمات حديث: مالكم: تمهاراول بتمهارهال وال : در ما مالك تمهاراكياها ب

شرح حدیث: اگر سی کو چھینک تے تو اے جا ہے کہ وہ فارغ ہوکرا تمدیقہ کہا ور جواس کی اقمدیقہ سنے وہ بریمک ایند کہے اور چھینکنے والے کی الحمدیقد حصین اللہ و بصلح مالکہ ، حنی فقہاء کے زویک بریمک القد کہنا واجب علی الکفایہ یعنی اگر چھینکنے والے کی الحمدیقد سننے والے متعدد لوگ ہوں اوران میں ہے کوئی ، یک بریمک القد کہد ہے تو سب کی طرف سے کافی ہوج نے گا۔ عماء کی ایک جم عت کے نزویک چھینکنے والے کی الحمدیقد نزویک چھینکنے والے کی الحمدیقد کے جواب میں بریمک القد کہن ہر سننے والے پر واجب ہے۔ شافعی فقہاء کے نزویک چھینکنے والے کی الحمدیقد کے جواب میں کہا کہ دینا کافی ہے لیکن ہر ایک کا کہن افضل ہے۔ امام مالک رحمہ القد کے ایک قول کے مطابق الحمدیقد کے جواب میں بریمک القد کہن و جب ہے اورایک اور قول کے مطابق مسنون ہے۔

(فتح لباري. ٣ . ٢٥٠ ـ رشاد لساري: ١٣ . ٢٢٤ ـ روصة الممقيل: ٤٠٢،٢)

## جينيكنے والا الحمد للدنه كے توجواب ندديا جائے

٨٨٠ وَعَنُ آبِي مُوسَى رَضِى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : صَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "
 إِذَا عَطَسَ آحَدُكُمُ فَحَمِدَ اللَّهُ فَشَمِّتُوهُ، فَإِنْ لَمُ يَحْمَدِ اللَّهِ فَلاَ تُشَمِّتُوهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

( ۸۸ ) حضرت ابوموی اشعری رضی القدعنہ سے روایت ہے کہ نی کریم فاقط کا نے فر مایا کہ جبتم میں ہے کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد بقد کہے تو تم برحمک القد کہواور اگر وہ الحمد بقدنہ کہے تو تم برحمک الله نه کہو۔ (مسلم)

م حديث (٨٨٠): صحيح مسلم، كتاب الرهد و الرقاق ، باب تشميت اعاطس .

كلمات حديث: منسمتوه: ات وعادو، است مرهمك الله كهور تشديت العاطس: جيسيك والي كالحمد لله كرواب بيس مرهمك الله كهنار

شرق صدیث:

حدیث مبارک میں فرمایا گیا کہ جس آئی کو چھینک آئے اور وہ فارغ ہوکر الحمد لللہ کہ تو اس کو پر حمک اللہ کہا جائے اور اگر وہ چھینکنے کے بعد الحمد لللہ نہ کہ تو اسے برحمک اللہ تعنی اللہ تھے پر حم فرمائے بید عاءاس کے الحمد للہ کہنے پر دی جاتی ہے کہ جب اللہ نے تھے جمد کی اور شکر کی تو فیق بخش ہے تو میری دعا ہے کہ وہ تھے پر حم بھی فرمائے بھے پر اپنی مہر بانیاں فرمائے اور تخصیتیں عطا فرمائے ۔ قاضی کہتے ہیں کہ چھینکے والے کے کلمات حمد کے بارے میں متعدد آراء ہیں ایک بیہ ہے کہ الحمد للہ کے ۔ دوسری رائے بیہ ہے کہ الحمد للہ کہا اور تیسری دائے بیہ ہے کہ الحمد للہ کے ابن جریر فرمائے ہیں کہ چھے ہے کہ ان کلمات میں سے جوکلہ چاہے کہ مسلم للنو دی : ۱۲۸ میں ایک و ضعہ المعقیں : ۲۱۲ کا

\*\*\*\*\*\*\*\*\*\*\*\*\*\*\*\*\*\*\*\*\*\*\*\*

#### رسول الله كالله كااندازتربيت

ا ٨٨. وَعَنُ آنَسٍ رَضِى اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: عَطَسَ رَجُلانِ عِنْدَالنَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتُ اَحَدَهُمَا وَلِمُ يُشَمِّتُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَالًا اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ .
 "هذا حَمِدَاللّٰهَ وَإِنَّكَ لَمُ تَحْمَدِ اللّٰهَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

ترت مديث (٨٨١): صحيح المخارى، كتاب الادب، باب لا يشمت العاطس إذا لم يحمد. صحيح مسلم، كتاب الزهد و الرقاق: باب تشميت العاطس.

شرب صدیت:

حدیث مبارک بیل بیان ہوا کہ بیٹمک اللہ کے جانے کامستی وہی ہے جو چھینک آنے کے بعد الجمد للہ کہا گر چھینک آنے کے بعد کوئی الحمد للہ نہیں کہتا تو اسے برحمک اللہ نہیں کہا جائے گا۔البتہ چھینکے والا الحمد للہ کہتو پھر سننے والا اسے ضرور برحمک اللہ کہ جسیا کہ حضرت ابو ہر برہ رضی اللہ عنہ سے مروی سیحین کی حدیث ہے کہ ایک مسلمان کی دوسر مسلمان بھائی پر پانچ ہاتیں واجب جی سلام کا جواب دینا، چھینک کے بعد الحمد للہ کہنے والے کے جواب میں برحمک اللہ کہنا، دعوت قبول کرنا، مریض کی عمیا دت کرنا اور جنازہ کے ساتھ چانا۔

عافظ ابن حجرعسقلانی نے فتح الباری میں بیان کیا کہ ابن عبد البررحمد الله نے عمدہ سن کے ساتھ روایت کیا کہ امام ابوداؤدصاحب

السنن جباز میں سوار ہوگئے تھے،انہوں نے ساکہ کسی نے ساحل پر چھینک آنے کے بعدالحمد مقد کہا تو وہ فور 'جباز سے اتر بدے ایک چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر ساحل پر آئے اور اس مخض کو برجمک اللہ کہہ کر آئے اور پھر جباز پر سوار ہو گئے ۔کسی نے اس عمل کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہ کہ میں نے سوچا کہ ہوسکتا ہے کہ وہ مستی بالدعوات ہو۔ اس کے بعد بعض لوگوں نے فو، ب میں و یکھ کہ کوئی کہدر ہاہے کہا ہے جباز والو! بوداؤدنے ایک درہم میں جنت خرید ں۔وابتداہم

(فتح لدري: ٣ ٢٤٦ ـ ٢٥١ ـ ارشاد الساري: ١٣٠ / ٢٢٠)

## جينيكنے كے وقت اللمجلس كا خيال ركھنا

٨٨٢. وَعَنُ آبِى هُرَيُرَةَ رَضِى اللّهُ عَنْهُ قَالَ: كَان رَسُولُ اللّه صَلّى اللّهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ اذَاعَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ أَوْتُوبُهُ عَلَى فِيهُ وَخَفَضَ آوُعَضَ بِهَا صَوْتَهُ شَكَّ الرَّاوِى رَوَاهُ ٱبُودُ وَاوَدَ، وَالبَّرُمِذِى وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيعٌ .
 حَدِیْتٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ .

( ۸۸۲ ) حفرت ابو ہریرہ رضی اللہ عندے روایت ہے کہ رسول اللہ مُکاٹیٹا کو جب جھینک آتی تو آپ مُکاٹیٹا پناہاتھ یا کپڑا منہ پررکھ بیٹے اوراپی آوازکو ہلکایا پت کر لیتے۔ (ابوداؤر، تریزی اور تریزی رممہ اللہ نے کہا کہ بیصدیث حسن صحیح ہے)

تريخ مديث (٨٨٢): سس الى داؤد، كتاب الإدب، باب في لعظاس . الجامع للترمدي، ابوت الاسبيدال، باب

ما جاء في حفص الصوت وتغير الوحه العطاس.

كلمات صديف: حصر: جهايا، ينج كيا، كم كيار حفص صوته . اني وازكوكم كيار عص جهايا، پت كيار عص صوته: اني آوازكو پت كيار عص صوته: اني آوازكو پت كيار غص صره اني نگاه كونيچاكيار

شرح حدیث: رسول الند ظاهر کا حل ق حسنه انتها کی اور بلند سے ، آپ ٹالین کا کواگر چھینک آجاتی تو آپ ٹالین چیرہ انور پر کپر اذال لیتے یادست مبارک منه پررکھ لیتے اور آواز کو نیچا اور پست فر ، لیتے آپ ٹالین نے اور اندان اور اندان سے امت کو تعلیم فر مائی اور اور اندان سے امت کو تعلیم فر مائی اور اور سکھایا تا کہ امت بھی آپ ٹالین کے سکھائے ہوئے طریقوں کے مطابق عمل کرے۔ اس لیے جب کسی کو چھینک سے ، حتی اور المقدور آواز کو پست کرے اور اپنے منه پر ہاتھ یا کپڑ ارکھ لے کیونکہ چھینک کے وقت وی کے چیرے کے نقوش متغیر ہوج ستے ہیں اور بعض اوقات قدرے ریزش بھی منہ اور ناک سے نکل آتی ہے یہ منظر ویکھنے واے کے لیے گراں ہوسکتا ہے اس لیے تعلیم فر ، کی کہ منہ پر ہاتھ یا کیونکہ بھی نے کہ تا کہ لوگ س لیں اور پر جمک التہ کہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چھینک کے وقت ان آ داب کی رعایت المحوظ رکھنی چاہیے۔ چھینک کی آ واز کو دبائے اور کم کرے۔ الحمد مقد زورے کیے۔ چبرے پر کپڑے ڈال لے، تا کہ منہ کا اندور نی حصہ نظر ندآ ہے یہ منہ ناک سے خارج ہونے والی ریزش سے جمنشیں کو تکلیف ندینچے اوراپی گردن دا کیں با کیں نہ کرے۔ (تحفة لاحودي: ٨ ١٨ ـ روصة المتقين: ٢ ٣٠٣ ـ دليل الفالحين ٣٢٣/٣)

#### \*\*\*\*\*\*

#### رسول الله منافظ سي دعاء حاصل كرني كانر الاطريقه

٨٨٣. وَعَنَ آبِئَ مُوسَنِّى رَضِّى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:كَان الْيَهُوُدُ يَتَعَاطَسُونَ عِنُدَ رَسُولِ اللَّهِ صلّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ وَيَصُلِّعُ بَالَكُمُ " رَوَاهُ اَتُوُدَاؤَدَ، عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ وَيُصُلِّعُ بَالَكُمُ " رَوَاهُ اَتُودَاؤَدَ، وَاليَّرُمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْتُ حَسَنَّ صَحِيْحٌ .

( ۸۸۳ ) حضرت ابوموی اشعری رضی القدعنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ یہودی سے ملاقع کم مجلس میں بتعکلف چھینکتے تھے اس مید یر کہ آپ انہیں رحمک القد کہیں گے مگر آپ ملاقع کم فراتے

" يهديكم الله ويصلح بالكم . "

'' التُدتمهين مديت دے اورتمہارا حال درست فرهائے۔'' (اس حدیث کوابو داؤد اورتر مذکی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ بیہ حدیث حسن صحیح ہے )

تُخ تَح صيف (٨٨٣): سس اسى دؤد. كتب الادب، ساب كيف يشسمت سلمى الحامع سترمدى، الواب الادب، ساب ما جاء كيف يشمت العاطس .

کلمات وحدیث: کسان ایبه و دینعیاط سون بیبودکوشش کر کے چھینک لے بیتے تھے۔ یہود بتکلف چھینکتے تھے۔ یہر حوں امید رکھتے تھے ہتو قع کرتے تھے ہمنا ہوتی تھی۔ رحہ رحاء (باب نھر)امیدرکھنا،امید کرنا، تمنی ہونا۔

٨٨٣. وَعَنُ آبِئُ سَعِيُدٍ الْخُدُرِيِّ رَضِىَ اللَّهُ عَنُهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ حَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا

تناهَ تَ احَدُكُمْ فَلْيُمُسكُ بيده عَلى فيه فَانَّ الشَّيُطَان يِدُخُلُ " زَوَاهُ مُسُلِّم

( ۸۸۲ ) حفرت ابوسعید خدری رضی القد عندے روایت ہے کہ رسول القد مُلَّا اللَّمُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الللِّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْمُعَالِمُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْعَلَى الْ

تخريج مديث(٨٨٣): صحيح مسدم، كتاب الرهد و الرفاق، باب تشميت لعاصل و كراهية التذؤب

**کلمات صدیث**: سیسه سنت سده علی قیسه ۱ ایز منداین با تھے بندگرے۔ مسٹ مسک ( باب ضرب )چشنا۔ مسٹ مساک ٔ (باب افعار) روکنا، بندگر نا۔

شرح حدیث: جمائی شیطان کی انگیخت ہے آتی ہے، جیسا کہ بعض صی برکرام ہے مروی روایات میں آتا ہے نیزیہ کہ شیطان انسان کادشمن ہے انسان پر جوبھی کوئی بری یا گوار حاست طاری ہوتی ہے تو شیطان سے سے خوش ہوتا ہے اور اس پر بنستا ہے اور جب جمائی سے سے خوش ہوتا ہے اور اجل ہوجاتا ہے، اس لیے فرمایا کہ جب جمائی سے تو ہاتھ سے منہ بند کر بین جا ہے۔

انبیاء کرام کوائند تعالی نے جمائی ہے محفوظ فر مایا ہے کیونکہ انبیاء میہم السلام معصوم ہوتے ہیں ورشیطان سے ابتد کی حفاظت میں ہوتے ہیں اور جمائی شیطان کی انگیخت سے پیدا ہوتی ہے اس سے انبیاء کرام جمائی سے محفوظ رہتے ہیں۔ ام مجوزی رحمہ اللہ نے تاریخ انگیج میں ہے کہ ایک روایت میں سے کہ آپ انگیج میں بیز بدین اصم ہے مرسلاً روایت کیا ہے کہ نی کریم مکالیج نے بھی جمائی نہیں کی اور اشفاء میں ہے کہ ایک روایت میں سے کہ آپ مکالیج نے بھی انگر نی نہیں لی کیونکہ انگر الی لیزا بھی شیطان کی سی حرکت سے تحت ہوتا ہے۔

(شرح صحيح مسلم للووي: ١٨ (٩٩)



الشّاك (١٤٣)

بَابُ اِسُتِحْبَابِ الْمُصَافَحَةِ عِنُدِ اللِّقَاءِ وَبَشَاشَةِ الْوَجُهِ وَ تَقْبِيلِ يَدِالرَّجُلِ الصَّالِح وَ نَقَبِيلُ وَلُدِهِ شَفُقَةً وَمَعَانَقَةِ الْقَادِمِ مِنُ سَفَرٍ وَكَرَاهِيَةِ الإِنْحِنَاءِ ملاقات كوفت مصافحه، خنده پیثانی سے طخ، نیک آدمی کے ہاتھ کو بوسہ دیے، اپنے بچوں کوشفقت سے چومنے اور سفرسے واپس آنے والے سے معانقہ کا استجاب اور جھکنے کی کراہت

## صحابہ ایس میں مصافحہ کرتے تھے

٨٨٥. عَنُ آبِي الْخَطَّابِ قَتَادَةً قَالَ! قُلُتُ لِآنَسٍ : آكَانَتِ الْمُصافَحةُ فَى أَصُحَابِ رَسُولِ اللّهِ صَلَى اللّهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ؟ قَالَ نَعم. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

( ۸۸۵ ) ابوالخطاب قمادہ ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی متدعنہ ہے کہ کہ کیا صحابہ کرام کے مابین مصافحہ کامعموں تھا۔ نہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ ( بخاری )

تخ ي مديث (٨٨٥): صحيح اسجاري، كتاب لاستيدان، باب المصافحة.

کلمان عدیث: مصافحه: ہاتھ ملانا، دوآ دمیوں کا باہم ہاتھ مدنا۔ صافحہ مصافحہ (باب مفاعلة) مصافحہ کرنا، ہاتھ ملانا۔ شرح حدیث: صحابہ کرام کے درمین مصافحہ کا معمول تھا اس سے معلوم ہوا کہ مصافحہ سنت ہے، جبیب کوامام نووی رحمہ اللہ نے فرین مصرفی منافعہ مصافر اللہ براج اعمید فقی منافعہ کا معمول تھا اس مصافحہ مصافحہ مصافحہ مصافحہ مصافحہ مصافحہ

فر ما یہ کہ مصافحہ سنت ہے اور اس پراجماع ہے۔ فقہاء نے فر ما یہ کہ مصافحہ کا مطلب ہاتھ ملہ نا ہے استے عرصے میں جتنے میں سلام کمل ہو۔ مصافحہ کے ساتھ بشاشت کے ساتھ سلام کرنا اور دیا دینامستحب ہے جبکہ بغیر سلام ہاتھ ملانا مکروہ ہے۔

احمدابوداؤداورترندی نے حضرت براء بن عازب رضی امتدعنہ ہے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ نظافی انے فروی کہ جو دومسلمان بہم ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں امتد تعالیٰ ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان کی مغفرت فرود ہے ہیں۔

(فتح الباري: ٣ ٣٧٤ رشاد الساري: ٢٦٩ ٢٦٩)

## اال يمن ميں اسلام سے پہلے بھی مصافحہ کارواج تھا

٧ ٨٨. وَعَنُ آنَسٍ رَصِىَ اللَّهُ عَنُهُ قَالَ لَمَّا جَآءَ أَهُلُ الْيَمَنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَى اللّهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ قَدُ جَآءَ كُمُ آهُلُ الْيَمَنِ ، وَهُمُ آوَّلُ مَنُ جَآءَ بِالْمُصَافَحَةِ رَوَاهُ آبُوُ دَاوُدَ بِاسْنَادٍ صَحِيْحٍ .

( ۸۸٦ ) حفرت انس رضی القد عند سے روایت ہے کہ جب یمن کے بوگ رسول القد مُلْقُدُّا کے پاس سے تو آپ نے فر ماید کہ تمہارے پاس الل یمن سے ہیں اور یہ پہلے بوگ ہیں جنہوں نے آ کرمصافحہ کیا۔ (ابوداؤ د نے سند صحیح روایت کیا) تخ تك مديث (٨٨٨): سس الى داؤد، كتاب الادب، باب المصافحة.

كلمات وحديث: هم أول من حداء سالمصافحه: وه يبلياوك بين بومصافحه في الكرآئ ومهالي بين بينهول في المراسخ الرابع المامي المرابع المامي المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع ال

<u>شربہ حدیث:</u> شربہ حدیث: میں حضرت ابو ہر رہے وضی اللہ عندے مروی حدیث میں ہے کہ آپ نے فروی کے کہ

" الايمان يمان والحكمة يمانيه ."

"ايمان الل يمن ميس إور حكست يمنى ب."

یمن کے بعض افراد حاضر خدمت ہوئے اور انہوں نے آکر مصافی کیا آپ تلکی نے سربہ نمہارسرت فر ہیں اور کہ ص بہ رہ مرہ فاطب کرے ارشاد فر مایا کر تمہارے ہاں یمن کے اور انہوں نے آکر مصافی کیا آپ تلکی ہیں جنہوں نے آکر مصافی کیا تہا ہے وہم کا مخاطب کرے ارشاد فر مایا کر تمہارے ہاں بمن کے اور آئے ہیں اور یہ پہلے لوگ ہیں جنہوں نے آکر مصافی کی منہ کی نام ہے ہوا ہی کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ منہ کی تعلقہ کے سر منہ ہوا اس بہت نے رضا مندی نام ہم رہ اللہ منہ کی منت کو اصد ما منت یا سکوت اختیار فر ، یا تو وہ کام شرعا درست اور سمجے ہے کیونکہ اگر سمجے نے ہوتا تو آپ اس کور دفر مادیتے ۔ اس طرح کی سنت کو اصد ما سنت تقریری کہ جاتا ہے۔

(روصة المنقيل: ٢ ٤٠٦ دلس الفالحس: ٣ ٣٢٥)

## مصافحہ سے گناہ معاف ہوتے ہیں

٨٨٧. وَعَنَ البَوَآءِ رضِي اللّهُ عنهُ قَال : قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وسَدَّمَ "مَامِنُ مُسُلِميْن يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَا فَحَان إِلّا غُفِرَ لَهُمَا قَبُلَ انْ يَفُتَرِقَا" رَوْاهُ اَبُوداؤد .

( ۸۸۷ ) حفرت براء بن عازب رضی القدعند سے روایت ہے کہ رسول الله مانی کا مایا جود وسلمان باہم ملاقات کرتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اللہ تعالی ان کے جدا ہوئے سے پہلے ان کے گناہ معاف فرمادیتے ہا۔ (۱۹۰۰ء)

تر تح مديث (٨٨٨): سنر الى داؤد، كتاب الادب، باب المصافحه

کلمات حدیث:

الل اسلام اورائل ایمان سب آپس میں بھائی بھائی ہیں، ان کے درمیان اخوت و محبت کارشتہ ق نم اوران کو دین مشتہ بہم ما تا ہے اور دیا میں مضبوط ترین تعلق پختہ ترین رشتہ اور باقی رہنے والا علاقہ دین کا تعلق اور دین محبت ہے۔ اس لیے جب دو مسلمان باہم ملاقات کرتے ہیں تو ان کی ملاقات دو کچھڑے بھائیوں کا ملاپ ہوتا ہے وہ خوشی اور مسرت کے ساتھ وایک دوسرے ہے ملتے اور خالفتاً اللہ کی رضا کیلئے معتے ہیں اور باہم مصافی کرتے ہیں اور وہ جدائیں ہوتا ہے وہ خوشی اور سے گنا ہوں کی مغفرت فرمادیت ہے۔ اور خالفتاً اللہ کی رضا کیلئے معتے ہیں اور باہم مصافی کرتے ہیں اور وہ جدائیں ہوتے کہ اللہ ان دونوں کے گنا ہوں کی مغفرت فرمادیت ہے۔

منداحد بن ضبل رحمہ القد میں روایت ہے کہ الی بن کعب بیان کرتے ہیں کہ میری حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ہے ما قات ہوئی انہوں نے مجھے سلام کیا میراہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور میر ہے سام سے ہنے اور سکرائے اور کہنے لگے کہ تمہیں پت ہے کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا جھے نہیں معلوم لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ نے اچھ ای کیا ہوگا۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ظاہر جھے ہے اور آپ ناتھ ہی وہ بی باتھ ہی اور آپ ناتھ ہی وہ بی باتھ میں اللہ ظاہر ہی جس طرح میں نے تمہاں ہے ہو کہ اس کے باتھ میں اللہ ظاہر ہی نے جب دوسلی نہم طبح ہیں اور ایک دوسرے کوسلام کرتا ہے اور اس کا ہاتھ محفن اللہ کی رضا کے لیے اپنے ہاتھ میں لے لیت ہے ابھی وہ جد انہیں ہوتے کہ اللہ تعالی ان دونوں کی مغفرت فرہ دیتا ہے۔

حضرت انس رضی الله عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم نگافا جب کسی سے ملا قات فرماتے تو اس کے ہاتھ میں سے اپناہاتھ نکالنے میں پہل نہ فرماتے جب تک وہ شخص نہ نکالنا اور نہاس سے اپناز خ بدلتے جب تک کہ وہ آپ نگافا سے سرخ نہ بدل لیتا۔ غرض الله کی محبت کے ساتھ دومسلما نوں کا باہم ملنا اور مصافح کرناسنت ہے اور گنا ہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہے۔

(تحفة الاحودي: ٤/٧ ع٥ ـ روصة المتقيل: ٢٠٦/ ع ـ دليل الفالحيل: ٣٢٦ ٣)

#### سلام کے وقت جھکناممنوع ہے

٨٨٨. وَعَنُ آنَسٍ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ قَالَ قَالَ رَجُلَّ : يَارَسُولَ اللَّهِ، اَلرَّجُلُ مِنَّا يَلُقَىٰ آخَاهُ اَوْصَدِيْقَهُ اللَّهِ عَنُهُ وَيُصَافِحُه ؟ قَالَ : "لاَ" قَالَ فَيَا خُذُ بِيَدِم وَيُصَافِحُه ؟ قَالَ : "نَعَمُ". رَوَاهُ التَّوُمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْتُ حَسَنٌ .

( ۸۸۸ ) حفرت انس رضی الله عندے روایت ہے کہ ایک مخص نے عرض کیا کہ یارسول الله ظُافِیْم آدمی اپنے بھائی یا دوست سے مطبقہ کیا اس کے ایک میں اس نے کہا کے جھک جے یہ ؟ آپ ٹاٹیٹا نے فر مایا کہ نیس۔اس نے کہا کہ اے چہنا نے اور بوسرد نے فر مایا نہیں اس نے کہا اس کے جھک جے یہ کہا کہ حدیث سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں نے لے اور مصافحہ کر ہے۔ آپ ٹاٹیٹی نے فر میا کہ ہاں۔ (تر فدی اور تر فدی نے کہا کہ حدیث سے ) مسئو سے معرف کے حدیث المصافحة . المحامع للتر مدی ، ابو اب الاستیذان ، باب ما حاء فی المصافحة .

کمات صدیمہ: ایس کے اس کے سامنے جھک جائے۔ انسی یسحنی انسیاء (باب انفعال) جھکنا، کر کے ہل جھکنا۔ مرح صدیمہ: کسی کے سامنے پیٹی موڑ کر جھکنا کمروہ ہے۔ شخ ابومنصور ماتریدی رحمہ الندفر ماتے ہیں کہ کسی کے سامنے زین بوی کرنا اور پیٹی کو جھکا ٹا گرمحض تعظیم کے لیے ہوتو نا جائز اور گناہ ہے اور عبادت کے طور پر ہوتو کفر ہے۔ رکوع اور ہجو دصرف الند تعالیٰ کے لیے زیبا ہے اور رکوع کی یا سجد ہے کی کوئی صورت یا اس کے قریب کوئی شکل کسی انسان کے لیے اختیار کرنا درست نہیں ہے۔

معانقة كرنا اور بوسه ليمنا حفزت امام ابوحنيفه رحمه الله اورامام محمد رحمه الله كنزو كيك مكروه بي جبكه ديكرا ثمه كي نزد كيب ئزب اس ليك كهخو درسول الله تأثير النه تأثير التي معانقة بهى فرما يا اور بوسم محى ليا بي - (روضه المعتقيس : ٢٠٧/٢)

## يبود يول نے رسول الله مَالْمُؤُمِّكَ مِاتھ كو بوسدديا

٨٨٩. وَعَنُ صَفُوانَ بُنِ عَسَّالٍ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ قَالَ · قَالَ يَهُوُدِى لِصَاحِبِهِ ادْهَبُ بِنَا إلى هذَا لنَّبِيّ .
 لنَّبِيّ: فَأَتَيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ فَسَأَلَاهُ عَنُ تِسْعِ ايَاتٍ بَيِّنَاتٍ، فَذَكُر الْحَدِيُث الىٰ قَولِهِ لنَّبِيّ .
 قَبْلايَذه وَرِجُلَه وَقَالَا: نَشُهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ رَوَاهُ التِّرُمِذَى وَغَيْرُه وَ بَاسَانيُدَ صَحَيُحةٍ .

( ۸۸۹ ) حفرت صفوان بن عب ل رضی امتدعند سے روایت ہے کدایک یبودی نے اپنے ایک ساتھی ہے کہ کہ آ کاس بی کے پاس چلیں، وہ دونوں رسول امتد مُلْقُولاً کے پاس سے اورنو آیات بینات کے بارے میں سنف رکیا۔ اس نے بعد صدیث راوی کے اس قول تک ذکر کی کدان دونوں نے آپ مُلْقُلاً کے ہاتھاور بیر کا بوسہ لیا اور کہا کہ ہم گوائی دیتے ہیں کہ آپ مُلَّقُلاً نی ہیں۔ (تر فدی وغیرہ نے استماع روایت کیا)

التوحديث: تسبع أيسات بسسات: نوكهلي هو كي نشانيال في واضح معجزات ما أيسات: نشانيال معجزات جمع آية معلامت، في مريسات جمع بينه بهلي هو كي ، واضح م

رح مدیث: دو یمبودی خدمت اقدی خلافی میں حاضر ہوئے اور حفزت موی علیہ السلام کی نو آیات بینت کے برے میں یا فت کیا۔ آپ خلافی نے فرمایا کہ دو یہ ہیں کہ(۱) القد کے ساتھ کی کوشریک نہ کرو، (۲) چوری نہ کرو، (۳) زیانہ کرو، (۳) کی انسان یا فت کیا۔ آپ خلافی نے فرمایا کہ دو یہ ہیں کہ (۱) القد کے ساتھ ، (۵) کسی بری الذمہ کو حاکم کے پاس نہ لے جاؤ کہ دو اسے قل کر ہے، (۱) جادوٹو نہ نہ کرو، (۷) سود نہ کھاؤ، (۸) پاک والمن پر تبمت نہ لگاؤ، (۹) الزائی کے میدان سے مت بھا گواور یمبود کے سے مستملم میں جو کہ مقدے دن میں حدے مت بردھو۔

رسول القد مُنْ الحَمَّاتُ عَن مِن بِی بیان فر ما کی جو یہوداور مسلمانوں میں مشترک تھیں اور ، وخاص بات بھی بنائی جو یہود ہوں کے تھے خاص تھی اور اسے وہ اپنے دل میں چھپائے ہوئے تھے۔ انہوں نے آپ مُنْ الحَمَّالُ کے باتھوں اور بیروں کو بور ایدا و کہا سن م گوائی سے بین آپ مُنْ الحَمَّالُ بی ہیں۔ رسول اللہ مُنْ اللّٰهُ کَاللّٰ کے بھر تمہیں میری اتباع سے کیا امر مانع ہے؟ وہ ہوئے کہ یہودی کہتے ہیں کہ منرت وا و دعلیہ السلام نے اپنے رہ سے دعا کی تھی کہ ان کی اولا دھیں ہمیشہ نبوت رہے۔ اگر ہم آپ مُنْ اللّٰهُ کی اتباع کریں تو ہمیں ور کے کہ یہودہ میں قرار کے دیں کہ یہودہ میں قرار کے دیں کہ یہودہ میں کا کہ یہودہ میں کہا کہ ہم گوائی دیتے ہیں کہ آپ مُنْ اللّٰہ کے نبی ور کہا کہ ہم گوائی دیتے ہیں کہ آپ مُنْ اللّٰہ کے نبی ور کہا کہ ہم گوائی دیتے ہیں کہ آپ مُنْ اللّٰ کے نبی ہیں کیونکہ آپ میال باتی رہا۔ `

(تحفة الاحودي: ٢/٧٥٥ روصة المتقين: ٤٠٨/٢ هـ دلين الفانحين: ٣٢٧)

## صحابه كرام كارسول الله مظافر كالمحكو بوسددينا

٨٩٠. وَعَنِ ابُنِ عُمَر رَضِي اللَّهُ عَنهُمَا قِصَّةٌ قَالَ فِيهَا . فَذَنُونَا مِنَ النَّبِيّ صلى اللّهُ عليه وسلّم فَقَبَّلُنَا يده ' . رَوَاهُ ٱبُودَاؤد .

( ۸۹۰ ) معزت عبداللہ بن عمر رض املاعنہ ہے ایک قصہ منقول ہے جس میں ہے کہ ہم نبی کریم ملاقظ کے قریب ہوے اور آپ ٹاکٹا کا کے ہاتھ کو بورید دیا۔ (ابوداؤد)

تَخ تَح مديث (٨٩٠): سس اللي داؤد، كتاب الإدب، باب صله البد.

کلمات مدید: فدور ما جم قریب موے دیا دوا (بب نفر) قریب مونا د

شرح حدیث: امام نووی رحمه الله فرماتے ہیں کہ کسی دنیاوی غرض ہے کسی خص کو بوسد ینا جیسے کسی کو دنیاوی عزت وہ جبت حاص ہواس کے ہاتھوں کو بوسد یناشد پر کراہت کا حامل ہے۔ ابستہ اگر صاحب علم وقتوی اور صاحب زبر وتقوی کو بطور کر مت اس کہ بھو کو بوسد دیا جائے تو جائز ہے بلکہ مستحب ہے۔ (روصة لمنفیں: ۲۰۹۰)

## حضرت زيدبن حارثهرضي الله تعالى عنه سے معانقه

١ ٩٩ وعن عائِشة رضِى الله عنها قالَت . قدِمَ ريُدُبُنُ حارِتة المدِينة ورسُولُ الله صلى الله عليُه وسَلَمَ في بَيْتِي فاتَاهُ فَقرعَ البّاب : فَقَامَ اللّهِ النّبِيُّ صَلَى اللّهُ عَليُه وسلّمَ يجُرُ ثَوُمه فاعتنقه وقبّله ، رَوَاهُ التّرُمِذِيّ وقالَ : حَدِيثٌ حَسَنٌ

( ۸۹۱ ) حضرت عائشہ منی القد عنہا سے روایت ہے کہ وہ بیان فر ، تی میں کہ زید بن حارثہ مدینہ منورہ آئے ، آپ مُلَقِیْما میر ہے گھر میں تھے وہ آئے اور درواز ہے کھٹاھٹاء یہ تی کریم مُلُقِیْما اپنے کیڑے کھٹے ہوئے کھڑ ہے ہوئے اور حضرت زید سے معانقہ کیا اور انہیں بیار کیا۔ (ترفدی ،اور ترفدی نے کہ کہ بیصدیث حسن ہے )

تَحْرَثَ صيف (٨٩١): الجامع ليترمدي، بواب الاستبدان، باب ما جاء في المعابقة والفيلة.

کلمات حدیث: وعندقه : آپ کانگائم نے ، ن سے معانقہ کیا ، آپ کاٹھائم نے آئیں گلے لگالیا۔ اعتداق (باب انتعال) معافۃ کرز گلے گان ۔ عدق گردن جمع ،عداق .

شر*ې حدیث:* شر*ې حدیث:* آپ دا پس آئے تو رسول کریم جعدی سے چا درمبارک تھنچتے ہوئے اٹھے اور آپ کو گلے مگایا اور بیار کیا اورخوشی ومسرت کا اضہار فرمایا۔ ''

(روصة المتقس ٢ ٤٠٩\_ دس العالحس٣٢٨ ٣٠٨

## مسلمان بھائی سے خندہ بیشانی کے ساتھ ملنا

٨٩٢. وعن ابِي درِّ رصِي اللُّهُ عنُهُ قَالَ . قَالَ رسُولُ اللَّهِ صلى اللَّهُ عليْه وسَلَم "لاتحقِرنَ من لْمَعُرُوف شَيْئًا وَلَوُ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجُهٍ طَلِيُقِ" رَواهُ مُسْلِمٌ .

( ٨٩٢ ) حضرت ابوذررضي التدعند ، روايت ب كه مجھ بے رسول الله طالق نے فرمايا كد كى بھى نيكى كو بر گز حقير نہ مجھو كريةم اين بعائى سے كشاده روئى سے مور (مسلم)

ت مديث (٨٩٢): صحيح مسلم، كتاب البر، باب استحباب طلاقة لوجه عبد النقاء

ات حدیث: و حه طبیق: کشاده رولی کے ساتھ، چبرے کی کشادگی کے ساتھ۔

حِ مديث: مسلمانون مين باجم مؤدت ومحبت مطلوب باور كھلے چبرے سے ملنا اور خندہ بيث في سے بيش آنااى حب قلبى كا مار ہے اور میصدقد ہے اور اس پر اجروثو اب ہے۔ اس حدیث کی شرح اس سے قبل باب بیان کثر ق طرق الخیر میں گزر چک ہے۔

(برهة المتقيل: ٣٦٢/١ روصة المتقيل: ٤١٠/٢)

## این اولاد کے بوسہ لینے کاجواز

٨٩٣. وَعَنُ اَبِي هُرَيُرَةَ رَضِي اللَّهُ عَنْمَهُ قَالَ . فَبَلِ النَّبِيُّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَن بُن عَلِيّ رْضَى اللُّلَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ الْاَقُرْعُ بُنُ حَابِسٍ: إِنَّ لِيُ عَشُرَةٌ مِّنُ الْوَلَدِ مَاقَبَّلُتُ مِنْهُمُ اَحَدًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "مَنُ لَايَرُ حَمُ لَايُرُحَمُ!" مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ .

( ۸۹۳ ) حضرت ابو ہر رہ رضی القد عنہ ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم مُلَّلِمُ الْحِصْلِ بن علی کو پیر رکیا تو اقرع بن صابس نے کہا کہ میرے دس اڑ کے ہیں میں نے ان کامجھی بوسٹیس لیا آپ نے فرمایا کہ جور تم نہیں کر تااس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔ (متفق عليه)

صحيح مسلم، باب رحمة كلك بالصيال . صحيح البخاري، كتاب الادب، باب رحمة ریخ صدیث (۸۹۳): لدوتقبيله.

رسول كريم ما المام جس طرح برول سے شفقت اور محبت سے پیش آتے تھے اى طرح آپ بچول سے بھى محبت شربة حديث: ماتے تھے۔حضرت ابراہیم جس مرضعہ کے سپر دہوئے تھے اس کا شوہر لوہارتھا، رسول اللد مُقَافِع حضرت ابراہیم سے معنے عوالی مدین تے اور مرضعہ کے گھر میں دھوال بجرا ہوا ہوتا۔ شفقت ومحبت القدار گول کے دلوں میں ڈالتا ہے اور بیاس کی مہر بانی اور اس کی رحمت ہے راس رحمت کامستحق بھی وہی ہے جودوسروں پررحم کرے فر مایا جورحم نہیں کرتا اس پررحم نہیں کیا جہ تا۔

(فتح الباري: ١٧٧/٣ ـ ارشاد الساري: ١٣/١٣ ـ شرح صحيح مسلم لننووي: ٦٠/١٥)

## كتبابب عيبادة السرييض

المنات (١٤٤)

كِتَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيُضِ وَتَشُييُعِ الْمَيّتِ وَالصَّلُوٰةِ عَلَيُهِ وَحَضُّوْرِ دَفُنِهِ، وَ الْمَكْثِ عِنْدَ قَبْرِهِ بَعُدَدَ فُنِهِ وَ حَضُورِ دَفُنِهِ، وَ الْمَكْثِ عِنْدَ قَبْرِهِ بَعُدَدَ فُنِهِ عَلَاتِ مِيضَ اور جِنازے كساتھ جانے كاتھم

٨٩٣. عَنِ الْبَرَآءِ بُنِ عَازِبِ رَضِى اللّهُ عَنُهُمَا قَالَ! آمَرَنَا رَسُوُلُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ! بِعَيَادَةِ الْمَرْيُضِ، وَاتِّبَاع الْجَنَازَةِ، وَتَشُمِينُتِ الْعَاطِسِ وَابُرَادِ الْمُقْسِمِ، وَنَصُرِ الْمَظُلُومِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِيُ وَافْشَاءِ السَّلاَمِ." مُتَّفَقٌ علَيْهِ،

( ۱۹۲ ) حضرت بر، عبن عازب رضی امتد عند سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول امتد مانظام نے حکم دید کہ ؟ مریض کی عبادت کریں جنازہ کے ساتھ چیس، چیسکنے والے کی چھینک پر دعا دینے جسم دلانے والے کی قسم پورک کرنے ،مضوم ک مد کرنے ،دعوت دینے والی کی دعوت قبول کرنے اور اسلام کو پھیلانے کا حکم فر مایا۔ (متفق علیہ)

ترئ مديث ( ۱۹۳ ): صحيح البحارى، كتاب الاستيدان، باب افشاء السلام . صحيح مسدم، كتاب السلا باب من حق المسلم للمسدم رد السلام

کلمات صدیت: عباد ة المریض مریض کی عیادت، بیار کی مزاج پری عد عوداً و عبادة (باب نفر) بیار کی مزاج ؛ کرنا ۔ مریض کی عیادت مریض کی عیادت مراج ؛

<u>شرح مدیث:</u> ش<u>رح مدیث:</u> عیادت مریض کے علم کی وضاحت ہے کہ رسول اللہ کا ٹلٹانے امت کومریض کی عیادت کرنے کا تھم فرمایا ہے۔

(روصة المتقيل ٢٠٢٢

## مریض کی عیادت کرنامسلمانوں کے حقوق میں سے ہے

٥٩٥. وَعَنُ اَبِى هُوَيُوَةَ رَضِى اللّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ اَنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقَّ الْمُسُلِمِ على الْمُسُلِمِ خَمْسٌ: ردُّالسَّلامِ وَعِيادَةً الْمَرِيْضِ وإتِّبَاءُ الْجَنَائِزِ ، وَإِجَابَةُ الدَّعُوةِ وَتَشُمِيْتُ الْعَاطِسِ. \* مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

( ٨٩٥ ) حضرت ابو ہر رہ وض الله عند سے روایت ہے که رسول الله مُلطّ الله عند ابو ہر رہ وض الله عند سے روایت ہے که رسول الله مُلطّ الله عند ابو ہر مایا کہ مسلمان کے مسلمان پر یا کچ حق ہیں، سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازے کے بیچھے جانا، دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینابه (متفق علیه)

صحيح البحارى، كتاب الجنائز، ماب الامر باتباع الحنائر. صحيح مسلم، كتاب تخ تخ مديث (۸۹۵): السلام، باب من حق المسلم على المسلم رد السلام.

کمات حدیث: حق المسلم: کسی مسلمان برشریعت کی جانب سے عاکد ہونے والافریضہ خواہ فرض واجب کے درج میں ہویا متنى اورمندوب كررج مين مور تشميت العاطس: چينكفوالي كالجمد للدك جواب مين مرهك الله كهار

شرح حديث: حديث مبارك بين بيان فرمايا كمسلمان نيمسلمان يرياني حقوق بين،سلام كاجواب دينا، جب كوني كس كوسلام کرے تواس کا جواب دینااس پرواجب عین ہے اور اگر جن کوسلام کیا گیا وہ متعدد ہوں تو ایک جواب دے دینے ہے سب کی طرف ے سلام ہوگیا۔ مریض کی عیادت سنت ہاوراگر مریض قرابت داریایروی ہوتو واجب ہے۔ جنازے کے ساتھ چلنالیعن جائے مدفین تک جانا فرض کفایہ ہے۔ ولیمہ کی دعوت قبول کرتا واجب ہے، ولیمہ کے علاوہ دیگر دعوتوں کا قبول کرنامسنون ہے۔ چھینکنے والے کی الحمد لقد کہنے کے جواب میں اسے ریمک امتد کہنا واجب عین ہے اگر زیادہ افر ادموجود ہوں تو فرض کفایہ ہے بعض فقہاء کے نزویک مستحب ہے۔ بیصدیث اس سے پہلے باب کی میں گزریکی ہے۔ (روضة المتقین: ۲/۲۲ عد نزهة المتقین: ۲٤٠/۱)

بار کی عیادت نه کرنے پر وعیدیں

٣ ٩ ٨. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّوْ جَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: "يَابُنَ ادَمَ مَـرضُـتُ فَلَمُ تَعُدُنِيُ ! قَالَ : يَارَب كَيُفَ اَعُودُكَ وَانْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنْ عَبُدِى فُلاَ نـاً مَـرضَ فَـلَـمُ تَـعُـدُهُ : اَمَـاعَـلِـمُـتَ اَنَّكَ لَوْعُدُتُّهُ لَوَجَدُتَّنِي عِنْدَهُ ؟ يَاابُنَ ادَمَ اِسْتَطُعَمْتُكَ فَلَمُ تُـطُعِـمْنِيُ ! قَالَ! يَارَبٌ كَيُفَ أُطُعِمُكَ وَانْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ ! اَمَاعَلِمْتَ اَنَّه واسْتَطُعَمَكَ عَبْدِي فُلاَنَّ فَلَـمُ تُـطُعِمُهُ ! اَمَا عَلِمُتَ إِنَّكَ لَوْ اَطُعَمْتَهُ ۚ لَوَجَدُتُ ذَٰلِكَ عِنْدِي، يَاابُنَ ادَمَ اِسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمُ تَسُقِنِيُ! قَالَ يَارَبُ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَانْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبُدِى فُلاَنَ فَلَمُ تَسُقِهِ! آمَاعَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَه لَوَجَدُتَّ ذَٰلِكَ عِنْدِي ؟ رواه مسلم .

( ٨٩٦ ) حضرت ابد ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ تکا آئا نے فر مایا کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت فر ما کیں گے کہ این آوم میں بیار ہوا تونے میری عیادت نہیں کی۔ بندہ کے گا کراے میرے دب میں کیے آپ کی عیادت کرتا آپ رب العالمین ہیں۔ الله تعالى فرمائ كاكيا تجيم معلوم بين تعاكميرافلال بنده باربواتو فياس كاعيادت نبيس كى كيا تجيم علم بين تعاكراً رتواس كى عيادت كرتا و محصال سندياس ياتا إسان آدم اللي ف تجهد كهاناه اكالف كرتوف محصنين هلايد بنده كياكاكدات رب مين آب كوكس طرح كملاتا تبتورب العالمين ميں۔ الله تعالى فرمائ كاكدكيا تحقيد معلوم نبيس تفاكد يرس عفل بندے في تحص سے كھانا مان كاتف تون ے نہیں کھا یہ کیا تجھے نہیں معلوم کہا گر توا ہے کھلا تا تواس کے ثواب کومیرے پاس پاتا۔ اے ابن آ دم میں نے تجھ سے پانی مانگا تو نے ججہ یانی نہیں یا ہیا۔ بندہ کھے گا کہا ہے رہ میں آپ کو کیسے باہ تا؟ سپ تو رہ العالمین ہیں۔اللہ تعالی فر مائے گا، تھے ہے میرے ندال ند ۔ نے پانی ما تکافق مرتونے اسے پانی نہیں پلایا۔ کیا تھے نہیں معلوم کدا گرتواہے پلاتا تواس کے ثواب کومیرے پاس باتا۔ (مسلم) تَحْ تَكُونِيكُ (٨٩٢): - صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب قصل عبادة المريض .

كلمات صديث: ١١ ١١ ١١ ١١ عرو حل يقول بيحديث ترسى بيه الين حديث جس مين رسول المتد كالله أن فرمايا كما للد تق ل ف یف ماید لو حدت عدی: اس کاکن گذاتواب میرے یاس بایت

شرح صدید: ایک صدیث میارک میں رسول الله فالطحانے فرمایا که تمام مخلوق، مندتعالی کا کنبه بین، یعنی جس طرح کوئی وی این کہدگی اورانے اہل ومیں کی کھالت کرتا ہے اوران کوروزی پہنچ نے کا بندو بست کرتا ہے القد تعالی تمام مخلوفات کورزق پہنچ تا ہے اس لیے جواللّٰہ کی مخلوق کوزیدہ وفائدہ پہنچا ہے وہ امتد کوزیادہ محبوب ہے ہضرورت مندوں اورقتہ جوں کی خدمت کرنا، یہ رکی دیکھے بھال کرنا،اس کی تاردا کر کرنااوراس کی عیادت کرنا اور بھو کے کو کھونا کھلانا اور پیاسے کو پانی پلانا، بہت اجروثواب کے کام میں اورآ دمی سیاجروثواب روزِ قیامت الله تع لی کے یاس پائے گا۔ غرض خلق خدا بمنز لدعیال کے ہان کے ساتھ حسن سلوک کرتا اور ان کی ضرور توں ، درا سرنا جر جزيل كافق دارينانا ہے۔ (شرح صحبح مسلم للبووي: ١٠٣/١٦ روصة المتقين ٢١٢/٢)

## بیارول کی عیادت کی اہمیت

٨٩٨. وَعْنُ اَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عُوْدُو الْمَرِيْضَ، وَاطْعِمُوا الْجَاتِعَ؛ وَفُكُو الْعَانِي . " رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ " ٱلْعَانِيُ" الْآسِيرُ .

(٨٩٤) حضرت ابوموی اشعری رضی التدعند سے روایت ہے کدرسول الله ظافی آنے فر مایا کدمریض کی عیادت کرو، بھو کے کو کھاٹا کھلا وُاور قیدی کور ہو نراؤ۔ (بخاری) عانی: اسپر۔

كلمات صديث (٨٩٧): فكوا العالى تيدى كى كردن جمراء وتيدى كوآزادكرو، عانى عقيدى بهى مراد بوسكتا باورمقروض ُجَن عِنىمتروض كَّ مردن اس كے ذمه ما زم قرض ہے چیزاؤ ۔ ابن الاثیر نے النہایۃ میں بیاں کیا ہے کہ عانی و چخص ہے جوذلت و 🕨 جزی

شرح حدیث: مدین مبرک بین تین احکام مذکور میں :عیادت مریض ،بھوکے کو کھانا کھلانا اور قیدی کوچھٹر انا۔این بطال رحمہ اللہ فروت ہیں کہ بیتکم وجوب کامحمل ہے اور یہ بھی احمال ہے کہ بطور استخباب ہو۔جمہور کی رائے ہے کہ تھم اصلاً استخباب کے لیے ہے لیکن

بعض حادات میں فرض کے درج میں بھی پہنچ سکتا ہے۔

اصل یہ ہے کہ یہ بینین امور واجب علی الکفایہ ہیں یعنی مسلمانوں پرعموی طور پر واجب ہیں لیکن اگر کوئی اس ذمہ واری کو پورا کر لے تو سب کی طرف سے اواء ہو جائے گا البتہ تم مسلمانوں کے تق میں سنت ہے۔ شخ عبدالحق محدث و ہلوی رحمہ اللہ نے فر مایا کہ بھو کے کوکھانا کھلا ٹااس صورت میں سنت ہے جب و مضطرنہ ہواگر حالت اضطرار میں ہوتو اسے کھلا نا فرض ہے۔

(فتح الباري: ٤٨/٣ ـ روضة المتقين: ٢٤/٢ ٤ ـ دليل العالحين: ٣٣٤/٣ ـ مظاهر حق: ٢٥/٢)

# عيادت بمريض كى فضيلت

٨٩٨. وعَنُ ثَوْبَانَ رَضِى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ! إِنَّ الْمُسُلِمَ إِذَا عَادَ أَسُمُ سُلِمَ لَمُ يَزِلُ فِى خَرُفَةِ الْجَنَّةِ حَتَى يَرُجِعَ قِيْلَ! يَارَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا خَرُفَةُ الْجَنَّةِ ؟ قَالَ "جَناهَا. رَوَاهُ مُسُلِمُ.

( ۸۹۸ ) حضرت ثوبان رضی الله عند سے روایت ہے کہ نبی کریم ظافی انے فرمایا کہ سلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک فرفة الجمة جنت کے پھل چننے میں مصروف رہتا ہے۔

مَحْرَتِكُ صديث (٨٩٨): صحيح مسلم، كتاب لبر و الصلة، باب فضل عيادة المريض

کلمات وحدیث: منحرفهٔ الحدهٔ: جنت کے تازه پھل منتخب اور چیده میوه - جنساها: اس کا تو ژنا،اس کالے لینا - جنسی جنیا (باب ضرب) درخت پر لگے ہوئے پھل تو ژنا - جنس : چنا ہوا پھل -

شرح حدیث: حدیث مبارک میں مریض کی عیادت کی نضیات و اہمیت اور اس کے اجر و تو اب کو بیان کیا گیا ہے کہ مریض کی عیادت میں مریض کی عیادت کی نضیات و اہمیت اور اس کے اجر و تو اب کو بیان کیا گیا ہے کہ مریض کی عیادت سے مرض میں تخفیف اور اسے تکلیف کا احساس میں کی ہوجائے اور مرض میں تخفیف اور اسے تکلیف کا احساس میں کی ہوجائے اور عیادت کرنے والا اس کے حق میں شفایا بی کی دعا کر ہے تو جب تک رہمیا دت کرنے والا اس کے حق میں شفایا بی کی دعا کر ہے تو جب تک رہمیا دت کرنے والا مریض کے پاس رہے گا اللہ کے بہاں اس کا اجر و ثواب بی ہوتا رہے گا ور اللہ تعالی کی رحمتوں اور اس کے نفش و کرم سے نیفیا بہوتا رہے گا۔

(شرح صحيح مسلم للنووي: ٢/١٦ . ١٠ روضة المتقين: ٢/٥١)

البنة مريض كے پاس إتنى ديرتك نہيں بيٹھنا جا ہے جس سے وہ پريشان ہوجائے۔ ابن شاكل عفااللہ عند

## ستر ہزارفرشتوں کی دعاءِمغفرت

٨٩٨. وَعَنْ عَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ! سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ! مَامِنُ

مُسُلِمٍ يَّعُوُدُ مُسُلِماً غُدُوةً إِلَّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْه سَبُعُونَ اَلْفَ مَلِكٍ حَتَّى يُمُسِى وَإِنُ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبُعُونَ اَلْفَ مَلِكٍ حَتَّى يُمُسِى وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبُعُونَ اَلْفَ مَلِكٍ حَتَّى يُصُبِحَ، وَكَانَ لَه ُ خَرِيُفٌ فِى الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرُمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسُنٌ . " النَّعَرِيُفُ" ! الثَّمَرُ الْمَخُرُوفُ اى المُجْتَنَى .

( ۱۹۹۸) حضرت علی رضی التدعنہ ہے دوایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ نافیق کوفر ، تے ہوئے سنا کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی صبح کومزاج پری کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور جس نے اس کی شام کو عیادت کی تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور جنت میں اس کے لیے چنیدہ پھل ہوتے ہیں۔ (اس صدیث کوتر ذی نے روایت کیا ہے اور تر ذی نے کہا ہے کہ بیصدیث حسن ہے )

محريج مديث (٨٩٩): الجامع لنترمذي. ابواب الحيائر، باب ما حاء في عيادة المريض

کمات صدید: عدر ف : صح کونت عشبه : شام کونت ..

شرح مدیث: حدیث مبارک میں بیان ہے کہ مریض کی عیادت کرنا اس قدراجرو تواب کام سے کہ رحمت کے فرشتے فتی سے شام تک اور شام سے سن تک میں اس کے لیے دعائے فیر کرتے رہتے ہیں اور علادہ ازیں جنت میں اس کے لیے دعائے فیر کرتے رہتے ہیں اور علادہ ازیں جنت میں اس کے لیے جنت کی گراں قد رفعتیں مہیا کی جاتی ہیں۔

ريحية الأجودي ٢٠٠٤ روضة المستن ٢٠١٤)

## رسول الله ظائف كايبودى الرك كى عيادت فرمانا

٩٠٠. وَعَنُ انسٍ رَضِىَ اللَهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ قَالَ ! كَانَ عُلامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخُدِمُ النَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلِيْهُ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ وَقَعَدَ عِنُدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ ! "أَسُلِمُ" فَنَظَرَ إِلَىٰ آبِيُهِ وَهُوَ عَنُدَهُ فَقَالَ لَهُ ! "أَسُلِمُ" فَنَظَرَ إِلَىٰ آبِيُهِ وَهُوَ عَنُده وَقَالَ لَهُ ! "أَسُلِمُ " فَنَظَرَ إِلَىٰ آبِيهِ وَهُوَ عِنُده فَقَالَ! آطِعُ آبَا الْقَاسِمِ فَآسُلَمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ .

" ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ٱنْقَذَه مِنَ النَّارِ . " رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

(۹۰۰) حفرت انس رضی الله عندے روایت ہے کدوہ بیان کرتے ہیں کدایک یہودی لڑکا نی کریم مُکھٹا کی خدمت کیا کرتا تھا، وہ بیار ہوگیا رسول الله مُکھٹا اس کے پاس آئے اور اس کی عیادت کی اور اس کے سر بائے بیٹھے اور اس نے رمایا کداسلام تبول کرلو۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے پاس تھا اس کے باپ نے کہا کدا بوالقائم مُکھٹا کی اطاعت کراوروہ اسلام لے آیا۔رسوں اللہ مُکھٹا اس کے پاس سے باہر نکلے اور فر مایا کداللہ کاشکر ہے جس نے اسے آگ نے بچالیا۔ (بخاری)

تخريج مديث (۱۹۰۰): صحيح البحاري، كتاب الحيائز، باب إدا اسلم الصبي فمات هل يصني عليه .

كلمات مدين: أنقذه من النار: است جهتم سي بجالياء است آك سي بجاليا - أيفد الفاذاً (باب انفعال) نجت وينا رجيم انا -

شرح حدیث: رسوں امتد ظافر آئم تمام انسانیت کے لیے رحمت بنا کرمبعوث فر اسے گئے ایک یہودی لڑکا جو آپ کی خدمت کیا کرتا تھا بیار ہوگیا تو آپ ظافر اس کے گھر تشریف لے گئے اس کے سر ہانے بیٹھے اور اس کی مزاج پری کی اور اسے وعوت اسلام دی جواس نے تبول کری۔ آپ ٹافری اس کے تبور اسلام پر بہت خوش ہوئے اور فر مایا کہ الند کا شکر ہے کہ س نے اس کوجہنم کی آگ سے بچالیا۔ (متح الماري ، ۷۹۷۱ روصة المتقیس ۲۲۲۲ ع)



التّاك (١٤٥)

## مَا يُدُعىٰ بِهِ لِلُمَرِيُضِ مريض كے ليے دعاء كا طريقہ

١ • ٩ . عَنْ عَائِشَةَ رَضِى اللَّهُ تَعَالَى عَنُهَا انَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا الشَّتَكَى ٱلإِنْسَانُ الشَّيُءَ مِنُهُ اَو كَانَتُ بِهِ قَرُحَةٌ او جُرُحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِصْبَعِه هٰكَذَا وَوَضع سُفَيَانُ بُنِ عُيسُنَةَ الرَّاوِئُ سَبَّابِتَهُ بِعَضِنَا يُشْعَى بِه سَقِيمُنَا عُيسُنَةَ الرَّاوِئُ سَبَّابِتَهُ بِعَضِنَا يُشُعى بِه سَقِيمُنَا الدُّن رَبَنَا ." مُتَّفَقٌ عَلَيْه .
 اذُن رَبَنَا ." مُتَّفَقٌ عَلَيْه .

( ۹۰۱) حضرت عائشرضی القدعنها ہے روایت ہے کہ نبی کریم تالقا ہے جب کوئی آومی اپنی کی بیاری کی شکایت کرتہ یا اس کے کوئی پھوڑ این زخم ہوتا تو نبی کریم ملاقظ اپنی انگل ہے اس طرح کرتے۔ راوی حدیث سفیا ن بن عیبنہ نے اپنی انگشت شہودت زمین پر رکھی پھراٹھائی اور کہا کہ:

" بسم الله تربة ارضنا بريقة بعضنا يشفي به سقيمنا بإذن ربنا ."

''القد کے نام سے ہمارے زمین کی مٹی ہم میں سے بعض کے لعاب دہن سے ل کر ہمارے رب کے تقم سے ہمارے مریض کی شفا یالی کا ذریعہ ہوجائے۔'' (متفق علیہ )

<u>تُرْتُحُ مديث (٩٠١)</u> صحيح المحارى، كتاب نطب، داب رقبة سي صلى الله عليه و سلم صحيح مسلم، كتاب السلام، ياب استحباب الرقية من العين والمملة.

كلمات حديث: اشتكى: يهار موال شكا شكامة: شكايت كرتال

شرح حدیث:
رسول الند ملاقات کی سامنے کو گی اپنی کسی بیماری یا پھوڑ ہے دخم کا ذکر کرتا تو آپ ملاقاتا لعاب دبن انگلی پر گا کرمٹی پر رکھتے اور اس خاک آلود انگلی کو تکلیف کی جگہ پر پھیر تے اور بید دہ اپڑھتے۔ امام بیضا وی رحمہ الند فرماتے ہیں کہ ہیں نے بعض طبی مباحث میں یہ مات دیکھی ہے کہ لعاب دبن میں بھی شفایا بی کا تیر موجود ہے۔ جس سے مزاج میں اعتدال پیدا ہو کر بیماری میں تخفیف ہوجاتی ہے ، امام نووی رحمہ القد فرہ تے ہیں کہ ٹی سے مدینہ منورہ کی مٹی مراد ہے کہ کمکن ہے کہ فاک مدینہ میں برکت اور شفا ہواورخودرسول القد مکا تا اللہ کا اللہ کی بیماری بیماری بھوری کے الماری کا اللہ کی بیماری کی بیماری بیماری کے الماری کا اللہ کی بیماری کے مسمم للووی کا المادی کا اللہ کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کا اللہ کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی بیماری کی ب

## مريض كى عيادت كامسنون طريقه

٩٠٢. وَعُمْنُهَا أَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَصَلَّمَ كَانَ يَعُوُدُ بَعْضَ اَعْلِه يَمُسَحُ بِيَدِهِ الْيُمُنى وَيَقُولُ

"اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذُهِبِ البَأْسَ! اِشُفِ اَنْتَ الشَّافِيُ !، لاَ شِفَاءَ اِلَّاشِفَاؤُكَ، شِفَاءً لاَيُعَادِرُسَفَماً .'' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

( ۹۰۲ ) حضرت عائشہرضی اللّہ عنہا ہے روایت ہے کہ نبی کریم مُلَّقَیْمُ اپنے گھر والول میں نے ک کی عیادت فریاتے تو دایال ہاتھ پھیرت اور فریاتے

"اللهم رب الناس إذهب البأس واشت انت الشافي لا شفاءً إلا شفاؤك شفاءٌ لا يغادر سقماً."
"اللهم رب الناس إذهب البأس واشت انت الشافي لا شفاءً إلا شفاؤك شفادي والأبين ب،ايى
"فاديرك كديد يكارى وق ندرك "(متفق عليه) .

<u>تُخ تَجُ مديث (٩٠٢):</u> صحيح المحارى، كتاب الطب، الله قلة للتي الله أن صحيح مسلم، كتاب سلام، الله المسادة المربص

کلمات صدید: شده او بعادر سفدا ایسی شفاه جسسے بیاری باتی ندر ب عدر معادر فی چھوڑن از کرنا۔ شرح حدیث: حدیث مبارک ہے بی کریم ملاقی اور صحابہ کرام کا ذم کرنا ثابت ہاں سے دم کرنے اور جھاڑنے کے جواز میں کوئی شک نہیں ہے ، ابعتہ بیضروری ہے کہ اس میں یا اس کے طریقہ کار میں کوئی غیط اور نامن سب بات ند ہو بلکہ اللہ تعالی کے اس مشنون دعاؤں کے ذریعے ہے جھاڑا جستی معوز تین پڑھ کر جھاڑا جستے۔

(فتح بناري ٣ ٨٦. شرح صحيح مستملسووي ١٥٤ ١٤)

#### حماله بجونك كاجائز طريقته

٩٠٣. وعن انس رضى اللهُ تعالى عنه انّه قال لِثابِتٍ رحِمهُ اللّهُ: "آلاارُقِيُك بِرُقْيَةِ رسُولِ اللّهِ صَـلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَالَ بَلَى، قَالَ ! اَللّهُمَّ رَبَّ النّاسِ مُلْهِب الْبَاسِ، اشْفِ اَنْتَ الشَّافِي، لاَ شَافِيَ إلَّا انْت، شِفَآءً لايُعَادِرُ سَقَماً . " رَواهُ الْبُحَارِيُ .

(۹۰۳) حفرت اس رضی الله عندے روایت ہے کہ انہوں نے ثابت سے کہا کہ کیا میں تم پر رسوں اللہ مُلْقُولُم کا بترایہ ہوا دم نہ کرول؟ انہوں نے کہا کہ ضرور۔ تو انہوں نے بید عاء پڑھ کر جھاڑا

" اللهم رب الناس إذهب البأس واشف الت الشافي لا شفاءً إلا شفاؤك شفاءً لا يغاهر سقمًا ." - "اللهم رب الناس إذهب البأس واشف الت الشافي لا شفاء يخ والاسم، تير عواكو كي شفادية والنبيل ما اليك شفاديد عديد يهرى بق ندر بـ " ( بخارى )

تَحْرَيُ مِديث (٩٠٣): صحيح المحارى، كتاب الطب، باب رفية السي المُعْلَم.

كلمات حديث: وقية: حجاز تعويز بجع رقى، وقيات.

شرح حدیث: صدیثِ مبارک میں مریض کوجھاڑنے کے لیے ایک بہترین دعا کی تلقین فرمائی گئے ہاس صدیث کی روشنی میں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جب کسی کوجھاڑا جائے تو صرف اللہ کے نام سے اورا عادیث میں ندکور ماثورہ دعاؤں سے جھاڑا جائے اور یہ کہ ، مثقاد جازم یہی ہوکہ صرف اللہ بی شفاد ہے والا ہے اوراس کے سواکوئی شفاد سے والانہیں۔

(فتح الباري : ٨٦/٣ روضة المتقيل : ١٩/٢ ٤ ـ دليل الفالحين : ٣٣٩/٣)

------

#### عیادت کے وقت حضرت سعد کے لیے دعاء

- ٩٠٣ وَعَنُ سَـعُـدِ بُـنِ اَبِـىُ وَقاصٍ رَضِى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ قَالَ ! عَادَنِى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ! اَللَّهُمَّ اشُفِ سَعُدًا اَللَّهُمَّ اشُفِ سَعُداً، اَللَّهُمَّ الشُفِ سَعُداً .'' (رَوَاهُ مُسُلِمٌ)

(٩٠٢) حضرت سعد بن افی وقاص رضی القد عند سے روایت ہے کہ نبی کریم خلیفاً میری عیادت کوتشریف لائے آپ مخلفاً نے فرمایا: اے اللہ! سعد کوشفاء عطافر ما۔اے اللہ! سعد کوشفا عطافر ما۔اے اللہ سعد کوشفا عطافر ما۔ (مسلم)

تخ تج مديث (٩٠٣): صحيح مسلم، كتاب الوصية، باب الوصية بالثلث.

کمات مدیث: اشف شفادید در شفی شفاد (باب ضرب) سے امر کا صیف.

شرح صدیث: صدیث مبارک ہے معلوم ہوا کہ مریض کی عیادت کے لیے جانا افضل عمل اور باعث اجروثواب ہے اور مریض کا نام لے کربطور خاص اس کی شفایا لی کے لیے دعا وکرنامسنون ہے۔

صحیح بخاری میں مروی عدیث میں ہے کہ حضرت سعدرضی القدعند نے بیان کیا کہ میں مکہ تکر مدیس شدید بیار ہوگیہ نبی کریم کا الفظامیر ک عیادت کوتشریف لائے میں نے عرض کیایا نبی اللہ میں ال چھوڑوں گامیری ایک ہی جی ہیں دوتہائی مال کی وصیت کردوں اور ایک تہائی چھوڑ دوں آپ ٹالفظ نے فرمایا کہنیں میں نے عرض کیا کہ میں نصف مال کی وصیت کردوں اور نصف چھوڑ دوں ۔ آپ ٹالفظ نے فرمایا کہنیں میں نے عرض کیا کہ ایک تہائی کی وصیت کردوں اور دو تہائی اس کے لیے چھوڑ دوں آپ ٹالفظ نے فرمایا کہ ہاں تہ بئی صحیح ہے اور تہائی بھی بہت ہے ۔ پھر آپ ٹالفظ نے میری پیشانی پروست مبازک رکھا اور پھر اپنا ہاتھ میرے چرے اور بیٹ پر پھیرا اور فرمایا کہ اے اللہ! سعد کوشفادے اور اس کی ہجرت کھل فر مورے حضرت سعد فرماتے ہیں کہ میں آج تک اپنے جگر میں دست مبارک کی شعنڈک

ابن بطال رحمہ الله فرمائية اوراس ليے بھی كه مرض كى مرض كى ابن بطال رحمہ الله فرمائية اوراس ليے بھی كه مرض كى شدت معلوم ہوجائے تاكة آپ تُلَّاقُمُ حسب حال دعاء فرمائيس اور آپ تَلَقُمُ كَارست مبارك پھير نے سے بيارى بين خفت ہوجائے۔
(فتح الباري: ٣/١٥ - ارشاد الساري: ٢٨٩/١٢ ـ روضه المتقين: ١٣/٢ ـ دليل الفالحين: ٣٤٠/٣)

اہے اوپرة م كرنے كاطريقه

٩٠٥. وَعَنُ آبِى عَبُدِاللّهِ عُثْمَانَ بُنِ آبِي الْعَاصِ رَضِى اللّهُ عَنُهُ آنَّهُ شَكَّا إلىٰ رَسُولِ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَنُهُ آنَّهُ شَكَّا إلىٰ رَسُولِ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. "ضَعُ يَدَك عَلَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُه فَي جَسَدِه، فَقَالَ لَه وَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. "ضَعُ يَدَك عَلَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُه فِي جَسَدِه، فَقَالَ لَه وَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلُ اللهِ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ عَلَى اللهِ عَلَيْهِ وَاللّهِ وَقُدُرَتِهِ مِنُ شَوِ مَا أَجِدُ اللّهِ عَلَيْهِ وَاللّهِ وَقُدُرَتِهِ مِنُ شَوِ مَا أَجِدُ وَأَخُودُ لِعِزَّةِ اللّهِ وَقُدُرَتِهِ مِنُ شَوِ مَا أَجِدُ وَأَخُودُ لَهِ عَلَيْهِ اللّهِ وَقُدُرَتِهِ مِنُ شَوِ مَا أَجِدُ وَاللّهُ وَقُدُرَتِهِ مِنُ شَوِ مَا أَجِدُ وَاللّهِ عَلَيْهِ وَلَهُ مُسَلِمٌ )

(۹۰۵) حفرت ابواعه ص رضی الله عند نے رسول متدصی الله عدیدوسم سے شکایت کی کدمیر ہے جسم میں ایک جگه در د مور ہا ہے تو سپ صلی الله عدید وسلم نے فر ، یا که دردکی جگه باتھ رکھ کر پہلے تین مرتبہ ہم الله پڑھوا سک بعد سات دفعہ بید عاء پڑھو،اعو ذہبعو ۃ الله وقدر ته من شو ما اجد و احاذر ۔

## مریض کے لیے دعا وکا ایک طریقہ

٩٠٦ وغن ابن عبّاس رضى الله عنهما عن النّبيّ صلّى الله عَلَيْه وَسَلّم قَالَ "مَنُ عَادَ مَرِيُضاً لَمُ يَحُسُرُهُ اَجَلُه وَ فَقَالَ عِنْدَه سَبُعَ مَرَّاتٍ اَسْفَالُ اللّهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَشْفِينَكَ: إلّا عَافَاهُ اللّهُ مِنْ ذَلِك الْمَرْضِ" رَوَاهُ آبُودَاوُدُ وَالتِّرُمِذِي وَقَالَ! حَدِينَتْ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ حَدِينَتْ صَحِيتً اللّهُ مِنْ ذَلِك الْمَرْضِ" رَوَاهُ آبُودَاوُدُ وَالتّرُمِذِي وَقَالَ! حَدِينَتْ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ حَدِينَتْ صَحِيتً عَلى شَرُطِ الْبُخَارِي .

(۹۰٦) حضرت عبداللہ بن عباس رضی القدعنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم تالی کے فرمایا کہ جو محض کسی ایسے مریض کی عیادت کرے جس کی موت کا وفت ابھی ندآیا ہواس کے پاس سات مرتبہ پر کلمات کہیں.

" اسأل الله العظيم برب العرش العظيم أن يشفيك. "

'' میں اللہ رب عرشِ عظیم سے سوال کرتا ہوں کہ تجھے شفاعطافر ، دے۔''

القد تعالی اے اس بی ری سے شفاعطا فرماویں گے۔ (ابوداؤد، ترندی، ترندی نے کہا کدیہ حدیث حسن ہے امام حاکم نے کہا کہ بیہ حدیث امام بخاری کی شرط کے مطابق ہے )

مرت العيادة . المحامع للترمذي، المحنائز، باب الدعاء للمريض عبد العيادة . المحامع للترمذي، الواب الطهارة .

کلمات صدیم: الاعافاه الله من دَلَث المرص: محرامتد تعالی اساس مرض سے عافیت عطافر مادیتے ہیں۔ عافی معافاة (باب مغاعله) صحت دیتا، عافیت عطاکرتا۔

شرح صدید: مریض کے لیے جب دع ء کی جائے تو بہت خشوع کے ساتھ اور عاجز کی کے ساتھ دعا کی جائے ور ، ثور دعاوں کو اختی رکیا جائے کیونکہ جو کلمات لسانِ نبوت مُلِاقِعًا ہے اداء ہوئے ہیں ان کی اپنی تا ثیر ہے اور ان کی برکت ہے اور ان میں خیر عظیم ہے۔ غرض قبولیت کے یقین کے ساتھ اور حسن نبیت کے ساتھ کی گئی دعا اللہ کے یہاں ضرور قبول ہوتی ہے اور اللہ تعالی مریض کوشف عطا فرہ تے ہیں۔ (روصة المتقیں: ۲ ۲۳۲ ے دلیل الفالحین: ۳ ۲۲۲)

#### \*\*\*\*

#### لا باس طهور کهنا

٩٠٤. وَعَنُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَخَلَ عَلَىٰ أَعُرَابِي يَعُودُهُ ، وَكَانَ إِذَا دَحَلَ عَلَىٰ مَنُ يَعُودُه ، وَكَانَ إِذَا دَحَلَ عَلَىٰ مَنُ يَعُودُه ، وَكَانَ إِذَا دَحَلَ عَلَىٰ مَنُ يَعُودُه ، وَكَانَ إِذَا دَحَلَ عَلَىٰ مَنُ يَعُودُه ، وَكَانَ إِذَا دَحَلَ عَلَىٰ مَنُ يَعُودُه ، وَكَانَ إِذَا دَحَلَ عَلَىٰ مَنُ يَعُودُه ، وَكَانَ إِذَا دَحَلَ عَلَىٰ مَنُ يَعُودُه ، وَكَانَ إِذَا دُحَلَ عَلَىٰ مَنْ

( ٩٠٤ ) حفرت عبداللہ بن عباس رضی متد عنبما ہے روایت ہے کہ نبی کریم فاقط کا ایک اعرابی کی عیادت کے سے تشریف ہے گئے۔ ورآ پ فاقط جب کسی کی عیادت کے سے جاتے تو فرماتے کہ

" لا بأس طهور إن شاء الله ."

" كوكى فكركى بات نبيس القد جائے كا توليد بيارى گذاہول سے پاك كروے كى ـ " ( بخارى )

تخ تخ مديث (١٠٠): صحيح البحاري، كتاب المرصى، باب عيادة الاعراب.

كلمات صديد: طهور: ياك كحصول كاذر بعد ياك كرف وال شيخ ياك بطهور وضوء كاياني ل

شرح حدیث: ملاعلی قدری رحمه امتد فره نے بیل که رسول الله طافیظ صددرجه متواضع تصاور آپ طافیظ تواضع کی بناء پراعرابی کی مزاح پری کے میں کے لیے جہتے اور س کے لیے دعاء فرماتے اورائے ملی دیتے کے فکر ندکرویہ یہ رئی تمہارے لیے جسم نی اور روحانی پاکی کا ذریعہ بن جائے گی اور گناہ معاف ہوج کیس تو یہ بہت ہی عمدہ اور خوب بات ہے کہ دنیا کی تھوڑی سے تکلیف کے بدلے میں آخرت کی بودی تکلیف دور ہوج ہے۔

ك الله كافيصله جوكرر بے كا اوراس كے بعدا عرائي انتقال كر كيد (فتح الباري ٣٩٦/٢ رارشادالساري ١١٠/٨)

## حضرت جبرائيل عليهالسلام كي دعاء

٩٠٨. وعن ابي سعِيْدِ النُحدُرِي رَضِى اللهُ عنهُ أَنَّ جِبْرِيل اتى النَّبِي صَلَى اللهُ عليْهِ وسلَّمَ فقال!
 يَامُ حَـمَّــ لُد اللهُ تَكِيْت؟ قَالَ "نَعَمُ قَالَ بِسُمِ الله أَرْقَيْكَ منْ كُلِّ شَيْئِى يُؤذيْكَ وَمنْ شَرِّكُلِّ نَفْسٍ أَوْعَيُن حَاسِدٍ، اللهُ يَشْفِيكَ، بِسُمِ اللهِ أَرْقِيْكَ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

( ۹۰۸ ) حفرت ابوسعید خدری رضی القد عنہ ہے روایت ہے کہ حفرت جرئیل علیہ السلام نبی کریم طافقہ کے پاس آئے اور بوچھاا ہے محد کیا آپ بیار ہیں آپ مُنافقہ کے فرمایا کہ ہاں۔ تو حفرت جبرئیل علیہ اسلام نے ان الفاظ سے دعاء دی

" بسم الله ارقیک من كل شيء يؤديک من شر كل نفس او عين حاسد الله يشفيک باسم الله أرقيک ."

''اللہ کے نام ہے آپ پردم کرتا ہوں اور ہراس چیز ہے جو آپ کو تکیف پنجائے ہر حسد کرنے والے کے فس سے ورجا سدگ آگھ کے شرہے اللہ تعالیٰ آپ تکافیکل کوشفاعطافر مائے اللہ کے نام ہے آپ ملاقیکل پروم کرتا ہوں۔''

مخ كا مديث (٩٠٨): صحيح مسلم، كتاب السلام، باب انصب و المرص و الرقى .

كمات صديث اشتكت كي آپ كالفي يمارين اشتكى يهر بهوا ي

شرح مدیث: رسول اکرم مُنَّاقِعًا یه ربھی ہوے اورلوگوں کی ایذاءاور تکلیف سے بھی متاثر ہوئے اور آپ مُنَّاقِعُ الله تعالیٰ سے شفا کی دعہ بھی فرماتے اور تعوذ بھی فرماتے۔ جب بھی آپ مُنَّاقِعُ بیار ہوئے تو جبر نیل امین آپ مُنْقِعُ کی عیادت کے لیے آئے چنا نچداس حدیث میں مذکور ہے کہ وہ آئے اورانہوں نے آپ مُنْقَعُ کو یکس تفرما کرجھاڑا۔ (نرھة المعتقیں، ۲۲۲)

## بیاری کی حالت میں پڑھنے کے کلمات

٩٠٩. وَعَنُ آبِيُ سَعِيُدِ الْمُحُدِّرِيِّ وَآبِي هُرَيُّرَةَ رَضِى اللَّهُ عَنْهُمَا آنَّهُمَا شَهِدَا عَلَىٰ رَسَوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آنَهُ قَالَ: لاَ إِللَّهِ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ آكُبَرُ صَدَّقَهُ رَبَّهُ فَقَالَ: لاَ إِللَّهِ إِلَّا أَنَا وَانَا آكُبَرُ وَلَكُهُ اللَّهُ وَلَلْهُ الْكَبُرُ وَلَكُمْ اللَّهُ وَلَلْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَحُدَهُ لَا اللَّهُ وَحُدَهُ لَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللهُ 
رَوَاهُ التِّرُمِدِي وَقَالَ: حَدِيْتُ حَسَنٌ .

م العد إذا مرض . العامع للترمذي، ابواب الدعوات : باب ما يقول العد إذا مرض .

المات وديث: له تطعمه النار: المحاسينين يكيك وطعم طعما (باب مع) يكفار

شرح مدید: شرح مدید: تواب ہے۔ خاص طور پر بیاری بیس ان کلمات میں ہروقت اور ہر کھہ ور دِ زبان رہیں تو بہت ہی بہترین اورخوب ہے اوران کا برااجر و تواب ہے۔ خاص طور پر بیاری بیس ان کلمات کو پڑھتا بہت ہی مفید ہے اور اس بیاری بیس موت آجائے تو انڈ تعالی ہے حسن خاتمہ کی امید ہے۔ (روضة المتقین: ۲۲۳/۲ دلیل الفالحین: ۳۲۳/۳)



التاك (١٤٦)

## بَابُ إِسْتِحْبَابِ سُؤَالِ أَهُلِ الْمَرِيْضِ عَنُ حَالِهِ يَارِكِ اللَّافَانَدِ سِيم يَضِ كَامَال يُوجِهِ كَااسْتَباب

٩١٠ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِى اللَّهُ عَنُهُمَا أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِى طَالِبٍ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ حَرَجَ مِنْ عَنُدِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى وَجَعِهِ الَّذَى تُوقِى فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ: يَاأَبَا الْحَسْنِ كَيْفَ أَصْبِح رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلِيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ آصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ بَارِئًا . رَواهُ النُّحَارِيُّ .

(۹۱۰) حضرت عبدالله بن عباس رضى الله عنهما بدوايت ب كيلى بن الى طالب رضى الله عندرسول الله طُلْقُلُم ك پاس سے باہر آئے جبکہ آپ مرض وفات میں متھے۔ الن سے لوگول نے پوچھا اے ابوائس رسول الله طُلْقُلُم كيسے ہيں؟ انہوں نے بہا كہ بحد لله اب آب بہتر ہیں۔ ( بخاری )

تَخ تَح صديث (٩١٠): صحيح لنجارى، كتاب لاستيدان، باب المعابقة

کلمات حدیث: بارقا: مرض سے بری، بہتر حالت صحت کے قریب، ابر عصاسم فاعل۔

شر<u>ی</u> حدیث: مرض کے غلبہ کی بناء پراگر مریض سے عیادت کر ناممکن نہ ہوتو اس کے اہل خانہ سے مزاج پری کرنی جا ہے اور جس سے مزاج پری کی جائے وہ! یسے کلمات کہے جواگر مریض کے علم میں آئیں وہ تو ان سے خوش ہواور ان میں امید ورجاء کا پہلو غاسب ہو جسے حضرت علی رضی اللّد عنہ نے فرمایا کہ اب الحمد للّد ، سر د ابسحت ہیں۔ (مرہة استنقیں: ۲۰۱۲)



البِّتابُ (١٤٧)

## بَابُ مَا يَقُولُه 'مَنُ آيِسَ مِنُ حَيَاتِهِ جُوفِض اپنی زندگی سے مايوس ہوجائے وہ کيا دعاء کرے؟

ا . ٩ . عَنُ عَائِشة رَضِىَ اللَّهُ عَنُهَا قَالَتُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عليُه وسلّم وهُومُسْتند إلى يقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرُلِيُ وَارُحَمْنِي وَالْحِقْنِي بِالرَّفِيْقِ الْآعُلَى" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(۹۱۱) حفرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہے روایت ہے کہ نبی کریم کا کا کا میرے ساتھ فیک لگئے ہوئے بیٹھے ہوئے تتے میں نے سنا کہآ یہ کا کا کا فر ، رہے تھے '

" اللُّهم أغفرلي وارحمني والحقني بالرفيق الأعلى ."

''اے میرے اللہ! مجھے بخش دے مجھ پر تم فر مااور مجھے دفیق اعلی ہے ملہ دے۔'' (متفق علیہ )

تَحْرَثَ مِديثِ (ااهِ):صحيح البحاري، كتباب المرصى، باب نمني بمريض لموت صحيح مسلم، كتاب سلام، باب استحباب رقية المريض .

كلمات صديث: وهو مستد الى: آپ تَاتَعُمُ مِح عَلَى لَكَاتُ مُوعَد استناد (باب افتعال) فيك لكانا، سهارالين سد سنوداً (باب نفر) اعتماد كرنا، مجروسه كرنا و استند إليه: سهاراليا و

**شریج حدیث:** شریج حدیث: میں نے آپ نظافظ کوفر ، تے ہوئے سنا کہ میں نے آپ نظافظ کوفر ، تے ہوئے سنا کہ

" اللُّهم اغفرلي وارحمني والحقني بالرفيق الأعلىٰ . "

صیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں سنتی تھی کہ ہر نبی کوموت سے پہلے دنیا اور آخرت میں اختیار دیا جاتا ہے اور میں نے آپ نگافی کا کوفر ماتے ہوئے سنا:

الله الله المسلم و المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم الم

''ان کے ساتھ جن پرالقد نے انعام فر مایا، انبیاء،صدیقین ،شہداء،صالحین ادراچھ ہےان کی رفی قت۔'' الرفیق الاعلیٰ کے معنی ہیں وہ مقام جہال ان انبیاء اور صدیقین اور شہداء کی مرافعت ہوا مام نو و کی رحمہ القدفر ماتے ہیں کہ رفیق اعلیٰ سے مراد 'اعلی علیین میں رہنے والے انبیاء کی مرافقت ہے۔ (فتح المہاري: ۲۷۲/۲ پر روصة المعتقیں: ۲/۲۲)

## رسول الله مظائم كمرض الموت كى كيفيت

٢ ١ ٩ . وَعَنُهَا قَالَتُ رَأَيُتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ عِنُدَهُ قَدُحٌ فِيُهُ مَآءٌ وَّهُو يَهُولِ يَهُولُ يَهُهُ فِي القَدَحِ ثُمَّ يَهُمُسَحُ وَجُهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ . اَللَّهُمَّ اَعِبَّى على غَمَرَاتِ المَوْتِ وَسَكُواتِ الْمُوتِ" . رَوَاهُ النَّوُ مِذَيُّ.

( ۹۱۲ ) حضرت ، تشرضی الله عنها سے روایت ہے کہ میں نے رسول الله مُنافِقُ کو انتقال کے وقت ویکھ کرآ یہ کے پاس یانی کا ایک ہیالہ رکھا ہوا تھا جس میں یانی تھ آپ مُکافِیْمُ اپناہاتھ پیالہ میں ڈالتے پھرایئے چیرہ مبارک پریانی کو ملتے اورارشاد فرماتے اے اللہ موت کی مختبوں اور ہے ہوشیوں برمیری مددفر ما۔

تخ تخ صيث (٩١٢): الجامع للترمدي، الواب الجمائر، باب ما جاء في التشديد عند الموت

کلمات حدیث: عدرات ، غدرة کی جمع سکرات موت کی شدت . سکرات : سکرة کی جمع بیلفظ موت کی اس شدت پر بولا جا تا ہےجس سےحواس کم ہوجا کیں۔

شرح حدیث: رسول کریم ظافیم کوآخری ایام میں بخار کی شدت تھی اوراس شدت حرارت میں تخفیف کے بیے آپ بار باراپن ہاتھ پیالہ میں ڈال کردست مبارک تر کرتے اور وہ چبرے پر حلتے اور دعا وفرہ نے کہا ہے اللہ موت کی تختی میں آس نی فرما۔ رسولِ اللہ مُلْقِيْقُ کو ابتدتعانی نے ہرمع مدیس امت کے بیے اسوہ حسنہ بنایا اورآب مانتی ہموت کے وقت سکرات کی شدت بھی محسوس ہوئی تا کدامت کے ليےاس آخري مرحلے ہے متعلق اسوءَ حسنہ ہوجائے اورمسلمان آخري وقت ميں اللہ کو ياد کريں اور دعاء کريں که .

" اللهم اعنى على غمرات الموت وسكرات الموت ."

"اسالتداموت كى فتيول اورسيه موشيول ميس ميرى مروفره" (روصة المتقيل: ٢٦/٢ موهة المتقيل: ٢٦/٢)



البات (۱۲۸)

نَاكُ اِسْتِحْبَابِ وَصِيَّةِ اهُلِ الْمَرِيُضِ وَمَن يَحَدُمُهُ وَالْإِحْسَانِ الِيهِ وَاحْتِمَالُهُ الصَّبَر عَلَىٰ مَايَشُقُّ مِنُ آمُرِهِ وَكَذَا الْوَصِيَّةِ بِمَنَ قَرْتَ سَبَبُ مَو بِهِ بحَدِّ اوْقِصاص وَلَحُوهِما

مریف کے گھر والوں اور اس کے خدَمتُ گاروں کومڑیفن کے ساتھ اچھاسلوک کرنا اور مریض کی طرف سے پیش آنے والی مشقتوں پرصبر کرنے کی تلقین اسی طرح جس کا سبب موت قریب ہولینی حدیا قصاص وغیرہ نافذ ہونے والی ہواس کے ساتھ اچھاسلوک کرنے کی تاکید

## عورت کوحالت حمل میں رجم نہیں کیا جائے گا

9 ١٣ عنَّ عِمْوان بُي الْحُصِيُن رَصَى اللَّهُ عَنْهُما انَّ امُوأَة مَنُ حُهِيَّة اتت النَّبَيِّ صلَى اللهُ عليُه وسلَّم وهي خُبُلي من الرَّفَا فقالتُ . يارسُولَ الله اصنتُ خَذَا فاقمُه على فدعا رسُولُ الله صلّى الله عليُه وسلم عليُه وَسَلَّم وَلِيَهَا فقال "احُسِنُ اللَّهَ فاذا وَضَعتُ فاتِني بِها الفعل، فآمرنها النَّبِيُّ صلّى اللهُ عليُه وسلم فشَدتُ عليْها بَواهُ مُسْدهُ

(۹۱۳) منزت مم ن بن حصین رضی لقد عنبی ہے رویت ہے کہ جبید کی ایک عورت جوزن ہے حامد تھی ، آپ مالظام کی خدمت میں آئی ، اس نے کہ کہ یہ سوں مقد میں ہے حد کا جرم کیا ہے ، آپ میر ہے او پر حد قائم فرا د ہجئے۔ آپ نے اس کے وئی کو بو ید فر مایا کہ سوک کرو جب بچہ کی بیدائش ہوج ئے تب میر ہے پاس کر آؤر اس نے ایسا بی کی سے مالٹھا نے علم فر مایا کہ سوک کرو جب بچہ کی بیدائش ہوج نے تب میر ہے پاس کر آؤر اس نے ایسا بی کی سے مالٹھا نے علم فر مایا ور سے سنگ رکرویا گیا اور آپ مالٹھا نے س کی سنگساری کا تھم دیا ور سے سنگ رکرویا گیا اور آپ مالٹھا نے اس کی سنگساری کا تھم دیا ور سے سنگ رکرویا گیا اور آپ مالٹھا نے اس کی شکساری کا تھم دیا ور سے سنگ رکرویا گیا اور آپ مالٹھا نے اس کی شکساری کا تھم دیا ور سے سنگ رکرویا گیا اور آپ مالٹھا نے اس کی نگساری کا تھم دیا ور میں گیا ہے ۔

تخ ت صحيح مسدم، كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالربا

کلمات صدیت: اصست حد میں نے ایے جرم کارتکاب کرلیا جس پر صدلازم تی ہے۔ ولیہا: اس کاولی۔ ولی ووقر بی رشتہ دارجوا پنے زیرولایت شخص کے معامد کافر مہ دارہو۔

شرح حدیث جبید کی ایک عورت رسول امتد مالگانا کے پاس ل کی گی اور اس نے اعتر ف جرم زنا کیا آپ مالگانا نے سے ولی ک جرسے ختم فرہ یو کے سے سرتھ چھ سوک کراور جب بچنگ بیداش ہوج ئے تب میرے پاس کر سے کرا سے احسان کا حکم آپ مالگانا نے اس لیے فرہ یو تا کہ رشتہ دار اور عزیز اس کے ساتھ برا اور تو بین آمیز سلوک نہ کریں اور غیرت اور عار سے نام پراس پرکوئی زیادتی نہ کریں کیونکہ دراصل بیکورت تو برکر چک ہے۔ دوسری وجہ عم احسان کی ہے کہ اس کے شکم میں پرورش پانے والما بچے محفوظ رہے۔ غرض ایسای ہوا کہ اس عورت کے جب بچہ پیدا ہو گیا تو اس کا دلی اسے لے کرآیا آپ ماٹائی نے تھم فرمایا کہ اس کے کپڑے اس کے گرد لیسٹ کر با ندھ دیے جا کیں تا کہ اجرائے سزا کے دوران اس کا جسم نہ کھلے اور اس کے بعد اے رجم کر دیا گیا۔ دوررسول اللہ کا ٹھڑا نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی ۔ حضرت عمرضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا ٹھڑا اس عورت کی نماز جنازہ پڑھارے ہیں جس نے زنا کی نماز جنازہ پڑھائی ۔ حضرت عمرضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا ٹھڑا اس عورت کی نماز جنازہ پڑھار کی ارش دفر مایا کہ اس نے ایسی تو جو مدینہ کے ستر آدمیوں پڑھیم کی جائے تو وہ سب کو کا فی ہوجائے اور اس سے بڑھ کر کیا تو بھوگ کہ اس نے اپنی جان اللہ کی نذر کردی۔

(شرح صحيح مسلم: ١٦٩/١١ يتحقه الأحودي . ١٠٠٤)



للتّاك (١٤٩)

حَدِرُ قَولِ الْمَرِيُضِ أَنَا وَجُعُ ، أَوُشَدِيدُ الْوَجَعِ أَوُ مَوْعُوكُ آَوُوَارَأْسَاهُ وَ نَحُوُ ذَالِثَ إِذَا لَهُ يَكُنُ عَلَىٰ السَّخُطِ وَإِظْهَارِ الْحَزَع يَارِكَابِهِ بَهْنَا كَهِ مِحِصَ تَكَلِيف ہے يَا سِخْت تَكليف ہے يا بخارے يا ہائے ميرا سروغيرہ بلاكرا ہت جائزے بشرطيكہ اللہ سے ناراضگی اور جزع وفزع كے طور پرنہ ہو

## رسول الله ظافة كه بخار دوآ دميول كے برابر موتاتھا

٩ ١٣. عَنِ ابْنِ مَسُعُودٍ رَضِى اللَّهُ تَعالى عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَوْعَكُ فَمَسستُهُ وَ فَقُل الْجَلُ إِنِّى اوْعَكُ كَما يُوْعَكُ رَجُلان مِنْكُمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْه .
 رُجُلان مِنْكُمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْه .

(۹۱۴) حضرت عبدالقد بن مسعود رضی القد عندے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ بی رسول القد مُلَقِعُ کی خدمت میں حاض ہوا آپ مُلَقِعُ کو بخدرتھا میں نے آپ کوچھوکر دیکھا اورعرض کیا کہ آپ مُلَقِعُ کوشد پیر بخدرہے آپ مُلَقِعُ نے فرمایا ہاں مجھے تم ہیں ہے۔ دوآ دمیوں کے برابر بخی رہوت ہے۔

تخری هدیث (۱۱۳): صحیح البخاری، کتاب المرص، باب شدة لمرص صحیح مسم. کتاب المر و الصنة و لاداب، باب ثواب المؤمن فیما بصیبه من مرض او حزن او بحو دلك.

کلمات صدیت: بخار والا - دیث سوعت و عث شدید <sup>د</sup>. آپ کوشرید بخار کا در داور تکلیف و عن و عند و عند کا بخرام بوتا - موعوظ بخارموه بخار والا - دیث سوعت و عث شدید <sup>د</sup>. آپ کوشرید بخار ب

شرح حدیث: سب سے زیادہ آ زمائش سے انبیاء کرام گزرتے ہیں اور جس کا تعلق امتدسے زیادہ ہوتا ہے اس کی آ زمائش زیادہ ہوتی ہیں۔رسوں کریم ٹائٹٹا کوشد بد بخار چڑھتا اور آپ مٹائٹٹا نے خود فرمایا کہ مجھے دوآ دمیوں کے برابر بخار ہوتا ہے۔انبیاء کیم السلام کی سزمائش اور تکلیف میں زیاد تی سے ان کے مراسبہ اور ارجات بلند ہوجاتے ہیں۔

علامه یکی رحمه امتد فرمات بین که مریض القد کی حمد اورا سکے شکر کیساته اپنے اہل خانه یا عیادت کر نیوالوں کے سامنے اپنے مریض کی کیفیت بیان کرسکت ہے مگرا مطرح کیاس میں تقدیر کاشکوہ اور ناراضگی کا پہلونہ ہو۔ (روضة الصالحیں: ۲۱،۲۵)۔ روصة المعتقیں: ۲ ،۲۸)

## حضرت سعدرضي اللدتعالي عنه كابياري كي كيفيت بتانا

٩١٥. وَعَنُ سَعَد نُن اسَىٰ وَقَاصٍ رَضِى اللَّهُ تَعَالَى عَنُهُ قَالَ جَآءِ بِى رَسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْه

وَسَلَّمَ يَعُودُنِي مِنُ وَجَعِ اِشْتَدَّ بِي فَقُلْتُ: بَلَغَ بِي مَاتَرِي وَاَنَا ذُوْمَالٍ، وَلاَ يَرِثُنِي اِلَّا ابْنَتِي وَذَكَرَ الْحَدِيْتُ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۹۱۵) حفرت سعد بن ابی وقاص رضی الله عند سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں سخت بیارتھ رسوں اللہ مگالگاڑا میری عید دت کے لیے آئے میں نے عرض کیا کہ میری تکلیف کی شدت دیکھ رہے ہیں اور میں مالدار آ دمی ہوں اور میری ایک بی بیٹی ہے جومیر اوارث ہے۔اس کے بعد پھر کمل حدیث ذکری۔ (متفق علیہ)

تخریخ صدیث (۱۵): صحیح السحاری، کتاب المرصی، باب قول المریص ابی وجع. صحیح مسلم، کتاب الوصیة ؟ باب الوصیة بالثلث .

کلمات صدید: یعودنی می و جع شندی <sup>۱۰</sup> میری شدید بیاری میرعیادت کے سے تشریف لیے۔ و جع ۱۰ ورو بیاری ، جمع و جاع.

شرح حدیث: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه شدید بیار ہو گئے اور امام بخاری رحمہ الله کی تشریح کے مطابق آپ مکہ کرمہ میں ججۃ الوداع کے موقعہ پر بیار ہوئے۔ رسول الله ظاہر الله عناقر الله الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عن الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله عناقر الله

## حضرت عائشهرضي الله تعالى عنه كاشدت مرض كوبيان كرنا

٩١٦. وغن النَّفاسِم بُنِ مُحَمَّدٍ قَالَ، قَالَتُ عَآئِشَةُ رَضِىَ اللَّهُ عَنُهَا وَارَأْسَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَلُ آنَا وَارَأْسَاءً وَذَكَرَ الْحَدِيثُ . رَوَاهُ الْبُحَارِيُ .

(۹۱۹) حضرت قاسم بن جگر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ ضی القدعنہ نے اپنی بیاری کی شدت میں کہا کہ ہائے میراسر۔ نبی کریم مُنافِقُوم نے فروویا کہ ہلکہ میں کہتا ہوں کہ ہائے میراسر۔اوراس کے بعد حدیث ذکری۔ (بنی ری)

شرح صدیث (۹۱۷): ابن ماجد کی ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی القد عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ خاتا کا ایک رات بقیع میں جنازہ کی شرکت سے واپس آئے اور میرے سرمیں در دتھا اور میں کہ رہی تھی کہ ہائے میر اسرت آپ خاتا کا ایک میں بھی کہتا ہوں کہ ہائے میر اسرت صدیث کا مقصود یہ ہے کہ مریض اسپنے مرض کی کیفیت کو بیان کرسکتا ہے اور اپنے مرض کی شدت کو بیان کرسکتا ہے۔ چنا نچہ حضرت عدیث رضی اللہ عنہانے رسول القد مختلفا کو اپنے مرض کی شدت کے بارے میں بیان کیا۔

(نرهة المتقين: ٢٨/٢ وتح الماري: ٣ ٥٦ ارشاد الساري: ٢١/٥٩٥)

النّاك (١٥٠)

## بَابُ تِعقِيلِ المُحُتَّصِرِ لَاللهِ إِلَّا اللَّهُ جِس كَى موت قريب بواسے لا الدالا اللّه كَي تنقين كرنا

\*\*\*

١ ٥ عَنْ مُعَادٍ رَضِي اللّهُ عَنْهُ قالَ : قال رسُولُ اللّه صلّى اللّهُ عَديْه وسَلّم "مَن كَانَ الْحِرُ كَلَامِه لا إلله اللّاللّهُ دَحَلَ الْحَنَّة" رَواهُ ابُو داؤ د و الْحَاكمُ وقال - صحِيْحُ الْاسْناد

(۹۱۷) حضرت معاذین جبل رضی امتد عنه ہے روایت ہے کہ رسول امتد ملاقیکم فرمایا کہ جس کا سخری کار سال الدایا امتد ہووہ جنت میں جائے گا۔ (بوداؤد،وھ کم ہے کم نے کہا کہ اس صدیث کی سندھیج ہے )

تخ ت مديث (۱۱۲): سس ايي داود، كد ب عدار، باب في سفيل

کلمات عدیده: حرک کلامه ای آخری کلام ای آخری کلام ای آخریت موری بیجد جمع حرون مونث حری جمع احراب شرح حدیده: تخری وقت میں جب آوی ای دنیا ہے رخصت ہور ہا ہو ور س کی زبان پر کلمہ طیبہ لا ایدار اللہ جاری ہو قوہ ای کے صدحب ایمان ہونے کی عدمت ہے اور اللہ کے فضل اور ایس کی رجمت سے جنت میں جائے گا۔ یا تو براہ راست جنت میں جائے گا۔ ورید امر جمراحت ای رویت میں ندکور ہے جو چھھای کے گا۔ ورید امر جمراحت ای رویت میں ندکور ہے جو حضرت ابو ہری ورضی متد عند ہے موقوق میں کہ جس نے وقت موت لا الدال اللہ کہا ہے کی دن ایس کا فائد کہ ورید بی کا دور ہو کی اللہ کہا دور کی کہ دن کی نہا ہے کی دن ایس کا فائد کر دیا گا۔ ورید بی کا دور کا اللہ کہا دور کی کہ جس نے وقت موت لا الدال اللہ کہا ہے کی دن ایس کا فائد کر دیا گا۔ ورید بی دن کی نہات کا فائد کر دیا گا۔

مد مدابن العربی رحمدامتد فره تے بین که س میں کوئی شک نہیں ہے کہ جس نے سخری وقت کلم طیبردا الداء اللہ کہا و وجنت میں جائے کا ۔ بشرطیکہ کداس کے گنوہ س کی میزان پرغالب نہ ہوں ایک صورت میں اس کا معاملداللہ کے ہاتھ میں ہے کدا گر جا ہے تو وہ ان گنا ہوں کی سر اس ورج ہے تو اس کے گناہ معافی فراد سے ورج ہے تو اس کے گناہ معافی فراد سے ورج ہے تو اس کے گناہ معافی فراد سے ورج ہے تو اس کے گناہ معانی خانہ دور صدہ المنتقب ۲۰۰۳ دنین معالمحس ۲۰۳۳)

موت کے وقت کلمہ تلقین کرنا

٩ وَعَنُ أَبِيُ سَعِيْدٍ الْمُحَدِّرِيِّ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
 " لَقَنُّوا مَوْتَاكُمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(۹۱۸) حضرت بوسعیدخدری رضی مندعندے روایت ہے کہ بے مردوں کولااردا، اللہ کی مقین کرو۔ (متفق علیه)

من مديث (٩١٨): صحيح مسم، كتاب الحمائز، بات تنقيل الموتى لا اله الا الله

كلمات حديث: لقواموتاكم: النالوگول كوجن كاموت كاوقت قريب بوتلقين كرور نف نعفيد (باب تفعيل) بالمشافية سجهانا، بنانا، ذكر كرناتا كدياد آجائيد.

شرح حدیث: جب کسی مریض کی موت کا وقت قریب آئے تو جولوگ اس کے پاس موجود ہوں انہیں کلمہ طیبہ لا الدالا اللہ پڑھنا چ ہے تا کہ مریض کوبھی خیال آ جائے اور وہ بھی کلمہ پڑھ لے۔اسے تلقین کہتے ہیں لیکن اس امر کا خیال رکھنا چاہیے کہ زیادہ کثرت نہ ک ج ئے ہوسکتا ہے کہ مرض کی شدت میں مریض کوگرانی ہواور نہ اسے بیا کہنا چاہیے کہتم بھی پڑھو۔

> علامه ابن العربي رحمه التدفر ات بين كة لقين موتى كايتكم ال فرمان البي مين وافل ب. ﴿ وَذَكِرْ فَإِنَّ ٱلذِّكْرِي لَنَفَعُ ٱلْمُؤْمِنِينَ فَي ﴾

"اوريادد باني كروكه يادد باني مؤمنين كي اليافائده مند ب-" (الذاريات: ٥٥)

اورسب سے زیادہ تذکیر باللہ کی آ دمی کو ضرورت ہوقت موت ہے کہ آخری وقت بھی اگراہے شیطان ا چک لے تو اس کے بعد تو عرصہ مہلت باتی نہیں رہا۔ (شرح صحبح مسم، لدووي: ١٩٤/٦ د روصة المنقیں: ٤٣١/٢)



المشاك (١٥١)

# بَابُ مَا يَقُولُه ' بَعُدَ تَغُمِيُضِ الْمَيَّتِ مرف ما يَقُولُه ' بَعُدَ تَغُمِيُضِ الْمَيَّتِ مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرف ما مرفق ما مرفق ما مرفق ما مرفق ما مرفق ما مرفق ما مرفق ما مرفق ما مرفق ما مرفق ما مرفق ما مرفق ما مرفق ما مرفق ما مرفق ما مرفق ما مرفق ما مرفق ما مرفق ما مرفق من مرفق ما مرفق مرفق ما مرفق ما مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق من مرفق

9 1 9. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهَا قَالَتُ دَحَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ آبِى سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَ بَصَرُه وَ فَاعُمْضَهُ ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ الرُّوْحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ" فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ اَهُلِهِ فَقَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ اغْفِرُ لِا بِي لَا تَدْعُوا عَلَى مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ اغْفِرُ لِا بِي لَا تَدْعُوا عَلَى مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ اغْفِرُ لِا بِي سَلَمَة وَارْفَعُ دَرَجَتَه وَي الْمَهْدِيِّيُنَ ". وَاخْلَفُهُ فِي عَقِيهِ فِي الْعَآبِرِيْنَ وَاغْفِرُلْنَا وَلَه اللَّهُ مَا الْعَالَمِينَ ، وَاخْلُفُهُ فِي عَقِيهِ فِي الْعَآبِرِيْنَ وَاغْفِرُلْنَا وَلَه اللَّهُ عَارَبُ الْعَالَمِينَ ، وَاخْلُفُهُ فِي عَقِيهِ فِي الْعَآبِرِيْنَ وَاغْفِرُلْنَا وَلَه اللَّهُ الْعَالَمِينَ ، وَاخْلُفُهُ فِي عَقِيهِ فِي الْعَآبِرِيْنَ وَاغْفِرُلْنَا وَلَه اللَّهُ الْعَالَمِينَ ، وَاخْلُفُهُ فِي عَقِيهِ فِي الْعَآبِرِيْنَ وَاغْفِرُلْنَا وَلَه اللَّهُ مَا اللَّهُ الْعَالَمِينَ ، وَافْسَاحُ لَه وَنَوْرُلَه وَنَوْرُلَه وَنُورُلُه وَيَوْرُلُه وَالْعَلَى اللَّهُ مُسُلِمٌ .

(۹۱۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ظافا ابوسلمہ کے پاس آئے ان کی آئیکھیں کھلی ہوئی تھیں ۔ آپ شافا کھا نے انہیں بند فرما و یا اور فرما یا کہ جب روح قبض کی جاتی ہے تو آئیکھیں اس کو جاتا ہوا دیکھتی ہیں ۔ یہ سن کر گھر کے پچھلوگ زور ہے رو نے گئے ۔ آپ ظافا کا نے فرما یا کہ اپنے لیے صرف بھلائی کی دعاء کروتم جو دعء کرتے ہوفر شتے اس پر آئیل کے تاب بند فرما یا کہ اپنے لیے صرف بھلائی کی دعاء کروتم جو دعء کرتے ہوفر شتے اس پر آئیل کے تاب بند فرما یا کہ ایک کہتے ہیں ۔ پھر آپ ظافر کا نے فرما یا کہ ایک مغفر ت فرما ہوا یہ یا فتہ ہوگوں میں اس کے درجات بلند فرما ہیں اس کے درجات بلند فرما ہوا ہوا کہ میں اس کے درجات بلند فرما ہوا ہوا کی میں اس کے چھے خلیفہ (دیکھ بھال کرنے والا) بن جا اور اے اللہ رب العالمین جہری اور اس کی مغفر ت فرما اس کی قبر کشا دہ فرما اور اسکی قبر کوروش فرما دے۔ (مسلم)

تخريج مديث(٩١٩): صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب في اعماض الميت والدعاء له اذا احتضر.

کلمات صدید: صدید : چیخوبیار و ارفع در حده می المهدیس : بدایت یافتد او اول می اس کادرجه باند فر مادت مهدیس ، مهدی کی جیخنا، و تا صده : چیخوبیار و ارفع در حده می المهدیس : بدایت یافتد او اول می اس کادرجه باند فر مادت مهدیس ، مهدی کی جمع یعنی بدایات یافته و هخص جس کی الاند تعالی حق کی طرف را به نمانی فرما نمیل و قد شد بصره . فاعمصه : اس کی آنکسی کهلی بوئی تخیس آپ تا این است بدفر مادیا - اعمض اغماضا (باب افعال) آنکه بند کرنا - و احد اعده می عقبه می الغابرین : آف والے زمانوں میں تواس کے پیچے اس کا قائم مقدم بوجا - الغابرین : غابر کی جمع باتی ، نده -

مرنے کے بعدروح کاجسم ہے ایک گناتعلق قائم رہتا ہے۔

شرح مدیث: حضرت ام سلمه رضی الله عنها کے پہلے شو ہر حضرت ابوسلمہ رضی الله عندانقال فرما گئے رسول الله نگافیا ان کے گھر تشریف لے گئے آپ نگافیا نے دیکھا کہ حضرت ابوسلمہ رضی الله عند کی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں۔ آپ نگافیا نے دنست مبارک سے ان ک آنکھیں بندفرہ دیں اور فرمایا کہ جب آ دمی کی روح نکلت ہے تو اس کی نگاہ اس کا تعاقب کرتی ہے کہ اس کی روح کہ ں ج رہی ہے۔ حافظ ابن مجرعسقلہ فی رحمہ القد فرماتے ہیں کہ ہیں تمیں سال سے اس صدیت پرغور کر رہا ہوں اور میں جس نتیجے پر پہنچا ہوں وہ ہیہ کہ
انسان کے سارے جسم سے روح نکل جاتی ہے اور آخر میں سر میں اور ستھوں میں رہ جاتی ہے تو جو روح نکل کر جا رہی ہوتی ہے اسے
مرنے والے کی آئکھیں دیکھتی ہیں اور جب پوری آئکھیں نکل جاتی ہیں تو سنکھیں اسی طرح پھٹی کی پھٹی رہ جاتی ہیں جیسے نہ ہوح جا ورک
رہ جاتی ہیں۔ اور بعض علاء نے میم مفہوم بیان کیا ہے کہ روح کا مرنے والے کے جسم سے یک نوع کا احدال باتی رہتا ہے اور بیا تصال
بالکید منتظع نہیں ہوتا اور روح جسم سے نگلنے کے بعد دیکھتی بھی اور شتی بھی ہے اور سلام کا جواب بھی ویتی ہے۔

ابن نجوهیثی رممالقدنے اپی کتاب شرح بمنهاج میں تحریر کیا ہے کہ پیجی اختال ہے کہ غبوم بیہو کہ جب روح نکل جاتی ہے قوت باصر ہ بھی نکل کراس کے پیچھے جلی جاتی ہے اور اس بناء پر آنکھ کی پتلی تفہر جاتی ہے اور مرنے والے کی شکل کریبہ استظر ہو جاتی ہے اور اس کراہت منظر کو دور کرنے کے لیے آنکھول کو بند کرنے کا حکم فرون گیا ہے نیز میاکہ جب سنکھ سے بصارت جاتی رہی تو اس کے کھے دیے کا و مدہ یہ تی نہیں رہا، اس لیے بھی مردے کی آنکھیں بند کرے کا حکم ہے۔

رسول القد طائع نظم نے امت کو تعلیم دی کہ جب کوئی عزیز قریب مرج ئے تو چیخ و بکا راور رونے کی بجائے دعاء کی ج ئے مرنے والے کے لیے بھی اور ان لوگول کے سے جو اس کے بیچھے اس کے لواحقین میں سے زندہ بیل کیونکہ اس موقعہ پر جب دعائے خیر کی جاتی ہے تو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ ای طرح جو ہوگ مرنے والے کے اہل خانہ سے تعزیت کے لیے جائیں وہ بھی مرنے والے اور اس کے لواحقین کے حق میں وعاء کریں۔ (شرح صحبح مسلم للمووی: ١٩٧، ٦ دنس العام حس ٣٠٥٥)



الغات (١٥٢)

# مَا يُقَالُ عِنُدَ الْمَيِّتِ وَمَا يَقُولُه وَمَنُ مَاتَ لَه مُ مَيِّتُ مِيتَ مَعَ عَنَدَ الْمَيِّتِ وَمَا يَقُولُه وَمَنُ مَاتَ لَه مُ مَيِّتُ مِي مِيتَ كَيْ يَاسَ كَيا كَلَمَاتَ كَبِينَ جَاكِينَ عِلَا عَنِي ؟

976. عن أمّ سلمة رضى اللّهُ عنها قالت: قال رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عليْهِ وسَلّم "إذَا حضر تُمُ الْسَويُض اوالْمَيّت فَقُولُو حَيُرًا، فانَ الْملائكة يؤمِنُونَ عَلَىٰ مَاتَقُولُونَ قالتُ اللّمَا مَاتَ أَبُوسُلْمة اتينتُ السَّمَى صلّى اللّهُ عَلَيْهِ وسَلّمَ فَقُلْتُ يَارَسُولُ اللّهِ، إنَّ أَنَاسِلَمَةَ قَدْمَات، قالَ: "قُولِيُ : اللّهُمَّ اعُفرلِيُ ولَله وَاعْمَدُ عَلَيْهِ وسَلّمَ فَقُلْتُ عَلَيْهِ وسَلّمَ فَقُلْتُ عَلَيْهِ وسَلّمَ فَقُلْتُ اللّهُ عَلَيْهِ وسَلّمَ فَوْ حَيْرٌ لَى منه ! مُحمّدا صَلّى اللّهُ عليْه وسَلّمَ وَاعْمَدُ اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه وسَلّمَ هَا عُقْمَى حَسنة " فَقُلْتُ فَاعْقسى اللّهُ مَنْ هُو حَيْرٌ لَى منه ! مُحمّدا صَلّى اللّهُ عليْه وسَلّمَ وَاعْمُ اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه وسَلّمَ هَا عُقْمَى اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه وسَلّمَ اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه وسَلّمَ اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه وسَلّمَ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه وَاقُولُونُ وَعَيْرُهُ اللّهُ عَلَيْه وسَلّمَ اللّهُ عَلَيْه وسَلّمُ وَاللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه وسَلّمَ اللّهُ عَلَيْه وسَلّمُ اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه السّمَالُ اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْه اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلْهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ الللّهُ عَلَيْهُ ال

﴿ ٩٢٠) حضرت اسمه بننی امتد عنبات دوایت بے کدوه بیان کرتی تین کدر مول الله طاقی فار ماید کی جب تم یک ریا مریض کے پاس و قواس سے اچھی بات کہو کیونکداس وفت تم جودے مکرتے ہوفر شنتے اس پر آمین کہتے تیں۔ ام سلمہ بیان کرتی میں کہ جب بو سمہ رضی مندعنہ کا انقاب ہو تو میں بی کر یم مختل کے پاس کی ورمیں نے مرض بیا کہ یدموں متدا بوسمہ کا انقاب ہو کیا۔ آپ محافظ کے فرمایا کیتم بیدی ویومود

" اللَّهم اغفرلي وله واعقبني منه عقبي حسنة "

"ا بالمداميري ورس كي مغفرت فرما ورمجصاس بيه بهته بدر عطافه ما"

اورائند تعالی نے مجھے اس سے بہتر بدل یعنی محمد رسوں القد طاقیا کوعطا فرمادیا۔ (مسلم نے اس حدیث کو س طرح روایت کیا ہے کہ جسبہ تم مریض یامیت کے پاس آؤ)

تر ته مديث (٩٢٠): صحبح مسلم، كتاب لحب از، بات ما يقال عبد المريض و لميت السن الى داؤد، كنات الجدائر، بات ما يستحب لا يقال عبد المبت من لكلام.

کلمات حدیث: و عقسی مده عفسی حسة ، اور مجھاس کی جگد بهتر صله عطافر مار عقسی المجھے وض یا بد میں ویر ۔ مشرح حدیق مشرح حدیق الله عنها نے بیان فر ماید کہ جب بوسمہ کا انقال ہوگیا تو میں نبی کریم کا فیٹا کی خدمت میں حضر ہولی تو آپ نے مجھاس دیا می کتھین فر ، نی اور دیا وقبول ہولی اور مقد تعالی نے مجھا بوسلمہ کی جگدر سول الله من فیٹا کو حصافر ہیں ۔ لینی مجھے بہترین صداور اچھ عوض مع فر ، یا۔ ابن ایمنیر رحمہ الله فر ہاتے ہیں کہ اس قدر بن فیر کی ہت ہے کہ بیت جھونا ساجمہ کہ جا جب وراس پر اتن بن کے کہ کی میں جھونا ساجمہ کہ جا جب وراس پر اتن بن کری گئیر مرتب ہوجائے اور اس کے ساتھ گن ہوں ہے مغفرت کا انعام بھی مل جائے۔

(سرح صحيح مستم سوءي ٥ ١٩٧)

\*\*\*\*\*

## جانی و مالی صدمه پرییدهاء پڑھے

971. وَعَنُهَا قَالَتُ سَمِعْتُ رَسُول اللهِ صَلَّى اللهُ عَليْهِ وَسَلَّم يَقُولُ ا "مَا مِنُ، عَنْدٍ تُصِيْبُه مُصِيْنَةٌ فَيَ قُولُ! إِنَّا لِللهِ وَإِنَّا اللهِ وَاجْعُونَ: اللَّهُمَّ اجِرُنِي فِي مُصِيْتِي واحْلُفُ لِيُ حَيْرًا مِنْها: إِلاَّ أَجرَه اللهُ تَعَالَى فِي مُصِيْتِي واحْلُفُ لِيُ حَيْرًا مِنْها: إلاَّ أَجرَه اللهُ صَلَّى اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَم فَاحُلْفَ اللهُ لِيُ خَيْرًا مِنْها قَالَتُ فَلَمَّا تُوفِقي البُوسلسةُ قُلْت كد امرى رشولُ اللهِ صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَم وَاهُ مُسْلِمُ اللهُ عَنْهُ وَسَلَم وَاهُ مُسْلِمُ

( ۹۲۱ ) حضرت ام سلمدرضی القدعنها ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ مُلَقِیْظُم کوفر ہاتے ہوئے سنا کہ جے کوئی مصیبت پہنچے اور وہ کہے کہ

`` اما لله واما اليه راجعون اللهم اجربي في مصيبتي واحلف لي حيرا ممها ''

'' ہم ابتدی کے میں اوراس کی طرف لوتے والے میں ےابتد مجھے میری مصیبت میں اجرعطافر مااوراس کی جگہ بہتر بدلہ عطا رب

حضرت امسمه ربنی متدعنبا بیان کرتی میں کہ جب اوسمہ رضی متدعنہ کا انتقاب ہو گیا تو میں نے اس طرح دعاء کی جس طرخ رسول امتد ملاکھائے مجھے شمرفر مایا تھا۔ التد تعال نے مجھے اوسلمہ سے بہتر یعنی رسول امند ملاکھا کا کوعطافر مادیا۔ (مسلم)

تر ت مديث (۹۲۱): صحبح مسده كتاب بحداثر، باب ما بعال عبد لمصيبة

كلمات مديث: و حدف: اس ي بهتر عض عطافر ما وحدف له: بدروينا، صلدوينا

شرح حدیث دنی کی ہرشے املد کی متیت ہے، ہوری جائیں بھی اسی کی ملک ہیں اور جوشے کسی کی ملک ہوتو ، لک کواختیار ہے جب چ ہے واپس سے لے۔اس سے علیم فر مائی کہ جب ہمیں جن و ، س کا کوئی نقصان ہو یا کوئی مصیبت سے تو ہم یہ ہیں ہم اللہ کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف موضے واسے ہیں۔اس حقیقت کو سمجھنے والما اور اس کواپنے دل میں بائزیں کر بینے والاسی بھی مصیبت میں صبر کا دامن چھوڑ کر جزع وفزع میں مبتلانہ ہوگا۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

﴿ ٱلَّذِينَ إِذَا أَسَىتُهُم مُصِيبَةٌ قَالُوۤ أَإِنَا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَجِعُونَ ﴿ أُولَتِهِ عَلَيْهِمْ صَلَوَتُ مِن رَّبِهِمْ وَرَحْمَدُ وَأُولَتِهِمْ صَلَوَتُ مِن رَّبِهِمْ وَرَحْمَدُ وَأُولَتِهِ مَ كُمُ ٱلْمُهْ تَدُونَ ﴾

'' ایسےلوگ کہ جب ان کوکوئی مصیبت پینچتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم امتد بی کے میں اور اس کی طرف لو منے والے ہیں یسے لوگوں پرعنایتیں ہیں اپنے رب کی اور اس کی مہر بانی اور بہی لوگ سیدھی راہ پر ہیں۔'' ( لبقرۃ ۱۵۶)

حضرت امسلمه رضی الله عنها فر اتی میں کدابوسلمه رضی الله عنه کا انتقال ہوگیا تو میں بید عارز ها سرتی تھی اور نی اوا قع الله تعالی نے مجھے

ابوسمہ ہے بہترصدعطا فر مایداور مجھےابوسلمہ کی جگہ سول اللہ مُظَّفِيْرُمْ مل گئے۔

(شرح مسلم لللووي: ٣/٩٥] روصة المتقيل: ٢/٣٥)

# بچه کے انقال پر صبر کابدلہ 'بیت الحمد' ہے

٩٢٢ وَعَنُ ابِى مُوسى رَضِى اللّهُ عَنُهُ انَّ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا مَاتَ وَلَدُ عَبُدِى؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمُ، فَيَقُولُ : قَبَطْتُمُ ثَمَرَةَ فُوَاده؟ وَلَدُ عَبُدِى؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمُ، فَيَقُولُ : قَبَطْتُم ثَمَرَةَ فُوَاده؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمُ، فَيَقُولُ : قَبَطْتُم ثَمَرَةَ فُوَاده؟ فَيَقُولُونَ: خَمِدَكَ وَاسْتَرُجَعَ، فَيَقُولُ اللّهُ تَعَالَىٰ: اِننُوا لِعَبُدِى اللّهُ تَعَالَىٰ: اِننُوا لِعَبُدِى اللّهُ تَعَالَىٰ : اِننُوا لِعَبُدِى اللّهُ تَعَالَىٰ : اِننُوا لِعَبُدِى اللّهُ تَعَالَىٰ : اِننُوا لَعَبُدِى اللّهُ تَعَالَىٰ : اِنهُ اللّهُ تَعَالَىٰ : اِنهُ اللّهُ عَلَيْ وَقَالَ حَدِيْتٌ حَسَنٌ .

(۹۲۲) حضرت ابوموی اشعری رضی مقدعند ہے مروی ہے کہ رسوب اللہ مُلَاقِح نے فرمایا کہ جب کس اللہ کے بندے کا بچہ وفت پاتہ ہے وہ نستین اپنے فرشتوں ہے فرہ ت بین کہ ہم نے میر ہے بندے نے بچے کی روح قبض کر ں وہ ہے ہیں کہ ہاں تو اللہ تعالیٰ فرہ تے ہیں کہ ہم نے اس کے دس کا تمر ہے ہیں ہیں ہیں ہے بین کہ ہم نے میں میر ہے بندے نے کیا ہم ؟ فرشتے کہتے ہیں کہ اس نے آپ کی حمد بیان کی اور انا مقد پڑھی۔ اللہ تعالیٰ فرہ تے ہیں کہ میر ہے بندے کے سے جنت میں گھر بند دواور اس کا نام ہیت الحمد رکھ دو۔ (تر ندی ،اور تر ندی ،اور تر ندی ہے کہ کہ بیاصد یہ شسن ہے)

تخ تخ مديث (٩٢٢): الحامع لسرمدي، واب الحيائر، باب قص المصيبة إذا حتسب

کلمات عدیث: تمرة فواده ال کے دل کا پیل، اس کا ٹمر قلب۔ اس کے جگر کا نکزا۔ فواد دل جمع فقدہ انسرہ ایکال بمیوہ جمع انسار۔ جمع انسار۔

شرح صدیمہ: اللہ تعالی کے انسان پر ہے تھر حسانات ہیں، زندگی کا ایک سانس اس کی نعمت ہے ، ال واولا داس کا دیا ہوا عطید ہیں۔ وہ ہر شے کا مالک وہ اگر کسی کوکوئی شے دے کرو پس ہے لیو جس کی تھی اس نے لیا تو جزع وفزع کا کیا مقد م؟ با اس کسی بندے کے بچے مرج نے اور اس کی موت پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے اور ان مقد پڑھ کر صبر کرے تو اس کے لیے جنت میں ایک گر تقمیر کیا جائے گا اور س کان م بیت الحمد ہوگا۔ اس رنج و فئم کے موقع پر مند کے بندے ندک حمد بیان کی تو اس کے صدیم سے والے انع م کانا م بھی بیت الحمد ہوگا۔ ( محمد الاحد دی کا ۲۰ روضہ المتعبی ۲ ۲۵۰ دیل العد میں سے ۲۳۰)

## اولاد کے انقال پر صبر کابدلہ جنت ہے

٩٢٣. وَعَنْ ابِي هُمرِيُرة رضِي اللّه عَنْهُ انَ رَسُول اللّهِ صلَّى اللهُ عليُهِ وسلَم قال يقُولُ النَّهُ تعالى مَالِعَبُدِى الْمُؤُمِنِ عِنُدِى جَزَآءٌ إِذَآ قَمَضُتُ صَفِيَّهُ مَلُ أَهُلِ الدُّنُيَا ثُمَّ احْتَسَبِهُ الّا الْحَنَّة رواهُ الْبُخارِيُ (۹۲۳) حفرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے روایت ہے کہ رسول امتد عُلِقَائِم نے فر ، یا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فر ، یا کہ میر ہے پاس س بندے کے لیے جنت کے سواکوئی جزانہیں ہے جس کی میں محبوب شنے واپس بے لول اور اس پر وہ ثواب کی نیت سے صبر کرے۔ ( بخاری )

مر الله تعالىٰ . صحيح المخارى، كتاب الرقاق، باب العمل الذي ينتعي به وحه الله تعالىٰ .

کلمات مدیث: ،حسنبه: اجرک امیدکی اثواب کی امیدرگی - احتساب (باب افتعال) کسی کام کے وقت اجرو اثواب کی اورالله کے یہال جزاکی امیدر کھنا۔

شر**ح حدیث:** بیصدیث قدی ہے اللہ تق کی ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر میرے بندے کا کوئی محبوب اور پیاراوفات پا جائے تو خواہوہ اول دہوباپ ہو یا ماں یا عزیز واقد رب ہواوروہ اس پراللہ کی رضا کی خاطراوراس کے یہاں علنے والے اجرو ثواب کی امید میں صبر کرے تو اس کی جزاجنت ہے۔ (روضة المتقیں: ۲۸۳۲ دلیل العالمدین: ۳۹۱/۳)

#### رسول الله ظالم كنواسه كانقال كاواقعه

٩٢٣. وَعَنُ أُسَامَةَ بُنِ زَيُدٍ رَضِى اللَّهُ عَنُهُمَا قَالَ: اَرُسَلَتُ اِحُلَى بِنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيُهِ وَسَـلَّـمَ اِلَيُهِ تَدُعُوهُ وَتُخْبِرُهُ أَنَّ صَبِّيَالَهَا. اَوِابُنَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ لِلرَّسُولِ: "اَرُجِعُ اِلْيُهَا فَاخْبِرُهَا اَنَّ لِلْهِ تَعَالَى مَااَخَذَ وَلَهُ مَااَعُطَى وَكُلَّ شَيْمَ عِنُدَه بِاجَلٍ مُسَمَّى فَمُرُهَا ، فَلْتَصْبِرُ وَلْتَحْتَسِبُ ' وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِثِ ، مُتَّفَقَ عَلَيْهِ .

(۹۲۲) حضرت اسامہ بن زیدرضی القد عنہ ہے دوایت ہے کہ رسول اللہ عناقط کی صاحبز او نیوں میں ہے کسی صاحبز اوی نے پیغ م جیج کرآپ عناقط کی کو بلوایا اور اطلاع بیجوائی کہ ان کا کوئی بچہ یہ بیٹا موت کی آغوش میں ہے۔ رسوں اللہ عناقط کی نیغام لانے والے سے فرمایا کہ واپس جاؤاور کہو کہ جواللہ نے واپس لے لیاوہ بھی اس کا ہے اور جواس نے عطافر مایا وہ بھی اس کا ہے، اس کے پاس برشے کا ایک وقت مقرر ہے۔ اسے کہو کہ صبر کرے اور اللہ کے یہال ملنے والے اجرکی امیدر کھے۔ (متفق علیہ)

مرية ( المرية المرية على المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المرية المر

صحيح مسمم، كتاب الجمائز، باب البكاء عبي الميت.

کلمات حدیث: احل مسسی: وقت مقرر جوند ذرا آ گے سرک سکتا ہے نہ پیچھے ہٹ سکتا ہے۔ دنیا میں ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے بلکہ پوری دنیا کا ایک وقت مقرر ہے۔ باک ہوتی ہوتی ہوتی ہوتی ہوتی ہوتی ہوتی ہے بات ہاتی ہوتی ہوتی ہے یا ہے باتی روک سکے یا ہے باتی رکھ سکے۔ یا اس کی بقاء کی مدت میں اضافہ کر سکے۔

شر**ح مدیث**: حفرت زینب رضی الله عنها کے کسی بچہ کی موت کا وفت قریب تھا انہوں نے آپ مُلَّقَامِ کے باس کسی کو بھیجا کہ آپ

سو بھی کا اطلاع وے ور آپ ملاکی کو بود کے ۔اس پر آپ ملاکی نے قاصد کوفر مایا واپس جا کر کہوکہ ہر چیز اللہ کی ملکت ہے وہی ویتا ہے وہی ویتا ہے وہی زندگی عط مرتا ہے وہی وہ رتا ہے وہی رتا ہے وہی ہر شئے کی ایک مدت مقرر کر رکھی ہے جو ل جی وہ مدت پوری ہوئی س شئے وہی بیتا ہے وہی زندگی عط مرتا ہے وہی ہر شئے کہ اس ایس میں کو فتہ کوئی روک سکتا ہے اور خالی است ہے اس لیے سے جا ہے کہ میں کر سے وہ سال میں اجری امید رکھے ۔

میں دیٹ سے پہلے وہ بالصر میں گزر چک ہے۔ (روصة مصل ۲ ۲۲۷ ے دبین الصافحی سے ۳۲۷)



طريق السالكين اردو شرح رياض الصالعين ( جلد دوم )

اللبّاك (١٥٢)

## جَوَازُ الْبُكَآءِ عَلَى الْمَيَّتِ بِغَيْرِ نَدَبٍ وَلَا نِيَاحَةٍ توحة خوانى اور چيخ و پکار کے بغیر مرنے والے پررونے کا جواز

اَمَّا النِّيَاحَةُ فَحَرَامٌ وَسَيَاتِي فِيُهَا بَابٌ فِي كِتَابِ النَّهُي، إِنْ شَآءَ اللَّهُ تَعَالَىٰ وَاَمَّاالُبُكَاءُ فَجَاءَ ثَ اَحَادِيُتُ بِالنَّهُي عَنُهُ وَاَنَّ الْمَيِّتَ يُعَذِّبُ بِبُكَاءِ اَهُلِهِ وَهِى مُتَأَوَّلَةٌ مَحْمُولَةٌ عَلَى مَنُ اَوْصَى بِهِ وَالنَّهُى إِنَّمَا هُوَ عَنِ الْبُكَآءِ الَّذِي فِيْهِ نَدُبٌ اَوُنِيَاحَةٌ: وَالدَّلِيُلُ عَلَىٰ جَوَازِ الْبُكَآءِ بِغَيْرِ نَدُبٍ وَلانِيَاحَةٍ اَحَادِيُتُ كَثِيْرَةٌ مِنْهَا:

مرنے والے پرنوحہ کرنا حرام ہے اس موضوع پر ان شاء اللہ کتاب النہی میں ایک منتقبل باب آئے گا۔ رونے کی ممانعت کے بارے میں بھی متعدد احادیث مروی ہیں، یبھی ہے کہ گھر والوں کے رونے سے میت پرعذاب ہوتا ہے۔ اگر چداس کی تاویل کی گئی ہے اور اسے رونے پیٹنے کی وصیت پرمحمول کیا گیا ہے غرض بغیر نوحہ اور بغیر چیخ و پکار کے رونے کے جواز میں متعدد احادیث موجود ہیں جن میں ہے بعض یہ ہیں:

#### حضرت سعد بن عباده رضى الله تعالى عنه كانتقال بررسول الله مَالِيَّا كا آبديده مونا

9 ٢٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِى اللهُ عَنهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ سَعُدَ بُنَ عُبَادَةً وَمَعَهُ عَبُدُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ سَعُدَ بُنَ عُبَادَةً وَمَعُهُ عَبُدُ اللهِ مَن عَبُدُ اللهِ مَن عَرُفٍ وَضَى اللهُ عَنهُمُ اللهُ عَنهُمُ اللهُ عَبُهُمُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكُوا : فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكُوا : فَقَالَ: "الْاتَسُمَعُونَ إِنَّ اللهُ كَايُعِ وَسَلَّمَ بَكُوا : فَقَالَ: "الاَتَسُمَعُونَ إِنَّ اللهَ لاَيُعَدِّبُ بِهِ لَمْعِ الْعَيْنِ، وَلابِحُزِّنِ الْقَلْبِ، وَلِكِنُ يُعَدِّبُ بِهِلَا اوُ يَرُحَمُ " وَاَشَارَ الى لِسَانِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(۹۲۵) حفرت ابن عمرضی امتدعنهما سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ خاتی اسعد بن عبادہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے آپ خاتی است کے ساتھ حفرت عبد الرحمٰن بن عوف حضرت سعد بن وقاص اور حضرت عبد الله بن مسعود رضی الله عنهم بھی تھے۔ رسول اللہ خاتی کی آپ خاتی کی آپ خاتی کی آپ خاتی کی آپ خاتی کی آپ خاتی کی آپ خاتی کی آپ خاتی کی آپ خاتی کی آپ خاتی کی آپ خاتی کی آپ خاتی کی آپ خاتی کی آپ خاتی کی آپ خاتی کی آپ خاتی کی آپ خاتی کی آپ خاتی کی آپ خاتی کی آپ خاتی کی آپ خاتی کی آپ خاتی کی آپ خاتی کی آپ خاتی کی آپ خاتی کی آپ خاتی کی اور آپ خاتی کی اور آپ خاتی کی اور آپ خاتی کی خرف اشارہ فرمایا۔ (متفق علیہ)

تخ تك مديث (٩٢٥): صحيح البخارى، كتاب الحسائز، باب البكاء عد المريض. صحيح مسلم، كتاب

الجنائز، باب البكاء على الميت .

كلمات حديث: الحرن: رخ غم حزير: مُمكِّين بحت حرناء.

شرح حدیث: اسلامی شریعت میں مواخذہ ن امور میں ہے جواخت ری ہون غیراخت ری امور برمواخذہ بیں ہے۔ عز برقریب ک و فات کاغم ہونا فسوں ہونا دے مملین ہونا ہئتکھوں ہے تنسوؤں کا بہدنکانا فطری مور میں اور غیرا فتنیاری میں ۔ میکن و حدَرنا، جیخ و یکار کرنا، م می جنوس بر یا لرنا ،سیندو بی برنا درایسے کلمات کہن کہ جس سے امتد تعالی کی تقدیر پراعتراض ہو یا شکوہ ہو ، یا القد تعالی کی شکری ہویہ سب اموراورای طرح ک دوسری با تیل جن سے متداور ملدے رسول ملکی خان فرمایا ہے ن پرمواخذہ ہے۔

رسول کریم ملکافی بہت نرم دل اور پنے اصحاب سے بہت محبت کرنے دائے تھے آپ ملکی محضرت سعد بن عبادہ بنی ابتد عند ن عیادت کے پیےتشریف ہے گئے توان کی بیار کاور تکلیف دیکھ کرآپ ملاگھ ایر کر پیرطاری ہو گیااور آپ کوروتا دیکھ کرسی بہرام بھی رو نے لگے کے مظافرات ارش دفرمایا کہ محکموں ہے نسو بہنگلیں یا دل ممکین ہوج ہے تواس پرمواخذ ہنیں مو خذہ زبان سے نگلنے ساتھمات یرے کہانسان اس سے ملدکی حمدوثن مکرتا ہےا ناللہ پڑھتا ہے یا اس ہےا ہے کلمات نکلتے ہیں جونا شکری ورتقد ہر پراعتراض کے ہوں تو ان پرمواخذہ ہے۔صبروشکراورحمد کرنے وا ول پراللہ تھالی رحم فرائے گا ورناشکری کے کلمات کہنےوا ول پر ورنوحہ کرنے و ول پراللہ تارا<mark>ش بمولاً د (فتح</mark> لماري: ٧٨٠ ـ روصة المتقس ٢١ ٤٣٧ ـ ديل عالحيس ٣٦٤ ٣٠)

#### رشته داروں کی موت پر آنسو جاری ہونا

٩٢٧ وَعَنُ أُسَامَةً بُن زَيْدٍ رَضِي اللَّهُ عِنهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عِنيُهِ وسنَّم رُفع اليه أن ابْنته وهُو هِي الْمُوْتِ فِقاصِتْ عَيْنَا رَسُولَ لَلَّهِ صِلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسِلَّم، فقال له سَغَدٌ ماهذا يارسُول الله؛ قال. هذه رحُمةٌ جعَلها اللَّهُ تعالى فِي قُنُوب عبايده، وإنَّمَا يرُحمُ اللَّهُ مِنْ عباده الرُّحمآء . (مُتَعقّ عنيه) ( ۹۲۶ ) حضرت سامدین زیدرضی امتر علمات روایت ہے کہ رسول الله مانظ کے پاس سپ کی صاحب او کی کابین حوم ن و القداياً ميارسورامند مُلْقِيْمٌ كَ مُنْهُول سے "موبهد فكارحفرت معدے فرماييارسورامند بيار؟ آپ مُلْقِيمٌ نے فرمايا كه يه رحمد ل ہےجو بقدنے بے بندوں کے دول میں ود بعت فر مائی ہے اور بقد تعان اپنے رحمد بندوں بی پر رحم فرما تا ہے۔ (متفق عید) م المراع الميا المراع الما المراع الما المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المراع المر مسلم، كتاب الجدائر، باب للكاء على لميب .

كلمات حديث: وعصت عبد رسول الله ١٠ آپ الله كرونو را تكمول ي أسوبه فكار

**شرح حدیث:** حضرت زینب رضی القدعنها کے صاحبز ادے مرض اموت میں تھے انہیں دیکھ کررسول بقد طاقع کم سنگھوں ہے - نسو بہیہ نکلے۔ حضرت سعد نے سنفسار فرمایا کہ یا رسوں اللہ بیاکیا؟ رسول امتد خلافا نے فرمایا کہ امتد تعالیٰ نے نووا سینے بندوں کے دول میں رحمد لی رکھی ہے۔ ورکس کی موت کے وقت رحمد لی کے جذبات سے متاثر ہوکر آنسوؤں کا بہدنگانا اور ول کاممکین ہو جا امنع نہیں ہے، بكه بية عين رحمد لى كاتقاضا باور بقدر حيم باوروه الي بندول ميل سان پررهم كرتا ب جودوسرول پررهم كرت ميل ـ

(فتح لدري ۷۷۰ ۱۰ یشر ح صحبح مستم سوه ي ۲۰۰ ۲۰۰)

## حضرت ابراجيم رضى الله تعالى عنها كي موت يررسول الله مُلَايَّا كأغم

9 ٢٧. وعَنُ انْسِ رَضَى اللَّهُ عَنْهُ انَّ رَسُول اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْهِ وَسَلَّم ذَحَل عَلَى الله ابْرَاهيُم رَضِى اللهَ عَنْهُ وَهُو يَخُودُ بِنفُسه فَجَعَلْتُ عَيْنا رسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلّم تذرفان فقال له عَنْهُ اللهُ عَنْهُ وَهُو يَخُودُ بِنفُسه فَجَعَلْتُ عَيْنا رسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلّم تذرفان فقال له عَنْدالرَّحُمْنِ بُنُ عَوْفٍ وانت يارسُولَ اللهِ اللهِ اللهِ عَنْهُ و إِنّه اللهِ عَنْهُ اللهُ عَلْهُ وَلَا اللهِ عَنْهُ اللهُ عَنْهُ وَلَهُ اللهُ 
(۹۲۷) حفرت انس رضی امتد عنہ ہے۔ وایت ہے کہ رسوں لتد نظافی اپنے صاحبر اوے حفرت ابر ہیم رضی التد عنہ کے پاس پنچ وہ اس وقت ب دم تھے۔ رسول للد مثالی کی آنکھیں ہے لیس حفرت عبد الرحمن بن عوف رضی التد عنہ نے حرض میا یا رسوں للد آپ بھی ؟ آپ مالی کے آنکھیں ہے چر آپ کو دو ہارہ '' نسوا گئے اور فر مایا ہے شک آنکھیں '' نسو بہاری ہیں اور د س منگین ہے وہ کی بات ہیں گئے جس سے بھار رب راضی ہواورا ہے براہیم اہم تیری جدائی پڑمگین بیں۔ (بنی ری اس حدیث کے جھے جھے کو مسلم نے راویت کیا ہے )

اس موضوع ہے متعلق صحیح حادیث بکٹرت اور مشہور ہیں .

**تُرْئُ عديث(٩٢٤)**: صحبح سحاري، كتاب الحيائر، باب قول ليبي بالك لمحروبول صحيح مسلم،

كتاب الفصائل، باب رحمة الصلياب والعيال والواصعة

كلمات حديث: وهو يعود بلقسه وه سوقت الى جان درني تقاده اس وقت برم تقد

شري حديث: . . رسوں اللہ مظفظ كے صاحبز او بے حضرت ابرائيم رضى الله عندا بنى مرضعہ كے پاس نتھا وران كى عمر وقت و ف ت سومہ ستر ہو ، وقت ، وقت و ف ت سومہ ستر ہ ، وقت دخترت ابرائيم رضى الله مظفظ ابوسيف كے گھر تشريف لے كئے جو مرضعہ كا شو برتھا اور آئن كركى اس كا بيشرق ، جب رسول الله مظفظ و بہد نظے پنتے ہو اس وقت حضرت ابرائيم رضى الله عند سب رضى الله عند برسول الله مظفظ ہے ۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضى الله عند ب عرض كيا يا رسول الله آپ بھى؟ ورجب و وانقل كر گئے تو رسول الله مظافظ پھر رو نے گئے ۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضى الله عند ب عرض كيا يا رسول الله آپ بھى؟ آپ مظافظ نے فر مایا كہ بيتو رحمہ ہى ہے جو الله نے بندوں كے دول بيل وديعت فر مائى ہے سرونے كو سرونے پر قيائن تبين كيا جو سكا جس سكا جس سے منع كيا گيا ہے اور وہ رو تا ہے جو بين كے طور پر ہود كھلا و سے كے طور پر ہوا دراس ميں چيخ و پھارا درا ہے مورشا مل ہوں جن سے شريعت نے منع فر ما يا ہے ۔ جورونا ہر مزاور روا ہے وہ تو بيہ ہے كہ شدہ سے ثم ہے آنسو بہنگليں اور دل آزر دہ ہو جائے۔

(فتح الباري ٢ ٧٧٨/١ سرح صحيح مسلم لللووي : ٦٠ ١٥ ـ روضة المتقيل ٢ - ٤٤٠ دليل الفالحيل ٣ ٣٦٥)

نست (۱۵٤)

## اَلْکُفُ عَنْ مَا يُرْی مِنَ الْمَبَّت مِن مکرُّوهِ م**يت کی کوئی نا گوار بات د کيم کراسے ذکرکرنے کی ممانعت**

٩٢٨ عن الله والله صلى الله عليه والله صلى الله عليه وسلم ترسُول الله صلى الله عليه وسلم ترسُول الله صلى الله عليه وسلم قال ! من عسل ميّنا فكتم عليه غفر الله له ارْبعيْن مرّة "رواه الحاكِم وقال صحيح على سرط مُسلم.

(۹۲۸) رسول الله طالقط کے موں حضرت اور فع سم بنی الله عندے رہیت ہے کہ رسول لله طاقط نے فولا ہے جس کے میت کونسل دیا اور اس کی نگر الله تعلق ہے ایک الله تعلق ہے کی الله تعلق ہے کی الله تعلق ہے کہ سم کی شرط کے مطابق تھے ہے ) سے کہ مسلم کی شرط کے مطابق تھے ہے )

تخ ت*ن حديث* (۹۲۸): مستندر شدا كه، كتاب العدار.

کلماتِ حدیث. صحبہ عبد اس پر پھپیا، س کی پردہ وِٹی کی اس کا ُونَ حیب دیکھ کرسے بیان نہیں کیا۔ کتبہ کشب کسب (باب نمر) وشیدہ کرنا، چھپانا۔

شري حديث. جو شخص مردے وضل دے اوراہ مردے کے عیب یا کسی نا گوار بات کی احدیث ہوجے مثل چرے کی سیای یا چرے پرخوف ک آتا ریا خلتی برصورتی وغیرہ وروہ اس بات کو چھپائے ورسی ہے بیان نہ کر ہے وائلہ تعالی اس کی چالیس مرتبہ مغفرت فرما میں ہے۔ نی جو کناہ ای اے چائے مرتبہ یا ہو کا وہ چائیں گانہ معافی نے فرما وی ہے۔ مند حمد بن طنبی میں معفرت عائشہ رہنی اللہ عنب ہے مروک ہے کہ جس نے میت کوشل دیا اور اس کے بارے میں مانت داری برتی اور اس کی کوئی ایک بات جو اس میں ہو فشا نہیں کی وہ روز قیامت ایسا مشے گا جیسے اس کی مان نے اسے می وقت جنا ہواور ای سے ارش دفر مایا کہ جنزے کوشس وہ شخص وے جومرنے واس ہے تے رہیں ترین رشتہ رکھتا ہو ہیں شخص منس و میں انت اور ورع کا کوئی حصد میں ہو۔

(روصه منفس: ۲ ۲ کای برههٔ منقبل ۲ ۳۵)



ئناك (١٥٥)

الصَّلوٰةِ عَلَىٰ الْمَيَّتِ وَتَشِيبُعِهِ وَحُضُورُ دَفُنِهِ وَكَرَاهَةِ اِبِّبَاعِ النِّسَآءِ الْجَنَائِزَ مِي مَا يَجْنَازِ مَا مَيت كَى ثَمَا يَجْنَازُهُ مِنَاءُ حَالَا مِيت كَى ثَمَا يُجْنَازُهُ مِنَاءُ مَا تَصْوَاءُ مَا مُعْدُوا مِنْ مَا مُعْدُوا مِنْ مَا مُعْدُوا مِنْ مَا مُعْدُوا مِنْ مَا مُعْدُوا مِنْ مُعْدُولُ مَنْ مُعْدُولُ مُنْ مُولُولُ مَا مُعْدُولُ مَا مُعْدُولُ مِنْ مَا مُعْدُولُ مِنْ مُعْدُولُونُ مُنْ مُعْلَمُ مُعْدُولُونُ مُنْ مُعْلَمُ مُعْلَمُ مُعْلَمُ مُعْلَمُ مُعْلَمُ مُعْلِمُ مُعْلَمُ مُعْلِمُ مُعْلَمُ مُعْلَمُ مُعْلَمُ مُعْلَمُ مُعْلَمُ مُعْلَمُ مُعْلَمُ مُعْلَمُ مُعْلِمُ مُعْلِمُ مُعْلِمُ مُعْلَمُ مُعْلِمُ مُعْلَمُ مُعْلِمُ مُعْلِمُ مُعْلِمُ مُعْلَمُ مُعْلِمُ مُعْلِ

جنازے کے ساتھ جانے کی فضیدت پہلے ہی بیان ہو چک ہے۔

## تدفين تك رہنے والے كا اجروثواب

9 ٢٩. عَنُ أَبِى هُرَيُرَةَ رَضِى اللّهُ عَنُهُ قَالَ! قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنُ شهِد الْحنازة حَتَى يُصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيْرًاظُ، وَمَنُ شَهِدَ هَاحَتَّى تُدُفَنَ فَلَهُ قِيْرًاطَانِ" قِيْلَ: وَمَاالْقِيْرَاطَانِ ؟ قَال: "مِثُلُ الْجَبِلِيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۹۲۹) حفرت ابو ہریرہ رضی القدعنہ ہے روایت ہے کہ رسول القد مُلَّقَوُّ نے فرمایا کہ جُوُّخص جن زے میں نمازِ جنازہ پڑھے جانے تک موجود رہا اسے ایک قیراط سے گا اور جنازے کے ساتھور ہا یہاں تک کہ اس کی تدفین ہوگئی اسے دو قیراط میں گے۔کس نے عرض کیا کہ دو قیراط کیا ہیں؟ فرمایا دو قیراط کیا ہیں؟ فرمایا دو قیراط کیا ہیں؟ فرمایا دو قیراط کیا ہیں؟ فرمایا دو تعظیم پہاڑوں کی مانند۔ (متفق عدیہ )

کلمات صدید: من شهد انحدره: جو جنازے بین شریک بوا، جو جنازه بین موجودر بار

شرح صدیث: جنازے میں شرکت کرنابہت بی اجروثواب کا کام ہے جو محض نماز جنازہ تک موجود رہے اسے ایک قیراط ملے گا ادر جو تدفین کے وقت تک موجود رہے اسے دو قیراط میں گے اور ہر قیراط ایہ ہوگا جیس کے نظیم پہاڑ۔ ملاعلی قاری ہر حمداللہ فرماتے ہیں کہ قیراط (Karrat) کا وزن چارجو کے مرابر ہوگا اور دراصل بیدینار کابار ہواں حصد ہوتا ہے۔

(متح الباري: ٧٤٦/١ روضة المتقير: ٢/٢٤٤)

# جناز ه و فن دونوں میں شرکت کا تواب

٩٣٠. وَعَنُه اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسُلِمٍ إِيْمَاناً وَاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَه عُ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا وَيُفُرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّه كَرُجِعُ مِنَ الْآجُرِبِقِيْرًا طَيُنِ كُلُّ قِيْرًاطٍ مِثْلُ أُحُدِ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثِثُمَّ رَجَعَ قَبُلُ اَنْ تُدُفَنَ فَإِنَّه كَرُجِعُ بِقِيْرًاطٍ . " رَوَاهُ الْبُحَارِيُّ . (۹۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللّذعنہ ہے روایت ہے کہ رسول اللّه مُلَّا اللّهُ عَلَیْ اللّهِ عَلَیْ ایکان کے ساتھ اور تواب کی سبت کے ساتھ کے ساتھ اور دفن کے جانے تک اس کے ساتھ رہاتو وہ جر سبت کے ساتھ کے دو قیراط لے کرلوٹے گا۔ ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جس نے جنازے کی نماز پڑھی اور تدفین سے پہلے لوٹ آیا تو وہ ایک قیراط لے کرلوٹ گا۔ جرقیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جس نے جنازے کی نماز پڑھی اور تدفین سے پہلے لوٹ آیا تو وہ ایک قیراط لے کرلوٹ کے اس کے دو قیراط لے کرلوٹ اور بخاری )

تخ تك صديث (٩٣٠): صحيح المحرى، كتاب الإيمان، باب تباع الحدارة من الإيمان

شرب حدیث: حدیث: حدیث مبارک میں فرمایا کہ جو محض ایمان اورا حساب کے ساتھ لینی یمان کے ساتھ اوراللہ کے بہاں اجرو تو اب کی امید کے ساتھ خالص رضائے اسمی کے لیے جنزہ کے ساتھ جلا اور جنازہ کے ساتھ رہاجنزہ کی نمیزاداء کی اور پھر تدفین میں موجود رہ اسے دوقیراط میں گے ہرقیراط احد پہاڑ کے مائند ہوگا ایک اور روایت میں ہے کہ اسکے لیے دوقیراط اجر مکھا جائے گاروز قیامت اس کی میزان میں ان دونوں میں سے کم وزن والا بھی احد پہاڑ کے مائند ہوگا۔

اورجس نے نماز جنازہ پڑھی اور تدفین سے پہنے چیا آیا تو وہ ایک قیراط لے کرلوئے گا۔ حافظ ابن حجررحمہ امتدفرہ تے ہیں کہ یہ قیراط اس کے لیے جو جنازہ میں شروع سے حاضر ہواور پھرنم ز جنازہ پڑھ کرجائے اور یہی محبّ الطہر ک کی رائے ہے۔

(فتح لباري. ١ ٢٦٤ ـ رشاد الساري ١ ١٩٦ ـ دين الفالحين: ٣٧٠)

## عورتوں کی جنازہ میں شرکت ممنوع ہے

١ ٩٣. وَعَنُ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِى اللَّهُ عَنُهَا قَالَتُ نُهِينًا عَنِ اتِبَاعِ الْجَنَآئِزِ وَلَمْ يُعَزَمُ عَلَيْنَا "مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَاهُ وَلَمْ يُشَدِّدُ فِي اللَّهُ عَنُهَا قَالَتُ نُهِينًا عَنِ اتَّبَاعِ الْجَنَآئِزِ وَلَمْ يُعَزَمُ عَلَيْنَا "مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَاهُ وَلَمْ يُشَدِّدُ فِي الْمُحَرَّماتِ.

( ۹۳۱ ) حضرت ام معیدرضی المدعنها سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ نمیں جنازوں کے سرتھ جانے ہے روک دیا گیا گرہم پرختی نہیں کی گئی۔ (متنق عدیہ)

یعنی ممانعت میں اس طرح تختی نہیں کی گئی جیسی محرمات میں ہوتی ہے۔

تركم مديث (٩٣١): صحيح السحاري، كتاب الحسائر، باب تباع السباء الحدائر صحيح مسم، كتاب الحمائر، باب نهى المساء عن انباع الحبائر.

كلمت صديد: ولم يعرم عسا بم يرشدت نبيل كي كل عرم عرماً (باب ضرب) يختداراده كرنا

<u>شرح حدیث:</u> حضرت ام عطید رضی الله عنها نے بیان فر ایا که رسول الله مالیگا کے زمانے میں صحابیات کو جناز ہ کے ساتھ جانے

ے منع کیا گیا لیکن اس ممانعت میں اتن بخی اور شدت نہیں جس قدر بحرہ مت میں ہوتی ہے۔عدامہ قرصبی رحمہ اللہ فر ماتے ہیں کہ مفہوم بدیے کی ورتول کو جنازے میں جانے سے منع کیا گیا ہے لیکن حرام قرار نہیں دیا گیا گویامی نعت تنزیبی ہے۔ بہر حال جمہور فقہاء کی رائے ہے۔ كيورتول كاجناز المساته على الممنوع بالراس بارے ميں ايك اور حديث بين رسول الله ماني أن فر ويا كه جنازے كے ساتھ و نے والی عور تیں اجر کے بچائے گناہ لے کر ہوٹی ہیں۔

ا، م بکل رحمه ابند فرماتے ہیں کہ خفی فقہ، ءاورا، م احمد اور جمہور علیء کے نز دیک عورتوں کا جنازے کے س تھ جانا مکر وہ تحریمی ہے کہ بیہ ے شرمفاسد پر منتج ہوتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نز دیک مکروہ تنزیبی ہے۔ ملامہ ابن امیر الحاج جوساتویں صدی ہجری کے آخرے میں ومیں سے ہیں، فرہ نے ہیں کہ جنازے کے ساتھ عورتوں کے جانے کی ممانعت کا پیاختلاف کمہ مکرو وقتح کی ہے یا تنزیمی، پیاس دور میں تھا جب ملت اسلامید کی خواتین شرک احکام کی پابند تھیں ،اب کسی کا اختلاف نہیں ہے سب کے نز دیک عورتوں کی جذزے میں شرکت ناجائز ہے۔ (فتح الباري ٣١٣،١٠ روضة المتقبل: ٤٤٣,٢ دليل انفالحيل: ٣٧١٣ روضة المتقس. ٢٧١٣)



المتاك (١٥٦)

# اِسْتِحْبَابِ تَكْثِيُرِ الْمُصَلِّيُنَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَجَعُلِ صُفُو فِهِمْ ثَلَاثَةً فَأَكْثَرَ جِنَازِكِي مُعَازِمِينِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَجَعُلِ صُفُو فِهِمْ ثَلَاثَةً فَأَكْثَرَ جِنَازِكِي مُعَازِمِينِ عَالَاتُهِ فَاكْثَرَ عَالِهِ جَنَازِكِي مُعَازِمِينَ عَالَاتُهُ فَأَكْثَرَ عَلَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّ

٩٣٢. عَنُ عَائِشَةَ رَضِى اللّهُ تَعَالَى عَنُهَا قَالَتُ قَالَ وَسُولُ اللّهِ صَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسلَمَ "مامِنُ مَيّتٍ يُصَلِّى عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلَغُونَ مِائةً كُلَّهُمْ يَشُفَعُونَ لَهُ ۚ إِلَّا شُقِعُوا فِيْهِ، رَوَاهُ مُسُلمٌ .

(۹۳۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہے روایت ہے کہ رسول اللہ تاکیکا نے فرہ یا کہ جس شخص کے جنازے کی نمی زمسلہ نوں کی ایک جماعت پڑھے جن کی تعداد سوتک پہنچتی ہواور وہ سب میت کی شفاعت کریں ان کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ (مسلم) تخریج صدیمٹ (۹۳۲): صحیح مسلم، کتاب لحسانر، رب من صبی علیہ میں سعو ہے،

کلمات صدیمین مین ان روه ،جماعت به شععه ۱۰ ان کی شفاعت قبول کی جب گریمنی ان کی طلب مغفرت کی دعا قبور کی جائے گی۔

شرح صدیمی: التد قالی کی پندوں پر عظیم رحمت اوراس کا بے شارفضل و کرم ہے کہ مسلم ن اپنے مسلم ن بھائی کی وفات ک بعداس کی مغفرت کی دعاء کرتے ہیں اوراللہ تعالی ان کی دعاء تجول فرما بیتے ہیں اور مرنے والے کی مغفرت فرہ ویتے ہیں۔اس صدیث میں سوکی تعداد کا ذکر ہے جبکہ اگلی صدیث میں چالیس کا ذکر ہے اور ایک اور صدیث میں تین صفول کا ذکر ہے۔ ممکن ہے کہ پہلے سوکی تعداد بیان ہوئی ہواور پھر دریائے رحمت جوش میں آیا تو چالیس تعداد ہوگئی اور فضل واقع ما ورزیادہ ہوا تو تین صفیل ذکر کی گئیں۔ قاضی عیاش رحمہ التدفر ہتے ہیں کہ ہرسہ احادیث سوالوں کے جواب میں ہیں ،ہرا یک جواب اس وقت کی من سبت اور ضرورت کے مطابق ہے۔ رحمہ التدفر ہوتے ہیں کہ ہرسہ احادیث سوالوں کے جواب میں ہیں ،ہرا یک جواب اس وقت کی من سبت اور ضرورت کے مطابق ہے۔ (دو صد استقیال کے 25 کے دیل الفاحین ، ۲ کس)

جنازہ میں جالیس آ دمیوں کی شرکت بھی باعث رحمت ہے

٩٣٣. وَعَنِ ابُنِ عَبَّاسٍ رَضِّى اللَّهُ عَنُهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رسُوُل اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ يَقُولُ. "مامِنُ رجُلٍ مُسُلِمٍ يَمُوَتُ فَيَقُومُ على جَنازَتِهِ اَرْبَعُونَ رَجُلاً لايُشُوكُون بِاللَّهِ شيئًا إلَّا شععهُمُ اللَّهُ فِيُهِ" (مَامِنُ رَجُلاً لايُشُوكُون بِاللَّهِ شيئًا إلَّا شععهُمُ اللَّهُ فِيُهِ" (وَاهُ مُسُلِمٌ.

(۹۳۳) . حفرت عبداللد بن عبس رضی اللد عنهما سے روایت ہے کدوہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ مُلَقِّعُم کوفر ماتے موئے سنا کہ جومسلمان آ دمی مرج کے اور اس کے جنازے میں ایسے چو لیس آ دمی نماز پڑھیں جواللہ کے ساتھ کی کوشر کیک ندھمبراتے ہوں اللہ تعالی میت کے حق میں ان کی دع کے مغفرت قبوں فر اللہ تعالی میت کے حق میں ان کی دع کے مغفرت قبوں فر اللہ ہے۔ (مسلم)

تخ تك مديث (٩٣٣): صحيح مسلم، كتاب المحنائز، باب من صلى عليه اربعور شمعوا فيه .

(شرح صحيح مسلم للنووي : ١٦/٧ \_ روضة المتقين : ٤٤/٧ ع ع \_ دليل الفالحين : ٣٧٢/٣)

لوگ كم مون توجنازه كى تين مفيس بنائي جائيس

٩٣٣. وَعَنُ مَوثَدِبُنِ عَبُدِ اللّهِ الْيَزَنَى قَالَ: كَانَ مَالِكُ بُنُ هُبَيُرَةَ رَضِىَ اللّهُ عَنُهُ إِذَا صَلَّى عَلَىٰ الْمُعَنَازَةِ فَتَقَالَّ النَّاسِ عَلَيْهَا جَزَّاهُمُ عَلَيْهَا ثَلاَ ثَةَ اَجُزَآءٍ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْجَنَازَةِ فَتَقَالً النَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنُ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلاَ ثَةُ صُفُونِ فَقَدُ اَوُجَبَ (الجنة) رَوَاهُ اَبُودَاؤَدَ، وَالتِّرُمِذِيُّ وَقَالَ! حَدِيثٌ حَسَنٌ.

(۹۳۲) مردد بن عبدالله برنی سے راویت ہے کہ دہ بیان کرتے ہیں کہ مالک بن مبیر ہ رضی الله عنه جب نماز جناز ہ پڑھاتے اورلوگوں کی جنازے میں حاضری کم دیکھتے تو آئیس تین صفوں میں تقسیم کردیتے اور فرماتے کہ رسول الله مُکلَّفَاً نے فرمایا کہ جس مرنے والے کی نماز جنازہ میں تین صفیں ہوں اس کے لیے جنت واجب ہوجاتی ہے۔ (ابوداؤد، ترندی اور ترندی نے کہا کہ حدیث سے)

ترتى مديث (٩٣٣): سسن ابى داؤد، كتاب السحنائز، باب الصفوف على الحنازه . الحامع للترمذي، ابواب

الحنائز، باب ما حاء في الصلوة على الحنازة والشفاء للميت .

كلات مديد: فتفال الناس عليها: جنازه من شركت كرف والول كى تعداد وللسمجاء

شري مديث: الله سبحان كاليخ مومن بندول براحسان عظيم اور رحمت بي بايال ب كدوه اليخ بندول كى دعاؤل سعمر في والله كي مغفرت فرما ويتم من بندول كي دعاؤل سعمر في والله كي مغفرت فرما ويتم بين بندوم و ما يكم مغفرت فرما و يتم بين بندوم و ما يكم مغفرت فرما و يتم بين بندوم و مناء كي منطور و بنت مين واعل فرما كين كي وضعه المتقين : ٢٤٤٧ و دليل الفالحين : ٣٧٣/٣)



اللبّنان (١٥٧)

## بَابُ مَايَقُرَأُ فِيُ صَلُوةِالُجَنَازَةِ نمازِجتازه ش كيايرُ حاجا يُحَ؟

بَابُ مَا يَقُراُ فِي صَلواةِ الْجَنَازَةِ يُكَبِّرُ اَرْبَعَ تَكْبِيُرَاْتٍ يَتَعَوَّذُ بَعُدَ الْاُولِيٰ ثُمَّ يَقُراُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، ثُمَّ يُكِبِّرُ الشَّائِيَة، ثُمَّ يُصَلِّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ: اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ الِ مُحَمَّدٍ وَالْاَفْضَلُ اَنْ يُتِمَّه وَقَوْلِهِ: كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ اِبْرَاهِيْمَ. إلىٰ قَوْلِهِ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ. وَلاَ يَقُولُ مَا يَفْعَلُه عَمَّدٍ وَالْاَفْضَلُ اَنْ يُتِمَّه وَقَوْلُ مَا يَفْعَلُه عَلَيْهِ وَالْاَفْضَلُ اَنْ يُتِمَّه وَقَاءَ تِهِمُ إِنَّ اللَّهُ وَمَلَيْكَعَه يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِي آلَايَة. فَإِنَّه وَاعْتِهُ صَلُوتُه وَاللَّهُ وَمَلَيْكَعَه يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِي آلَايَة. فَإِنَّه وَاعْتِهُ صَلُوتُه وَاللَّهُ تَعَلَىٰ اللهُ عَلَى النَّبِي آلَايَة. فَإِنَّه وَيَدُعُو لِلْمِيتَ وَلِلْمُسُلِمِينَ بِمَا سَنَذَ كُوه وَ مِنْ الْاَحَوْدُ اللهُ تَعَالَىٰ ثُمَّ عَلَيْهِ وَمِنْ الْحَدِيثِ اللهُ تَعَالَىٰ ثُمَّ عَلَيْهِ وَمِنْ الْحَدْقِ اللهُ تَعَالَىٰ ثُمَّ يَكَبِّر الرَّابِعَة وَيَدُعُو اللهُ تَعَالَىٰ ثُمَّ الْعَرْدُ النَّاسِ : لِحَدِيثِ ابُنِ آبِى اوْفَى الَّذِى سَنَذُ كُرُه وَ اللهُ اللهُ عَلَالُ وَامًا اللهُ وَاعَالَ اللهُ عَلَا اللهُ عَلَى اللهُ عَلَالُه وَالله وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ وَاللهُ عَلَالُهُ وَاللّهُ مَعَلَالُ وَالله وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ مَعْلَالًا عَلَاهُ وَاللّه وَاللّهُ وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَاللّه وَلَى اللّه وَاللّه وَالْ

نماز جنازة میں چارتئبیری کبی جائیں، پہلی تکبیر کے بعداعوذ باللہ کے بعد سورہ فاتحہ پڑھی جائے دوسری تکبیر کے بعد رسول ، مند مخالف پر جنازة میں چارتئبیری کبیر کے بعد رسول ، مند مخالف پر دروو پڑھا جائے اور کہ جائے اللہ مصلی علی محمد اور افضل بیہ کہ کماصلیت علی ابراہیم کہ کرآ خرتک بینی انک جمید مجید تک پڑھا جائے اور اس طرح نہ کرے جس طرح بہت سے عوام کرتے ہیں کہ ان السلہ و مسلال کت بصلون علی اللہ ی بڑھتے ہیں صرف اس آیت کے پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی ۔ تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے اور مسلمانوں کے لیے دعاء کی جائے جس کے بارے میں ہم انشاء اللہ اور کر یں مج پھر چوتھی تکبیر کے بعد دعاء کی جائے بہتر دعاء بیہ :

" اللُّهم لا تحرمنا اجره ولا تفتنا بعده واغفرلنا وله ."

''اےاللہ! ہمیںاس کے اجرسے محروم نہ کرنااس کے بعد فقنہ میں نہ ڈال اور ہماری اوراس کی مغفرت فریا) پندیدہ بات بیہ ہے کہ چوتھی تکبیر میں کمبی دعاء کرے برنکس اس کے جس کے لوگ عادی میں جیسا کہ ابن ابی اوفی کی حدیث ہے ثابت ہے جس کوہم ان شاءاللہ ذکر کریں گے۔

معجید: جنازہ کا بیدندکورہ طریقدامام شافعی رحمداللہ تعالی کے مسلک کے مطابق ہے۔احناف کے نماز جنازہ کا طریقداس سے مختلف ہے جوفقہ خفی کی تمابوں میں ندکورہے۔اگلی حدیث کی شرح میں اسکوذ کر کریں گے۔ابن شاکن عفااللہ عنہ

تيسرى تكبيرك بعدجود عائي رسول الله تالط السيمنقول بين وه حسب ذيل بين:

جنازه كي ايك جامع دعاء

٩٣٥. عَنُ آبِى عَبُدِ الرَّحْمَانِ عَوْفِ بُنِ مَالِكِ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَلَىٰ جَنَازِةٍ فَحَفِظْتُ مِنُ دُعَآثِهِ وَهُوَ يَقُولُ اَللَّهُمَّ اغْفِرُلَهُ وَارْحَمُهُ ، وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنُهُ ، وَاكْرِمُ لَهُ مَّ اغْفِرُلَهُ وَارْحَمُهُ ، وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنُهُ ، وَاكْرِمُ لَدُولَهُ وَوَسِّعُ مُدُخَلَهُ وَاغْسِلُه وَالْعَلْجِ وَالنَّلُجِ وَالبَوْدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْجَطَايَا كَمَا نَقَيْتَ النَّوَبُ الْاَبَيْضَ مِنَ السَّنَسِ وَابُدِلُهُ وَازُوجُهُ وَاخْدُلُهُ الْجَنَّةُ السَّنَسِ وَابُدِلُهُ وَالْوَبُ وَمِنْ عَذَارًا حَيْدًا مِنْ وَاحْدُهُ الْجَنَّةُ وَاعَدُهُ وَاعْدُهُ مِنْ عَذَابِ النَّارَ حَتَّى تَمَنَيْتُ انُ اكُونَ آنَا ذَلِكَ الْمَيِّتُ ! وَوَاهُ مُسَلِمٌ .

(۹۳۵) حفزت عبدالرحمٰن بن عوف رضی الله عندے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول الله مخافظ نے ایک جنازہ پر یہ دعاء پڑھی جومیں نے یاد کرلی ، آپ مخافظ نے فرمایا:

" اللهم اغفرله ـ واعذه من عذاب النار تكـ

اے القداس کو معاف فرماد ہے اور اس پر رحم فرمااس کو عذاب سے عافیت دے اور اس سے درگز رفرمااس کی مہمان نوازی اچھی کر
اس کی قبر کشادہ کر دے اس کو برف اور اولوں کے پانی سے دھودے اور اس کو گناہوں سے اس طرح صاف کر دیے جیسے تونے سفید
کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیا اور اس کو اس کے دنیاوی گھر کے بدے میں بہتر گھر اس کے گھر والوں سے بہتر گھر والے اور اس کی
بیوی سے بہتر ہوی عطافر ما اور اس کو جنت میں وافل کر اور اس کو عذاب قبر اور جہنم کی آگسے بچا۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی القد
عند فرماتے میں کہ نی کریم کا گھٹا کی بید عاس کرمیں نے تمنا کی کہ اس میت کی جگہ میں ہوتا۔ (مسلم)

محيح مسلم، كتاب الحمائز، باب الدعاء للميت مي الصلاة.

**کلمات صدیت:** حنازه: میت میت کے دفن میں جانے والے۔ حنز حنزاً (باب ضرب) چھپانا بھی حنائز۔ واکرمه نزله: اس کومہمانی سے تکرم فرمادے اس کی مہمان نوازی فرما کرعزت عطافر ما۔

شری حدیث: نمازِ جنازه فرض ہاوران کلمات مسنوند کے ساتھ دعاء کرناسنت ہے کیونکہ یہ دعائے خبر بڑے وسیع معانی پر مشمل ہے، نمازِ جنازہ میں اہام ابو حنیفہ رحمہ القد کے نزدیک کیملی تکبیر کے بعد ثناء پڑھنا ہے اور اگر کسی نے ثناء کی جگہ سورہ فاتحہ پڑھ لی تو بھی در سنت ہاور بیثناء کے قائم مقام ہوجائے گی۔ دوسری تکبیر کے بعدوہ درود شریف پڑھنا چا ہے جونماز میں پڑھا جاتا ہے اور جے درود ابرا جسی کہتے ہیں اور تیسری تکبیر کے بعددعاء پڑھی جائے جودعاء بھی پڑھی جائے وہ درست ہے۔

چوتھی تکبیر کے بعد کوئی ماثور دعا نہیں ہے اس لیے فور اسلام پھیردے۔

(شرح صحيح مسلم للنووي: ٢٦/٧ ـ روضة المتقين: ٥/٢ ٤٤ ـ دليل الفالحين: ٥/٣٧٣ ـ روضة الصالحين: ٥٧٧/٣)

جنازه كي ايك الهم دعاء

٩٣٦. وَعَنُ اَبِي هُوَيُوَةَ وَاَبِي قَتَادَةَ وَاَبِي إِبُـرَاهِيْـمَ الْاَشْبَهَـلِّيّ عَنُ اَبِيْهِ وَاَبُوهُ صَحَابِيّ رَضِى اللّهُ عَـنُهُــمُ عَـنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انَّهُ صَلَّى عَلَىٰ جَنَازَةٍ فَتَالَ : اَللَّهُمَّ اغْفِرُ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيُرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأَنْتَانَا وَشَاهِدِنا وَعَائِبِنَا، ٱللَّهُمَّ مَنُ أَحْيَيُتَه مِنَّا فَآحَيِه عَلَى ٱلْإِسُلامِ، وَمَنُ تَوَفَّيَيْتَه مِنَا فَحَرِهُ وَلَاتَفُتِنَا بَعُدَه "رَوَاهُ التِّرِمِذِيُّ مِنُ رِوَايَة آبِي هُرُيْرَة وَالْاَشْبِهَلَيّ، وَرَوَاهُ التِّرِمِذِيُّ مِنُ رِوَايَة آبِي هُرُيْرَة وَالْاشْبِهَلَيّ، وَرَوَاهُ التِّرِمِذِيُّ ابِي هُرَيْرَة صَحِيمٌ وَالْاشْبِهَلَيّ، وَرَوَاهُ البُحُدِيثُ ابِي هُرَيْرَة صَحِيمٌ وَالْاشْبِهَلِيّ، وَرَوَاهُ البُحُورِيُ وَايَاتٍ هَذَا الْحَدِيثِ رِوَايَة الْاشْبِهَلِيّ: قَالَ البُحَارِي وَاصَحُ شَيءٍ فِي عَلَى الْبُحَارِي وَالْمَا مِنْ مَالِكِ . هذَا الْحَدِيثِ رِوَايَة الْاشْبِهَلِيّ : قَالَ الْبُحَارِي وَاصَحُ شَيءٍ فِي

(۹۳۹) حضرت ابو ہریرہ،حضرت قب وہ ورابوابراہیم اشیملی از والدخودروایت کرتے ہیں اوران کے والد صحافی رسول مُلَقِظُ ہیں ۔ نبی کریم مُلَقِیْظُ نے ایک جن زہ کی نمی زیٹر ھوئی اور ہیدی فر مائی (اللہم اغفر تحسینا ہے ولا تفتنا بعدہ تک ) اے امتد ہی رے ندہ کو اور مردہ کو جہ رے چھوٹے کو اور بڑے کو ہمارے مردوں کو ور ہماری عورتوں کو ہمارے حاضر اور غائب لوگوں کو معاف فر مادے استہم میں ہے جس کوتو زندہ رکھے اسے اسلام پرزندہ رکھاور ہم میں ہے جس کوتو موت وے اسے اسلام پرموت وے اے امتد ہمیں اس کے جرے محروم ندکر، دراس کے بعد ہمیں کسی آنمائش میں بیٹنا ندکر۔

اس صدیث کوتر مذکی رحمہ اللہ نے حضرت، یو ہریرہ اور اشسلی کی روایت نے نقل کیا ہے، در ابود اؤد نے اس حدیث کو ہروایت ابو ہریرہ ادر ابوقق د فقل کیا ہے۔ حاسم نے کہا کہ حضرت ابو ہریرہ سے مروی حدیث صحیح ہے اور بنی ری اور مسم کی نثر ط کے مطابق ہے۔ امام تر مذی نے فرمایا کہ امام بخاری نے فرمایا کہ اس باب میں صحیح ترین حدیث حضرت عوف بن ، لک رضی اللہ عنہ کی ہے۔

تخريج مديث (٩٣٢): المحامع للترمدي، بواب الحائر، باب ما يقول في الصلاة على لميت. سس ابي داؤد، كتاب الحاد. وإلى الصلاة على لميت.

کلمات حدیث. مس نو مبته مد: جس کوتوجم میں سے وفات دے۔ نو می نو مبا ، (باب تعمیل) پورا پورا بیز اللہ نے نسان کے وجود میں جوروح پھوکل ہے اور جو جان ڈالی ہے موت کے وقت وہ اسے پوری لے لیتر ہے جیس کرقر آن میں ہے.

﴿ أَللَّهُ يَتُوَفَّى ٱلْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَ ﴾

"الله تعلى جو يورى جان في ليتا ہے۔"

متوقى ، مرده جس كى جان لے لى جاتى ہے۔

شرح حدیث: حدیث بیل منقول دع ، نماز جنزه کی تیسری تکبیر کے بعد پڑھی جنے والی مشہور دعاء ہے اورای پرامت بیل تمل ہے اوراس دعا عکا پڑھنا بہتر اور افضل ہے۔ کیونکہ بید عاء بہت بلیغ ، ورجامع دعاء ہے اور تن م زندوں اور مردوں کوش مل ہے اور میت کے سیے بہترین تخفہ ہے جواللہ کے یہاں س کی مغفرت اور س کے درجات کی بلندی کا سبب بنے گی بیدی واس قدر جامع ہے کہ آدمی زندگ بھی اسلام کے مطابق سر اور موت بھی ایمان کے مطابق ہو۔ (نحفہ الاحودی . ٤ .٧٥ ورهة المنقیس : ٢٠/٥)

#### مرنے والے کے حق میں دعاء

٩٣٤. وَعَنُ آهِي هُرَيُرَةَ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا صَلَّيْهُ عَلَيْ الْمُدَّعَةِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا صَلَّيْتُمُ عَلَىٰ الْمُمِّتِ فَآخُلِصُوا لَهُ الدُّعَآءَ . رَوَاهُ اَبُوْدَاؤَ ذَ .

(۹۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ مُلَّاقِیَّا نے فریای کہ جب تم نما نے جناز ہ پر معوتو خلوص کے ساتھ مرنے والے کے بیے دعاء کرو۔ (ابو داؤد)

م الميت (٩٣٤): سنن ابي داؤد، كتاب الحنائز، باب الدعاء للميت.

**کلمامت صدیت:** فیاخیله سواله الدعاء: اس کے لیے دعاء خالص کرو، خلوص نیت کے ساتھ اور صدق ول سے اس کے لیے دعاء کرویہ انعلاص (باب افعال) خالص کرنایہ

شرح حدیث: نماز جنازه کے دوران جودعاء پڑھی جاتی ہے اس کو بہت خلوص صدق دل اور حسن نیت کے ساتھ مانگا جائے تا کہ مرف والے کو بہت خلوص صدق دل اور حسن نیت کے ساتھ مانگا جائے تا کہ مرف والے کو بھی اس کا فائدہ بنچے اوراس پر اللہ تعالی اپنافضل وکرم فرمائے اوراس طرح دعاء کرنے والا بھی اللہ کی رحمت اوراجروثو اب کا مستحق قرار پائے۔ (روضة المتقین: ۲۸۷۲ عے دلیل الفالحین: ۳۷۷/۳)

#### جنازہ میں پڑھی جانے والی ایک اور دعاء

٩٣٨. وَعَنُهُ عَنِ النَّبِيِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ فِى الصَّلواةِ عَلَىٰ الْجَنَازَةِ "اَللَّهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا، وَانْتَ خَلَقُتَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بَسِرِّهَا وَعَلانِيَتِهَا وَقَدُ جِنْنَاكَ خَلَقُتَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بَسِرِّهَا وَعَلانِيَتِهَا وَقَدُ جِنْنَاكَ شُفَعَآءُ لَهُ فَاعُفِرُلَهُ . رَوَاهُ اَبُودَاؤدَ .

(۹۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی القدعنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم کا گاؤ نے نما زِ جنازہ میں بیدہ عاء پڑھی (السلّھ مانت ربھا سے فاغفو للهُ تک) اے اللّٰہ تو بی اس کارب ہے تو نے ہی اس پیدا فرمایا تو نے بی اسے اسلام کی ہدایت دی تو نے ہی اس کی روح قبض فرمائی اور تو بی اس کے ظاہراور پوشیدہ اعمال کو بخو لی جانتا ہے ہم تیرے پاس اس کے شفیج بن کرا کے ہیں تو تو اس کومعاف فرمادے۔ (ابوداؤد)

مخري مديد (٩٢٨): سنر ابي داؤد، كتاب الحنائز، باب الدعاء للميت.

كمات مديث: شعماء: جمع شفيع، شعع شفاعة (باب في )سفارش كرتار

شرح مدیث: جنازه کی نمازیس پڑھنے کے لیے احادیث میں متعدد دعائیں مروی ہیں بیسب دعائیں مسنون ہیں اوران میں کوئی بھی دعاء پڑھی جائے درست ہے۔ لیکن زیادہ افضل دعاءوہ ہے جوحدیث (۹۳٦) میں گزری ہے اگروفت میں مخبائش ہوتو ان دعاؤں کوئے کرکے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ (روضة المتقبن: ۴۹/۲ دلیل العالمدین: ۳۷۸/۳ عمدة الفقه: ۹/۲)

#### جنازه میں نام لے کر دعاء کرنا

9٣٩. وَعَنُ وَاثِلَةَ بُنِ ٱلْاسْقَعِ رَضِىَ اللّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ السَّمُسُلِمِيْنَ فَسَمِعُتُهُ ۚ يَقُولُ! اَللَّهُمَّ إِنَّ فَلَانَ ابُنَ فُلاَنِ فِى ذِمَّتِكَ وَحَبُلٍ جِوَارِكَ فَقِهِ فِتُنَةَ الْقَبُرِ، وَعَذَابَ النَّارِ، وَانْتَ آهُلُ الوَفَآءِ وَالْحَمْدِاللَّهُمَّ فَاغْفِرُلَهُ وَارْحَمَهُ إِنَّكَ آنْتَ الْعَفُورُ الرَّحِيْمُ . د رواهُ اَبُودَاؤِدَ .

، ۹۳۹) حضرت داخلہ بن الاستع رضی القد عند ہے دوایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسوں القد طاقیق نے ہمیں ایک مسمان کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ سکا فیل میں اور تیری کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ سکا فیل میں اور تیری کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ سکا فیل میں اور تیری امان میں اور تیری حفاظت میں ہے تو اسے قبر کے فینے اور جہنم کے عذاب ہے بچا تو وعدے کو پورا کرنے والا اور تعریف کے لائق ہے۔اے اللہ تو اسے بخش دے اور اس برحم فرما بے شک تو بخشے والد نہایت مہر بان ہے۔

تخ ت صيف (٩٣٩): سس الى داؤد، كتاب الجنائز، ماك الدعاء للميت.

كلمات مديث: وي دمنك التيرى فرمدارى اورعهد مين بهد حمل حوارك التيرى حفاظت كاطالب بـ است اهل الوقاء والحمد . آپ شكر كاور همور فاء كم ستق بين ـ

شرح حدیث: اسلام سے قبل اہل عرب کی عادت تھی کہ جب کوئی شخص سفر کرتا تو راستہ میں سنے والے قبیلوں کے سرداروں سے مع ہدہ کر لیتا کہ وہ جب ان کے علاقے سے گزرے گا تو وہ اس کی حفاظت کریں گے اس کو حبل الجوار کہتے ہیں۔ دع ء کامفہوم ہیہ ہے کہ اے انتہ ہم نے فلال کو تیرے ذمہ میں اور تیرے عہد میں دے دیا تو اسے قبر کے فتنے اور جہنم کے عذاب سے بچاہے اور تو ہزاوعدوں کا پورا کرنے والا ہے۔ اور ہر حمٰد وثناء کامستی ہے۔ (روصة استقس: ۲/، ۲۵۔ دلس الصحاحی ۳۷۹)

## چوتھی تکبیر کے بعدسلام پہلے دعاء

900. وَعَنُ عَبُدِ اللّهِ بُنِ آبِئَى اَوْفَىٰ رَضِى اللّهُ عَنَهُمَا أَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةِ ابْنَةٍ لَهُ اَرُبِعَ تَكْبِيُراتٍ فَقَامَ بَعُدَالرَّابِعَةِ كَقَدُرِ مَابَيْنَ التَّكْبِيْرَ تَيُنِ يَسْتَغَفِّرُلَهَا وَيَدْعُوا ثُمَّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيُهِ وَسَلّمَ مَن يَصَنعُ هَكَذَا، وَفِي رِوَايَةٍ: كَبَّرَ اَرُبَعاً فَمَكَثُ سَاعَةٌ حَتَى ظَيْتُ اَنَّهُ سَيُكَبِّرُ حَمُسا ثُمَّ سَلَّم عَن وَسَلَم عَن اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَم عَلَى مَارَايُتُ رَسُولُ اللّهِ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ عَلَى مَارَايُتُ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ مَارَايُتُ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَليْهِ وَسَلّمَ رَوَاهُ الْحَاكمُ وَقَال . وَلِيُ لَا لَهُ عَليْهِ وَسَلَمْ رَوَاهُ الْحَاكمُ وَقَال . وَلِيْتُ صَحِيْحٌ .

( ۹۴۰ ) حضرت عبدالله بن ابی اونی رضی الله عنها ہے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی صاحبز اوی کی نمیز جنازہ پڑھائی اور پور

تحبیر سکمیں چوتھی تکبیر کے بعدا تناقمبرے جتنا دو تکبیروں کے درمیان وقفہ ہوتا ہے، درمرنے والی کے لیے استعفار اور دع ءکرتے رہے اورفر مایا کدرسول انتدمُالعُظّما ی طرح کی کرتے تھے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے چار تکبیری کہیں اور بچھ دیراؤ قف کیا میں نے خیال کیا کہ شدید یا نچویں متر تکبیر کہیں گے چھر انہوں نے داکنس پاکٹس سلام پھیردیا۔ جب وہ فارغ ہوئے تو ہم نے ان سے یو جھا کہ یہ کیا؟ عبدیتہ بن ابی او فی رضی الترعنهما نے فرماید کرمیں نے رسول ابتد مُلکٹی کوجوکرتے ہوئے دیکھا تہارے سامنے میں اس سے زائد کوئی کا منہیں کردں گا۔ یا نہوں نے کہا کہ رسوب القد كالله إن العام المرح كياب - ( حاكم في است روايت كياب اوركب كه حديث مح ب )

تخ تى مديث (٩٢٠): المستدرك لدح كم، الحدائز.

كلمات مديث: مكذا بصنع · اى طرح كياكرت تصد صنع صنعاً (باب فتح) بناناء كرناد

تمبری کہیں اور چوتھی تکبیر کے بعد بھی سلام سے پہلے کچھ در توقف کیا۔ ابن مجدی ایک روایت میں ہے کہ راوی نے کہ کرمیں نے ن کہ ہوگ صفوں کے درمیان سبحان اللّہ کہدرہے جیں۔ سمام پھیرنے کے بعدانہوں نے یو چھا کہ کیاتم پی خیال کرر ہے تھے کہ یا نجویں تکبیر کہوں گامیں ایسا کوئی کامنہیں کرسکتا جورسول امتد مُلطِّعُ انے نہ کیا ہو، رسول اللّه مُلطِّعُ عارتکبیرات ہی کہ کرتے ہتے پھر آپ مُلطِّعُ أُم تو قف فرماتے اور دعا ،فرماتے اور پھرسمنام پھیرا کرتے۔

ا، م رافعی رحمہاللہ نے چوتھی تکبیر کے بعد د عاءکرنے کے یارے میں فقهی اختلاف کا ذکر کرنے کے بعد فر مایا ہے کہ راج یہی ہے کہ جنازہ کی نماز میں چوتھی رکعت کے بعد سدام پھیر نے سے قبل بھی مرنے والے کے لیے دعاء کی جاسکتی ہے۔

(روصة المتقيل: ٢/٠٥٠ \_ دليل لفاحس ٣٧٩/٣)



ست ۱۵۸۷

# بَابُ ٱلْاسُراع بِالْجَمَازَةِ جِنَارُه مِينَ الْمُعَارَةِ جِنَارُه مِينَ جِلَاكُمُ مَرَفَعُ كَامَكُم

\*\*\*

#### جنازه لے جاتے ہوئے قدرنے تیز چلنا

٩٣١ عنُ اللهُ عَلَيْهِ وَصَلَى اللّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النّبِيّ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ قَالَ "السُرغُوُا بِالْحَنَارِةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحةً فَحَيْرٌ تُقَدِّمُوْنِهَا اللّهِ، وَانُ تَكُ سُوى دَلَكَ فَشَرٌ تَضَغُوْنه عَلْ رَقَالكُمْ " مُتَّقَقٌ عَلَيْه، وَفِي رَوَايةٍ لَمُسْلِمِ ا "فَخَيْرٌ تُقدِّمُونَهَا عَلَيْهِ "

(۹۴۱) حفرت ابو ہریرہ رضی مقد منہ ہے روایت ہے کہ نبی کریم طاقیق نے فرمایا کہ جنازہ میں جدی کروا کر نیب ہے قوتم اسے جلائی کی جانب لیے جارہے ہواور کرس کے برمکس ہے قویہ برئی ہے جسے تم اپنے کندھوں سے تاروو گے۔ (متفق عویہ ) مسلم کی ایک رویت میں نقدمونہ الیہ کی جگد نقدمونہا ملیہ ہے۔

کلمات صدیث (۱۹۴۱): سرعو الحدرة جنازه بن تاری اورجنازه و سرجائے میں جدی کرو۔

شرح حدیث:

حدیث مبارک میں ارش دہے کہ جن زومیں جدی کرویعنی جب کے مخص کی وفات ہو جائے قوس وفنسل دینے جن رہ تار کرنے اور اسے قبر سن ن سے کرجانے اور تدفین کرنے میں جدی کرو امام قرطبی رحمہ اللہ نے بہی مفہوم بیان کیا ہے اور کہ فین میں تاخیر نہ ہو ۔ ابن مجر رحمہ لند فی بہت کہ کہ مضاور ہے کہ دن زو جہ کہ کہ مطلب ہیں کہ محاسل ہیں ہے کہ دن زو جہ کہ کہ مطلب ہیں کہ محاسل ہیں ہے کہ دن زو جہ کہ کہ مطلب ہیں کہ محاسل ہیں ہے کہ اور نہ ایک جدی سے کو قتم کی کولی خربی روفاہونے کا انہ جو رطاح الی نے سندھیج حصرت عبد اللہ بن مجہ رضی اللہ عن میں اللہ عن میں اللہ عن میں اللہ عن میں سے کولی م جا سے ندرو کو ور سے جدد س کے قبر تک سے جو و۔

اسے ندرو کو ور سے جدد س کی قبر تک سے جو و۔

رسول اُکنٹر کالگانے ہے اس فر مان کی حکمت خود بی بیان فر مائی کہ جناز ہ کی تیاری اور اس کی جدید فیمن کی حکمت ہے کہ اُسر وں نیک اور صالح تھا اور تم اسے جدد اس نے ایٹھے انجام اور خیر کی طرف پہنچا دو گے اور اَسر مرنے وا ما برا آ دی ہے جس نے پٹی زند ً ، کی نافر مانی میں گزاری ہے تو بہتریبی ہے کہتم اسے کندھوں سے اس بو جھکو جددا تاردو۔

رفتح الناري ٧٨٣١ روضة للتنفيل ٢ ١٥٥١ دليل للماحس ٣١٣

## ميت کي گفتگومخلو قات سنتي جي

٩٣٢ وَعَنُ آبِيُ سَعِيُدٍ الْنُحُدُرِيِّ رَصِيَ اللَّهُ عَنُهُ قَالَ ٢ كَانَ السَّيُّ صَلَّى اللَّهُ عليْه وسلَّمْ يقُوُّ . ٢

"إِذَا وُضِعَتِ الْبَجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَىٰ اَعْنَاقِهِمُ فَإِنْ كَانَتُ صَالِحَةٌ قَالَتُ عَقَدَمُونَى وَانُ كَانَتُ عَيْسَ صَالِحَةٍ قَالَتُ عَلَيْهُمُ فَإِنْ كَانَتُ صَالِحَةٍ قَالَتُ عَلَمُونَى وَانُ كَانَتُ عَيْسَ مَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ الإِنْسَانَ وَلَوْ ﴿ مِعِ الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُ .

(۹۴۲) حضرت ابوسعید خدری رضی امتدعند سے روایت ہے کہ نبی کریم ظافر اندیا کرتے تھے کہ جب جنازہ رکھ جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کا ندھوں پر افقاتے ہیں اگروہ نیک ہوتا ہے کہ جبھے آگے نے چلوا وراگروہ نیک نہیں ہوتا تو وہ کہتا ہے کہ بائے ہلاکت وہر بادی ، مجھے تم کہاں لیے جارہے ہو؟ اس کی بیآ واز انسان کے علاوہ ہم شئے سنتی ہے اگر انسان کن نے وانسان بے ہوش ہو جب کے ۔ ( بخاری )

تخ ي مديث (٩٣٢): صحيح المحارى، كتاب الجمائر، باب حمل الرحال الجمارة دون السناء.

کلمات صدیمہ: ولو سمع الاسسان مصعق اگرانسان بن لے قاس پرخشی طاری ہوجائے اوروہ چیخ مارکر ہے ہوش ہوجائے۔ شرح صدیمہ: نیک اورصالح آدمی کا چنازہ اٹھ یا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ جلدی چلواور اگروہ برا آدمی ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ بائے بربادی اور ہلائمت کہالے کرجارہے ہو۔

صدیت میں برک میں تقریح ہے کہ جنازہ کو صرف مردا ٹھا کیں گے اہ م نووی رحمہ اللہ نے شرح المبذب میں لکھا ہے کہ اس مسئد میں فقہاء کے درمیان کوئی اختدا ف نبیس ہے کہ جنازہ صرف مرد ہی اٹھ کیں گے اور کور تیں نبیس اٹھ کیں گے۔ ابویعلی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ ہے درمیان کوئی اختدا ف نبیس ہے کہ جنازہ صرف مرد ہی اٹھ کہ کہ ایک جنازے میں رسول اللہ ناٹھ کی کے ساتھ چیے آپ ماٹھ کی آئے ان کے خرمایا کہ ہم ایک جنازہ اٹھ وگی ؟ انہوں نے کہا کہ نبیس۔ آپ ماٹھ کی ہے فرمایا کہ ہم ایک کراوٹو گن ہے کرنہ لوٹو۔ (ونسے الباری ۲۸۳،۱)



النّاف (١٥٩)

ہائِ تَعُجیُلِ قَضَآءِ الدَّیُنِ عَنِ الْمَیّتِ وَ الْمُبَادَرَةِ اِلْی تَجُهِیُزِهِ اِلَّا اَنُ یَمُوْتَ فَجَأَةً فَیُتَرَكَ حَتَّی یَتَیَقَّنَ مَوْتُه مرنے والے کے قرض کی اوا یکی اور اس کی تجہیز میں جلدی کرتا سوائے اس کے کوئی اچا تک مرجائے تو تو قف کیا جائے تا کہ موت کا یقین ہوجائے

مقروض کی روح قرض کی ادائیگی تک معلق رہتی ہے

٩٣٣. عَنْ أَبِي هُولِيُوهَ وَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قال "فَسُ المُوْمِنِ مُعلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتْى يُقُضَى عَنُهُ ". وَوَاهُ التِرْمِذِيُّ وَقالَ: خُدِيْتُ حَسَنّ.

(۹۲۳) حفرت ابو ہر پرہ رضی للہ عنہ ہے روایت ہے کہ نبی کریم کانگیا نے فر مایا کہ مؤمن کی روح اس کے قرض کی بنا پرمعتق رہتی ہے یہاں تک کداس کا قرض اوا کر دیا۔ (تر ندی ،امام تر ندی نے فر مایا کہ بیرحدیث حسن ہے )

تَخ تَح مديث (٩٣٣): الجامع للترمذي، ابواب الجمائز، باب ما جاء عن السي طَائِعُ مُفس لمؤمن معلقه مديمه

كلمات حديث: حتى بفضى عده: يهال تك كداس كى جنب ساداء كردياج نـ

شرح حدیث: جملہ حقوق العبادی ادائیگی زندگی ہی میں لازم ہے اور ضروری ہے کہ آدمی مرنے سے پہلے حقوق اعباد کی اوسی کا اہتمام کرے اور خاص طور پر قرض کی ادائیگی ہے صد ضروری ہے گر مرنے والے کے ذمہ کوئی قرض ہوتو اس کے ورث اسے فور أادا کریں ۔ کیونکہ مؤمن کی جان اپنے قرض کے ساتھ محبوس رہتی ہے یہاں تک کہ اس کا قرض اداکر دیا جائے۔

حضرت عبداللہ بن قادہ نے روایت کیا کہ ان کے والد حضرت قادہ نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک خض کا انتقال ہوگی ہم نی کریم ملائع کا کی ضدمت میں صضرہ و نے اور نماز جذنرہ کی درخواست کی۔ آپ مائع کا اس نے پچھ چھوڑ اسے؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں اس نے پچھ چھوڑ اسے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں اٹھارہ درہم قرض ہے۔ آپ مائع کا اس نے پچھ جھوڑ اسے؟ وگوں نے عرض کیا کہ ہاں اٹھارہ درہم قرض ہے۔ آپ مائع کا اس نے اس مائع کے اس کی خودی نماز پڑھوڑ اسے؟ وگوں نے عرض کیا کہ ہاں اٹھارہ کے اس نے اس مائع کی اوائیگ کے لیے پچھ چھوڑ اسے؟ وگوں نے عرض کی کہ نہیں اس نے اس فرض کی اوائیگ کے لیے پچھ چھوڑ اسے؟ وگوں نے عرض کی کہ یارمول اللہ اگر میں فرض کی اوائیگ کے لیے بھی جھٹی اس کی جوز اسے کے اس مائع کی اس کی ماز پڑھیں گے۔ آپ ماٹھ کا اس کی قرض اواکر دو گو میں نماز پڑھار سے اس کا قرض اواکر دو گو میں نماز پڑھارد و گو میں نماز کر سے اس کے جوز سے ابوقادہ گئے اور اس کا قرض اواکر آ کے انہوں نے پڑھا دوں گا۔ چن نچے حضرت ابوقادہ گئے اور اس کا قرض اواکر آ کے انہوں نے کہا کہ ہاں۔ اس کے بعدر سول اللہ مثالی تشریف لا نے اور اس کی نماز جن نوی ہیں۔

ا مامشو کا نی رحمہ اللہ نیل ال وط رمیں فرماتے ہیں کہ حدیث مبارک میں دراصل ورثا ءکو تا کید ہے کہ وہ مرنے والے کے قرض کی

ادا کیگی میں جددی کریں ہے، س صورت میں ہے جبکہ اس نے اتنا مال چھوڑا ہوجس سے قرض او ہو سکے۔اوراگر اس نے مال نہیں چھوڑ ا کیکن زندگی میں اس کا عزم اوادہ تھا کہ وہ قرض اوا کر ہے تو انتدتع کی روز قیامت اس کا قرض اس کی طرف ہے اداءفر مائیں گے بیکہ احادیث میں یہال تک آیا ہے کدا گرمرنے والے کومدیون (مقروض) ہے محبت تھی تو اگر چہدہ مال جھوڑ کرمرا ہواور ورثاء چربھی اس کا قرض اداند کریں تب بھی اللہ تعانی اس کے قرض کے متولی ہوں گے۔

ا مام شو کانی رحمه التد فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالی نے مسلم انول کو فتح وضرت عط فرمادی اور مال ودولت کی فراوانی ہوگئ تو رسول التد عَلَيْكُمُ مَقروض كا قرض مسلمانوں كے مال سے اداء فرماتے تھے اور آپ مُناتِّكُمُ نے ارشاد فرمایا كہ جس نے مال چھوڑا وہ اس كے وارثوں كا ہاورجس نے قرض چھوڑ اوہ میرے ذمہ ہاور میرے بعد والیوں کے ذمہ ہے کہ وہ اسے بیت المال سے ادا کریں۔

(تحقة الاحودي: ١٩٢١٤ روصة المتقين ٢٠ ٥٥٣ دلين الفائحين ٣ ٣٨٣)

## کفن دفن میں جلدی کرنا جا ہے

٩٣٣. وَعَنُ مُحصَيُنِ بُنِ وَحُوْحٍ رَضِي اللَّهُ عَنُهُ أَنَّ طَلُحَةَ بُنَ الْبِرآءِ بُنِ عارِبٍ رضِي اللَّهُ عُهُما مَوْضَ فَاتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ ۚ فَقَالَ ابِي لاَ أُرى طَلُحَةَ الَّاقَدُ حَدَثَ فَيُه الْمَوْثُ فَاذْنُوْنِيُ بِهِ وَعَجِّلُوا بِهِ فَإِنَّهُ ۚ لَايَنْبَغِيُ لِجَيُّفَةِ مُسْلِمٍ أَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهُرَ أَنِي أَهْلِه رَوَاهُ أَبُوْدَاؤِدَ

( ۹۴۴ ) حضرت تھیمن بن وحوح رضی الله عنه ہے مروی ہے که حضرت طلحہ بن براء بن عازب رضی الله عنه بیار ہوئے تو نبی کریم مُلَاقِظُ ان کی عیاوت کے لیے تشریف لائے ۔ آپ مُلاقِظُ نے انہیں دیکھ کرفر ، یا کہ میرا خیال ہے کہ طلحہ کی موت کا وفت قریب آگیا ہے۔ مجھے ان کی موت کی اطلاع دینا اور تدفین میں جلدی کرنا کیونکہ یہ من سب نہیں ہے کہ مسمان کی ایش اس کے گھر والول کے

. تخريج مديث (١٩٣٣): سس ابي داؤد، كتاب الجائر، باب التعجيل بالجبارة وكراهية حسبه

کلمات حدیث: آدنوننی: مجھےاطلاع وے دو۔ مجھے خبر کردو، امر کاصیغه ایڈان سے ایڈان کے معنی اطلاع ویتا۔ ادان: اعلان۔ نہیں کرنی جا ہے اوراس کے خسل جمہیز و تکفین اور تدفین میں جددی کرنی جا ہے۔

حضرت تحکیم الامت مولانا اشرف علی تفانوی رحمه الله فرماتے میں کہ بعض جگه مال و دولت کی جانچ پڑتال یا تقسیم ترک کے انتظام و امتمام یا دوستوں اور رشتہ داروں کے انتظار یا نمازیوں کی کثرت یا ایس ہی اورکسی غرض ہے میت کی تدفین میں دیر کی جاتی ہے حتی کہ بعض جگہ کامل دودن تک میت پڑی رہتی ہے بیسب نا جائز او منع ہے۔

(ره صة المتقيل: ٤٥٤٠٢ دلس الفالحيل ٣٨٣/٣٠ حكام ميت از مولانا دَاكتر عبد الحي: صد ٢٢٧)

المتّالة (١٦٠)

#### بَابُ الْمَوُ عِظَةِ عِنْدَ الْقَبُرِ قبرك ياس وعظ ونفيحت

900. عَنُ عَلَيٌ رَضِى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ : كُنّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيُعِ الْغَوُقَدِ فَاتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وسلّم فقعَد وَقعَدُنَا حَوُلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنكَسَ وجَعَلَ يَنُكُثُ بِمِخْصَرَتِهِ: ثُمَّ قَالَ، مَامِنُكُمُ مِنْ أَجِد إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقُعَدُهُ مِنْ النَّارِ وَمَقُعَدُهُ مِنَ الْجَاّبُ " فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللّهِ آفَلاَ نَتَّكِلُ عَلَىٰ كِنَابِنَا؟ فَقَالَ : "إِعْمَلُوا فَكُلُّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُإِنَ لَهُ،، وَذَكَوَ تَمَامَ الْحَدِيثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(۹۲۵) حفرت على رضى الله عند سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بقیع غرقد میں ایک جنازہ کے پاس سے کہ رسول الله مخافظ تشریف یائے اور آکر بیٹھ گئے ہم بھی آپ کے اروگر و بیٹھ گئے آپ مخافظ کے پاس ایک چھڑی تھی آپ مخافظ نے سرم برک جھا یا اور چھڑی سے زمین کوکر بدنا شروع کر ویوا ور فر مایا کہتم میں سے ہڑخض کا انجام الکھ ہوا ہے کہ جنتی ہے یا جبنی صحابہ نے عرض کیا کہ یہ برسول الله (مانگانا) کیا ہم اس تکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کر کے بیٹھ جا کیں؟ آپ مخافظ نے فر مایا کہ مل کرتے رہو ہرایک کوائ مل کی تو فیق بور جس کے لیے وہ پیراکی گیا ہے۔ (متفق عدیہ)

ترى مديث (٩٢٥): صحيح المحارى، كتاب الحائز، باب موعطة المحدث عبد القبر, صحيح مسم، او اثل

كتاب القدر

كلمات حديث: معصره: فيك لكاف والى جهزى ياكرى جمع محاصر.

شرح حدیث:

قرستان میں طبیعت پردنیا کی بے باتی کا اثر ہوتا ہے اور اس وقت کی تصحت اور موعظت پر اثر ہوتی ہے اس لیے

اگر تدفین کے وقت وعظ و تصحت ہوتو مفید ہوگا جیسا کہ اس حدیث مبارک میں رسول الله مکا گائی نے موعظت فرمائی۔ آب کا گائی نے

ارش دفر مایا کہ ہر آدی کا جنت اور دوزخ میں ٹھکا نالکھ دیا گیا ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو ہر پر ہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ابقد ملئی کے برائی کہ برائی کہ جنت میں کوئی نہیں ہوگا گراسے اس کا جہم میں ٹھکا نا دکھایا جائے گاتا کہ وہ شکر کرے اور جہنم میں کوئی نہیں جائے گا گراسے اس کا جنت میں ٹھکا نا دکھایا جائے گاتا کہ اسے حسرت ہو۔

گراسے اس کا جنت میں ٹھکا نا دکھایا جائے گاتا کہ اسے حسرت ہو۔

صحابہ کرام رضی اندعنہم نے عرض کیایار سول اللہ (مُنَافِیْل) جب سب کا انجام لکھا ہوا ہے اوراس لکھے ہوئے کے مطابق ہونا ہے تو کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ نقد پر پر بھرو سہ کرلیا جائے فرمایا عمل کرتے رہواس لیے کہ برایک کے لیے وہ کل آسان بنا دیا گیا ہے بتواس کے انجام کے مطابق ہے ، جنت میں جانے والے کے لیے معاصی اور گناہ کی زندگی پرشش ہے۔ مزید بیر ہے ، جنت میں جانے والے کے لیے معاصی اور گناہ کی زندگی پرشش ہے۔ مزید بیر کہ بین ہوسکتا کہ نیک اعمال کیے جائیں اور اللہ اور اس کے رسول مُنافِقا کے کہ یہ پہنیں ہوسکتا کہ نیک اعمال کیے جائیں اور اللہ اور اس کے رسول مُنافِقا کے بیان کیا تھوئے دراس کے رسول مُنافِقا کے بیان کیا تھا ہوئے۔ (فنے الدری: ۱۰۸۱ میل اسابی: ۵۸۱۳ ۔ روضة المتقن: ۲۵۶۷)

المشّاك (١٦١)

بَابُ الدُّعَآءِ لِلمَيِّتِ بَعُدَ دَفَيْهِ وَالْقُعُودِ عِنُدَ قَبُرِهِ سَاعَةً لِلدُّعَاءِ لَهُ وَالْقُعُودِ عِنُدَ قَبُرِهِ سَاعَةً لِلدُّعَاءِ لَهُ وَ الْكِسُتِغُفَارِ والْقِرَاءَةِ إِ اللهِ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى ال

#### وفن کے بعدمیت کے حق میں دعاء کرنا

٩٣٦. عَنُ آبِى عَمُرٍ و وَقِيْلَ ٱبُوعَبُدِ اللّهِ وَقِيْلَ ٱبُو لَيُلَىٰ عُثْمَانُ بُنُ عَفَّانَ رَضِىَ اللّه عَنْهُ قَالَ: كَانَ السَّبَيْ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ: "اسْتَغُفِرُ وُ الْآخِيكُمُ وَمَلُوا لَهُ السَّبَيْ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ: "اسْتَغُفِرُ وُ الْآخِيكُمُ وَمَلُوا لَهُ السَّبَيْتِ وَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ: "اسْتَغُفِرُ وُ الْآخِيكُمُ وَمَلُوا لَهُ السَّبَيْتِ وَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ: "اسْتَغُفِرُ وُ اللّهُ عَنْهُ وَمَلُوا لَهُ السَّبَيْتِ وَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ: "اسْتَغُفِرُ وَ اللّهُ عَنْهُ وَمَلُوا لَهُ السَّبَيْتِ وَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ: "اسْتَغُفِرُ وَ اللّهُ عَنْهُ وَمَلُوا لَهُ السَّعَالُ" وَوَاهُ ابْوُدَاوُدَ.

(۹۴٦) حضرت ابوعمروعثان بن عفان رضی الله عنه جن کی کنیت ابوعبدالله اور ابولیلی بھی ذکر کی گئی ہے سے روایت ہے کہ نبی کریم خلافی جب میت کی ترکیم خلافی جب میت کی تدفیل سے اور خرماتے کہ اپنے بھائی کے لیے استغفار کر واوراس کی ثابت قدمی کے لیے دعا کر ویکو کہ اب سے سوال کیا جار ہاہے۔ (ابوداؤد)

ر المراكم عنه (٩٣٦): سنن ابي داؤد، كتاب الجنائز، باب الاستغفار عند القبر للميت في وقت الانصراف.

كلمات مدين تنبيت: مضبوطي ، ثابت قدى ، قبرين مشر كير كسوالول ك جواب بين ثابت قدى -

مرج حدیث: رسول کریم مکافی جب میت کی تدفین سے فارغ ہوتے تو کچے دریو قف فرماتے اورار شادفرماتے کہ اپ بھائی کے لیے بھائی کے لیے بھائی کے لیے بھائی کے لیے مللبِ مغفرت کر لواور دعاء کرو کہ وہ قبر میں منکر کئیر کے سوالوں کے جواب میں ایمان اور یقین پر ثابت قدمی سے قائم رہے میچ مسلم کی ایک دوایت میں ہے کہ مرد سے سے قبر میں سوال ہوتا ہے اور وہ گوائی دیتا ہے کہ اللہ کے سواکوئی معبود نہیں ہے اور محمد مکافی اللہ کے رسول ہیں تو اس آیت مبارکہ میں اس جانب اشارہ ہے:

﴿ يُشَيِّتُ أَلِلَهُ ٱلَّذِينَ مَامَنُواْ بِٱلْقَوْلِ ٱلشَّابِتِ فِ ٱلْحَيَوْةِ ٱلدُّنْيَا وَفِ ٱلْآخِرَةِ ﴾ "الله تعالى قول البيان كودنيا ورآخرت من ثابت قدى عطافر مات بين "

حضرت انس رضی الله عند سے راویت ہے کہ جب مردہ قبر میں اتاردیا جاتا ہے اور اس کو لے کرآنے والے رخصت ہوتے ہیں آو وہ
ان کے جوتوں کی آ واز سنتا ہے پھر دوفر شتے آتے ہیں وہ اس کو بھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کدان صاحب بعن حجمہ من کھنا کے بارے میں تم کیا

کہتے تھے تو مومن کے گا کہ میں گوائی ویتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ تو اس سے کہا جانے گا کہ جہنم میں اپنا ٹھکا تا
د کھے لواللہ نے اس کے بدلے تہمیں جنت میں ٹھکا نا عطافر مایا ہے اور وہ ان دونوں کودکھے گا۔ (قادہ فرماتے ہیں کہ میں سے بھی بتایا گیا کہ

اں کی قبر وسیج کر دی جائے گی ) اس کے بعد پھرانہوں نے پھ حدیث انس بیان کی کہ اور من فق اور کا فرے یو چھا جائے گا کہ ان صاحب جنی محمہ مُنْظَمَّا کے بارے میں کیا کہتے تھے وہ و کہا گا کہ میں نہیں جانتا میں تو دبی کہتا تھا جولوگ کہتے تھے۔اسے کہ حیات گا کہ نہ تو نے جانا نہ تو نے تبائ کی پھراس کولو ہے کے گرز ہ رہے جا کیں گے جسے انسانوں اور جنوں کے سواتمام مخلوقات سنیں گ ۔

حدیث مبارک ۔۔ معلوم ہوا کہ تدفین کے بعد کچھ وقت تھم رکر مرنے واے کے لیے دعاء واستغفار کرنا جا ہے اوراس کی ثابت قدمی کے لیے دعاء کرنی جا ہے ایک حدیث میں ہے کہ اتنا تھنبرنا جا ہے کہ اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقلیم کر دیا جائے۔

فقاوی امدآالا حکام میں ہے کہ تعض لوگ مذفین کے بعد قبر پرانگلی رکھ کرمرد کے واغاطب کر کے کہتے ہیں کہتم ہے فرشتے پوچیس کہ تمهارارب کون ہے؟ توتم كن كەمىرارب الله ہے ميرار، ارجمداورميرادين اسلام ہے۔ بيروافض كاشعار ہے اور غلط ہے۔ اس ليے اس سے پربیز کرن ضروری ہے۔ (روصة المنقین: ۲/۲۵، دلین لفائحین: ۳۸۷ مداد الاحکام: ۱۱٥،۱)

## دن کے بعد مجھ در قبر بر تھہر نا

٩٣٤. وَعَنُ عَمُرِوبُنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللَّهُ عَنُهُ قَالَ : إِذَا دَفَنْتُمُونِيُ فَاقِيْمُوا حَوُلَ قَبُرِئُ قَدُرَمَا تُنْحَرُ جرُوُزٌ ا يُقَسَّمُ لَـحُـمُهَا حَتَّى اَسُعَانِسَ بِكُمُ وَاعْلَمَ مَاذَا"! أُرَاجِعُ بِه رُسُلَ رَبِّي رَوَاهُ مُسُلِمٌ وَقَدْ سنقَ بِـطُولِهِ، قَالَ الشَّافعيُّ رَحُمهُ اللُّهُ، وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يُقُرَأُ عِنْدَهُ شَيْىءٌ مِنَ الْقُرَانِ، وَإِنْ خَتَمُوا الْقُرُانِ كُلُّهُ گانَ حَسَناً .

(۹۲۷) حضرت عمروبن العاص رضی امتدعندے راوبیت ہے کہ انہوں نے فر مایا کہ جب تم مجھے دفن کر چکوتو میری قبر کے پاس اتی در پھنہر ناجتنی درییں اونٹ ذیح ہوکراس کا گوشت تقلیم ہوتا ہے تا کہ میں تم سے انس حاصل کروں اور میں جان لوں کہ میں اینے رب تے بھیج ہوئے فرشتوں کو کیا جواب دوں۔ (مسلم)

ا مام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ متحب یہ ہے کہ اس کے پاس کچھ قرآن پڑھا جائے اور اگر پورا قرسن پڑھ لیا جائے تو اور اجپھا

تخريج مديث (٩٣٤): صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب كون الإيمان يُهدم ما كان قبله وكذلك الهجرة والفتح كلمات حديث: حرور . ذي كياون .

شر**ح صدیث**: امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ملہ و کا اس امر پراجماع ہے کہ مردے کے لیے اگر دعاء کی جائے تو اس سے اسے فائدہ پہنچتا ہےاو۔اس کی تائید قرآن وسنت ہے ہوتی ہے۔ جہاں تک قبر کے پاس ملاوت قرآن کا تعلق ہے تو ملاعلی قاری رحمہ امتد نے شرح کتاب الفقہ الا تبریس فرمایا ہے کہ امام ، لک رحمہ امتدا بوصنیفہ اور احمد کے نز دیک قبر کے باس تلاوت قر آن مکروہ ہے۔

(روصة لمتقين: ٢ ٢٥٧\_ دلد إلعالحين ٣٨٧)

. وپ

قبر کے پاس تلاوت کا مکروہ ہونا شایداس صورت میں کہ اجرت دیکر کسی کو تلاوت کیلئے سفایا ورنے قبرستان میں تلاوت کا جو، ز احادیث سے ثابت ہے مثل ایک روایت میں ہے جو شخص قبرستان میں سور کا لیسین کی تلاوت کرے القد تعالی اسکی برکت ہے اس دن مردوں کے عذاب میں تخفیف فرماویں گے اوراسکے حروف کی مقدار میں پڑھنے والے کواجر مے گا۔ (ابن شائق عفاالقد عند) (شامیہ: جد۱)



المِنَّاك (١٦٢)

## بَابُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتَ وَالدُّعَا لَهُ مُ میت کی طرف سے صدقہ اور اس کے لیے دعاء

٣٧٣. قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ :

﴿ وَٱلَّذِينَ جَآءُو مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَنِنَا ٱلَّذِينَ سَبَقُونَا بِٱلْإِيمَانِ ﴾ الله تعالى خارثا وفرايا ہے كہ:

"اوروہ جوان کے بعد آئے کہتے ہیں کہاے مارے رب! ہمری مغفرت فرمااور مارے ان بھائیوں کی جوہم سے پہلے ایمان لائے۔"(الحشر: ۱۰)

تغیری نکات: محبت رکھتے ہیں اورانہیں برانہیں کہتے حضرت شاہ ولی الله رحمہ الله فرماتے ہیں کہ رہے آیت تمام مسلمانوں کے لیے ہے کہ اگلوں کاحق مانیں اورانہی کے پیچھے چلیں اوران کی محبت کے ساتھ ان کی اتباع کریں۔ (تفسیر عندمانی)

#### میت کی طرف سے صدقہ وخیرات

٩٣٨. وَعَنُ عَائِشَةَ رَضِى اللَّهُ عَنُهَا اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلْنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُوَى الْقَلِتَثُ نَفُسَهَا وَاُرَاهَا لَوْتَكَلَّمَتُ تَصَدُّقَتُ فَهَلَ لَهَا مِنُ اَجُرِ إِنْ تَصَدُّقَتُ عَنُهَا؟ قَالَ : "نَعَمُ". مُتَّفَقَّ عَلَيْهُ .

(۹۲۸) حضرت عائشہ صنی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک فخف نے رسول اللہ مُکٹا ایسے عرض کیا کہ میری والدہ کا اچا تک انتقال ہو گیا ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر انہیں کچھ کہنے کا موقعہ ماتا تو وہ صدقہ کی وصیت کرتیں تو اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو ان کواجر ہے گا۔ آپ مُکٹا گائے نے فرمایا کہ ہاں۔ (متنق علیہ)

**راي. و صول ثواب الصدقة عن الميت اليه.**المنائز، باب موت الفجاء ق. صحيح مسلم، كتاب الزكوة،

**کلمات حدیث:** احر: ثواب جمع احور: ماحور جے اجردیاجائے ، جیسے اللہ کے یہاں اجر ملےگا۔

شرح مدید:

ایک صاحب نے خدمت بی عرض کیا کہ میری والدہ اچا تک انتقال کرگئی ہیں، یہ صابی حضرت عبادہ بن الصامت مضی اللہ عنہ منتقال کرگئی ہیں، یہ صابی حضرت عبادہ بن الصامت مضی اللہ عنہ منتقال مرکز منتقال میں منتقال میں اللہ عنہ دسول اللہ علی اللہ عنہ منتقال میں اللہ عنہ منورہ میں ان کی والدہ کا وقت وفات قریب آگیا تو کسی نے ان سے کہ کہ وصیت کردیں تو انہوں نے جواب دیا کہ بی کیا وصیت کروں جو کچھ مال ہو ہو صعد کا بغرض حضرت سعد کی واپسی سے پہلے ان کا انتقال ہوگیا۔ جب

حفرت سعدوالی آئے تو انہوں نے رسول اللہ تا اللہ علی است کیا کہ میں اپنی ماں کی طرف سے صدقہ کرسکتا ہوں اور کیا آئیس اس عمل کا جرو وثواب ملے گا؟ نبی کریم تا اللہ علی است میں جواب دیا تو حضرت سعد نے کہا کہ میرافلاں باغ میری ماں کی طرف سے صدقہ ہے۔

غرض حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ مرنے والے کی طرف سے صدقہ کرنا عمل خیر ہے اور اس کا اثواب مرنے والے کو پہنچا ہے اور اس پرتمام فقہاء کا انفاق ہے اس طرح میت کے حق میں کی جانے والی دعاء قبول ہوتی ہے اور اللہ کی رحمت سے اس دعاء سے دنیاسے جانے والے کوفائدہ پہنچا ہے۔ (فتح الباري:۸۱۲/۱ سے ۱۸۱۸ رارشا والساري:۳۹۵/۳ روضة المتقین:۴۵۹/۲)

#### موت کے بعد کام آنے والے اعمال

9 9 9. وَعَنُ أَبِى هُويَوُهَ وَضِي اللّهُ عَنْهُ أَنَّ وَسُولَ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلَهُ إِلّا مِنْ فَلاَثٍ: صَدَقَةٍ جَادِيَةٍ، أَوْعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوُولَدِ صَالِحٍ يَدْعُولَهُ وَوَاهُ مُسُلِمٌ. الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلَهُ إِلّا مِنْ فَلاَثٍ: صَدَالِةٍ جَادِيَةٍ، أَوْعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوُولَدِ صَالِحٍ يَدْعُولَهُ وَوَاهُ مُسُلِمٌ. ( ) عَمْرت الإمريه ومنى الله عند الدوايت م كدرول الله تَقَلَّمُ فَا لَهُ جَبِ آدَى مرجاتا م قَوسَل الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى الله عَلَى اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ

محري المريت (٩٣٩): صحيح مسلم، كتاب الوصية، باب ما يلحق من الثواب للميت بعد وفاته.

كلمات مدعث: انتصلع عمله: الكاعمل منقطع بوكيا الكاعمل فتم بوكيا ـ

شرح مدے:

مدے شار اسادت میں اسادت میں اسادت اس کے اور کی کی موت کے ساتھ اس کا دنیا سے تعلق منقطع ہوجا تا ہے اور اس کے مل کا سلسادت میں جوجا تا ہے البتہ تین اعمال ایسے ہیں جو اس کے مرنے کے بعد بھی اس کے لیے باعث اجروثو اب بنتے ہیں اور ان کی خیرا سے حاصل ہوتی ہے۔ ایک صدقہ جاریہ، لینی ایسا صدقہ جو باقی رہے جیسے مجد یا مدر سہ بنوانا، یا کوئی ایسا کام کر جانا جس سے عام مسلمانوں کو تا دیر فاکدہ پنجا رہے۔ دوسرے مرنے والے کاعلم جس سے لوگ اس کے مرنے کے بعد مستفید ہوتے رہیں، مثل اس نے زندگی ہیں تدریس تعلیم و تبلیغ کے فرائف انجام دیے جس کے بنتیج ہیں اس کے تلافہ واس علم کو دوسروں کو سکھار ہے ہیں خود بھی مل کررہے ہیں اور دوسروں پر داو عمل کررہے ہیں۔ عمل روثن کررہے ہیں، یا مرنے والے کی تصانیف جس سے بعد ہیں آنے والے مستفید ہورہے ہیں اور دین کاعلم حاصل کررہے ہیں۔ تیسر سے اولا وصالے جواس کے حق میں دعائے خیر کرے۔ اس میں اس بات کی جانب بھی اشارہ ہے کہ باپ اولاد کی الی تعلیم و تربیت تیسر سے اولا دصالے ہوجائے اور اس کے حق میں دعائرے۔ (مدرے صحیح مسلم للنووی: ۲۲/۱۷)



لناك (١٦٢)

# بَابُ ثَنَاء النَّاسِ عَلَى لَمَيَّتِ مر<u>نے والے کی خوبیاں بیان کرنا</u>

٩٥٠ عَنْ انس رَضى اللّه عَنْهُ قال مرُّوا بجنارةٍ فاتُنوا عليُها حيْرًا فقال النبيُّ صلى اللهُ عيه وسلّم: "وَجَبْتُ" ثُمَّ مرُّوا بأخرى فاتُنوا عليُها شَرَّا فقال النبيُّ صلّى اللهُ عليُه وسلّم. "وجبَتْ فقال عُمر بُنُ الْخَطَّابِ رضِى اللَّهُ عَنْهُ ماوَجَبَتُ فقال: "هذا اتُميْتُمُ عليْه حيْرًا فوجبتْ له الْحنَةُ، وهذا أَتُنبُتُمُ عليْه خيْرًا فوجبتْ له الْحنَةُ، وهذا أَتَنبُتُمُ عليْهِ شَرًا فَوَجَبَتُ له النَّارُ، أَنتُهُ شُهدَآءُ اللَّه فِي الْارُض مُتَفقٌ عَليْه

(۹۵۰) مطرت نس رضی مقد عند سے رویت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ می ہرام کا کر رائیل جند ہے ہا ہوا ،
سے مرنے و لے کے ہار میں کلمہ خیر کہ سپ مالیکا نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ سے جد یک ورجنازہ کے پاس سے خدر سے
وگوں نے سے کے ہار سے میں بری ہات کہ یہ ۔ آپ مالیکا نے فرمایا کہ واجب ہوگئی ۔ حضرت تمرین انخطاب رضی امقد عند نے موش بیا کہ
کیا و جب ہوگئی؟ آپ مالیکا نے فرمایا جس کے ہار سے میں تم نے کلمہ خیر کہا اس کے سے جنت و جب ہوگی ورجس ن تم نے برائی بیان کی اس کے لیے جہنم و جب ہوگئی تم زمین میں امقد کے گواہ ہو۔ (بخاری)

تخریج مدیث (۹۵۰). کمائر، باب قیمل یمنی علیه حد و شر من بموتی

كلمات صديف: ونوعسه حر ال فويول بيان كين ال كالمات من تمريف الت تعريف التا تعريف التا تعريف التا تل اليان مي ال نبي تديده (باب ضرب) تعريف كرنا-

شرح حدیث:

متدرک حاکم میں حضرت نس رضی امتد عند ہے مروی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول القد مؤلفا کہ میں میں میں معرف کے جینازہ ہے کا گرز ہے، آپ ملافیا ہے وریافت فی ہو کہ دیا ہے کا صحاب ہے موض کیا کہ فلا ہے حب کہ جندرہ ہے وہ اس کے معرف کیا گرفا ہے حب رکھنے و سے تھے اور امتدکی احاصت کے کام کرت مراس کی سعی کرتے تھے۔ آپ مؤلفا نے فرماید کہ وہ جب ہوٹی اور ایک ورروایت میں ہے کہ آپ مؤلفا نے واجب ہوٹی کا کلمہ تین مرتبہ رساد در وایت میں ہے کہ آپ مؤلفا نے واجب ہوٹی کا کلمہ تین مرتبہ رساد در واید وہ آپ مؤلفا کے سارت اس کی است کی حس اس کو نااء کرتے ہیں اس پرسب اس کو نااء کرتے ہیں وراس کے میں بین کرتے ہیں جو امتد اپنے بندوں کے دبوں میں اچھائی انتا ہے واراس کے میں بین کرتے ہیں اس پرسب اس کو نااء کرتے ہیں وراس کے میں بین کرتے ہیں جو اس کے ہی جنت میں سے جو نے کی مدمت اور نشانی بین جاتی ہو اراس تھائی اپنی جنت میں سے جو نے کی مدمت اور نشانی بین جاتی ہو اراس تھائی ہوئی۔

اس بعد حفزت اس بضي مدعندن حديث مين ہے كه انہوں نے بيان كيا كه چرد وسراجناز و كزر تو وول نے كہا كه فدل كا

جناز ہ ہے جوابنداوررسول ابند ملاقیقا کا دشمن تھا اور معاصی کا ارتکاب َرتا تھا اورانہی میں نگار بتنا تھا۔اس برآ پ ملاقیقا نے فر مایا کہاس بر جہنم واجب ہوگئی۔اس کے بعد آپ مالکٹا نے صحابہ کرام کومی طب کرتے ہوئے فر مایا کہتم زمین میں امتد کے گواہ ہویا جوتمہاری طرح ا مان وتقوى كے اعلى مرتبہ ير فائز بير -ابن التين رحمدا متدفر ، تے بيل كدني كريم اللظم كايدخط ب سى بكرام كے ساتھ مخصوص بے كدان ک ہر بات مشتمال برحکمت ہوتی تھی کہ وہ علوم نبوت مگاٹی کا ہے براور ست فیضیاب ہوئے تھے۔

(فتح لدري: ٨٠٢/١ رشاد الساري ٣٠ ٤٦٥ روصة المتقيل ٣٠ ٤٦٠ دليل بفالحيل ٣٩١،٣٠)

## روآ دمی بھی میت کی تعریف کریں تو وہ جنت میں داخل ہوگا

١ ٩٥. وعنُ آبِيُ ٱلْأَسُودِ قَالَ. قَدِمُتُ الْمَدِيْنَةَ فَجَلَسْتُ الى عُمرِ بُنِ الْحَطَّابِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ فسمرَّتُ بهـ مُ حنازةٌ فَأَتُنِي عَلَى صاحِبِهَا حَيْرًا فقال عُمَرُ. وجبتُ، ثُمَّ مُرَّ بأُحُرى فأثُني على صاحبها خيْسُوا فيقبال عُمَوُ: وَجِبتُ، ثُمُّ مُرُّ بِالتَّالِثَةِ فَأْتُنِي عَلَى صاحِبهَا شرًّا فَقَال عُمرُ: وجبَتُ قَالَ أَبُو ٱلاسُودِ : فَقُلُتُ : وَمَاوَحَنَتُ يَاامِيُوالْمُوْمِيُنَ؟ قَالَ : قُلُتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلَّم : "أَيُّما مُسُلِم شَهِـدُ لَهُ ارْبِعَةٌ بِحَيْرِ أَذْحَلُهُ اللَّهُ الْمُجَنَّةَ " فَقُلْنَا : وَثَلاَ ثَةٌ ؟ قَالَ : "وَثَلا تَةٌ" فَقُلُنا : واثْنَان؟ قَالَ : "واثَّنان ثُمَّ لَمُ نَسْنَالُهُ عَنِ الْوَاحِدِ . رَوَاهُ الْبُحَارِيُّ .

( ٩٥١) حضرت بوال سود سے روایت بنے كدوه بيان كرتے ہيں كدين مدينة نوره آيا اور دسترت ممرين الخطاب بنى الله عند یے پاس پینھ کیا ۔لوگوں نے پاس ہے دیک جنازہ ٹز را تولوگوں نے مرنے ویے کی خوبیاں بیان کیس حضرت عمرضی امتدعنہ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ پھرایک اور جنازہ گز رالوگوں نے اس مرتبہ بھی مرنے والے کی خوبیں بیان کیس۔حضرت عمریضی امتد عنہ نے فرماید کہ داجب ہوگی۔ چرو یک ور جنازہ گز را س مرتبہ لوگوں نے مرنے وائے کی برائی کی تو حضرت عمر رضی امتدعنہ نے فرمایا کہ واجب ہو گئ۔راوی حدیث ابوان سود کہتے ہیں کدمیں نے یو چھ کہ کی واجب ہوگئی ے امیرالہؤمنین افرمایا کہ میں نے وہ کہ بہاجورسول الله ظافرة نے فرمایا تھ کہ جس مسلمان کے بارے میں جا رمسمان بھلائی کی گواہی دیں تو امتد تعالیٰ ہے جنت میں داخل فرماتے ہیں۔ ہم نے کہا کے تین ، آپ مُلَقِظُ نے فر مایا کہ باب تین بھی۔ہم نے کہا کہ اور دوآپ مُلَقِظُ نے فر مایا کے باب دوبھی۔ پھراس کے بعد ہم نے ایک کے ہارے میں نہیں یو جھا۔ ( بخاری )

تخ ت مديث (٩٥١): صحيح المحارى، كتاب الحنائر، باب ثناء الناس على الميت.

کلمات حدیث: 💎 وجب جواس کے بارے میں کہا گیاوہی ثابت ہوگیا اوراس کے مطابق وہ اچھے یابرے بدلے کامستحق ہوگیا۔ ش**رح حدیث:** مدینه منورہ میں کوئی وہائی مرض تھیل گیا تھا اور کثرت ہے اموات و، قع ہور ہی تھیں ر وی کا بیان ہے کہ وہ حضرت عمر رضی ابتدعنہ کے باس بیٹھ گیا کوئی جنازہ ''، تو لوگوں نے اس کے حسن عمل اور پمرن کی تعریف کی حضرت عمر رضی ابتدعنہ نے فر ما، کہ

واجب ہوگئی دوسرا جنازہ آیا تب بھی ایسا ہی ہوا۔ تیسرا جنازہ آیا ہوگوں نے اس کی برعملی کا ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی ابقد عند نے فرہ یا کہ واجب ہوگئی ، راوی نے پوچھ کہ کیا واجب ہوگئی۔ حضرت عمر رضی القد عند نے فرہ یا کہ رسول القد مُلَّاثِمُ نے ارشاد فرہایا کہ جس مسلمان کے حق میں چارآ دمی گواہی دیں اسے القد تھائی جنت میں داخل فرہ دیتے ہیں۔

م نے والے کے بارے میں جارہ تین یادومسلم نول کی گوائی کا قبول فر ما کرالقد تعالیٰ کا اس مسلمان کو جنت میں واخل فر مادینا اللہ تعالیٰ کا اس مسلمان کو جنت میں واخل فر مادینا اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ وہ مرنے والے کے حق میں اپنے بندول کی دماریکھی قبول فر ، تا ہے اور اس کے حق میں گوائی کو بھی شرف قبولیت عطافر ، تا ہے ای بناء پرعماء امت نے ارشاد فر مایا ہے کہ مرنے کے بعد مرنے و سے کے حق میں کلمہ خیر بی کہنا جا ہے۔

(صع سار ب ۱۸۰۲ میں ارشاد سسر ہی سے ۲۵۰۵ دس انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میاں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں انھال میں ان



المِتَاكَ (١٦٤)

#### بَابُ فضل من مات له او لاد صغار جس کے چھوٹے بچ مرجا کیں اس کی فضیلت

## نابالغ اولا دكى موت كى فضيلت

٩٥٢. عَنُ آنَسِ رَضِىَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " مَا مِنُ مُسُلِمٍ يَمَوْتُ لَهُ ثَلاَ قَدْ لَهُ يَبُلَغُواالُحِنُتُ إِلَّا اَدْ حَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَصْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمُ. مُنْفَقٌ عَلَيْهِ.

( ۹۵۲ ) حضرت انس رضی الله عندسے روایت ہے کہ رسول الله مکافی انے فرمایا کہ جس مسلمان کے تین نابالغ ہے وفات یا جا کمیں اللہ تعالیٰ اس کوا بینے فضل اورا پنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائےگا۔ (متفق علیہ)

البخاري، كتاب الجائز، باب فضل من مات له ولد فاحتسب. صحيح مسلم، عند من مات له ولد فاحتسب. صحيح مسلم،

كتاب البر والصلة، باب فضل من يموت له ولد فيحتسبه .

كلمات مديث: لم يسلغوا الحنت: جوابعي كناه كي عركوبين ميني بيني الغنبين بوئ - حنث: كناه جمع احسات - حنث اليمين: فتم تورُ وينا -

شرح مدیث: صدیث من ارشادفر مایا که اگر کسی مسلمان کے تین چھوٹے بچے مرجائیں اور و وان پرصبر کرے اور حکم النی سمجھ کر راضی ہوجائے تو اللہ تعالی اسے جنت میں داخل فرما کیں گے۔ نابالغ بچوں کا ذکر اس لیے فرمایا کہ چھوٹے بچوں پرآ دمی زیادہ شفق اور مہر بان ہوتا ہے اور ان کی تکلیف ہے اسے زیادہ دکھ پہنچتا ہے اور اس صدمہ پرصبر کرنا زیادہ دشوار ہوتا ہے۔ اس مصیبت فاجعہ پرصبر ک

﴿ إِنَّمَا يُوكِيُّ ٱلصَّائِرُونِ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ ٢٠٠

" ميركرت والول كا جرب صاب يوكان (فتح الباري: ٢/١ . ٨- ارشاد الساري: ٢٦٦/٣)

## جس کے تین بچے مرجا کیں

٩٥٣. وَعَنُ آبِي هُرَيُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَمُوتُ لِاَ عَهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَمُوتُ لِاَ عَمْدُهُ النَّارُ إِلَّاء تَحِلَّةَ الْقَسَمِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(۹۵۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عندے دوایت ہے کہ رسول اللہ عَلَیْمَ نے فرمایا کہ جس کسی مسلمان کے تین بیچ مرجا کیں اسے آگئیں جس میں چھوٹے گی مرفتم بوری مرنے کے لیے آگ پرے گزرے گا۔ (متنق علیہ)

تحلة القسم ے القد تعالى كاس فرمان كى ج نب اشاره ہےكه:

﴿ وَإِن مِنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا ﴾

''تم میں سے برخص اس پرے گزرے گا۔''

گزرنے سے مراد بل صراط پر سے گزرن ہے۔ صراط ایک بل ہے جوجہنم کے اوپر سے گزرتا ہے القد تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ فرمائے۔

تخ تا عديث (٩٥٣): صحيح المحاري، كتاب الجنائر، باب فصل من مات له٬ ولد فاحتسب. صحيح مسلم،

كتاب البر و الصنة، باب فضل من يموت له ولد فيحتسبه .

کلمات صدیت: تحسلة القسم: فتم کوهلال کرنے کے لیے۔ صال الیمین کامصدر بے تیم کا کفارہ ادا کی میں صلال ہوجانا۔ مطلب میہوا کہ آگ پرے گزرہوگا اوراس لیے ہوگا کہ اس آیت میں داروتیم پوری ہوجئے۔

شرح حدیث بسید مومن آدمی کے تین بیجے وفات پی جائیں اور وہ صرکرے اور اللہ سے اجروثواب کی امیدر کھے اور اللہ تعالی کے فیصلے پر راضی ہو جائے تو اس کو چنم کی آگ نہیں چھوئے گی اور بل صراط پر سے گزرتے ہوئے جنم کی لپیٹ اسے تکلیف نہیں پہنچ کے گی اور وہ آگر اہل سعادت میں سے ہے تو پیک جھیکنے کی مدت میں بل صراط سے گزرج سے گا۔ این العربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بل صراط پرے گزرے گا مگراس کو نہ چھوئے گی اور اس کی تکلیف پہنچے گی۔ (روضة المتقین ۲۰۲۰ در هذہ المتقیں: ۲۰۱۲)

#### عورتول کونفیحت کے لیے الگ دن مقرر کرنا

900. وَعَنُ آبِى سَعِيْدِ النَّحُدُرِيِ رَضِى اللَّه عَنُهُ قَالَ: جَاء تِ امْرَأَةٌ الِى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ فَقَ النَّهُ يَارَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَاجُعَلُ لَنَا مِنُ نَفْسِكَ يَوُمًا نَأْتِيُكَ فِيهُ تُعَلِّمُنَا مِصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَصَّا عَلَّمَ مَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَصَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَصَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ قَالَ: "اجُتَمَعُنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا" فَاجْتَمَعُنَ فَا تَا هُنَّ النَّيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَاثْنَيْنَ" مُتَاعَلَيْهِ عَلَيْهِ .

' (۹۵۲) حفرت ابوسعیدرض الله عندسے راویت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول الله مُنافِقاً کے پاس آئی کہنے گئی یہ رسول الله مرد آپ مُلْقاً کی باتیں لے گئے۔ آپ مُنافِقاً ہمارے سے ایک دن مقرر فرما و یجئے کہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاکہ یہ رسول الله مرد آپ مُنافِقاً کی باتیں لے گئے۔ آپ مُنافِقاً ہمارے سے ایک دن مقرر فرما و یجئے کہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاکہ وہ کہیں اور آپ مالیقاً ہمیں بھی ان باقول کی تعلیم دی جو الله نے آپ مُنافِقاً کو سکھ کی تھیں ۔ اس کے بعد سب جمع ہوگئیں تو آپ ان کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں ، ن باقول کی تعلیم دی جو الله نے آپ مُنافِقاً کو سکھ کی تھیں ۔ اس کے بعد سب جمع ہوگئیں نے قوت ہوجا کیں ) تو وہ اس کے سے مالیقاً نے فرما یا کہ تم میں جو درت اسے تین نے آپ مالیک تین نے فوت ہوجا کیں ) تو وہ اس کے سے

جہنم کی آگ ہے رکاوٹ بن جا کمیں گے۔ایک مورت نے عرض کیا کہ دو بچوں کے بارے میں کیا تھم ہے'' رموں، مند طالقہ کے فرویا یہ دو بچے بھی۔ (متنق علیہ )

تري مديث (۱۹۵۳): صحبح لمجارى، كتاب الحائر، باب قصل من مات به ويد فاحسب صحبح مسلم.

كتاب البر والصلة، رب من بموت له ولد .

كلمات حديث: تقدم تلاثة من الولد: جوعورت تين بج سكي عيج و يعنى وفات إج كي من

شرح صدیدن :

رسو پ کریم خالفظ کی دعوت و تبلیخ اور علیم و تربیت کا دائر ه مردول تک محداد ندتی بلکه سی به کرام ک ساتھ سرتھ محابیات بھی علوم نبوت ہے بخوبی فیضیاب ہوئیں اور دبئی علم کا بہت بڑا حصداز وارج مطبر، ت وردیگر صی بیت کے ذریعامت تک پہنچا۔

مس طرح صحابہ کرام رسول اللہ ملافظ کے فیض صحبت ہے مستفید ہونے کے خوابش مندر ہتے تھای طرح عورتیں بھی رہتی تھیں۔ پنہ نچه خواتین نے آپ ملافظ کے در مصرات آپ ملافظ کی اعادیت اور آپ کے کلما سوطیبہ کا سراؤ خیره مسیت کر نے ب تے تیں ہورے لیے بھی آپ ملافظ کے کو وقت مقرر فروادیں۔ آپ ملافظ نے وقت وردن کا تعین فروادیا اور آپ شریف لے گئے اوراس موقع پر آپ ملافظ نے فروایا کہ اگر کسی عورت کے تین بچ وفات پا گئے اوراس نے ان کے مرنے پر صبر کی اور اللہ کا تھم بھی کہ تقدیر پر راضی ہوگئی وہ تین سے کالی کہ کے درمیان جب بن جا کیں گئے۔ کسی عورت نے پوچھا اگر دو بول تو آپ خالفظ نے فروایا کی ورت کے مطابق تھیں لیمن جب پ ملافظ ہے دو کے رسول اللہ خالفظ نے فروایا کہ اور کھی تو آپ کا بیاں دو بھی دو کے دونوں بی بہ تیں وہی عابی ورت بے مطابق تھیں لیمن جب پ ملافظ ہے دو کے مطابق تھیں لیمن جب پ ملافظ ہے دو کی ایمن بھی وہی کے مطابق تھیں لیمن جب پ ملافظ ہے دو کے مطابق تھیں لیمن جب پ ملافظ ہے دو کی کے مطابق تھیں ایمن جب پ ملافظ ہے دو کی کے مطابق تھیں اور آپ ملافظ ہے فروایا کہ میاں دو جسی کو آپ کا بیفر وہ با بھی وہی کے مطابق تھیں لیمن جب پ ملافظ ہے دو کے کے مطابق تھیں دو کے کے مطابق تھیں اور کیمن کی جب پ ملافظ ہی کے دو کے کے مطابق تھیں دو کیکے مطابق تھیں دو کیکے مطابق تھیں دو کیکے مطابق تھیں دو کیکے مطابق تھیں دو کے کے مطابق تھیں دو کیکے میں دو کیکے میں دو کیکے میں دو کیکے میں دو کیکے مطابق تھیں دو کیکے میں دو کیکے میں دو کیکے دو کیکے دو کیکے میں دو کیکے میں دو کیکے میں دو کیکے دو کیکے دو کیکے دو کیکے دو کیکے دو کیکے دو کیکے دو کیکے دو کیکے دو کیکے دو کیکے دو کیکے دو کیکے دو کیکے دو کیکے دو کیکے دو کیکے دو کیکے دو کیکے دو کیکے دو کیکے دو کیکے دو کیکے دو کیکے دو کیکے دو کیک

(فتح لباري ۳۰۲۱ ارساد لساري ۲۹۵۱)



المتّاك (١٦٥)

بَاْبُ الْبُكَآءِ وَالْحَوُفِ عِنُدَالُمُرُورِ بِقَبُورِ الظَّالِمِينَ وَمَصَارِعِهِمُ وَاِظُهَارِ الْإِفْتِقَارِ الِيْ اللّهِ تَعَالَىٰ وَالتَّحُذِيُرِ مِنَ الْغَفُلَةِ عَنُ ذَٰلِكَ ظالموں كے قبروں اوران كى بربادى كے مقامات پرسے گزرتے ہوئے رونا اور ڈرنا اور اللہ تعالیٰ كے سامنے عاجزى ظاہر كرنے اور غفلت ميں مبتلا ہونے سے پر ہيز كابيان

## قوم شمودی بستیوں سے تیزی کے ساتھ گزرنے کا حکم

900. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّهُ عَنُهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِهِ يَعُنِى لَمَّا وَصَلُوا اللّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهِ عَلَيْهِ وَقِي رَوَايَةٍ قَالَ : لَمَّامَرُ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ : لَمَّامَرُ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهِ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ : لَمَّامَرُ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْرَعَ السَّيْرَحَتَّى اَجَازَ الْوَادِى .

(۹۵۵) حفرت ابن عمر صنی امتر عنها سے روایت ہے کہ رسول القد مُلْقُطُّ اور آپ مُلَقِطُّ کے صحابہ جمر جہاں قوم شود کے مکانات شعے پنچے تو آپ مُلَّقُطُّ نے فرماید کہتم جب ان عذاب یا فتہ لوگوں کے پاس سے گزرو تو روتے ہوئے گزرنا اگرتم پہ گربیطاری نہ ہوتو وہاں سے نہ جانا کہ کہیں شہیں بھی عذاب ای طرح اپنی لیسٹ میں لے لے جیسے انہیں لے لیا تھا۔

اورایک اورروایت میں ہے کہ حفرت ابن عمروضی انتدعنہمانے بیان کیا کہ جب رسول انتد مُلَّقِظُ مقد م تجر سے گزرے تو ارشاوفر مایا کہتم ان لوگوں کی آبادی کے پاس سے گزروجنہوں نے اپنی جانوں پرظلم کیا تورو نے ہوئے گزرنا کہ کہیں تم پربھی وہ عذاب ندآ جائے جو ان پرآیا تفارسول اللہ مُلَّا فَلِمُ اینا سرمبارک ڈ ھانپ لیا اورسواری کو تیز کردیا حتی کدآپ مُلَّا فَلَمُ اس وادی سے نکل گئے۔

تركم مديث (100): صحيح البحاري، كتاب الصلاة، باب الصلاة في مواضع الحسف و العتاب. صحيح مسلم، كتاب الزهد، باب لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا انفسهم.

كلمات صديث: جرشام اورمدينك درميان اس علاقے كانام بے جہال بھى توم ثمودا آبادتى۔ قسم داسسە: آپ نے اپناسر وھانپ ليا۔ حتى أجاز الوادى: يہال تك كم آپ كافلانے وادى كومبوركرليا۔

شرح مدیث: رسول کریم کافائی ہے ہیں غزوہ تبوک کے لیے رواند ہوئے تو آپ کا ان مقامات ہے گزر ہوا جہاں بھی قوم شود آبادتھی اوران پر عذاب البی نازل ہوا تھا۔اس علاقے کا نام جمر ہے اور یہاں قوم صالح آبادتھی۔قرآن کریم میں ارشاد ہے:

﴿ وَلَقَدْكَذَبَ أَصْعَتُ ٱلْحِجْرِ ٱلْمُرْسَلِينَ ٥٠٠ ﴾

"اوراصحاب ججرف رسولول كوجمثلايا-" (الحجر ٨٠)

'' خالموں کی طرف مت جھکا وَاختیار کروور نہتہیں آگ چھو لے گی۔''

غرض جب ان مقامات کے قریب پنچ تو رسول اللہ کا گھڑا نے ارشاد فر ماید کہ ان مقامات ہے روئے ہوئے گر روہ خود آپ مانگھڑا نے اپناسر ڈھانپ لیا اور اونٹی کو تیز کر کے اس علاقے ہے بابرنگل گئے ۔ شیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمرض اللہ عنہما ہے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کید کہ یوگ ارض خمود یعنی جرمیں اثر گئے ، در وہاں کنویں سے پانی لے کر آٹا گوندھ بیا آپ مانگھڑا نے فر ما یا کہ پانی پھینک دیں ورآٹا اونوں کو کھل دیں البتداس کنویس سے پانی لے سیتے ہیں جس پر حضرت صالح ملید السلام کی اونٹی پانی پینے آتی تقی ۔ ای طرح وادی حسر سے جو کھا ورع ف کے درمیان ہے جلدگر رنے کا تھم ہے کیونکداس جگد اصحاب فیل ہلاک ہوئے تھے۔ اس کھرح وادی حسر سے جو کھا ورع ف کے درمیان ہے جلدگر رنے کا تھم ہے کیونکداس جگد اصحاب فیل ہلاک ہوئے تھے۔ کونکدار غرض جب کسی ایسے علاقے ہے گز رہو جبال گزشتہ اقوام میں سے کی قوم پرعذاب نازل بوا ہوتو وہاں تھم نے گریز کرنا چا ہے ۔ کونکداگر اور اند تعالیٰ کے خوف سے کرز جو نا چا ہے ۔ کیونکداگر اور اند تعالیٰ کے خوف سے کرز جو نا چا ہے ۔ کیونکداگر اور اند تعالیٰ کے خوف سے کرز جو نا چا ہے ۔ کیونکداگر اور اند تعالیٰ کے خوف سے کرز جو نا چا ہے ۔ کیونکداگر اور اند تعالیٰ کے خوف سے کرز جو نا چا ہے ۔ کیونکداگر ورک کے ہوئے تیز روی سے گز رہو بال کی گوفت سے بے گلر اور ف اوقلب قبل میں ان سے مش بہت رکھنے والے ہیں۔ یہی وجہ بے کہ نا کہ کہو آئی گئر کونک کی ہو اور کر میں گھر ورک کی تو اور کی کرونت سے بے گلر اور ف اوقلب قبل میں ان سے مش بہت رکھنے والے ہیں۔ یہی وجہ بے کہ نامی کی ہو کہ کونک کونک کونک کی ہو اور کر کونک کی کے اور فر میں گئر کونک کے نامید کی گئر کا گھر کئر کونک کونک کی کی اور فر کر کونک کرونت سے بے گلر اور فر اور کی کے کہ کرونت سے بے گلر اور فر کر کی گھر کی گھر کیا گئر کونک کے کہو کے کر کونک کے کرونک کی کرونک کے کرونک کے کرونک کے کرونک کے کرونک کے کرونک کے کرونک کے کرونک کے کرونک کے کرونک کے کرونک کے کرونک کے کرونک کی کرونک کے کرونک کے کرونک کے کرونک کے کرونک کے کرونک کے کرونک کے کرونک کے کرونک کے کرونک کے کرونک کے کرونک کی کرونک کے کرونک کرونک کے کرونک کے کرونک کے کرونک کے کرونک کے کرونک کے کرونک کے کر

(روضه المتقيل ٢ ٢ ٦٠ ١ برهه السفيل ٢ ٥٠)



# كتباب آداب السبفر

البَاكَ (١٦٦)

باَبُ اِسُتِحْبَابِ الْنُحُرُّوُجِ يَوُمَ الْنَحْمِيْسِ وَاِسُتِحْبَابِهِ اَوَّلَ النَّهَارِ جَعرات كروز مَن كوفت آغاز سفر كااستخباب

## رسول الله ظافر جمعرات كدن سفركو يبندفر ماتے تھے

٩٥١. وَعَنُ كَعُبِ بُنِ مَالِكِ رَضِى اللّهُ عَنُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِى عَزُوةِ تَبُوكَ يومُ النَّخِيمِيْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِى رِوَايةٍ فِى الصَّحِيْحَيُنِ، لَتُوكَ يومُ النُّخِيمِيْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِى رِوَايةٍ فِى الصَّحِيْحَيُنِ، لَقَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُومُ جُ إِلَّا فِى يَوْمِ الْخَمِيْسِ .

( ۹۵۶ ) حفزت کعب بن مالک رضی القدعندے روایت ہے کہ نبی کریم مُلَّلِقُمُّا غزد وَ تبوک کے لیے جمعرات کے روز روانہ ہوئے تتے اورا ٓپ مُلَیُّمُوُمُ جعرات کے روزسفر پرروانہ ہونا پیندفر ماتے تتے۔ (منفق علیہ )

صحیحین کی ایک اور روایت میں ہے کہ کم ہی ایسا ہوتا تھا کہ رسول الله مُلَاثِمُ جمعرات کے علاوہ کسی اور روزسفر فرماتے۔

تخ تج مديث (٩٥٦): صحيح البحاري، كتاب الجهاد، باب السير وحده .

كمات حديث: لقدما: ببتكم اياتقا-

#### غزوهٔ تبوک

شرح مدین:

این سعد نے ذکر کیا ہے کہ مسلمانوں کوان انباط کے ذریعہ جوشام سے مدینہ منورہ تیل لے کرآتے تھے یہ خبر لی کہ رومیوں نے ایک بڑالشکر اکتھا کرلیا ہے ورایخ ساتھ بعض قبائل عرب کو بھی ملالیا اور ان کا مقدمہ (لشکر کا اگلاحمہ) بلقاء تک بینی چکا میں مرسول اللہ نگاٹی نے تیاری کا تھم ویا اور واضح طور پر منزل کی نشاندہ فر ، دی کہ جمارارخ تبوک کی جانب ہے۔ تبوک مدینہ منورہ اور دمشق کے درمیانی راستے پر خیبر اور العلاء کے خط پر واقع ہے اور آئ کل صدود جازیں ہے۔ غزوہ تبوک ورمیانی راستے پر خیبر اور العلاء کے خط پر واقع ہے اور آئ کل صدود جازیں ہے۔ غزوہ تبوک ورمیانی راستے پر خیبر اور العلاء کے خط پر واقع ہے اور آئ کل صدود جازیں ہے۔ خورہ تبوک ورمیانی راستے پر خیبر اور العلاء کے خط پر واقع ہے اور آئ کل صدود جازیں ہونے والے لشکر کو جیش عمرت کہا گیا حیات طعیب کا آخری غزوہ ہے۔ مسلمان چونکہ مائی تگی کی حالت میں متھاس لیے تبوک کے لیے تیار ہونے والے لشکر کے لیے دسول اللہ خال کی خدمت میں پیش کی تھی۔

کے لیے دسول اللہ خال کی خدمت میں پیش کی تھی۔

اس غزوہ کے بیےرسول اللہ مُلَاثِیُّا جمعرات کے روز روانہ ہوئے۔جمعرات کے روز سفر کا آغاز سنت ہے اگر بسہولت انتظام ہو سکے تو جمعرات کے روز سفر بہتر ہے ورنہ جس روز بھی مناسب ہوسفر کیا جا سکتا ہے۔ (روضة لمقيل ٣ ١٤ دس ۽ نحس ٢٠١٣)

## دن کے آغاز پر کام کرنے سے برکت ہوتی ہے

904. وعس صخربُ و داعة العامِدِي الصّحابي رضي الله عنه ان رسُول الله صلّى الله عديه وسلّم قال: "اَللّهُ هُمْ مِن اوّلِ اللّهارِ، وكان صحُو قال: "اَللّهُ هُمْ مِن اوّلِ اللّهارِ، وكان صحُو قال: "اَللّهُ هُمْ مِن اوّلِ اللّهارِ، وكان صحُو قال: "اَللّهُ هُمْ مِن اوّلِ اللّهارِ، وكان صحُو تَاجرًا، وَكَانَ يَبُعثُ بَجَارَتُه اوَّلُ النّهار فاثُوبِي وَكُثُر الماله : رواه ابُو داؤد والتّر مذِي وقال عديث حسل ( ٩٥٤) حفرت محرين وواعد غدى محالي رضى الله عند عدوايت بي كدمول الله مالي كما عديرى امت كيك من كوفت بركت عطافر ما درمول الله مَاللَّهُ جب كول سريه يالشكررون فر مات توون كاقر حديث روان فرمات ولا من عند من الله من الله عند مند بوكة اور من بي اضافي بوكيد (ابوداؤد بر ذي اور تر ذي عبد كدر حديث من ب كوديث من الله عند من الله داؤد، كتباب لجهد، دب الانتكار بالسور حديد مع متومدي من النه وي النه عرف النه عرف النه عرف النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي النه وي الله وي النه وي الله وي النه وي

راوی صدیت: حضرت عمروین کعب غامدی رضی القدعنه صی بی رسول امقد مظفظ میں جازی ہیں ورجا نف میں قید مرباب من وجات ہ عمر نہیں ہے اور ان ہے، یک ہی صدیث مروی ہے جبکہ این جوزی نے کہا ہے کہ دواجا ویث مروی میں۔ (دیس مصحب ۳۰،۲۰۶) کلمات صدیت: حارث برکت عطافرہ، س میں اضافہ اور نمو پیدافرہا۔ یکور بھٹ مکر بکور آون کے تفاز میں کو گی کام کرنا۔ صبح سویر ہے کام کا تھاز کرنا۔ یکر ہ عدود کی طرح ہے یعنی صبح سویر ہے۔

شرح مدیت:

رسول الله مُلَاقِعُ نے امت کے لیے دعا وقر ، فی کہ امت کے لوگوں کے ان کا موں میں اللہ برکت عط فر ، کے جن کا جن زوہ صبح سویر ہے کر ہے تھے۔ لینی سفر ہو یا طلب علم یا کہ معاش ہو ہر کا مماکا تناز ہی صویر ہے کہ اللہ تعالیٰ جن فیر کی کھن کے معاش ہو ہر کا مماکا تناز ہی صویر ہے کیا جاتے ہی فیر کی کھناز معاش ہو ہر کا مماکا تناز ہی صویر ہے کیا جاتے ہیں اور صبح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی للہ عند ہے مروی صدیت میں ہے کہ نبی کریم اللّقیٰ کم اللہ عند میں مروی صدیت میں ہے کہ نبی کریم اللّقیٰ کے بعد اپنے بندوں میں رزق تقسیم فر ماتے ہیں اور سجح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی للہ عند ہے مروی صدیت میں ہے کہ نبی کہتا ہے کہا استعال کہتا ہے کہا استعال کہتا ہے کہا استعال نہیں ہوئے ابن احر نی فر ، سے ہیں کہتے کا وقت تمام اوقات یوم میں ہماری بردت ہے کہ اوران اوقات کا ضیاع ہے کہوہ کا کو شرخ میں استعال نہیں ہوئے ابن احر نی فر ، سے ہیں کہتے کا وقت تمام اوقات یوم میں ہمترین بوتا ہے کہ س وقت آدمی کو شاہ طرف سے بدن اور صفاء خاطر کی کیفیت حاصل ہوتی ہے۔

حفرت صحر تاجر متصاوران کی عادت بھی کروہ اپنی تجورتی مشاغل کا آغاز صح موبرے کرتے تصالقت ان کے مال میں برَت مصافر مانی ان کے مال میں اضافہ ہوا اور وہ دوست مند ہوگئے۔ رنحمہ لاحو دی ٤٥٣٤ روصة سفس ٢٤٠ دسل مصلحیں ٢٠٤٠)

(177)\_\_\_

#### تنهاسفركرنے كے نقصانات

٩٥٨ عَسَ انْسَ عُسَمَرَ وَصَبَى اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَوُ أَنَّ النَّاسَ يَعُلْمُونَ مِنَ الُوحُدةِ مَااعُلُمُ مَا سَارِ وَاكِبٌ بِلَيْرًا ۚ وَحُدَه، رَوَاهُ الْبُحَارِئُ .

( ۹۵۸ ) حضرت ابن عمر رضی امتدعنی سے رویت ہے کہ رسول امتد ملا لیکٹا نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو تنہا سفر کرنے کا وہ نقصان معلوم ہوجائے جو مجھے معلوم ہے تو کوئی سوار کات کے دقت تنہا سفرنہ کرے۔ (بخاری)

تخ مح مديث (٩٥٨): صحيح المحاري، كناب الجهاد، باب السير وحده

کلمات صدید: راکب سور جمع رکسان سواری پرسفرکرنے والے۔

شرح حدیث:

رسول امتد منظیم نے فرد یا کہ تنہا سفر کرنے کی مصر تیں اور نقصہ نات جو مجھے معلوم ہیں اگر لوگوں کو معلوم ہو جا کیں تو
کوئی شخص رات کے وقت تنہا سفر ندکر ہے۔ مقصود حدیث رہ ہے کہ مطلق سفر ندکر ہے ندون کو ندرات کورات کا فر کر صرف اس لیے فرر ایا کہ
اس میں مزید تکلیف کا اندیثہ ہے اور مصرت دینی بھی ہے اور دنیا وی بھی ، دینی مصرت رہ ہے کہ وہ نماز ہا جماعت سے محروم رہے گا ، دنیو کی
مصرت رہ ہے کہ اپنی حاجموں میں کسی کی مددنہ نے سکے گا نوض سفر میں رفقائے سفر کا متحاب کر کے آپس میں کسی ایک کور پناا میر بن کراس
کی جائے تاری جائے۔ (فنح لدری ۱۹۷۱ میرشادی ۲۰۲۱)

## جنگل میں اکیلاسفر کرنے والاشیطان ہے

٩٥٩ وَعَنُ عَـمُوو نُـنِ شُعبُت عَنُ آبِيهِ عَلْ جَدَه رَضَى اللَّهُ عَنُهُ قَالَ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنُهُ وَالرَّاكِبُ سَيْطَالٌ وَالرَّاكِبُ شَيْطَانُانَ وَالتَّلاَثَةُ رَكُبٌ "رواهُ آبُو دَاؤَدُ وَالتَّرُمِذِيُّ وَالبَسائِيُّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاكِبُ سَيْطَالٌ والرَّاكِبُ صَعَيْحةٍ، وقال التَّرُمِدِيُّ حَمَدُيْتُ حَسَنٌ

( ۹۵۹ ) حض ت مروین تعیب رضی المدعن زواندخود از جدخود روایت کیا ہے که رسول الله طاقط کے فرمایا ہے کہ ایک سوار تیمال ۱۰۰ و ۱۰۰ وشیعان میں ورتین موارق فلد ہے۔ ( بود وائر مذک اور نسائی نے باس نید صححد ور رویت کیا ورٹر مذکی نے کہا کہ حدیث سن ہے )

شرب حدیث : حضرت سعید بن المسیب رحمه الله سے مرسلا روایت ہے کہ رسول الله ناتی الله میں کہ وہ وہ وہ وہ وہ الله علی کا ارادہ کرتا ہے تین سے بیل کرتا۔ امام خطابی رحمہ الله فرماتے ہیں کہ اگر ایک یا دوآ دمی سفر پر بوں تو شیطان کو یہ بہت ہو جاتی ہے کہ انہیں نقصان پہنچا کے اگر تین بول تو اس کو ہمت نہیں ہوتی۔ یہ معنی ہوسکتے ہیں کہ تنہا سفر پر جانے والا شیطان ہے کہ شیطان کے معنی دور ہوجاتا ہے اور اس کا تعلق بہتی ہے منقطع ہوج تے ہیں، چنا نچہ روایت ہوگیا تو حضرت عمرضی اللہ عنہ دار میا اگر شخص راستے ہیں مرجائے تو ہیں کس سے معلوم کروں کا۔ امام خطابی رحمہ الله فرماتے ہیں کہ ایک آ دمی سفر میں مرجائے گا تو اس کی لاش بے گوروکفن پڑی رہ جائے گی۔

اہ مطبری رحمہ الله فرماتے ہیں بیعلیم نبوت ادب وارشاد کی نوعیت ہاور بیممانعت حرمت پرمشمل نبیس ہے بلکہ اگر ایک یا دومسافر سفر کریں اور خطرات کا اندیشرنہ ہوتو درست ہے، اس طرح گھر میں تنہا سونے کا تھم ہے کہ اگر آ دمی ضیعف القلب ہواور اس کے خیالات بھی پراگندہ ہول تو وہ تنہا نہ سوئے کہ مبادااسے رات کے وقت وحشت محسوس نہ ہو۔ (روضة المتقین: ۲/۲ مدلیل الفال حین: ۳،۳ ۲)

#### سفرمیں تین میں ایک کوامیر بنایا جائے ۔

٩٧٠. وَعَنُ اَبِيُ سَعِيْدٍ وَّابِيْ هُرِيُرَةَ رَضِيُ اللَّهُ عَنُهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ ثَلاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَيُؤَمِّرُوا اَحَدَهُمُ حَدِيثٌ حَسَنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤَدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ .

(۹۹۰) حفرت ابوسعیدخدری رضی القدعنداور حفرت ابو ہریرہ رضی القدعنہ ہے روایت ہے کہ جب تین آ دمی سفر کے لیے تکلیں تووہ اپنے میں سے ایک کوامیر بنالیں۔ (حدیث حسن ہے ابوداؤد نے بسند حسن ردایت کی ہے)

كلمات حديث: عليومروا احدهم: اين يس سايك كوامير بنالس - امير عاكم جمع امراء . امارت: امير بنتا -

مرح مدین محدیث مدین مبارک میں حسن معاشرت کی بہت عمد تعلیم دی گئی ہے کہ جب تین آ دمی سفر پر رواند ہوں تو وہ اپنے میں سے کسی ایک کواپنا امیر مقرر کرلیں اور جو وہ کہاں کے مطابق عمل کریں تا کہ تشت اور افتراق کی جگہ جمعیت اور اتحاد پیدا ہوا ور اتحاد اتفاق کی برکت عاصل ہوا ور اگر باہم کوئی اختلاف ہو جائے تو اس کا ای وقت فیصلہ ہو سکے علامہ طبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امیر بنانے کا حکم اس لیے ہے کہ باہم زاع کی صورت میں ای وقت فیصلہ ہو سکے اور جو فیصلہ امیر کرے اسے قبول کیا جائے۔ امیر کا انتخاب بھی اس کی اعلی وی اور افلاقی خوبیوں کی بناء پر ہونا چاہیے۔ (روضة المنقین: ۲۷۳۔ دلیل انعال حین: ۲/۶)

#### سفرمیں حیارآ دمی ہونا بہتر ہے

١ ٩٦. وَعَنِ ابُنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُمَا أَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ

مریق اسپانسس زرو مراخ ریاض افضایعیس احتیاد دوم مرابع

وَحَيُرُ السّرايَا اَرْسَعُمانَةٍ، وَخَيْرُ الْجُيُوشِ ارْسَعَةُ الآفٍ، وللْ يُغلب اثْنَا عَشَرَ ٱلْفًا مِنْ قِلَّةٍ ' رَواهُ أَتُوداؤد والتّرُمذيّ وَقَالَ حَدِيْتُ حَسَنٌ.

( ۹۹۱ ) حضرت عبداللہ بن عبس رض اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم مظافظ نے فرماید کہ بہترین ساتھی چار ہیں بہترین چھونالشکر چارسوکا ہے بہترین بر اشکر چار بزار کا ہے وربارہ ہز رکالشکرقلت تعداد کی بناء پر بھی مغلوب نبیس ہوگا۔

تخري هين (١٩٩): سسس اسي داؤد، كتاب الحهاد، باب فياما يستحب من الحيوش والرفقاء والسرايا.

تجامع بتترمدي، يواب تسير، بات ما جاء في تسرايان

کلمات حدیث: الصحامة مساتھ ، رفقاء صدر ، کی جمع ہے جو صحبة سے بناہے جس کے معنی منشیں اور ساتھ ہونے کے ہیں۔ تاریخ اسلام میں صحانی اور صحابہ کا لفظ رسول اللہ مکا تلاقی کے رفقاء کے ساتھ خاص ہو گیا اور اصطلاحاً صحابی وہ ہے جس نے حاست ایمان میں رسول اللّٰہ مکا تلاقی کودیکھا ہواور حاست اسدم میں وفات یائی ہو۔



البّاكِ (١٦٨)

بَابُ اَدَبَ السَّيُرِ وَالنَّزُولِ وَالْمَبِيُتِ وَالنَّوْمِ فِي السَّفُرِ وَاِسُتِحُبَابِ السَّرِي وَالرِّفُقِ بِالدَّوَّابِ وَمُرَاعَاةٍ مَصُلِحَتِهَا وَامُرِمَنُ قَصْرِ فِي حَقِّها بِالُقِيَامِ بِحَقِّهَا وَجَوَازِ الْارُدَافِ عَلَىٰ اَلدَّابَةِ اِذَا كَانَتُ تُطِيُقُ ذَلِكَ

سفر میں چلنے اتر نے رات گز ار نے اور سونے کے آ داب اور رات کو چلنے اور جانو روں کا خیال رکھنے اور ان کے ساتھ فر ساتھ فرمی کرنے کا استخباب اور اس مخفس کا تھم جو جانو روں کے حق میں کوتا ہی کرے اور اگر جانو رطاقت رکھتا تو پیچھے بٹھانے کے جواز کا بیان

#### سفرمين جانورون كاخيال ركهنا

9 ٢٢. عَنُ أَبِى هُرَيُرَةَ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرْتُمُ فِى الْبَحِيثِبِ فَاسُرِعُوا عَلَيْهَ السَّيْرَ وَبَادِرُوا بِهَا الْبَحِيثِبِ فَاسُرِعُوا عَلَيْهَ السَّيْرَ وَبَادِرُوا بِهَا الْمَحِيثِ فَاصُولُ عَلَيْهَ السَّيْرَ وَبَادِرُوا بِهَا يَقْيَهَا، وَإِذَا عَرَّسُتُمُ فَاجُتَنِبُوا الطَّرِيُقَ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابَ وَمَاوَى الْهَوَامَ بِاللَّيُلِ . رَوَاهُ مُسُلِمٌ .

مَعُنى: اَعُطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْآرُضِ" اَى اُرُفُقُوا بِهَا فِى السَّيْرِ لِتَرُعْى فِى حَالِ سَيْرِهَا: وَقَوْلُهُ " نِفَيَهَا" هُوَ بِكَسُرِ النَّوُنِ وَإِسُكَانِ الْقَافِ وَبِالْيَآءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ تَحُتُ وَهُوَ الْمُثَّ، مَعْنَاهُ اَسُرِعُوابِهَا حَتَّى تَصِلُوا الْمَقُصِدَ قَبْلَ اَنُ يَذُهَبَ مُنُّحَهَا مِنْ صَنْكِ السَّيُرِ وَالتَّعُرِيُسُ" النَّزُولُ فِى اللَّيُلِ.

(۹۹۲) حضرت ابو ہریرہ رضی امتد عنہ سے روایت ہے کہ رسول الله مظافی نے ارشاد فرمایا کہ اگرتم سر سرنشا واب زمین میں سفر
کروتو اونٹوں کواس زمین سے چرنے کا موقعہ دواور جب تم خشک اور بنجر زمین سے گزروتو تیز رفتاری سے چلواور ان کی قوت ختم ہونے
سے پہلے منزل پر پہنچواور جب رات کو پڑاؤ کر و تو راہتے ہے ہٹ کر کرو۔ کہ ر،ت کے وقت راستوں پر جانور آ جاتے ہیں اور کیڑے
کوڑے گزرتے ہیں۔ (مسلم)

اعسطو الا بل حظها كم معنى مين كد چينے مين زمى كروتا كر سفر كے دوران چرسكين اور سفيها كے معنى مين كودا مفہوم يہ ب كد تيز چوتا كدان كا گوداختم ہونے سے پہلے منزل پر پہنچ جاؤ اور بيدند ہوكدراستے كى دشوار يون سے اونٹول ميں قوت بى باقى ندر ب سنديس كمعنى رات كو پڑاؤكرنے اورآ رام كرنے كے ہيں۔

صحيح مسلم، كتاب الاماره، باب مراعاة مصلحة الدواب في السير والنهي عن التعريس

تخ تح حدیث (۹۲۲):

في الطريق

م كلمات وحديث: صحص : مصدر بمرسز شاواب مونار حدب : خشكى العنى زمين كا خشك اور بغير سزه كم مونار ماوى الهوام :

كير بكورُوں كى پناه گاہ ،مثلًا سانب ، پچھو، وغيره بخ ہوجاتے ہيں۔

شرح مديث: رسول الله كالفائية في امت كوجوتعليم دى ہے وه كالل ترين اور جامع ترين تعليم ہے۔ دنيا كاكوئي دين اوركوئي ند بب اوركوكي نظام تعليم اس قدر مل اس قدر جامع اوراس قدراعلى اورتحكم اخلاتى بنيادول پراستوارنيس ب جس قدراسلام كي تعليم ب-رسول كريم الكلكاك فرمايا كدووران سفراكركسي تطعدزين سے كزروجهال سبزه اورشاداني موتو اونول كوموقعددوكدوه جركيس اورا پناپيد اچيى طرح بحرلیں ،اور جب ایسی زمین سے گزرہو جہاں گھاس اور سبزہ نہ ہوتو ایسے علاقے سے تیزی ہے گزرجاؤ نیز اس امر کالحاظ رکھو کہ سفر کے جانور تھک نہ جائیں اور ان کی قوت ختم نہ ہوجائے اس لیے سفر کی الی تر تبیب قائم کروجس سے جانور تھکنے اور مضحل ہونے سے محفوظ ر ہیں۔ کیڑے کوڑے اور بہت سے ضرر رسال جانور رات کے وقت باہرآتے ہیں اوروہ بالعموم رائے پر چلنے لگتے ہیں ،اس لیے رات کو جب براؤ كروتورات يے بث كركرو ..

(شرح صحيح مسلم للنووي : ١٣ /٥٥ روضة المتقين : ٨/٣ نزهة المتقين : ٥٥/٢)

### فجرئے قریب گہری نیندنہ سوئے

٩ ٢٣ . وَعَنُ آبِي قَتَادَةٌ رَحِيسَ السُّلَّهُ عَنُهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي مَسَفَرٍ فَعَرَّسَ بَلَيْلٍ اِصْطَجَعَ عَلَىٰ يَمِينِهِ وَإِذَا عَرَّسَ فَبَيْلَ الصُّبُحِ نَصَبَ ذِرَاعَه وَوَصَعَ رَأَسَه عَلَىٰ كَفِّه رَوَاهُ مُسَلِمٌ .

قَالَ الْعُلْمَاءُ: إِنَّمَا نَصَبَ ذِرَاعَهُ لِعَلَّا يَسْتَغُوقَ فِي النَّوْمِ فَتَفُوْتَ صَلَواةُ الصُّبُحِ عَنُ وَقُتِهَا اَوْعَنُ اَوَّلِ

(۹۶۳) حضرت ابوقمادہ رمنی اللہ عند ہے روایت ہے کہ رسول اللہ مکھٹا سفر کے دوران رات کو کسی مقام پرمخمبر نے تو دائیں كروث لينت اور جب مج صاوق سے ذرا يبلغ هبرت توا بناباز و كوراكر كے سرمبارك بخيلى پرركھ ليتے - (مسلم)

علاء نے فرمایا ہے کہ آپ تا تا آم باز و پرسرمبارک اس لیے فیک لیتے کہ میں گہری نیندند آ جائے اور میح کی نماز کا وقت نکل جائے یا ارل وت كل جائے۔

صحيح مسلم، كتاب المساحد، باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضاء ها تخ تح مدیث (۹۲۳): كلات وحديث الثلا يستغفرق في النوم: تاكرآب كالله مهرى نيندنه وجاكي - استغراق (باب استفعال) استغراق في النوم: مجرى نيندسونا-

كسى منزل براترتة توسيدها باتحد كمز اكر لينة اوراس كي تقيلى برسركوذ راسا تحكاكرة رام فرما لبنة اور بورى طرح ندلينة اس احتياط كتحت

کہ ہوسکتا ہے کہ گہری نیند آ جائے اور صبح کی نماز اول وقت میں نہ پڑھی جاسکے یاضبح کی نماز قضا ہوجائے معلوم ہوا کہ اگر نماز کا وقت قریب ہوتو آ دی کوسونے میں احتیا طلحوظ رکھنی جا ہے اور خیال رکھنا جا ہے کہ نیندگی وجہ سے نماز کا وقت نہ جا تارہے۔

(شرح صحيح مسلم للنووي: ١٦٤/٥ \_ روضة المتقير: ١٠/٣)

#### رات کے سفر کرنے کی برکات

٩٢٣. وَعَنُ اَنَس رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "عَلَيْكُمُ، بِالدُّلْجَةِ، فَإِنَّ الْاَرْضَ تُطُوى بِاللَّيْلِ" رَوَاهُ اَبُوْدَاؤَذَ بِإِسْنَادِ حَسَنِ " الدُّلُجَةُ" السَّيْرُ فِي اللَّيْلِ.

(۹۶۴) حضرت انس رضی الله عند ہے روایت ہے کہ رسول الله مُلاکھ نے فرمایا کہ رات کوسفر کرو کہ رات کوزیمن لیبیٹ دی جاتی ہے۔(ابوداؤد نے سندحسن راویت کمیہ ہے) دلجۃ کے معنی ہیں رات کو چلنا۔

م الله الماد عنه الله الماد الماد المنهاد المنهاد الماد الم

كلمات حديث: الدلحة: رات كا آخرى حصر ادلج القوم: سارى رات چلنا، بارات ك آخرى حصرين چلنا-

شرح حدیث: ابن الاخیررحمه امتد نے فرمایا که بعض علم ء نے اس حدیث کابیرمطلب بتایا ہے کہ بوری رات سفر کرتا جا ہے کہ فرمایا کیا ہے کہ رات کوزمین لپیٹ دی جاتی ہے اور اس میں رات کے اعظمے یا پھھلے حصہ میں فرق نہیں کیا گیا ہے بہر حال مسافر کے سے رات کا سفربنسبت دن كسفرك زياده آسان موتا باوركم وفت مين زياده سفر طي موج تاب-

(روصة المتقير: ٣٠/٣\_ حلية الاولياء: ٢٥٠/٩)

## دوران سفرا کھارہے جاہیے

٩ ٢ ٩ . وَعَنُ اَبِي ثَعُلَبَةَ الْخُشُيِيّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلاً تَفَرَّقُوا فِي الشِّعَابِ وَٱلْآوْدِيَةِ : فَـقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَفَرُّقَكُمُ فِيُ هذِهِ الشِّعَابِ وَٱلْآوُدِيَةِ إِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيُطَانِ ! "فَلَمْ يَنْزِلُوا بَعُدَ ذَٰلِكَ مَنْزِلاً إِلَّا انْضَمَّ بَعُضُهُمْ اِلَىٰ بَعْضٍ، رَوَاهُ اَبُوْدَاؤَدَ بِاسْنَادٍ حَسَنٍ .

(۹۶۵) حضرت ابونغلبذهشی رضی الله عند ہے روایت ہے کہلوگ جب دورانِ سفر کسی مقام پراتر نے تو گھاٹیوں اور وادیوں میں متفرق ہوجاتے۔رسول القد مُلَّقِظُ نے فرمایا کہ تمہارااس طرح گھ ٹیوں اور دادیوں میں متفرق ہوجانہ شیطان کی طرف سے ہے۔ اس کے بعد صحابہ کرام جب کسی منزل پراتر تے توسب باہم ساتھ رہتے۔ (ابوداؤد نے سندِ حسن روایت کیاہے)

**تخریج مدیث (۹۲۵):** سس ابی داؤد، کتاب الجهاد، باب ما یؤمر من انصمام العسکر و سعته

راوی حدیث: معزت ابولغلبه هنی رضی الله عنه صحابی رسول مانظهٔ بین صلح حدیبیه بین شرکت فرمانی اور بیعت رضوان کے وقت بھی

موجود تھے۔وہ اپنے قبیلے کی طرف واعی بنا کر بھیجے گئے تھے۔ تجدے کی حالت میں انقال فرمایا۔ آپ سے حالیس احادیث مروی میں جن مين سيتمن تفق عليه بين - (الاصابه، اسد الغابة: ٥/٥٥/ . تهذيب الكمال: صد ٤٤٦)

کلمات صدیت: معاب : جمع شعب . بہاڑی راسته او دیة : جمع وادی یانی کررنے کاراسته، بہاڑوں کے درمیان کی جگد۔ شر**ح حدیث:** مسلمانوں کے اتحاد با ہمی کی تعلیم نبوی مُلاَثِم میں خاص اہتمام ہے اور متعدد احادیث میں اتحاد وا تفاق کی نه صرف بی کتعلیم دی گئی ہے بلکہ مختلف صورتوں میں اتحاد کے ملی مظاہرے کی بھی تاکید کی گئی ہے جبیبا کہاس حدیث مبارک میں رسول اللہ ٹالڈیل نے دوران سفر کسی منزل پراتر نے کے بعدمتفرق ہوجانے سے منع فر مایا اور صحابہ کرام نے اس پراس طرح عمل فر مایا کہ جب ایسا موقعہ آتا توسب يكجااورايك دوسر كرماته الم كررجة وروضة المتقين: ١١/٣ و دليل الفالحيين: ١١/٣)

#### جانوروں کے حقوق کا خیال رکھا جائے

٩ ٢ ٦. وَعَنُ سَهُـلِ بُسِ عَـمُـرِو ، وَقِيُـلَ سَهُـلِ بُـنِ الرَّبِيُـع بُنِ عَمَرِو. ٱلْاَنُهَ ري ٱلْمَعُرُوفِ بِابْنِ الُحَنُظَلِيَّةِ، وَهُوَ مِنْ اَهُلِ بَيْعَةِ الرِّضُوان رَضِيَ اللَّه عَنْهُ، قَالَ : مَرَّ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِيْر قَـذَ لَـحِقَ ظَهُرُه ' بِبَطَّيْهِ فَقَالَ : "اتَّقُوا اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهَآئِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْ كَبُوْهَا صَالِحَةٌ وَكُلُوْهَا صَالِحَةً! رَوَاهُ اَبِوُدَاؤَدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

(۹۲۲) حضرت سہل بن عمر واور بعض کے زو کیک مہل بن الرہیج بن عمر وانصاری جوابن الحنظلیہ کے نام سے مشہور تھے اور الل بیت رضوان میں سے تھے روایت کرتے ہیں کہ رسول ابتد مُقَافِقًا کا گزرایک ایسے اونٹ پر سے ہوا جس کی کمر پیٹ سے گئی ہو کی تھی آپ تکھٹا نے فرہ یا کدان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ ہے ڈرو، ان برسواری کرو جب یہ تندرست ہوں اوران کا گوشت کھاؤ جب يتندرست مول (ابوداؤد في سندسيح روايت كياب)

رادی مدیث: حفرت بهل بن عمرویا حضرت بهل بن ربیع رضی الله عمد کے نام میں اختلاف ہے اصحاب بیعت ورضوان میں ہیں بدر کے علاوہ تامنخ زوات میں شریک رہے۔آپ سے نواحادیث مروی ہیں۔حضرت امیر معاوید رضی اللہ عنہ کے عہد میں انقال فرمایا۔ (دليل الفاحين: ١١/٣)

معجمه: بنزبان جانور عجماوات: چوپائ، بنزبان جانور صالحه: جوسواري كيليموزول كلمات مديث: مول اور کھانے کے لیے موزوں ہول - لحق ظهره ببطنه: اس کی پشت پیٹ سے ل گی مطلب بی ہے کہ بے حدد باا ہو گیا۔ سواری کے جانور ہوں باعام جانورسب کے ساتھ حسن سلوک کا حکم ملا ہے خاص طور پرسواری کے جانوراوروہ جانور شرح مديث: جن ہے کسی نہ کسی صورت انتفاع حاصل کیا جاتا ہے ان کی و کھے بھال اور ان پر رحم کرنے کا تھم دیا گیا کہ ان کے کھانے پینے اور ان کے

آ رام ادر راحت کا خیال رکھا جائے اور ان کوسواری میں اتنانہ تھا یا جائے کہ وہ لاغراور کمزور ہوجا کیں۔اس لیے آپ ناٹلؤ آنے ارش وفر مایا کہ جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈروان کوتندرست رکھوتندرست جانور پرسواری کرواور تندرست جانور کا گوشت کھاؤ۔

(روضة المتقين: ١١/٣\_ دليل الفالحير: ١١/٣)

#### جانوروں کوستانا جائز نہیں

٩١٤. وَعَنُ آبِى جَعُفَو عَبُواللهِ بُنِ جَعُفَو رَضِى اللَّهُ عَنُهُمَا قَالَ: اَرْدَفَنِى رَسُولُ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَنَهُمَ وَصَلَّم وَكَان اَحَبُ مَا اسْتَتَرَبِه عَلَيْهِ وَصَلَّم وَكَان اَحَبُ مَا اسْتَتَرَبِه رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم لِحَاجَتِه هَذَفْ اَوْحَآئِشُ نَحُلٍ، يَعُنِى حَآئِظَ نَحُلٍ: رَوَاهُ مُسُلِم هكذا مُحتَّصَرًا وَزَادَفِيهِ الْبَرُقَانِى بِاسْنَادِ مُسُلِم هذَا بَعُدَ قُولِهِ: حَآئِشُ نَحُلٍ، فَدَحَلَ حَآئِظُ لِرَجُلٍ مِن الْانْصَادِ مُحتَّصَرًا وَزَادَفِيهِ الْبَرُقَانِى بِاسْنَادِ مُسُلِم هذَا بَعُدَ قُولِهِ: حَآئِشُ نَحُلٍ. فَدَحَلَ حَآئِظُ لِرَجُلٍ مِن الْانْصَادِ فَقَالَ ! هَذَا بَعُدَ قُولِهِ: حَآئِشُ نَحُلٍ. فَدَحَلَ حَآئِظُ لِرَجُلٍ مِن الْانْصَادِ فَلَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرُجَرَ وَذَرَفَتُ عَيْنَاهُ، فَآتَاهُ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرُجَرَ وَذَرَفَتُ عَيْنَاهُ، فَآتَاه الْبَيْعُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرُجَرَ وَذَرَفَتُ عَيْنَاهُ، فَآتَاه النَّبِي صَلَى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرُجَرَ وَذَرَفَتُ عَيْنَاهُ، فَآتَاه النَّبِي صَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللهُ عَلَى اللَّهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ ا

(۹۶۷) حضرت ابوجعفر عبدائد بن جعفرے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبد رسول اللہ کا لیکنانے مجھے سواری پر اپنے پیچے بٹھالیا۔ مجھے راز داری کی ایک بات کہی جو میں کسی سے نہیں کہوں گا۔ اور رسول اللہ مُلَّالِمُوْ قضائے حاجت کے لیے دیواریا محبور کے جسنڈ کے پردہ کرنے کوزیادہ اچھا پردہ سجھتے تھے۔ (امام مسلم نے اس صدیث کواختصار کے ساتھ روایت کیا ہے) اور برقانی نے مسلم کی سند کے ساتھ حائش فنل کے بعدیواضا فہ کیا ہے۔

کہ پھرآپ نگاڑا ایک انصاری شخص کے باغ میں وافل ہوئے اس میں ایک اونٹ تھا جب اس اونٹ نے رسول اللہ مُقالِمًا کو دیکھا تو وہ بلبلا یا اور اس کی آئی انساری شخص کے باغ میں وافل ہوئے اس میں ایک اور اس کے کو ہان اور کان کے پچھلے حصہ پر ہاتھ پچیرا تو وہ فاموش ہوگیا آپ مُقالِم نے وریافت فر مایا کہ اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ بیاونٹ کس کا ہے؟ ایک انصاری نو جوان آیا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مُقالِم بیاونٹ میر اے۔ آپ مُقالِم نے ارشاد فر مایا کہ کیا تم اس جانور کے بارے میں جس کا اللہ نے تہمیں مالک بنایا ہوا للہ سے جیس ڈرتے کیونکہ اس نے جھے شکوہ کیا ہے کتم اس بھوکا رکھتے ہواور اس کوتھکا دیتے ہو۔ اس روایت کوابوداؤد نے بھی برقانی کی طرح ذکر کیا ہے۔

دمر ، پلفظمفرو ہاورمؤنث ہے۔ اہل افت بیان کرتے ہیں کدففری اونٹ کے کان کے پیچھے کی وہ جگہ جہال اسے پینا تا ہے۔ ندنیہ: کے معنی ہیں تم اسے تعکادتے ہو۔

تَحْ تَكُ عَدِيثُ (٩٦٤): صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب ما يستر به بقصاء الحاحة سس الى داؤد، كتاب

الجهاد، باب ما يومر به من القيام عنى الدوات والبهائم .

مدینه منوره آئے تو حضرت عبداللہ کی عمرسات سال تھی آپ نے ان کواس وقت بیعت فر مایا۔ رسول اللہ مُخافِظ نے فرمایا کہ عبداللہ بن جعفر صور تااورسیر تا مجھ سے مشابہ ہیں۔رسول الله ظافا کی رصلت کے وقت آپ کی عمر دس سال تھی۔ آپ سے مروی دوا حادیث بخاری وسلم يس موجود ين \_ . م هيل انقال فرمايا - (الاصابه: ٤٨/٤ - اسد الغابة: ٣٤,٣٠)

كلمات صديت: حائش: كنجان ورخت كاحصد كمجورون كالمجتثر حرحو الحمل: اونث كالبلانا.

شرح صدیث: 💎 رسول الند مُلْقُتْلُم کوبطور مجز واونٹ کے شکوہ کرنے کاعلم ہو گیا کہ اس کا مالک سے بھوکا رکھتا ہے اور تھا دیتا ہے اور جب آپ نافی نامی نامی کے کو ہان پراوراس کے کانوں کے چیچے ہاتھ پھیرا تو وہ بجھ گیا کہ آپ مافی اسے سی دے رہے ہیں اور آپ مافی ا اس کی تکلیف وشکایت کودورفر ما نمیں گےاس لیے وہ خاموش اور پرسکون ہو گیا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول امتد مُلافِظ نے حضرت عبد امتد بن جعفر صنی التدعنهما ہے فر، یا کہ جاؤمعلوم کروکہ بیاونٹ کس کا ہے؟ وہ گئے اور ج کراس اونٹ کے مالک کو بلالائے تو آپ ملائل نے اس سے بوچھا کداس اونٹ کا کیاحال ہے؟ اس نے کہا کہ ابتد کی قتم مجھے نہیں معلوم کد کیا حال ہے؟ ہم اس پریانی لایا کرتے تھے اب یہ یانی ڈھونے سے بھی عاجز ہے تو اب ہم نے اس کو ذرج کرے اس کا گوشت تقسيم كرنے كافيصلە كيا ہے آپ مُلاقظ نے فرو ماياب ايبانه كرو۔

(دليل الفالحين: ٤١٣،٣ ك. السنن الكبري لليهقي: ٩٤/١)

صحابهٔ کرام کلجانوروں کے حقوق اداء کرنا

٩٢٨. وَعَنُ أَنَسِ رَضِيَ السُّهُ عَنْهُ قَالَ: ! كُنَّا إِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلاً لاَ نُسَبِّحُ حَتَّى نَحُلَّ الرِّحَالَ، رَوَاهُ أَيُــُوُداوُد بِاسْنَادٍ على شَرُطِ مُسُلِمٍ"! وقَوْلُه ' "لَانُسْبِحُ" ايُ لانُصلِيُ النَّافِلة، ومَعَنَاهُ أنَّا. مَعَ جِرُصِنَا عَلى الصَّلُواةِ . لانُقَدِّمُهَا عَلَى حَطَّ الرِّحَالِ وَإِرَاحَةِ الدُّوَابِ .

(۹۶۸) حضرت انس رضی القدعند سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ جارا طریقہ بیتھا کہ بم کسی جگدا ترتے تو ہم اونول کے پالان اتار نے سے پہلنفل نماز بھی نہ پڑھتے۔ (ابوداؤد نے مسلم کی شرط کے مطابق سندے روایت کیا ہے ) لا مسے : کے معنی یہ ہیں کہ ہم نقل نماز بھی نہ پڑھتے تھے۔ یعن نقل نماز کی حرص اوراشتیاق کے باوجود ہم اسے جانوروں کے اوپر

ے کواوے اتار کر انہیں آرام کہنچائے پر مقدم نہ کرتے۔

مَحْ تَكُورِيثُ (٩٧٨): سنن ابي داؤد، كتاب الحهاد، باب في نزول المنازل.

کمات مدید: نصل الرحال: جانوروں کی پشت پرے کجاوے اتار نا، الرحال رحل کی جمع ہے جس کا اطلاق کجاوے کے ساتھ ساتھ اسباب سفر پربھی ہوتا ہے۔

شرح مدین: حضرت انس رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام سفر جہاد میں جب کی منزل پر قیام کرتے تو سب سے پہلے، اونٹوں کے اوپر سے کہا وجود نوافل کو بھی اس اونٹوں کے اوپر سے کہا وجود نوافل کو بھی اس کام پر مقدم نہ کرتے تھے۔ اس معلوم ہوا کہ تعلیم نبوی تا ایک کے زیرا شرحابہ کرام جانوروں کی راحت اور آرام کا کس قدر خیال رکھتے تھے۔ (روضة المتقین: ۱۶/۳ دلیل الفالحین: ۱۶/۳)



الغال (١٦٩)

#### بَابُ اِعَانَةِ الرَّفِيُقِ رفِق سفرى اعانت ومدد

اس موضوع ہے متعلق متعدد حادیث پہلے بھی گزر پھی ہیں جیسے یہ حدیث کدامقد تعانی اپنے بندے کی اس وقت تک مددفر ماتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنے بھائی کی مددکر تار ہتا ہے۔اور جیسے حدیث ہر نیکی صدقہ ہے،ورای طرح دیگرا حادیث۔

#### زائدسواری سے رفقاء سفر کی اعانت

9 ٢٩. وَعَنُ آبِى سَعِيُدِ الْنُحُدُرِى رَضِى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحُنُ فِى سَفَوِ اِدُ جَآءَ رَجُلٌ على راحلَةٍ لَهُ فَضَلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ "مُن كَان مَعْهُ وَاحَلَةٍ لَهُ فَضَلْ يَصُوفُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ "مُن كَان مَعْهُ فَضَدُ طَهْرٍ فَلْيُعُدُ بِهِ عَلَى مِنُ لَازَادَلهُ،، فَذَكْرَ مِنُ قَصْلُ زَادٍ فَلْيَعُدُ بِهِ عَلَى مِنُ لَازَادَلهُ،، فَذَكْرَ مِنُ اصْنافِ الْمَالِ مَاذَكُرَهُ حَتَّى زَايُنَا آنَهُ لَاحَقَ لِلْحَدِ مِنَا فِى فَصُلِ رَوَاهُ مُسُلِمٌ.

(۹۹۹) حضرت ہوسعید صدری رضی القد عند سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم سفر میں تصایک شخص اپنی سواری پرآیا اور دائیں ہوئیں ہے ناکدسوری ہوتو وہ اس کو سواری پرآیا اور دائیں ہوئیں کے پاس اپنی ضرورت سے زاکدسوری ہوتو وہ اس کو میدے جس کے پاس سواری نہیں ہے۔ س طرح ہپ سالٹی کا میں میں سواری نہیں ہے۔ س طرح ہپ سالٹی کا میں ضرورت سے زائد چیز رکھنے کا حق نہیں ہے۔

تخ تك مديث (٩٦٩): صحيح مسلم، كتاب النقطه، باب استحباب لمو ساة نفضول الاموال

ک<mark>کمات حدیث:</mark> میصوف مصره بینی نظرگم کردیکی رہاتھ کہ کہیں ہے اس کو مددل جائے۔ قصل صهور شرورت ہے زیر سوار ک کا اونٹ مصدی : ضرورت سے ذاکد چز ہ

## تنگی کے وقت باری باری سوار ہونا

• ٩٧. وَعَنُ حَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّه ۚ ارَادَ أَنُ يَغُزُ وَفَقَالَ

يَامَعُشَرَ الْمُهَا جِرِيُنَ وَالْآنُصَادِ، إِنَّ مِنُ إِخُوَانِكُمُ قَوْمًا لَيْسَ لَهُمُ مَالٌ وَلَاعِشِيْرَةٌ فَلْيَضُمُ اَحُدُكُمُ إِلَيْهِ السَّجُلَيْنِ اَوِالثَّلاَ قَةِ فَمَا لِلاَحَدِنَا مِنُ ظَهْرٍ يَحْمِلُهُ ۚ إِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةٍ يَعْنِى اَحَدَهُمُ قَالَ، فَضَمَمُتُ إِلَى اثْنَيْنِ الرَّكُلَةُ مَالِي السَّحُقِبَةِ كَعُقْبَةٍ كَعُقْبَةٍ مَالِي اللَّاعُقْبَةَ كَعُقْبَةٍ اَحَدِهِمُ مِنْ جَمَلِى، رَوَاهُ اَبُودَاؤدَ.

( ٩٤٠) حضرت جابررضی الله عند سے روایت ہے کہ رسول الله ظافات نے غزوہ کا ارادہ فرہ یا تو آپ مُلَافِق نے ارشاد فرمایا۔
اے جماعت مہم جرین وانصار ! تمہارے بھا نیوں میں سے ایسے بھی جی جن کے پاس نہ مال ہے اور نہ فاندان ۔ لہذاتم میں سے ہرا یک
کوچ ہے کہ وہ دویا تین آدمیوں کو اسپے ساتھ ملا لے۔ چنا نچے ہم میں سے جس کے پاس سواری تھی اس پر ایک ایک باری باری ویشت تھا۔
میس نے بھی اسپے ساتھ دویا تین ملہ لیے تصاور مجھے بھی اسپے اونٹ پرسب کی طرح باری باری سوار ہونے کا موقعہ ملات تھا۔ (ابوداؤد)

تَحْرَى مديث (٩٤٠): سنن ابي داؤد، كتاب الحهاد، باب الرحل يتحمل ممال عيره يعزو.

كلمات وديد: معشر: جماعت عشيره: قبيلد فليضم اليه: اساب ساته ملاك يتى ال يرخرج كرد.

شرح مدین: جرت کے بعد جب اہل اسلام مدیند منورہ میں جمع ہوئے تو مہاجرین سب کھے چھوڑ کرخال ہاتھ آئے تھے اور عرت و تنگی کا دور تھا، رسول اللہ مُکھاڑ نے اولا مہاجرین اور انصار میں مواخات قائم فرمائی پھر جب غزوات میں نشریف لے جاتے تب بھی صحاب ام ایٹار اور قربانی سے کام لیتے اور جنگے پاس مال ہوتا وہ ان پرخر کی کرتے جنگے پاس نہ ہوتا جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک میں لشکر اسلام کی تیاری میں حصہ لیا تھا۔ اس طرح بعض غزوات میں رسول اللہ مُلٹھ ہے اعلان فرمایا کہ جس کے پاس سواری اور زادراہ ہووہ اپنے ساتھ دو تین کو ملالے چنا نچے حضرت جاہر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سب باری باری سوار ہوتے اور اونٹ کے مالک کو بھی اونٹ پر سوار ہونے کا اثنا ہی موقعہ ملتا بعثا اس کے ان ساتھیوں لوجن کو اس نے اپنے ساتھ شامل کیا تھا۔ (دلیں الفال حین: ۱۷/۳ ع۔ نزھة المتقین: ۹/۲)

#### اميرقافله رفقاء سفر كاخيال ركھ

١٩٤١. وَعَنُدُهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَلَّفُ فِى الْمَسِيْرِ فَيُزْجِى الصَّعِيْفَ وَيُرُدِثُ وَيَدُعُولُهُ وَوَاهُ اَبُودَاؤَدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ .
 وَيُرُدِثُ وَيَدُعُولُهُ وَوَاهُ اَبُودَاؤَدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ .

( ۹۷۱ ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ مُکاٹینگا دورانِ سفر چیچیے چیا کرتے تھے کمز ورکو چلاتے یاا پنے پیچیے بٹھا لیتے اوراس کے لیے دعا وفر ماتے۔ (ابودا دُد نے سندِ حسن راویت کیا )

م الساقة . سنن ابي داؤد، كتاب المجهاد، باب في لزوم الساقة .

كلمات مديث: فيزحى: چلات تهد ارحى ازحاء: آكر بوهانا، چلاناد

شرح مدید: رسول الله مُلَاقِم کی امت سے محبت اور شفقت کا بیال تھا کہ آپ مُلَاقِم کسی غزوہ پررواند ہوتے وقت سب سے پیچے علاقے اور جوکوئی کمزور پیچےرہ جاتا اس کی سواری کوتیز کرتے یا اے اپنے پیچے بھا لیتے اور سب کیلئے دعاء فرماتے۔ (روضة المتقین: ۲۰۱۷)

النتاب (۱۷۰)

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَكِبَ الدَّابَةَ لِلسَّفَرِ سوار ہوتے وقت پڑھنے کی دعاء

۲۳۲

قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ:

﴿ وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ ٱلْفُلْكِ وَٱلْأَنْعَنِمِ مَاتَرَكَبُونَ ﴿ لِتَسْتَوُۥ أَعَلَىٰ ظُهُورِهِ - ثُمَّ تَذَكُرُ وَانِعَمَةَ رَبِّكُمُ إِذَا ٱسْتَوَيْتُمُ عَلَيْهِ وَتَقُولُواْ اللّٰبَحَنَ ٱلَّذِى سَخَرَكَنَا هَنذَا وَمَا كُنَّا لَهُۥ مُقْرِنِينَ ۞ ﴾ الله تعالى نے فرما ہے:

''اورتمہارے لیے کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پرتم بسوار ہوتے ہوتا کہتم ان کی پیٹھ پرسید ھے ہوکر بیٹھو پھر جب تم سید ھے ہوکر بیٹھ جاو کو اپنے رب کی فعمت کو یاد کرواور کہو کہ پاک ہے وہ ذات جس نے اس جانور کو ہمارے لیے تابع کردیا ہم اس کو قابو کرنے والے نہیں تصاور بے شک ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں۔ (انز خرف: ۱۳،۱۲)

تغییری نکات:

یادکرنا چاہیے جس نے ہمیں پیدا فرمایا پھر ہمیں عقل ودائش سے نواز اجس کی مدد سے ہم نے کشتیاں بنا کیں اور جانوروں کو اپ قابویس

یادکرنا چاہیے جس نے ہمیں پیدا فرمایا پھر ہمیں عقل ودائش سے نواز اجس کی مدد سے ہم نے کشتیاں بنا کیں اور جانوروں کو اپ قابویس

کیا۔ سمندراور بیسواری کے جانورا نڈسجانہ کا اعجاز تخلیق ہیں اور پھر جانوروں کا انسان کا مطبع و فرماں بردار ہون بھی انتد کی حکمت وقدرت

کا شہکار ہے اس سے ہمارے اوپر لازم ہے کہ ہم اس کے شکر گزار ہوں اور صد تی ول سے اس حقیقت کا اعتراف کریں کہ اے انتہ آپ

مین ذات پاک ہے جس نے سمندر کی لہروں پر سفر کے لیے ہوا اور کشتی کو سخر فرما دیا اور جونوروں کو ہمارا تابع بنا دیا ہم یہ کامنہیں کر سکتے

تھے، یہ تو صرف آپ کا عجاز تخلیق ہے ہم تو فانی ہیں اور آپ کی طرف پلٹنے والے ہیں۔ (تفسیر عشماسی۔ معارف الفران)

## سفر کے وقت پڑھنے کی دعاء

٩٤٢. وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِى اللَّهُ عَنْهُمَا آنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَىٰ بَعِيْرِهِ خَارِجًا إِلَىٰ سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَالاً ثُمَّ قَالَ "سُبُحَانَ الَّذِى سَخَّرَلْنَا هٰذَا وَمَاكُنَّا لَهُ مُقُونِيُنَ، وَإِنَّا إِلَىٰ رَبْنَا لَمُنُ قَلِبُونَ! اللَّهُمَّ إِنَّا اللَّيْ وَالتَّقُوى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرُضَى اللَّهُمَّ هَوَنُ عَلَيْنَا لَمُنُ قَلِبُونَ! اللَّهُمَّ إِنَّا اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ، وَالْتَعْلِيُقَةُ فِى الْآهُلِ : اللَّهُمَّ إِنِّى اعُوذُ بِكَ سَفَرَنَا هٰذَا وَالْعَلِيْفَةُ فِى الْاَهُلِ : اللَّهُمَّ إِنِّى الْعُودُ وَسُوءِ الْمُنْقَلِبِ فِى السَّفَرِ، وَالْحَلِيُقَةُ فِى الْآهُلِ : اللَّهُمَّ إِنِّى الْعُودُ وَسُوء الْمُنْقَلِ وَسُوء الْمُنْقَلِ وَسُوء الْمُنْقِلِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ مِنْ الْعَلَى وَالْوَلَدِ وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ مِنْ وَعَنَا عُلْوَلَ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَةِ فَى الْمُسْلِمُ اللَّهُ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْمُولِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَةِ فَى الْمُعْلِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَةِ وَلَا لَهُ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلِي اللّهُ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ وَالْوَلِولِ وَالْوَلِي وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْمُؤْلِ وَالْمُؤْلِ وَالْوَلِولِ وَالْوَلَدِ وَالْمُؤْلِ وَالْمُؤْلِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَدِ وَالْوَلَلَةُ وَالْمُؤْلِ وَالْمُؤْلِ وَالْمُؤْلُولُ وَالْمُؤْلِ وَالْوَلَا الْمُؤْلِ وَالْوَلَدِ وَالْمُؤْلِ وَالْمُؤْلِ وَالْمُعَلِي وَالْمُؤْلِ وَالْمُؤْلِ وَالْمُؤْلِ وَالْمُؤْلُولُ وَالْمُؤْلُولُ وَالْمُؤْلُولُ وَالْمُؤْلِ وَالْمُؤْلُولُ وَالْمُؤْلِقُ وَالْمُؤْلُولُ وَالْمُؤْلُولُ وَالْمُؤْلِ وَالْمُؤْلُولُ وَالْمُؤْلُولُ وَالْمُؤْلُولُ وَالْمُؤْلِ وَالْمُؤْلِقُ وَالْمُؤْلُولُ وَالْ

مَعُنلَى " فَرِيسُنَ" مُطِيُقِيسَ "وَالْوَعُثَآءُ بِفَتُحِ الْوَاوِوَ اِسْكَانِ الْعَيْنِ الْمُهُمَلَةِ وَبِالثَّآءِ الْمُثَلَّثَةِ

بِالْمَدِّوَهِيَ : الشِّدَّةُ وَالْكَابَةُ " بِالْمَدَّوَهِيَ : تَغَيُّرُ النَّفُسِ مِنَّ حُزُن وَنَحُوه "وَالْمُنْقَابُ" الْمَرْجِعُ .

( ۹۷۲ ) حضرت عبدالقد بن عمرضی القدعند سے روایت ہے کدرسول کریم تلکی جب سفر پر رواند ہونے کے سے اونت پر نشریف فرماہوتے تو تین مرتباللہ اکبرفر ماتے اور پھر بید عاء پڑھتے ﴿ سِحان الذي ہے والولد تک ) پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو به را تابع وفر مان بنادیا اور بهم اسے اپنا تالع نہیں بنا سکتے تھے اور بے شک بهم اپنے رب کی طرف بوٹ کر جانے والے ہیں۔ ے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور تقویل کا اور ایسے مل کی توفیق کی دعاء کرتے ہیں جس سے تو راضی ہو،اے املد ابھارے لیے اس سفر کوآ سان بنادے اور اس کے فاصلے کو طے فرما دے۔اے اللہ! تو سفر میں جارا ساتھی ہے اور اہل وعیال کا محافظ ہے۔اے اللہ! میں سفر میں بختی پر ہر ہے منظراور واپسی مال اٹل اور اولا دمیں بری تبدیلی ہے تیری بناہ ، نگت ہوں ۔اور جب آپ طافی واپس آتے تو سپ مُنْقِعُ البِيكُمات ارشاد فرماتے۔ ( آئبون ہے حامدون تک ) ہم سفر ہے واپس آنے والے ہیں توبہ کرنے والے میں عبادت کرنے والے ہیںا ہے رب کی حد کرنے والے ہیں۔ (مسم)

مفريين: كمعنى بين طاقت ركف واليه وعشاء الكمعنى بين شدت اورخى - كابة الكمعنى بين عمونيه ويفس كالمتغير مونا - معقلب: لوشخ كي جُكه-

ري مديث (٩٤٢): صحيح مسلم، كتاب الحج، باب ما يقول إداركب الى سفر الحج.

مات صدیت: استوی: معتدل اورسیدها موکر بینه گیار وعشاه السفر: سفرکی پریشانی وعث : دشوارگز ار مونار پر نقت بونار كابة المنظر . برامنظر

رج حدیث: رسول کریم مانقل سے منقول تمام دعا کیں جومخلف مواقع اور متنوع حاجات کے لیے ماثور میں سب کی سب انتہائی ، مع اور بلغ اورمعانی کا ایک دریا این اندرسمیٹے ہوئے ،سلمان کی سعادت یہ ہے کہا سے روعیہ ماثورہ کا ایک وافر ذخیرہ یا دہو جسے وہ ہے شب وروز میں اورائی مختلف حاجات کے لیے پڑھ سکے کہ زبانِ نبوت مُؤالفا سے نکا مواہرلفظ اپنے اندر خبر کا ایک سرچشمہ سمینے ویے ہوتا ہے۔ بیدی مجھی اسی طرح پر اٹر کنشیں بلیغ اور جامع ہے اور سفر کے دوران پیش آنے والے تمام حالات کا اعاطہ کیے ہوئے ، بنا ير سفر مين اس وعاء كا پر هناباعث خيروبركت ب- (شرح صحيح مسلم للنووي ٩٣/٩٠ ووسمة معتقيل ٩٦٠٣)

# سفرشروع كرنے سے پہلے ايك دعاء

٩٤٣. وَعَنُ عَبُدِاللَّهِ بُنِ سَرُجِسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذا سَــَفَـرَ يَسَعُوَّذُ مِنُ وَعُثَآءِ السَّفُرِ ، وَكَابَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوُرِ بَعْدِالْكُورِ وَدَعُوةِ الْمَظُلُومِ ، وَسُوءِ الْمَنْظَرُ فِي الْآهُـلِ وَالْـمَـالِ : زَوَاهُ مُسُـلِمٌ . ٱلْحُورِ هٰكَذَا هُوَ فِي صَحِيْح مُسْلِمٍ" ٱلْحُورِ بَعْدَ الْكَوْن" بالنُّون وَكَذَا رَوَاهُ البِّرُمِيذِي وَالبِّسَائِي قَالَ البِّرْمِذِيُّ : وَيُرُولِي، ٱلْكُورُ بِالرَّآءِ، وَكِلَا هُمَا لَه وَجُهٌ : قَالَ الْعُلْمَاءُ \* ومَعْنَاهُ بِالنَّوُنِ وَالرَّآءِ جَمِينَعًا: الرُّجُوعُ عَمِنَ الْإِسْتِقَامَةِ أَوِالْزِّيَادَةِ إِلَى النَّقُصِ قَالُوا: وَرِوَايَةُ الرَّآءِ
مَاحُودَةٌ مِّنُ تَكُويُرِ الْعِمَامَةِ، وَهُوَ كَفُّهَا وَجَمُعُهَا وَرِوَايَةُ النُّوْنِ مِنَ الْكُونِ، مَصْدَرُ كَانَ يَكُونُ كَوُنَا: اذا
وُحِدُ وَاسْتَقَرَّ.

(۹۷۳) حفزت عبدائقہ بن سرجس رضی اللہ عنہ ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسوں اللہ مظافی جب سفر پر روانہ ہوئے تقی کہ رسوں اللہ مظافی جب سفر پر روانہ ہوئے تقی پر روانہ ہوئے تقی پر رفانہ ہوتے تو سفر کی ختی واپسی برے منظر سے بناہ ہو تکھتے تھے۔ (مسلم محمداللہ نے تی بھی الحور بعد الکون ن کے ساتھ اور ای طرح تر فدی اور نسائی نے روایت کیا ہے تر فدی نے کہا ہے کہ کور بھی روایت کیا ہے تاہد کی سے تر فدی نے کہا ہے کہ کور بھی روایت کیا گیا ہے اور دونوں مجھے ہیں )

علاء فرماتے ہیں کہ کون اور کور دونوں الفاظ رکے معنی استفامت ہے وا پھی یا زیادتی ہے کی کی طرف آئے کے ہیں۔وہ فرماتے ہیں کہ کورتکو پر استفامیت سے معنی ہیں تمامہ کو پیٹینا اوراکھٹا کرنا اور کون کان یکون کا مصدر ہے جس کے معنی ہیں تکسی شنے کا مشہر تا اور موجود ہونا۔

تخریج حدیث (۹۷۳): صحیح مسدم، کذب البحح، سس البی د و د، کتاب الدعوت، ما معول إد حرج مسافر راوی حدیث (۹۷۳): حضرت عبدالله بن سرجس رضی الله عنه بین اور بی مخزوم کے صیف تھے بعد میں بھر ہیں سکونت اختیار کر لی تھی صحابی رسول الله منافظ بین آپ سے ستر ہا حادیث مروی بین جو کتب خسد میں منقول بین جن میں سے جے مسم میں تین اعادیث منقول بورک بیں جو کتب خسد میں منقول بین جن میں سے جے مسم میں تین اعادیث منقول بورک بیں۔ (دلیل العالمحیں: ۲۱/۳)

#### سواری برسوار ہونے کی دعاء

٩٧٣. وَعَنُ عَلِي بُنِ رَبِيُعَةَ قَالَ: شَهِدُتُ عَلِيَّ بُنَ آبِى طَالِبٍ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ أَتِى بِدَآبَةٍ لِيَرُكَبَهَا، فَلَمَّ وَصَعْ رِجُنَه فِى الرِّكَابِ قَالَ: بِسُمِ اللَّهِ فَلَمَّا اَسْتَوى على ظَهْرِها قَالَ: اَلْحَمُدُ لِلَّهِ الَّذِى سَخَّرَلْنَا هَا كُنَا لَهُ مُقُونِيُنَ! وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ قَالَ: الْحَمُدُ لِلَّهِ ثَلاَتَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ إِنِّى ظَلَمَتُ نَفُسِى فَاغُفِرُ لِى إِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ قَالَ: الْحَمُدُ لِلَّهِ ثَلاَتَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ إِنِّى ظَلَمَتُ نَفُسِى فَاغُفِرُ لِى إِنَّهُ لَا يَغُفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ " ثُمَّ صَحِكَ فَقِيلَ يَا آمِيرَ الْمُؤُمِنِيُنِ، مِنُ آيَ شَيُعِ ضَحَكَ فَقِيلَ يَا آمِيرَ الْمُؤُمِنِيُنِ، مِنُ آيَ شَيُعَ ضحكَتَ؟ قال: رَايُتُ النَّبِيَّ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلَّمَ فَعَلَ كما فَعَلُتُ ثُمَّ صَحِكَ فَقُلْتُ يارسُول اللَّه مَن

ايّ شيء ضبحكُت؟ قَال ٢ "انّ رَبَّك سُبْحانَه عَجْبُ منْ عَبْدِه إذا قال . اغْفِرُلي ذَنُوبِي يَعْلَمُ أنّه لاَيَغُفِرُ اللَّانُوُبَ غَيُرِي رَوَاهُ أَبُوُدَاؤَدَ، وَالتِّرُمِذِيُّ، وَقَالَ : حَدِيْتٌ حَسَنٌ، وَفِي بَعُض النُّسُخ : حسنٌ صَحِيْحٌ وَهِذَا لَفُظُ ٱبِي دَاؤِدَ

( ۹۷۴ ) على بن ربيد بيان كرتے بيل كه ييل حضرت على رضى الله عندكى خدمت ميل عاضر مو ١٠ وقت سي كے ليے سوارى كاجانورلايا كي آپ ئي اس كى ركاب ميں بيرر كھتے ہوئے بسم القدكہااور جب اس كى پشت بربير كئے و آپ نے كہ

﴿ شُبْحَنَ ٱلَّذِي سَخَّرَلْنَاهَنَا وَمَاكُنَّا لَهُۥمُقْرِنينَ 🐮 ﴾

" یاک ہےالقد کی ذات جس نے اسکو ہمارے تابع کر دیا اور ہم اس کواینے تابع نہیں بناسکتے تھے اور ہم القد کی طرف پلننے والے

پھرآ پ نے تین مرتبدالحمد متدکہ، پھرتین مرتبدالقدا کبرکہا پھرآ پ نے کہا.

"سبحانك انى ظلمت نفسى فاغفرلي انه لا يغفر الذنوب الا الت "

'' تیری ذات یا ک ہے میں نے اپنی جان برظلم کیا تو مجھے معاف فر مادے تیرے سواکوئی گناہوں کا معاف کرنے والانہیں ہے۔'' سے بعد حفرت می رضی اللہ عند النے ک نے مرض میا کہ آپ کس بات پر انسے آپ نے فرمایا رسوں اللہ ماللوا نے بھی ای طرت کیا تح جس طرح میں نے کیا۔ میں نے بھی یہی عرض کیا تھایا رسول القد! آپ کس بات پر انسے؟ آپ تُلَقِّعُ نے فرمایا کہ جب بندہ بہتا ہے کاے اللہ مجھم ف ف فرمادے تو التد تعالی خوش ہوتے ہیں کہ میرے بندے کو بیمعلوم ہے کدا ہے کوئی میر اسوامعاف کرنے والانہیں۔ (ابودا ؤد، ترندی ،ترندی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہےاوربعض شخوں میں ہے کہ حسن سیجے ہےاورالفاظ حدیث ابوداؤد کے ہیں )

تخ تخ مديث (٩٤٣): سسس ابي داؤد، كتاب الجهاد، باب مايقول الرحل إداركب. الجامع فسرمدي، الواب الدعوات، باب ما ذكر في دعوه بمسافر .

کلمات صدیت: اتبی سدابة لیسر کمها: آپ کے پاس آیک سواری لائی گئ تاکرآپ اس پرسوار موج کیس - اتبی انباسا (باب ضرب) آنا۔ اتی ماصی مجھول: لایا گیا۔

شرح مدید: صحابه کرام رسول الله محافظ کی بر برسنت برعمل فرماتے تھے اور بروہ کام کرتے تھے جورسول الله مخافظ نے فرمایہ مو چنانچ جصرت علی رضی امتدعند نے ووتمام کلمات ادا کیے جوانبول نے رسول الله مُظَلِّظٌ کوادا کرتے ہوئے سنا تھااورای طرح مسکرائے جس طرح رسول الله مُلَافِعُ في ما يا تقااور جب آپ ہے متبسم ہونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فر مایا کہ میں نے بھی رسول اس بت پرخوش ہوتے ہیں کہ میرے بندے کو بیٹم ہے کہ اللہ کے سواکوئی اور اس کے گنا ہوں کو معاف کرنے والانہیں ہے۔

(دليل الفالحين ٢٣/٣ ع مسد احمد س حسل ٧٥٣١)

المتأك (١٧١)

بَاتُ تَكْبِيُرِالُمُسَافِرِ إِذَا صَعِدَ الثَّنَا يَاوَشَبُهَهَا وَتَسْبِيُحَهُ إِذَا هَبَطَ الْآوُدِيَةِ وَنَحُوِهَ وَالنَّهُي عَنِ الْمُبَالَغَةِ بَرَفُع الصَّوُتِ بِالتَّكْبِيرِ وَنَحُوهُ . بلندى پرچِرْ صِت وقت تَكبيراوربتى كى جانب آئے ہوئے تَکبیح كرتا چاہيے، تكبير ميں بہت زيادہ آواز بلندكر نے كى ممانعت

940. عَنُ جَابِرٍ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ قَالَ. كُنَّ إِذَا صَعِدُمَا كَبَّرُنَا وَإِذَا نَوَلُنَا سَبَّحْنَا رَوَاهُ الْبُحَارِيُّ. (940. عَنُ جَابِرٍ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ قَالَ. كُنَّا إِذَا صَعِدُمَا كَبَرُنَا وَإِذَا نَوَلُنَا سَبَّحْنَا رَوَاهُ الْبُحَارِيُّ . (940. ) حَمْرت جابرض اللَّمَات دوايت مِ كده بيان كرت بين كدجب بم بعندى پرج عت تواندا كبركت اور جب

نچار تے تو سجان اللہ کہتے تھے۔ ( بخار کی )

محيح المنحاري، كتاب الحهاد، باب التسبح إذا هبط وادياً.

كلمات حديث: صعدنا، صعدما صعوداً (بابيمع) اويريرُ هنا-

شرح حدیت: المهبدب رحمدالله فرماتے ہیں که رسول کریم طافقا بر بلندجگه پر چڑھتے ہوئے الله اکبر فرماتے اور آپ صلی الله ، وسلم کاریفر مانا اس امرکی جانب اشارہ تھا کہ دنیا کی کوئی شئے نہ بردی ہے نداونجی ہے اور نعظیم الله ہی سب سے بلندہے وہی سب سے ا سے اور وہی عظیم ہے اور جب رسول الله ظافقا نیجے کی طرف آتے تو سجان الله فرماتے اور الله کی تبیع کرتے که حضرت یونس علید السلام .

بھی شکم موت میں اللہ کی شبیح بیان فر ، اُلی تھی ، نیز شبیح اس جانب اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر نقص وغیب سے پاک ہے۔

(فتح الباري: ۲ م ۱۹۹۲ ورشاد الساري: ۲ ۲۹

# چڑھتے ہوئے''اللہ اکبر'اترتے ہوئے''سجان اللہ' کہیں

٩٤٦. وَعَنِ ابْسِ عُـمَرَرَضِى اللَّهُ عَنَهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُيُوشُه ' إِذَا عَلَوُا النَّبَيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُيُوشُه ' إِذَا عَلَوُا النَّبَاءِ وَالْحَالَةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُيُوشُه ' إِذَا عَلَوُا النَّبَاءِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُيُوشُه ' إِذَا عَلَوُا

(۹۷۶) حضرت عبدالله بن عمر رضی امتدعنهما بروایت نبی کریم مُلاَلِمُ اور آپ کے شکر کامعمول تھا کہ جب بلندی پر چزھتے توامندا کبر کہتے اور جب نیچے اتر تے توتسیع کہتے۔ (ابوداؤد نے سند صحیح روایت کیا)

تخ تخ صديث (٩٤٦): سن الى د ود، كتاب الجهاد، باب ما يقول الرحل إدا سافر .

کمات صدیت: عبو اشاب : جب گھاٹیوں کے اوپرآتے۔ الثنایا: جمع ثنیہ گھاٹی، پہاڑی بیندی پرموڑ۔ هنطو : اترے۔ هنا هنو طا (بات نعر) نیج اترنا۔

شرح مدین: رسول کریم کافتاه اورآپ کافتاه کی اتباع کرنے والے صحابہ کرام دورانِ سفر جب کسی بلند جگه پرآتے تو الله اکبر کہتے تاکہ علوحی پرعلوحی پرعلوحی پرعلوحی پرعلوحی پرعلوحی پرعلوحی پرعلوحی کی عظمت و بلندی کا اعتراف و اقرار ہواور جب نیچے کی طرف آتے تو سجان اللہ کہتے کہ اللہ تعالیٰ ہراس بات سے پاک ہے جواس کی شان کے مناسب نیس ہے۔ (نزهة المنقین: ۲۰/۲)

/ .. / .

#### سفرسے والیس کے وقت کی دعاء

922. وَعَنُهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ آوِالْعُمُرَةِ كُلُّمَا اَوُفَى عَلَىٰ فَيْ الْمُلُكُ وَلَهُ الْمُلُكُ وَلَهُ الْحَمُدُ وَهُوَ عَلَىٰ فَيْ وَفَدُفَدِ كَبَّرَ ثَلاَ ثَلَ وَلَهُ الْحَمُدُ وَهُو عَلَىٰ كَلَّ الْمُلُكُ وَلَهُ الْحَمُدُ وَهُو عَلَىٰ كَلِي اللَّهُ وَحُدَه وَ اللَّهُ وَعُدَه وَ اللّهُ وَعُدَه وَ اللّهُ وَعُدَه وَ اللّه وَعُدَه وَاللّه وَلَا اللّه وَاللّه وَالّ

مسلم كى ايك روايت من ب كدرسول الله من الله علي جب برك تشكرون يا جهوف لشكرون يا ج ياعمر سالوشة تويدوعاء برصة -او في : باند جكدير ج فنا- فد فد : زمين كابلند حصر-

شرح مدید: جرسنریس آتے جاتے بلندی پر چڑھتے ہواللہ اکبر کہنا اور نیچ آتے ہوئے سحان اللہ کہنا مستحب ہے۔ تا کہ اللہ کی وحدانیت کا زبان سے اظہار ہواس کی نعمتوں اور اس کی مہر باندوں پرشکر اوا ہواور اس کے احسانات کا اعتر اف ہواور بندگی اور طاعت کا عزم نو ہو۔ تسلیم ورضا اور قلب وزبان اور عمل ہیں ہم آ بنگی کا نام بندگی ہے۔

(نزهة المتقين: ٢٥/٢\_ روضة المتقين: ٢٢/٣\_ فتح الباري: ٩٦٢/١ و ارشاد الساري: ٣٢٠/٤)

سفرمين بهى تقوي اختيار كرين

٩٧٨. وَعَنُ آبِى هُوِيُرَةَ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ أَنَّ رَجُلاً قَالَ : يَارَسُولَ اللَّهِ اِنَّى أُدِيْدُ أَنُ أُسَافِرَ فَأَوْصِنِى،

قَالَ : "عَلَيُكَ بِتَقُولَى اللَّهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلَى كُلِّ شَرُفٍ فلمَّا وَلَى الرَّجُلُ قالَ مَ"اللَّهُمَّ اطُوِلَهُ الْبُعُدَ وَهَوِّنُ عَلَيْهِ السَّفُو ' رَوَاهُ البَّرُمِدِيُّ وَقَالَ حَدِيْتُ حَسَنٌ .

" اللُّهم اطوله البعد وهون عليه السفر . "

"اساللہاس کے سیے فاصلے سمیٹ دے اوراس کے لیے سفر آسان فرمادے۔"

تخ تك صديث (٩٤٨): د المحامع للترمدي، كتاب الدعوات .

کلمات حدیث: علیت: تمهرے اوپرلازم ہے ہمہارے لیے ضروری ہے۔ شیر ف: بلندی ، ہربلندی کو کہتے ہیں خواہ حسی ہویا معنوی چنانچیشرف نسب بھی بولا جاتا ہے۔

شرح حدیث: صدیث مبرک کی تعلیم میں ہے کہ سفر کے آغاز سے پہلے آ دمی کوچا ہیے کہ مرشد کے پاس یا اپنے دینی علم کے استاذ ک پاس یا اپنے ' کا نیک اور صالح بزرگ کے پاس جائے اور اس سے اپنے حق میں دعاء کروائے اور نصیحت کی درخواست کرے اور جس سے درخواست کی جائے وہ تقوی کی اور یا والٰہی کی نصیحت کرے اور سفر کے آسان ہونے کی دعاء کرے۔

(روصة المتقيل. ٢٣/٣ ـ دليل الفالحيل ٣٠ ٤٢٨ ـ نرهة المتقبل ٢٦ ٢٦)

# دعاءآ ہستہ مانگناافضل ہے

929. وعنُ ابِى مُوسَى الاشعرِيِّ رضِى اللَّهُ عَنُهُ قال: كُنَّا مِع النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى سَفَرٍ، فَكُنَّا إِذَا اَشُرَفُنَا على وَادٍ هَلَلْنَا وَكَبَرُنَا وَارْتَفَعَتُ اَصُوَاتُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلَّم "يَاانَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلَّم "يَاانَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا غَائِبًا إِنَّهُ مَعَكُمُ، إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيْبٌ مُتَّفَقٌ "يَاانَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَلَا غَائِبًا إِنَّهُ مَعَكُمُ، إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيْبٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ الللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَالِمُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ الللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللللَّهُ عَلَيْهُ الللَّهُ ع

( ۹۷۹ ) حضرت الوموی اشعری رضی الله عنه سے روایت ہے کہ ووبون کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں یہول الله مُواقع کے ساتھ بھے جب ہم کی وادی میں اور پر پڑھتے تو ہم یا الدالہ الله کہتے اور ملدا کبر کہتے اور ہمادی آوازیں ببند ہوجا تیں \_رسوں امله مُکاقع کم ساتھ تھے جب ہم کی وادی میں اور پر پڑھتے تو ہم یا الدالہ الله کہتے اور ملدا کبر کہتے اور ہمادی آوازیں ببند ہوجا تیں \_رسوں امله مُکاقع کم سے خور مایو کہ اللہ کہتے ہوئیں بگارتے وہ اللہ تمہر سے سنے والا ہے اور قریب ہے۔ منظر مایو کہ اللہ کہتے ہوئیں بگارتے وہ اللہ تمہر سے سنے والا ہے اور قریب ہے۔ (متفق علیہ)

ارىعوا كمعنى مين اين آپ سےزى كرور

تخ تك مديث (٩٤٩): صحيح سحرى، كتاب المجهد، باب ما لكره من رفع الصوت في للكبير. صحيح

مسمه، كناب بدكر والدعاء، باب استحماب حفض الصوت بالدكر .

كلمات صديت: شرف بهم بلندبوك، بهم ببندى پر چڑھے۔ هدك، بهم نے را داندكبار هن يهن تهديد (بابتفعيل) لا الدالا الله كبر و : بهم نے الله اكبركبار كر تكبر و (بابتفعيل) الله الله كبركبار

<u>شرح حدیث:</u> ش<u>رح حدیث:</u> الله سننه واله ہے تم سے قریب ہے اور تمہارے ساتھ ہے اس سے تکبیر وہنیل میں آو**از** زُیادہ بیند کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وقد راور سَدیت کے ساتھ اللہ کو یاد کرو۔ (عنص مساری ۲۹۶۲ سالیت مساری ۲۰۹۶)



المِبَّاكِ (۱۷۲)

## بَابُ اِسُتِحْبَابِ الدُّعَآءِ فِیُ السَّفُرِ سفر میں وعاء کا استخباب

## تین آ دمیوں کی دعاءرَ نہیں ہوتی

٩٨٠. عَنُ آبِي هُرَيْرَةَ رَضِى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قَلاثُ دَعُواتٍ مُسُقَجَابَاتٌ لاَ شَكَّ فِيْهِنَّ دَعُوةُ الْمَظُلُومِ، وَدَعُوةُ الْمُسَافِرِ وَدَعُوةُ الْوَالِدِ عَلَىٰ وَلَدِهِ" رَوَاهُ اَبُودَاوْدَ وَالْتِرُمِذِي وَقَالَ : حَدِينتُ حَسَنَ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ آبِي ذَاؤَدَ "عَلَىٰ وَلَدِهِ".

(۹۸۰) حفرت ابوہریرہ رضی اللہ عندے روایت ہے کہرسول اللہ خاتفا نے فرمایا کہ تین دعا کیں بلاشبہہ مقبول ہیں: مظلوم کی بدوعاء، مسافر کی دعاء اور باپ کی اپنے بیٹے کے لیے بدوع ، ابوداؤد، تر ندی امام تر ندی نے کہا کہ بیصدیث حسن ہے، ابوداؤدیس علی ولدہ کے الفاظ نہیں ہیں)

من ابي داؤد، كتاب الصلاة، باب الدعاء بظهر الغيب. الحامع لترمدي، ابواب الدعاء بظهر الغيب. الحامع لترمدي، ابواب الدعوات، باب ما ذكر في دعوة المسافر.

كلمات مديث: مستحسابات: مستحامة: كى جمع لينى وه دعاء جوقبول كرلى كى بور مستحاب الدعوات: ووضح جس كى دعاء قبول كرلى كى بور مستحاب الدعوات: ووضح جس كى دعاء قبول فرمالي - دعاء قبول فرمالي -

شرح صدیت:

رعائیں اصل اظہارِ بندگی، بحز و نیاز اور سرا پا التجا ہو جانا ہے یہ کیفیت جس قدر ہوگی اس قدر دعاء کے مقبول ہونے کی توقع اور امید ہوگی۔ رسول الله کا تلفظ نے فرمایا کہ تین آ دمیوں کی دعائیں بھول ہوتی ہیں ایک مظلوم کی بددعاء کہ اس کی دعاء بھی دل سے نکلتی ہے دہ مجبور ہوکر اور بے سہارا ہوکر اللہ کو پکارتا ہے اللہ اس کی دعاء تبول فرماتا ہے، مسافر بھی کہ وہ اپنے اہل وعمیال سے اور خاندان سے منقطع ہوتا ہے اس لیے اس کی دعاء بھی قبول کی جاتی ہے اور اس طرح باپ کی بددعاء ، اولاد کے تن میں قبول ہوتی ہے کہ باپ بھی بہت عاجزی اور خلوص سے دعاء مانگنا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ اس کی دعاء تبول فرماتے ہیں۔



الماب،١٧٣٠

# بَابُ مَايَدُعُوبِهِ إِذَا خَافَ نَاسًا أَوْغَيُرِهُمُ لَوَ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ

١ ٩٨ عَنُ آبِنَى مُوسَى الْاشْعَرِي رَضِى اللَّهُ عَنْهُ آنَّ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قُومًا قَال: اللَّهُمَ إِنَّا نَجْعَلُك فَى نَحُورِهِم، وَنَعُودُ بَكَ مِنْ شَرُورِهِمُ" رَوَاهُ أَبُودَاؤَدَ وَالنِّسَائِيُ لَحَافَ قُومًا قَال: اللَّهُمَ إِنَّا نَجْعَلُك فَى نَحُورِهِم، وَنَعُودُ بَكَ مِنْ شَرُورِهِمُ" رَوَاهُ أَبُودَاؤَدَ وَالنِّسَائِيُ لَا السَّنَادِ صَحِيْح"
 بالسَنَادِ صَحِيْح"

( ۹۸۱ ) حضرت ابوموی اشعری رضی الله عند سے رویت ہے کدر سول الله ظافی می قوم سے خوف محسول فرمات توبید عاء براجتے

" اللُّهم انا نجعلك في نحورهم وتعوذبك من شرورهم ."

'' اے اللہ ہم تجھے ان کے سامنے کرتے ہیں اور تیرے ذریعے ہے ان کی شرارتوں سے پناہ ، نگتے ہیں۔'' (ابوداؤداورنسائی نے سیج سند کے ، تھو س و سے کُفقل کیا ہے )

تخ تخ صديث (٩٨١): سس اللي داؤد، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل إدا حاف قوماً

كلمات حديث: يحورهه: ان كرسام بخورج يخ سين كابال لي حدر

شرح حدیث: رسولِ کریم ملاقظ جب دشمنانِ اسلام ہے کوئی خوف اور خطرہ محسوس فرماتے تو اپنے آپ کو ابتد کی حفاظت میں دیدیتے تتھاورا تک کی پناہ جا ہتے تھے اور ابلد ہی پر، عمّا د کھروسہ اور یقین رکھتے تھے۔

﴿ وَمَن يَتُوَكُّلْ عَلَى ٱللَّهِ فَهُوَحَسُّبُهُ وَ ﴾

" جوالله پرتوکل کرے اللہ سے کافی ہے۔ " (روصة استفیل ۲۸،۳ رهه استقیل ۲۷،۳)



المِتَّاكِّ (١٧٤)

# بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا نَزَلَ مَنُزِلاً سىمنزل پراترتے وقت كى دعاء

. ٩٨٢. عَنْ خَوْلَةَ بِنُتِ حَكِيْمٍ وَضِىَ اللَّهُ عَنُهَا قَالَتُ : سَمِعُتُ وَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنُ نَزَلَ مَنُ نِولاً ثُمَّ قَالَ : اَعُودُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنُ شَرِّ مَا خَلَق! لَمْ يَضُرُّه ' شَيُّءٌ حَتَّى يَوْقَحِلَ مِنْ مَنُولِهِ ذَلِكَ وَوَاهُ مُسُلِمٌ .

(۹۸۲) حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ مُلَّ اللهُ کوفر ماتے ہوئے سنا کہ جوکوئی کسی منزل پراتر ہے اور پر کلمات کہے:

" اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق . "

'' میں املہ کے کامل کل ت کے ذریعے مخلوق کے شریعے پناہ مانگیا ہوں۔' تو اسے اپنی اصل منزل پہنچنے تک کو کی شئے نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ (مسلم)

راوی مدیث: حضرت خولدام شریک رضی امتد عنها حضورا کرم مُلَقِظُ کی خالتیس ان کا نکاح حضرت عثان بن مظعون سے ہوا تھا جن کا انتقال کے دمیں ہوگیا تھااوران کے بعد حضرت خوار نے نکاح نہیں کیا۔ان سے پندرہ احادیث منقول ہیں۔

(الاصابة: ٧٠/٨ تهذيب التهديب: ٢١٥/٢)

كلمات حديث: التامات: تامدكى جمع ، فدكر تسام يتم تعاماً (بابضرب) تام بونا بكمل بونا يكسمات الله التامات . الله كمات و كالمراب كالم بونا بكمل بونا و كلمات و الله التامات . الله بي كيزه اور مكمل كلمات .

شرح مدید: سفریس کسی جگه تفهرن موتواس دعاء کو پڑھنا جا ہیے اللہ تعالی کی رحمت سے مسافرائی گھر چنیخے تک تمام حوادث، خطرات اورائد ینثول سے محفوظ رہے گااور ہرشر سے اللہ کی پناہ میں ہوگا۔ (دلیل الفالحیر: ۲۲۲۴)

جنگل میں قیام کے وقت بیدهاء پڑھے

٩٨٣. وَعَنِ ابُنِ عُـمَرَ رَضِـىَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَفَرَ فَاقَبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَفَرَ فَاقَبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَفَرَ فَاقَبَلَ اللَّهُ عَلَيْكِ، وَشَرِّمَا فِيُكِ، وَشَرِّمَا فِيُكِ، وَشَرِّمَا عَلَيْكِ، وَشَرِّمَا عَلَيْكِ، وَشَرِّمَا خُلِقَ فِيُكِ، وَشَرِّمَا عَلَيْكِ وَالْمَعْرَبِ، وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا يَدِبُ عَلَيْكِ وَاعْدَ وَمِنْ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ، وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا

وَلَدَ "رَوَاهُ آبُوُدَاؤُدَ ."

" وَالْاَسُودُ " الْشَّخُصُ : قَالَ الْحَطَّابِيُ وَسَاكِنُ الْبَلَدِ"! هُمُ الْجِنُّ الَّذِيْنَ هُمُ سَكَّانُ الْاَرْضِ : قَالَ : وَالْبَلَدُ"! هُمُ الْجِنُ الْآرُضِ مَاكَانَ مَاوَى الْحَيَوَانِ وَإِنْ لَمُ يَكُنُ فِيْهِ بِنَاءٌ وَمَنَاذِلُ : قَالَ يَحْتَمِلُ اَنَّ الْمُرَادَ" بِالْوَالِدِ" اِبْلِيُسُ وَمَاوَلَدَ الشَّيَاطِيْنُ .

(۹۸۳) حفرت عبدالقد بن عمرضی الذعنهما ہے دوایت ہے کہ دوران سفر جب رات ہواتی تو رسول اللہ ظافیخ میے کمات ارشاد فرماتے (یاارض رئی ہے وہ دلد تک) اے زمین میرارب اور تیرارب اللہ ہے میں تیرے شرے اوراس چیز کے شرے جو تیرے اندر ہاس شرے جو تیرے اندکی پناہ مانگیا ہوں۔ میں اللہ کی پنہ ہانگیا ہوں میں اللہ کی پنہ ہانگیا ہوں میں اللہ کی پنہ ہانگیا ہوں میں اللہ کی پنہ ہانگیا ہوں میں اللہ کی پنہ ہانگیا ہوں میں اللہ کی پنہ ہانگیا ہوں میں اور الد (ابلیس)، وروید (شیطان) ہے۔ ( بوداؤد )

اسود کا لےسانپ کو کہتے ہیں ،امام خطابی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ ساکن البلد سے مرادوہ جن ہیں جوز مین میں رہتے ہیں اور بلند سے مراد زمین کا وہ قطعہ ہے جس میں حیوانات رہتے ہیں اوراگر چہاس میں کوئی آبادی اور تمارت نہ ہواور والد سے مراد ابلیس اور ماولد سے مراد شیاطین ہیں ۔

م الله المعنى (٩٨٣): المناس ابي داؤد، كتاب الجهاد، باب ما يقول الرجل إذا نزل المنول.

كلمات حديث: ما وبك: جوايذا ورسال چزي تيران اندري وما حلق فبك: جوتجه من پيدا ك كئي ما يدب: جو حركت كرف والا كير امور دبيدا و بابضرب كرينگذار

شرح حدیث: رات کوشیاطین با برنگلته میں اور برطرح کے ایذاءرسال جانوربھی باہر آ جاتے ہیں اس لیے جودعاء مذکور ہوئی وہ دورانِ سفررات کے وقت کسی منزل پراتر تے وقت پڑھی جائے تا کہ پڑھنے والاجسمانی اور روحانی طور پرامقد کی پناہ میں آ جائے اور رات کے وقت تمام ناویدہ مخلوقات کے شرعے محفوظ ہوجائے۔ (روضة المتقین: ۲۸/۳ دلیل العالم حیں: ۴۳۳۴)



(170)\_\_

نَّاتُ اسْتَحْمَات تَعُحِبُل المُسَافِرِ فِي الرُّجُوعُ اليَّ اَهُلِهِ إِذَا قَضِي حَاجَتَهُ وَالْ الشَّالِ الم مسافر كا پيممروفيت نمثا كرجلدا بين الل خانه كي طرف لوشخ كا استجاب

#### ضرورت بوری ہونے کے بعد سفرسے واپسی میں جلدی کرے

٩ ٩ ٣ عنُ ابِى هُرَيُرةَ رَضِيَ اللّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: السَّفَرُ قَطُعةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَسُنَعُ أَحَدَّكُمُ طَعَامَه وَشَرَابَه وَنَوْمَه فَإِذَا قَصْلَى أَحَدُكُمُ نَهُمَتُه مِنُ سَفَره فَلْيُعَجِّلُ لِيَعْمَدُ مَنْ عَلَيْهِ مَنْ عَلَيْهِ مَنْ عَلَيْهِ مَنْ عَلَيْهِ مَنْ عَلَيْهِ مَنْ عَلَيْهِ مَنْ عَلَيْهِ مَنْ عَلَيْهِ مَنْ عَلَيْهِ مَنْ عَلَيْهِ مَنْ عَلَيْهِ مِنْ مَنْ عَلَيْهِ مَنْ عَلَيْهِ مِنْ مَنْ عَلَيْهِ مِنْ مَنْ عَلَيْهِ مِنْ مَنْ عَلَيْهِ مِنْ مَنْ عَلَيْهِ مِنْ مَنْ عَلَيْهِ مِنْ مَنْ عَلَيْهِ وَمِنْ مَنْ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ مَنْ عَلَيْهِ وَمِنْ مَنْ عَلَيْهِ وَمَنْ عَلَيْهِ وَمَنْ عَلَيْهُ وَمُولُوا فَالْ عَلَيْهِ وَمُنْ مُنْ عَلَيْهُ مِنْ مَنْ عَلَيْهِ وَمُولُوا فَالْمَا عَلَيْهُ وَمُولُوا فَالْمَا عَلَيْهُ وَمِنْ مَا عَلَيْهُ وَمِنْ عَلَيْهِ وَمِنْ مَا عَلَيْهُ وَمِنْ عَلَيْهِ وَمِنْ مَا عَلَيْهِ وَمُولُوا فَاللّهُ عَلَيْهُ مَا عَلَيْهُ وَمُولُوا مُنْ عَلَيْهِ وَمُولُوا عَلَيْهُ مَا عَلَيْهُ مُولِي وَاللّهُ مَا لَهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ وَمُولُوا لَللّهُ مَلَّا عَلَيْهُ مَلْهُ وَسَلّمَ عَلَيْهُ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مَا عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْدُ وَمُولُوا مُولِيْوا فَاللّهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهُ مُكُولُوا مُعَلّمُ مِنْ عَلَيْهُ مُعَلّمُ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مُ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مَا عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهِ مِنْ عَلَيْهُ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ عَلَيْهِ مِنْ عَلَيْهِ وَاللّهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ مُنْ عَلَيْهُ عَلَيْهِ وَاللّهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ عَلَيْهِ وَالْمُوالِمُ عَل عَلَيْهُ مِنْ عَلَيْهِ مِنْ مُعَلِي عَلَيْهِ مُنْ مُعَلِي مُعَلِي مُنْ عَلَيْهِ مَا عَلَا عَلَا عَلَا عَلَامُ ع

'ىھْمتە" : مفْصُوْدە'

(۹۸۴) حفرت ابو ہریرہ رضی القد عنہ سے روایت ہے کہ رسول القد مُلَّا اللّٰہ اللّٰهُ الله عنداب کا ایک حصہ ہے جو مسافر کو کھانے پینے اور سونے سے مانع ہوجاتا ہے۔ جب سفر کا مقصد پورا ہوجائے تو اپنے اہل خانہ کی طرف جد لوث جان چا ہے۔ (متفق ملید) بہمنہ: کے معنی ہیں اسکامقصوو۔

تُخ تَجُ صَدِيثُ (٩٨٣): صبحت السحاري، كتبات النعيميرة، بات السفر قطعة لعدات صحيح مسلم، كتبات الأمارة، باب السفر قطعة من العداب .

کلمات حدیث: قبطعة من العدب، عذاب كاليك حصد، لين تكليف اورمشقت جس سے مسافر سفريل دوج رہوتا ہے۔ بسميع الحسد كم تتم ميں ہرا يك كے ليے مانع بن جاتا ہے۔ يعنی سفر ميں آدمی كو كھانے پہنے اور راحت وآرام كی وہ كيفيت حاصل نہيں ہوتی جو السب السب كے گھر ميں ہوتی ہے۔ اسب السب كار ميں ہوتی ہے۔

شرح حدیث: سفر میں آدمی کواپنے گھر کی بنسبت ہے آرامی اور عدام راحت ضرور ہوتی ہے اور سب سے بڑی بات میہ ہے کہ اپنے بیوی بچول ، والدین اور احباب کی جدائی محسوں کرتا ہے اس لیے حسن انسانیت سلی القدعلیہ وسلم کی تعلیم میہ ہے کہ جب مقصود سفر تمام ہو جائے تو پھرآ دمی کو جائے گھر واپس آنے میں جلدی کرے۔

(روضة المتقيل: ٣٨/٣\_ دليل العالحيل: ٤٣٥/٣\_ فتح الباري: ٩٦٤،١)



الناك (١٧٦

# بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقُدُوْمِ على أَهُله نَهارًا وَ كُر هنه في السَّ نعير ححد ون كو منه في السَّ نعير ححد ون كوتت سفر سے والي آن كا استجاب اور بلا ضرورت رات كو من كرا جت

00000000<del>000000</del>

9۸۵. عَنُ جَابِرٍ رضِي اللَّهُ عَنُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَنَمَ قَالَ دَ طَالَ حَدَكَمَ لَعَسَهُ قَلاَ يَنْظُرُ قَنَّ أَهُلُهُ لَيُلاَّ وَفَيُ رَوَايَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ بَهِي أَنْ يَظْرِقَ أَنْ حَلَ حَدَدَ لَيُلاً " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ "

، ۱۹۸۵ می حضرت جا بررمنی املد عنہ ہے رویت ہے کہ اس یہ حلیقیظ سائر مایا ہے؛ اپنے سائر سے ان ان ہے ۔ ۔ ۔ ۔ عاضری عوام میں بوجائے تو رات کے وقت گھر وائیل نہ تہے۔

أي وررويت من بي بيكرمول المدم فالفط فرات به وتت هرواول أساست في مورد المستن مايد المستن مايد ا

ر علی از ۱۹۸۵): منتج سم زی کا معسود در از از این سر از ۱۰۰۰ مسر

ر از ادا با داهه صروف، وهو بدخور ببلايمن، ردمن عبايه

شر**ح حدیث:** شرح حدیث: مقصودِ حدیث میرے کہ جو آدمی طویل عرصہ سے سفر میں ہودہ اچ مک رت کے دفت اسپے گھر دا وں کے پاس نہ سے ،اگراس کے آنے کی الل خانہ کو پہلے سے احداع ہوتو کچر کوئی حرتے نہیں ہے۔

(فتح ساري ۱ ۹۹۳ رشاد سناري ۲ ۴۲۴)

#### رسول الله طائيم سفر سے دن کے وقت واپس تشریف لاتے تھے

٩٨٦. وعن أنس رضى اللّهُ تَعالَى عنهُ قَالَ كَان رسُوُلُ اللّه صلّى اللّهُ عَلَيْهِ وسلّم لَا يطُرُقُ اهْله الْ لَيْلاَ، وكان ياتِيْهِمُ عُدُوةً أَوْعَشيَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(۹۸۶) حضرت نس رضی الله عند سے روایت ہے کہ رسوں الله مالٹا کا استرات کو گھر تشریف نہیں لاتے تھے ، منج کویاش م کو تتے تھے۔ (متنق عدیہ)

طروق کے معنی رات کے وقت آنا۔

تَخ تَحْمَدِيث (٩٨٦): صحيح المعارى، كتاب العمرة، باب الدحول بالعشى . صحيح مسمه، كتاب الإماره،

باب كر هية انظروق وهو الدحول ليلاً لمن ورد من سفر .

كلمات صديث: عدوة: صبح كاوتت عشية: شام كاوتت.

شرح حدیث:

اورات کو هر نه ب نے کی وجاس حدیث میں بیان ہوئی ہے جو بخاری اور مسم میں حضرت جابر ضی اندی نہ ہے وقت گھر تشریف نہ لات اور ات کو گھر نه ب نے کی وجاس حدیث میں بیان ہوئی ہے جو بخاری اور مسم میں حضرت جابر ضی اندی نہ ہم وی ہے کہ وہ بین کر ہم ایک نشکر میں رسوں اللہ مخالفا کے سرتھ گئے تھے، جب ہم مدینہ منورہ والی سے تو ہم اپنے گھروں کو جانے گئے آپ مخالفا نے فرہ یہ تجھتو قف کر وہم رات کو گھر جو کی سے جبکہ شو ہر بغیر فرہ یہ تھے تھے ہوں کہ بیوی کنگھی کر لے اور صفائی کر سے خاہر ہے کہ بیاس صورت میں ہے جبکہ شو ہر بغیر اطلاع سفر سے و لیس آپ تو اس صورت میں رات کے وقت جو نک گھر میں داخل نہ ہو بلکہ یا تو صبح کو والیس ہو یا شام کو یا اہل خانہ کو طائح ہونے کا انتظام کر ہے جبیں کہ اس حدیث میں رسول اللہ مخالفا نے تو قف کا خلم فرہ یا۔

رسوں اللہ مُکا قیم کی اخلاقی تغییمات کی میا لیک روتن مثال ہے اور مقصود سے کہ شوہر گھرواپس میں ہوتو بیوی کو طلاع کر دی یا اطلاع ہوئے کا انتظار کر ہے اور بغیراطلاع رات کے وقت گھر میں نہ جائے ہوسکتا ہے کہ بیوی کسی ایسے حال میں ہوجس میں وہ شوہر کا استقبال کرنا پیند نہ کرتی ہویا وہ حاست شوہر کے ہے ، پہند ہونیز یہ کہ اطلاع سے اشتیاتی ملاقات پیدا ہوگا جوزن وشو ہر کے باہمی تعلق کے ہیں تھا کہ تاہ کہ اسادی ۔ ۲۲۵ کا ۲۲۵ کا ۲۲۵ کے ارشاد سادی ۔ ۲۲۵ کا ۲۲۵ کا ۲۲۵ کا ۲۲۵ کا ۲۲۵ کا ۲۲۵ کا ۲۲۵ کے باری تاہ ۲۵ کا ۲۸ کا ۲۲۵ کا ۲۲۵ کا ۲۲۵ کا ۲۲۵ کا ۲۲۵ کا ۲۲۵ کا ۲۲۵ کا ۲۲۵ کا ۲۲۵ کا ۲۲۵ کی کا ۲۲۵ کا ۲۲۵ کا ۲۲۵ کی کا ۲۲۵ کا ۲۲۵ کا ۲۲۵ کی کو کو تاہم کا ۲۲۵ کی کو کا تاہم کو تاہم کا تاہم کو تاہم کا تاہم کی کو تاہم کا تاہم کے تاہم کی کو تاہم کی کو تاہم کا تاہم کی کو تاہم کی کو تاہم کو تاہم کی کو تاہم کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کو تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کا تاہم کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کا تاہم کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کا تاہم کی کا تاہم کا تاہم کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کا تاہم کا تاہم کا تاہم کی کا تاہم کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کیا تاہم کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کا تاہم کی کا تاہم کی کا تاہم کی کا



النشائي (۱۷۷)

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ وَإِذَا رَأَىٰ بَلُدَتَهُ ، سفر سے والسی پرایئے شہرکود کھ کرکیا پڑھے؟

اس باب سے متعلق وہ صدیث بھی ہے جو حفزت عبدالقد بن عمر رضی القد عنہا سے مروی ہے ورساب نے کسیر لے مساور د صعد الشابامیں گزر چک ہے۔ (یعنی بلندی پر جاتے ہوئے القدا کبراور پستی کی جانب آتے ہوئے سجان القد کہنا)

١٩٨٧. وَعَنُ اَنَسِ رَضِيَ اللّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم حَتَّى اِذَا كُنَّا بِظَهُرِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ " اِيْبُونَ تَالِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلُ يَقُولُ ذَلِكَ حَتَى قَدِمُنَا الْمَدِيْنَةَ بِظَهُرِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ " اِيْبُونَ تَالِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلُ يَقُولُ ذَلِكَ حَتَى قَدِمُنَا الْمَدِيْنَةَ وَاللهُ مُسْلِمٌ وَاللهُ مُسْلِمٌ وَاللهُ مُسُلِمٌ

( ۹۸۸ ) حضرت اس رضی امتد عنهما ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر سے رسول الله مُلَاثِمُ اُسکے ساتھ واپس آئے جب ہم مدینہ منور و کے قریب بہنچ تو رسوں اللہ مُلَاثِمُ اُسے فرمای کہ:

" آئبون تائبون عاىدون لربنا حامدوں "

'' سنے واس تو بہ کرنے والے بندگی کرنے و لے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے۔''

آپ ٹالٹا اُم پر کھات فر ، تے رہے یہال تک کہ ہم مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے۔ (مسلم)

تخ تك مديث (٩٨٤): صحيح مسلم، كتاب لحج، باب ما يقول إدا قفل من سفر الحج وعيره.

کمات حدیث: طهر اسمدینه: مدیند کی بهر،اطراف مدیند

شرب حدیث: حفرت صفیه رضی الله عنه با الله عنه بیان فره تے بین که خیبر سے واپسی پر میں اور ابوطی رسول الله طاقیق کے ساتھ تھا اور حفرت صفیه رضی الله عنها آپ کے پیچھے سواری پرتشریف فرہ تھیں جب ہم مدینه منورہ کے قریب پنچے تو رسول الله طاقیق نے ریکست ارشاد فرمائے جو ہندگی اور عبودیت کے اظہار اور الله تعالی جل شانۂ کی تقدیس کے بیان پر مشتس بیں اور ان کلمات بیس اس امر کا اظہار ہے کہ جس قدر الله کے ہم پر انعامت بیں اس قدر ہم اس کی بندگی اور اس کے سامنے بجز و نیاز کے سے اس کی توفیق سے تاج ہیں۔ (شرح صحیح مسلم للمو وی: ۱۹۸۹ و دلیں المعال حس سے ۱۹۸۹ و دلیں المعال حس سے ۱۳۸۷)



(۱۷۸) نات

بَابُ اسْتِحْبَابِ اِبْتَدَاءِ الْقَادِمِ بِالْمَسْجِدِ الَّذِي فِي جَوَارِهِ وَصَلوتِهِ فِيُهِ رَكَعَتيبِ سفرے واپسی پرقر بی معجد میں دورکعت فل پڑھنے کا استخباب

٩٨١ عن كفيت لي مَالِكِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَبُهُ انَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْه وَسَلَمَ كان ادا قدم من سفو در رئمسجد فركع فِيْهِ رَكُعتِيْنِ مُتَّفِقٌ عليْه

( ۹۸۸ ، سنزے سب ان ما لک رضی القد عندے رویت ہے کہ رسول اللہ مالگام جب سنز ہے تشریف ، تے ہی ہے ہیں ، ٹار تخریف لے جاتے ورد در کھت نظل او فرماتے ۔ (متفق علیہ )

<u> گرخ مدیث (۹۸۸)</u> صحیح سجاری، کتاب انجهاد، بات نصلاه د فده می سد انتخابی این با

المسافرين، باب سنحباب ركعتن في المستجد بمن قدم من منفر أم ن فدومه

كلمات حديث: سدا سالمسحد مجد ابتداء كرتے يعنى مدينه منور وتشيف ورز سر مدتب سات بث مدين تشريف لے جاتے تھے۔

شرح حدیث: سفر سے بخیروخولی واپسی پرمسافرکوچاہیے کہ پہیے متجدین دورکعت غس پڑھ ساند کاشکر ۱۱ سے یہ ساند ساند من سفرے فیت کے ساتھ رکھا اور خیریت کے ساتھ واپس مایا۔ اس عمل میں املا کے گھر کی تعظیم بھی ہے کہ '' می خوست میں اس داخل ہو کیونکہ ارش دہے

﴿ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَتْ بِرَ ٱللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى ٱلْقُلُوبِ ﴾

''اورمسجد شعائر القدميل ہے ہيں۔''

اہ م قرطبی رحمہ الندفر ہاتے ہیں کہ رسول اللہ پہلے مجد میں اس لیے تشریف لے جاتے تھے کہ اس امر کا اظہار ہو ج کے کہ یہ ہے گھر سے اللہ کا گھر زیادہ محترم ہے اور تا کہ آپ ماٹھ کا اللہ کا اللہ کی بارگاہ میں ادائے لشکر کا ایک خوبصورت طریقہ تعلیم فرہ دیں۔

(روصة المتقيل ٣٠/٣٠ دبيل الفالحيل ٣٠ ٤٣٩)



كعاب آواب البيعر

المسَّاك (١٧٩)

طريق السالكين اردو شرح رياص الصالعين : حلد دوم }

# بَابُ تَحُرِيُم سَفَرالُمَرُأَةِ وَحُدَهَا عورت كتنها سفرى حرمت

عورت کے لیے بغیرمحرم کے سفر کرناممنوع ہے

٩٨٩. عَنُ اَبِيُ هُرَيُوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ " لَايَحِلُ لامِرْأَةٍ تُؤْمِنُ باللَّهِ والَّيوُمِ ٱلاحرِ تُسافِرُ مَسْيَرةَ يومِ ولَيْلةِ اِلْأَمْعَ ذِيْ مَحْرَمٍ عَلَيْها . " مُتَفقٌ عليْهِ .

( ۹۸۹ ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے روایت ہے کہ رسوں اللہ ملکا کا نے فرمایا کہ کسی عورت کے لیے جواللہ پراور قیامت ک دن پرایدان کھتی ہوحل کنہیں کہوہ وحرم کے بغیرایک دن اورایک رات کا سفر کرے۔ (متفق ملیه)

صحیح سخاری، کتاب انصلاه، بات تقصیر انصلاه اصحیح مسلم، کتاب انجح، باب تخ تخ حدیث(۹۸۹): سفر المرأة مع محرم

مسبرة بوم وليدة . ايك دن اوررات كي مسافت رسار سيرا (ببضرب) چلنا ، سفر كرنا - مسبره مسافت شرح حدیث مستصحیح بخاری میں حضرت عبدالقد بن عمر رضی امتدعنهما سے مروی حدیث میں ہے کہ عورت بغیرمحرم تین ۱ن کا سفرنہ

کرے۔حضرت الوسعید خدری رضی القدعنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ عورت بغیرمحرم دورن کا سفر نہ کرے اور حضرت عبد للدین عباس رضی المترعنهما ہے مروی حدیث میں مطلق میں نعت مذکور ہے کہ عورت بغیرمحرم سفرند کرے۔

امام بيه في رحمه انتدفر مات بيك جب رسول كريم مُلْقِعْ سيسوال كيا كي كدكياعورت بغيرمحرم تين دن كاسفركر سكتي ب ؟ آب مُلْقِعْ في فر ، یا کنہیں! پھر یو چھا گیا کہ دودن کاسفر کرسکتی ہے؟ آپ خالڈ کا نے نفی میں جواب دیااور جب مطلق دریافت کیا گیا کہ کیاغورت بغیرمحزم سفر رسکتی ہے تو آپ مالٹی اے مطلق جواب دیا کے بیس ۔اس معلوم ہوا کہ عورت کا بغیر محرم کے سفر کرنا مطلقا حرام ہے۔ حج ،عمر ےاور دارالشرک سے باہر نکلنے کے ملاوہ بغیر محرم ہرسفر کی حرمت پراجماع ہے اور بعض فقہا ۔ کے نز دیک سفر حج میں محرم کا مونا شرط ہے۔

(فتح الباري ٢٠٠١١ ـ روصة المتقين . ٣٧/٣ ـ دليل الفالحيل : ٣٤٠/٣)

اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں بیٹھنا حرام ہے

• ٩ ٩. وَعَـنِ ابُـنِ عَبَّاسِ رَضِـيَ الـلَّهُ تَعَالِي عَنْهُمَا انَّهُ سمِع النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : " لايـحلُونَ رَجُلٌ بِامُرأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُوُمَحُرَمٍ وَلَا تُسَافِرُ الْمَرُأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحُرَمٍ " فَقَالَ لَه ' رَجُلٌ يَارَسُول اللَّهِ إِنَّ امْراةً خَرِجَتُ حاجَّةً وَإِنِّي اكْتُتِبْتُ '' فِي غَزُوةٍ كَذَا وَكَذَا ؟ قَالَ : '' انْطَلِقُ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ.''

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(۹۹۰) حفرت عبداللہ بن عبس رضی اللہ عنہ ما ہے روایت ہے کہ نبی کریم تلکی آئے آئے نے نہ ہدیکہ کر کوئی شخص سی عورت کے ساتھ اس کا محرم ہوا ورکوئی عورت سفر نہ کر ہے گر، س کے ساتھ اس کا محرم ہوا ورکوئی عورت سفر نہ کر ہے گر، س کے ساتھ اس کا محرم ہوا ورکوئی عورت سفر نہ کر ہے گر، س کے ساتھ اس کا محرم ہوا ورکوئی عورت سفر نہ کر وہ کے لیے دس سے ساتھ اس کا محرک بیوی جے ۔ آپ مالی گائے نے فرمایا کہ جاؤتم اپنی بیوی کے ساتھ جج کرو۔ (متفق ملیہ)

يخ تخصيف (٩٩٠): صحبح المخارى، كتاب النكح، باب لا يحلون رحل بأمراه لاد و محرم. صحيح مسلم، كتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم الى حج وغيره .

کلمات حدیث: واسی اکتنبت فی عزو فرکذا . اور پی فلال غزوهٔ میں لکھریا گیا ہوں ،میرانام فلال غزوه کے لیے مکھریا گیا ہے۔ اکتنت ماضی مجبول ہے ، اکتناب (باب افتعال) کا۔

شرح حدیث: عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھتا ہے توان دونوں کے ساتھ ہرگز تنہائی میں نہ بیٹے، ایک روایت میں ہے کہ اگر کوئی جنبی مردک نامحرم عورت کے ساتھ بیٹھے تو محرم ضرورموجود ہوعورت کامحرم یا مرد کامحرم اور بغیر کسی تیسر مے شخص کی موجود گی کے نامحرم عورت کے ساتھ بیٹھنا حرام ہے۔اگرایک عورت کے ساتھ دویا زیادہ نامحرم مرد بیٹھیں وہ بھی حرام ہے البتدا یک مرد کئی عورتوں کے سرتھ بیٹھسکتا ہے۔

ای طرح عورت کابغیرمحرم کے سفر کرنا جا رہنہیں ہے،جیب کہاس سے پہنے حدیث میں گزر چکا ہے۔

عورت کامحرم وہ مرد ہے جس سے شریعت میں کاح کرنا دائی طور پرحرام ہو، پہحرمت نسب کی بناء پر ہو، یا رضاعت کی بناء پر یا سران رشتہ کی بناء پر ہو۔ سفر میں محرم کی شرط میں بیکھی ضرور کی ہے کہ محرم یا قل اور باغ ہو، بچاور مجنو ن محرم کی شرط کو پورانہیں کرتا۔ (روصة المتقیس: ۳۳/۳ وقتح الباری ۱۹۶۰ و ارشاد لساری ٤٠٠٤)



# كتباب الفضيائل

اللبّاك (١٨٠)

# بَابُ فَضُلِ قِرَآءَ ةِ الْقُرُانِ **الاوت قِرآن كى نَصْيلت**

ا 99. عَنُ آبِي أَمَامَةَ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "اقْرَوُ الْقُرُانَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوُمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِآصُحَابِهِ". رَوَاهُ مُسُلِمٌ

( ۹۹۱ ) حضرت ابوامامہ رضی القد عنہ ہے روایت ہے کہ رسول الله عَلَیْمُ نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تلاوت کی کرو کہ روز قیامت خلاوت کرنے والول کاشفیع بن کرآئے گا۔ (مسلم)

تَحْرَ تَكَ مديث (٩٩١): صحيح مسلم، كتاب فضائل القرآن، باب فضل قراءة القرآن.

شرح صدیمت:

قرآن کریم الندتعالی کا کلام ہے اور خیر و برکت اور اجرعظیم کاخزانہ ہے اس کی تلاوت پر ایک ایک حرف پردس دس منگیال متی ہیں۔ اس لیے تلاوت قرآن پر مداومت رکھنی چاہیے اور شب وروز کے اعمال میں ایک بڑا حصہ تلاوت قرآن کا ہوتا چاہیے۔ الله ظ کی تلاوت کے ساتھ قرآن کے معانی اور احکام کے سجھنے اور ان پرغور کرنے اور ان پرغمل کرنے کی ضرورت بھی بھتاج بیان نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کا بیان ہے کہ ہم قرآن اور علم وعمل ایک ساتھ سکھتے تھے۔ رسول اللہ علی ایش فرمایا کہتم میں بہترین لوگ وہ بین جوقرآن سکھتے اور سکھ تے ہیں۔

قرآن کریم روزِ قیامت شفیع بن کرآئے گا کہ گنبگاروں کے گناہ معاف ہوجا کیں گے اور جو گناہوں سے پاک ہوں گے ان کے در جات بلند ہوں گے اور رسول الله مُقافِظ نے فرمایا کہ رهراو ان لیتی سورۃ البقرۃ اور سورہ آل عمران کی تلاوت کیا کرو کہ بید دونوں سورتیں روزِ قیامت دوبادلوں کی طرح آئیں گی اوراپنے پڑھنے والوں کوڈھانپ لیس مے۔

(شرح مسلم للنووي: ٥/٨٧ ـ روضة المتقين: ٣٦/٣)

سورهٔ بقره اورآ ل عمران کی شفاعت

99 . وَعَنِ النَّوَاسِ بُنِ سَـمُعَانَ رَضِىَ اللَّه تَعَالَىٰ عَنُهُ قَالَ : سَمِعَتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّمَ يَقُولُ يُؤُتَىٰ يَوُمَ الْقِيَامَةِ بِالْقُرُانِ وَاَهُلِهِ الَّذِيْنَ كَانُواْ يَعُمَلُونَ بِهِ فِى الدُّنْيَا تَقَدُمُه 'سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَالُ عِمْرَانَ تُحَاجَّانِ عَنُ صَاحِبِهِمَا . " رَوَاهُ مُسُلِمٌ . ( ٩٩٢ ) - حضرت نواس بن سمعان رضي المدعند بين رويت سن كه وريان كريت مين كه يبن ب رمول مند حلي يع كوفر ويت روب ساكه تي مت كروزة من كووروي يايل قرمن يايل كرية ول كواياب كالمرة ورقاة وروره تراثم الأتكرول كاور ا بينيز هنه وا ول كول مين سفارش كرين كي \_ (مسم)

تخ تخ مديث (۹۹۲): صحيح مسيم، كتاب صلاة المسافرين، باب فتس فا با ما ما

كلمات صديث المستحد من صحب اليغ يرضخ والول تحق بين جَمَرا مرز من من الن في من المراه وأن م ا بے بے بٹارت وخوتنج کی ہے کیروز قدمت قرآن کریم پن کی سفارش مرے کااورہ وابعد کے اٹل س کے مقربین اور اس ہے، خاص اوں قرار یا تیں گ۔جیس کے حضرت اس رمنی امتد عنہ ہے مروی ہے کہ آپ گاٹیٹا کے ارشاد فر مایا کہ چھنیک وک روز قیامت اہل اللہ ة روي باكين سُرمش يائياكه يارعال منده هُ ون وك مون سُنا "سِي مُلْقِلًا نِيْرُونِ لِد بِلِي اللهُ اللّ اه رعارة تان ممران آئے آئے ہوں کی اور یادونوں عارتیں صاحب قرآن پر سائیگن ہوں گی ہے: پڑھنے واسے کی مدافعت َ مریں گی اور اس أن طرف سے صفالی سے پیش کریں آل ۔ (سرح صحیح مسلم سووی تا ۷۸ که باحقه الأحودي ۱۹۳۸)

# قرآن سیمنے اور سکھانے والا بہترین مخص ہے

٩ ٩٣ وعس غنسسان بس عقان رضِي اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنيْه وَسَلَّمَ: حَيْرُ كُمُ مِنْ تَعَلَّمُ الْقُرْانِ وَعَلَّمُهُ ۚ رَوَاهُ البُّخَارِيُّ ا

( ۹۹۳ ) حسرت عنون بن حفال رشي مندعند سے روایت ہے کہ رسول القد مظافظ کے ماید کہتم میں سے سب سے چھاوہ ہے جوقر تن پیھےاور نکھیائے ۔ ( بخاری )

تخ كا صديث (٩٩٣): صحيح المحارى، كتاب الفصائل، باب حير كم من تعلم القرآن وعلمه .

كلمات حديث . حسر كه تم مين سے سب سے اچھا تنها را بهترين ، حير بھلائي ، جمع حيور ، حير ، افعل الفضيل جمع حياد ، شرح جدیث ، مستقرین کریم کا مراللہ ہےاوراللہ کے کلام کوسیکھنا ،سکھانا،سمجھانا خوڈمل کرنا اور دوسروں کو آ و دہ عل کرنا سراسر نیر <sup>ہی</sup> خیر ہے۔ حافظ ابن تجر رحمہ بند رشادفر ماتے میں کہ **قر آ**ن کریم سیجینا ادر سکھانا اشرف انعلوم کا سیکھنا ،ورسکھانا ہے۔غرض تمام اہل ا یہ ن میں قرآن کے سکھنے اور سکھانے والے اس بڑھل کرنے والے اور س بڑھل کرانے والے سب سے بہترین اور سب سے افضل لوگ مبن وراس کی وجہ حضرت عبدامتد بن عمر رضی التدعنبما ہے مروی اس حدیث میں بیان کے ٹئی ہے کہ جس نے قر آن کریم سیکھ لیااس نے گوید نے پہوؤ پ کے درمیان بغیراس کے کہاس کی طرف وحی کی جائے علم نبوی کوسمیٹ بیااور نبوت کے بعض درجات ہے متصل ہوگیا اور ن صدیقین کے زمرے میں شامل ہو گیا جس نے اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی اوراللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی یوری اطاعت

اوريندگي كي اورعلم عمل كي اعلى مثال قائم كردى - (فتح الماري: ٩٥٩/١ دليس الفالحيس: ٣ ٤٤٣)

## ا تک اٹک کر پڑھنے والے کود گنا تواب ملتا ہے

٩٩٣. وَعَنُ عَائِشَةَ رَضِى اللّهُ تَعَالَى عَنُهَا قَالَتُ : قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَقُرَأُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسُلّمَ الَّذِي يَقُرَءُ الْقُرُانَ وَيُعَتَعُعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌ لَهُ اللّهُ مُنَّفَقٌ عَلَيْهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَوَرَةِ، وَالّذِي يَقُرَءُ الْقُرُانَ ، وَيَعْتَعُعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌ لَهُ اللّهُ مُنَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(۹۹۲) حضرت عائشہ صنی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ مُکافٹا نے فر مایا کہ جو محض قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اور وہ اس کا ماہر ہے تو وہ روز قیامت بزرگ نیکو کار فرشتول کے ساتھ ہوگا اور جو قرآن اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس کے پڑھنے میں مشقت اٹھ تا ہے تواس کے لیے دگنا ثواب ہے۔ (متعق علیہ)

مرت ( ۱۹۹۳): صحیح البخاری، کتاب التو حید، باب قول البی . الله القرآن مع السفرة الكر مراد فر المراد الكر مراد ف صخیح مسدم، كتاب فصائل القرآب، باب الماهر بالقرآن و الذي يتنع فيه .

كلمات مديث: سده حمع سفير: ووفر شخ جوالله كرسولول كي باس الله كي بينام كرآت بين، كرام حمع كريم، معزز ومرم ، فرمال بردار ومطيع ورئيك .

شرح صدیمی:

جوت ب یمن قربت کریم کا مهر ہولیتی اس کے الفاظ ومعانی ہے آشااوراس کی تلاوت پرقدرت رکھنے والا،

اس کے معنی ومنا بیم کو بیان کرنے والہ اوراس پھل کرنے والاروز قیا مت ان مقرب اور فر ماں بردار فرشتوں کے ساتھ ماتھ ہوگا جواللہ

کے پیغام اللہ کے رسولوں کے پاس لے کرآتے ہیں۔ وجہ من سبت یہ ہے کہ فر شنے الندتوالی کے مطبع وفر ماں بردار ہوتے ہیں وہ اس کے تکم کی خلاف ورزی نہیں کرتے ، وہ اللہ کے احکام ہے ، بخو بی واقف ہوتے ہیں کہ وہ خود یہ احکام اللہ کے رسولوں کے پاس لے کرآتے ہیں کی خلاف ورزی نہیں کرتے ، وہ اللہ کے ادکام ہے ، بخو بی واقف ہوتے ہیں کہ وہ خود یہ ای طرح الل ایمان جوقر آن کے علوم معانی پر اور انہیں وہ بنجاتے ہیں اور اس کی آب کے مقاجم کے ماہر ہیں وہ خود گل کرتے ہیں اور دوسروں کو گل کراتے ہیں اور عدوم قرآن کی دوسر کے دسترس رکھتے ہیں اور انہی صفات سے متصف ہونے کی بناء پروہ روز قیامت سفرہ کرام ہر وہ کے ستھ ہوں گا اور جولوگ انگ لوگوں تک پنجا ہے ہیں ان کو دھرا اجر مطبع طاوت قرآن کا اجراوراس مشقت و تکلیف کا اجر جودہ قرآن کر یم کے سکھنے اور اس کی تلاوت میں اٹھ کے ہیں۔ (فتح الباری: ۲۰۷۸ میں مسلم للدودی: ۲/۱ کی تحصة الأحوذی : ۲/۱۷)

#### تلاوت کرنے والےاور نہ کرنے والے کی مثال

٩٩٥. وَعَنُ آبِئُ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ وَضِى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ وَسُؤلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"مَفَلُ الْـمُوُمِنِ الَّذِى يَقُوا الْقُرُانَ مَثَلُ الْاتُرُجَّةِ رِيُحُهَا طَيِّبٌ وَطَعُمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُوْمِنِ الَّذِى لَايَقُوا أَلْقُوانَ كَمَثَلِ النَّهُومِنِ الَّذِى لَايَقُوا أَلْقُوانَ كَمَثَلِ الرَّيُحَانَة الْقُوانَ كَمَثَلِ الرَّيُحَانَة الْقُوانَ كَمَثَلِ الرَّيُحَانَة اللهُ وَطَعُمُهَا عَلَيْ وَمَثُلُ الْمُنافِقِ الَّذِى لَايَقُوا الْقُوانَ كَمَثَلِ الْحَنُظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَطَعُمُهَا وَيُسْ وَمَثُلُ الْمُنافِقِ الَّذِى لَايَقُوا أَلْقُوانَ كَمَثَلِ الْحَنُظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَطَعُمُهَا مُرَّ مَثْلُ الْمُنافِقِ الَّذِى لَايَقُوا أَلْقُوانَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَطَعُمُهَا مُرَّ مَثَلُ الْمُنافِقِ الَّذِى لَايَقُوا أَلْقُوانَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَطَعُمُهَا مُرَّ مُثَلِّ الْمُنافِقِ الْذِى لَايَقُوا أَلْقُوانَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا وَيْحُ

(۹۹۵) حضرت ابوموک شعری رضی القد عند ہے روایت ہے کدرسول القد مُکالُّلُا نے فر ماید کر قر آن کی تد وت کرنے والے مؤمن کی مثان نارنگی کی سے کہ خوشبو بھی جھی ہے ور ذا نقذ بھی عدہ ہے اور جومومن قرآن کی تلاوت نہیں کرتا وہ مجبور کی طرح ہے کہ جس میں خوشبو نہیں ہوتی لیکن ذا نقہ شیریں ہوتا ہے اور اس منافق کی جوقر سن کی تلاوت کرتا ہے مثال ریبی نہ (پیول) کی طرح ہے جس کی خوشبو تو ایسی خوشبو بھی نہیں کرتا مثال اندرائن کی طرح ہے کہ خوشبو بھی نہیں جو قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتا مثال اندرائن کی طرح ہے کہ خوشبو بھی نہیں ہے اور اس منافق عدیہ )

ترق عديث (٩٩٥): صحيح السحاري، كتاب الاصعمه صحيح مسلم، كتاب فضائل القرآن، ماب فصيمة حافظ القرآن، ماب فصيمة حافظ القراب

کلمات صدیت: از حد: ایک کھل جود کھنے ہیں بہت خوبصورت خوشبو میں عمدہ اور ذاکقہ میں لطیف ہے۔ حسطمہ اندرائن، ایک کھل جوکڑ واہونے میں ضرب المش ہے۔

اس مومن کی مثال جوقر آن کریم کی تلاوت نہیں کرتا تھجور کی طرح ہے کہ تھجور کا ذا کقہ توشیریں ہے مگرخوشبو سے خاں ہے، منافق جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے ایب ہے جیسے ریحانہ کہ اس کی خوشبوتو اچھی ہے مگر ذا لقہ کڑواہے اور جومنافق تدوت نہیں کرتاوہ حضد کی طرح ہے کہ خوشبو بھی نہیں ہے اور ذا لقتہ بھی کڑوا ہے۔ (متح ساری: ۲۶۰۰ وارشاد الساری، ۲۹۲۱ روصة المنقبس: ۳۹۳)

#### قرآن بلندی دلیستی درجات کا ذر بعدہے

٩٩٦. وَعَنُ عُمَرَ بُنِ الْحَطَّابِ رَضِى اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ اللَّهَ يَرُفَعُ بِهِ أَخُولُنَ. " رَوَاهُ مُسُلِمٌ.
 بِهٰذَا الْكِتَابِ ٱقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْحَوِيْنَ. " رَوَاهُ مُسُلِمٌ.

(۹۹۶) حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عند سے روایت ہے کہ نبی کریم کا کھڑا نے فر مایا کہ اللہ تعالی اس کتاب کے ذریعہ بعض لوگوں کو ہندفر ماتے ہیں اور بعض کوگرادیتے ہیں۔ (مسلم)

م المراقع عليه المراقع عليه المراقع المراقع المراقع المراقع المراقع المراقع المراقع والمراقع والمراقع المراقع 
شرب حدیث:

امت وسلمہ کے لیے قرآن ہی باعث عرات وافقار ہے کہ اللہ سجانہ اس قرآن کے ذریعے ہے اٹھاتے اور بلند فرماتے ہیں اور در جات بلند فرماتے ہیں۔ صحیح سلم میں حضرت عام بن واٹلہ رضی اللہ عنہ ہر وی ہے کہ نافع بن عبد الحارث حضرت عرف اللہ عنہ اللہ حنہ کے طرف ہے مکہ کرمہ کے عامل ہے انہوں نے حضرت عرفی اللہ عنہ ہے اللہ اللہ عنہ کے طرف ہے کہ انہوں نے کہا کہ ابن ابن کی کو حضرت عرفی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ ابن ابن کو کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابن ابن کی کو حضرت عرفی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ ابن ابن کو کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابن ابن کی کو حضرت عرفی اللہ عنہ نے کہا کہ جہارے آزاد کر دہ غلاموں میں سے ایک غلام ہے حضرت عرفی اللہ عنہ نے کہا کہ چھرتم نے مولی کو کیوں ابن پر حاکم بنادیا؟ اس پر بافع نے جواب دیا کہ وہ کتاب اللہ کا قاری ہے اور فرائفن کا عالم ہے بیہ ن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فر مایا کہ تبہارے نبی خلافی نے فرمایا تھا کہ اللہ تو بی اور کھی کو پست فرما دیے ہیں۔ لینی جوقر آن کر کیم کی تلاوت اور اس کے احکام پر عمل چیرا ہوتا ہے اللہ اس کے دنیا کے درجات اور آخرت کے مراتب بلند فرماتے ہیں۔ علوم کی تصیل میں مصروف اور اس کے احکام پر عمل چیرا ہوتا ہے اللہ اس کے دنیا کے درجات اور آخرت کے مراتب بلند فرماتے ہیں۔ (شرح صحیح مسلم للنووی: ۲/۸)

دوباتوں میں خسد کرنا جائز ہے

994. وَعَنِ ابْنِ عُسَمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: "كَاحَسَدَ إِلَّا فِى النَّيَانِ : رَجُلَّ اتَاهُ اللّٰهُ الْقُرُانَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ انَاءَ اللَّيْلِ وَانَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلَّ اَتَاهُ اللّٰهِ مَا لَافَهُوَ يُنْفِقُهُ انَاءَ اللَّيْلِ وَانَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلَّ اَتَاهُ اللّٰهِ مَا لَافَهُوَ يُنْفِقُهُ انَاءَ اللَّيْلِ وَانَاءَ النَّهَارِ ، " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

" الْلاَنَاءُ " : السَّاعَاتُ .

(۹۹۷) حضرت عبدالله بن عمرض الله عنها سے روایت ہے کہ رسول الله مکافی نظر مایا کہ حسد صرف دو باتوں میں رواہے، ایک وہ مخص جس کواللہ نے قرآن کاعلم عطاء فر مایا، وہ دن ورات ای میں مصروف رہتا ہے اور وہ مخص جس کوانقد تعالی نے مال عطا کیہ ہے جے وہ دن رات اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

أناء كمعنى بي اوقات \_

مخري مديث (٩٩٤): صحيح المحارى، و صحيح مسم

(دلیل الفالحیں ۴۵۰/۳ یرهة المتقیں: ۲،۲۷) بیرهدیث باب الکرم والجود (حدیث:۵۳۷) اور باب فضل الغی الشاکر (حدیث ۵۲۲) میں گذر چکی ہے۔

## تلاوت کرنے والوں پرسکینہ نازل ہوتا ہے

99٨. وَعَنِ الْبَرَآءِ بُنِ عَازِبٍ رَضِى اللّهُ عَنُهُمَا قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَقُرَأُ سُوْرَةَ الْكَهُفِ وَعِنُدَهُ فَرَسٌ مَرُبُوطٌ بَشَطَئِيْنِ فَتَغَشَّتُهُ سَلْحَابَةٌ فَجَعَنَتُ تَدُنُوا وَجَعَلَ فَرَسُه ينُفِرُ مِنُها، فَلَمَّا اَصْبَح اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا كُرَ لَه وَلِكَ فَقَالَ: "تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَوَّلَتُ لِلْقُرُانِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ !

"الشَّطنُ" بِعتُح الشِّينِ الْمُعَجُمَةِ وَالطَّآءِ الْمُهُمَلَةِ: الْحَبُلْ.

(۹۹۸) حضرت براء بن عازب رضی الله عند سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مخف سورۃ الکہف کی تلاوت کیا کرتا تھااس کے پاس ایک گھوڑ ، تھا جودورسیوں سے بندھا ہوا تھا، تلاوت کے دوران اس کوایک بدر نے ڈھانپ لیا اوراس کے قریب ہوگیا اور گھوڑ اس سے بد کنے لگا۔ جب منبج ہوئی تو شخص رسول اللہ ظالمتنا کے پاس آیا اور آپ ظالمتنا سے بیہ بات ذکر کی۔ آپ ظالمتنا نے فرمایا کہ دیسکینے تھا جو قر آن کریم کی تلاوت کی بناء پر نازل ہو۔ (متفق علیہ ) شعف رس کے جی ۔

تخريج مديث (٩٩٨): صحيح البحاري، كتاب فصائل قرآن، باب قصل سورة الكهف. صحيح مسم، كتاب قصائل القرآن، باب بزول السكينة بقراءة لقرآن.

كلمات مديث: شطس: بر وزنسب،اس كى ،جع اشطان بروزن أسباب.

شرح حدیث:
حضرت براء بن عازب رضی القدعنه سے روایت ہے کدا یک صاحب سورۃ الکبف پڑھ رہے تھے، تحفۃ القاری بیس ہے کہ بیصاحب اسد بن حضرت براء بن عازب رضی القدعنہ سے روایت ہے کدایک صاحب سورۃ الکبف پڑھ رہے تھے، تحفۃ القاری بیل ہے کہ بیصاحب اسد بن حضرت سے ان کی قراءت کے دوران ایک بادل انزگران کے قریب آگیا۔ انہوں نے رسول القد نگاہ است کی تو آپ نگاہ اللہ ہے کہ بیفر شتوں کی ایک جماعت تھی جو تمہارا قرآن سنے انزی تھی اوراگر تم صبح تک پڑھے تو لوگ بھی انہیں دیکھے لیتے سکینہ کے معنی وقاراور سکون کے ہیں یہال فرشتوں کی ایک جماعت مراد ہے جو قرآن کریم کی عظمت کے طور پرانہ کی سکون اور وقار کے سرتھ قرآن کریم کی تلاوت کو سنتے ہیں۔ قول محق رہیں کہ کہ تلاوت کو سنتے ہیں۔ قول محق رہیں کریم کی تلاوت کو سنتے ہیں۔ قول محق رہی کے کہ سکون اور وقار کے سرتھ قرآن کریم کی تلاوت کو سنتے ہیں۔ قول محق رہیں کریم کی تلاوت کے معیت میں زمین پرانز تی

ب\_والقداعلم (عمدة القاري: ٧١٧ / ٢٠٢ فتح الماري: ٣٩٦/٢ مرح صحيح مسلم للنووي: ٧٠/٦)

قرآن کریم کے ہرحرف پردَس نیکیاں ملتی ہیں

٩ ٩ ٩. وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ قَرَأَ حَـرُفًا مِّنُ كِشَابِ اللَّهِ فَلَهُ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشُرِ ٱمْثَالِهَا لَاٱقُولُ: آلَمْ حَرُق وَلكِنُ ٱلِف حَرُق وَلَامٌ حَرُقٌ وَمِيْمٌ حَرُقٌ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيْتٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

(۹۹۹) حضرت عبدالله بن مسعود رضی الله عندے روایت ہے کہ رسول اللہ مکا فائل نے قرمایا کہ جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پر مااس کے لیے ایک نیکی ہے اور نیک کا دس گناہ تواب ہے، میں بنیس کہتا کرائم ایک حرف ہے ملا الف ایک حرف ہے، فام ایک حرف ہاورمیم ایک حرف ہے۔ (تر فدی نے روایت کیااور کہا کہ بیعد یث صن می ہے ہے)

م البحامع للترمدي، الواب ثواب القرآن، باب ما جاء فيمن قرأ حرفا من القرآن ماله من الإحر .

كمات صديث: ١٠ حسة . يكي ، بعدا لك ، الحجى بات ، جمع حسنات.

حريق السالكين زنو شرح رياض انصابحين ( جلد دوم )

شرح صدید: ترآن کریم التدتعالی کا کلام ہاور التدتعالی کے کلام کوساری کا نات پراس طرح فضیلت وبرتری اورشرف عاصل ہے جس طرح خود ذات باری تع لی تمام محلوقات سے اعلی ارفع اور عظیم ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت کا اجروثواب اوراس کے احکام وآیات میں غور وفکراوراس بڑمل کاصلہ کون ومکال کی وسعتوں سے زیادہ ہاس کے ایک حرف کی تلاوت بھی نیکی اور حسنہ ہاور برنیکی کا ثواب دس گناہے اس لیے المع کہنے کی تمیں نیکیاں ہیں۔ پھر القد جس قدر جا ہے ان نیکیوں میں اور ان کے اجروثواب میں اضافہ فرما تارہت ب يهاراتك كدبيا جروثواب مات موكناه تك كفي جاتا ب- (تحقة الأحودي: ٢٢٧.٨ روصة المنقير ٢٢٠٣)

جوسین قرآن سے خالی ہووریان کھر کی طرح ہے

• • • ا . وَعَنِ ابُنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوُفِهِ شَيِّءٌ مِّنُ الْقُوان كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ" رَوَاهُ التِّرُمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِينِّةٍ! ( ۱۰۰۰ ) حفرت مبداللد بن عباس رضی الله عنها سے راویت ہے کدرسول الله طَافِحاً نے فرمایہ کہ جس کے سینے میں قرآن کا کوئی حصدند ہوءوہ ویوان محر کی طرح ہے۔ (ترندی نے روایت کیااورکہا کہیدحدیث حسن سیح ہے)

تُحرِّ تَحَمَّى وه الله المعالم المترمذي، الواب ثواب القرآن، باب الدي ليس في جوفه قرآن كالبيت الخرب.

كلمات مديث: حوف: پين-عدامه طبي رحمه الله فرمات بين كهاس مديث بين جوف سے مرادول بيا۔

شرح حدیث: کوئی بھی شخص جواللہ براس کے رسول مکٹھٹا براور آخرت برایمان رکھتا ہویہ گوارانبیں کرسکتا کہ اس کے دل میں

قرآن یا قرآن کا پچھے حصد نہ ہو،اگر کوئی ایسا ہوجس کے دل میں قرآن کا کوئی حصد نہ ہوتو اس کا دل اور اس کا وجود ایک ویرانے اور خرابے ک طرح ہے۔گھر تو وہ ہے جس میں مکین ہوں اور جس میں کوئی نہ رہتا ہواوراس طرح اس پر پچھے وقت گز رجائے تو وہ ویران اور کھنڈر بن جاتا ہے۔مؤمن کا دل اللہ کی یا دسے آبا دہوتا ہے اور قلب مؤمن میں ایک گوشداییا ہوتا ہے کہاس میں یا دِ الَّبی کے سوااورکوئی شئے سانہیں سکتی اوراگر دل یا دِالٰہی سے بالکل خالی موتو ایسااضطراب اور بے چینی اورقلق جنم لیتا ہے جس کا علاج ساری دنیا کے مال و دولت اور جملہ آ سائشات ہے بھی نہیں ہوسکتا، وہ ماہی ہے آ ب کی طرح تڑیتار ہتا ہے اوراسی حال میں موت کے ہم آغوش ہوجا تا ہے اورجنہیں اللہ کے فضل سے امن کی دولت ہاتھ آجائے وہ دنیاد مافیہا سے بے نیاز ہوجاتے ہیں۔

الله کے ذکر سے اور قرآن سے خالی دل کوغیر آباد مسکن سے تشبیہ دینا بہت عمدہ دلنشیں اور دقیق تعبیر ہے جس سے مرادیہ ہے کہ دل کا الله كى يادسے خالى مونا فسادِ قلب كى علامت ہے جس طرح كسى كھر كا كھنڈرين جاناس بات كى علامت ہے كداس ميس كوئى رہتانہيں ہے، ا کیا اور حدیث میں اس معنی کی وضاحت بخو بی بیان ہوگئی ہے فرمایا کہ انسان کے جسم میں گوشت کا ایک اوتھڑا ہے جواگر درست ہوتو سارا جسم درست ہے اور اگراس میں فساد پیدا ہوجائے توسارے جسم میں فساد سرایت کرجا تا ہے بچھلو کہ بیدل ہے۔

قلب کو میراند بننے سے بچانے کاسب ہے بڑا اور اولین ذریعہ نماز ہے ،نماز کی پابندی اورضیح وشام تلاوت وتشبیح اور ذکر کرنا اور اللّٰد کو بادكرنا ہے۔

# ﴿ يَكَأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا ٱذَكُرُوا ٱللَّهَ ذِكْرًاكِثِيرًا ۞ وَسَيِّحُوهُ أَكُواً وَأَصِيلًا ۞ ﴾

(تحفة الأحوذي : ٢٣٠/٨\_ روضة المتقين : ٤٤/٣ عد دليل الفالحين : ٧/٣٤)

#### ہرا یک آیت کی بدولت جنت کا ایک درجہ بلند ہوگا

ا • • ١ . وَعَنُ عَسِدِاللَّهِ بُنِ عَـمُوو بُنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُمَا عَنِ النَّبيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ قَـالَ : يُـقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرُانِ : إِقُرَا وَارْتَقِ وَرَيِّلُ كَمَا كُنْتَ تُرَيِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ اخِرِ ايَةٍ تَقُرَوُهَا . رَوَاهُ اَبُودَاؤُدَ وَالتِّرُمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْتٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

( ۱۰۰۱ ) حضرت عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما بي روايت ہے كه ني كريم مَا الله الله عنوم مايا كه صاحب قرآن ہے كم جائے گاپڑھتا جااور درجات بلند پرچڑھتا جااور تلاوت کرتا جا جیسا کہ تو دنیا میں تلاوت کیا کرتا تھا، تیری منزل وہ ہوگی جہاں تو آخری آیت پڑھ کرختم کرے۔(ابوداؤداور ترندی نے روایت کیااور ترندی نے کہا کہ بیرمدیث حسن سیج ہے)

تخريج مديث (١٠٠١): سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب استحباب الترتيل في القراءة. الحامع للترمذي، ابواب ثواب القرآن، باب الذي ليس في حوفه قرآن كالبيت الحرب.

كلمات حديث: صاحب القرآن: حافظ قرآن ياس كيعض حصكوبا در كفيه والاءاس كى تلاوت يرفهم وتدبر كرساته مواظبت

کرنے والا۔ وارتق: امرکاصیغہ ارتبقاء (باب انتعال) سے بمعنی چڑھنا۔ بدندی پر جانا۔ افسر أو ارتق: قرآن پڑھتا جا اور چڑھتا جا، جنت میں تیرے درجات کی بلندی کا حساب تیری تلاوت کے ساتھ وابسة ہے۔

شرح مدیث: صدحب القرآن دہ ہے جس نے دنیا ہیں رہتے ہوئے قرآن کریم کے ستھ اپن تعلق قائم رکھا ہو، اے حفظ کیا ہو،
اس کے معانی اور مطالب کے بیجنے ہیں اپنے اوقات صرف کئے ہوں، اس کی تعلیم وقد رئیس میں وقت لگایا ہواوراس کے احکام پڑل کیا
ہو۔ صاحب القرآن سے کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور چڑھتا جہتیں درجات کی بلندی وہاں تک ہے جہاں تک تیرے پڑھنے کا ملتیٰ
ہو۔ امام خطابی رحمہ اللّٰہ فر متے ہیں کہ ایک اثر میں آیا ہے کہ جنت کے درجات کی تعداد آیات قرآن کے مطابق ہے اور صاحب قرآن
ہے کہا جائے گا ای طرح تلاوت کرجس طرح تو و نیا میں تلاوت کیا کرتا تھا۔

صاحب قرآن سے مراد قرآن کا بھل عالم ہے بین جو تلاوت قرآن کرتا ہے اوراس کے معانی اور مفاہیم سمجھتا ہے اوراس کے احکام کے مطابق عمل کرتا ہے۔ جیسا کہ صحابہ کرام رضی القد تعالی عنہم سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم قرآن اور علم وعمل ایک ساتھ سکھتے تھے، بعنی قرآن کریم کا حفظ اوراس کی تلاوت ،اس کے معانی کافہم اوراس کے احکام برعمل ۔

(تحفة الأحودي: ١٨١/٨\_ دليل الفالحين: ٤٤٧/٣)



سال ۱۸۱۰

# بَابُ الْاَمُرِ بِتَعَهَّدِ الْقُرُانِ وَالتَّحْذِيْرِ مِنْ تَعُرِيُضِهِ لِلِنَّسُيَانِ قرآنِ *كريم كى حفاظت كاحكم اوراس كوبھلا دينے كى ممانعت*

٢٠٠١. عَنُ أَبِي مُوسى رَضِى اللّهُ تَعَالى عَنْهُ عَنِ النّبِي صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ. "تَعَاهَدُوا هَذَا الْقُوانَ فَوَ الّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِه لَهُوَ اَشَدُّ تَفَلّنًا مِّنَ الْإبِلِ فِي عُقْلِهَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

( ۱۰۰۲ ) حفرت ابوموی اشعری رضی امتد عندے روایت ہے کہ نبی تریم طاقیم فرمایا کقر آن کریم کی حفاظت کرو اقتم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں گھر گئی جس کے قبضہ میں خمد کی جان ہے کہ قر آن نکل جانے میں اس اونٹ سے زیادہ ہے جوری میں بندھا ہوا ہو۔ ( متنق علیہ ) تخری حدیث (۱۰۰۲): صحیح مسلم، کتاب صلاة مسدھ یہ یا ۔ ۔ کامر معنید عور ن .

کلمات صدید: تعداده الفرآن: اس قرآن کی حفاظت کرو،اس کے ساتھ حفظ و تلاوت کا اور نبم و درس کا تعلق برقر ارر کھو۔ جو پچھ قرآن یادکیا اور سمجھا ہے اسے دھراتے رہواور بھول جنے سے اس کی حفاظت کرو۔ انسد تبصیت اس الإس می عقلہا بندھے ہوئے اونٹ کی اگر رسی کھل جائے تو وہ جس طرح نکل جاتا ہے اسی طرح اگر قرآن کا حفظ و تداوت ور درس و تدریس جاری ندر ہے تو وہ اس سے بھی زید دہ جلدی سے نکل جاتا ہے۔

شرب صدین. قربن کریم اگر کسی نے حفظ کیا ہے تو وہ اس کی تلاوت کرتارہے . گرکسی نے سمجھا ہے اور معانی پرغور کیا ہے تو وہ اس کا اعادہ کرتارہے اور دو کی کرتا وت کرنے والا تلاوت کا معمول رکھے ۔ لیتن جس نے جس قدر قرآن یاد کیا ہے تلاوت کی ہے یا سمجھا ہے اس کے لیے ضرور کی ہے کہ وہ اس محل کو ہمیشہ جاری رکھے ورنہ جو اس نے سکھا ہے یا یاد کیا ہے وہ اسے بھول جے گا اور اس کے ذہن سے نکل جے گا مقصود صدیث یہ ہے کہ قرآن کر کم سے مومن کا تعلق وقی نہیں دائی ہے۔

(فتح الباري ۲ - ۹۶۰ شرح صحيح مسمم نسووي . ٦ ، ٦٨)

قرآن کو یا در کھنے کی کوشش کرنا بہت ضروری ہے

\* اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّمَا لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّمَا مَثْلُ صَاحِب الْقُرُان كَمَثَل الْإِبل الْمُعَقَّلَة إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمُسَكَّهَا وَإِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .



الشاك (١٨٢)

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْسِيُنِ الصَّوُتِ بِالْقُرُانِ وَطَلَبِ الْقِرَاءَةِ مِ الْعُرَاءَةِ مِ مِنُ حُسُنِ الصَّوُتِ وَالْإِسْتِمَا عَ لَهَا حَسْنِ الصَّوْتِ وَالْإِسْتِمَا عَ لَهَا حَسْنِ الصَّوْتِ الْعَرَانِ وَالْإِسْتِمَا عَلَاهِ مَعْ اللهِ عَلَى السَّتِبَابِ حَسْنَ صُوتَ مَا تَصَالَحُ اللهِ عَلَى السَّتِبَابِ

## احچى آواز والے سے قرآن سننے كى درخواست اوراس كوسننا

٣٠٠٠ ا. عَنُ آبِي هُوَيُوَةَ رَضِى اللَّهُ تَعَالَى عَنُهُ قَالَ سَمِعُتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَااذِن الله لِشَيْءِ مَااذِن لِنَبِيّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغْنَى بِالْقُرُانِ يَجُهَرُ بِه" مُتَّفَقٌ عليْهِ مَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغْنَى بِالْقُرُانِ يَجُهَرُ بِه" مُتَّفَقٌ عليْهِ مَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغْنَى بِالْقُرُانِ يَجُهَرُ بِه" مُتَّفَقٌ عليْهِ مَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْتِ اللهُ الرِّضَا وَالْقَبُولِ .

(۱۰۰۴) حفزت ابو ہریرہ رضی القدعنہ ہے روایت ہے کہ رسول القد ظافیظ نے فر مایا کہ ابتد تعالیٰ کسی چیز کی طرف کا ن نہیں لگاتے جیسا کہ اچھی آ واز والے نبی کی طرف توجہ فر ماتے ہیں جو بلنداور اچھی آ واز سے قر آن کریم کی تلاوت کرتا ہے۔ (متفق علیہ )

د د الله كمعنى بى كماللد منتاب جواشره بالله كى رضا اور قبول كى جانب

تر تك هديث (١٠٠٣): صحيح اسخارى، كتاب فصائل القرآن، باب من لم يتعل بالقران، صحيح مسلم، كتاب فصائل القرآن، باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن .

كلمات مديث: ما اذن الله: المتدتع النبيس سنتانيس كان لكاتا يعني المدتع الى توجيس فرمات.

شرح صدیمہ:

اللہ کا نبی اگراچی آواز کے ساتھ اللہ کے کلام کو بآواز بلنداور بصوت حسن تلاوت کررہا ہے تو اللہ تعالی بہت بیند فرماتے ہیں اورای طرح جب نبی کا کوئی امتی تلاوت کرتا ہے تو رحمت جی اورای طرح جب نبی کا کوئی امتی تلاوت کرتا ہے تو رحمت جی اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ صدیث مبارک ہیں بنتھی مالفر آن سے مرادقر آن کریم کی قبلی کیفیت کے ساتھ تلاوت کرتا ہے کہ تلاوت کے وقت دل ہوزی ہورقت قلب ہواور آواز ہیں سوز ہو، کلام اللہ کی تلاوت سے دل پھٹا جاتا ہواور آ تھوں سے اشکوں کا بیل رواں ہو، تلاوت کرنے والا دنیا اور دنیا کی تمام لذتوں سے فرار حاصل کرکے گنا ہوں کی مغفرت اور رحمت کی امید ہیں اللہ کے در بار میں صافر ہوتا ہے، بیوو منا جات ہے جس کو اللہ تو اللہ بیندفر ماتے ہیں۔

(فتح الباري: ٩٥٦/٢ \_ روضة المتقين ٤٧/٣ \_ دليل الفالحير: ١١٣٥)

حفرت ابومويٰ اشعري رضي الله تعالىٰ عنه خوش آ وازيتھے

٥ • \* ١ . وَعَنُ اَبِى مُوْسَى الْاشْعَرِيِّ رَضِىَ اللَّهُ تَعَالَى عَنُهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ. ''لَقَدُ أُوْتِيُت مزُمارًا مِّنُ مَّزا ميُرالِ دَاؤُدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَهِيُ رَوَايَة لَمُسُلمٍ أَنَّ رَسُول اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ لَهُ "لُو رَايُتَنِي وَآنَا أَسُتَمِعُ لِقَرَآءَ تكَ النارحة ".

( ۱۰۰۵ ) حضرت ابوموی اشعری رضی اللّه عنه ہے روایت ہے که رسوں اللّه مُلْاَثُوّا نے ان ہے فر مایا که تمہیں حضرت داؤدعلیہ السلام کے مُسرول میں ہے ایک ُسردیا گیا ہے۔ (متفق سیہ )

صحیمسم کی بیک روایت میں ہے کہ رسول مقد مُلا کا اسلام علیہ کے اگرتم مجھے دیکھ لیتے کہ میں گزشتہ رات تمہاری قر اُت من رہاتھ ۔

ترك عديث (١٠٠٥): صحيح السحاري، كتاب فصائل القرال، باب حسن الصوت بالقرآن. صحيح مسلم، كتاب فصائل القراب، باب استحباب لحسن الصوب بالفراب.

کلمات عدیث. مسرمسر، یونسری جمع مزامیر - یهاب مراد قراءت کی خوش الی نی ہے جسے مزامیر آل داذ دسے تشبید دی گئی ہے۔ حصرت داؤد علیہ السلام کو اللہ کی طرف سے بہت خوبصورت آواز عطا ہوئی تھی، حسن صوت کا بدع مم تھا کہ پرندے، تر سستے اور ان کی عمد وت سنتے۔

شرح حدیث: حضرت ابوموی اشعری رضی ابقد عنه بهت خوش الحانی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت فرہ یا کرتے تھے۔علامہ ذہبی رحمہ ابتد نے فرہ یا کہ قرآن کی تلاوت فرہ یا کرتے تھے۔علامہ ذہبی رحمہ ابتد نے فرہ یا کہ قرآن کی تلاوت میں خوش بی فی ان پرختم تھی۔ ایک شب تلاوت فرہ رہے تھے که رسول ابتد مُلَّا ہُمّا نے بھی آپ کی تعدوت نی قوا گلے دن فرہ بیا کہ جوخوش ای فی حضرت داؤد علیہ اسلام کوئی تھی تمہیں بھی س کا حصہ دافر ملا ہے اور اگر تمہیں معلوم ہوج تا کہ میں تمہاری تلاوت میں رہاتھ تو تم یقینا خوش ہوتے۔

حضرت ابو بردہ رضی القدعنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموی اشعری رضی القدعنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ظافی اور حضرت عکشہ رضی الندعنہ احضرت ابوموی اشعری کے گھر کے پاس ہے گزرے وہ اس وقت اپنے گھر میں تلاوت فرہ رہے تھے، وہ دونوں سننے کھڑے ہوگئے کچھ دیر کھڑے رہے اور پھرتشریف ہے گئے ، گلے روز صبح کو جب حضرت ابوموی اشعری رضی القدعنہ کی ملاقات رسول اللہ سالھ اللہ اللہ سالھ کی تو آپ نے فرہ یا کہ ابوموی میں اور عاکشہ کا مہارے گھر کے پاس سے تزرے تھے تم اس وقت اپنے گھر میں تلاوت کر رہے تھے تو ہم کھڑے ہوگئے اور ہم نے تمہاری تلاوت تن ، س پر حضرت ابوموی مین کہ کہ یا رسول ابتد! اگر مجھے معموم ہوج تا کہ آپ میری قراءت سن رہے ہیں قرمیں اپنی تلاوت کو اور بھی زیادہ خوبصورت بنا دیتا۔

(فتح سري. ۲ ۹۹۱\_عمدة نفاري ۲۰ ۷۸)

#### رسول الله مَنْقُلُمُ بهت خُوشُ آواز تھے

١٠٠١ وَعِنِ الْبَرَآءِ بُنِ عَاذِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنَّهُمَا قال ﴿ سَمِعُتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عليُه وسلّم قرا

فِيُ العِشَآءِ بِالتِّيُنِ وَالزَّيْتُونَ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحُسَنَ صَوْتاً مِّنُهُ .مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ .

(۱۰۰٦) حضرت براء بن عازب رضى الله عند براويت بى كدوه بيان كرتے جيل كديس في رسول الله عَلَاقَعُ كونما إعشاء ميں والنيس و اربنو د كى حلاوت كرتے ہوئے من ميں في سے زياده الحيمي آواز والاسكى كۈنيس بايا۔ (متفق عيد)

تَرْتَكُورِيثُ (۲۰۰۱): صحیح المخاری، كتاب الاذان، باب القراء ة می بعشاء. صحیح مسلم، كتاب الصلاة، باب القراء ة می العشاء.

کلمات صدیت: فعا سمعت احسن صو تا مه: میں نے کی کوئیں سا کداس کی آواز آپ نگافی کی آواز سے اچھی ہو۔ میں نے آپ نگافی استان کی استان کی میں ہو۔ میں نے آپ نگافی استان کی نہیں تی۔

شرح مدیث:

انبیاء کرام مینهم السلام این اوصاف وخصائص اوراپنی عادات وخصائل اورای اخلاق و شائل میں تمام انسانوں سے
متاز اعلی اورار فع ہوتے ہیں اور دسول کریم مُلَّا فَلِمُ انبیاء کرام مینهم السلام کے درمیان اور تمام دنیا کے انسانوں کے درمیان اعلی اخلاق کے
مالک شے اور آپ مُلَّامًا کی ہرعاوت اور آپ کی ہرخصلت اور آپ کی ہرخوبی درجہ کمال کو کینی ہوئی تھی ، چننی آپ مُلَامُون مست صوت میں
میمی درجہ کمال برفائز ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ الله فرماتے ہیں کہ میں نے ابوعلی بن السکن کی کتب الصحابہ میں ذرعۃ بن خلیفہ کے ترجمہ میں ویکھا کہ ذرعۃ بن خلیفہ کے برحہ میں ویکھا کہ ذرعۃ بن خلیفہ کے برے میں من تو ہم آپ خلیفہ کے خلیفہ جو بمامہ کے ایک شخص تنے انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ مُلِّقُولُا کی نبوت ورس لت کے برے میں من تو ہم آپ خلیفہ کے باس آپ اور اسلام لے آپ نے آپ نماز میں والین اور سورۃ القدر کی تلاوت کی۔ ہوسکتا ہے کہ بیدوہ ی عشاء کی نماز ہوجس کا ذکر حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اس صدیث میں ہے اور تی بیاری کی ایک اور روایت میں ہے کہ نمی کریم خلیفہ سفر میں سے اور تی بیاری کی ایک اور روایت میں ہے کہ نمی کریم خلیفہ سفر میں سے اور تی بیاری کی ایک اور روایت میں ہے کہ نمی کریم خلیفہ سفر میں سے اور تی بیاری کی ایک اور روایت میں ہے کہ نمی کریم خلیفہ سفر میں برجی۔

علامة مطلانی رحمه الله فرمات بین که آپ مختلفاً نے عشاء کی نماز میں قصار مفصل کی سورتوں میں سے قر اُت فرمائی که آپ حالت سفر میں تھے اور سفر میں تخفیف مطلوب ہے۔ (فتح الباري: ۱/۱۷- ورشاد الساري: ۳/۵۱)

## خوش الحانی سے تلاوت نہ کرنے پر وعید

١٠٠٥ ، وَعَنُ اَبِى لُبَابَةَ بَشِيْرٍ بُنِ عَبُدِالْمُنَذِرِ رَضِى اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرُانِ فَلَيْسَ مِنَّا" رَوَاهُ اَبُو دَاوُ دَ بِالسُنَادِ جَيِّدٍ.

مَعْنَىٰ "يَتَغَنَّى" يُحَسِّنُ صَوْتَه ْ بِالْقُرَّانِ".

( ۱۰۰۷ ) حضرت ابومبابہ بشیر بن عبد الممنذ ررضی الله عند ہے روایت ہے کہ نی کریم مُلَّاقُمُّا نے فر مایا کہ جس نے قر آن کریم کو خوش ا کانی سے تلاوت نہیں کیاوہ ہم میں سے نہیں۔ (ابوداؤ دنے بسند جیدروایت کیاہے) یتغیی کے معنی ہیں قر آن کی تلاوت کے وقت

ا بِي آواز کواحچه بنان ـ

تْخ تَح مديث (ع٠٠٠): سنر ابي داؤد، كتاب الصلاة، باب استحماب الترتيل في القراءة.

راوی صدیث: حضرت ابوسابه بشیر بن عبدالمنذ ررض الله عنه بیعت عقبه ثانیه کے موقع پر اسلام یائے اکثر غزوات میں شرکت فر ، کی ۔غزوۂ بدر میں "پ تاکھیا کے ہم رکاب تھے۔ ن سے ۵ ۱ احادیث مروی میں ، دو بنوت بی میں انتقال فر مایا۔

(اسد الغالة، الإصاله في تميد لصحالة)

کلمات حدیث: ینعس سالقرآن: قرآن کریم کی داسوزی اور رفت قلبی اور ضوص نیت و مجت کے سرتھ کیف وسرور وروجد کے ساتھ تلاوت کرنا۔

شر**ح صدیت:** علامه ابن حبان رحمه امتد فره تے ہیں کہ احادیث میں وارد تعبی ماغران سے مراد قرسن کریم کی دسوزی اور رقت قلبی کے ساتھ وجد آفریں آواز میں اس طرح تلاوت کرنا ہے کہ جوکوئی سنے جھوم اٹھے اور بیصورت جب بیدا سوتی ہے : ب قاری پر کلام الہی کی عظمت طاری ہواورز بان وقلب ہم آ ہنگ ہوں اور سارانظ مصوت کلمات قرآن کے اتار پڑھاؤے بخو بی ہم آ ہنگ ہو۔ (روصة سنعس ۴۸)

## تلاوت من كررسول الله مَنْقَيْمُ كي المُحكمون مين أنسوآ كي

١٠٠٨ . وَعَنِ ابُنِ مَسُعُودٍ رَضِى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قال : قالَ النَّبِيُّ صَلَى اللَّهُ عَلَيْه وَسَلَم "اقُرا عَنَى اللَّهُ عَلَيْكَ أَنْزِلَ؟ قَالَ : "إِنِّى أُحِبُّ اَنُ اَسْمَعُه مِنْ عَيْرِى اللَّهُ عَلَيْكَ أَنْزِلَ؟ قَالَ : "إِنِّى أُحِبُّ اَنُ اَسْمَعُه مِنْ عَيْرِى اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهِ ! اَقُرا عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزِلَ؟ قَالَ : "إِنِّى أُحِبُ اَنُ اَسْمَعُه مِنْ عَيْرِى "فَقَرَأَتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النِّسَآءِ حَتَى جِئْتُ الى هذِهِ اللهَ قِ "فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيلٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَيْهِ مَوْ الاءِ شَهِيدًا قَالَ حَسُبُكَ اللهَ "فَالْتَقَتُ اللّهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذُرفَان ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(۱۰۰۸) حفرت عبدالند بن مسعود رضی الله عند سے روایت ہے کہ بی کریم ظافی آن جھے نے مایا کہ جھے قرآن نہ وَ ، یس نے عرض کیا کہ یارسوں الند میں آپ مُلْقُلُم کو پڑھ کرسناؤں اور آپ پرقرآن نہ زل ہو ہے آپ مُلُقُلُم نے فر مایا کہ جھے پہند ہے کہ میں اپ علاوہ کی ورسے سنوں ۔ میں نے آپ مُلُقُلُم کے سامنے سورة نس می تلاوت شروع کی جب میں اس آیت پر پہنیا:
﴿ فَكَیمْ فَ إِذَا جِتْ مَنَا مِن كُلِّلُ أُمَّتَمْ بِسُسُه مِيلِ وَجِسَّنَا بِكَ عَلَى هَنَاؤُكُمْ اِنْ اللّه عَلَى هَنَاؤُكُمْ اللّهِ سَامِ اللّه اللّه ﴾

﴿ فَكُيْفَ إِذَا جِعْتُ مَا مِن كُلِ أَمْنِهِ دِسْتِهِ يَكُرُ وَجِعْنَا بِكَ عَلَىٰ هَنُوْلاَءِ شَهِ يَكُ! ''نَّ وقت كياه لَهُ وكاجب هم هرامت پرايك گواه لا كميل گےاوران سب پرآپ کوگو ه هنا كميل گے۔''

تو آپ مُلْلُولُ نے فرمایا کوانتانی کانی ہے۔ میں آپ کی طرف متوجہ ہوا تو آپ کی آنکھوں ہے آنسو بہدرہے تھے۔ (متفق علیه)

ترتك مديد (١٠٠٨): صحيح البخاري، كتاب التفسير، داب مكيف إدا حثنا. صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب مضل استماع القرآن.

کلمات صدید: وإدا عیداه تدرهان کیاد یکها بول کهآپ کی آنکھول سے آنو بهدر بے بیل-

شرح مديث: رسول كريم تأفيل خصرت عبدالله بن مسعود رضى المتدعنه سي سورة النساء في جب وه اس آيت يرينج:

﴿ فَكَيْفَ إِذَا جِنْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِنْنَابِكَ عَلَىٰ هَنْؤُلِآءِ شَهِيدًا ٢٠٠

تو آپ مُلَّالِم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کوفر مایا کہ بس بہیں تک کافی ہے، اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے لیے کرد یکھا تو آپ کی آنکھول ہے آنسو بہدر ہے تھے، یعنی آپ ابنی امت کے اس امر پر شفقت کر کے آبہ بیدہ ہوگئے کہ آپ کی امت کے اعمال پر گواہ بنایا جائے گا اور گواہ کا فرض ہے کہ وہ سب بچھ بچ بیان کردے تو آپ مُلَّالِّيْنَ کیونکر روز قیامت میدانِ حشر میں اور اللہ تعالی کے سرمنے اپنی امت کی کمزور یوں اور نقائص کی نشاند بی کریں گے۔

حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ قر آن کریم کی تل وت اچھی آواز سے اور خلوص سے اور قلب کی گہرائیوں سے کرنی چہ ہے اورائھ قاری سے قر آن کریم کی تلاوت سننا چ ہے کہ بعض اوقات سننے کی تا ثیر خود تلاوت کرنے سے زیادہ ہوتی ہے۔ پیصدیث اس سے پہیم بھی ماب عضل السکاء میں حضیة لمه میں گزرچکی ہے۔ (دلیل العدل حیں ، ۴۰۳)



البّاك (١٨٣)

بَابٌ فِیُ الْحَبِّ عَلَی شُورٍ وَایَاتِ مَخْصُوصَةٍ مخصوص سورتیں اورمخصوص آیات کے پڑھنے کی ترغیب

\*\*\*\*\*

## سوره فاتحه كى فضيلت

9 • • ا . عَنْ آبِى سَعِيْدِ رَافِعِ بُنِ الْمُعَلَّى رَضِى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلاَ اُعَلِّمُكَ اَعُظَمَ سُورَةٍ فِى الْقُرُانِ قَبْلَ اَنْ تَخُوجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟ فَاخَذَ بِيَدِى فَلَمَّا اَرَدُنَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلاَ أَعَلِّمُكَ اَعُظَمَ سُؤرَةٍ فِى الْقُرُانِ؟ قَالَ : "اَلْحَمُدُ لِلَّهِ رَبِّ اَنْ نَخُوجَ قَلْتُ : يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَاعَلِّمَ الَّذِى اَعْظَمَ سُؤرَةٍ فِى الْقُرُانِ؟ قَالَ : "اَلْحَمُدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، هِى السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرُانُ الْعَظِيْمُ الَّذِى الْوَيْئَةُ ، ، وَوَاهُ الْبُخَارِقُ،

(۱۰۰۹) حضرت ابوسعیدرافع بن معلی رضی الله عند سے روایت ب کدرسول کریم نافظ نے بھے نے مایا کہ کیا میں مجد سے نظنے سے پہنے قر آن کریم کی عظیم سورت نہ سکھا دول؟ آپ مال کا تھائے میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے یہ بھر جب ہم مجد سے نظنے سے پہنے قر آن کریم کی عظیم سورت سکھا کیں گے۔ آپ نافظ نے فرمایا کہ المحمد لگے، میں نے عرض کیا کہ آپ نافظ نے فرمایا تھ کہ آپ مجھے دیا گیا ہے۔ ( بخاری )

تخ تك مديث (١٠٠٩): صحيح المحارى، كتاب فضائل القرآن، باب فاتحة الكتاب.

راوی مدیث: حضرت ابوسعیدرافع بن معلی صی بی رسول مخافظ میں ، الل عجاز میں شار ہوتے میں ان سے دوحدیثیں مروی میں۔

(دليل الفالحين: ٢٥٦/٣)

كلمات حديث: السبع المثانى: سات آيات جوبرنمازيس وبرائى جاتى بير.

شر**ح مدیث:** سورة الفاتحة کی سات آیات میں جو ہرنماز کی ہررکعت میں دہرائی جاتی میں اوراس سورة کوالقر آن انعظیم کہا گیا۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوا ہے:

﴿ وَلَقَدْءَ الْمِنْكَ سَبْعًا مِنَ ٱلْمَثَانِي وَٱلْقُرْءَ الْ ٱلْعَظِيمَ ۞ ﴾

" ہم نے آپ کوسیع مثانی اور قر آن عظیم عطا کیا۔"

حضرت ابو ہرر ورضی اللہ عند سے مرفوعاً مروی ہے کہ ام المقرآن هی سبع المثانی اور المقرآن العظیم ہے۔خطائی رحمالتد فرماتے ہیں کدام اصل کو کہتے ہیں اور سورہ الفاتحد کوام القرآن اس لیے کہتے ہیں کہ بیاصل قرآن ہے اور اس کا مقدمہ ہے بلکہ قرآن کریم کے جملہ معانی اور مفاہیم پر شمتل ہے کداللہ تعالی کی حمد وثناء بھی ہے، اس کی عبودیت کا اقرار بھی ہے، ذکر معاد بھی ہے اور مظروں کا انجام بھی بیان کیا گیا ہے اور مدایت اور صراطی متنقیم کی دعاء بھی ہے جو کہ اصل مقصود ہے۔ سورة الفاتية كوام القرآن اورام الكتاب ال ليح كها جاتا ہے كداس ہے قرآن كريم كا آناز ہوتا ہے اور يہ كہ يہ قرشن كريم كے جمعه مضامین ورتم ممعانی کا ضاصداور نجوز ب سورة الفاتحد اور بھی بہت سے نام ہے جوبیہ بین اسکر ، اسو عده، المتساء، المتسافيد، حافيه، الاساس، السوال، الشكر ، مدعاء \_ (فتح الباري ٢٠٢٠٢ عمدة الفاري . ١٠٢ ١٨ ـ ١٠٢ ـ ارشاد الساري (٥،١٠ عمدة

## سورہ اخلاص اجر میں تہائی قرآن کے برابر ہے

• ١ • ١ . وَعَنُ اَبِيُ سَعِيْدِ ، الْـ خُــ لَـ رِيِّ رَحِسَى اللَّهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيُ قَرَآءَة قُلُ هُوَ اللَّهُ اَحَدٌ : "وَالَّذِي نَفُسِي بِيَدِه إِنَّهَا لَتَعُدِلُ ثُلُثَ الْقُرُان"

وَفِيُ رِوَايَةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلَاصْحَابِهِ ' اَيَعُجِزُ اَحَدُكُمُ اَنْ يَقُرَأُ بِثُلُثِ الْقُرُان فِي لَيُلَةٍ" فَشَقُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا أَيُّنَا يُطِيُقُ ذٰلِكَ يَارَسُولَ اللَّهِ!؟ فَقَالَ : "قُلُ هُوَاللَّهُ اَحَدٌ، اَللَّهُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُوانِ" رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

( ۱۰۱۰ ) حضرت ابوسعید خدری رضی الله عند سے روایت ہے کہرسول الله تُلَقِّقُ نے قل ہوالقد احد کے بارے میں فرمایا کوشم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بیسورت ایک تہائی قرآن کے برابر ہے اور ایک اور روایت میں ہے کدرسول اللہ منافقاً نے سے اصحب سے فرماید کدکیاتم میں سے کوئی ایک رات میں ایک تہائی قرآن نہیں پڑھ سکتا ، صحابہ نے اس امر کو دشوار محسوس کیا ورعرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم میں ہے کون اس کی طاقت رکھتا ہے۔ آپ مُلاَثِمُ نے فرمایا کیقل ہوامتد حدامتد الصمدایک تہائی قرآن ہے۔(بخاری)

تخريج مديث (١٠١٠): صحيح المحارى، كتاب قصائل القرآل، باب فضل قل هو الله .

کلمات صدید: انتصال ثلث القرآن: ایک تهائی قرآن کے برابر ہے۔ عدل عدلاً (باب ضرب) برابری کرنا، یعنی بیسورت اجروثواب اورخیروبرئت میں ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

شر**ح مدیث**: مافظ ابن حجرعسقلانی رحمداللد فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کے مضامین تین اقسام پرمشمل ہیں۔ م احكام، اخبار اورتوحيد بسورة الاخلاص توحيد كمضمون كاانتهائي جامع اوركمل بيان باس ليداسة ايك تهائى قرآن فرمايا -ال مفهوم كي تائيد حعرت ابوالدردا ورضى البدعند سے مروى اس مديث سے بھى موتى ہے كمآب مالكانے قرآن كريم كے تين اجزاء قرارد سے اور فرمايا كرسورة الاخلاص الكااكك جزوب

امام قرطبی رحمہ القد فرماتے ہیں کہ سورۃ الاخلاص میں اللہ تعالیٰ کے دواساء وارد ہوئے ہیں جو قرآن کریم کی دیگر سورتوں میں نہیں آئے،ایک الاحد اور دوسراالصمد۔ بیدونوب کلمات القد تعالی کے ایک،واحداور یکتا ہونے اوراس کے جمد کمالات کے ساتھ متصف ہونے کو بیان کرتے ہیں بیعنی ایا حد دلاست کرتا ہے کہ وہ القدا یک ہے ، یکتا ہے ، واحد ہے اور فر د ہے اس کا کوئی شریکے نہیں اور نہ کو ٹی اس جیہا ہے اور الصیدیتمام صفات کمال پر دلالت کرتا ہے کہ وہی ایک ذ ت ہے جو جمیہ وصاف کمال ہے متصف ہے اس ہے معلوم ہوا کہ سورهٔ اخلاص ابتد کی ذات اوراس کی صفات کی معرفت برمشتس ہے اوراس کیے اسے ایک تہائی قرسن فر مایا گیا۔

ا بن عبدالبرنے اسحاق بن راہو بیکا قول نقل کیا ہے کہ سورۂ اخلاص کے ایک تہائی قرسن ہونے کا بیمطلب نہیں ہے کہ اس سورہ کونٹلن مرتبہ پڑھ میا تو ہورا قرآن ہوگیا ،ایساسمجھنا غلطے۔

(فلح الناري ، ٢ ٩٥٢ رشاد الساري ، ١١ ٢٨٧ عمدة لقاري ، ٢٠ ٥٥)

### ایک صحابی کا سورهٔ اخلاص کی مکرر تلاوت کرنا

١ ١ • ١ . وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلاً سَمِعَ رَجُلاً يَقُرَأُ : "قُلُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ" يُرَدِّدُهَا فلمَّا أَصْبَحَ جَآءَ الى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم : والَّذِى نَفُسِيُ بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعُدِلُ ثُلُتُ الْقُرُانِ، "زَوَاهُ الْبُحَارِيُ".

( ۱۰۱۱ ) حفزت ابوسعیدخدری رضی الله عندیسے روایت ہے کہ یک شخص نے کسی کو فس ھو سعہ حد یا رہار پڑھتے ہو ہے سنا ا گلے دن مجھ رہاں نے رسوں املد مُنافِقُ ہے اس بات کا ذکر کیا گویا وہ اس عمل کو کم سمجھ رہا تھا۔ رسوں الله مُخافِقُ نے فر مایا کہ تسم ہے اس ذات کی جس کے قبض میری جان ہے کہ یہ سورہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ ( بخاری )

تخ ت مديث (۱۰۱۱): صحيح المحاري، كتاب فصائل القرآل.

کمات حدیث: يتقالها . است ليس بجه رباته . مقال سنسي کسي شے کاليل مجھنا۔

شرح حدیث: ایک صاحب نے نماز میں کئی مرتبہ سورۂ اخلاص کو دہرایا جنب سے بات آپ مُکافیظ کی خدمت میں عرض کی گئی تو سپ من المنظم نے فرمایا کہ بیٹلٹ قرین ہے۔اشنے زکریاتھنۃ ابقاری میں فرماتے ہیں کہ جنبوں نے سورۃ الاخلاص کی بار ہارتلاوت کی وہ قبادۃ بن نعمان رضي الله تعالى عنه تصاور جنهوں نے ان کو پڑھتے ہوئے سنااوراس قراءت کو کم سمجھاوہ حضرت ابوسعیدالخذری رضی التدعنہ تھے۔اس یر رسول امتد کا تھا نے فر مایا کہ سورۃ اما خلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے اور وہ س لیے کہ قرآن کریم کے مضامین اپنے معانی کے اعتب رہے تین قسموں میں تقشیم کیے جا سکتے ہیں جو بہ ہیں :علم استوحید علم الشرائع اورعهم الاخلاق وتہذیب النفس بسور وَاخلاص علم التوحید کے بیان پر مشتمل ہے اس سے ایک تهائی قرآن ہے اور عدمہ جبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ قرسن کریم کے مضامین کے تین پہنو ہیں تقصاب، ا حکام اور صفات الہی اور سور ہ اخلاص صفات الہی کا بیان ہے۔

(فتح لباري: ۲ ۹۰۲ عمدة القاري. ۲۰ ۲۵ ارشاد الساري: ۱۱ ۲۸۷)

٢ ١ • ١ . وَعَنُ اَبِيُ هُرَيُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنُهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي قُلُ هُوَ

اللَّهُ آحَدٌ : "إِنَّهَا تَعُدِلُ ثُلُتَ الْقُرُانِ" . رَوَاهُ مُسُلِمٌ .

(١٠١٢) حضرت ابو بريره رضى المتدعند سے روايت بے كدرمول الله كالفظ في الله احد في بارے ميل فرمايا كديد ایک تہائی قرآن کے برابرہے۔ (مسلم)

تخ تخ مديث (١٠١٢): صحيح مسلِم، كتاب فضائل القرآن، باب فضل قراء ة قل هو الله احد.

تشریح حدیث: مسسورة الاخلاص اینے مضامین کی اہمیت اور توحید باری تعالی پر مشتمل ہونے کی بناء پر بے حدا ہم اور افضل ہے اور س نصیلت میں اس قدر بڑھی ہوئی کہ گویا ایک تہائی قرآن کے برابر ہوگئی کیونکہ قرآن کریم میں الند تعالیٰ کی معرفت اور اس کی ذات و صفات کی معرفت کاموضوع اہم ترین ہے اوراس سورۃ میں انتہائی جامعیت کے ساتھ القد تعالیٰ کی توحید کابیان ہوا ہے اس لیے اسے ایک تهائى قرآن كے برابرقر ارديا كيا ہے۔ (روضه المتقين: ٤١٣٥ د دليل العالحين ٣ ٤٥٨)

بیصدیث مملے بھی گزر چکی ہے وہاں اس کی مزید شرح ملاحظ فر مائی جائے۔

سورة اخلاص كى محبت دخول جنت كاذر بعدب

٣ ١ ٠ ١ . وَعَنُ آنَس رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَارَسُوُلَ اللَّهِ اِنِّي ٱحِبُّ هٰذِهِ السُّورَةَ: قُلُ هُوَاللَّهُ آخــدٌ قـالَ : "إِنَّ حُبَّهَا أَدُخَـلَكَ الْبَجَنَّةَ رَوَاهُ التِّـرُمِـذِيُّ، وَقَالَ : حَدِيْتٌ حَسَنٌ : وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صحيحه تعليقاا

(١٠١٣) حفرت الس صى الله عند بروايت بكراك فخص في عرض كياكه يارسول الله مجمع بيسوره يعنى قل هو الله احد بہت محبوب ہے۔آپ مُلْقُوُم نے فر مایا کرتمہاری اس سور ہے محبت تمہیں جنت میں لے جائے گی۔ (اس حدیث کور ندی نے روایت کیا ادرکہا کہ بیحدیث حسن ہے اور بنی ری نے اپنی می تعلیقاً روایت کیا ہے)

مخ تك مديث (١٠١٣): صحيح السحاري، كتاب الصلاة، باب الجمع بين السورتين . الجامع للترمذي، ابواب نو ب القرآن، باب ما جاء في سورة الاخلاص.

شرح مدیث: الله کی اوراس کے رسول منتقل کی محبت اصل ایمان ہے اور جسے اللہ کے کلام سے محبت ہے اسے گویا الله ای سے مبت ہے اورسور وا خلاص چونکہ اللہ کی ذات وصفات کے بیان پر مشتل ہے اس لیے اس سورة سے مبت دخول جنت کی ضامن ہے ۔

صحیح بخاری میں بیرحدیث حضرت انس رضی التدعنہ سے مروی ہے کہ مسجد قباء میں ایک انصاری صحابی امامت کیا کرتے تھے اور قراءت میں پہلے سورہ اخلام پڑھتے اور پھراس کے ساتھ ایک اور سورت ملہ پیتے اور ہر رکعت میں اسی طرح کرتے ۔ان کے ساتھیوں نے ان ئے کہا کہتم سورہ اخلاص پڑھتے ہو بھراس کے ساتھ ایک اورسورت ملاتے ہویا تو صرف یبی سورت پڑھ لویا اس کے علدوہ کوئی اورسورت پڑھلو۔انہوں نے کہا کہ میں تو اس سورت کونہیں چھوڑسکتاتم چا ہوتو میں تمہمیں امامت کرا وَں ادرا ً رَتم چا ہوتو میں چھوڑ دول وگ انہیں اپنے درمیان فضل سیحصے تھے اور نہیں جا ہے تھے کہ ان کے عداوہ کوئی اور ا، مت کرے۔ فرض یہ وگ رسول القد طاقی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ملاقی کا کہ کیا ہے۔ آپ ملاقی کے ان کے عداوہ کوئی اس طرح کیوں نہیں کرتے جس طرح تمہارے مرتقی کہتے ہیں اور ہررکعت میں تم اس سورة کا کیوں النز م کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ مجھے یہ سورة محبوب ہے۔ آپ ملاقی ارشاد فر مایا کہ تمہر رک اس سورت سے محبت تمہیں جنت میں لے جائے گی۔

غرض سورہ اخلاص سے محبت اور اس سے تعلق جنت میں ج نے کا سبب ہے کیونکہ بیسورۃ اللہ تعالی کی وحدانیت اور اس کی صفات کمال کے بیان پر شتمل ہے۔ (فتح اساری ۱۳۷۰ میں ۱۰ ماری ۱۳۷۰ میں دوستہ المتقین : ۳ ۵۰)

#### معوذ تبن كى فضيلت

الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَصَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ انَّ رَسُول اللّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَمُ تَوَالَى عَنْهُ انَّ رَسُول اللّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَمُ تَوَالَهُ مُسُلِمٌ . تَوَ ايَّاتٍ اُنُولَتُ هِذِهِ اللَّيْلَةَ لَمُ يُرَمِثُلُهُنَّ قَطُّ؟ قُلُ اعُودُ بِرَبِّ الْفَلَقِ . قُلُ آغُودُ بِرَبِّ النَّاسِ رَوَاهُ مُسُلِمٌ .

ر ۱۰۱۴) حضرت عقبہ بن عامرض الله عند سے روایت ب کرسول، مله مظافر نفر ماید کہ کیا تھے نہیں معلوم کہ آج کی رات کی سے تیات نازل ہوئی میں کہ اس سے پہنے ان کی مثال نہیں دیکھی گئے۔ لینی فو عود سر ساس عود سر ساس اس سے ان کی مثال نہیں دیکھی گئے۔ لینی فو عود سر ساس عود سر ساس سال القراد، ماب فصل فردء à المعود تیں .

كلمات حديث: لم ير منهى قط: ان كى مثال نبيل ديكهى كن ،ان كى كوئى مثال نبيل ب،وه بمثال بيل -

راوی مدیث: حفرت عقبہ بن عامر رضی الله عنہ بجرت نبوی مَلَّظُم کے بعد اسلام دائے۔قرآن کریم سے بہت شغف تھا اور اپنے ہاتھ سے مصحف لکھا تھا، حفرت ابوا یوب انھاری رضی الله عنہ سے ان سے صرف ایک حدیث سننے کے لیے مصر پہنچے تھے اور حدیث من کر فوراُوا پس آگئے تھے۔حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے ۵۵ اعادیث مروی بیل جن میں سے یہ ایک مثفق علیہ ہے۔ ۸۸ میں انتقال فرمایا۔ (اسد لعامة ، ۲۳،۳ کے الاصامة می تعییر الصحامة : ۲۳،۳)

شرح حدیث: معوذ تین کا پڑھنا تم مضرر رسال اشیاء سے تحفظ کا ایک مؤثر ذریعہ ہے اور تلوق ت کے شر سے نیجنے کے لیے ان دونوں سورتوں کا پڑھنا اور ان کا ور در کھنا اور اپنے او پر پڑھ کر ذم کرنا ہے حد مفید ہے۔ ابن حبان اور نسائی نے بسند صحیح حضرت عقبہ بن مامر صنی امتد عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بین کیا کہ رسول شم منافقا سواری پرسو رہے اور میں آپ مافقا کے پیچھے تھا میں نے اپنا کے بعد کوئی رات الی نبیں گزری کہ میں نے ان سورتوں کونہ پڑھا ہواور میں ان سورتوں کا پڑھنا کیوں کرچھوڑ سکتا ہوں، جَبَد جھے رسول اللہ طافی ان کے پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ (مسرح صحبح مسلم سووي: ۲۰۲۸۔ روصہ اسمنفین. ۳۰۰)

## معوذتین کے ذریعہ آپ پناہ ما نگتے تھے

١٠١٥ وَعَنُ آبِى سَعِيُدَ الْحُدْرِي رَضَى اللّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيُهِ
 وَسَلَّمَ يَتَعَوَّدُ مِنَ الْجَآنِ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ حَتَى نَزَلَتِ الْمُعَوَّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا آخَذَا بِهِمَا وَتَرَكَ مَاسِوَاهُمَا
 رَوَاهُ البَّرُمِذِيُّ وَقَالَ حَدَيْثُ حَسَنٌ

( ۱۰۱۵ ) حفرت ابوسعید خدری رضی متدعنہ سے رویت ہے کہ دسوں املّہ مُلَاثِیْم جنوں اور انسانوں کی نظر بدسے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ معوذ تین نازں ہو کئیں جب یہ دونوں سورتیں نازل ہو گئیں تو آپ مُلَاثِیْم نے ان دونوں کو ( تبعوذ کے طور پر ) اختیار کر لیااور ان کے علادہ ( تعوذات ) کوترک فرمادیا۔ ( ترندی نے روایت کیااور کہا کہ بیاصدیث حسن ہے )

تخ تخ مديث (١٠١٥): الحامع للترمدي، الواب الطب، باك ما حاء في الرفية بالمعوديس.

كلمات حديث: " أحديهما و ترك ما سو هما معوذ تين كواختيار كرليا اورديكرمعوذ ات كوترك فرماه يا

شرح صدیث: رسول کریم کافٹا معوذ تین کے نازل ہونے سے پہلے جنوں اور نسانوں کی بدنظری سے تحفظ کے لیے کلمات عوذ پڑھا کرتے تھے، جب معوذ تین نازل ہوگئیں تو آپ ناٹٹا کا ان سورتوں کو پڑھنے سگے اور ان کے علاوہ تعوذ کے دیگر کلمات ترک فرمادی۔ صبح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عندسے مروی ایک صدیث میں ہے کہ عین (نظر لگنا) حق ہے۔

دنیا کا ہر نفع اور نقصان اللہ کے ہتھ میں ہے اس کی مرضی کے بغیر کسی کو نہ کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے اور نہ نقصان ،اس لیے دنیوی اور اخروک آفت سے نیچنے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ بیہ ہے کہ آوی اللہ کی پناہ میں آجائے ۔ ان دونوں سورتوں میں یہی تعلیم دی گئی اور دنیا کے ہر شراور ہر آفت سے پچ کراللہ کی پناہ میں آجانے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔

سورہ فلق کے تناز میں صبح کے رب کی بناہ ہی گئی ہے کہ رات کا . ندھیرا کٹر شرور وآفات کا سبب بنت ہے اور دن کا اج ران کا پر دہ چاک کر دیتا ہے جو سبح کے رب کی بناہ میں آ جائے گا وہ شراور آفت کی تاریکی سے فکل کراللہ کی بناہ میں آ جائے گا اور اس کی بناہ میں آ جائے سے شرکی تاریکی حجیث جائے گا اور اس و عیت اور سملائتی کا نور اسے اپنی حفاظت میں لے لے گا۔ شرکا لفظ عام ہے اور برطرح کے شرکو اور اسب بشرکی شام کے سورہ فعق کا پڑھنے والہ تمام شرور بھر اور حسد سے محفوظ رہے گا۔ اور سورۃ الن س کا پڑھنے والہ برے وساوس ، افکار اور خیالات سے محفوظ ہو کر اللہ کی بناہ اور اس کی امان میں آ جائے گا۔

(روصة المتقبى: ٣ ٥٧ دليل العالجيل: ٣ . ٤٣٠ معارف القراب تمسيري مصهري)

#### سورۃ الملک قیامت کے دن شفاعت کرے گی

١٠١٦ وعَنُ ابِى هُرَيْرة رَضِى اللّهُ تعَالى عَنْهُ انَّ رَسُول اللّه صلّى اللّهُ عَلَيْهِ وسَلّمَ قال : "مِن الْقُرُانِ سُورَةٌ ثَلَاثُون اللهٌ شَفَعَتُ لِرجُلٍ حَتَى غُفِرله وَهِى · تَبَاركَ اللّهُ عَلَيْهِ الْمُلُكُ · "رَوَاهُ ابُوداؤ دَ اللّهُ عَنْهُ وَقَالَ حَدِينَ حَسنٌ. وفِي رِوايَةِ ابِي داؤ دَ: " تشْفعُ:"

(۱۰۱۶) حفرت ابو ہریرہ رضی اللہ عند ہے رویت ہے کہ رسوں اللہ طاقیم نے مربی کہ قر سن کریم میں ایک سورۃ ہے جس میں تمیں سیت میں جوآدمی کی شفاعت کرتی میں یہال تک کہ س کومعاف کردیا جاتا ہے اوروہ سورت نسب اوك اسدى ہے۔ (بوداؤد، ترمن ) ترمٰدن نے کہا كہ بير حديث حسن ہے وربود ودك ایک روایت میں شمعت كی جگہ سنمع ہے يعنی سفارش كرتی ہے۔

تُحُرِّ تُحَمَّمُ عَدِيثُ (۱۲). سبس بي دؤد، كتاب لصالاة، بات في عدد لآى . لجامع لشرمدى، أبو ت ثو ت لقراب، بات ما جاء في سورة بمنث

کلمات صدیمے: شده عدی نوحل حلی عفر ۱۰ ایک دی کی سفارش کی بیهاں تک که س کی مغفرت ہوگئی۔ وی کی سفارش کرتی ہے یہاں تک کداس کی معافی کا پرواندہ صل کر میتی ہے۔

شرح حدیث:

حدیث مبارک میں سورۃ الملک کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ مخافظ نے فرہ یا کہ میں چاہتا ہول کہ سورۃ الملک ہرمؤمن کے دل میں ہواور ایک اور رویت میں ہے کہ آپ مخافظ نے فرہ یا کہ بیسورت اللہ کے عذاب سے روکنے وال و رنجات دینے وائی ہے۔ اس صدیث میں فرہ یا کہ جوخص سورۃ الملک کی تلاوت پر مدوامت کر ہے اس کے احکام پڑس کر ب اور اس کے مضر مین سے عبرت وصل کر سے قریبورت روز قیامت اس کی شفاعت کر ہے گی یہ ب تک کہ معافی مل جائے گی ۔ صدیث مبرک میں شععت بھینے معاضی آیا ہے جس کا مطلب بیہ ہے کہ رسول اللہ مخافظ کو بذریعہ وجی طلاع ہوئی کہ کوئی سورۃ الملک پڑھت تھا اور اس کی شفاعت پر اس کی مغفرت ہوگئی اور آپ مخافظ نے بطور ترغیب اس وخبر دینے کے طور پر بین فرہ یا۔ یاشھ عب، تسمع کے متن میں ہے جیس کہ ود ود ود کوئی ایک روایت میں شفارش کر ہے گی میں شفارش کر ہے گی میں شفارش کر ہے گی اس تک کہا ہے معافی کرویا جائے گا۔ (دوصہ المنصب ۲ میں المد عد میں المد عد میں المد عد میں المد عد میں المد عد کہاں تک کہا ہے معافی کرویا جائے گا۔ (دوصہ المنصب ۲ میں المد عد میں المد عد میں المد عد میں المد عد میں المد عد میں المد عد میں المد عد میں المد عد میں المد عد میں المد عد میں المد عد میں المد عد میں المد عد میں المد عد میں المد عد میں المد عد کہاں تک کہا ہے معافی کرویا جائے گا۔ (دوصہ المد عد میں المد عد میں المد عد میں المد عد میں المد عد میں المد عد میں المد عد میں المد عد میں المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد المد عد الم

## سورة البقرة كي آخرى آيات كي فضيلت

١٠١ وَعَنُ ابِي مَسْعُودٍ (الْبَهُ رِي رضِ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عليهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ قَرَا بِاللَّا يَتَيْنِ مِنْ الْحِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَى لَيُلَةٍ كَفْتَاهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

" قِيلً كَفَتاهُ الْمَكُرُوهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَقِيْل كَفتاهُ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ

(١٠١٨) حضرت ابومسعود بدري منى المتدعن ب روايت بكدني كريم مالي كالم بن كريم مالي كرجس في رات كوسورة بقره كي آخرى

روآ يتن پرهيں وه سے كافى ہوجا ميں گى۔ (متفق عليه )

سی نے کہا کہ کافی ہوجا کین گی کے معنی میں کداس رات کے شرکو کافی ہوج کیں گی اور کسی نے کہا کداس رات کے قیام کیل کو کافی ہوج کیں گی۔

تخری عدیث (۱۰۱۷): صحیح السحاری، کتب المعاری، و کتب فصائل الفرآن، باب من له یو باسد ان یقول سورهٔ لفاتحة و سورهٔ کد و کدا . صحیح مسم، کتاب فصائل لفرآن، باب فصل سورهٔ لفرة و حوالم سورة المقرة . کلمات حدیث کمات حدیث کمات حدیث کمات مساورة المقرة ی کفته اسکانی بوجا کمی گری یعنی یدوآیتی اسکورات کے کی شرح ی اور محفوظ رکھنے کے لیے کانی بوس گری مشرح مدیث میں سورة البقرة کی آخر کی دوآیات کی فضیلت بیان بوئی ہے یعنی آمن الرسو رسخ آخرتک کہ جو تحق آئیس پڑھی گا سواے کافی بوجا کمی گری شیطان کے شراور برنوع کے شرح سے جیسا کہ ایک اور صدیث میں ہے کہ جو تیت الکری پڑھتا ہے المتد تعالی اس کا فاق بن جاتا ہے اور سے تعلی اس کے قریب نہیں آتا۔ (فتح لماری ۱۲ مورور مدوسہ معتقب ۱۳ و ۱۹۰۵ روصه المتقب ۱۹۰۵)

#### سورہ بقرۃ کی تلاوت سے شیطان بھاگ جاتا ہے

١٠١٨ وَعَنُ آبِي هُ رَيُرَةَ رَضِي اللّه تَعَالى عَنه أَنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى الله عَليْهِ وَسَلَّمَ قال : "الاَتَجُعَلُوا بُيُوتَكُمُ مَقَاسَ إِلَّ الشَّيْطَانَ يَنُفرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِى تُقُرَأَ فِيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ . رَوَاهُ مُسُلمٌ .

(۱۰۱۸)حفرت ابوہریرہ رضی امتدعنہ ہے رویت ہے کہ رسول اللہ ملاُقطانے فر مایا کہتم اپنے گھروں کومقہ برنہ بناؤ ا بےشک شیطان اس گھرہے بھ گتاہے جس میں سورۃ البقرۃ پڑھی جاتی ہے۔ (مسلم)

كلمات حديث: مقابر الجمع مقبرة ،قبر - مقابر اقبرستان -

شرح حدیث: رسول الله مُنظِفًا نے فرمایا کہ اپنے گھرول کو قبرت نہ بناؤ کہ جس طرح مردے پھے نہیں کرتے اس طرح تم بھی نماز ،قر آن اور تلہ وت اور اللہ کے ذکر سے بے تعلق ہو ہو و بسرول میں اللہ کی یا ذہیں ہے وہ مردہ دل ہے اور جس گھر میں اللہ کا ذکر نہیں ہے وہ قبرت نے اور ارشاد فر" مایا کہ جس گھر میں سور ۃ البقر ۃ پڑھی ہاتی ہے اس سے شیطان دور بھ گت ہے اور اس گھر کے لوگول کو بہانے اور ورغلانے سے مایوں ہو جاتا ہے کیونکہ سور ۃ البقر ۃ دلائل و برا بین ،احکام وقص اور موعظت و عبر اور شریعت اور مجزات کے بہان پر شتمل ہے اس میں شیطان کے مکا کہ کا ذکر ہے ور اس کے حضرت آ وم علیہ السوام کے بہانے کا ذکر ہے۔مضامین کے توع اور کشرت کا یہ حال ہے کہ کہا گیا کہ سور ۃ البقر ۃ میں ایک بڑاراوام را یک بڑاراوام ایک بڑارا حکام اور یک بڑارا خبار نہ کور ہیں۔

(شرح صحيح مسلم للمووي: ٦٠٦٠ روصة المتقيل ٥٩/٣٠ دئيل الفالحيل: ٣٠٢٤)

# قرآن کریم کی عظیم آیت

١٠١٠ وَعَنُ أَبَى بُنِ كَعُبِ رَضِى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ: قال قالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلَمَ.
 "ياآباالُمُنْذِ آتَدُرِىُ آئَ ايَةٍ مَنُ كَتَابِ اللَّه مَعَكَ آعُطَمُ؟ قُلْتُ: اللَّهُ لَاالَهُ الَّا هُوَ الْحَيُّى الْقَيُّومُ، فَصَرِبَ فَى صَدُرى وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ آبَاالُمُنْذِرَ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ .
 فى صَدُرى وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ آبَاالُمُنْذِرَ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

( ۱۰۱۹) حضرت الى بن كعب رضى القدعنه بروايت ب كدرسون الله مخافظ في ارشادفر ، يا كداب ابواممنذ ركي تتهين معلوم بيك كدكتاب الله كل سب عظيم آيت كون ك براهي المدعن كوالسده لا المده لا هو الحدى انفوم ميك كرآب مخافظ في مير براتي مارا اورفر ما يا المدار متهين معلم مرك بور (مسم)

محبح مسيم، كتاب فصائل القرال، باب قصل سدة الكهف و أية الكرسي (١٠١٥):

كلمات صديرة: اليهدك العلم: مهميل سيكم مبارك موسد هذا يهده. خوش كوارمونا ، المجامونا -

ا، مقرطی رحمدامتد فرماتے ہیں کہ آیت الکری کوقر آن کریم کی عظیم ترین آیت اس لیے فرمایا کہ اس میں التد تعالی کے اوصاف کا بیان ہے اور التد ہے در التد ہ

رات کوآیت الکرس کی تلاوت ہے گھر محفوظ ہوجا تا ہے

١٠٢٠ أ. وَعَنُ آبِى هُرَيُرَةَ رَصِى اللّهُ تَعَالى عَنهُ قَالَ . وَكَلبِى رَسُولُ اللّهِ صلّى اللهُ علَيْهِ وسلّم بحد فُـطِ رَكَاةِ رَمُضَانَ ، فَا تَانى اتٍ فَجَعَلَ يَحْتُو مِنَ الطّعَامِ فَاخِدُتُه الْقَلْتُ \* لَارُفَعَنَّكَ الى رَسُول اللّه

صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلَّمَ، قال: إنَّي مُحْتَاجٌ، وَعليَ عِيَالٌ، وبيُ حَاجَةٌ شدِيْدَةٌ. فحلَيْتُ عنهُ فاصبحتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاأَبَا هُوَيُرَةً، مَافَعَلَ أَسِيُرُكُ الْبَارِحَة؟ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللَّه شَكَا حَساجَةً وَّعِيَسالاً فَرَحَمُتُه' فَخَلَّيْتُ سَبِيُلَه' فَقَالَ : "أَمَا إنَّه' قَدُ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَعَرَفُتُ أنَّه' سَيَعُودُ لِقَوُل رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَصَدْتُهُ ۚ فَجَآءَ يَحُثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَقُلُتُ : كَارُفَعَنَّكَ الِيٰ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللُّسهُ عَلَيْسه وَسَلَّمَ ، قَالَ : دَعُنى فَاإِنِّي مُسْحَتَاجٌ وَعَلَىَّ عِيَالٌ لَااَعُودُ، فرَحمُسُه وَخَلَيْتُ سَبِيُلُه 'فَاصَبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "ياابا هُرِيْرَةَ، مَا فَعلَ اسيْرُكَ الْبَارِحةَ؟ قُلُتُ : يَارْسُولَ اللَّهِ شَكَا حَاجَةً وَّعِيالاً فَرْحَمْتُه وَخَلَّيْتُ سِبِيْنه فقالَ : "إِنّه قذ كذبك وسيغوذ " فَرَصَدُتُهُ الثَّالِكَةَ فَجَآءَ يَحُثُومِنَ الطُّعَامِ فَاخَذُتُهُ ۚ فَقُلُتُ ۚ لَارُفَعَنَّكَ الي رَسُولِ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَـذَا اخِـرُ ثَلاَثِ مَرَّاتٍ إِنَّكَ تَزُعَمُ أَنَّكَ لَاتَعُوُدُ ثُمَّ تَعُوُدُ فَقَالَ دَعْنِيُ فَاتِي فَلِيَّى أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يِنْفَعُك اللُّهُ بِهَا، قُلُتُ: مَاهُنَّ؟ قَالَ إِذَا آوَيُتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقُرَأُ ايَّةَ الْكُرُسِيِّ فَانَّهُ لَنُ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ، وَلا يَقرُبُك شيطانٌ حَتَى تُصْبِحَ، فَحلَّيْتُ سَبِيلُه فَاصْبَحْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَافَعَلَ اسِيُرُكَ الْبَارِحَةَ؟ فَقُلُتُ : يَارِسُولَ اللَّهِ رَعَمَ انَّه ' يُعَلِّمُنِي كلِماتِ ينفَعْبِي اللَّهُ بِها فَحَلَّيْتُ سَبِيْلُه ۚ فَقَالَ : "مَاهِيَ؟ فَقُلْتُ : قال لِي إِذَا أَوَيْت، إلى فِرَاشِكَ فاقُرَأ ا يهَ الْكُرْسِيّ مِنُ اوّلِها حَشِّي تَخْسِمَ الْآيَةَ: " اللَّهُ لَاإِلَـهَ إِلَّا هُـوَ الْحُبِّي الْقَيُوهُ مُ" وَقَالَ لِينَ : لايَزَالُ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَنُ يَقُرَبَكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصُبِحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلَّمَ اَمَا إِنَّهُ قَدُصَدَقَكَ وَهُوَ كُذُوبٌ تَعْلَمُ مَن تُحَاطِبُ مُنُدُ تَلاَثِ يااَبا هُرِيُرِهَ ۚ قُلْتُ . لَا ! قَالَ . "دَاكَ شَيْطَالٌ" رواهُ الْبُحَارِيُ.

(۱۰۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی امتد عنہ سے روایت ہے کہ جھے رسو التد مُلَا فَلَمْ نے رمضان کی زکوہ کی حف ظت پر ، مورفر مایا۔
ایک شخص یا اور صعام (غد) جمرنے لگا ہیں نے اس کو پکڑلی وراس سے کہ کہ تجھے ضرور رسول التد مُلَافِلْ کی خدمت ہیں چیش کروں گا
اس نے کہا کہ ہیں ضرورت مند ہوں اور عیال دار ہوں جھے خت ضرورت تھی ہیں نے اس کو چھوڑ دیا۔ جب صبح کو حضور مُلَافِلْ کی خدمت ہیں صاضر ہوا تو رسول الند مُلُلُوفْلْ نے فر مایا کہ اے ابو ہریرہ تیرے رات والے قیدی کا کیا بنا؟ ہیں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس نے مضرورت مند ہونے اور عیال دار ہونے کا عذر کیا تو ہیں نے ترس کھا کر اس کو چھوڑ دیا۔ آپ مُلُوفِلْ نے فر مایا کہ جب رسوں اللہ مُلُلُوفْلْ نے فر مادیا ہے تو وہ ضرور آ نے گا، اس لیے ہیں اس کے انتظار میں رہادہ پھر آیا وہ ہو اور طعام (غلہ ) بھرنے لگا ہیں نے کہا کہ ہیں مجھے ضرور رسول اللہ مُلُلُوفُلْ کے سامنے چیش کروں گا اس نے کہا کہ جھے چھوڑ دو ہیں ضرورت مند ہوں اور عیال دار ہوں اور میں پھر نہیں آؤں گا، میں نے اس پر ترس کھا کر اس کو چھوڑ دیا۔ صبح کو خدمت واقد س میں صاضر ہوا تو رسول اللہ مُلُلُوفُلُ نے دریا دنت فر میا کہ تہم رہ دیا تھیں کے اس منے جس کیا کہ ہیں جو نے اور عیال دار ہوں اور میال کہ تہم رہوں اور میال کہ تہم رہوں تھیں کے اس کے بیں کیا کہ بیا کہ ہوں گا کہ بیا کہ جسے تھیں کہ واللہ اس کے بیا کہ تیں جانس کیا کہ بیا کہ میں نے اس پر ترس کھا کر اس کو چھوڑ دیا۔ سبح کو خدمت واقد س میں صاضر ہوا تو رسول اللہ اس نے کہا کہ تی کہ تھیں کے اور عیال دار ہوں اور میال کہ تہم رہوں اور میال کہ تہم رہ دیا تھیں کہ ہوں کیا کہ بیا کہ میں نے اس بیا کہ میں نے میں کہ کہ یا کہ واللہ اس نے کہ کر می دیونت فر میالے کہ تھی کہ کا کی بنا؟ میں نے عرس کیا کہ کیا کہ کیا کہ دور کے دیا کہ دور کیا کہ کیا کہ میں کے اس میالہ کیا کہ میں کے دور کیا کہ کو دور میں کے کہ کہ کیا کہ میں کے دور کیا کہ کی کہ کو کی کیا کہ میں کے دور کیا کہ کیا کہ کیا کہ میں کے دور کیا کہ کیا کہ کو کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کہ کو کیا کیا کہ کیا کہ کیا کہ کو کی کیا کہ کیا کہ کو کیا کیا کہ کو کیا کیا کہ کیا کہ کو کی کیا کہ کیا کہ کی کیا کہ کیا کہ کو کیا کیا کہ کو کیا کہ کیا کیا کہ کو کیا کہ کیا کہ کو کیا کہ کو کیا کیا کو کیا کیا کہ کیا کیا کہ کیا کہ کو کیا کہ کو کیا کہ کیا کہ کو کیا کو ک

تخري مديث (۱۰۲۰): صحيح السحاري، كتاب الوكالة كاملا، باب ادا وكل رجل فترك الوكيل شيئا فاحاره الموكل فهو حائر

كلمات صديث: أزكوة رمضان مرادصدقة الفطرب بحثو ودنول باتقول بالبركركها نابر باتقا

شري حديث: حضرت ابو ہريره رضى امتد عند مروى ايك اور روايت ميں ہے كدرسول امتد ظافظ منے آپ كوصد قة الفطر ميں آئى موئى محبوروں كا محافظ مقر رفر و باتھا۔ حدیث مبارك ميں آیت الكرى كی نضيلت كابيان ہے اور اس كارات كوسونے سے پہلے پڑھنا بہت خيرو بركت كا حال ہے۔ متعدد احادیث ميں آیة الكرى كے فض كل بيان ہوئے ہيں كيونكه اس آیت كريمه ميں القد تعالى كى دس صفات كو كي جابيان كيا گيا ہے۔ حضرت ابو ہريره رضى اللہ عند سے روايت ہے كہ سورة البقرة ميں ايك آيت ہے جوسيدة آينز القرآن ہے، وہ جس گھر ميں روايت ہے كہ سورة البقرة ميں ايك آيت ہے جوسيدة آينز القرآن ہے، وہ جس گھر ميں روايت ہے كہ سورة البقرة ميں ايك آيت ہے جوسيدة آينز القرآن ہے، وہ جس گھر ميں روايت ہے كہ سورة البقرة ميں ايك آيت ہے جوسيدة آينز القرآن ہے، وہ جس گھر روايت ہے کہ سورة البقرة ميں ايك آيت ہے جوسيدة آينز القرآن ہے، وہ جس گھر روايت ہے کہ سورة البقرة ميں ايك آيت ہے جوسيدة آينز القرآن ہے، وہ جس گھر روايت ہے کہ سورة البقرة ميں ايك آيت ہے جوسيدة آينز القرآن ہے، وہ جس ميں روايت ہے کہ سورة البقرة ميں ايك آيت ہے جوسيدة آينز القرآن ہے، وہ جس ميں روايت ہے کہ سورة البقرة ميں ايك آيت ہے جوسيدة آينز القرآن ہے، وہ جس ميں روايت ہے کہ سورة البقرة ميں ايك آيت ہے جوسيدة آينز القرآن ہے، وہ جس ميں روايت ہے کہ البتری ہوں کے شيطان اس سے نگل ہوتا ہے۔

نسائی کی ایک اورروایت میں ہے کہ رسول اللہ ظافھ انے فرمایا کہ جو تخص ہر فرض نماز کے بعد آیة الکری پڑھا کرے تو اسے جنت میں داخل ہونے کے لیے بجر موت کے کوئی مانع نہیں ہے لین موت کے بعد وہ فور أجنت کے آثار اور راحت و آرام کا مشاہدہ کرنے گئے گا۔

(فتح الماري: ١ - ١١٦٥ وصفة المعنفین ٣٠ - ١ - ١ - دليل المعالمين ١٠٠٠ دليل المعالمين ٣٠ - ١٤)

#### دجال کے فتنے سے حفاظت کا ذریعہ

ا ٢٠١. وَعَنُ آبِي الدَّرُدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنُ

حَافَظَ عَشُرًا يَاتٍ "مِنُ أَوَّلِ شُوْرَةِ الْكَهُفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَالِ"

وَفِي رَوَايَةٍ: "مِنُ الْحِرِ شُورَةِ الْكَهُفِ" رَوَاهُ مُسُلِمٌ.

( ۱۰۲۱ ) حضرت الوالدرداء رضی امتدعنہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ فاقتام نے فرمایا کہ جس نے سورۃ الکہف کی پہلی دس آ بات حفظ کرلیں وہ دحال کے فتنہ ہے محفوظ ہو گیا اورا بک اور رویت میں سورۃ الکہف کی آخری دس آیات کے بارے میں یہی ارشاد

تْخُرَى مديث(١٠٢١): صحيح مسلم، كتاب فصائل تقرآب، باب فصل سورة الكهف.

كلمات حديث: عصم محفوظ كردياكي ، بجالياكيا- عصم عصما (ببضرب) محفوظ مونا-

شرح حدیث: د جال قیامت کے قریب ها بر ہوگا اور اس کا فتنہ قیامت سے یہیے ظاہر ہونے والے فتنوں میں سب سے بڑاسب ے ہمدگیراورسب سے زیادہ دین وایمان کی بربادی کاسب ہوگا اوراس لیے متعد داعا دیث میں اس سے پناہ مائلنے کی تعلیم دک گئی ہے۔ ر سول الله مُلْقِيْظُ د جِال کے فتنہ ہے ابتد کی بناہ ما نگتے تصاور فر ، تے تھے '

" اللُّهم اني اعوذبك من فتنة المسيح الدجال . "

''اےابندا میں میچ و جال کے فتنے سے تیری بناہ مانگتہ ہوں۔''

اس کے فتنہ کے اس قدرشد ید ہونے کی ایک وجہ یہ ہوگی کہ امتد کے تھم ہے بعض خارق عادت قو تیں حاصل ہوں گی ، وہ سَہے گا کہ اے آ سان بارش برس د نے بارش ہوجائے گی اور زمین کوا گانے کا حکم دے گا تو زمین سے پیداوار ظاہر ہوجائے گی۔

صحیح مسلم میں مروی دوروایات میں فتندہ جال 💎 ہے حفوظ رہنے کے لیے سورۃ الکہف کی پہلی دس آیات اور سورۃ الکہف کی آخری وس آیات پڑھنے کا تھم فر مایا ہے۔ جو تخص ان آیات کو پڑھنے کا اہتمام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو د جال کے فتنے ہے محفوظ رکھے گا۔

(شرح صحيح مسدم للووي ٦٠١٠ روصة المتقبي : ٦٣/٣ دليل العالحين : ٤٦٧٠٣)

### سورهٔ فاتحه اورسورهٔ بقره هی آخری آیات کی نضیلت

١٠٢٢. وعن ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنَهُمُا قَالَ . بَيْنَمَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلامُ قاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيّ صَـلَّى اللَّهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوُقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ : هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَآءِ فُتِحَ الْيَوُمُ وَلَمُ يُفُتَحُ قَبطُ الَّا ٱلْيَوْمَ فَسَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ ﴿ هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَىٰ ٱلْأَرْضِ لَمُ يَنزلُ قَطَّ إِلَّاليوُمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ اَبْشِـرُ بنُـوْرَيُـنِ اُوْتِيْتِهُمَا لَمْ يُؤُتِّهُمَآ نَبَيْ قَبَلَكَ: فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقُرَةِ، لَنْ تَقُرَأَ بحَرُفِ مِنْهَا إِلَّا أَعْطِيْتَهُ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ . "أَلَّقِيْضُ": الصَّوْتُ .

( ۲۰۲۲ ) حضرت عبدالله بن عباس رضی امتدعتها ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبر کیل علیه السلام نبی کریم

تخريج مديث (۱۰۲۲): صحيح مسلم، كتاب قصائل القراب، باب قصل نفاتحة و حواتيم سورة النقرة.

کلمات صدید: استر سورین و بینهما ان دونوروں کی خوشخری قبول سیجے جوآپ کوریے گئے ہیں۔

شرر<u>ح مدیث:</u>
رسول کریم طاقع کے پی حضرت جرئیل ایمن عدید السوام پہلے ہے موجود تھے کہ آسانوں میں ہے۔ یک آواز سن کُ دی جھنرت جبر ئیل علیہ السلام نے فر مایا کہ بیہ سی نے ایک درو، زے کی آواز ہے جو آئی پہلی مرتبہ کھلہ ہوراس ہے جو فرشته از برآر با ہوئے جی آج پہلی مرتبہ از کر آر باہے۔ غرض وہ فرشته آیا اور رسول ابتد مظافی کوسلام کی اور کہ کہ آپ طاقع کم کو بیثارت ہو آپ کو دو ورعط سے دو تھے سورة ہے تھے درسورة ابتقرة کی تخری آیات، آپ ان کا جو حرف بڑھیں گے وہ آپ مظافی کو عطا کردیا جائے گا۔

سورۃ الفاتحۃ اورسورۃ البقرۃ کی تخری آیات نور ہی نور میں اورائدتی لی کی جانب سے ان کو ایک نمایاں فضیت اور مرتبہ عط کیا گیا ہے سے معلوم ہوا کہ ان آیات کا پڑھنا ان پرغور کرنا اور ان پڑمل کرن بہت ہی ہاعث ہر کت اور سعادت ہے کہ جوان کی مواظبت کے ساتھ تلاوت کر سے گا اور ان سے اپناقلبی اور تملی تعتق رکھے کا اللہ کے فضل و کرم سے وہ ان کے ساتھ ہوکا جن کو یہ دونور عطا ہوئے ہیں ور اللہ تق لی اسے روز قیامت کی رسو کی اور شرمندگ سے محفوظ فرمادیں گے جیب کہ رشاد ہے

﴿ يَوْمَ لَا يُحْرِى مَهُ ٱلنِّبِيِّ وَٱلَّذِينَ عَنُواْمَعَهُ، تُورُهُمُ يَسْعَى يَنُ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمِهِمْ يَقُولُونَ رَسَىٰ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمِهِمْ يَقُولُونَ رَسَىٰ أَيْمِمْ لَيْكُولُونَ رَسَىٰ أَيْمِهُمْ يَقُولُونَ رَسَىٰ أَيْمِهُمْ يَقُولُونَ رَسَىٰ أَيْمِهُمْ يَقُولُونَ رَسَىٰ أَيْمُ عَلَى كُلِّ شَيْءِ قَدِيرٌ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْدُونَ وَاللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَّى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى ا

'' جس دن کہ مقدذ کیل نہ کرے گا نی کوان لوگوں کو جو یقین لائے ہیں اس کے ساتھ ان کی روثنی دوڑتی ہےان کہ آگے وران کے دائیں ، کہتے میں کہ ہے رہ ، ہمارے ' پوری کردے ہم کو ہماری روثنی اور معاف کر ہم کو بیٹنگ تو ہر چیز پر قادر ہے۔'' (التحریم ۸ ) حضرت ابوذ ررضی القد عندسے رویت ہے کہ رسول القد مُلِّقِیْلِ نے فر مایا کہ مجھے سور اُ بقر قا کی شخری کا یا ہے عش عطاک گئی تیں اور مجھے سے میسے کی نبی کوعط نہیں ہو کیں۔

غوض سورة الفاتحة اورسورة البقرة كى تنزى آيات كواجتم م سے روزانه تلاوت كرناچ ہيان كے معانی ومف تيم كو بجھنا چاہياوران سے قبلی روحانی اور عمل تعمق ركھنا چاہيے كدائندگی رحمت ہے پاياس سے أميد ہے كدان سے تعلق قائم ركھنے والا اورروز قيامت ان كنور سے مستفيد ہوگا۔ (شرح صحبح مسلم سووي: ١٠/٦ وصة المعقيل: ٣٤ مرهة عمققيس ، ٨٨١٣)

المسّاك (١٨٤)

# بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِجْتِمَاعِ عَلَى الْقِرَآءَةِ قرآن كريم كَى اجْمَاعَى تلاوت كاستخباب

١٠٢٣ عَنُ أَبِى هُرَيُرَةَ رَضِى اللّٰهُ تَعَالى عنهُ قَالَ: قَالَ رسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
 "وَمَااجُتَ مَع قَومٌ فِى بَيْتٍ مِّنُ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتُلُونَ كِتَابَ اللّهِ وَيَتَذَار سُونَه ' نَيْنَهُمُ إلَّا مزلتُ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيتُهُمُ الرَّحُمةُ وَحَقَتُهُمُ الْمَلائِكَةُ وَذَكرهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنُ عِنْده '،، رَواهُ مُسُدِمٌ.

(۱۰۲۳) حضرت ابو ہر پرہ وضی القدعنہ ہے روایت ہے کہ رسول القد مُکُلُگُلُ نے فرمایا کہ جوبوگ القدے گھروں میں ہے کی گھر میں جمع ہوکر اللّٰہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کا ہہم درس کرتے ہیں ان پرسکینت نازل ہوتی ہے، رحمت ان کوڈ ھانپ لیتی ہے ور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور القد تعالیٰ ان کا ذکر ہے یاس موجو دفر شتوں میں فرماتے ہیں۔ (مسلم)

تخ تكره مديث (١٠٢٣): صحيح مسلم، كتاب الدكر، باب قصل الاجتماع على بلاوه اغران وعلى الدكر.

کلمات حدیث: یشد رسود آپس میں درس بیتے ہیں ،ایک دوسرے کوٹ تے ہیں۔ سارس (باب تفاعل) درس درسیا دراسه (باب نفر) سیکھنا، پڑھنا۔ ندارس باہم **ل** کر پڑھنا۔

شرح حدیث: شرح حدیث: مجد میں جوالقد کی زمین میں سب ہے بہترین جگہ ہے جمع ہو کر قرآن سیصنا اور سکھا نا تلاوت کرنا اور ایک دوسر ہے کوسکھا نا اس قد رفضیت کا اور اس قدر خیر کا باعث ہے کہ سکینت نازں ہوتی ہے، رحمت ڈھانپ میتی ہے فرشتے گھیر میتے ہیں اور القد تعال اپنی پاس موجود فرشتوں کی موجود گی میں ان ہوگوں کا ذکر فرماتے ہیں۔

يه وديث ال سے يمل باب قصاء حد الح المسلمين ميں گزر وكى بـ

(روصة المتقين ٣٠ ٢٥ دس ساميس ٢٠٠٤)



التأن (۱۸۵)

### بَابُ فَضُلِ الُوُّضُوَء **وضوءكى** *ف***ضيلت**

٢٧٣. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿ يَتَأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓ أَإِذَا قُمَّتُمْ إِلَى ٱلصَّلَوْةِ فَٱغْسِلُواْ وُجُوهَكُمْ ﴾

الى قَوُله تَعَالَىٰ :

﴿ مَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ يِعْمَتُهُ، عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشَكُّرُونَ ﴾

المتدتعان فرمايا بكرا

''اے ایمان والواجب تم نم زکے لیے کھڑے ہوتو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنوں تک دھولو، اپنے سروں کا مسح کر واور اپنے پیروں کو کخنوں تک دھولوا وراگرتم جنبی ہوتو اچھی طرح پا کی حاصل کرلوا وراگرتم بیار ہویا ہ ست سفر میں ہویا تم میں ہے کو کُ شخص استنجے ہے آیا ، یا تم نے بیویوں سے قربت کی ہو، پھر تم کو پائی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیم کرویعن اپنے چہروں اور ہاتھوں پر پھیر یا کروپا کے اللہ تعالی تم پڑگی کا ارادہ نہیں کرتا ہے جکہ میرچا ہت ہے کہ تہمیں پاک کرے اور اپنی تھیجت کو تم پر پوری کرے تا کہ تم شکر کرو۔''

(المائدة.٦)

تفسیری نکات: نماز پڑھنے کے لیے باوضوء ہونا ضروری ہاورجسم کی اوراس جگد کی جہاں نماز پڑھی جائے پاکی ضروری ہے،اگر پہنے سے وضو ہوتو دوبارہ وضوء کرنامتحب ہے۔وضوء ہیں پہنے چہرے کودھونا چاہیے،تمام اعضاء وضوء کوایک ایک مرتبدھونا چاہیے اور تین تین مرتبدھونا سنت ہے۔

پاؤل کونخنوں سمیت دھولو، وار حلکہ کاعطف اگر و حو هکہ کی طرف ہے تو معنی یہ بیں کہ پیروں کونخنول تک دھوؤں اورا گراس کا عطف وامتحوا پر ہے تو معنی ہول گے کہ پاؤل میں موزے ہونے کی صورت میں پاؤل پر نخنول تک مسح کرو چڑے کے موزے پہننے ک صورت میں ان پر حالت اقامت میں ایک دن ایک رات سے درست ہاور حالت سفر میں تین دن تین رات سمے کیا جا سکتا ہے۔ ناپاک کی حالت میں خسل کرنا چاہیے، پانی نہ ہونے کی صورت میں اور حالت عذر میں تیم درست ہے۔ (معارف دفر آن)

#### قیامت کے دن اعضاء وضوء چمک رہے ہول گے

٣٣٠ ا. وعَنُ آبِي هُرَيُرَةَ رَضِى اللّهُ تَعَالَى عَنُهُ قَالَ سَمِعُتُ رَسُّولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ."إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوُنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًا مُحَجَّلِيُنَ مِنُ اثَارِ الْوُضُوءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ اَنْ يُطِيُلَ غُرَّتَهُ \*

فَنينهُعَلُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

( ۱۰۲۴ ) حضرت بوہریرہ رضی القدعنہ ہے رویت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسوں القد طالقی کا کوفر ماتے ہوئے نہ کہ میری امت کے لوگوں کو روز قیامت پکارا جائے گا وروضوء کے آثار ہے ان کے چبرے اور اعضاء وضوء چبک رہے ہوں گے تو تم سے جوج ہتا ہے کہ اس کی روشنی طویل ہوتو وہ ضرور ایس کرے۔ (متفق عبیہ)

ترخ كا مديث (١٠٢٣): صحيح السحاري، كتاب الوصوء، باب قصل الوصوء والعر المجلوب من اثر الوصوء.

صحيح مسم، كتاب الطهارة، ماب ستحماب الطهارة العرة والتحجيل

کلمات مدین : سی میری مت یعنی مت محدید ظافی نبی کتام ، نے واب ،اس نبی کی امت کہا تے ہیں ،اور اصولوں کو اس کی برجو ہوگ تیاں ہوں اور وہ سب ان اصولوں کو مانتے ہوں تو وہ ملت کہلاتے ہیں جیسے . ﴿ مِیلَّهُ أَیْبِ کُمْ اِبْرَ اِجِیمِ اِلْہِ اِلْمِی ملت ) عرہ گوڑے کی پیشانی پر سفید بال ، یہال پر چرول کی روشی اور نور مراد ہے ، روز قیامت مؤمنین کے چرے نور ایمان سے دمک رہے ہوں گے جیسا کہ فر ، یا : ﴿ سِیسِما اَهُمْ فِی وَجُوهِ بِهِ مِیْ اَلْمِی اللّٰهِ مُورِد وَ قیامت موسین نے جرے نور ایمان سے دمک رہے ہوں گے جیسا کہ فر ، یا : ﴿ سِیسِما اَهُمْ فِی وَجُوهِ بِهِ مِیْ اَلْمِی اللّٰهِ مُورِد وَ قیامت موسین : تحصی سے چھوڑے کی ٹائلوں پر پائی جانے والی سفیدی کو کہتے ہیں ۔ یہ س وہ نور اور روشی مراو ہے جوروز قیامت موسین کے جرے اور باتھ پاؤں نور سے منور کے باتھوں اور پیروں پروضو کے آثار سے پائی جائے گے ۔ صل یہ ہے کہ روز قیامت مؤمنین کے چرے اور باتھ پاؤں نور سے منور ہوں گے۔

شرح حدیث: مردامت اجبت ہے یعنی تا قیام قیامت جولوگ آپ مالی آپ مالی آپ مالی آپ مالی آپ مالی آپ مالی است سے مردامت اجبان است سے مردامت اجبان تا ہوں گے تو ان کے چہرے اور ان کے ہاتھ پاؤل نور سے چمک رہے ہول گے۔ جس قدر کثرت سے کوئی صاحب ایمان وضوء کرے گا اتنابی اس کے چہرے کی اور اس کے ہاتھوں ور پیروں کی روشنی اور تو ربڑھتا جے گا۔

(فتح الدري: ١ /٣١٨ ـ ارشاد الساري . ٣٤٤،١ ـ روضه المتقيل ٣٠ ٢٧ ـ دليل العالحيل: ٣ ٤٧٢)

#### وضوء کی برکت ہے جنت کے زیورات

١٠٢٥ . وَعَنُهُ قَالَ : سَمِعُتُ خَلِيْلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : "تَبُلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِلِ حَيْثُ يَبُلُغُ الْوَضُوءُ " رَوَاهُ مُسْدِمٌ .

( ۱۰۲۵ ) حضرت بو ہریرہ رضی اللہ عند ہے رویت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے ختیل ملاقیا کی کوفر ماتے ہو ہے سنا کہ جہال تک وضوء کا پانی پہنچنا ہے اس جگہ تک مؤمن کے زیوارت ہوں گے۔ (مسلم)

يخ كامديث (١٠٢٥): صحيح مسم، كتاب الصهارة، باب تبلغ الحلية حيث سع لوصوء

کلمات حدیث: 💎 حسیلی: خلیل اس دوست کو کہتے ہیں جس کی محبت دل میں اثر جائے اور پیوست ہوجائے حضرت ابو ہر برہ رضی القدعندا مثر رسوب القد ملاقيم كاذ مرهميلي (ميرے دوست،ميرے حبيب) كہد كرفر ماتے تھے۔

شرح حدیث: 💎 روزِ قیامت مؤمن کے ہاتھوں اور پیروں میں اس جگہ تک زیوارت ہوں گے جہاں تک وضوء کا یانی پہنچتا ہے،امام بغوی رحمہ املافر ماتے ہیں کہ حلیہ ہےمراد تحصیل ہے کہ جہاں تک وضوء کا یا نی پہنیجے وہاں تک اعضاء وضوء منوراورروش ہوں گے اور بیامت محمد مُلاثیم کا خضاص ہے کسی اورامت کے لوگول کو بیہ حاصل نہیں ہے۔ چنانچہ صلح میں حضرت حذیفہ رضی امندعنہ ہے مروی ے کہ آپ مُلَقِظُ نے فرمایا کہ میرے حوض کا فاصلہ اتناہے جتنہ اید ہے عدن ، وقتم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں اس حوض ہے لوگوں کواس طرح بٹار ہوں گا جس طرح آ دمی اسپنے حوض ہے اجنبی اونٹوں کو ہٹاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول ابتدا آپ ہمیں پہچے نالیں گے؟ آپ ملاقظ نے فرویا کہ ہال تم میرے یا س اس طرح آؤ کے کہتمہارے اعضاء وضوء وضوء کے تارے د مک رہے ہوں گےاور پیخو کی تمہر رےعدا و وکسی اور کو حاصل نہ ہوگی۔

(شرح صحبح مسم لمدوي ١٢٠٣ ـ روضه المتقس ٣٠١٣)

# وضوءکی برکت سے گناہ معاف ہوتے ہیں

٢٠٠١. وَعَسْ عُشْمَانَ بُنِ عَفَّانِ رَضِي اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلَّى اللّهُ علَيْهِ وسلَّم: "مَنُ تَوَضَّأَ فَاحْسَنَ الْوُضُوءَ حَرَجَتُ خَطَايَاهُ مِنُ جَسَدِهِ حَتَّى تَخُرُج مِنْ تَحْت اظْفَارِه . رواهُ مُسُلّم.

( ۲۰۲۱ ) حضرت عثمان بن عفان رضی امتد عنه ہے روایت ہے کہ رسول اللہ منافیکا نے فرمایا کہ جس نے وضوء کیا . وراجیھی طرح وضوء کیااس کے جسم ہے اس کے سارے گناہ نکل جاتے ہیں۔ یہال تک کداس کے ناختوں کے بنچے ہے بھی۔ (مسلم)

تَحُرُ تَكُومَدِيثُ(١٠٢٧). . . . . صحب مسلم، كتاب لطهارة، باب حرو - لحطابا مع ماء اله صوء

**کلمات حدیث:** سے حتبی تحریب من نحت اصفارہ: یہاں تک کد گناہ اس کے نافنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔ اصفار <sup>م</sup> نففر کی جمع ، ناخن. یعنی وضوء سے ظاہری طہارت بھی حاصل ہو تی ہےاور باطنی طہارت بھی اس درجہ حاصل ہوتی ہے کہ ناخنوں کے نیجے ہے بھی گن ہ دھل کرنگل جاتے ہیں۔

شرح حدیہ: جس نے وضوء کیا اورخوب اچھی طرح وضو کیا بعنی عضاءِ وضوء کواچھی طرح اور نین تین مرتبہ حسن نیت اور ضوع ب قلب کے ساتھ دھویا تو اعضاء وضوء کے دھلنے کے ساتھ س کے تمام ً سٰہ دھل جو کمیں گے حتی کہ نا خنول کے پنچے ہے بھی نکل جا کمیں گے۔اہ مقرطبی رحمہ انتدفر ماتے ہیں کہ اگر کسی کا اخلاص قلبی اورحسن نیت. نتہائی درجے کا ہوکیا بعید ہے کہ امتد تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئے اوراس کےصغیر ہاورکبیر ہ گناہ معاف فر مادیے جائیں۔

(شرح صحبح مسلم لمووي: ٣ ١١٤ دبيل الفالحين ٣٠ ٤٧٣)

#### وضوء سے پچھلے تمام صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں

١٠٢٤ . وَعَنْهُ قَالَ : رَايُتُ رَسُولَ اللّهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّم توضّاً مِثل وصُونِي هذا ثُم قال: من تَوَضّاءَ هن كذا عُفِرلَه مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِهِ وَكَانَتُ صَلوتُه وَمَشْيه الى الْمَسْحِد نَافلَةً . رَوَاهُ مُسُلمٌ

( ۱۰۲۷ ) حفرت عثان بن عفان رضی القد عند ہے دوایت ہے کہ میں نے رسول القد مُنافِقِیم کودیکھا کہ آپ نے اس طرح وضوء فرہ یہ جس طرح میں نے کیا اور فرمایا کہ جس نے اس طرح وضوء کیا اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کردیے گئے اور اب اس کا نماز پڑھنا اور چل کرم جدجان نفل ہے۔ (مسلم)

تَخ تَكُ عديث (٤٤٤): صحيح مسلم. كتاب الطهارة، باب فصل الوصوء والصلاة عملة

<u>کلمات حدیث:</u> عصول ما نقدم من دسه: اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیے گئے ، جو گناہ وہ اس وضوء سے پہلے کر چکا ہے وہ معاف کردیئے گئے۔

شر<u>ع حدیث:</u>
حضرت عثمان غنی رضی القد عند نے خود وضوء کر کے دکھا یا اور فرمایا کہ رسول اللہ مکافی کے اس طرح وضوء فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جس نے اس طرح وضوء کیا ہیں گئز شتہ صغیرہ گناہ معاف کر دیے جا کیں گے بعنی وضوء کے پانی کے ساتھ تمام صغیرہ گناہ وتا جاتے جی اور کونی گناہ وہ بین میں میں مزیدا ضافہ ہو وہ میں جاتا ہے۔ (شرح صحیح مسلم ملسووی: ۱۳۱۴ء۔ روصة المتقیں: ۱۹۲۳)

#### وضوء میں جس عضوء کودھویا جائے اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں

(۱۰۲۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ملکھ نے فر مایا کہ جب مسلمان یا بندہ مومن وضوء کرتا ہے اور اپنا چرہ وحونا ہے تو اس کے چرے سے وہ تمام گناہ پنی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں، جن کی طرف اس سے اپنی آئھوں سے دیکھا تھا۔ چر جب وہ اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے ہتھوں سے وہ گناہ نکل جاتے ہیں، جن کو اس کے ہاتھوں نے پانی اور جب وہ اپنے پیر دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ بیپنی کے شری قطرے کے ساتھ بیپنی کے شری قطرے کے ساتھ بیپنی کے شری قطرے ک

ساتھ وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کی طرف اس کے پیر چل کر گئے تھے یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک وصاف ہوجا تا ہے۔ ا

تخرت هديث (١٠٢٨): صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب خروج المخطايا مع ماء الوضوء.

كلمات حديث: نقيا زصاف تقراد نقى مقاوة (بابيمع) صاف بونا، ياكيزه بونا فقى ياك وصاف، جمع القياء.

شرح صدیمی:

مؤمن میرم میرمی در حصوب گناه خارج ہوتے جاتے ہیں، یہاں تک کہ وضوء کمل ہونے تک بندہ صغیرہ گناہوں سے پاک و صاف ہوجا تا ہے، امام قرطبی رحمہ القد فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں واضح طور پر پاؤں کے دھلنے اور ان کے دھلنے سے ان گناہوں کے صاف ہوجا تا ہے، امام قرطبی رحمہ القد فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں واضح طور پر پاؤں کے دھلنے اور ان کے دھلنے سے ان گناہوں کے نکل جانے کو بیان کیا جارہ ہے جن کی طرف آدی پیروں سے چل کر گیا ہوتو یہ دلیل واضح ہے کہ شیعوں کا پیروں پرمسے کا مسئل سے خیر کیا ہوتو ہے دلیل واضح ہے کہ شیعوں کا پیروں پرمسے کا مسئل سے جیاں گناہوں کی معافی کے لیے بیاں گناہوں کی معافی کے لیے ان حقق ق العباد کی معافی کر اضروری ہے۔ خودرسول کریم علاق کی نے ایک حدیث میں کہار کو مشتنی فرمایا ہے۔ ان حقق ق کی ادائی گیا اصحاب حقوق سے معافی حاصل کرنا ضروری ہے۔ خودرسول کریم علاق کی نے ایک حدیث میں کہار کو مشتنی فرمایا ہے۔ آپ علاق کی کا ارشاد ہے کہ پانچ وقت کی نمازیں، جمعہ سے جمعہ اور رمضان سے دمضان تک بیاوات ورمیانی عرصہ کے لیے کفارہ ہیں جب تک آدی کیے دو تک کی نمازیں، جمعہ سے جمعہ اور رمضان سے دمضان تک بیاوات ورمیانی عرصہ کے لیے کفارہ ہیں جب تک آدی کیے دو گناہوں کا ارتاکا ب نہ کرے۔ (مسرح صحیح مسلم للنووی: ۱۳/۳ کی حدیقہ الأحودی: ۲۱/۳)

### وضوء كرنے والوں كورسول الله ظافر الله يجيان ليس كے

١٠٢٩ . وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ "السَّلامُ عَلَيْكُمُ دَارَ قَوْمُ مُمُومِنِيْسَ، وَإِنَّا إِنُ وَاللَّهُ بِكُمُ لَا حِقُونَ، وَدِدُتُ آنَا قَدُ رَايُنَا إِنُوانَنَا قَالُوا اَولَسُنَا إِنُوانَكَ يَارَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ "اَنْتُمُ اَصْحَابِى وَاخُوانَنَا الَّذِينَ لَمُ يَاتُوا بَعُدُ" قَالُوا: كَيْفَ تَعُرِثُ مَنُ لَمُ يَاتِ بَعُدُ مِنْ أُمِّيكَ اللَّهِ؟ قَالَ "اَنْتُمُ اَصْحَابِى وَاخُوانَنَا الَّذِينَ لَمُ يَاتُوا بَعُدُ" قَالُوا: كَيْفَ تَعُرِثُ مَن لَمُ يَاتِ بَعُدُ مِنْ أُمِّيكَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِقَالَ: "فَإِنَّهُمْ يَاتُولُ عُرُّا مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهُرَى خِيلٍ دُهُم بُهُم الايَعْرِثُ خَيلًا عُرَّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ طَهُرَى خِيلٍ دُهُم بُهُم الايَعْرِثُ خَيلًا عُرَّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ مِنَ الْوُصُعُوعِ، وَانَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْض . رَوَاهُ مُسُلِمٌ.

(۱۰۲۹) حضرت ابو ہر یہ وضی انتد عنہ سے روایت ہے کہ رسول انتد کا گلا قبرستان تشریف لے گئے اور آپ کا گلا نے فر مایا کہ سلام ہوتم پر اے اس گھر میں رہنے والے مؤمنو! ہم بھی انشاء انتد تم سے ملنے والے ہیں ، میں چاہتا ہول کہ صحابہ نے عرض کیا کہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ آپ تا گلا نے فر مایا کہ تم میر سے سحابہ ہو، میر سے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی نہیں آئے ۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول انتد! جولوگ آپ کی امت میں ابھی نہیں آئے انہیں آپ مُلاَلِقُلْم کیسے بچپانیں گے؟ فر مایا کہ تمہارا کیا خیال ہے اگر کا لے سیاہ گھوڑ وں میں کسی کے بچ کلیاں گھوڑ سے مول واللہ ایک کیاں گھوڑ والے نہیں بچپانے گا؟ صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول انتد! کیوں نہیں!

آپ مُلْكُلُمُ نے فریایا كدوه وضوءكی وجہ سے سفید ہاتھ یاؤں كے ساتھ آئیں گے اور میں خوض پران كا سقبال كروں گا۔ (مسلم) تَحْ يَحْ مديث (١٠٢٩): صحيح مسم، كتاب الصهارة، باب استحباب اطاله العر و التحجيل.

**کلمات حدیث:** انی اسفوه آپ مُلْکُلُمُ قبرستان تشریف لائے۔ مدینه منوره کا قبرستان جنت ابقیع مر دہے۔ حیل عر محمدمة گھوڑے جن کی پیشانی اور چاروں ٹانگوں پر سفیدی ہو۔ پی کلیال گھوڑے۔ دھے مھہ دھے ادھے کی جمع ہے بمعنی سیاہ بھیہ ک جمع ہےخوب سیاہ یعنی کا لےسیاہ۔

رسول اللد من فیلم مدینه منورہ کے قبرستان جنت استیع تشریف اے اور و بال مرد و ر کوسد م بیا اور فر ، یا کہ تمن میقی کہ ہم اپنے بعد آنے والے بھائیوں کوبھی دیکھے لیتے اور کسی نے کہا کہ عنی ہے ہیں کددل جا ہتا ہے کہ ہم روز قیر مت نے والے بھائیوں سے بھی ملد قات کریں اور بھائی سے مر دوہ سیچے مؤمن ہیں جوایمان کامل اور حب رسول مُلْقِیْز میں اعلی درجہ پر فائز ہوں گے جیب کہ حدیث میں مروی ہے کہ آپ نافی آنے فر مایا کہ میرے بھائی وہ ہیں جنہوں نے مجھے دیکھ نہیں ہوگااور مجھ برایمان لا کیں گے مجھ سے سے نہوں گاورمیری رسالت کی تقعدیق کریں گےان میں سے ہرایک کی تمنا ہوگی کہ گراہل مال سب پھھاٹ کربھی مجھے دی<u>ھ سک</u>تو دیھے لے۔اہم باجی رحمداللدے فرمایا کہ آپ تالی کا نے سی بہرام سے فرمایا کہتم میرے اصی بہوتو آپ کے فرمانے کا بیمطلب نہیں ہے کہ سی بہرام بھالی نہیں ہیں بلکہ وہ بھائی بھی ہیں اور اصحاب ہیں، جبکہ آئندہ آنے والے بھائی ہوں گے اصحاب نہ ہوں گے یونکہ تمام مومنین ہیں میں بھائی بھائی ہیں۔

صىبكرام نے عرض كيايا رسول الله ماليكي جب روز قيامت آپ كى ملاقات ان الل ايمان سے ہوگى جو بعد ميں آئيں كے تو آپ تلکی انہیں کس طرح بہیانیں گے؟ آپ مُلٹی اے فر مایا کہ اگر کسی آ دمی کے ایسے گھوڑ ہے ہول جن کی چیٹانی اور ہانگیں سفید ہوں اور وہ سیاہ گھوڑوں کے درمیان کھڑے ہوں کیا گھوڑوں کے ، لک کواپنے گھوڑوں کے بہبے ننے میں دشواری پیش آسکتی ہے؟ میرے آئندہ آنے والےمؤمن بھائیول کی بیٹانیاں اوراعضاءوضوء نے اثر ہے دمک رہے ہوں گے اور میں حوض کوٹریران کا استقبال کرول گا۔

(شرح صحيح ملسم لسووي ٣٠ ١١٨ \_ روضه المتقيل: ٧١/٣)

درجات بلندكرنے والے اعمال

• ٣٠ ا . وَعَنُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَلَا أَدُلُّكُمُ عَلى مَايَمُحُوا اللَّهُ بهِ الْحَطايَا، وَيَـرُفَعُ بِـه الْلَّرَجَاتِ؟" قَالُوا : بَلَى يَارَسُولَ اللَّهِ، قَالَ : "إِسْبَاعُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِه، وَكَثْرَةُ الْخَطَا الى المساجِد، وَانْتِظارِ الصَّلوة بَعُدالصَّلواةِ " فذلكُمُ الرِّبَاطُ فذلكُمُ الرِّبَاطُ رَواهُ مُسُلمٌ

( ۲۰۳۰ ) حضرت ابو ہرریہ رضی متدعنہ سے روایت ہے کدرسول امتد مخافظ نے فرویا کہ کیا میں تہہیں ایسائمل نہ بتاؤں جس کے ذريع سے اللہ گناہول كومناديتا ہے اور درجات بدندفره ديتا ہے؟ صى بدنے عرض كياضروريارسوں مدا آپ مانا في نظر مايا كه مشقت ے وقت وری طرح وضوء کرن معجد فی طرف جاتے ہوئے قدموں کا زیادہ ہوتا اور ایک نماز کے بعددوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہی رباط ہے، یمی رباط ہے۔ (مسلم)

تخريج مديث (١٠٣٠): صحيح مسم، كتاب الطهارة، باب اساع توصوء عني المكاره.

کلمات ِحدیث: است عالبوصوء علی المکاره ناگواراور پرمشقت مواقع پر پورااور کمل وضوء کرنا یعنی جب وضوء کرناطبیعت کے خلاف ہومثلاً شدید سردی ہو۔ مذل کم الو ماط: تمہارار باط بہ ہے یعنی تمہاراا پنے آپ کو بندگ اورعب وات کے لیے وقف کردینا یمی متعد

شرح حدیث: اقوام گزشته میں لوگ اپنی پوری زندگی عزدت اور بندگی کے لیے وقف کردیتے تھے اور ترک و نیا اختیار کر کے ر رببانیت اختیار کرمیا کرتے تھے۔ اب اس امت کے لیے رباط کا طریقہ لینی اپنے آپ کو جہاد کے لیے وقف کرنا یا عبادت و بندگی کے لیے وقف کردینا ہے کہ نا گوار حالتوں میں وضوء کی تکیل مسجد کے لیے اٹھنے والے بکثرت قدم اور ایک نمازے وہ مری نماز کا انظار ، میہ ایسائل ہے کہ جس سے تمام خطا کیں معاف ہوج تی ہیں اور درجات بلند ہوج تے ہیں۔

يرصديث اب كثرة طرق الحبر على كرريك بير حديث (١٣١) (دبيل العالحب : ٤٧٧٠٣)

### صفائی نصف ایمان ہے

١٠٣١. وَعَنُ ابِئَ مَالِك ، الْاَشْعَرِيِّ رَضِىَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وسلم : "اَلطَّهُورُ شَطُرُ الْإِيْمَان رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَقَدُ سَبَقَ بِطُوله فِي بَابِ الصَّبُرِ، وَفِي الْبَابِ حَدِيْتُ عَمُرِوبُنِ عَبُسَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ السَّابِقُ فِي الْبَابِ حَدِيْتُ عَمُرِوبُنِ عَبُسَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ السَّابِقُ فِي الْجَرِ بَابِ الرَّجَآءِ وهُوَ حدِيُتٌ عَظِيمٌ مُشْتَمِلٌ عَلَى جُمَلٍ مِنَ الْخَيْراتِ!"

( ۱۰۳۱ ) حضرت ابو ، لک شعری رضی التدعنہ ہے روایت ہے کدرسوں اللہ مخافظ کا نے فر ، یو کہ پاکیزگ اور طہارت تصف ایمان ہے۔ (مسلم) بیصدیث مفصل ماس العصسو میں گزر چکی ہے۔

اس موضوع سے متعلق عمرو بن عبسه رضی اللہ عند سے مروی حدیث سامہ اسر حداء میں گزر چکی ہے جو بڑی اہم حدیث ہے اورعمہ ہ مضامین پرشتمل ہے۔

کلمات حدیث. کلمات حدیث. کی جائے۔ شطر: نصف۔

شرر حدیث: طہارت جنس فی نماز کے بیضروری ہے۔اس طہارت کی اہمیت اور فضیلت کواجا گر کرنے کے لیے فر ایا کہ

طہادت نصف ایمان ہے۔ بیحدیث اس سے پہلے باب الصبومیں گزریکی ہے۔

\*\*\*\*\*\*\*\*\*

#### وضوء کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے کی فضیلت

١٠٣٢. وعنُ عُسمر بْنِ الْحَطَّابِ رضِى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلَّمَ قَالَ: مَامِنُكُمْ مِّنُ آحَدٍ يَتَوَضَّاءُ فَيَبُلُغُ. اَوْفَيُسُبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنُ لَا اِللَّهُ اِلَا اللَّهُ وَحُدَهُ لَا شَرِيُكَ لَهُ وَاشْهَدُ اَنْ لَا اِللَّهُ اَعْدُهُ وَرَسُولُهُ الْفَيْتِ عَنُ الْمُوابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدُخُلُ مِنُ اَيِّهَا شَآءَ " زواهُ مُسُلِمٌ وَاشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبُدُهُ وَرَسُولُهُ التَّوَابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُعَطَةِ رِيْنَ .

( ۱۰۳۲ ) حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ مُلِاکھا نے فرہ یا کہتم میں سے جوکو کی وضوء کرتا ہے یا تکمل وضوء کر سے پھر کھے ·

" اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله ."

'' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواکوئی معبود نہیں ہے وہ ایک ہے اس کا کوئی شریکے نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

تواس کے لیے جنت کے آٹھول درواز ہے کھول دیے جا کیں گے جس سے چاہے داخل ہوجائے۔(منلم) ترندی نے بیالفاظ زائدذکر کیے ہیں کہ بیہ کیے کہ:

" اللَّهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين . "

''اےاللہ! مجھےتو بہکرنے والوں میں بنادےاور مجھےخوب یا کیزگی حاصل کرنے والوں میں سے بنادے۔''

تخ تك مديث (١٠٣٢): صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الدكر المستحد عقب الوصوء.

کلمات حدیث: یسبع: وضوء کے واجبات اور مستخبات کو پوری طرح اداء کرنا ہے۔ النسو ابسن: التواب کی جمع خوب توب کرنے والے۔ التواب: اللہ تعالیٰ کانام، بہت توبة بول کرنے والا۔ المتطهرین: گناموں سے خوب یا کی حاصل کرنے والے۔

شرح حدیث: نماز کے لیے وضوء لازم اور ضروری ہے اور وضوء کے لیے ضروری ہے کہ تمام سنن اور آ داب کی رعایت کمح ظار کھ کر مکمل وضوء کیا جائے کہ اعضاءِ وضوء پرخوب اچھی طرح پانی پہنچ جائے اور وضوء کے دوران وہ کلمات کیے جومسنون اور ما اور جیں اور کمال یقین اور کمال ایمان کے ساتھ اللہ کے ایک ہونے اور محمد رسول اللہ خاتی کے اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہونے کی شہادت دیو

التدكی رحمت اوراس کے فضل ہے وہ جنت کے آٹھ درواز وں میں ہے جس درواز سے جاہے جنت میں داخل ہو جائے گا۔

(روضة المتقين : ٧٣/٣\_ دليل الفالحين : ٤٧٨/٣)

البك (١٨٦)

# بَابُ فَضُلِ الْاَذَانِ ا**ذان کی فضیلت کابیا**ک

النَّاسُ مَافِى اللَّهُ عَنُ أَبِى هُوَيُوةَ رَضِى اللَّهُ تَعَالَى عَنُهُ انَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: "لَوُيعُلَمُ النَّاسُ مَافِى اللَّهُ عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا عَلَيْهِ، ولَوْيَعُلَمُون النَّاسُ مَافِى النَّهُ جِيْر لاَسْتَهَمُوا عَلَيْهِ، ولَوْيَعُلَمُون مَافِى الْعَتَمَةِ وَالصَّبْحِ لاَتَوْهُمَا وَلَوْحَبُوا" مُتَّفَقٌ عَلَيْه. "الْاسْتَهَاهُ "الْاسْتَهَاهُ "الْاسْتَهَاهُ "الْاسْتَهَاهُ "الْاسْتَهَاهُ "الْاسْتَهَاهُ "الْاسْتَهَاهُ "الْاسْتَهَاهُ "الْاسْتَهَاهُ السَّلُونة والسَّمِّ اللهُ السَّلُونة والسَّمِّ اللهُ السَّلُونة والسَّمِ اللهُ السَّلُونة والسَّمِ اللهُ السَّلُونة والسَّمَة والسَّمُ اللهُ السَّلُونة والسَّمِ اللهُ السَّلُونة والسَّمَة والسَّمُ والسَّمَة والسَّمُ والسَّمَة والسَّمُ والسَّمُ والسَّمَة والسَّمُ اللهُ السَّمَة واللَّهُ اللهُ السَّمَة والسَّمُ اللهُ السَّمُ اللهُ السَّمُ اللهُ السَّمَة واللهُ السَّمُ اللهُ السَّمُ اللهُ السَّمُ اللهُ السَّمُ اللهُ اللهُ السَّمُ اللّهُ اللهُ السَّمُ اللّهُ اللهُ السَّمُ اللهُ السَّمُ اللهُ السَّمَة اللهُ السَّمُ اللهُ السَّمُ اللّهُ السَّمُ اللهُ السَّمُ اللهُ السَّمُ اللهُ السَّمُ اللهُ السَّمُ اللهُ السَّمُ اللهُ السَّمُ اللّهُ السَّمُ اللّهُ السَّمُ اللهُ السَّمُ اللهُ السَّمُ اللهُهُ اللهُ السَّمُ اللّهُ اللهُ السَّمُ اللهُ السَّمُ اللهُ السَّمُ اللهُ السَّمُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ السَّمُ اللهُ السَّمُ اللّهُ اللهُ السَّمُ اللّهُ الللّهُ ا

(۳۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوایت ہے کہ درسوں اللہ مٹاٹیٹی نے فرہ یا کہ اگر نوگوں کو معموم ہو جائے کہ اذان اور صف اول میں کتن ثواب ہے اورانہیں موقع نہ معہوائے اس کے کہ وہ قرعہ اندازی کریں تو وہ اس پر قرعہ ندازی کریں ورا کر لوگوں کو صف اول میں کتن ثواب ہے اور انہیں موقع نہ معہوم ہوجائے کہ اور فجر کی نماز میں حاضری معہوم ہوجائے کہ عث ءاور فجر کی نماز میں حاضری کا کس قد راج ہے تو وہ ضرور " نمیں اگر چانہیں گھٹ کر" پڑے۔ (متفق مدیہ)

استهام کے معنی قرعداندازی کے بیں اور نهیجیو کے معنی نم زکی طرف جد ہے نے کے بیں۔

کمات حدیث: نه جدید: نماز کوجدی جاند لاستفو البه: اذان سے پہلے مجدی طرف سبقت کریں۔ عندة: نمی زعشاء، عتمہ کے معنی رات کی تاریکی کے بیں اور مرادعشاء کی نماز ہے۔ حسواً کے معنی رات کی تاریکی کے بیں اور مرادعشاء کی نماز ہے۔ حسواً کے معنی کا گونوں اور ہاتھوں کے بل چینا، یعنی گھسٹ کرآنا، مطلب سے کے کہ اگرانتہائی مشقت کے ساتھ آن پڑے تب بھی آئے۔

شرح صدید: صدیم به برک میں ارشاد ہے کہ اذان دینے اور نمازی پہلی صف میں نماز پڑھنے کا اس قد عظیم اجرو تو اب ہے کہ
اگرلوگول کو اس کی حقیقت کا ادراک اور پوراشعور حاصل ہو جائے لوگ ہیں کے سے مسابقت کریں اور ہرا یک اس فضل و کم ل کے حصول
کا خواستگار ہوجائے اور ظاہر ہے کہ سب اس فضیلت کو حاصل نہ کر سکیں گے تو وہ آپس میں قرعه اندازی کریں گے اور قرعه اندازی میں جن
کے نام آئیں گے وہ اذان دیں گے اور صف اول میں نماز پڑھیں گے اوراگرلوگوں کو معلوم ہوجائے کہ اقل وقت میں یا اذان سے پہلے
نماز کے لیے مسجد میں چہنچنے کا کس قدر اجر و تو اب ہے تو سب مساجد کی طرف دوڑ پڑیں اوراگرلوگوں کو صبح کی نم ز اور عشوری نمی نمی نہیے وہ مسجد میں جانو وہ گرتے واس حاص میں بھی وہ مجد
حاضری کی فضیلت اور اس کے اجر کا علم ہوج سے تو وہ گرتے پڑتے مسجد آئیں بکہ ان کو گھسٹ کر بھی آئا پڑے تو اس حاص میں بھی وہ مجد
میں بھی نے جائیں۔ ( وقت حالماری : ۲۰۱۲)

# قیامت کےدن مؤذ نین کی گردنیں سب سے اونچی ہوں گی

١٠٣٣ ). وَعَنُ مُعَاوِيَةَ رَضِىَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "اَلْمُوَذِّنُونَ اَطُولُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوُمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ مُسُلِمٌ

(۱۰۳۲) حفرت معاویہ رضی القد عندے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ مُؤکٹی کوفر ماتے ہوئے سنا کہ اذان دینے والون کی گردنیں روزِ قیامت سب لوگوں ہے لبی ہوں گی۔ (مسلم)

محري المعلق المعلم المعلم المسلم المس

**کمات مدیث:** اعناق: جمع عنق گرون۔

شر<u>ح مدیث:</u> اذان دینے والے روزِ قیامت اپنے اعمال کے اجروثو اب کی تو قع میں گردنیں اٹھا کرد کیورہے ہوں گے اس بناء پر وہ سب سے نمایاں ادرمتناز ہوں گے اوران کو بیر مقام اس سے حاصل ہوگا کہ وہ دنیا میں لوگوں کوصلاح اور فلاح کی طرف بلاتے رہے۔ (دلیل الفالہ حین: ۱۸۲۳)

## اذان بلندآ داز ہے کہنی جا ہے

١٠٣٥ . وَعَنْ عَبُدِ اللّهِ بُنِ عَبُدِ الرَّحُمْنِ بُنِ آبِي صَعْصَعَةَ آنَّ آبَاسَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِى اللّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ لَكَ : "إنّى آرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنتَ فِى عَنَمِكَ. آوُبَادِيَةِكَ فَاذَّئْتَ لِلصَّلُواةِ فَارْفَعُ صَوُتِكَ بِالنَّدَآءِ فَإِنَّهُ لَا يَسُمَعُ مَالَى صَوْتِ الْمُؤذِّنِ جِنَّ، وَلَا إِنْسٌ، وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ " قَالَ آبُوسَعِيْدٍ سَمِعْتُه وَنُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

(۱۰۳۵) حضرت عبدالله بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ سے روایت ہے کہ ان سے حضرت ابو سعید ضدری رضی الله عند نے فرمایا کہ یہ میں جمیس میں گئی ہیں ہے کہ اور جنگل ہیں اپنی بکریوں کے ساتھ ہوا کروتو بلند آواز کے ساتھ نماز کے لیے اذان دیا کروکہ مؤذن کی آواز جہال تک پنچتی ہے اور جن وانس اور جو شئے اس تواز کو سنے گی وہ روزِ قیامت مؤذن کے حق میں موابی دے گی۔ ابو سعید نے فرمایا کہ میں نے بیات رسول الله مالی کا سے تی ہے۔ (بخاری)

يخ تى مديث (١٠٣٥): صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب رفع الصوت بالنداء.

كلمات مديث: البادية: جنگل جمع بوادى . مدى صوت المؤذن: جس مدتك مؤون كي آواز يَهِي جو

شرح مدیث: اذان شعائر اسلام میں سے ہے اور اذان کا بہت اجروثواب ہے۔ مؤذن اللہ تعالیٰ کی برائی بیان کرتااس کی عظمت کااعتراف کرتا ہے رسول اللہ تاکا کی رسالت کی گواہی دیتا ہے اور تمام لوگوں کوصلاح اور فلاح کی طرف بلاتا ہے اس کی آواز جہاں تک پہنچ گیتمام جن وانس اور تر مهموجودات روز قیامت اس کے حق میں گواہ بن کرآئیں گے۔امام قرطبی رحمہ اللّذ فر مات میں کہ فرشتے بھی اس کے حق میں گواہی دیں گے۔

علامه ابن خزیمه رحمه الله فرماتے ہیں که اگر کوئی شخص جنگل میں تنہا ہوتو وہ فضیلت اِذان کے حصول کی نبیت سے اذان وے توا ہے ضرورا ذان کی خیرو برکت حاصل ہوگی ۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اذان میں رفع صوت ( آواز بلند کر ن )مستحب ہے۔

(فتح الباري: ١ ٤٠٤) ارشاد الساري. ٢٥٤٠٢\_ روصة المتقين: ٣ ٧٦\_ برهة المتقين . ٩٦,٢)

اذان کی آوازی کرشیطان بھا گتاہے

١٠٣٦. وعن ابنى هُريُرةَ رصِى اللّهُ تَعالى عَنْهُ قَال . قال رسُولُ اللّه صلّى اللّهُ عليْه وسلّم ١٤١ مُودِى بِالصَّلوةِ آدُبرَ الشَّيُطانُ ولَه صُراطٌ حتَّى لايسُمعَ التَّاذِيُن، فإذا قُضِى البَدآءُ آقُبل حتَى إذا تُوبِ بِالصَّلوةِ آدُبَرَ حَتَّى البَدَاءُ آقَبل حتَى إذا تُوب بِالصَّلوةِ آدُبَرَ حَتَّى النَّوْيِبُ آقَبَل حَتَّى يَخُطِرَ بَيْنَ الْمرُءِ ونفُسِه يَقُولُ، أَذْكُرُ كَذا، وَاذْكُرُ كَذا لِمَا لَهُ يَلُولُ مِنْ قَبُلُ. حَتَى يَظلَّ الرَّجُلُ مَا يَدُرى كُمُ صَلَّى . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

"التَّثُويُبُ": الإقامَةُ .

(۱۰۳۹) حفرت ابو ہر یرہ رضی القد عذہ ہے روایت ہے کہ رسول القد مخافظ نے فر مایا کہ جب نماز کے ہے اوا ن دی جاتی ہے قد شیطان بلیٹ کر بھا گیا ہے اور ہوا خارج کرتا ہے تا کہ وہ اوان کو ندین سکے۔ جب اور نکمس ہوج تی ہے تو واپس جاتا ہے یہاں تک کہ جب نماز کی اقامت کہی جاتی ہے تو پھر چینے پھیر کر چلا جاتا ہے اور جب اقامت پوری ہوج تی ہے پھر جو تا ہے یہ ب تک کہ وی وراس جب نماز کی اقامت کہی جاتی ہوج تی درمیان وسوے والی ہے اور کہتا ہے کہ فلا ل بات یا وکرفلال بات یا دکر لیمی وہ باتیں جواسے اس سے پہلے یا در تقیل سے دل کے درمیان وسوے والی ہے کہا ہے کہ اسے یہ پیٹیس رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی۔ (متفق علیہ) تئے ویسے معنی اقامت اور تھیر کے ہیں۔

تخريج مديث (۱۰۳۱): صحيح البحاري، كتاب لادان، باب قصل التأدين. صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب قض الادان و هر الشيطال عند سماعه .

کلمات صدید: ادبر الشیطان: شیطان پریثان ہوکرتیز بھ گت ہے یہاں تک کداس کے بھاگنے کی آواز پیدا ہوتی ہے سلم کی ایک روایت میں حصاص کالفظ ہے یعنی خوف کے ساتھ اور پریث نی کے ساتھ تیز دوڑنے سے اس کی آواز پیدا ہوتی ہے جے ضراط اور حصاص سے تعبیر کیا گیا ہے۔

شر<del>ح حدیث:</del> شیطان اذان کی آوازین کر بھا گتا ہے اور بھا گتے ہوئے اس کی ہوا خارج ہوتی ہے قاضی عیاض رحمہ القدفر ماتے ہیں کہ ظاہری معنی بھی مراد ہوسکتے ہیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ شیطان کی اذان سے شدت ِنفرت کا بیان مقصود ہو۔ چنانچے مسلم کی روایت میں حصاص کالفظ وار دہوا ہے جس کے عنی اس آواز کے بیں جو تیز دوڑنے سے پیدا ہوتی ہے۔

علامہ طبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ شیطان او ان ہے اس قدر نفرت کرتا ہے کہ وہ اس کے نہ سننے کی یہ تدبیر کرتا ہے کہ آوازیں نکا لنا ہے۔
تاکہ اس کے کانوں میں او ان کی آواز کی بجائے یہ آوازیں جائیں۔ اس کے اس عمل کی برائی اور قباحت بیان کرنے کے لیے اس آواز کو ضراط سے تعبیر کیا گیا۔ ابن بطالی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مجد میں او ان ہوجانے کے بعد مجدسے باہر نہ جانا جا ہے تاکہ فلا ہری طور پر بھی شعطان کی مشابہت نہ ہو۔

اذان کے بعد جب اقامت ہوتی ہے توشیطان پھر بھاگ جاتا ہے اورا قامت کے پوراہونے کے بعد پھر آ جاتا ہے اور نمازی کے دل میں وسوسے ڈالناشروع کرتاحتی کداسے وہ باتیں بھی یاودلاتا ہے جووہ بھول چکاتھا،ان شیطانی وسوسوں کی کثرت سے نمازی کو یہ بھی یاؤنیس رہتا کہ اس نے کتنی رکھت نماز پڑھی ہے۔ (فتح الباری: ۲/۱، ۵۔ ارشاد الساری: ۲۰۳/۲۔ شرح صحیح مسلم للنووی: ۲۸/٤)

#### اذان کاجواب دینامسنون ہے

١٠٣٧ . وَعَنُ عَبُدِاللّهِ بُنِ عَمُرِوبُنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّه تَعَالَىٰ عَنُهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللهِ عَلَى صَلواةً صَلَّى اللّهُ عَلَى صَلواةً صَلَّى اللّهُ عَلَى عَلَى صَلواةً صَلَّى اللّهُ عَلَى هِ بِهَا عَشَرًا ، ثُمَّ سَلُوا اللّهَ لِى الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِى الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِى إِلَّالِعَبُهِ مِنْ عِبَادِاللّهِ وَاللّهِ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَا عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّه

(۱۰۳۷) جھنرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ مُکافِیْ کوفر ماتے ہوئے سنا کہ جب تم اذان سنوتو وہی کلمات کہو جومو وُن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالی اس پر دس مرتبہ رحتنی نازل قرما تا ہے۔ پھر اللہ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کرویہ جنت کا درجہ ہے جوکسی کے لیے مناسب نہیں ہے سوائے اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں جو میرے لیے وسیلہ کا سوال کرے گااس کے لیے میری شفاعت حال ہوجائے گی۔ (مسلم)

مَحْرَ مَحْ مِيثِ (١٠٣٤): صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب القرالي مثل قول المؤذن .

كلات وديف: الموسيله: وسلكس شرك ينتي كذريد كوكت بين مروز قيامت الوسيله جنت كابلندرين مقام موكاجوالله كالمات وميله بنت كابلندرين مقام موكاجوالله

شرح حدیث: مؤذن جس طرح کلمات کے سننے والا آنہیں ای طرح دجراتا جائے البت سے علی الصلاة سی علی الفلاح سن کرلا حول و لا فوة الا بالله کے صحیح مسلم میں حضرت عمرض الله عند سے مروی حدیث میں صراحثاً فذکور ہے کہ جب مؤذن الله اکبر کہوتو تم جھی الله اکبر کہواورای طرح تمام کلمات وا قالن د براؤ، یہاں تک کرمؤذن سی علی الصلاة سی علی الفلاح

کیے قتم لا حور و لا عدہ فرک الله کیواور جب و ولا الله کا لله کیم بھی لا بدلا لله کیوجس نے اس طرح کلمات او ان صدق ول سے ہے جنت میں دخل ہوا اللہ منو وی رحمہ اللہ فر ماتے ہیں کہ اگر کوئی فرض پیفل نماز پڑھے مہاہوا س وقت او ان سنے تو نماز سے فر رغ ہو کرکلمات او ان دہر ہے۔

اذان کے کلمات و ہرانے کے بعد درود نثر فی پڑھنا چ ہے کہ جوالیک مرتبہ درود پڑھتا ہے مقد قان س پروس مرتبہ رحمتیں اور ہر کتیں نزل فریائے ہیں۔ پھرالقد تعالی سے رسول اللہ ظافلا کے لیے وسید طلاب کرویعنی وہ دع ، پڑھی جائے جس میں مقد سے رسول مقد طافلاً کے بے وسید کا سول اللہ طافلاً کی شفاعت صال ہوجائے گے۔

(شرح صحيح مسلم لللووي: ٤ ٤٧٤ روضه المنقيل ٣ ٧٩ لرهة المتقيل. ٣ ٩٨)

#### اذان کے جواب دینے کا طریقہ

١٠٣٧ وعن الى سعيد النخد ورق رضى الله تَعَالى عنه الرسول الله صلى الله عليه وسلم، قال . اذا سمعتُمُ البَدَآء فقُولُوا كما يقُولُ المُؤذَلُ مُتَفقٌ غليه

( ۱۰۳۸ ) حضرت اوسعید خدری رضی متد عند ہے روایت ہے کہ رسول اللہ مُلَقِیْکُم نے فرمایا کہ جسبیتم ذان کی آواز سنوتو ای طرع کہوڑ س طرح موذن نے ۔ (مثنق مدیہ)

تر تا مین (۱۰۳۸): صحبح سحری، کتاب الادان، با ما نفول د سمع سمادی صحبح مسم، کاب لصلاة، بات نفول مثل قول المؤدن

کلمات حدیث: المداء کے معنی پکاراوراملان کے میں، یہال اذان مراد ہے۔

شرح صدید:

علامة وی رحمه مدنے فرمایا که اذان سننے والے کو سی طرح کلمات اذان کبتا چاہیے جس طرح مؤذن کے اوراس طرح کلمات اذان کبتا چاہیے جس طرح مؤذن کے اوراس طرح کلمات اذن کہن مستہ ہے ورس کا برجرو والب ہے۔ حسی حسدہ مصد حسی علاج پر لاحوں و لا عوہ لا مالله کیے۔ اس طرح اذن فی فیر میں احسوہ حسیر میں ماہ کے بعد کے صدفت و مررت و مانحی صفت (تم نے بی کہا نیک بات کی اور حق زبان سے اداکی) اذان کا جو بہ شخص کو دین چاہے چاہے باوضو ، برویا فدیو جائیں اور مائن بو، اور ، گرنی زمیں اذان سے تو نماز اور کرکی شار اور کی کہا تا اذان کہ لے۔

(فتح كباري ، ٢ ، ٦٠٥ رشاد الساري ٢ ، ٢٥٧ شرح صحيح مسلم لللووي ٢ ، ٧٣)

#### اذان کے بعد کی دعاء

١٠٣٩. وَعَنُ جَابِر رَضِيَ اللَّهُ تَعالَى عَنُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قال : "مَنُ قَال

حيْسَ يسْسَمَعُ النّداء اللّهُمَّ ربّ هذه الدَّعُوةِ التَّامَةِ والصّلوة الْقائمة ات مُحَمّدا ر الوسيَلة والعضيُلة، وَالْعَشِهُ مَقَامًا مَحُمُودار اللَّذِي وَعَدُتَّه'، حَلَّتُ لَه' شَفَاعَتِيْ يؤمَ الْقِيَامةِ". رَواهُ الْبُخَارِيُّ .

( ۱۰۳۹ ) حضرت جابر رضی ابتدعنہ سے روایت ہے کہ رسول القد مُلْاتُونا نے فر مایا کہ جس نے افران من مریکل مت ہے اس سے روز قیامت میری شناعت حلال ہوگئی۔

اللَّهـم رب هـده الـدعـو ة التـامة والـصـلا ة القائمة آت محمد إلوسيلة والفضيلة وابعثه مقاما محمودا الذي وعدته . (البخاري)

''اےاںند! س دعوت کاٹل اوراس قائم ہونے والی نماز کے مالک امحد کووسید اور فضید عطاء فر مااور انہیں اس مقام محمود پرسر فراز فر ما جس کا تونے ان سے وعدہ کیا ہے۔''

تخريج مديث (١٠٣٩): صحيح المخارى، كتاب الادال، باب الدعاء عبد البدء.

کلمات صدیت: الدعوة: وعوت حق حق کی جانب بلاوا، یعنی اذان النامه کامل جس میں قیامت تک رووبدل نبیں ہوسکتا، یہ دعوت مکمل بھی ہو اللہ میں کی لفظ کے اضاف نے کی ضرورت نہیں ہوار نہ س میں کوئی غظ کم کیا جا سکتا ہے۔

شرح حدیث جوص حب ایمان اذان سے وہ ذان کی است و جمائے در پھر دعائے ندکور پڑھے اللہ کی رحمت ہے وہ روز قیامت رسوں اللہ طاقع کی شف عت کا ستحق ہوگا۔اس دعاء میں ہے کہ اے اللہ!رسول اللہ طاقع کی کوسید عطافر ، ۔ وسیلہ جنت کا ایک مقام بلند ہے جواللہ کے بندول میں سے کسی ایک بندے کو معے گا ور رسوں اللہ طاقع کے ندول میں سے کسی ایک بندے کو معے گا ور رسوں اللہ طاقع کے ندول اللہ علی مقام محدود عطاء فر ، یعنی مقام حد عطاء فر ما جس کا تونے آپ طاقع کی دورہ کیا ہے اور کہا ہے کہ:

﴿ عَسَىٰ أَن يَبِعَتَكَ رَبُّكَ مَقَ مَا عَصَمُودًا ﴿ عَسَىٰ أَن يَبِعَتَكَ رَبُّكَ مَقَ مَا عَصَمُودًا ﴿ عَسَىٰ أَن يَبِعُمِود عَطَافُمُ مَا يُمِل كَـ ـ "(ا اسراء ٢٩)

عدامه طیمی رحمداللد نے فرمایا کداس آیت میں یمی مقام محمود مراد ہادراللہ تعالی کی جانب سے عسمی کے لفظ کا استعمال نیسقس بی کے معنی میں ہوتا ہے۔ (فتح الداري: ۱' ۲۱۶، ارشد دالسري ۲ ۲۵۸ روضة المتقبین ۳۰ ۸۲ سخفة الأحودي ۲۵۷۱)

# اذان کے بعد کی دوسری دعاء

٣٠٠١. وَعَنُ سَعُدِ بُن اَبِى وَقَاصٍ رَضِى اللّهُ تَعَالَى عَمُهُ عَنِ النّبِيّ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللهُ قَالَ.
 مَنُ قَالَ جِيْنَ يَسْمَعَ الْمُؤذَن . اَشُهَدُ أَنُ لَا إِلّه إِلَّا اللّهُ وَحُدَه ' لَا شَرِيُكَ لَه ' وَ أَنْ مُحَمَّدًا عَبُدُه ' وَ رَسُولُه ' رَضِينتُ بِاللّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولُه وَبِالْإِسَلامِ دِينًا، غُفِرَلَه ' ذَنْهُه '. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

( ۱۰۴۰ ) حضرت سعد بن الی وقاص رضی امتدعنہ ہے روایت ہے کہ نبی کریم مُلَاثِقُمُ نے فرمایا کہ جس شخص نے اذان من کریہ

کلمات کہاں کے گناہ معاف کردیے گئے۔ (مسلم)

أشهد أن لا الله الا الله وحده لا شريك له وأن محمد عبده ورسوله رضيت بالله ربا وبمحمد رسولا وبالإسلام دينا .

'' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواکوئی معبود نہیں ہے وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہےاور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں میں راضی ہول کے امتدمیر ارب ہے محمد اس کے رسول میں اور اسلام میر اوین ہے۔'' (مسلم)

تخريج مديث (١٠٢٠): صحيح مسدم، كتاب الصلاه، داب الفول مثل قبول المؤدد

کلمات صدیت: دس: گناه جمع ذبوب.

# اذان وا قامت کے درمیان دعاء قبول ہوتی ہے

ا ١٠٠٣. وَعَنُ أَنُسٍ رَضِى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: "الدُّعَآءُ لَايُردُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْإِقَامَة" رَوَاهُ اَبُودَاؤِدَ وَالتّرُمدِيُّ وَقَالَ : حَدِيْتٌ حَسَنٌ .

( ۱۰۴۱ ) حفرت اس رضی امتد عنہ ہے روایت ہے کہ رسول الله مُلَّقُتُمْ نے فرمایا کہ اذ ان اور اقامت کے درمیان ما گل جانے والی دعاء رونہیں ہوتی ۔ (ابوداؤد، ہرندی) ترندی نے کہا کہ بیاحدیث حسن صحح ہے۔

خُرْ تَكُومِيهُ (۱۹۰۱): سسس سى دۇد، كساس سطلا داسا جاء فى الدعاء بىل لادال و لاقامة البجامع سرمدى، ابواب لصلاة، باب ما جاء فى أن الدعاء لا يرد بىل لادال و لاقامه

کلمات حدیث: لا برد: لوٹایانبیل جاتا یعنی اذان اور تکبیر کے درمیان دعاء رئبیل کی جاتی۔

شرب حدیث. و ابن العربی رحمه الله فره سے بین کدافران اورا قامت که درمیان مانگی ب وری وعامه دنییں بوتی بلکه مقبول بوتی ہے اس لیے کداس وقت وعام و تکنیے والے کی نیت میں خلوص ہوتا ہے اور ابواب رحمت مفتوح ہوتے ہیں۔ ترفدی میں حضرت انس رضی الته عند سے مروی ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یارسول الله! ہم افران اور اقامت کے درمیان کیا وعام و تکیس؟ آپ ناٹھ کی کہ اس است سے مروی ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یارسول الله! ہم افران الله مناٹھ کی خرمیان کے دروایت کیا ہے کہ رسول الله مناٹھ کی نے فر مایا کہ دواوقات ایسے میں جن میں آسون کے دروازے کے وقت اور جہاد فی سبیل الله کے لیے مفیل بناتے وقت۔

غرض اذان کے بعد نماز کی تکمیر کہے جانے تک دعا کیں مقبول ہوتی ہیں ، یہ وقت استجابت دعاء اور آسانوں کے ابواب قبولیت کھولے جانے کاوقت ہے۔ (تحفة الأحو دي: ۲۰۰۱ پروصة المنقیں: ۳۸۸)

الميّاك (١٨٧)

# بَابُ فَضُلِ الصَّلو ْتِ **نمازو***ن كى فضيلت*

نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے

٢٧٥. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿إِنَّ ٱلْمَنْكُورَةُ تَنْهَىٰ عَنِ ٱلْفَحْسُاءِ وَٱلْمُنْكُرِ ﴾ التنقال فارشوفرما ياكه

"ب شک نماز بے حیائی اور برے کامول سے روکتی ہے۔" (العنکبوت ۲۵)

تفسیری نگات: بنماز اللہ اور بندے کے درمیان ایک خصوص تعلق ہے، ای لیے فرہ یا کہ نماز مؤمنین کی معراج ہے بیٹی اہل ایمان کو نماز میں وہ ترتی درجات اوروہ فضیلت ومرتبت عاصل ہوتی ہے جواس کے سیے اللہ کی جانب روحانی ارتقاء کا ذریعہ بن جاتی ہے اور جل اعلیٰ کی جانب روحانی ارتقاء کا ذریعہ بن جاتی ہے اور جب اللہ تعالی ہے یہ خصوص تعلق قائم ہوجاتا ہے تو بندہ مؤمن پھر کسی معصیت یا گناہ یا برائی کی طرف کیسے جاسکتا ہے؟ وہ تو ہر بری بات سے کنارہ کش ہوجاتا ہے اور ہر معصیت ہے دور ہوج تا ہے۔ اگر نم زکی بیتا شیر ظاہر نہ ہوتو سمجھنا بھی چاہیے کہ نم زکی کی نماز میں کی ہے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ہے جب اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرہ یا کہ جب خص کی نماز برائیوں جب شخص کی نماز اسے ہیں روکتی وہ نم زبی نہیں ہے۔ ایک صدیث میں ہے کہ جس کواس کی نماز برائیوں اور ہر سے کاموں سے نہیں روکتی وہ نم زبی نہیں ہے۔ ایک صدیث میں ہے کہ جس کواس کی نماز برائیوں اور ہر سے کاموں سے نہیں روکتی وہ نم زبی نہیں جا ہے۔

(معارف القران لفسير ابن كثير)

پانچوں نمازوں ہے پاکیزگی حاصل ہونے کی مثال

١٠٣٢ . وَعَنُ اَبِيُ هُ رَيُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ : سَمِعُتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "اَرَايُتُمُ لَوُ اَنَّ نَهُرًا بِبَابِ اَحَدِكُمُ يَغُتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمُسَ مَرَّاتٍ هَلُ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ فَالَ : فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوْتِ الْخَمُسِ ، يَمُحُوا اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

( ۱۰۴۲ ) حفزت ابو ہربرہ رضی اللہ عنہ ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ مُکالِیْکُم کوفر ماتے ہوئے سنا کہ اگرتم میں سے کسی کے گھر کے سامنے نہر ہواور وہ اس میں ہرروز پانچ مرتبہ نہا تا ہو کیا اس پرکوئی میل باقی رہے گا صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ کالگٹا) کوئی میل نہیں باقی رہے گا،فر ہ یا کہ اس طرح اللہ تعالی پانچوں نماز وں کے ذریعے تمام گنا ہوں کومٹاد سے ہیں۔ (متفق عليه)

مرية على المرية (١٩٣٢): صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب الصلوات الخمس كفارة. صحيح مسم، كتاب

المساحد، باب المشي الى الصلاة لتمحى به الحطايا وترفع به الدرجات.

کلمات صدید: هل يبقى من درنه شى: كياس كاميل كچيل باقى ره جائىگار درن: ميل كچيل جمع ادران.

مرج حدیث علامہ ابن العربی رحمہ القدفر ماتے ہیں کہ اگر کی فخض پر بہت کیل ہواور اس کا جہم بہت گذا ہواور اس کے گھر

کے دروازے کے سامنے ایک نہر بہدرہ ہواور وہ اپنے بدن پر اس میل کچیل کو دھونے اور صاف کرنے کے لیے دن میں روز اند نہر تا مروع کر دیے او اس کے جہم پر کوئی میل کچیل باقی نہیں رہے گا جس طرح میل کچیل جسی ہوتا ہے ای طرح معنوی میل کچیل اور گندگی ہوتی ہے اور اس معنوی اور گیا ہوں کا میل ہوتا ہے بیانسان کے وجود پر محیط ہوج تا ہے اور اس کے افس پر چھا جا تا ہے اور اس کے دفس پر چھا جا تا ہے اور اس کے دل کو گھر لیتا ہے اور دل سیاہ ہوجا تا ہے اس غیر حسی میں کو دور کرنے کا طریقہ پانچ وقت نمازوں کے کے نفس پر چھا جا تا ہے جس طرح نہر کے بہتے پانی میں روز اند پانچ مرتبہ بانے سے فلہر کی اور محسوں میں کہو دور ہو جا تا ہے بھی ہوئے میں اور غیر موجو تا ہے بقس پر چڑ ھے ہوئے میل کے پرت اترتے جت ہیں ، دل کا ذیار موجو تا ہے ، مرتبہ بہانے سے فلہر کی اور موجو تی ہیں اور غم و آیام جاتے رہے ہیں ، مرتبہ بہانے سے فلہر کی اور موجو تا ہے بھی اور ہوجو تا ہے ، پر بیٹانیاں دور ہوجو تی ہیں اور غم و آیام جاتے رہے ہیں ، کیونکہ غموم کی اور میں کی جید امیوں سے بیدا ہوتے ہوئے اس سے دل منور ہوجا تا ہے ، پر بیٹانیاں دور ہوجاتی ہیں اور غم ہوتے ہوئی میں وافیار فاسدہ ختم ہوتے ہوئی میں طبیعت مطمئن ہو جب اس وضوء کے بعد نماز پر ھے تو نماز تو نور ہے اس سے دل منور ہوجائے گا ، تعب مضطر کو قرار آج کے گا ہے چین طبیعت مطمئن ہو جب اس وضوء کے بعد نماز پر طبی تو نماز تو نور ہے اس سے دل منور ہوجائے گا ، تعب مضطر کو قرار آج کے گا ہے چین طبیعت مطمئن ہو جب اس وضوء کے بعد نماز پر طبیع نو فلیوں اور گنا ہوں کی ظاہر توں سے گھرایا ہوا آدمی عافیت پر جائے گا ۔

﴿ أَلَا بِنِكِ رِٱللَّهِ نَطْ مَ إِنَّ ٱلْقُلُوبُ ۞ ﴾

(روضة المتقين: ٨٥/٣ وتح الباري: ٢٧٢/١ شرح صحيح مسدم للنووي: ٥/٤٤/٥)

گناہوں کومٹانے میں یانچوں نماز وں کی مثال

١٠٣٣ ا. وَعَنُ جَابِرٍ رَضِى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمُسِ كَمَثُلِ نَهُرٍ غَمُرٍ جَارٍ عَلَىٰ بَابِ اَحَدِكُمُ يَغُتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوُمٍ خَمُسَ مَرَّاتٍ" رَوَاهُ مُسُلِمٌ.

"ٱلْغَمُرُ" : بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ ،ٱلْكَثِيْرِ.

(۱۰۲۳) حفرت جابررضی الله عندہے روایت ہے کہ رسول الله مُکافی اُنے نے فرمایا کہ پانچوں نمازوں کی مثال اس ممبری نہر کی می ہے جوتم میں سے کسی کے دروازے کے سامنے بہدری ہواوروہ اس میں روز اندیا پچے مرتبہ شسل کرتا ہو۔ (مسلم)

عمرہ کے معنی کثیر یا نی کے ہیں۔

تخريج مديث (١٠٢٣): صحبح مسم، كتاب المساحد، باب المشي الى الصلاة تمحي به الخطايا و ترفع به المرجات

کلمات حدیث: سهر حار عسر: بهت پانی وای بهتی هوئی نهر منهر کا پانی جس قدر زیاده هوگااور جس قدر بها و تیز هوگاای قدره همیل کودور کرنے میں موثر هوگا۔ عسر عسراً (باب نصر) عسره اساء کشر پانی نے اسے وُ هانپ لیا۔

شرح حدیث: صدیث مبارک میں ارشاد ہوا کہ پانچ وقت کی نماز گنا ہوں کی معانی اور معصقوں کے میل کچیل کے دور کرنے میں اس قدر مؤثر ہے جس طرح کس گھر کے سامنے تیز اور گہرے پانی کی نہر ہم زبی ہواور وہ اس میں روز اندپانچ وقت نہا تا ہوتو اس کے جسم پر کوئی نما ہرک میں باتی نہیں رہتا ہے تینی ایمان اخلاص اور رضائے الہی کی نیت سے پانچ وقت کی نماز "دمی کو گنا ہوں کی گندگی کے میل اور نافر منیوں کی گندگی سے بالکل یاک وصاف کردیت ہے۔

(سرح صحیح مستم سووي ۱٤٤٫٥ ـ روضه تمتقیل ۳ ۸۶ ـ دبیل الفاتحیل ، ۹۰٫۳ )

# نماز گناہوں کومٹاتی ہے

١٠٣٣ وَعَنِ اسُنِ مَسُعُودٍ رَضَى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ اَنَّ رَجُلًا اصَابَ مِنِ امُرَأَةٍ قُمُلَةً فَاتَى النَبِيّ صَلّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانُولَ اللَّهُ تَعَالَى أَقِمِ الصَّلُوةَ طَرَفَى النَّهارِ وَرُلْفاً مِّنَ اللَّيُلِ ، إِنَّ الْحسنَاتِ لِللَّهُ عَلَيْهِ مُ اللَّهُ إِنَّ الْحسنَاتِ لَيُلُومُ اللَّهُ فَقَالَ الرُّجُلُ : إِلَى هِذَا؟ قَالَ : "لِجَمِيْع أُمَّتِى كُلِّهِمُ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ،

(۱۰۲۴) حضرت عبدالله بن مسعودرض بقدعند سے روایت ہے کہ ایک آوی نے ایک عورت کا بوسہ لے بیاوہ نی کریم مُلَاثِمُ ا کے پاس آیا اور آپ مُلَاثِمُ کو یہ بات بتائی۔الله تع لی نے یہ بہت ناز فر ، ئی .

﴾ ﴿ وَ أَقِيرِ ٱلصَّلَوْهَ طَرَفِي ٱلنَّهَارِ وَزُلْفَامِّنَ ٱلْيَّلِ إِنَّ ٱلْخَسَنَتِ يُذُهِبْنَ ٱلسَّيِّعَاتِ ﴾ " نماز قائم كرو، دن كه دونول كنارول ميل اور يحق مصدرات كو، بيثك نيكيال برائيول كودوركردي بي بيل-"

ال مخص نے عرض کیا کیا ہے تھم میرے لیے خاص ہے؟ آپ مال کا ان خرمایا کدمیری ساری امت کے لیے ہے۔ (متنق عید)

تر تحديث (۱۰۲۳): صحيح المحاري كتاب التفسير، سورة هود . صحيح مسلم، كتاب التولة، باب فوله تعالى د الحسات يدهس السيئات .

كلمات صديث: طرفى النهار وزلعا من الليل: ون كرونول كنارول سيمرا وفجر ،ظهراورعمركي نمازي بين اورد لها من الليل مغرب اورعشاء

شرح حدیث: پانچ وقت نمازوں کی ادائیگ ہے آدمی کے تم م صغیرہ گناہ معاف ہوج تے ہیں گویا وضوءاور نماز کی پابندی ہے آدمی روز اند گناہوں اور معصیتوں سے پاک ہوتا رہتا ہے اور اس کے وجود سے نافر ہانیوں کامیل دوہوتا رہتا ہے۔ جیبا کهاس حدیث میں مذکورہے که ایک صاحب نے کسی عورت کا بوسہ لے لیا۔ اور آپ مُلَاثِمُ اے عرض کی توبیآیت نازل ہوئی ﴿ إِنَّ ٱلْحَسَنَاتِ يُذَهِبُنَّ ٱلسَّيِّعَاتِ ﴾ احجائيون سے برائيان دور موجاتى بين يعنى نمرزون سے من ومعاف موجاتے بين ، صاحب نے دریافت کیا کہ بیتھم صرف میرے لیے ہے؟ آپ مُلْكُمُ انے فر ماید کنہیں تمام امت كے ليے ہے۔

(برهة المتقس ١٠١/٢٠ روصة لمنقيل٣٠ ١٨٦ دنيل مصحيل ٣٠.٩٠.

# نمازس کے درمیانی اوقات گناہوں کے لیے کفارہ ہیں

٥ ٣٠ ا. وعنُ اَبِيُ هُرَيْرَةَ رَصِي اللَّهُ عَسُهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلَّم قالَ "الصّلوات الُحمُسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، كَفَارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ مَالَمُ تُغَشَّ الْكَبَائِرُ " رَوَاهُ مُسُلِمٌ .

( ۱۰۴۵ ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عندے روایت ہے کہ رسوں اللہ طالقاتا نے فرمایا کہ پانچوں نمازیں اور جمعہ سے وسرب جمعة تَك درمياني عرصے ئے بيے كفارہ ہيں،جب تك َ بيرہ گناہوں كاارتكاب ندلياجائے ۔( مسم )

م المان المان (١٠٢٥): صحيح مسدم، كتاب الطهارة، باب الصلوات لحمس و الجمعة لي لحمعه و رمضاً

الى رمصان

كلمات حديث: مادم نعش الكمائر جب تك كبيره كنامول كالرتكاب ندكياج -

شرح حدیث: مانچوں نمازیں اور دوجمعہ کے درمیان کا عرصه آ دمی کو گناہوں سے پاک کردیتا ہے یعنی ہر دونمازوں کے درمیان ا

دوجمعہ کے درمیان کی خطاعیں بغرشیں اور گن وصغیر ومعاف کرد ہے جتے میں وران کودرگز رکردی جاتا ہے جیسا کدارشاد ہے ﴿ إِنَّ ٱلْحَسَنَتِ يُذُهِبُنَّ ٱلسَّيِّئَاتِ ﴾

جب تَب آ دی مَّن وکبیرہ کا ارتکاب نہ کرے کیونکہ گن و کبیرہ کے ارتکاب کے بعد توبہ ضروری ہے۔

(شرح صحيح مستم سووي . ٣ - ١٠٠٠

# خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز وں کی فضیلت

٢ ٣٠ ١ . وَعَنُ عُثُمَانَ بُنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنُهُ قَالَ سَمِعُتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَـقُـوُلُ : "مَـامِـنِ امْـرِي مُسُـلِمٍ تَحْضُرُه' صَلوةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَ هَا، وَخُشُوعَهَا، وَرُكُوعَهَا، الَّا كَانَتُ كَفَّارَةً لِمَا قَبُلَهَا مِنَ الذُّنُونِ مَالَمُ تُؤُتِ كَبِيْرَةٌ وَذَلِكَ الدَّجُرُ كُلَّه . رواهُ مُسُلمٌ

( ١٠٣٦ ) حضرت عثان بن عفان رضي التدعنه سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ مانتظ کا کوفر ، تے ہوئے سنا کہ جومسممان فرض نماز کا وقت آئے پراچھی طرح وضوء کرے وراچھی طرح خشوع وخصوع کے ساتھ نماز پڑھے تو وہ نمازاس ئے تنہوں کے لیے تفارہ بن جائے گی جب تک سی بیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کرلے اور ہمیشدای طرح ہوتا ہے۔ (مسلم)

رُ مَنْ عَدِيثُ (١٠٣٦): صحيح مسدم، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء والصلاة عليه ِ.

مات صديث: الدهر: طويل زمانه ،طويل عرصه

مسلمان آدمی ایمان کے ساتھ حسن نیت کے ساتھ اور رضائے الہی کی نیت کے ساتھ وضوء کرتا ہے اور اللہ کی بارگاہ رية مديث: ں عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتا ہے کہ اس کا ول بھی خاشع ہوتا ہے اور اس کے جوارح بھی اس کے سامنے عاجزی اختیار کیے ہوتے ں اور اسی طرح خشوع وخضوع کے ساتھ وہ اللہ کے سامنے جھک جاتا اور رکوع میں چلاجا تا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام صغیرہ گناہ معاف مادیتے ہیں،جب تک کدوہ کسی کمیرہ گناہ کاارتکاب نہ کر لےاور اللہ تعالی کامسلمان بندے سے سیمعاملہ ہمیشہ کے لیے ہوتا ہے۔قاضی یاض رحمالندفر اتے ہیں کہ اہل النة والجماعة کے زو کی اس صدیث میں گناموں کی معافی سے مراد صغیرہ گناہ ہیں ، گناہ کبیرہ کے لیے بكرناضروري بـــ (شرح صحيح مسلم للنووي: ٩٦/٣ و روصة المتقين: ٨٧/٣ دليل العالحين: ٩١/٣)



السال (۱۸۸)

# بَابُ فَضُلِ صَلواةِ الصُّبُحِ وَالْعَصُرِ صبح اورعمر كى ثمازوں كى فضيلت

١٠٣٤ عَنُ آبِي مُوسى رَصِى اللَّهُ تَعَالَى عَنُهُ انَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَم قَالَ . "مَنْ
 صَلَّى الْبَرُدُيُن دَخَلَ الْجَنَّة " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

البردان: الصبح و العصر.

(۱۰۴۷) حضرت ابوموی اشعری رضی القدعنہ ہے روایت ہے کہ رسوں اللہ مکا تی آئے نے فرمایا کہ جود و مُصندُی نمازیں پڑھتا ہے وہ جنت میں جائے گا۔ (متفق علیہ) بردان صبح ، ورعصر کی نمازیں۔

تخريج مديث (١٠٣٤): صحيح المحاري، كتاب مواقيت الصلاة، الفصل صلاة الفحر صحيح مسمه، كتاب المساحد، باب فصل صلاتي العصر والصبح والمحافظة عليهما

کلمات و دیمن: البردن: تثنیه بردکاجس کے معنی بیل شند ااور سرد ، مراوب دوشندی نمازی یعنی فجر اور عصر مشرح حدیث: جومسلمان فجر اور عصر کی نمازول کا اہتمام کرتا ہے اور ہروقت ان میں حاضری کے بارے میں فکر مندر ہتا ہے کہ تخری نماز کا دفت نیند کا دفت ہے ڈرہوتا ہے کہ تہیں نیند غالب ند آ جائے اور عصر کی نمی زکا دفت کاروبار اور عمی جدو جہد کا دفت ہوتا ہے تو ور اس ہوتا ہے تو ور اس ہوتا ہے تو ور اس محمد دفیت کی بناء پر نماز ندمو خرہوجائے ۔ جو تحص ان دونول نمازوں کو اہتمام کے ساتھ اوا کرتا ہے تو یہ اس امر کی عدامت ہے کہ وہ تم منازوں کا اہتمام کرتا ہے۔ ایسا محف القد کی رحمت سے جنت میں جائے گا، یہ اش رہ ہے کہ اس مسلمان کا خاتم القد کے نظل سے ایمان واسلام پر ہوگا۔ (فتح الباری: ۲ ۲۳ ۲۔ شرح صحیح مسلم مسووی: ۱۱۶۰۵)

# نماز فجر وعصر کی پابندی کرنے والاجہنم سے محفوظ رہے گا

١٠٣٨ . وَعَنُ آبِيُ زُهَيُرٍ عَمارةَ بُنِ رُويُبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ قَالَ : سَمِعُتُ رسُول اللّه صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ يَقُولُ لَنُ يَلِجَ النّارَ آحَدٌ صَلّى قَبُل طُلُوعِ الشّمُس وَ قَبُل غُرُوبِها" يَعْنى الْفَجُرَ، وَالْعَصُرَ. وَالْعَصُرَ. وَالْعَصُرَ. وَالْعَصُرَ .

( ۱۰۴۸ ) حفرت ابوز بمیر تمارة بن روییه رضی الله عندے روایت ہے کہ رسوں الله طافخ انے فر مانیا کہ وہ مخص برگز جہنم میں نہ ب ۔ گاجوسورٹ کے طبوع بونے سے پہلے اور اس کے فروب ہونے سے پہلے نماز پڑھتا ہے۔ یعنی فجر اور عصر۔ (مسلم) ''بخ صدیث (۱۰۳۸): صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاتی الصبح و العصر و المحافظة علیهما ر<mark>ادی صدیث.</mark> راوی صدیث. رسول میں کوفیہ میں آگربس گئے تنھے اور سے بھر تک جیات رہے ان سے نواحادیث مردی میں۔

(دلير العالحيل. ٣ ٤٩٢)

کلمات حدیث نین بعد اسار احد کوئی خص برگرجهنم میں نیس جے گا۔ و نے و بو جا (بب ضرب) داخل ہوتا۔

عبداللہ بن فضالہ روایت کرتے ہیں کہ ان کے وابد نے بیان کی کہ رسول اللہ ظافی نے انہیں تعلیم میں آپ طافی نے فرمایہ کہ عبداللہ بن فضالہ روایت کرتے ہیں کہ ان کے وابد نے بیان کی کہ رسول اللہ ظافی نے انہیں تعلیم میں آپ طافی نے فرمایہ کہ 'ن پانچوں نماز ورکی حفاظت کرو' میں نے عرض کیا کہ میں کافی کا موں میں مشغول رہتا ہوں آپ طافی نا مجھے کی امر جامع کا حکم دہیئے جس رئمل کرنا میرے ہیں نہ تق بسے میں نہ تق بسے میں نے عرض کیا کہ میں کو فاظت کرو' میں نے عرض کیا کہ میں کی فاظت کرو ۔ یہ فظ انہ رے لیج میں نہ تق بسے میں نے عرض کیا عظم دہ ہے کہ کہ کہ میا کہ فرمایہ کہ فرمایہ کہ فرمایہ کہ فرمایہ کہ فرمایہ کہ فرمایہ کہ فرمایہ کہ فرمایہ کہ فرمایہ کہ فرمایہ کہ فرمایہ کہ فرمایہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ دونوں وقت کی نماز ورکی حفاظت اوران کا زائدا ہتمام دراص یا نچوں نماز وربی کی فظت کی دلیل ہے۔ اس سے ان دونوں وقت کی نماز ورکی حفاظت اوران کا زائدا ہتمام دراص یا نچوں نماز وربی کی فظت کی دلیل ہے۔ اوراس لیے ان کی حفاظت کرنے والا جنت میں جسے گا۔ (دو صدہ استفیس ۱۹۰۳ء کے دلیں انعام دران کی مخاطت کی دلیل ہے۔ اوراس لیے ان کی حفاظت کرنے والا جنت میں جسے گا۔ (دو صدہ استفیس ۱۹۰۳ء کیل انعام اوران کی حفاظت کی دلیل ہے۔ اوراس لیے ان کی حفاظت کرنے والا جنت میں جسے گا۔ (دو صدہ استفیس ۱۹۰۳ء کیل انعام کوئی کی خاطت کی دلیل ہے۔ اوراس لیے ان کی حفاظت کی دلیل ہے۔ دلیل انعام کوئیل کے دلیل کیا کہ کی کائیل کا گوئیل کے دلیل کے دلیل کی حفاظت کی دلیل ہے۔ دلیل انعام کی دلیل کے دلیل کیا کہ کی کی کی کائیل کی حفوظت کی دلیل کے دلیل کی دلیل کے دلیل کی حفوظت کی دلیل کے دلیل کی حفوظت کی دلیل کے دلیل کی حفوظت کی دلیل کی دلیل کی حفوظت کی دلیل کی دلیل کی حفوظت کی دلیل کی حفوظت کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی حفوظت کی دلیل کی حفوظت کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی حفوظت کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی حفوظت کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی دلیل کی

فجری نماز پڑھنے والا اللہ تعالی کی امان میں ہے

۱۰۴۹ . وَعَنُ جُنُدُ بِ بُنِ سُفَيَانَ رضِى اللّهُ تَعَالَى عُنُهُ قَالَ رسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَدَّمَ " " (۱۰۴۹ . وَعَنُ جُنُدُ بِ بُنِ سُفَيَانَ رضِى اللّهُ تَعَالَى عُنُهُ قَالَ رسُولُ اللّهُ مِنُ ذِمَّتِه بشَيْءٍ " رَوَاهُ مُسُلِمٌ " " (۱۰۲۹) حضرت جندب بن مفين رضى التدعند ادايت به كدرسون مذه اللّهُ عَنْ رَمَا يا كَرَوْضَ نَهُ رَبِّحَ مِتَا بِوه اللّه كامان مِن ربتا ہے۔ اسابی آدم! اصلا کی امان میں ربتا ہے۔ اسابی آدم! اصلا کے الله : الله تالله عنا الله الله الله الله الله الله الله عنا الله عنا الله عنا الله عنا الله عنا الله عنا الله عنا الله الله الله الله الله عنا الله الله عنا الله الله الله الله الله عنا الله عنا الله الله عنا الله عنا الله عنا الله عنا الله الله الله الله الله عنا الله عنا الله عنا الله عنا الله عنا الله عنا الله عنا الله عنا الله عنا الله عنا الله عنا الله عنا الله عنا الله عنا الله عنا الله عنا الله عنا الله عنا الله عنا الله عنا الله عنا الله عنا الله عنا الله عن

أرة ي هي اروصة لمتقيل ، ٣ . ٩٠ دليل الفالحيل . ٣ . ٩٣ ٤)

نماز فجر وعصر میں فرشتوں کا اجتماع ہوتا ہے

١٠٥٠. وَعَنُ آبِى هُرَبُرَة رَضِى اللّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ : "يَسَعَاقَبُونَ فِي صَلواة الصَّبْحِ وَصَلواة الْعَصْرِ ثُمَّ يَعُونُ \* "يَسَعَاقَبُونَ فِي صَلواة الصَّبْحِ وَصَلواة الْعَصْرِ ثُمَّ يَعُونُ \* الْيَسَعَاقَبُونَ فِي صَلواة الصَّبْحِ وَصَلواة الْعَصْرِ ثُمَّ يَعُونُ \* اللّهِ يَن باتُوا فِينكُمْ فَيسْنَالُهُمُ اللهُ. وهُو اَعْلَمْ بِهِمْ كَيُف تَرَكْتُمُ عِبَادُى؟ فَيقُولُون . تَرَكُنَا هُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وآتَيْنَاهُمُ وَهُمُ يُصَلُّونَ " مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ

( ۱۰۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ طافخ آنے فروی کہ تمہدرے پوس روز وشب کے فرشتے برگ ہاری آتے رہتے ہیں، اور بیدات دن کے فرشتے نمی زفجر اور نمی زعصر میں جمع ہوتے ہیں۔ وہ فرشتے جنہوں نے تمہارے درمیان رات گزاری اوپر چلے جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالی ان سے لوچھتے ہیں حالا نکہ وہ فرشتوں سے زیاوہ جانتے ہیں کہ تم نے میرے بندول کو کس حاب میں چھوڑ ا؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ تم ان کے پس کس حاب میں چھوڑ کرتا نے ہیں کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس کس حاب بھی وہ نماز ہڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس کے تھے۔ (متفق عدیہ)

تخريج مسم، كتاب المساحد، باب فصل صلاتي الصبح والعصر و المحافقة عيهما.

شرح حدیث:

القد تعالیٰ کے وہ فریشتے جوانسانوں کی گرانی پر مامور ہیں، جنج وشام بدیتے رہتے ہیں۔ دن کے فریشتے جنج کی نماز میں جن جاتے ہیں، اس وقت رات کے فریشتے بھی موجود ہوتے ہیں، اس طرح رات کے فریشتے عصر ہیں سے ہیں اور س وقت دن کے فریشتے بھی موجود ہوتے ہیں اور جب او پر جاتے ہیں فریشتے بھی موجود ہوتے ہیں اور جب او پر جاتے ہیں تو القد تعالیٰ ان سے دریا فت فرماتے ہیں کہ میرے بندول کو سرحال میں چھوڑ آئے ہووہ جواب دیں گے جدب ہم گئے تھے تو جب بھی وہ نماز میں سے اور ان وقت بھی وہ فران کی محافظت مناز میں سے اور جاتے ہیں اور شام اور ان کی محافظت کی نماز میں ہے ہور آئے تھا اور شام (عصر) کے وقت لوگوں کے کاعکم فر دیا گیا ہے۔ نیز ایک صدیث میں سے بھی آیا ہے کہ جسم کی نماز کے بعد ارزاق تقسیم ہوتے ہیں اور شام (عصر) کے وقت لوگوں کے انگل کا حدیث ہیں سے بھی آیا ہے کہ جسم کی نماز کے بعد ارزاق تقسیم ہوتے ہیں اور شام (عصر) کے وقت لوگوں کے انگل کا حساب لے کراو پر جاتے ہیں۔

(فتح الباري ٤٨٢/١٠ ارشاد الساري ٢٠٥٠ روصة المتقيل ٩١/٣٠ شرح صحيح مسلم ١١٢٥٠)

#### جنت مين ديدار الهي نفيب موگا

ا ١٠٥١. وَعَنُ جَرِيْرِ بُنِ عَبُدِاللَّهِ الْبَجَلِيّ رَضِىَ اللّهُ تَغَالَى عَنُهُ قَالَ 'كُنّا عِنُدَ النّبِيّ صَلَّى اللّهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ فَسَطَرَ اللّهِ الْبَدِرِ فَقَالَ. النَّكُمُ سَنَرُوْنَ رَبَّكُمُ كَمَاتِرُوْنَ هذا لُقَمَرَ كَاتُصَامُونَ فِى رُويبِهِ فَاضَعَتُمُ اللهُ عَلَيُهِ وَفِى رُوايَةٍ فَإِن السَّطَعُتُمُ اللهُ لَاتُغَلَّوُا" مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ. وَفِى رُوايَةٍ فَإِن السَّطَعُتُمُ اللهُ الْقُمَرِ، لَيُلَةَ اَرْبَعَ عَشْرَةً

( ۱۰۵۱) حضرت جریر بن عبدالله بحلی رضی لله عند سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم مُظَلِّمُا کے پاس بینصے ہوئے تھے چاند کی چودھویں رات تھی۔ آپ مُلَا تُھُلِّمانے چاند کی طرف دیکھا اورار شادفر مایا کہ بے شکتم اپنے رب کواسی طرح دیکھو گے جس طرح تم اس چاند کودیکھ رہے ہو کہ اس کے دیکھنے میں تہہیں کوئی دفت نہیں ہے اگر تہہیں طاقت ہے تو سورج کے نکلنے سے پہلے کی نماز اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے کی نماز میں مغلوب نہ ہوجاؤ، جکہ ان نماز دل میں ضرور حاضر ہو۔ (مثفق علیہ)

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ مُلْقُولاً نے چودھویں کے چاندکود مکھ۔

تخ تك مديث (ا٥٠١): صحيح محارى، كتاب الموافيت، باب قصل صلاة الفجر . صحيح مسم، كتاب

النوحيد .

کلمات حدیث: لیسله السدر: چودهوی شب، بدرکو بدراس دیے کہتے ہیں کہ چودهوی شب میں چاند جد طلوع ہوتا ہے۔ لا تضامون: تمہیں کوئی دقت اور مشقت پیش نہیں آتی۔

شرح حدیث: مؤمنین کوالقد کا دیدار نصیب ہوگا وہ دیدار جوالقد کی صفات کم ل کے لگ ہے۔ صحیح بنی ری کی ایک حدیث بی ب کہتم اپنے رب کوعیا نا دیکھو گے۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی القد عنہ ہے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول القد! کیاروز قیامت ہم اپنے رب کو دیکھیں گے ہے سائٹاؤٹ نے فرمایا کہ تہمیں چودھویں کی شب چاند کو دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں یا رسول القد! فرمایا کہ اسی طرح تم اپنے رب کو بھی دیکھوگے۔ القد تعالی کا ارشاد ہے:

﴿ وُجُوَّةً يَوْمَ إِلِنَا ضِرَةً ١٠ إِلَى رَبِّمَا نَاطِرَةً ١٠ ﴾

" كَيْحَه چېر ئى رەتازە بول گاوراپ رېكود كھەر بېرول گے۔"

فرمایا که نمازِ فجراورعصر کااہتمام اوران کی زائد می فظت کرو۔خطا فی رحمہ القد نے فرمایا کہ مقصودِ صدیث بیر ہے کہ ان دونوں نمی زوں کی حفاظت اوران کا زیادہ اہتمام اہل ایمان کو دیدار الہی کا انتحقاق عطامونے کا سبب ہے صحیحیین کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت جریرین عبد القدنے اس کے بعدید آیت پڑھی

﴿ وَسَيِحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ ٱلشَّمْسِ وَقَبْلَ ٱلْغُرُوبِ ٢٩.٣)

(فتح الماري: ١/١٨١] ارشاد الساري ٢٥٤/٢٠ روضة المتقيل: ١/٣] و دليل الفالحيل: ٩٩٥/٣)

#### نماز عصر چھوڑنے کی نحوست

۵۲ ا. وعَنُ بُرَيُدةَ رَضِى اللّه تعالى عُنه قال قال رَسُولُ اللّهِ صلّى اللّه عَلَيْهِ وسَلّم "من ترك صلونة الْعَصُر فَقَدُ حَبِطَ عَمَلُه". وَواهُ البُخَارِيُ!

( ۱۰۵۲ ) حفرت بریدہ رضی القد عند سے روایت ہے کدرسول القد فَلَقَیْمُ نے فر مایا کہ جس نے نمازِ عصر چھوڑ دی اس کے عمال بریابو گئے ۔ ( بخاری )

تَحْ يَجُ مديث (١٠٥٢): صحيح المحاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب من ترك صلاة العصر

كلمات صدين: فقد حسط عمله: اس كاتمل برباد موكيا داس كاتمل بكاركيد حبط حيطاً (باب مع) ضائع مون، بكار مو جانا ـ

شرح حدیث: جس نے نماز عصر عمد أترک کردی جیسا که حضرت ابوالدرداء سے مروی ایک عدیث میں ہے کہ رسول اللہ ملاقاتا نے فرمایا کہ جس نے عدائم زعصر ترک کی یہ ں تک که وہ اس سے فوت ہوگئ (وقت نکل گیا) تو اس کا عمل حبط ہوگیا۔ نیز حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عند سے مروی ہے کہ رسول اللہ مُلاَقِعًا نے فرمایا کہ جس نے عمد انماز عصر چھوڑ دی یہ ں تک کہ سورج غروب ہوگیا اس کا گویا اللہ اور مال سب بچھ برید دہوگیا۔

، بن العربی رحمہ اللہ فر ، تے ہیں کہ جط عمل ہے مرا دفقع عمل ہے بعن جس وقت فرشتے عمل اوپر لے کرج ت ہیں اس وقت اس کا عمل ناقص ہونے کی بناء پروہ اسے اوپڑمیں ہے جاتے ۔قر آن کر یم میں ہے

﴿ حَنفِظُواْ عَلَى ٱلصَّكَوَاتِ وَٱلصَّكَوْةِ ٱلْوُسْطَىٰ ﴾

"نمازور كى محافظت كرو، ورنما زعصر كى محافظت كروـ" (القرة ٢٣٨)

چونکہ نما زعصر رفع عمل کا وفت ہے اور جس نے عصر کی نما زنہیں پڑھی اس کاعمل ناقص ہو گیا اور نقصا بن<sup>ع</sup>مل کی بنا ء پروہ اس دن کی چیشی میں چیش نہ ہوسکا۔ وائتداعلم

(فتح الباري. ١ - ١٨١ ـ ارشاد الساري: ٢ ٣٥٠ ـ روضه المنفيل ٣ ٩٣ ـ دليل الفالحيل ٣ ١٩٦٠)



اللبتاك (١٨٩)

طريق السالكين اردو شرح رباص الصالعين ( حلد دوم )

## بَابُ فَضُلِ الْمَشِّي اِلَى الْمَسَاجِدِ مساجدى طرف چل كرجائے كى فضيلت

# مسجد میں پابندی سے حاضری دینے والوں کے لیے خوشخبری

١٠٥٣ . عَنُ آبِي هُرَيُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ آنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "مَنُ عَدَا اِلَى الْمَسَاجِدِ اَوُرَاحَ اَعَدَّ اللَّهُ لَهَ وَي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا اَوُرَ احَ " مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ.

( ۱۰۵۳ ) حضرت ہو ہریرہ رضی القد عند ہے روایت ہے کہ نبی کریم کُلاُٹھُٹانے فر مایا کہ جو محض صبح کو یا شام کو محد کی طرف چلا القد تعالی جنت میں اس کے لیے مہمانی تیار کرتے ہیں ہر صبح وشام اس کے جانے کے وقت۔ (متفق علیہ)

<u>تُرْتُ مديث (١٠٥٣):</u> صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب فضل من غدا الى المسحد ومن راح. صحيح مسدم، كتاب المساحد، باب المشي الى الصلاة لتمحى به الخطايا و ترفع به الدرحات

کلمات صدید: من عدا الی المسحد أوراح: جوم کویاشام کوم جرگید غدا: من کوونت کوئی کام کیا- راح: شام کوونت کوئی کام کیا- راح: شام کاونت - کوئی کام کیا- غدوة منح کاوفت - روحة: شام کاونت -

شرح مدیث: معجدالله کا گھر ہے جواللہ کے گھر جائے گااس کی مہمان نوازی ہوگی۔ یعنی ہروفت جب معجد بیس نماز کے لیے ج اس کے لیے جنت میں مہمان نوازی تیار کر کے رکھی جے گئی کہ جب وہ جنت میں پہنچ گاتو وہ اس مہمان نوازی سے لطف اندوز ہوگا۔ (فتح الباري: ۲۹/۱ میں دسلم للنووي: ۵/۹ ۲ میار شداد الساري: ۲/۲ میں صحیح مسلم للنووي: ۵/۵ ۲)

# مسجد کی طرف انصے والے ہرقدم پر گناہ معاف ہوتا ہے

١٠٥٣ . وَعَنْهُ أَنَّ الْنَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "مَنْ تَطَهَّرَ فِى بَيْتِهِ ثُمَّ مَضَى إلى بَيْتٍ مِّنُ بَيُوتِ اللَّهِ لِيَقْضِى فَرِيْصَةً مِّنُ فَرَاثِضِ اللَّهِ كَانَتُ خُطُواتُهُ الحُدَاهَا تُحُطُّ خَطِيْنَةً وَالْاحُوىُ تَرُفَعُ دَرَجَةً" رَوَاهُ مُسْلِمٌ .
 رَوَاهُ مُسُلِمٌ .

( ۱۰۵۲ ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم طافی ہے نظر مایا کہ جس شخص نے اپنے گھر میں چھی طرح وضوء کی چروہ اللہ کے گھروں میں ہے کسی گھرکی طرف روانہ ہوا تا کہ اللہ کے فرائض میں ہے کسی فریضہ کواد. کریے قواس کے برقدم رکھنے سے ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور دوسراقدم رکھنے سے ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔ (مسلم)

مر المراك المراك المساجد، باب المشاجد، باب المشى الى الصلاة تمحى به الخطايا و ترفع به الدرجات.

کلمات صدید: حطوانه فطوات خطوة کی جمع ،ایک قدم جننی مرتبوه مجدکوج نے کے لیے قدم اٹھا تا ہے ایک مرتبہ میں اس کا ایک گناه معاف موتا ہے اور دوسراقدم اٹھانے پراس کا ایک درجہ بلند موتا ہے۔

شرح مدیث: جستخص نے اپنے گھر میں انچھی طرح وضوء کیا اور صرف نماز کے لیے مسجد کی طرف جاتا ہے تا کہ مجد میں فرض نماز اداکرے تواس کے ہر پہلے قدم پراس کی ایک خطامعاف ہوج تی ہے اور ہردوس فدم پراس کا ایک ورجہ بلند ہوجا تا ہے۔حضرت عقبہ بن عامرے مروی حدیث میں ہے کہ اس کے نبرقدم پردس نیکیال کبھی جاتی ہیں۔

(شرح صحيح مسلم للنووي: ٥/٤٤٥ روضة المتقين: ٩٥/٣)

#### مسجدمين بيدل حاضري كاشوق

٥٥٠ ١. عَنُ أَبَىِّ بُنِ كَعُبِ رَضِىَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَادِ، لَااَعُلَمُ اَحَدًا اَبْعَدَ مِنَ الْمَهَسُجِدِ مِنْهُ، وَكَانَتُ لَاتُحُطِنُه صلوةٌ فَقِيْلَ لَه ؛ لَواشْتَرِيْت حِمارا لِتَوْكَبه في الظُّلُماءِ وفِي الرَّمُضَآءِ قَالَ: مَايَسُرُّنِيُ أَنَّ مَنُزِلِي إلى جَنبِ الْمَسْجِدِ إِنِّي أُدِيْدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي، مَمْشَاى إلَى الْمَسُجِدِ وَرَجُوعِيُ إِذَا رَجَعُتُ ٱلِيٰ اَهُلِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم :"قَدْجَمَعَ اللَّهُ لَكَ ذلك

( ١٠٥٥ ) حفزت افي بن كعب رضى القدعند سے روايت ب كدوه بيان كرتے ہيں كدانصاري صى في تھے مير عظم ميں كوئى ايب ۔ ھخص نہیں جوان سے زیادہ دور سے مجدآ تا ہو،اس نے باوجود کبھی ایبانہیں ہوا کہ دہ نمر زمیں نہ پینچے ہوں۔ کی نے ان ہے کہا کہ آپ ا کی گدھا خرید لینتے تاریکی اورگرمی کے وفت اس پرسو رہوجا تے۔انہوں نے کہا کہ میں نہیں چے ہتا کہ میرا گھرمبجد کے قریب ہو میں تو جا ہتا ہوں کہ میرامسجد میں آنا لکھاجائے اور میراوالیل گھر جانا لکھاجائے ،رسول اللہ مُلاَکِنْ نے فرمایا کہ امتدنے اس کے بیے بیسب اجرو تواب جمع فرمادیا .. (مسم)

تخ يج مديث (١٠٥٥) صحبح مسلم، كتاب المساحد، با. فصل كثرة الحطا الى المساحد

کلات سدید : رمضاه: گری کی شدت طیماه: تاریکی اندهراد

شرح حدیث: 💎 ایک صحابی رسول مُلافِقاً تھے جن کا گھر مسجد ہے بہت دورتھا اور مسند احمد بن حتبل رحمہ اللہ کی روایت کے مطابق وہ پانچوں نمازوں میں مبحد نبوی میں حاضر ہوا کرتے تھے تا کدرسول الله مَالَيْنَ کے ساتھ نماز پڑھیں کسی نے ان سے کہا کہ ایک گدھاخرید لیں تا کہ گرمی میں بعن ظہر کی نماز کے وقت اور تاری کی میں بعنی فجر اور عشاء کی نمازوں کے لیے اس پر سوار ہو مکیس اور راستے میں سانپ وغیرہ کا بھی ڈرنہ ہو۔انہوں نے کہا کہ میں تو بیجھی نہیں چاہتا کہ میرا گھرمسجد کے ساتھ ہو جائے بلکہ یہی چاہتا ہوں کہ اس طرح پیدل نمازوں کے لیے آتا اورواپس جاتا رہوں اور میرے مجد کی طرف اٹھنے والے قدم اورواپس جنے کے بیے اٹھنے والے قدم لکھے جاتے

ر ہیں اوران کا جروثواب مجھے ماتار ہے۔ بین کررسول الله مانگان نے فر مایا کہ تمہارا بیسب اجروثواب اللہ کے بہال جمع ہوگیا۔

(شرح صحيح مسلم للنووي ٥ ٥ ١٤٣ روصة المتقبل ٣ ٩٥ دليل الفائحيل ٣٠ ١٩٥)

#### \*\*\*\*

#### نمازیوں کےنشانات قدم لکھے جاتے ہیں

١٠٥١ وَعَنُ حَابِرٍ رَضِى اللّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ قَالَ: حَلَت البِقاعُ حَوُلَ الْمَسْجِدِ فارَادَ بنُوسلمة انُ يَنتَقِلُوا قُرُبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَمَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمُ بَلَغَنى اَنَّكُمُ تُريُدُونَ اَنُ يَنتَقِلُوا قُرُبَ الْمَسْجِدِ؟ قَالُوا: نَعَمَ يَارَسُولَ اللّهِ قَدْ اَرَدُنَا ذَلِكَ، فَقَالَ "بَنِي سَلِمَة دِيَارَكُمُ تُكْتبُ اثَارُكُمُ فَقَالُوا مَا يَسُونًا اللَّهِ قَدْ اَرَدُنَا ذَلِكَ، فَقَالَ "بَنِي سَلِمَة دِيَارَكُمُ تُكتبُ اثَارُكُمُ فَقَالُوا مَا يَسُونًا اللَّهِ قَدْ اَرَدُنَا ذَلِكَ، وَوَاهُ مُسُلِمٌ، وَرَواى اللَّهُ عَلَى اللهُ مَن اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّ

(۱۰۵٦) حضرت جررض القدعند سے روایت ہے کہ وہ بین کرتے ہیں کہ مجد کے پاس پھھ زمین خالی ہوئی تو بوسلمہ نے ارادہ کیا کہ مجد کے قریب منتقل ہو جا کیں۔ رسول اللہ کا لگا کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو آپ مالی گا نے ارشاد فر مایا کہ جھے اطلاع ملی سے کہ تم مجد کے قریب منتقل ہونا چ ہج ۔ انہوں نے عرض کیا کہ جی بال یارسول القد ہی را یکی ارادہ ہے۔ آپ کا لیکنا نے فر مایا اے بی سمہ اپنے بی گھر وں میں رہوتم ہارے آ ٹارقدم مکھے جاتے ہیں ، اپنے بی گھر دل میں رہوتم رہے آ ٹارقدم مکھے جاتے ہیں۔ بیارشاد سمہ اپنے بی گھر وں میں رہوتم ہارے آ ٹارودہ م بخاری رحمہ سن رہوتم سے کہ اکہ اب ہمیں میں بیندنہیں ہے کہ ہم مجد کے قریب نتقل ہوں۔ (اس صدیث کو مسم نے روایت کیا اور ا، م بخاری رحمہ اللہ ناس کے ہم معنی حدیث دوایت کیا اور ان ہے روایت کیا اور ان ہے ۔ ا

ترئ عديث (١٠٥٦): صحيح المحارى، كتاب الصلاة، باب الاحتساب من الآثار صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فصل كثرة النخطا الى المساجد.

كمات مديث: المفاع جمع مفعة . جُد ، قطعة زين ـ

شرق حدیث:

بنوسلمددیند منوره کے انصار کا خاندان ہے۔ بید بیند منوره کے نواحی علاقے میں مبحد نبوی ہے دورر ہے تھے۔ مبحد نبوی کے آس پاس کی بچھز مین خالی ہوئی تو بنوسلمہ نے ارادہ کیا کہ دہ اپنے گھر فر وخت کر کے مبحد نبوی کے قریب آبادہ وجا کیں تا کہ دسول اللہ منافقاً کے قریب ہوجا کیں۔ رسول اللہ منافقاً نے انہیں منتقل ہونے ہے منع فرمادیا اور ارشاد فرمایا کہ مبحد کی طرف انتھنے والے برقدم پر نکییاں کبھی جاتی ہیں۔ سیحے بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ ہے مردی ہے کہ رسول اللہ منافقاً ہاں بات کو بسند نہیں فرماتے تھے کہ مدینہ منورہ کی نواحی بستیاں خالی ہوجا کیں۔ بنوسلمہ نے کہا کہ اب ہمیں یہی بسند ہے کہ ہم اپنے سابق گھروں میں رہیں اور مبحد کو جانے میں افضے والے این قدموں کا اجروثو اب حاصل کریں۔

(شرح صحيح مسلم للبووي . ٥ ، ١٤٣٠ ـ فتح الباري ٢ ٥ ، ١ ٥ - ارشاد الساري ٢ ، ٢٩٧١)

# دورسے مسجد آنے والوں کوزیادہ تواب ملتاہے

١٠٥٥ وعن ابنى مُؤسى رصى اللهُ تعالى عنهُ، قال . قال رسُؤلُ الله صلَى اللهُ عليْهِ وسلّم" ال اعتطم الناس احرا في الصّلوة العدُهُمُ اليها ممنسَى فالعدُهُمُ والّدى ينتَظرُ الصّلوة حتّى يُصلّيُها مع الإمام اعظمُ اخرًا مِن الّدى يُصبّيها ثُمّ ينامُ" مُتَفقٌ عليُهِ

ا کے ۷۰ کا دخترت بوموی اشعری رضی املا عمدے روایت ہے کہ رسوں املا طاقات نے فرمایا کہ نماز کا تو اب سب سے زیادہ اس است نے دہ اس است کے دوا اس کے دوا اس کے ساتھ نمار اور اور جو محض نماز کا انظار کرتا ہے یہ ب تک کہ وہ ام کے ساتھ نمار اور عرک کے ساتھ نمار کے دوا اس کے ساتھ نمار اور عرک کے ساتھ نمار کے دوا کیا نماز پڑھ کر سوج ہے۔ (متنق ملیہ)

م عديث (١٠٥٤) صحيح محري، كمات لاد ١٠ مات فصل صلاة الفجر في جماعة صحيح مسمه،

كثاب عبد حداث فصل كدة بحصالي بمساحد

كلم توحديث معد هوائه مستى جوب تانيده ورسيال كرتاب

شرح صدیث : جومسلان نماز باجماعت کے بیے مجد چل کرتائے س کے ہرقدم پرنیکیاں لکھی جا ئیں گی ورجو مخص زیادہ دور سے چس برتائے اس کی زیادہ نیکیا کبھی جا میں گی اور وہ زیادہ اجرو تو اب کامستی ہوگا اور جو مخص مسجد میں سکرنماز عشاء کا انتظار کرتا ہے اور نماز کوامام کے برتھ باجماعت او کرتا ہے اس کا جرو تو اب اس مختص ہے بہت زیادہ ہے جو تنہا نماز پڑھ کر سوجے۔

(فتح الدري: ١ ١٤٦٥ ارشاد الساري: ٢ ٢٩٤ شرح صحيح مسيم لمووي: ٥ ١٤٢)

#### اندهیروں میں مسجد آنے والوں کو قیامت کے دن نور ملے گا

١٠٥٨ وعن سريد ه رضى الله تعالى عنيه عن النبي صلّى الله عليه وسلّم قال ٢٠ مشرّوًا الستّائيل في الطُّلم الى المساجد بالنُّور التّام يوم القيامة ٢٠ رواهُ الوداود، والبَّرُمديُّ

، ۱۰۵۸) حضرت ہریدہ رمنتی املہ عنہ ہے روریت ہے کہ نبی کریم ملکٹوکا نے فرمایا کہ تاریلی میں مسجد کی طرف چل کرتے وا وں کو بشارت دیدو کہ روز قیامت ان کوفور تا معاصل ہوگا۔ (ابود وادتر مذک)

تخ تك مديث (١٠٥٨): سس مى د ، د كتب لصلاة ، ب م ح ، في مشى مى عملاة في عمد محمع

للتاملك والماك الصلاف بالشاما جارافن فصل العساراة الفجرافي جماعه

كلمات عديث المستنس بيري يل رئاء سادسي مد (بابط با) پير پاياد

شرح حدیث. 💎 روز قیامت انسانو را و تاریبیان ادر ندهیر به سطرف سے میں بیادو به بور بسیادر کی ور انتا جھاں نیاد ہے ہ

اس عالم میں جس کوروشنی حاصل ہوگی وہ اس کے اعمال کی روشن ہے۔ان اعمال صالحہ میں سے ایک جن سے روزِ قیامت مؤمن کی راہیں روشن اور منور ہو جائیں گی تاریکی میں مسجد کی طرف پیدل چل کرج تا ہے چنا نچہ ارشاد فرمایا کہ ان لوگوں کو قیامت کی تاریکیوں میں کممل روشنیوں کی خوش خبری سنا دو جو دنیا میں رات کی تاریکی میں مسجد کی طرف پیدل چل کرآتے ہیں، یعنی فجر اور عشء کی نمازی مسجد میں اوا کرتے ہیں۔

روزِ قیامت کمل اور پوری روشنی اے حاصل ہوگی جس کا ایمان کمل اور اسلام تام ہوگا جو یقین کی دولت ہے سرفراز ہوگا اور جوائل لِ صالحہ کا خوگر ہوگا اور جس کا ایمان جس قدر کمزور ہوگا اور جس کا اعمالِ صالحہ کا زادِ راہ جس قدر خفیف ہوگا اس کا نور اس قدر کم اور بلکا ہوگا۔ الند تعالی ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ يَوْمَ تَرَى ٱلْمُقْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَنَتِ يَسْعَى ثُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَنِيهِم بُشْرَىنَكُمُ ٱلْيَوْمَ جَنَنَتُ تَجْرِي مِن تَعْلِهَا ٱلْأَنْهَ رُخَلِدِينَ فِيها ذَلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ۞

''جس دن تم دیکھو گے ایمان والے مردول کو اور ایمان والی کورتوں کو کہ دوڑتی ہوئی چنتی ہوگی ان کی روشنی ان کے آگے اور ان کے دائے۔ خوش خبری ہے تاہم کا میا بی۔''(الحدید: ۱۲)
دا ہے۔ خوش خبری ہے آج تم کو جنت کی جس کے پنچے نہریں بہتی ہیں ہمیشداس میں رہو، یہی ہے عظیم کا میا بی۔''(الحدید: ۱۲)
صدیث میں رات کی تاریکی میں فجر اور عشاء کی باجماعت محبدوں میں ادائیگ کے لیے چل کر جانے والوں کونور تام کی خوش خبری دی
گئی ہے۔ ( نحفة الأحوذي: ۱۸/۲ ۔ روضة المنقین: ۹۸/۳ ۔ دلیل الفالحیدی: ۰۰/۳)

١٠٥٩. وَعَنْ آبِى هُرَيُرَةَ رَضِى اللّه تَعَالى عَنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَليهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
 آلااَ دُلُّكُمُ عَلَى مَا يَمُحُوا الله بِهِ الخَطَايَا، وَيَرُفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوا بَلَى يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: "إِسْبَاعُ الْوَضُوءِ عَلَى السَّولَ اللهِ! قَالَ: "إِسْبَاعُ الْوَضُوءِ عَلَى الْسَلَواةِ بَعُدَالصَّلواةِ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ، الْوَضُوءِ عَلَى الْسَلَواةِ بَعُدَالصَّلواةِ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ، فَلُلِكُمُ الرِّبَاطُ، وَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تخري مديث (٩٥٠): صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب فضل الاسماغ الوضوء عنى المكاره.

**کلمات صدیت:** اسباغ الوضوء: وضوکواچھی طرح اور پوری طرح کرنا، که تمام اعضاءِ وضوء کااے طربوجائے اوروہ بخو بی دھل جائیں۔ مکارہ: مشقتیں، وشواریاں۔ شرح صدیث: صدیث من ارشاد فرماید که تین انگال صالحالیے بیں جن سے خطا کیں من ف ہوجاتی بیں اور درج ت بند فرمادیئے جاتے ہیں۔ پہلاعمل ہے حسن نیت اورا خلاص کے ساتھ مسنون طریقے پروضو کرنا اوروضو کے پانی کواعضاء وضوء پراچھی طرح پنچانا اوراس بات کی احتیاط لمحوظ رکھنا کہ کوئی حصہ خشک شدرہ جائے چنانچ ایک صدیث مبارک میں جوحضرت ابو ہر برووضی التدعنہ سے "مردی ہے ارشاد فرمایا ہے کہ

" ويل للأعقاب من النار ."

" پاؤں کی، یزیوں کوجہنم کی آگ ہے بچاؤ۔"

کیونکہ پاؤل کی ایڑیاں اکثر خشک ہوتی میں تو امکان ہوتا ہے کہ پانی اچھی طرح نہ پہنچ پائے اس لیے تنبیہ فرمائی کہ ایڑیوں کا بطور خاص خیال رکھوکہ کہیں خشک ندرہ جائیں۔

دوسرامن ہے مجدی جانب کثرت سے اٹھنے والے قدم ، کہ برقدم پروس نیکیا ل کھی جاتی ہیں۔

تیسراعمل ہے،ایک نماز کے بعددوسری نماز کاانتظار۔فر مایا کہ بیر باط حقیق ہے بیٹنس کے ساتھ جہاد ہےاورنٹس کے ساتھ جہاد جہاد کبر ہے۔

رباط کے معنی ہیں جہ دمیں سرحد پرمور چہ بند ہونا اور سرحدوں کی دشمنوں سے حفاظت کرنا وراپے آپ کو جہاد کے لیے تیار رکھن ایک حدیث میں اسے جہاد استفل ہے بعنی اپنے آپ کوشیطانی حدیث میں اسے جہاد دائی اور ستفل ہے بعنی اپنے آپ کوشیطانی وساوس سے محفوظ رکھنا اور فسانی خو ہشت سے بچ ناور ہروقت اپنے آپ کوا تمال صاحہ کے بیت مادہ اور تیار رکھن ۔ حدیث میں فہ کوران تین اعمال کور باط حقیق کہا گیا ہے۔

یه صدیث (۱۳۵) اس سے پہلے بھی گزر چک ہے۔

(روصة المتقيس: ٩٧/٣ ـ برهة المتقيس: ١٠٨/٢ ـ دليل العالحيس. ٥٠٠١٣)

جومسجد میں کثرت کے ساتھ آتا ہے اس کے ایمان کی گواہی دو

١٠٢٠ وَعَنُ اَبِيُ سَعِيْدِ الْمُحُدُرِي رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ عَنِ النَّبِيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " قَالَ إِذَا رَايُتُمُ السَّجُلَ يَعْتَادُ الْمُصَاحِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيْمَانِ " قَالَ اللَّهُ عَزَّوْجَلَّ " إِنَّمَا يَغْمُو مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنُ امَنَ بِاللَّهِ السَّجُلَ اللَّهِ مَنُ امْنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَرَّوُ اللَّهُ عَرَّوْمَ اللَّهِ عَلَى اللَّهُ عَرَّوْمَ اللَّهُ عَرَّوْمَ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَرَّوْمَ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَرَّوْمَ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ الللَّهُ عَلَيْهِ اللللِهُ عَلَيْهِ اللللْهُ عَلَى الللّهُ عَلَى الللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ الللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللّه

( ۱۰۹۰) حضرت ابوسعید خدری رضی الله عند سے روایت ہے کہ نبی کریم فاتل نے فر مایا کہ جبتم کی شخص کو مجد کی طرف سے کثرت سے آتاد یکھوتو اس کے صاحب ایمان ہونے کی گوائی دوانقد تعالی نے فر مایا ہے کہ.
﴿ إِنَّ مَا يَعْمُ مُر مُسَكِحِدُ أُلِلَّهِ مَنْ ءَامَنَ عَامَنَ عِالَيْهِ وَ ٱلْيُوْمِرِ ٱلْاَحِدِ ﴾

"التدكي مناجدكووه" بادر كھتے ميں جوالله براوريوم" خرت برايمان ركھتے ميں -"

ترندی نے روایت کیااور کہا کہ صدیث سن ہے۔

تخ تج صريث (١٠٦٠): يحامع ليترمدي، باب لتفسير، باب من سورة النوبة

کمات صدیث: بعداد المساحد ، مساجد کشت ب آتا بر مجدین عاضری کا اہتمام کرتا ہے۔

شر**ج صدیت**. میں حدیث میں ارشاد ہے کہ جو تخف مسجد میں کثرت ہے تا ہو، اور مسجد میں زیادہ وفت گز رتا ہو بمسجد ہے اس کاتعتق زیادہ ہو۔جیسا کہ حضرت ابو ہررہ رضی التد تعانی عنہ ہے مروی حدیث میں ہے کہ سات افراد بین جن کوالندایئے سایئے رتمت میں لے گاجب کوئی اور سابیٹ ہوگا سورے اس کے سانے کے ۔ان سات میں ایک فردوہ ہے جس سے بارے میں ارشاد فر مایا کہ " قسس معلق بالمسد حد "اس كاول معجدول مين الكابوابوعلامه يطبي رحمه التدفر وت بين كبعض روايات مين بعدد مسلاحد ك جلد بعد هد سمساحد سیاے جس کامفہوم زیادہ عام ہے اور جس میں متجد سے ہرنوع کاتعنق داخل ہے یعنی متجد بنانا بسجد کی مرمت واصلاح اور متجد کا انظام وانصرام اورمسجد میں اعتکاف وعبادت اور کثرت ہے مسجد کی طرف تن وغیرہ۔ان میں سے ہر کام عبادت ہے اور ہ کام عديث كمفهوم مل واخل ب- (دييل لفاسحين ٥٠١,٣ عدمة الأحودي ٧٠٠٠)



السال (١٩٠)

# بَابُ فَضُلِ اِنْتِظَارِ الصَّلُو'ةِ انتظارِصلاة كَى فَضيلت

### انتظار كرنے والے كونماز كاثواب ملتار بهتاہے

ا ٢ • ١ . عن ابنى هُزيُرة رضِى اللّهُ تعالى عنهُ ان رَسُول اللّهِ صلّى اللّهُ عليْه وسلّم قال . "لايرالُ اَحَدُكُمُ فى صَلوَةٍ مَادامَتِ الصَّلوةُ تَحُبلُه الَايَمْنَعُه أَنْ يَنْقلِنَ إلى اَهْلِه الّاالصَّلوةُ . مُتَّققٌ عَليْه

( ۱۰۶۱ ) حفزت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ طالع کا نے فرمایا کہ آدمی نمی زبی میں رہتا ہے جب تک نماز اس کورو ئے رکھے اور کوئی شئے اس کواسینے گھر جانے میں مانع نہ ہوسوائے نمی زکے۔ (متفق عدیہ )

تخريج مديث (۱۲۰۱): صحيح لمحارى، كتاب الادن، مات من حسن في المسجد ينتظر عملاة صحيح مسلم، كناب المساحد، بات فصل صلاة الجماعة والتطار الصلاة

(فتح ساري ۲ ۱۹۲۱ رشاد الساري ۲ ،۳۰۰ شرح صحیح مستم سوه ي ۲ ، ۱۶۱)

#### نماز کے انتظار کرنے والوں کے حق میں فرشتے دعا کرتے ہیں

المَّا وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَلْمَلائكَةُ تُصَلَّىٰ على احد كُمْ ماذاه فى مُصلَاهُ الَّذِى صلَّى فيه مالمُ يُخدِث، تَفُولُ اللَّهُمَ اعْفِرُلهُ، النَّهُمَ ازْحمُهُ " رواهُ النَّحارِيُ ( ١٠٦٢ ) مَرْت بوبريه بِنِي مَدَعَد عِمروى عَيْدَرول مِد طَلِيْنَ فَيْ فَرَايِ كَوْرَقِي مَنْ وَيَاءَ مَرِقَ

ر ۱۰۱۱) مطرت ہو ہر رہوں کی مندعنہ سے مروی ہے مدرسوں ملد محافظات فرمایا کدفر سے من اوی ہے تک میں وعاء مرسے مرجع رہتے ہیں جونمازیز ھاکران جگہ بیضارے جہال اس نے نمازیز ھی جب تک وہ بے وضوء شاہو۔ فرشتے کہتے ہیں کہ سے ملد س کی

مغفرت فرماد ساسامتد!اس پررهم فرما\_ ( بخاری )

ري هميا (۱۲۲): صحيح ليجاري، كتاب الادان، باب من خلس في المستحد ينتظر الصلاة

انومديث: مالم بحدت: جب تك حدث ندكر عنى جب تك بوضوء ند بوجائد ياباته يازبان سي كوتكيف ند يائد

رِج حدیث: رِج حدیث: نغول رہے تو فرشتے مستقل اس کے حق میں دعا کرتے رہتے ہیں اور کہتے رہتے ہیں اے القداس کومعاف فرمادے اے القداس پر جم ما۔ (فتح الباري: ۲۲/۱ ۲۰ در ارشاد الساري: ۲۰۰۲)

### جماعت کا تظارمیں بیٹھنے کی فضیلت

٢٣٠ ا. وَعَنُ أَنْسٍ رَضِى اللّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ لَيُلَةً صَلُواةً
 الْعِشَاءِ إلى شَطُرِ اللَّيُلِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجُهِهِ بَعُدَ مَاصَلِّى فَقَالَ : "صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوا وَلَمُ تَزَالُوا فِى صَلُوةٍ مُنْذُ انْتَظَرُ تُمُوهَا" زَوَاهُ الْبُحَارِيُ.

(۱۰۹۳) حضرت انس رضی القد عند سے روایت ہے کہ ایک مرتبدرسول القد مُکافِین نے عشاء کی نم زنصف شب تک مؤخر فرمادی فر نم زسے فارغ ہوکر جماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ کرسو گئے اور تم جس وقت سے نمی زکا انتظار کررہے ہونمازی میں ہو۔ (بخاری)

مُ تَكُورِينَ (١٠٢٣): صحيح البحاري، كتاب الصلاة، باب وقت العشاء الى نصف الليل.

المهات حدیث: مسطر اللیل: آدهی رات به انسل علیما بوجهه، پهرایخ چېره به ری طرف فره یا اور بهاری طرف متوبه و ک به

مُرح صدیت: ایک شب رسول الله مقاقد این عشاء میں نصف شب تک تأخیر فرمائی صحیح بخاری کی ایک حدیث میں نصف بل کی وض حت موجود ہاور نمازے فارخ ہوکر صی بہ کرام کی طرف متوجہ ہوکر فر ، یا کیتم جس وقت سے نمی زکا انتظار کررہے ہواس وقت سے لے کرنماز سے فارغ ہونے تک تم نماز ہی میں تھے اور نمی زکا جروثو اب ستقل تمہارے نامہ اعمال میں مکھا جاتا رہا۔

(فتح الباري ١٠٢٠/١٠ رشاد لساري ٢٠ ٢٩١ شرح صحيح مسيم للووي ٥١٤١٥)



طريق السانكين ردو شرح رياض الصالعين! حند دوم !

النات (۱۹۱)

# · بَابُ فَضُلِ صَلوٰةِ الْجَمَاعَةِ نمازباجماعت كى فضيلت

١٠ ١٠. عَسِ ابُسِ عُمَرَ رَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وسلَّم قَال : " صلوة النّخمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلوةِ الْفَذِ بِسبُع وَعِشُرِيْنَ دَرَجةً " "مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ".

( ۱۰۹۴ ) حضرت عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنبها نے فر ماید که رسول الله ملاقظ نے فرماید که جماعت سے پڑھی جانے والی نمرز تنبانم زے ستاکیس درجہ افضل ہے۔ (متفق مدید)

ير تكريف (٢٢٠١): صحيح المحارى، كمات الأدن، مات فيصل صلاة الحداعة صحيح مسم، كدت المساحد، باب فصل صلاة الجماعة.

كلمات حديث: العد تنها اكيلا صلاة العد: تنها نماز الكيد بغير جماعت كفماز

شرح حدیث: باجماعت نماز کی فضیلت اوراس کا جروثو اب تنها (منفرد) کی نماز سے ستا کمیں کنازیادہ ہے۔ مقصود حدیث بیت کہ ہرمسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ باجماعت نماز کا اہتمام کرلے اور فرائض کومنفر دااور تنہاادانہ کریے۔

بعض روامات میں آیا ہے کہ جماعت کی نماز فرد کی نماز سے ۲۵ درجہ زیادہ ہے، ممکن ہے کہ رسول بقد مُکاثِقُا کو بذریعہ وحی پہید ۲۵ درجات زائد ہونے کی طلاع دی گئی ہواور بعدازاں امت مسمہ پرفضل فریاتے ہوئے ستائیس درجہ فرہ دیا گیا۔

(فنج الباري ۲ ۵۲۲ رساد الساري ۲ ۲۸۹

# جماعت کی نماز کا تواب ۲٫۵ گنازیادہ ہوتاہے

1 • ١٥ • ١ . وَعَنُ آبِى هُرَيُرةَ رَضَى اللّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّهُ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ "صلوةً السَّجُلِ فِي جَسَاعَةٍ تُضَعَفُ عَلَىٰ صلوتِهِ فَى بَيْتِهِ وَفِي سُوقِه حَمْسًا وَعِشُريْنَ ضِعْفًا، وَدلِك اللهُ إِذا تَوَضَّا فَاحُسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ الّى الْمَسْجِدُ لَا يُحُرِجُهُ الْالصَّدوةُ لَمْ يَخُطُ خَطُوةَ الَّا رُفعَتُ لَه ' بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّتُ عَنُهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، فَإِذَا صَلَّى لَمُ تَزَلِ الْمَلَآئِكَةُ تُصَلِّى عَلَيْهِ مَادَامَ فِى مُصَلَّاهُ مَالَمُ يُحُدِثُ دَرَجَةٌ وَحُطَّتُ عَنُهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، فَإِذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلَآئِكَةُ تُصَلِّى عَلَيْهِ مَادَامَ فِى مُصَلَّاهُ مَالَمُ يُحُدِثُ تَقُولُ. النَّلَهُ مَ صَلَ عليْهِ، اللَّهُ مَ الرَحْمُهُ ولايزالُ فِى صدوةٍ مَاانْتَظُر الصَلوة مُتَفَقَّ عليْهِ. وهذا لَعُظُ النُحارِيَ.

( ١٠٦٥ ) حضرت ابو ہریرہ رضی الله عند ہے روایت ہے کہ رسول الله مخاصط منے فر مایا کہ آدمی کی وہ نماز جواس نے جماعت میں

پڑھی ہواس نمازے جوال نے اپنے گھر میں یابازار میں پڑھی ہو پچیس گذازیادہ ہے۔اور بیاس وجہ سے کہ س نے اچھی طرح وضوکیا پھر مسجد کی طرف روانہ ہوااور سوائے نماز کے مسجد کی طرف جانے کی اور کوئی غرض نہ ہواس حال میں وہ جوقد م اٹھائے گا اس کا یک درجہ بلند ہوگا اور ایک خطامعا ف کردی جائے گی ورنم زیز سے کے بعدوہ جب تک اپنی نم زیز سے کی جگہ ہیں رہے گا تو جب تک حدت اجن ند بوفر شتے اس کے لیے دعا کرتے رہیں گے اور کہتے رہیں گے اے امتدال پر رخم فرمااے اللہ الس پر مبریان ہو جا اور جب تک وو دوسری نماز کے انتظار میں رہتا ہے وہنماز بی میں رہتا ہے۔ (متفق عدید ) یوالفاظ بخاری کے بیں۔

نْخ تَكَ مِديث (١٠٢٥): صحيح سحرى، كتاب الادب، باب فضل الفجر في جماعة صحيح مسم، كتاب لمساجدة باب فصل صلاة الجماعة.

الماتوهديث: تصعف ووكن كردى جاتى ب- صعف تصعيفا (بابتفعيل) دكن كرند

<u>ٹرح حدیث:</u> باجماعت نم زننہانمازے بچیس درجہ زیادہ ہے اور بیاس لیے کہ آ دمی انچھی طرح سنن کے مطابق دضو ،کر کے صرف دائے نماز کے سیے گھرے نکلتا ہے اس کے ہر ہر قدم پر دل دل نیکیا ساتی ہیں پھر مد نکسان کے بیاد عاور استغفار کرتے ہیں اور پھر سب تک وہ نماز کی جگہ مین شبیح واستغفار کرتا ہے اور دوسری نماز کے نظار میں رہتا ہے تو اے اس تمام وقت میں نماز ہی کا اجروثو اب مات

غرض حدیث مبارک با جماعت مسجد میں نماز کی ادایگی ک فضیلت کے بیان پر مشتمل ہے۔ وران سب امور کی بناء پر جوحدیث میں بیان ہوئے ہیں مسلمان کوچاہیے کہ وہ محبد میں باجما عقت نماز کا اہتما م کرے اور اس کی پابند کرے۔ باجماعت نماز احیاف ئے نز دیک واجب ہے۔ فتح القدير ميں ہے كہ اكثر احناف كے نزديك و جماعت نماز واجب ہے۔

(فتح بناري: ١ ٣٣٩ شرح صحيح مستم للموي ١٢٨٥٥ قتح القدير سرح بهديه)

#### نابینا کوبھی جماعت کےساتھ نماز کی تا کید

٢٠ ٢٠ . وَعَنُـهُ قَالَ اَتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلِيْهِ وَسَلَّم رَجُلٌ اَعْمِي فَقَالَ يَارَسُولَ اللّهِ! لِيُسَ لِي قَائدٌ يَقُودُ نِي إِلَى الْمَسْمِدِ، فَسَمِنَالَ رَسُولَ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْه وسَدَّم أَنْ يُرَحّص له فيُصلّى في بينه، فَرْحُصَ لَهُ فَلَمَّا وَلَى دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ : ''هَلُ تَسُمْعُ النِّدَآءَ بِالصَّلُوةِ؟ قَالَ نَعَمُ قَالَ : ''فَاجِبُ'' رَواهُ مُسْلِمٌ. ( ۱۰۶۶ ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تع لی عنہ ہے روایت ہے کہ وہ بین نرتے ہیں کہ ایک نابینا ہخض رسوں اللہ مُلَا يُغُوّا کے پیس آیا ورع ض کیا یا رسوں اللہ امیرے پاس کوئی ایسا " دمی نہیں ہے جو مجھے مجد تک ہے جائے اور رسوں اللہ مُکاٹلاً کا ہے درخواست کی کہ انہیں گھر میں نماز پڑھنے کی اج زت دی ج ئے ،آپ ملٹی کا اولا انہیں اجازت دیدی۔ جب وہ وہ ایس ج نے گے تو انہیں بلایا اور پوچھا کہ ليتم اذن كي آواز سنتے ہواس نے كہا كہ ہال، "پ ملاقظ نے فرمايا كه فجراذان كاجوب دو۔ (يعني مسجد ميں نواز وائرو) (مسلم)

تخ تج مديث (١٠٢١): صحيح مسلم، كتاب المساحد، باب يحب بيان المستحد على من سمع البداء.

کلمات صدید: لیس لی قائد یقو دس: میرے یاس کوئی آوی نہیں ہے جو مجھے لے کرم برائے۔ ود دیادہ (باب لفر) ک آ گے چین اور دوسرے کا اس کے پیچھے چین۔ قدید · رہنماجمع فو د

عند تھے، انہوں نے عرض کیا کہنا بینا ہوں اورنماز کے لیے لیے جانے والابھی کوئی نہیں ہے آپ ملائظ نے اولا نہیں رخصت عطافر ، کی پھرآ پ مُلَّقُلُا نے ان ہے دریافت کیا کہ وہ کیا اذان کی '' واز غنتے ہیں انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو ''پ مُلْقِطُ نے فرمایا کہ منہد مسجد میں " کرنماز پڑھنا جا ہے۔امام قرطبی رحمہ ابتدفر ، تے میں کہ پہلے اجازت مرحمت فر ، کی کیکن بعد میں آپ مکافیزانے ویکھا کہ وہ سم ترسکتے ہیں تو سپ مانتظام نے رخصت واپس سے بی۔، مام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ اجازت واپس لینے کے ہارے میں سے ملائظ کووٹی آگئی ہواس لیے آپ تلائظ نے اجازت واپس سے لی یا آپ ملائظ نے ان کے حق میں اس بات کو بہتر خیار فرس کا رخصت برممل کرنے کی بجائے عزیمیت برممل کریں یعنی مجدمیں آ کر باجماعت نمازادا کریں۔

(شرح صحيح مسلم للنووي ٥٠ ١٣٢ ـ روضة المتقبل ٣٠ ١٠٥ ـ دليل لفالحيل ٣٠٧ ٥

#### جماعت میں حاضری کی تا کید

٣٤٠٠ وعنُ عنداللَّهِ وقِيْل عمرُو بْنِ قَيْسِ الْمَعْرُوفِ بِابْنِ أَمَّ مَكْتُومَ الْمُؤدِّدِ، رضى اللَّهُ عنهُ اللهُ قبال يَسارَسُول اللَّه انَّ الْمَدِينة كَثِيْرَةُ الْهَوَامِ وَالسِّبَاعِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْه وَسَلَّم "تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلُونِ حَيَّ على الْفَلاحِ فَحَيَّهَلاًّ " رَوَاهُ أَبُو دَاؤَدَ، بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

ومعنى "حَيَّهُلا": تَعَالَ

( ١٠٦٤ ) حفزت عبداللداور كها گيا عمرو بن قيس جوابن ام مكتوم رضى الله عنه كے نام ہے معروف ميں نے بيان كيا كه نهوں نے عرش میا به پارسوں الله مدینه موره بین سانب اور درندے ہیں۔رسوں الله مُحافِیکا نے دریافت فرمایا کہ جبے عسبی بصلافا جبی علمی علا - سنتے ہوتو پھرمسجد میں آؤ۔ (ابوداؤر نے بید ان روایت یہ) نعال کے معنی میں آجاد۔

تخ ت مديث (١٠٢٤): سس بي داواد ، كناب لصلاه، باب في انتشديد في ترك ليجماعة

ر**اوی حدیث** : حضرت عبدالله بن **ام جُنوَ**سرضی الله عنه صحالی تصاور نابین تقے۔ مکه میں مسلمان بہوے اور مدیعنه منورہ ہجرت فر ما کی ۱۳ مرتبه رسول الله مُظْفِظُ کی نیابت میں نماز وں کے امام رہے۔ ۱ و ، تین روا ، ت منقول ہیں۔خلا دیٹ فاروقی میں انتقال فر ، با۔

(الأصابة

کلمات حدیث 💎 حبه 🥕 تو جهد کی کرو رمید و غظ میں ۔ 🔩 مجمعنی آؤ۔ هنلا حبید کی کرو۔

شر<del>ح حدیث.</del> شرج حدیث. نه پنچ ک- آپ مُلَّقِرًا نے فرو یا کہ جب تم حسی علی الصلاف سنتے ہو پھر ضرور معجد میں آو ۔ یعنی جو شخص اذ ان کی آواز سنتے ہو دور مذر عے جی معجد میں آ سرباجماعت نم زمیں شرامت سرے۔ (روصة المعتقبیں۔ ۳۔ ۱۰۶ دسیں العال حیں۔ ۳۔ ۵۰۸)

#### جماعت چھوڑنے پر وعید

١٠١٨ وعن ابى هُويُرة رَضِى اللهُ تَعَالى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَنيُهِ وسلّم قال "والّدى عُسسى بيدِه لَقَدُ هَمَمُتُ ان المُر بِحطَبٍ فَيُحْتطَبَ ثُمَّ الْمَرَ بِالصَّلوة فَيُؤذَّن لَهَا ثُمَّ الْمَرْ رَحُلًا فَيؤُمَ النّاس تُمَّ أَحالفَ الىٰ رِحَالِ فَأَحَرَقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

( ۱۰۹۸ ) حضرت ابو ہر ہرہ ورضی القدعنہ ہے روایت ہے کہ رسول الله طاقط نے فرمایا کہتم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ میں اللہ علی ہے کہ رسول اللہ طاقط نے فرمایا کہتم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ میں نہاز کا تعلم اور اللہ یا جمع کی جا کمیں اور لکڑیاں جمع کر لی جا کمیں پھر میں نماز کا تعلم اور اللہ اللہ اللہ علی میں کہ خص کو تھم دوں کہ وہ ہوگوں کو نماز پڑھائے اور میں خود ن لوگوں کی طرف جاؤں جونماز سے پیچھے رہ گے ور ن سے تھر دب میں آگ لگا دول ۔ ( متفق عدیہ )

تَحْرَ تَكَ حديث (١٠٢٨): صحيح البحياري، كتب الأدان . صنعبع مسلم، كتاب المساجد، وب فصل صلاه

کلمات حدیث: هممت میں نے پکاارادہ کیا۔ هم هما (بب نفر)ار دہ کرنا۔ حدید جماز میں شرکت نہ کروں اوران کے معروب کی طرف جو ورجونی زمین نہیں تائے۔ معروب کی طرف جو ورجونی زمین نہیں تائے۔

شرح جدید: نماز برجماعت کی اہمیت کس قدر ہے اس کا اندازہ اس صدیث مبارک ہے ہوسکتا ہے کہ آپ ملاقظ نے فرمایا کہ بیل نے یہ رادہ کیا کہ بیل ان ہو گول کے قروں کو آگر کا دول جو بہ جماعت نمازوں کی ادائیگ کے ہے مجد جن نہیں ہے۔ پر ملاقظ نے سامر کا اظہاران وگوں کے بار سیل فرمایا جو بلاکی عذر کے جماعت کے ستھ نماز میں ہ ضرنہ ہوت تھے اور بیان من فقین کے بارے میں حاضر نہ ہوتے تھے چنانچاس کی تا نیواس صدیث ہے بھی ہوتی ہے جس میں فرمایا ہیں ہے کہ من فقین پر بارے میں ہے جو فجر اور عشاء می نماز میں نے جو بھی ہوتی ہے جس میں فرمایا ہی تھی ہوتی ہے کہ من فقین پر فجر اور عشاء کی نماز زیادہ گر سے بین اس کی تھی تکی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی ابتد عنہ ہے مروی س صدیث ہے بھی بوتی ہے کہ دبو نماز میں نہ تا تھی وہ وہ بی ہوتا تھا جس کا نفاق سب کو معلوم ہوتا تھا۔ نماز با جماعت کی احادیث میں س قدرتا کید کی گئی ہوا دس سے کہ بال میں کہ ہے ،ال ریاکہ کوئی مذر ہو ،احن ف کرزہ کی واجب ہے۔

(فنح ساري ۲۰۱۱مـ ارشاد سااري ۲۸۲۲ دين سانجس ۳۰۹۳)

# جماعت کے ساتھ نماز اواء کرناسٹن ہدی میں سے ہے

9 1 • 1 . وَعَن ابُنِ مَسْعُودٍ رَضِى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ قَالَ : "مَنُ سَرَّهُ انَّ يَلُقَى اللَّهَ تَعَالَىٰ عَدًا مُسُلِمًا فَلَيْ حَلَىٰ اللَّهَ عَلَيهِ وَاللَّهُ عَلَيهِ وَسلَّمَ سُسَ فَلَيْ حَلَىٰ اللَّهُ عَلَيهِ وَاللَّهُ عَلَيهِ وَسلَّمَ سُسَ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَيهِ وَسلَّمَ سُسَلَ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَيهِ وَسلَّمَ سُسَلَ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَيهِ وَسلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهُ مَلَا اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللللْمُ الللْمُ اللَّهُ الللْمُ اللَّهُ اللَّهُ الللْمُ الللللْمُ اللَّهُ اللَّهُ الللْمُ

وَفِيُ رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ. "إِنَّ رِسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَمَنَا سُننَ الْهُدَى، وَإِنَّ مِنْ سُننِ الْهُدى الصَّلوةَ فِي الْمَسُجِدِ الَّذِي يُؤَذَّلُ فِيُهِ."

( ۱۰۹۹ ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عند ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص کو ہے بات پند ہو کہ اللہ تعالی نے ہے اس حال ہیں معے کہ وہ مسمان ہو، وہ ان نمی زول کی حفاظت کرے جب ان کے بیے اذان دی جائے ،اس ہے کہ ملہ تعالی نے تمہ رہ نبی اللہ عدیہ وسم کے لیے سنن مدی مقر رفر ، لی ہیں اور بینی زیر سنن مدی میں سے ہیں۔ اگرتم اس طرح گھ وں میں نمی زیر سنے لگو جس طرح کوئی چھیے رہ جائے والد پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی کی سنت ترک کرکے گر وہ وہ وگے۔ہم نے بینے زونے میں لوگوں کو دیکھا کہ کوئی ہی جماعت سے چھیے نہیں رہتا تھ سوائے اس کے کہ جومن فق ہوتا تھ اور اس کا نفاق معلوم و شہور ہوتا تھا۔ حد تو یہ کہ کسی کو اس میں ایرا جاتا کہ وہ دو آ دمیول کے درمیان سہارا لیے ہوئے ہوتا اور اسے اکر صف میں کھڑ اکر دیا جاتا۔ (مسلم)

مسلم کی ایک اورروایت میں ہے کہ رسوں اللّٰہ مُلْآثِمُ نے جمعیں سنن مدی کی تعلیم دی اور ان سنن مدی میں سے ایک پیہ ہے کہ اس مسجد میں نماز ادا کی جائے جس میں اذ ان دی جاتی ہو ۔

تخ عديث (١٠٢٩): صحيح مسم، كتاب المسجد، باب صلاة الحماعة من سن بهدى.

كلمات حديث: المنحلف يحجيره جن والا - تحلف تحلفا (باب فعل) يحجيره جانا -

شرح حدیث: نماز با جماعت کی انتهائی بلیغ انداز میں تاکید کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ نماز با جماعت کا اہتمام براس مسلمان پر لازم ہے جوحالت اسلام میں امتد کے حضور میں حضر بونا پی بتا ہووہ ہر حال میں با جماعت نماز میں حاضر کی کسی کرے کہ یہ با جماعت نماز می حاضر کی سعی کرے کہ یہ بہ جماعت نماز کی حاضری سنن بدی میں سے ہے اور اگر سب لوگ بغیر جماعت گھروں میں نماز پڑھنے نگیں تو یہ گمرای ہے اور سنت رسول مُلاَقِعُم کا مرائی میں ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عند نے بیان فر مایا کہ دو رہی ہیں تو با جماعت نماز سے وہی پیچے رہت تھ جس کا منافق ہونا معلوم و مشہور ہوتا تھا۔

سے ہدی ، ہدی کے معنی ہدایت کے ہیں اور سنن سنت کی جمع ہے جس کے معنی ہیں رسول ابقد مانظام کا مقرر فز مایا ہوا طریقہ ،اس کے طرح سنن ہدی کے معنی ہوئے وہ حریقے جورسول اللہ مانٹا فیا نے اعراز مربی کا ختیار کرنا امت کے لیے لہ زم ہے۔ رسول امند مخالفا نے جواعی ں وافعال اس طور پر فریائے کہ بعد میں امت کے لوگ ان پڑھل کریں وہ تمام اعمال وافعال سنن بدی ہیں ، ان میں سے جن اعمال کی تاکید کی گئی ہے وہ سنن مؤکدہ ہیں اور جن کی تاکید نہیں کی گئی وہ سنن غیرمؤکدہ ہیں۔اصوبی طور پر رسول اللہ مکافقا کے تمام اعمال وافعال کی اتباع اور پیروک لازم ہے کہ قرآن کریم نے آپ مکافقات کے اسوۂ حسنہ کی انتباع کولازم قرار دیا ہے۔

(سرح صحيح مسمم للمووي . ١٣٣،٥ ـ روصة المتقيل . ١٠٨.٣ ـ دليل العالحيل : ١٠/٣)

جنگل میں بھی جماعت کے ساتھ نماز کا اہتمام کریں

١٠٤٠ ، وَعَنُ أَبِى الدَّرُدَآءِ رَضِى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ قَالَ : سَمِعُتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُولُ . "مَامِنُ ثَلاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلابَـدُو لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلوةُ إِلَّا قَدِاسُتَحُودَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ. فَعَلَيْكُمُ بِلَّامَا عَلَيْهُمُ الشَّيْطَانُ. فَعَلَيْكُمُ بِالنَّامِ وَلَا اللَّهُ مِنَ الْغَنَمِ الْقَاصِيَة ". رَوَاهُ أَبُودَاوَدَ بِاسْنَادٍ حَسَنِ .

( ۱۰۷۰) حفرت ابوالدرداءرضی القدعنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسؤل القد مُکَالِّمُوُّا کوفر ماتے ہوئے من کہ جس بستی یا جنگل میں تین آ دمی ہوں اوران کے درمیان نماز قائم نہ ہوئی ہوتو شیطان ان پرغاب ہما تا ہے۔اس لیے تم پر جماعت لازم ہے۔ بھیٹریا اس بکری کو کھا تا ہے جور پوڑ سے دور ہوتی ہے۔ (ابوداؤد نے بسنرحسن روایت کیا)

تَحْرُ تَكَ مِدِيثُ ( ﴿ كَا) : سين ابي داؤد، كتاب الصلاة، باب في التشديد في ترك الحماعة .

كمات حديث: قرية: بيتى جع قرى، بدو جگل ستحوذ عليه الشيطان شيطان ان برغالب آخميا

<u>شرح حدیث:</u> چاہیے کہ وہ با جماعت نماز ادا کریں ،اگرانہوں نے علیحہ ہلے کہ جہاں جس بستی میں یا جنگل میں تین مسلمان موجود ہوں انہیں مسلمانوں کی اخوت ادراجتاعیت کا ایک اعلی ترین مظہر ہے۔اس اجتاعیت سے پیچدہ ہوکر شیطان کوغلبہ پانے ادر تسلط جمانے کا موقع ل جاتا ہے کہ بھیڑیا اس بکری کوشکارکرتا ہے جو گلے سے علیحہ ہوگئی ہو۔

(روضة ألمتقيل: ١٠٩/٣ ـ دليل العالحيل: ١١/٣ ٥ ـ نزهة المتقيل ٢ ١١٤)



الميّاك (١٩٢)

# بَابُ الْحَتِّ عَلَى خُضُورِ الْجَمَاعَةِ فِى الصَّبُحِ وَالْعِشَاءِ فِجراورعشاء كَي جماعت مِين حاضري كَي ترغيب

ا ٤٠١. عَنُ عُثُمَانَ بُنِ عَفَّانَ رَضِى اللّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ يَعُولُ: "مَنُ صَلّى الصّبُحَ فِى جَمَاعَةٍ فَكَانَّمَا قَامَ نِصُفَ اللّيْلِ، وَمَنُ صَلّى الصّبُحَ فِى جَمَاعَةٍ فَكَانَّمَا صَلّى اللّيْلِ، وَمَنُ صَلّى الصّبُحَ فِى جَمَاعَةٍ فَكَانَّمَا صَلّى اللّيْلَ كُلّهُ،، رَوَاهُ مُسُلِمٌ.

وَلِى رِوَايَةِ السِّرُمِدِيِّ عَنُ عُشَمَانَ بُنِ عَقَّانَ رَضِىَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنُ شَهِدَ الْعِشَآءَ وَالْفَجُوَ فِي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنُ شَهِدَ الْعِشَآءَ وَالْفَجُو فِي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنُ شَهِدَ الْعِشَآءَ وَالْفَجُو فِي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ وَمَنُ شَهِدَ الْعِشَآءَ وَالْفَجُو فِي عَمَاعَةٍ كَانَ لَه ' كَقِيَام لَيُلَةٍ" قَالَ التِرُمِذِي حَدِيثَ حَسنٌ صَحِيْحٌ .

(۱۰۷۱) حفرت عثان بن عفان رضی الله عند سے روابت ہے کہ میں نے رسول الله مُکافیظ کوفر ماتے ہوئے سنا کہ جس نے عشاء کی نم زجماعت سے اواکی اس نے گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز باجر عت پڑھی اس نے گویا تمام رات نم ز پڑھی۔(مسلم)

ترندی کی روایت جوحفرت عثمان بن عفان سے مروی ہے اس میں ہے کہ رسول الله مُلَا فَقُمْ نے فرمایا کہ جو تو می عشاء کی نمرز میں ماضر ہوا تو اس کو آدھی رات کے قیام کا ثواب ہے اور جس نے عشاء اور فجر کی نمرز باجہ عت اواکی اسکے سے پوری رات کے قیام کا ثواب ہے۔ (ترندی نے روایت کیااور کہا کہ بیروایت حسن صبح ہے)

ترتى مديث (اكام): صحيح مسلم، كتاب المساحد، باب فضل صلاة العشاء و الصبح في جماعة. الجامع لترمذي، كتاب الصلاة، باب ما حاء في قصل العشاء و الفجر في حماعة.

كلمات صديد الله الله الله الله الكوكم الهونالين رات كونماز ير هنا، نمازشب، تبجد

مرح مدیث:

عشاءادر فجرکی نمازی با جماعت مسجد میں ادائیگی کا اس قدراجر و تواب بے جیسے کوئی شخص ساری رات نماز میں اور
تہد میں ہے۔ حدیث مبارک میں فجر ادرعشاء کی نم زکوم بحد میں باجماعت پڑھنے کی فضیلت اور اس کا اعلیٰ ترین مرتبہ بیان ہوا اور اس
امر کی تاکید کی گئی ہے کہ مسلمان کو مبح اورعشء کی نماز با جماعت مبحد میں اداکر تا چاہیے۔ صحیحین میں حضرت ابو ہر برہ رضی الند عنہ سے مردی
ہے کہ رسول اللہ مخاطفہ نے فر ، یا کہ اگر لوگوں کو عشاء اور فجرکی نمازوں کا اجرد و تواب معلوم ہوج سے تو وہ ضرور آئیں چاہے انہیں گھسٹ کر آتا
پڑے اور ایک اور دوایت میں ہے جسے طبر انی نے حضرت عبداللہ بن عمرضی اللہ عنہا سے راویت کیا ہے کہ رسول اللہ مخاطفہ نے فر مایا کہ جس
نے عشاء کی نماز با جماعت مسجد میں اداکی اور پھر مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکھتیں پڑھیں تواس کی بیرات لیلۃ القدر کے برابر ہے۔

(شرح صحيح مسلم للنووي: ١٣٤/٥ تحقة الأحودي. ١٦/٢)

-----

١٠٤٢. وَعَنُ آبِي هُرَيُرَةَ رَضِى اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ آنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَافِى الْعَتَمَةِ وَالصَّبُح لَاتَوْهُمَا وَلَوُ حَبُواً" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَقَدْ سَبَقَ بِطُولِهِ.

( ۱۰۷۲ ) حفزت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ مُقافِقُ نے فر مایا کہا گرلوگوں کومعلوم ہوجائے کہ عشاء اور صبح کی نماز میں کتنا اجر ہے تو وہ ضرور آئیں خواہ وہ گھسٹ کر ہی آئیں۔ (متفق علیہ)

اس سے پہلے بیصدیث مفصل مزرجکی ہے۔

تخري هديث (١٠٤٢): صحيح المحارى، كتاب صلاة الحماعة، بال في فضل التهجد صحيح مسلم، كتاب الصلاة، بال التسوية الصفوف واقامتها .

کلمات حدیث: ﴿ توهما و بو حبواً: وه ضروران دونوں نم زول میں آتے خواه انہیں گھٹنوں کے بل آٹاپڑتا یا گھسٹ کرآٹاپڑتا، یعنی اگر بیار ورمعذور بھی ہوتے تو بھی مسجد میں ان دونوں نمازوں کے لیے حاضر ہوجاتے۔

شرح صدیم نید: صدیر شوم بارک میں نمازعشاء اور نماز فجر میں باجماعت مسجد میں حاضری کی فضیلت بیون کی گئی ہے۔ بیصدیث اس سے پہلے ماب عصل الادال میں (۱۰۲۵) میں گزر چکی ہے۔ (روضة استقیں : ۱۱/۳ دلیں العال حیں : ۱۳،۳ ٥)

١٠٤٣ وَعَنُهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَيْسَ صَلوةٌ آفَقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنُ صَلوةِ الْفَجُر والْعِشآءِ وَلَوْيَعُلَمُونَ مَافِيْهِمَا لَاتُوهُمَا وَلَوْ حَبُوًا" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۱۰۷۳) حفرت ابو ہریرہ رضی مقدعنہ ہے روایت ہے کہ رسول القد مظافی آئے نے مایا کہ منافقین برکوئی نماز فجر اور عشاء ہے زیادہ بھاری نہیں ہے اور اگر انہیں علم ہوجائے کہ ان نمازوں میں کس قدراجرو تو اب ہے تو وہ ضرور آئیں اگر چرگھسٹ کرآئیں۔ (متغق علیہ)

تخريج مديد (١٠٤٣): صحبح المحارى، كتاب الادال، بال قصل العشاء في الجماعة . صحيح مسلم، كتاب المساحد، باب قصل صلاة العشاء و الصبح في جماعة

كلمات حديث: أثقل ويده بوجهل، زياده وزنى فقل بوجهوزن ، جمع اتقال .

شرب صدیمہ: ، جس کا دل ایمان ویقین سے خالی اور جس کا قلب اللہ کی یاد سے معمور نہ ہو، س کے لیے برنم زبھار کی وردشوار ب اور نمازِ عشاء اور نمی زفجر تو اور بھی دشوار ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے ﴿ وَ لَا يَأْ تُونَ ٱلصَّا كُوٰةَ ۚ إِلَّا وَهُمْ حَصُسَا لَىٰ ﴾ ''نمازوں میں من فقین ستی اور کا ہل کے سرتھ تھے ہیں۔''

اہل اسلام کو چاہیے کہ مساجد میں باجماعت نمی زوں کا اہتمام کریں اور ذوق وشوق کے ساتھ اور جذب کا بمانی کے ساتھ مس جدیل حاضر ہوں تا کہ کوئی ظاہری ہی اور معموں میں مشربہت بھی منافقین کے ساتھ نہ ہواور نماز نجر اور نماز عشء کی مجد میں باجماعت اوائیگی تو کمال ایر ن کی علامت ہے بنہ بریں ان دونوں نمازوں کے لیے مسجد میں حاضری اور باجماعت ادائیگی بہت ضروری ہے۔جیب کہ احاد بہشے مبرکہ سے واضح ہے۔

(فتح الباري: ١ ٥٢٦ م ارشاد الساريء ٢٩٨/٢ ـ شرح صحيح مسمم للنووي: ٥ / ١٣١)



المقال (١٩٣)

بَابُ الْاَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْمَكُتُوبَاتِ وَالنَّهُى الْاَكْيُدِ وَالُوعِيْدِ الشَّدِيْدِ فِى تَرُكِهِنَّ فرض نما زول كى محافظت اوران كرككى مما نعت اورشد يدوعيد

٢٧٦. قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ:

﴿ حَنفِظُواْ عَلَى ٱلصَّكَوَٰتِ وَٱلصَّكَوْةِ ٱلْوُسْطَىٰ ﴾

التدعال في فرمايا بيكد:

''تم نمازوں کی حفاظت کرواور درمیانی نماز کی۔'' (البقرۃ ۲۳۸ )'

تفسیری نکات: پہلی ہیت کر بمدیل فرمایا کرنماز و بنگاند کی حفاظت کرویعنی انہیں وقت پرتم م آواب وسنن کی رعایت کے ساتھ مسجد میں باجہ عت اوا کرواور ضاص طور پر درمیانی نماز کا خیال رکھو۔ درمیانی نماز عصر کی نماز ہے، بیوفت دنیاوی کا موں کی مصروفیات کا ہوتا ہے اس کیے زیاد واجتمام سے ذکر فرمایا کہ کہیں غفلت نہ ہوجائے۔ (نصسیر عنمانی)

٢٧٧. وَقَالَ تَعَالَىٰ:

﴿ فَإِن تَابُواْ وَأَقَامُواْ ٱلصَّلَوْةَ وَءَاتَوْاْ ٱلزَّكَوْةَ فَخَلُّواْ سَبِيلَهُمْ ﴾

اور فرمایا که:

· "اگروه تو بهکرلیس اورنماز قائم کریں اورز کو ۃ اوا کریں توان کا راستہ چھوڑ دو۔'' (التوبة . 🌢 )

تغییری نکات:

ان سے کوئی تعرض نہ کرو۔اب وہ تمہارے دین بھائی بن چکے ہیں یعنی مسلمان اور غیر مسلم ہیں وجۂ انتیاز نم کر لے اور اکو قادا کرے ان سے کوئی تعرض نہ کرو۔اب وہ تمہارے دین بھائی بن چکے ہیں یعنی مسلمان اور غیر مسلم ہیں وجۂ انتیاز نم ز ہے اور ایمان اور کفر ہیں حد فاصل نمازے۔کسی غیر مسلم کے مسلمان ہوجائے پراس کے اسلام پراعتاد تین باتوں پر موقوف ہے ایک تو بدوسرے اقامت الصلاة اور تیسرے اواءزکو ق جب تک ان باتوں پرعمل نہ ہو کھی کلمہ پڑھ لینے سے ان کا سمام قابل اعتاد تصور نہ ہوگا۔ مانعین زکو ق کے بارے میں قبل پر حضرت ابو بکروضی اللہ عنہ نے اس آیت سے استدال کیا تھا۔ (نفسسر عندماہی۔ معارف الفران)

نماز کواس کے وقت پراداء کرناافضل عمل ہے

١٠٤٣ . وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِى اللّهُ تعالى عَنْهُ قال . سالْتُ رَسُول اللّهِ صلّى اللّهُ عليهِ وسلّم ائ الْاَعْمالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ : "اَلصَّلواةُ عَلَى وَقَتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَئُ؟ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ. قُلْتُ ثُمَّ اَئِّ؟ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَيْلِ اللّهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ .
 سَيْلِ اللّهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ .

( ۱۰۷۴ ) حضرت عبدالله بن مسعود رضى الله عند ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول الله مَالْقُوْمُ ہے سوال کی كركون سائمل سب ہے افضل ہے؟ آپ مُلِطِّعًا نے فرمایا كدوفت پرنمازك ادائيگی میں نے كہا كہ پھركون سائمل افضل ہے؟ " پ مُلْظِيّا نے فر مایا کہ والدین کے سرتھ حسن سلوک، میں نے کہا کہ چرکون ساعمل افضل ہے؟ آپ مانظار نے فرمایا کہ جہاد فی سمبیل مقد

(متفق عديه)

تخ تخ هديث (١٠٤٣): صحيح البحاري، كتاب المواقين، باب قصل الصلاة وقتها. صحيح مسم، كتاب الايمان، بات كون الايمان بالله تعالى افصل الايمان.

کلمات حدیث: احب الى الله: التدكوزياده پسند، التدكوزياده محبوب، التدكے يهان زياده مقبول ـ

شرح حدیث: منازول کوایے تمام سنن آداب کے ساتھ باجماعت مسجد میں اداکرنا امتد تعالی کے بیبال سب سے زیادہ مجوب اور پندیدہ اور مقبول عمل ہے۔نم زکے بعد درجہ افضیت کا والدین کے حسن سلوک ان کی تا بعداری اوران کی خدمت ہے اور اس کے بعد درجه فضیلت جهاد فی سمیل القد کوحاصل ہے۔ میحدیث اس سے پہلے بات ہر الوالدین (۳۱۲) میں گزر چک ہے۔

(روصة المتقيل ٢١٢/٣ ـ دليل العالحيل : ٣/٣ ٥ ـ رهة المتقيل : ٢١٥/٢)

# اسلام کی بنیاد یا مج چیزوں پر ہے

٥- ١٠ وَعِي ابْنِ عُسَمَرَ رَصِي اللَّهُ تَعَالَى عَنُهُما قَالَ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عليُهِ وَسَلَّمَ . "بُسْنَى الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسِ شَهَادَةِ أَنْ لَاإِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُسْحَسَمًا رَسُولُ اللَّه، وَإِقَامِ الصَّلوةِ وَإِيْتَآءِ الزَّكواةِ، وَحَجَّ الْبَيْتِ وَصَوْم رَمُضَانَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

( ١٠٤٥ ) حضرت عبدالقد بن عمر رضى التدعنهم سے روایت ہے کہ رسول الله منگافی نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد یا نیج چیزوں پر ہے، اس بات کی گواہی که اللہ کے سو کوئی معبود نہیں اور محمصلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسوں ہیں ،نم زقائم کرنا، زکوہ دینا، بیت اللہ کا حج کرن اور رمضان کےروز ہے رکھنا۔ (متفق میسہ )

تخريج صيف (240): " صحيح النحاري، كتاب الايمان، باب دعاؤ كم ايمانكم . صحيح مسم، كتاب لايماب، باب قول السي صلى الله عليه و سلم بني الاسلام على حمُس .

كلمات صديف: سي الإسلام على حمس اسلام يا في باتول برقائم به - يا في باتيل اسدم كى اساس بين اسلام يا في امور بر مبنی ہے۔

اسلام کو یک مضبوط او عظیم الثان عمارت سے تشبید دی گئی جس کے پانچ ستون بیں ، ان میں سے ہرستون اس شربهٔ حدیث: عمارت کی استواری قیام اور بقاء کے بیے اہم ہے، یہ پانچ بنیادی ستون میں جن پر بیممارت قائم ہے۔ شہادتین کا قرار، نماز کا قیام،

ادائے زکو قام جج اورروزے۔کسی کا ایمان اس وقت تک قابل قبول نہیں جب تک وہ ان پانچ باتوں گونہ ،نے اور ان پر دل سے عمل نہ کرےان میں ہے کسی ایک کا بھی نکار کفر ہے۔

یہ صدیث مہارک جوامع النکم میں سے ہے اور اس میں بڑی خوبصورتی اور بڑی عمد گی اور انتہا کی حسن کے ساتھ ارکانِ خسد کو بیان کر دیا گیا ہے۔ اہل عرب کے خیمے پانچ ستونوں پرنصب ہوا کرتے تھے ایک درمیان میں اور چار کناروں پر، درمیانی ستون اوراصل ستون اقرار شہادتین ہے اور باتی چارستون ارکانِ اربعہ ہیں۔

(فتح الباري: ٢٤٠/١ شرح صحيح مسلم للبولوي: ٧/٧٥١ نرهة المتقيل: ٧١٧,٢)

#### كفرية وبكرك ايمان قبول كرنے سے جان و مال محفوظ ہوجا تا ہے

٧ ١ - ١ - وَعَنُهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. "أُمِرُتُ أَنُ أَقَائِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشُهَدُوا أَنُ لَاإِلهَ إِلَّا اللّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّهِ وَيُقِينُمُوا الصَّلوةَ، وَيُوتُوا الرَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِى دِمَآءَ هُمُ، وَآمُوالَهُمُ إِلَّا بِحَقِّ ٱلْإِسُلامِ وَحِسَابُهُمُ عَلَى اللّهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۲۰۷۱) حفرت عبداللہ بن عمررضی اللہ عند ہے روایت ہے کہ رسول اللہ مظافیقاً نے فر مایا کہ جھے تھم دیا گیا ہے کہ میں لوگون سے قبال کروں یہاں تک کہ وگواہی ہیں کہ اللہ کے سواکوئی معبور نہیں ہے اور محمصلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ، نماز قائم کریں اور رکو ق و کریں۔ دو میں سب کام کریں تو ان کی جانیں اور ان کے مال مجھ ہے تحفوظ کیے گئے ہیں سوائے اسلام کے تق کے اور ان کا حساب اللہ یں ہے۔ (متفق علیہ)

تخ تك صديث (٢٠٤١): صحيح مسم، كتاب الإيمان، باب الامر بقت الباس حتى يقولوا لا اله الا الله. صحيح

بحاري، كتاب الايمان، باب قان تابو وإقاموا الصنواة .

كلمات ويديث: الساس: كافرمراويي ..

شرح حدیث: بت برست اور کافروں سے اس وقت تک قبال کا تھم دیا گیا ہے جب تک وہ اسلام میں داخل نہ ہو جا کیں اور ان کے اسلام کی دلیل زبان سے شہاد تین کا قرار، نماز قائم کرنا ، زکو قدینا اور اسلام کے احکام وفرائض کو ماننا اور ان پڑھل کرنا ہے۔ اس طرح اسلام میں داخل ہوکران کے جان و ہی کو تحفظ حاصل ہو جائے گاسوائے ان حقوق وفرائض کے جو اسلام نے مقرر کیے ہیں۔

يمديثال سے يہلے (مديث ٢٩١) يس بھي آئى ہے۔

دین کی تعلیم میں ترتیب و حکمت ختیار کی جائے

ـــــــ ١٠ وعــنَ مُـعــادٍ رصــَى الـلَّهُ عُنُهُ قَالَ : بعَنييُ رسُولُ اللَّه صلَّى اللَّهُ عليُهِ وسلَّم الى الْيمُن فَقال

"إِنَّكَ تَـاتِـى قَـوُمًـا مِنْ اَهُلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ اَنْ لَاإِلَهُ إِلَّاللَّهُ وَانِّي رَسُولُ اللَّهِ، فَإِنْ هُمُ اَطَاعُوا ا لِـذَٰلِكَ فَاَعْلِمُهُمُ اَنَّ اللَّهَ تَعَالَى افْتَرَضَ عَلَيْهِمُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ اَطَاعُوا لِذَٰلِكَ فَاعُلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ تَعِالَى افْتَرِضَ عَلَيْهِمُ صَدَقَةً تُؤُخَذُ مِنُ اغْنِيَآتِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَىٰ فُقُرَآتِهِمُ فَإِنْ هُمُ اطاعُوا لِيْدِلِكَ فَايَّاكُ وَكَرَ آثِمَ أَمُوَ الِهِمُ وَاتَّقِ دَعُوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهُ لَيُسَ بَيُنهَا وَبَيُنَ اللّهِ حِجَابٌ "مُتَفَقَّ عَلَيْهِ"

( ۱۰۷۷ ) حضرت معاذر ضی امتد عند سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول الله مُلَاقِمُ نے یمن کی طرف روانہ کیا تو آ یہ مکافٹا نے فرمایا کہتم اہل کتاب کے پاس جار ہے ہوائییں سب سے پہلے شہاد تین کی طرف بلانا کہ امتد کے سواکوئی معبود نہیں ہے اور مجمه التدکے رسول ہیں اگر وہ اس کوشنیم کرکیس تو ان کواس بات کی طرف دعوت دینا کہ التد نے دن ورات میں ان پریونچ نما زیں فرض کی ہیں۔اگر وہ اس بات کوشلیم کر لیس تو ان کو دعوت دینا کہ اللہ نے ان برز کو ۃ فرض کی ہے جوان کے مالعداروں ہے لے کران کے نقراء میں تقسیم کی جائے تھی اورا گروہ اس کوشلیم کرلیں تو ان کےعمدہ مال ز کو ۃ میں لینے سے احتر از کرنا اورمظلوم کی بدعاء ہے بیخا کہاس کے اور ابتد کے درمیان کوئی بروہ حائل نہیں ہے۔ (متفق عدیہ )

تخ ت صديث (١٠٤٤): صحيح البخارى، كتاب الزكواة . صحيح مسدم، كتاب الايماب، باب الامر بقتال الناس

كلمات حديث: اهل الكتاب وولوكجنهيس كتاب دى كن بيعني يبودونساري

شرح حدیث: کفر کواسلام کی دعوت دینا اور انہیں حق کی جانب بلانا فرض ہادرتمام است مسلمہ پر فرض کفا یہ ہادرمروری ہے کہ بردور میں ایک جماعت ایس ہوجودین کی طرف دعوت دے اور تبیغ اسلام کا فریضہ انجام دے، نماز کی ادایکی زکو ہ وینا برمسلمان یر فرض ہےاور غیرمسلم اسلام کے قبول کرنے کے بعداس امر کا یابند ہوجائے گا کہ نماز پڑھے اور زکوۃ دے۔ زکوۃ جس شہر کے مالداروں سے کی جائے اس شہر کے فقراء میں تقسیم کی جائے اور جب تک اس شہر کے مستحقین کی ضرورت سے زائد نہ مود وسری جگہ منتقل نہ کی جائے۔ عامل زكوة كے ليے سيمناسبنبيں بكدوه لوگول كاعمده مال زكوة ميں لے اور كسى برظلم كرے كمظلوم كى بددعا وقبول ہوتى ہے۔ ال مديث كي شرح ماب تحويد الطدر (مديث ٢١٠) على كرريكي ب

(نرهة المتقين: ١١٨/٢ . دليل الفالحين: ١١٨/٣)

#### ایمان و کفر کے درمیان حدِ فاصل نماز ہے

٨ ١٠ ٤ . وَعَسُ جَابِو رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ . "إِنَّ بَيْنَ الرَّجْلِ وَبَيْنَ الشِّرُكِ وَالْكُفُرِ تَرْكُ الصَّلوَّةِ "رَوَاهُ مُسُلِمٌ.

( ۸۰۷۸ ) حضرت جابررضی امتد عنہ ہے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا محمد میں منے رسول انقد مخافظ کا کوفر ماتے ہوئے سنا کہ

آدمی کے درمیان اوراس کے شرک اور کفر کے درمیان فاصل نم زکا چھوڑ نہے۔ (مسلم)

تح تك مديث (١٠٤٨): صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب، طلاق اسم الكفر على بس ترث الصلاه.

شرح حدیث: اسلام اور کفر کے درمین فرق وامتیاز پیدا کرنے والی نماز جس نے نماز چھوڑ دی گویا سے کفر کیا۔ اکثر ساء نے کہا ہے کہ اگر کوئی مسلمان نماز کے ترک کو جائز اور رواسمجھ کر چھوڑ دی تو گویا وہ کا فرہو گیا، امام شافعی رحمہ مقدنے فرمایا کہ اگر عدا کا ہل اختیار کرے اور نماز ند پڑھے یہاں تک کہ وفت نکل جائے تو اسے تو بکرائی جائے گی اور اگر تو بہنہ کرے تو اسے تل کیا جے گا۔ بعض سماء نے کہا کہ تارک صداۃ کو مارا جائے تا آئکہ وہ نماز پڑھنے گئے۔ بعض حصرت نے اس موضوع کی احادیث کو ظاہر پرمحمول کر کے تارک صداۃ کو مطلقاً کا فرکہا ہے۔ امام ابو حذیفہ رحمہ القد کے فرد کی تارک صلاۃ کو قید کیا جائے اور تعزیری مزادی جائے۔ ب

صحح رائے بیہ کہ تارک صلاقا کا فرنبیں ہے کیونکہ کا فروہ ہے جوا نکار کرے اور ترک صلاقا کا رنبیں ہے اس لیے کہ سول امقد ملاکھ کا نے فرمایہ کہ اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں جس نے پانچوں وفت نمازادا کی اورکوئی نماز ف تک نہیں کی تواس کے لیے اللہ کے نیہاں وعدہ ہے کہ س کی مغفرت کردی ہوئے گی اور جوان نم زوں کوادانہ کرے تو پھر اللہ پرکوئی عہد نہیں ہے وہ چہمہ ف کردے اور چاہے عذاب وے۔ بیحدیث نص ہے کہ ترک صلوق کفر نہیں ہے اور شرک سے کمترگن ہ ہے کہ اللہ تعالی شرک کو معاف نہیں فرمائے گا اور اس کے علاوہ جس کو جانے گا معاف فرمادے گا۔

غرض حدیث میں بہت شدید سرزنش اور عبیہ ہے کہ ترک صلّواۃ کوکوئی مسلمان معموں بہت نہ سمجھے بلکہ ہرمسلمان کو جا ہے کہ اس کا اہتمام کرےاور ہرجات میں نماز با جماعت مسجد میں ادا کرے۔ مزید تفصیل آئندہ حدیث میں ہر ہی ہے۔

(شرح صحيح مسدم للووي: ٣٠.٢٠ روضة المتقبي: ٣٠/١١ يرهة لمتقيل. ٣٠ ١١٨)

#### نماز چھوڑنے سے کا فرہوجا تاہے

9 - ١ . وَعَنُ بُـرَيُدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنُهُ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَلْعَهُدُ الَّذِي بَيُنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلُواةُ فَمَنُ تَرَكَهَا فَقَدُ كَفَرَ " رَوَاهُ التِّرُمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْتٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

( ۱۰۷۹ ) حضرت بریدة رضی امتدعنه سے روایت ہے کہ نبی کریم ملکھ کے فرمایا کدوہ عہد جو ہمارے اور کا فروں کے درمیان امتیاز پیدا کرتا ہے وہ نماز ہے جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔ (تر ندی نے روایت کیا اور کہا کہ بیصدیث حسن سیح ہے )

تخ تا مديث (٩٤٩): الجامع للترمذي، كتاب لايمان، باب ما جاء في برك بصلاة

كلمات حديث: العهد: وعبد، يان معابده

شرح صدیث: العهد الدی بسد و بسهم، علامه بیضا وی رحمدالله فرمایا که «هم کاضمیر منافقین کی طرف اشاره باور یہاں ان کے جان و مال کے تحفظ کواس امر سے تشبید دی ہے جس سے معاہدہ باقی رہتا ہے مقصد یہ ہے کہا حکام ظاہری کے ان پر جاری ے نہیں مسمد 'ہ ں کے راتبوہ شاہت رکھتے میں اور بید مشاہمت اس صورت میں برقر اررہ سکتی ہے جب کہ ووجہ عت کے راتھ مسمد نوں کے راتھ نمازیں داکریں ورف ہری حکام کی اسی طرح ہیروی کریں جس طرح مسلمان کرتے ہیں اورا گروہ نماز کوچھوڑ دیں ق ان کا ظلم دیگر کفار کی طرح ہے۔ ملامہ طبی رحمہ المتدنے فرہ یا کہ یہ بھی ممکن ہے کہ ضمیر ہے، عام ہواورمسلمان اس میں داخل ہوں۔

ای موضوع ہے متعنق حضرت انس رضی امتد عنہ، ورحضرت بن عباس رضی متد عنہی ہے بھی روایات منقوں ہیں۔ طبر نی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے درسول اللہ مظافیظ نے فرہ بیا کہ جس نے عدائی زجیھوڑی سے علائے تفر کیا۔ اور او یعلی نے حضرت ابن عباس یضی اللہ عنہ سے بدروایت قل کی ہے کہ رسول اللہ مظافیظ نے فرہ یا کہ اسلام کی کڑیاں اور دین کے قو مدتین ہیں ، انہی پر اسلام کی بنیادی تا تا کم میں ، جس نے ان میں ہے کسی ایک کوئر کے یوہ کا فر ہے اور حالات نے مسل کے دونے شہرات فرض نماز اور رمض نن کے دونے ۔ ، الدالا اللہ کی شہرات فرض نماز اور رمض نن کے دونے ۔

عد دہ ہریں حضرت عبداللہ بن شفق عقیل ہے مروی ہے کہ صیب محمد معنی ملد ملیہ وسلم کے زود کیٹ سی مکس کا ترک گفرنہیں سمجھا جا تا تھو ، سو کے نماز کے اس بڑک خو ہر معنی ہیا ہے کہ صی بہ کرام رضوان ایندہ مہم جمعین ترک صداۃ کو غرمجھتے تھے۔

، مشوہ نی ر مالعد نے نی تباب نیا ، وطاری ، یک مستقل ب قائم کیا ہے جس کا عنوان ہے ۔ وہ بین کرت ہیں کہ اللہ المصلا فاور ترک صغواۃ کے موضوع پر تفصیل سے کلام کیا ہے جس کی حافظ ابن جرر ممداللہ نے تبخیص کی ہے۔ وہ بین کرت ہیں کہ اللہ مے درمیان سی بارے ہیں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اگر کوئی تاریب میں قائماز کے وجوب کا بھی منکر بوتو وہ کافر ہے۔ وراگر سستی اور کا بیل سے ترک صفوۃ کا مرتکب بوتا ہے لیکن س کی فرضیت کا قائل سے قائن کے بارے ہیں فقیاء کی ترا، میں ختلاف ہے۔ جمہور سف اور ضف ور مام ما مک رحمہ بقداور مامش فعی رحمہ ابتد کی رہے ہیں ہے کہ کا فرنہیں ہے بعکہ فاسق ہے آبر تو بدکر ہے و درست ور نہ صف اور ضف ور مام مامک رحمہ بقداور مامش فعی رحمہ ابتد کی ہے حضرت ملی رضی ابقد عند سے مروی ہے اور مام احمد بن ضبل کے دو اتقی سے بھی ایک تول ہے۔ یہی رہے عبد ابتد بن مبارک اور اسحاق بن را بوید کی ہور بیش اصی بیش فعی رحمہ ابتد کے بہا ہی ہی ایک وظنین کے دو ایس کے دو ایس کے دو ایس کے دو ایس کے دو ایس کے دو ایس کے دو ایس کے دو ایس کے دو ایس کے کہ کا فرنہیں کے دو ایس کے بھی ایک تول ہے۔ یہی رہے جہ کہ کا فرنہیں ہے اور ایام میں دی بھی میں مرفی کی رائے یہ ہے کہ کا فرنہیں ہے اور قبل ہے۔ اور ایام وضیفہ رحمہ بند کے صوب میں مرفی کی رائے یہ ہے کہ کا فرنہیں ہے اور قبل کی ورائی ہو ہے کہ کا فرنہیں کے بور بھنے گے۔

(تحقة لأجودي: ١ ٥٠٥ ــ شرح صحيح مستم سووي ٢٠١٢ ـ وصه المتقيل ٣ ١١٥ ــ برهم تصفيل ٢ ١١٩)

### صحبهٔ کرام نماز کابہت زیادہ اہتمام فرماتے تھے

١٠٨٠ وعن سقين بسعبدالله القابعي المُتفق على جَلالته رحِمَهُ اللَهُ قال كان أضخابُ مُحمّدٍ صلّى الله عليه وسلّم لايرون شيئًا مِن الاعمال تركه كُفرٌ عير الصّلوة. رَواهُ التّرُمديّ فِي كتاب الايمان باسادٍ صحيْحٍ

( ۱۰۸۰) شقیق بن عبدالله جلیل القدر تا بعی کہتے ہیں کہ رسول کریم مُنَافِقِ کے اصی ب کسی عمل کا ترک کرنا کفرنہیں سیجھتے تھے ۔ سواسے نماز کے۔ (ترندی نے کتاب ایمان میں سند سیج روایت کیا ہے)

تح تك مديث (١٠٨٠): الحامع للترمدي، كياب الايمان، باب ما حاء في ترث الصلاه

شرح حدیث: صحابہ کرام کے زونے میں بیقسور نہیں تھا کہ سلمان ہوتے ہوئے کوئی نماز ند پڑھے اگر کوئی نمازے بیے مسجد میں حاضر ند ہوتا تو وہی ہوتا جس کا نفاق معلوم ومشہور ہوتا۔ متعددا حادیث سے نماز کا اسلام اور کفر میں فرق وانتیاز ہونا واضح ہے کہ نماز ہی بتلاتی ہے کہ بیآ دمی مسلم ہے۔

تارک صلواۃ کے بارے میں تفصیلی احکام گزشتہ احادیث کی شرح میں بیان ہو چکے ہیں۔ یہاں ان کامختصر سے خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ اگرکوئی مسلمان تارک صلواۃ ہونے کے ساتھ فرضیت بنماز کامکر ہوتو وہ باجہ ع امت کا فر ہے ورملت اس مے خارت ہے۔ یکن اگر تارک صلواۃ اس کی فرضیت کا قائل ہواور ستی کی بناء پر نہ پڑھتا ہوتو اس میں لکہ رحمہ القد کے زدیک وہ کا فرنہیں ہے بلکہ فاس ہے اس تو بہر کروائی جائے گا اگر تو بہنہ کر ہے تو حدا قل کیا جائے گا۔ حضرت مل رضی القد عنہ کا یہ وہ کا فر ہے اور بہی ایک رائے اس ماحم بن خلال ہے منقول ہے۔ امام الوصنيف رحمہ القد فرمات میں کہ ندا ہے کا فرقر اردیا جائے گا اور ندل کیا جائے گا بلکہ سرائے قید ہوگی اور تعزیری سراہوگی ، یہاں تک کہ نماز پڑھنے لگے۔ (مشرے صحیح مسلم للووی: ۲۱/۲۔ تحمہ الأحودی ، ۲۰۲۷ کا

#### سب سے پہلے نم زکا حساب

١٠٨١ وَعَنُ آبِى هُرَيْرَةَ رَضِى اللهُ تعالى عَنْهُ قَالَ قالَ رسُولُ الله صَلَى اللهُ عَليْه وَسَلَم "انَ اوّل مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِه صَلُوتُه'، فَإِنْ صَلْحَتُ فَقَدُ اَفْلَحَ وَٱنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتُ فَقَدُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدِى وَنَ فَرِيُضَتِه شَىءٌ قَالَ الرَّبُ عَزَّوجَلً! أَنْطُرُوا هَلُ لِعبُدِى مِنْ تَطوُّع فَيُكمَّلُ جَابَ وَخَسِرَ، فَإِنُ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِه شَىءٌ قَالَ الرَّبُ عَزَّوجَلً! أَنْطُرُوا هَلُ لِعبُدِى مِنْ تَطوُّع فَيُكمَّلُ بِهَا مَاانتَقَصَ مِنَ الْقَرِيْضَةِ، ثُمَّ تَكُونُ سَآئِرُ أَعْمَالِه عَلىٰ هذا" رَوَاهُ البَرُمِدَى وقَالَ حَدِيثَ حسَنٌ.

(۱۰۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ مظافی نے فروید کہ سب سے پہلائمس جس کا روز قیامت حساب بیا جائے گاوہ نماز ہے۔ اگر وہ درست ہوئی تو وہ کامیاب و کامرابن ہوا وراگر وہ خراب ہوئی تو دہ ناکام و نامر دہو۔ گرائے فرائض میں ہے کوئی چیز کم ہوئی تو القدرب العزت فرمائیں گے کہ دیکھومیرے اس بندے کے پچھو وافل بھی میں کہ ان سے فرض کی کی تناف کردی جے ہے ہی سے کہ میں کہ ان کے مرس کے تمام اعمال کا ای طرح حساب ہوگا۔ (ترمذی)

تخ تخ مديث (۱۰۸۱): الحامع للترمذي، باب ما جاء عن اون ما يحاسب به العبد يوم القيامة الصلواة .

کلمات صدید: اول ما یحاسه عله الترتعالی عصوق میں برس حق کاسب بر بہر حساب ہوگا۔

 اللہ کی بندگی میں اور اس کی عبودیت میں داخل ہوگی کے اللہ کو یک معبود ماننے کا مطلب سے ب کہ ماننے والے نے اللہ واحد کی عبودیت قبول کر لی اور عبودیت کا نمایاں ترین اظہار اور سب سے بہا ور سب سے بس ختاظہ رمعبود کے سمنے سر جھکادینا ہے۔ اس لیے روز قیامت سب سے پہلے جس عمل کا حساب ہوگا وہ نماز ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ روز قیامت سب سے پہلے حساب انسانی جان کے تلف کرنے کا ہوگا۔ ابحری فرماتے ہیں کہ ان دونوں احادیث میں جع کی صورت سے ہے کہ نماز حق اللہ ہے اور قتل غس حق لعبد ہے، حق الله میں سب سے پہلے نم زکا حساب ہوگا اور حق اعبد میں سب سے پہلے قتل نفس کا حسب ہوگا۔

ن کی نماز سیح ہوگ، دور نقش سے پاک ہوگ یعنی جس کی نماز سنت کے مطابق اور آ داب صلوٰۃ کے موافق ہوگ وہ مقبول ہوگی اورا گر کوئی نقص ہوگا تو وہ اس کی نوافس سے پورا کیا جائے گا اور اس شخص کو کا میاب اور سر فراز قر اردیا جائے گا۔

﴿ وَ زُولِتِكَ هُمُ الْمُعَاجُوكَ ﴾

حدیث مبارک سے نماز کی فضیلت اور اللہ کے یہاں اور یوم الحسب میں اس کی اہمیت کی وضاحت ہوتی ہے اور اس امر کی نشاند ہی ہوتی ہے کینو افل کی کثرت اور از دیاد چاہیے تا کہ اللہ کے یہاں حساب کے وقت نماز وں کی کی اور نقص کی ہمد فی نوافل سے ہو سکے اور س کے ساتھ ہی نوافل درجات کی بلندی کا سبب بن جا کمیں۔

(تحقة الأحودي: ٤٧٦/٢ ـ روصة المتقيل. ١١٦/٣ ـ دبيل نفالحيل: ١٩/٣)



اللبِّناكِ (١٩٤

بَابُ فَضُلِ الصَّفِّ الْآوَّلِ وَالْآمُرِ بِإِتَّمَامِ الصُّفُوُ فِ الْأُوَلِ وَتَسُويُتِهَا وَالتَّرَاصَ فِيْهَا صفواقل مَن الرَّرِ فَ السَّوَيَةِ اللَّهُ وَيَهَا صفوا قَلْ مِن الرَّرِ فَ الرَّلِ كَرَامُ مِن الْعَامِمُ صفول كرا الرَّر في الرَّل كركمُ سع ويَكامَمُ

١٠٨٢. عَنُ جَابِرٍ بُنِ سَمُرَةَ رَضِىَ اللَّهُ تَعَالَى عَنُهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ قَـالَ: اَلَا تَـصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَآئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ " فَقُلْنَا يَارَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَآئِكَةُ عِنْدَ رَبِهَا؟ قَالَ: "يُتِتَّدُونَ الصُّفُوفَ الْاُولَ وَيَعَرَاصُونَ فِي الصَّفِّ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کرسوں اللہ طاقی تظریف مائے کہ آس طرح صفیں اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسوں اللہ طاقی تخریف مائے اور فرماید کہ تم اس طرح صفیں میں بناتے جس طرح فرشتے اپنے رب کے سامنے بناتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ افر شتے اپنے رب کے سامنے .

کیو کم میں بناتے ہیں؟ آپ مُلَا فَعْ اُن کے فر ماید کہ وہ کیبلی صفول کو کمس کرتے ہیں اور صف میں ال کر کھڑے ہوتے ہیں۔ (مسلم)

تُخ تَح مديث (١٠٨٢): صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الامر بالسكود في الصلاة.

کلمات صدیمت: تصعود . تم هغیل بزتے ہو۔ بسر صود می الصف صف پیمل کرقریب قریب کھڑے ہوتے ہیں اور درمیان میں جگہنیں چھوڑتے۔ رص رصاً (باب نفر) باہم جوڑنا ، ملانا ، پیوستہ ہونا۔

شری حدیث: فرشتے بارگاوالهی میں صفیں بنا کر کھڑے ہوتے ہیں اور باہم آیک دوسرے سے ل کراس طرح کھڑے ہوتے ہیں کدرمیان میں جگداور خلاباتی ندر ہے۔ ای طرح نمازوں کی صفول میں چاہیے کہ تمام نمازی باہم ل کر کھڑے ہوں اور درمیان میں خلانہ چھوڑیں۔ سب برابر ہوں آگے پیچھے نہ ہوں اور پہلے پہلی صف کو کمل کریں اور پھر دوسری اور اس طرح تمام صفیں درست ،سیدھی اور باہم ملی ہوئی ہوئی جا ہمیں۔ (شرح صحیح مسلم للنووی: ۲۷/۴۔ روضة المتقیں: ۱۸/۳۔ دلیں الفال حیں: ۲۱/۳)

#### صف واوّل مین نماز کی فضیلت

١٠٨٣ . وَعَلُ آَبِى هُرَيُرَةَ رَضِى اللّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ اَنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "لَوُيَعُلَمُ ` النَّاسُ مَافِى النِّدَآءِ وَالصّفِ الْآوَّلِ، ثُمَّ لَمُ يَجِدُوُ ا إِلَّا اَنُ يَسُتَهِمُوُا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوُا" مُتَّفَقُ عَلَيْهِ.

(۱۰۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی القد عنہ سے روایت ہے کہ رسوں القد مُلَا قُطُمُ نے فر مایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ اذان اور صف اقل کا کیا تو اب ہے پھراگر انہیں صف اقل میں کھڑے ہونے کا موقع اس کے سوانہ ملے کہ وہ قرعہ اندازی کریں تو وہ ضرور قرعہ اندازی بھی کریں۔ (متفق علیہ)

تخ ي مديث (١٠٨٣): صحيح البخارى، كتباب الإذان، بياب الاستهام في الإذان. صحيح مسلم، كتاب

الصلاة، . ب تسوية الصفوف

کلمات صدید: ادان داده در ادان داده به می محدو ۱ إلا أن بستهمو به پیمراگروه کوئی طریقه نه پاکیل سوائے اس کے که قرعداندازی ترس ست میم قرعد ندازی به

شرح مدین: اذان دین ورصف قل میں کھڑے ہو کرنم زادا کرنے کا اس قدر عظیم تواب اوراس قدر برا اجرب کدا گر ہوگول کو ساجر و تواب کی قدر و قیمت کا اندازہ ہو جائے تو وہ س نصیبت کے حصول میں باہم مقابلہ اور مسابقت کریں اور اگر ، س نصیبت کے حصول کا مسواقر عداندازی کے کوئی طریقہ باقی ندر ہے تو قرعداندازی کر کے افن ن وینے اور صف اقل میں کھڑے ہو کرنماز پڑھنے کا موقع حاصل کریں۔ (دین تعالی میں کھڑے۔ مرحمة تعنیس ۲۰۲۰) اس سے پہنے بھی پیھدیٹ (۲۰۳۳) گزر جی ہے۔

# مردوں کی بہترین صف پہلی صف ہے

١٠٨٣ . وَعَنُهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ : "خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجال اوّلُهَا، وَشَرُّها الْحِرُهَا . وَحَيْرُ صَفُوُفِ النِّسَآءِ الْحِرُهَا، وَشَرُّهَا أَوّلُها" رَوَاهُ مُسُيمٌ .

( ۱۰۸۴ ) حضرت ابو ہر برہ ورضی القدعنہ ہے و ویت ہے کہ رسوں القد مُلَا الْحُوَّا نے فرہا یا کہ مردول کی صفوں میں سب ہے بہتر سب ہے بہتر سب ہے بہتر سخری ہے اور عور توں کی صفوں میں سب سے بہتر سخری ہے اور مور توں کی صفوں میں سب سے بہتر سخری ہے اور مور توں کی صفوں میں سب سے بہتر سخری ہے اور مسلم کی ہے۔ (مسلم )

تخ تك مديث (١٠٨٣): صحبح مسم، كتاب لصلاة، باب تسوية الصفوف واقامتها .

شرح حدیث:

حدیث مبارک میں ارش وہوا کہ مردوں کے لیے سب سے کم اجروثواب اور خیرو برکت پہلی صف میں کھڑے ہوکر نماز اداکرنا ہے اوراس کے بعد درجہ بدرجہ میں اور مردول کے لیے سب سے کم اجروثواب والی صف سب سے آخری صف ہے اور تورتوں کا معامد، س کے برغس ہے کہ سب سے بیچیلی صف میں ان کا کھڑ اہونا زیادہ بہتر ہے اور زیادہ باعث خیر ہے بینی ان میں اور مردوں میں جس قدر فاصد ہووہ نوب تر ہے۔ اہ منووی رحمہ، مقدتع کی فراہونا زیادہ بیت میں صف وال کی جو فضیدت کی ہو وہ اس موال کے بارے میں ہے وہ اس کے جو اہ سے خواہ اس صف میں کھڑ اہونے وال کوئی نمازی پہلے ہی ہو یا بعد میں سے خواہ اس صف میں کھڑ اہونے وال کوئی نمازی پہلے ہی ہو یا بعد میں سے خواہ اس موال کی خوال کی خواہ اس موال کی خواہ سے اور اس کا اجروثو، بیان کیا گی ہے اور اس فضیلت اور اس کا اجروثو، بیان کیا گی ہے اور اس فضیلت کے حصول کی تغیب ولائی گئی ہے۔ (مرھة المتقیں: ۲ / ۲۱ ۱۔ شرح صبحیح مسمد : ۲ سمر م

### مسلسل بچیلی صف میں نماز پڑھنے والوں کے لیے وعید

١٠٨٥ وعن ابِي سعِيُدِالُخُدُرِيِ رصِي اللّهُ تعالى عنهُ انّ رسُول اللّه صَلَّى اللّهُ عليُهِ وَسلَّم زاى

فِيُ أَصْبِحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ لَهُمُ : "تَقَدَّمُوا فَأَتَمُّوا بِي وَلْيَا تَمَّ سَكُمُ مَّنْ بَعُدَكُمُ، لايزَالُ قَوْمٌ يَتَاخَرُونَ حَتَّى يُؤَخِرَهُمُ اللّهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

( ۱۰۸۵ ) مطرت ابوسعید خدری رضی امتد عند سے روایت ہے کہ رسول مقد مخافظ نے ایک مرتبد ویکھ کہ کچھ صحابہ چھے ہٹ رہیں رہے تیں آپ مخافظ نے فر ماید کہ آگے برطواور میری افتد اءکر وتمہارے بعد آنے والے تمہاری افتد اءکریں گے اورلوگ چھھے ہٹتے رہیں گے یہاں تک کہ القد انہیں چھھے ہٹا دےگا۔ (مسلم)

تخ تحديث (١٠٨٥): صحيح مسم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف واقامته.

کلمات حدیث: میری اقتداء بمازی صفور میں پیچھے ہوجانا۔ وانسوا ہی: میری اقتداء میں نمر زیز هو۔

۔ مرح حدیث: صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول امتد ظائفا نے ایک مرتبہ مجد کے ایک گوشے میں پھھا اصحاب دیکھے تو آپ طائفا نے فرمایا کہ میرے قریب آج و اور نماز میں اور حصولِ علم میں میر کی اقتداء کرو، تا کہ تمہارے بعدو لے تمہاری اقتداء کریں اور اسی طرح دین اور نماز کا طریقہ اور علم الگوں ہے بچھیوں تک پہنچے اور بچھلے اپنے الگوں کی اقتداء ورپیروی کریں۔

نماز کی شفیل امام کے ساتھ شروع ہوں، در پہی صف میں آدرتمام صفوں کے درمیان تین ذراع سے زیادہ فاصلہ نہ ہوادراہل فضل و صلاح امام کے پیچھے کھڑے ہوں، پہلی صف کے لوگ حرکات وانتقالات ِنماز میں امام کی اقتداء کریں اور پیچیلی صفوں کے لوگ اگلی صفوں کے لوگوں کی اقتداء کریں۔

نوگ اگر صفِ اول کے اجروثواب ہے اوراس کی فضیلت سے پیچھے رہیں گے اورعم دین اورنو رہوت ملکا فائل سے پیچھے رہیں گے قواللہ تعالیٰ بھی انہیں پیچھے بٹاد سے گا۔ یعنی نمازول کی صف ول میں شرکت کے لیے سبقت کرنے والے اور عم دین کے صوب اوراس پرعمل میں سبقت کرنے والے بی اللہ کے یہاں اجر کثیر اورثواب عظیم حصل کریں گے اوراس کی رحمت وفضل کے مستحق ہوں گے اور جنت کے درجات حاصل کریں گے اور جن میں سے ہوں گے۔ درجات حاصل کریں گے اور جن میں سے ہوں گے۔

#### صف سیدهانه کرنے پروعیدیں

١٠٨٢. وَعَنُ أَبِى مُسْعُودٍ رَضِى اللّهُ تَعَالَى عُنُهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسلَّمَ يَـمْسَـحُ مَنَاكِبْنَا فِي الصَّلُواةِ وَيَقُولُ: "اسْتَوُوا وَلا تَخْتَلِفُوا فَتَحْتَلِفَ قُلُوبُكُمُ لِيلْينِي مِنْكُمُ اُولُواالُاخَلامِ وَالنَّهِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمُ" رَوَاهُ مُسُلِمٌ.

( ۱۰۸۶ ) حفرت ابومسعود رضی امتد عندے روایت ہے کہ رسول امتد مٹائٹڈ نماز کے لیے کھڑے ہوتے وقت ، اس کا ندھوں پر ہاتھ مرکھ کر فر ماتے کہ برابر ہوجاؤ سے پیچھے ندہو کہ تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہوجائے ۔ تم میں سے میرے قریب وہ وگ ہوں جو عقل و مجھوالے ہیں بھر جوان کے قریب ہیں۔ (مسلم)

تر على المارية المعالى مسجيح مسم، كتاب الصلاه، باب تسوية الصفوف و اقامتها

كلمات حديث . بسب مدكس بهاريكاندهو پردست مبارك ركه كرصفو كوبر برفره ت كدوني آسك يتجهي ند بور مدكب جمع مسكت: شانه، كاندها ليسي جمع سفل جائ -مير قريب بوجائ - اولوا الاحلام والمهي الديراور بردباري كحالل افراداوروه بوگ جومجھداراور عقل ویلے ہوں۔

شرح حدیث: رسول کریم کانگا جبنماز کے لیے کھڑے ہوتے تو صفوں کو درست فرماتے اور صحابہ کرام کے شانوں پر ہاتھ رکھ کر ن ک صفور کو برابر فر ، ت کے کوئی آ گے چھے نہ ہو ج نے اور فر ماتے کہ گے چھے ہوکر نہ کھڑے ہو کہ کہیں بیضا ہری اختراف الور کے بدل جائے ورقلوب میں اختلاف بید ہوج نے کاسبب نہ بن جائے۔

نیز فر ، یا که میرے قریب اصحاب مم وفعنل کھڑے ہوں وہ لوگ جوعلم و تدبر والے ورعقل وفہم رکھنے والے ہیں علہ مہ طبی رحمہ اللہ فر ، تے ہیں کہ بیتھم اس لیے فر ، یا تا کہ اصحاب علم وعقل نماز میں آپ مالٹائم کے برقمل کو دیکھے کراہے محفوظ کریں اور اس کو دوسروں تک پہنچا کئیں۔اہ مے قریب اً سربل عم وعقل ہوں وراس قابل ہوں کہ اہم کی جگہ ہے تکیس تو اگراہام کوکوئی ہوت پیش ہوائے جس کی بناء پر ے امت کی جگہ سے بٹنایز ہے تو ان میں ہے کوئی مام کی جگہ لے سکے اور اگرامام کوسہول حق ہوتو وہ اس پر ستنبہ ہو تکیں۔

(شرح صحيح مستم نسووي ٢٠ -١٣٠ روصة المتقيل ٣٠ ١٢١ دبيل لفاتحين ٣٠ ٥٢٣)

#### صف سیدھا کرنانماز کے اتمام میں داخل ہے

١٠٨٠ - وَعِنُ انسس رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنُهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلَّم "سَوُّوًا صُفُوا فَكُمُ فَإِنَّ تَسُويَةَ الصَّفِّ مِنُ تَمامِ الصَّلوَّةِ. مُتَّفَقٌ عليْهِ.

وَفِيُ رِوَايَةٍ لَنُبُحارِيّ فَانَّ تَسُويَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلُوةِ .

( ۱۰۸۷ ) حضرت انس رضی ابتد عنه سے روایت ہے کہ رسوں ابتد مُلافِقُلُ نے فرم یا کہ اپنی صفو کو درست کرو کہ صف کی وینتگی اتمام صوق میں سے ہے۔ (متفق عدیہ) اور سیح بخاری کی میک روایت میں بیا غاظ ہیں کے صفول کی دینگی اقد مت صوق میں سے ہے۔

تَخ يَح مديث (١٠٨٤): صحب المسجري، كتباب صلاة الجماعة، باب تسوية الصفوف عبد الاقمة صحبح

مسيم، كتاب الصلاة، باب بسوية بصفوف و قاميها .

کلمات حدیث: سوو صفو فکم این هفو کو برابر کرو سوی نسویه (بب تفعیل) برابر کرتا رسویه مصفوف سے مراد ب كدتمام نم زى سيد هے ور برابر كھڑ بيهول آ كے چيكھے نه ہول ـ

شرح مدیث: حدیث مبارک میں صفول کے سیدهار کھنے اور ان کو درست رکھنے کی تاکید ہے کے صفول کی ورتگی ،ور برابری اتمام صلوة میں سے مصیعی اتمام نماز کا ذریعہ ہے اور صحیح بی ری کی روایت میں فرمایا کدا قاسمہ صلو قامیں سے ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے اس

فر ان میں داخل ہے۔ ﴿ وَأَقِیدِمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ ﴾ توجس طرح نمازے قائم کرنے میں تعدیل ارکان اور نماز کا اس کی تمام سنوں اور جمعه آ داب کے ساتھ ادا کرنا ہے ای طرح اتا میں صلوٰۃ میں صفوں کی درنتگی ، برابری اوران کاسیدھا ہونا بھی داخل ہے۔

(فتح الباري ١٠/١ ٥٥\_ شرح صحيح مسلم للبووي: ١٣٢/٤)

#### صف سیدها کرنے کی تا کید

٨٨٠ ١ . وعسُهُ قَالَ . أُقِيُمَتِ الصَّلواةُ فَأَقُبلَ عَيْنَارَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلَّم بوَجُههِ فَقَالَ: ''اَقِيْمُوُا صُفُوفَكُمْ وَتَراصُوا فَانِنَى اَراكُمْ مِنْ وَرَآءِ ظَهْرِيُ رَوَاهُ الْنُحَارِيُّ بِلَفُظِه، وَمُسُلِمٌ سَمُعَنَاهُ .

وَفِيُ رِوَايَةٍ لِّلُبُخَارِيِّ: "وَكَانَ اَحَدُنَا يَلُزَقُ مَنْكَبَه' بِمَنْكَبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَه' بقَدَمِه!

( ۱۰۸۸ ) حفرت انس رضی المدعندے رویت ہے کہ کیک مرتبہ جب نمازی اقامت ہوگئی تورسول ملد مظافی ایماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہایی صفول کو درست کولواور ال کر کھڑ ہے ہوجاؤ، ٹیس تہہیں اپنی پیٹھر پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔ ( بخاری نے ان الفاظ كس تھاورمسلم نے اے معنی روایت كي ہے)

اور سیح بخدری کی ایک روایت میں ہے کہ ہم میں ہے ہرایک کندھے ہے کندھاما، کراور قدم ہے قدم ماد کر کھڑ اہوتا تھا۔

تخ تك مديث (١٠٨٨): صحيح البحاري، كتاب صلاة الحماعة، باب الراق الملكب بالملكب و القدم بالقدم.

صحيح مسلم، كتاب صلاة الحماعة، باب نسوية الصفوف و اقامتها

كلمات صديث: عابي اراكم من وراء طهري بين تهمين اپنج پيچيي بھي ديكھا ہول يعني بطور مجزو-

که فیل سیدهی کرواورل کر کھڑ ہے ہو کہ میں تہمیں بیچھے ہے بھی دیکھتا ہوں اور تیجے بخاری میں حضرت اس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ میں تہجھے سے بھی ای طرح و کھتا ہوں جس طرح سامنے سے دیکھتا ہوں مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ مالکھ نے فرماید كه مين بيجهي بھى اسى طرح دىكھتا ہوں جس طرح اپنے سامنے ديكة ہوں اور بيرسول الله مائي كا كى خصوصيات اور آپ مائي كا كے معجزات

حفزت انس رضی اللدعنه فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی الله عنهم کندھے ہے کندھااور قدم ہے قدم ملہ کر کھڑے ہوتے تھے۔ (فتح الباري: ١ ،٥٥٢ روصة المتقيل. ٣ ،١٢٢ دليل الفالحيل: ٣ ،٥٣٤)

صف سیدهانه کرنے سے دلول میں اختلاف پیدا ہوتا ہے

١٠٨٩ . وَعَنِ النُّعُمَانِ بُنِ بَشِيْرٍ رَضِىَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوُلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ : "لَتُسَوُّنَ صُفُوفَكُمُ أَوْلَيُخَا لِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمُ مُتَّفَقّ عَلَيْهِ.

وَفِى رِوَايَةٍ لِمُسُلِمٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُسَوِّى صُفُوفَنَا حَتَّى كَانَّمَا يُسَوِّى بها القِدَاحَ حَتَّى رَاى أَنَّا قَدْعَقَلْنَا عَنُهُ: ثُمَّ خَرَجَ يَوُمًا فَقَامَ حَتَّى كَاد، يُكَبِّرُ فَرَاى رَجُلاً نَادِيَاصَدُرُه مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ "عِبَادَاللَّهِ! لَتُسَوَّلَ صَفُوفَكُمُ اوْلَيُحَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمُ "

( ۱۰۸۹ ) حفرت نعمان بن بشررض الله عند سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول الله ظافا کم کوفر ماتے ہوئے ساکتم ضرورا پی صفول کو برابر کر وور نہ بلد تعالی تمہارے چیروں میں اختلاف پیدا کردےگا۔ (متفق عدیہ)

مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ طاقع اماری صفوں کواس طرح سیدھافر ، تے تھے کہ گویا کہ آپ ملاقع ان صفوں کی سیدھ سے تیروں کوسیدھ کریں گے۔ یہ ل تک کہ آپ ملاقع انداز وفر مایا کہ اب ہم. س بات کی اہمیت کو بجھ گئے ہیں۔ بھرایک روز آپ تشریف لائے اور کھڑے اور آپ تکبیر کہنے ہی و لے تھے کہ آپ ملاقع نے ایک شخص کو دیکھا کہ س نے اپناسید صف سے بہرنکالا ہوا ہے۔ تو آپ ملاقع نے فر مایا اللہ کے ہندوتم صفیں ضرور سیدھی کروور نداللہ تع کی تمہارے چروں میں اختلاف پیدا کردے گا۔

تخريج مديث (١٠٨٩): صحيح السحاري، كتاب صلاة الجماعة، باب تسوية الصفوف عبد الأقامة . صحيح

مسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية لصفوف واقامتها

کلمات حدیث: القدام جمع فندم، الیاتیرجس میں سامنوک ہو۔ تیر جب تک باعل سیدھ نہ ہوتو وہ بوف تک نہیں جا۔ رسول اللہ ملاقظ صفوں کواس قدر سیدھافر ماتے کہ جیسے ان پر رکھ کرتیر کوسیدھا کیا جانامقصود ہو، یعنی صفیں تیر سے بھی زیادہ سیدھی اور متنقیم ہوتی تھیں اور اس قدر راست ہوتی تھیں کہ اگر کوئی ان پرتیر کوسیدھا کرنا جیا ہے وہ وہ تیر کوسیدھ کرسکتا ہے۔

شرح حدیث:

رسول کریم منافیظ نے صی بر کرام کو محاطب کر نے فرویا ورفی محقیقت خطاب پوری امت کو ہے کہ ہم ضروراور جینیا پی مفوں کو درست اور سیدهار کھو گے ور نہ القد تعالی تمہارے دول کو بدل دے گا اور فینے بھیل جائیں گے ور باہمی خشاب اور افتراق پیدا ہوجائے گا اور مسلمانوں کی شوکت اور عظمت جاتی رہے گی اور اس طرح وشمن کو مسلط ہونے کا موقع ہل جائے گا۔ یعنی نماز کی صفوں میں مسمدن کا اتحاد ور اتفاق دلوں کے اتفاق اور قلوب کے اتحاد کی ملامت اور نشانی ہے اور اس کا اہتم م بہت ضروی ہے کہ شیس سیدھی ہوں اور ان کر کھڑے ہول کے درمیان میں خلل باقی نہ رہے۔

(فتح الباري : ١/٣٥٠ رشاد الساري : ٢٦٢،٢ \_ روصة المتقيل ٣٠ ١٢٣ \_ دبيل الفالحيل : ٥٢٥,٣ )

بہلی صف میں نماز پڑھنے والوں پراللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے

٩٠ ا. وَعَنِ الْبَرَآءِ بُنِ عَازِبٌ رَضِى اللّهُ تَعَالى عَنْهُمَا قَالَ : كَانْ رَسُولُ اللهِ صلَّى اللهُ عَليْهِ
 وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ إلى نَاحِيَةٍ يَمُسَحُ صُدُورَنَا وَمَنَا كِبُنَا وَيَقُولُ : "لَاتَخُتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ

قُلُوبُکُمْ " وَ کَانَ يَقُولُ: "إِنَّ اللَّهَ وَمَلَآئِكَتَه ' يُصَلُّونَ عَلَىٰ الصُّفُوفِ الْاُولِ " رَوَاهُ اَبُودُاؤَ وَ بِاِسْنَادِ حَسَنِ.

( ۱۰۹۰) حفرت براء بن عازب رضى الله عنه بروایت ہے کدرسول الله مُقَلِّم مفول کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جاتے ہارے سینول اور شانول کو دست مبارک سے سید هافر ماتے اور کہتے کفرق نہ پیدا کروکہ تبارے ولول میں فرق آ جائے گا اور آپ مُلَّم فرائے کہ الله اور اس کے فرشتے کہی مفول میں کمڑے ہوئے لوگوں پر دستیں بیجتے ہیں۔ (ابوداؤدنے اسے سندھن روایت کیاہے)

كلمات مديث: يتحلل الصفة : صف كدرميان يس كررت-

شرح مدید.

مرح مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مدید.

مرح مد

اور فرمایا کہ پہلی صفوں میں کھڑے ہوئے نمازیوں پر اللہ تعالی اوراس کے فرشتے رحمتیں بھیجتے ہیں۔

(روضة المتقين: ١٢٤/٣ ـ دليل الفالحين: ٢٦/٣)

#### صف کے درمیان خالی جگدنہ چھوڑیں

ا وعَنِ ابُنِ عُمَرَ رَضِى اللّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَقِينُمُوا الصَّفُوثَ، وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبَ، وَسُدُّوا الْحَلَلَ وَلِيْنُوا بِأَيْدِى إِحُوَانِكُمْ، وَلَا تَذَرُوا فَرُجَاتٍ للِشَّيُطَانِ، وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًا قَطَعَهُ اللّهُ " رَوَاهُ أَبُودَاؤَدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ ."

( ۱۰۹۱) حفرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہے روایت ہے کہ رسول اللہ تکافاتی نے فرمایا کہ اپنی صفول کوسیدھا رکھا کرواور کا ندھے برابر کرواورصغوں کے درمیان خلانہ چھوڑواورا پنے بھائیوں کے لیے زم ہوجاد اور شیطان کے لیے خالی جگہنہ چھوڑواور جس نے صف کو ملا یااللہ اس کو ملائے گااور جس نے صف کوتو ڑااللہ تعالی اسے کا ٹیس مجے (ابودا وَد نے سندمجے روایت کیا)

را ۱۰۹۱): سنن ابي داؤد، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف.

كالمعديث: السموا الصفوف: صفي قائم كرو- حافو بين المناكب: شاف برابركرو سدوا العلل: مقول ك

درمیان خل کو بند کرو۔

شرح حدیث:

حدیث مبارک میں نماز کی صفوں کو برابر کرنے ،سیدھا کرنے اور بیوست کرنے کا حکم ہے کہ شانے شانے ہے ملے ہوں اور قدم سے قدم ملے ہوں اور درمیان میں کوئی خلاباتی ندرہے بلکسب ایک دوسرے کے ساتھ الکر اور جڑ کر کھڑے ہوں اور گرکھڑے ہوں اور کوئی صف کے درمیان میں آنا چاہا ہے ساتھ اپنے ہاتھوں کوزم کر کے اسے موقع دیا جائے کہ وہ صف میں شامل ہو جائے اور رکوئی اور جوو میں جاتے ہوئے اپنے برابر کھڑے ہوئے توگوں کا خیال رکھ جائے کہ آنہیں زحمت نہ ہواور صفوں کے درمیان جگہ نہ دے کہ شیطان اس سے اندر داخل ہو جائے اور جو صف کو مدئے اور اسے متصل کرے اللہ اس پر اپنی رحمت فری ہے گا اور جو صف کو مقطع کرے اور اس میں فاصد بید اکرے ابتدا ہے اپنی رحمت ہے دور فرہ ویں گے۔

(روصه المتفيل ٣-١٢٥ دليل الفالحس ٣-٥٢٦)

#### صف کے درمیان خالی جگہ میں شیطان گستاہے

١٠٩٢ . وَعَنُ انسِ رَضِى اللّهُ تَعَالَى عَنُهُ انَّ رَسُولَ اللّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلَمَ قَالَ "رَصُّوًا صُلُحُ فَ عَنُهُ اللّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلَمَ قَالَ "رَصُّوًا صُلُحُ مَ وَقَارِبُوًا بِينَهَا، وحادُوْا بِالْاغناق، فوالَّدِى نَفْسِى بيدِهِ ابَى لارى الشّيطان يَدُخُلُ مَنُ خللِ الصَّفِ كَانَّهَا الْتَحَذَّف"، حَدِيثٌ صَحِيعٌ رَوَاهُ ابُودَاؤَ دَ بِإِسْنَادٍ عَلَىٰ شَرُطِ مُسْلَمُ

"ٱلْحَذَف" بِحآءٍ مُهُملَةٍ وَذَالِ مُعُجمَةٍ مَفْتُوحَتَيُنِ ثُمَّ فَآءٌ وَهِيَ . عَنمٌ سُوُدٌ صِعارٌ تكُونُ باليمن.

( ۱۰۹۲ ) حفزت انس منی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول بلہ مُلُقظ نے فرویا کہ اپنی صفوں کو خوب اچھی طرخ بدو ور پوست برواور قریب ہو برطر نے ہو بر برلوں کو بر برلووں کا دات کی تھم جس نے قضہ میں میری جان ہے کہ میں شیط ن کوصف کے خلا میں گھت ہوا دیکھتا ہوں جیسے وہ سیاہ بکری کا بچہ ہے۔ (بیصدیث سیح ہے اور اسے ابود وُد نے مسلم کی شرط کے مطابق سند سے روایت کیا ہے )

حدف، حیمونی سیاہ بمری جو یمن میں ہوتی ہے۔

تَحْ يَحْ مَدِيثُ (١٠٩٢): سس سي داؤد، كتاب الصلاة، ماب تسوية الصفوف

كلى ت مديث: المحافه الأعلق الرونيل برابركرلوليغنى سب كى كرونيل ايك سيده يل بول م

شرح حدیث:

مرح میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد میان خلاد م

## پېلى صف پېلے كمل كريں

١٠٩٣ وعسهُ أنّ رسُول الله صلّى اللهُ عليه وسلّم قال: "اتمُّوا الصّف الْمُقدّم تُمَ الّدِي يليه،
 قما كان مِن نقْصِ فنيكُن فِي الصّفِ الْمُؤخّر". رؤاهُ أبُوُ داؤد باسنادٍ حسن.

(۱۰۹۳) حضرت نس رضی مقدعنہ سے روایت ہے کہ رسوں مقد طاقیاتی نے فرمایا کہ سب سے پہلے اگلی صف وہمس کروچھراس کے بعدو، لی صف کواور جو کی ہودہ پچھیلی صف میں ہونی جا ہیں۔ (ابود ؤد، سندحسن)

مر المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعا

کلمات حدیث می است مصلب مسلم میلی صف توکلس کرو، گلی صف کو بورا کرو۔

شرح حدیث: " پہلے صف او س کو کمس کیا جائے بیٹی اگر کہی صف میں جگہ ہوتو کہی صف میں کھڑ اہونا چاہیے، کہی صف کے مکس

ہوئے ئے بعد دوس کی صف وہکمن برنا جا ہے۔اگلی صف مکمل ہونے سے پہلے ہی و سری صف میں کھڑ ہوجا نا درست نہیں ہے۔

(روصه تمتقيل ٣ ١٢٦ پرهه المنقس ٢٢٦٢)

•

#### امام کے دائیں جانب کھڑے ہونے والوں پراللہ تع لی کی رحمت

وعن عاسة رصى الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى الله عيه وسلم "انَّ الله وملائكته يُصلَى الله عيه وسلم "وفيه رحل الله وملائكته يُصلُون على ميامِنِ الصُفُوف" رواه ابُوداؤد باسنادٍ عبى شرط مُسْمِ وفيه رحل مُختلف في تؤثِيقِه.

۱۰۹۴) حضرت عائشہ ضی ملد عنہا ہے روایت ہے کہ رسوں اللہ طاقی کا نے فر مایا کہ اللہ تعالی اوزاس کے فر شیخے رحمتیں ہیں ہے۔ یں یہ و گوں پر بو منوں کے دین باب ہے کسرے بوت ہیں۔ رین صدیت کوابود ووٹ میں شدھے بو معلم کی شرط کے مصابق ہے روایت بیا ہگراس سند ہیں ایک راوی جس نے ثقہ ہونے میں اختلاف ہے)

مر المراق المراق (۱۰۹۳): سس الى داؤد، كتاب الصلاة، باب الصف بين لسورى

کلمات عدید : بسط مدور معلوق کی نسبت اگراللہ جانڈ کی جانب ہوتواس کے معنی رصت کے بیں ورفر شتول کی جانب ہوتو استغفار کے ہوتے ہیں ۔

شر**ح صدیث** مسنت بیرے کہ اہم درمیان میں ہواوراس کے دونوں جانب نمازیوں کی تعداد مساوی ہو،اور جب کوئی نماز کی سے تو یہ تھے کہ موجود ہے وافعنل بیرے کہ وہ دائمیں جانب کھڑا ہو۔ ہہر حال صف کے دامیں جانب کھڑا ہونا افعنل ہے اور انتقال جاند کی میں دعاء کھڑا ہونا افعنل ہے اور انتقال حف کے داکمیں طرف کھڑے واوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے ان کے حق میں دعاء

كرت ين - (روصة المتقين: ١٢٧/٣ - دليل العالحين: ١٨٨٣٥)

## صحلبة كرام رسول الله كالله كالله كانتي جانب كفر ابون كويسند فرمات تص

١٠٩٥ وَعَنِ الْبَرَآءِ رَضِى اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّاإِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ اَحُبَبُنَا اَنُ نَكُونَ عَنُ يَمِينِه ، يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجُهِه فَسَمِعْتُه ' يَقُولُ : "رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوُمَ تَبْعَثُ اَوْ
 تَجْمَعُ عِبَادَكَ". رَوَاهُ مُسُلِمٌ.

( ۱۰۹۵ ) حفرت براء بن عازب رضی اہتد عندے روایت ہے کدوہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول الله مُکافِیمُ کے بیچھے نم ز پڑھتے تو ہمیں سے بات پہند ہوتی تھی کہ ہم آپ مُکافِیمُ کے وائیں طرف کھڑنے ہوں تا کہ آپ مُکافِیمُ اپنا چیرہ ہماری طرف کریں۔ایک مرتبہ میں نے آپ مُکافِیمُ کو یے فرہ تے ہوئے سنا

"رب قني عذابك يوم تبعث عبادك ."

''اےمیرے رب جب تواپنے بندول کواٹھائے تو مجھے عذاب ہے محفوظ رکھنا۔'' (مسلم)

تّخ تك صديث (١٠٩٥): صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحاب يمين الامام.

شرح حدیث: حضرت براء بن عازب رضی القدعند نے عملِ صحابہ بیان فر مایا ہے کہ اصحاب رسول الله مُلَاقِعُ کو یہ بات محبوب تھی کہ صف کے دائیں جانب نماز میں شریک ہوں کہ جیسے ہی رسول الله مُلَاقِعُ نماز سے سمام چھیریں تو چبرہ انور پر نظر پڑے ۔غرض نمی زکی صفور میں صف کے دائیں جانب کھڑا ہونا افضل ہے۔ (شرح صحیح مسلم للووي . ٥ ١٨٦ ۔ روصة المنقير : ٢٧١٣)

#### صف کے درمیان خالی جگہ یُرکرنے کی تاکید

٩ ٢ . وَعَنُ آبِى هُرِيُرَةَ رَضِى اللّه تَعَالَى عَنُهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَسِّطُوا الْإِمَامَ، وَسُدُّوا الْحَلَلَ" رَوَاهُ آبُوُدَاؤد.

( ۱۰۹۶ ) حضرت ابو ہرریہ رضی اللہ عنہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ مُکا تی ایش دفر و یا کہا و م کو درمیان میں رکھواور خلا کو بند کرو۔ (ابوداؤد)

تَخْرَ تَحْ صَدِيثُ(١٠٩٦): سسر ابي داؤد، كتاب الصلاة، باب في تسوية الصفوف.

کلمات حدیث و سطوا الامام: امام کودرمیان بیس رکھو یعنی امام کے دائیں بائیس نمازی ہوں اور امام سامنے صف کے درمیان میس کھڑا ہو۔

شرح حدیث: امام کوسامنے اس طرح کھڑا ہونا جا ہے کہ اس کے پیچھے صفوں میں دونوں جانب لوگ برابرا ہوں ایسانہ ہو کہ صف

کے ایک حصہ میں زیادہ لوگ ہو جائیں اور ایک حصہ میں کم ہو جائیں۔صف کے دائیں جانب کھڑے ہونے کی افضلیت بھی سابقہ احادیث میں گزری ہے وہ بھی اس بات کے پیش نظر ہے کہ دائیں جانب جگہ ہواور بائیں جانب بھی لوگ موجود ہوں۔اگرصف کے بائیں جانب لوگ کم کھڑے ہوں تو بائیں جانب کھڑے ہونے والے کے بارے میں ایک حدیث میں اجر وثواب بیان کیا گیا ہے تاکہ بیصورت نہ ہوکہ صف کی بائیں جانب نمازی نہ ہوں اور تمام نمازی وائیں جانب کھڑے ہوجائیں۔

(روصة المتقين: ٣٠/٨٣ ـ نرهة المتقير: ١٢٧/٢)



السَّاكِ (١٩٥)

بَابُ فَضُلِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ مَعَ الْفَرَآئِضِ وَبَيَانِ اَقَلِّهَا وَاَكُمَلِهَا وَمَابَيُنهُمَا فرض مُازوں كرميان صورت كابيان فرض نمازوں كرميان صورت كابيان

#### باره ركعت سنتول كي فضيلت

١٠٩٥ . عَنْ أُمَ الْمُولُم نِيُن أُمَ حَبِيبَةَ رَمُلة بننتِ ابى سُفيان رضى اللّه تعالى عَنْهُما قالتُ سمعتُ رَسُول اللّه صَلّى اللّهُ عليهِ وَسَلّم يَقُولُ: "مامِنَ عَبْدٍ مُسُلمٍ يُصلَى لِلّه تعالى فى كُلِ يؤمٍ ثنتى عشرة رَكْعَةُ تَطَوَّعًا غَيْرَ الْفَريُصَة إلّا ننى اللّهُ له بيئًا فى الْحَنَّةِ، أَوْ إلّا بُنى له بيئتٌ فى الْجنَّة" رَواهُ مُسُلِمٌ .

( ۱۰۹۷ ) حفزت ماہمومنین ام حبیبہ رمد بنت الی سفیان رضی القد عنهم بیان کرتی میں کدمیں نے رسول القد مظافی کوفرہ ت ہوئے ناکہ جومسمان بندہ القد تعالی کے بیے فرغی نمی زوں کے مددوروز ندبارہ رکھتیں غل پڑھتا ہے تو ند تعالی س کے بیت میں گھر بنادیت ہے یا محطرح فرمایا کہ اس کے بنت میں گھر بنادیا جاتا ہے۔ ( مسلم )

کلمات حدیث: تصوح. فرائض کے ملاوہ نوافل پڑھنا۔

مسلم میں ہے کہ جو تخص شب وروز فرض نمی زول کے عدوہ ہرہ رکعت نفل پڑھے القد تی لی اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیں گ۔ سیجے مسلم میں ہے کہ جو تخص شب وروز میں بارہ رکعت پڑھے۔ حضرت ام حبیبہ وضی القد عنہا فری تی ہیں کہ میں نے ، ان نماز وں کو بھی ترک نہیں کہ میں ہے کہ جو تخص شب وروز میں بارہ رکعت پڑھے میں سنگی ہے جو تر فدی نے حضرت ام حبیبہ رضی القد عنہا ہے رویت کی ہے کہ رسول القد مظافی نے فرمایا کہ جس نے شب وروز میں ہرہ رکعتیں پڑھیں اس کے لیے جنت میں گھر بن گیا۔ چور ظہر سے پہلے دوضبر کے بعد۔ دو مغرب کے جدد وعث ء کے بعد اور دو فجر سے پہلے ۔ ابن حبان نے بھی اس صدیث کو روایت کیا ہے کہا کہ دور کھت قبل عصر وروز کعت بعد عشاء کا ذکر نہیں ہے۔

سنن الی دا ؤ دمیں سند صحیح حضرت علی رضی القد عند سے مروی ہے کہ نبی کریم مخافظ عصر نے بل دور کعت پڑھتے تھے۔حضرت ابن عمر رضی القد عنہا ہے مروی ہے کہ رسول القد طالع کے القد س بند سے پر حم فریائے جوعصر سے پہنے دور کعت پڑھے اور حضرت امر حبیب رضی القد عنہا سے روایت ہے کہ <sup>ج</sup>س نے چار رکعت قبل ضہراور چار رکعت بعد ظہر کی محافظت کی ایند تی کی اس پر جہنم حرام کرد ہے گا۔

(شرح صحيح مسلم بسووي ٦٠٨٠ تحقة الاحودي٢٠٢ ٤٨٢ روصة المنقيل ٣٠١٧)

#### ظہرے پہلے کی سنتیں

١٠٩٨ وعن انن غيمر رضى الله تبعالى عنهما قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم رخيت مع رسول الله عليه وسلم رنح عتيل بغد الجمعيل بغدها، وركعتيل بغد الجمعة وركعتيل بغد المعرب وركعتيل بغد المعرب وركعتيل بغد المعرب وركعتيل بغد المعرب متقل عليه.

(۱۰۹۸) حفرت عبد بقد بن عمرضی بقد تعالی عنبها سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسوں بقد مُلْظِمُ کَس تھ دور کعت ظہر سے پہلے وردور کعت ظہر کے بعد پڑھیں اور دور کعت جمعہ کے بعد اور دور کعتیں مغرب نے بعد وروور کعتیں عش ، نے بعد پڑھیں۔ (متفق علیمہ)

ي المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المعام المام المعام ا

كنات صلاة المسافرين، أب سنن الراسة قبل بقر تص والعناهل

مريق السالكين ادرو شرح رياص <u>بصالعين ( جلد دوم</u>

شرح صدید:

حرب ایده من زول کے علاوہ برنی ز سے پہلے یا جدیل نفل نی زیں پڑھی جاتی ہیں ن کی دونشمیں ہیں ایدہ ہ نماز ہے جس پر سول اللہ خلقی نے مداومت فرمائی۔ جیسے اس حدیث میں ان کی تعداد دل رکعت بین ہوئی ہے بعض احدیث میں ن کی تعداد بر بر موبی پودہ بین ہوئی ہے۔ یہ سنن مو مدہ یا سنن روا تب ہوئی ہیں یعنی ایک رکعت بین ہوئی کر میم ملتی کے سر بیق میں اور فرمان سے تابت ہیں مرجمن پر آپ ملتی کا کھی وائی نہیں تھا نہیں نوافل کی دوسر کی قسم وہ ہے جن پر آپ ملتی کا کھی وائی نہیں تھا نہیں نوافل یو نیے معدہ کئے ہیں۔ یہ بات اچھی طرح سمجھ بینی ج ہے کہ نوافل کی بہت اہمیت ہا اور ان کا بہت جروثو ب ہے اور جس قدر زیادہ نوافل کوئی اللہ کا بندہ پڑھ سکتا ہوا ہے جا ہے کہ وہ پڑھ سے ۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے جب آپ ملتی کی کہ جھے جنت میں آپ ملتی کی گھی کی مرافقت مطلوب ہے تو آپ نے فرمای کہ تہ ہود سے میر کی مدد کرویعنی نوافل کھڑت سے پڑھو۔

حضرت شیخ عبدالحق رحمدالمدفر بات بیل که حدیث فدکورا، مش فعی رحمد بند کے مسلک کی دلیاں ہے کہ ن کنز د کیک ظهر کی فرض نمیا نہ ہے کہلے دور کعتیں سنت ہیں مگرا حناف کے نزد یک جاریں۔ احناف کی دلیل وہ احدیث بیں جوحضرت علی رضی متد عند جضرت ، شد در مضرت ، مرحبیہ رضی معد تعدی عنہان سے منقول ہیں۔ اما متر فدی رصد ابند نے فر مایا ہے کہ جی بہ کرام میں ہے کہ کا ممل وہی تھ جو احداث کا مسلک ہے۔ نیز امام شافعی ورام ما احمد کا بھی ایک قول چار رکعتوں کا منقول ہے بیکن س طرح کی کہ چار رکعتیں اوسام سے پر جھد میں احن ف کے نزد کیک چار رکعت قبل الجمعہ اور چار رکعت بعد جمعہ سنت ہیں کیونکہ طبر فی نے اوسط میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ خالظ نے فر مایا کہ تم میں ہے جو جمعہ میں حاصر میں جو جمعہ میں حاصر ہوتا چا

س موقع پر من سب معلوم ہوتا ہے کہ حن ف کے نزویک تم منمازوں کی سنتوں کی تفصیل و تعداوذ کر کر دی جائے۔ فجر کی نماز سے پہلے دور کعت سنت مؤکدہ میں ان کی تاکید تمام سنتوں سے زیادہ ہے۔ بعض رویات میں اوما بوحنیفہ رصہ اللہ سے ان کے واجب ہونے کا قول منقول ہے۔ ظہر کے وقت چارر کعت فرض سے پہلے یک سلام سے ورفرض کے بعد دور کعت سنت مؤکدہ

ہیں۔ جمعہ کے وقت فرخن سے پہلے جار رکعت ایک سلام سے سنت مؤکدہ ہیں اور فرض کے بعد جار رکعت ایک سلام سے سنت مؤکدہ ہیں۔عسر کے وقت کوئی سنت ِموکدہ نہیں ہےالبتہ فرض ہے پہلے جار رکعت ایک سلام ہے مستحب ہیں۔مغرب کے فرض کے بعد دور کعت سنت مؤكدہ بيل رعشاء كے وقت فرض كے بعد دوركعت سنت مؤكدہ بي اور فرض سے يہنے چار ركعت ايك سلام سے مستحب بيل روتر کے بعد دور کعت مستحب ہیں۔

(فتح الباري: ٣٣/١] ارشاد الساري: ٢ ٦١٧] مطاهر حق ١٠ ٧٣٨، ٧٥٧\_ عمدة لقاري ٣٦٠٧)

#### ہراذان وا قامت کے درمیان نماز ہے

٩ ٩ ٠ ١ . وَعَنُ عَبُدِاللَّهِ بُنِ مُغَفَّلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلواةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلواةٌ قَالَ فِي الثَّالِفَةِ لِمَنْ شَآءَ '' مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

ٱلْمُرَادُ بِالْإَذَانَيْنِ. ٱلاَذَانُ وَٱلْإِقَامَةُ.

( ۱۰۹۹ ) حضرت عبد بقد بن مغفل رضی امتدعند ہے روایت ہے کدرسول امتد مُلافظ کے فرمایا کہ ہر دواؤ انو سے درمیان نماز ہے ہردواذانوں کے درمیان نماز ہے تیسری مرتبہ میں "پ ناٹیٹا نے فر مایا کہ جوجا ہے۔ (متفق علیہ )

ادامیں ، دواز انول سے مرداز ان اورا قامت ہے۔

يخ تكويث (۱**۰۹۹):** صحيح البحاري، كتاب لادار، دب بين كن دايين صلاة لمن شاء .'صحيح مسيم. كتاب الصلاة، باب بين كل ادابين صمواة .

شرح حدیث: براذان اورا قامت کے نماز درمیان ہے، مقصودِ حدیث یہ ہے کداذان س کرفوراً مسجد جانا جا ہیے اور اذان ور ا قامت کے درمیان نفل نم زیزھنی چاہیے۔ زین الدین بن المنیر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ افران کے بعد مسجد میں جدد پہنچنے کی تر غیب ہے کیونکہ نماز کے انتظار میں بیٹھنا بھی نماز ہی کے عکم میں ہے۔ بہر حال حدیث مبارک میں نفل نماز و ں کی ترغیب ہے کہ نوافل بلندی درجات اورتقرب الی اللہ کا ذریعہ بیں اور ان ہے فرض کے نقصان کی بھی تلافی ہوتی ہے تھیجے بخاری میں مروی حدیث قدسی میں ہے کہ حق تعالی فرماتے ہیں: میرابندہ نوافل ہے میراتقرب حاصل کرتارہتاہے یہاں تک کہیں ہے اپنامحبوب بنابیتہ ہوں۔اور سیح ابن حبان میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہے مروی ہے کہ رسول اللہ مانٹاؤ نے فرمایا کہ ہرفرض نماز ہے پہلے دور کعتیں ہیں۔

(فتح الباري . ١١/١ ٥\_ ارشاد الساري : ٢ ٢٢٧ ـ روصة المتقيل . ٣ ١٣٠)

السَّاكِ (١٩٦)

# بَابُ تَاكِيُدِ رَكُعَتَى سُنَّةِ الصُّبُحِ صح كى سنوں كى تاكيد

ظہرے پہلے جارر كعت اور فجرے پہلے دور كعت كى بابندى

١٠٠ عَنُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ آلايَدَعُ أَرْبَعًا قَبُلَ الظُهُرِ وَرَكُعَتَيْنِ قَبُلَ الْمُعَدَاةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُ.

(۱۱۰۰) حضرت عائش رضی القد تعالی عنها سے روایت ہے کہ نبی کریم کالٹی ظہر سے پہلے چار رکعت اور فجر سے پہلے دور کعت ترکنبیں فر ، تے تھے۔ (بخ ری)

تخ كي مديث(۱۱۰۰): صحيح المحاري، كتاب الصلاة، باب الركعتيل قبل الطهر .

كلمات حديث: قبل الغداة: صبح سيبل يعنى نماز فجرس يبيد

شرح مدیث: رسول الله ظافر الله ظافر کی نمازی پہلے دوسنوں اورظهر ہے قبل جار کعت کا النز، م فرماتے تھے۔ حضرت ماکشرضی الله تعلق الله عنها سے ایک اور صدیث میں مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول الله تلافظ میرے گھر میں ظہر سے پہلے جار رکعت پڑھتے ہے۔

ال صدیث میں اور حضرت عبداللد بن عمرض اللہ تعالی عنجما ہے مروی ال حدیث میں جس میں آپ نے ظہر ہے پہنے دوسنیں ذکر کی جی تعارض نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے کہ رسول اللہ مقالی جب گھر میں پڑھتے تو چار پڑھتے اور مسجد میں پڑھتے تو دور کھت پڑھتے اور حضرت عاکشہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر سنے جو عمل نبوت دیکھا وہ بیان کیا۔ یا ہوسکتا ہے کہ نبی کریم مقالی اجمد وال چار رکھتیں پڑھتے ہوں اور بیہ آپ مقالی احد عمروی ایک حدیث میں ہے جسے بزار نے روایت کیا ہے کہ آپ مقالی اپنی تعلق تعف نہار کے بعد نماز پڑھنا پیند فرماتے تھے اور آپ مقالی اپنی تعلق ارشاد فرماتے کہ اس وقت آسانوں کے دروازے کھلتے ہیں اور اللہ تعالی اپنی تعلق کو بنظر رحمت دیکھتے ہیں۔ (فتح الماری: ۱۳۷۷ میں درساد المساری: ۱۳۲۷ میں مدان کے عمدہ الفاری: ۱۳۵۷ و مدان

## فجرك سنتول كاامتمام

ا ١١٠. وَحَنْهَا قَالَتُ : لَمُ يَكُن النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِّنُهُ على ركُعتَى الْفَجُرِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

( ۱۱۰۱ ) حضرت عائشه رضى القدعنها يه روايت ب كدرسول الله فكالفط نوافل مين كسي نفل كا اتناابتها منهين فرمات تنه جننا

صبح ہے پہیے کی دوسنتوں کا اہتمام فر ، تے تھے۔ (شفق عبیہ)

تخ تك مديث (١٠١): صحيح السحاري، كتبات الصلاة، بات التعاهد لركعتي الفجر صحيح مسلم. كتاب

تصلاة المسافرين، باك استحباب ركعتني لفجر .

كلمات صديث؛ تعاهد: التزام، يابندي، محافظت

شرح جدیث: مقصود حدیث مبارک میرے کرسول کریم مالگافا فجر سے پہلے کی دوسنتوں کا بہت اہتمام فرماتے اور سفریس اور حفر میں ہر حال میں ان سنتوں کوادا فرماتے تھے۔ مسلم میں ایک اور حدیث میں حضرت عائشہر صنی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ مُناتِظِ الجر سے پہلے کی دوسنوں کی شدیدمحافظت فرہ تے تھے۔ یعنی احتیاط کے ساتھ ان کی یابندی فرہاتے تھے۔

(فتح ساري ۱۱ ۸۲۸ ارشاد اساري ۳ ۳۲۲ عمد د ۱۰ اري ۱۷ ۳۳۱)

#### فجر کی سنتیں دنیاو مافیہا سے بہتر

١١٠٢ وعنْها عنِ النَّبِيِّ صلَّى اللَّهُ عَنَيْهِ وسلَّم قال . `ركُعنا الْفحر حيرٌ مِن لدَّنيا وما فِيها`` رَوَاهُ مُسُلِمٌ.

وَفِيُ رِوايةٍ لَّهُ . "أحبُّ إليَّ مِن الدُّنُيا جِمِيُعًا. "

(۱۱۰۲) حضرت عائشه رضی المتدعنها سے روایت ہے کہ نبی اکرم ملاکھ نے فرمایا کہ فجر کی دور معتیب و نیا ورونیا کی تمام نمتوں ہے بہتر ہیں۔(مسلم)

مسلم کی ایک اور رویت میں بیا فاظ میں کہ مجھے ساری ونیا سے زیادہ محبوب میں۔

تَحْ يَحْ عَدِيثُ (١١٠٢): صحيح مسم، كتاب الصلاة، باب استحماب وكعتي الفجر.

شرح حدیث: فجر کی سنتی تم م دنیا اوراس کی تم م نعمتوں سے فضل ہیں ، لینی اگر کسی کوساری دنیا کی دولت عاصل ہوجائے اوروہ اس ساری دولت کواللہ کی راہ میں خرچ کر دے تب بھی فجر ہے پہلے کی دور کعتیں افضل ہیں۔ دنیا کی اور دنیا کی نعتو رکی بندے یہاں ای وقت کوئی قدرو قیمت ہوتی ہے جب اس مال ودولت کوالقد کی راہ میں خرچ کیا جائے ورنہ بذات خود دنیا اور متاع دنیا کی تو حیثیت اللہ کے یہاں ایک معمی کے پر کے برابر بھی نہیں ہے۔ (مطاهر حق: ۷٤۱۱)

### طلوع فجر کے بعدسنت وفجر کی ادائیگی

٣٠١١ وعَـلْ أبِـيُ عَبُــداللَّهِ بِلَالِ بُنِ رَبَاحٍ رَضِي اللَّهُ تَعالَى عَنُهُ مُؤْدِّنِ رَسُوُلِ اللَّهِ صبَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسسلَّم أنَّه 'أتَّى رَسُول اللّه صلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ليُؤُذِنه بصَلوةِ الْغداةِ فشَغَلتُ عَآنشةُ بلألا بأمْر سالتُهُ عَنْهُ حَمَى آصْبَحَ جِدًّا، فَقَامَ بِلَالٌ فَاذَنَهُ وَتَابَعَ آذَانَهُ فَلَمُ يَخُرُجُ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّ خَرَجَ صَلَّى بِالسَّاس، فَاخْسِره أَنَّ عَآبِشَةَ شَغَلَتُهُ بِآمُرٍ سَالَتُهُ عَنْه وَتَى اَصْبَحَ جِدًّا والله اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "إِنَّى كُنْتُ رَكَعْتَى الْفَجُرِ" فقال : بَالْخُرُوجِ، فقال يَعْنِي النَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "إِنَّى كُنْتُ رَكَعْتُ رَكُعْتَى الْفَجُرِ" فقال : يَارُسُولُ اللّه الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "أَوْ اصْبَحْتُ اكْتُورَ مِمَّا اصْبَحْتُ لرَكَعْتُهُمَا واحسنته هَمَا، وَاجْسَنتُهُمَا، وَاجُمَلْتُهُمَا" رَوَاهُ آبُودَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنِ!!

تَح يَح مديث (١٩٠٣): سس ابي داؤد، كتاب لصلاة، باب ركعتي المعجر.

کلمات صدیت: لیبو دسه ، تا که آپ کواهله ع کردین ، یعنی حضرت بدال رضی القدعند نے آپ مظافیاً کو بتاید که فجر کی از ان بوگنی سیمیت سیمیت است الدانه باربار آپ کواطله ع دی که اذان بهوگی ہے۔ لیو اصدحت اکثر اگراس سے زیادہ صبح بوجاتی تب بھی میں فجر کی سنتیں ضرورا داکرتا۔

راوی صدیمہ: حضرت بلال بن رہ ح رضی اللہ عند غلام تھے حضرت الو بکر رضی اللہ عند نے ان کوخرید کرتہ زاد کرد یا تھا۔ مؤذن رسول اللہ ما تھے۔ آپ کے ساتھ متعدد غزوات میں شرکت کی۔ سابقین اسلام میں سے بیں اور قبوں اسلام پر کافروں کے ظلم وسم کانش نہ بنے اور ثابت قدم رہے۔ رسول اللہ مخافظ کی وفات کے بعد جہاد کے لیے شام چلے گئے اور وہیں تقیم رہے۔ آپ سے ۱۲۴ احادیث مروی ہیں۔ بیسے میں انتقال کیا۔ (الاصابه فی تعییز الصحابه)

شرح حدیث: حضرت بلال رضی الله عند نے اذانِ فجر دی اور رسول الله مظافظ کے پاس تشریف لے گئے تا که آپ کواطلاع دیں کہ اذان فجر ہوگئی ہے نماز کے لیے تشریف لا کمیں۔حضرت عاکشہ رضی الله عنها نے حضرت بلال سے کوئی بات کرنی تھی اور کسی کام کے رہ میں بوچھنہ تھا اس گفتگو میں حضرت بدال کو تا خیر ہوئی بہر کیف انہوں نے حضرت عائشہ رضی الله عنها سے گفتگو سے فارغ ہو کر الله مظافظ کواطلاع دی اور کئی براطلاع دی لیکن آپ قدرے تا خیر سے با ہرتشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد حضرت بلال رضی القدعند نے بطور معذرت آپ سے گزارش احوال کی اور فر مایا کہ آپ نظافی کا بھی دیر سے باہرتشریف لائے اور خوب شیح ہوگئ۔ اس پر رسول اللہ نظافی نے فر مایا کہ میں فجر سے پہیلے کی دوسنتیں پڑھ رہاتھ اگر اس سے بھی زیادہ شیح ہوجاتی تب بھی میں ان دور کعتوں کو خوب اچھی طرح اور خوب ترین طریقے پر پڑھتا۔

حدیث مبارک ہے فجر کی دوسنتوں کی اہمیت وفضیلت اوران کی تاکید کی وضاحت ہوتی ہے۔

(روضة المتفين: ٣ ١٣٣ ـ دبيل الفالحيل ٣ ٥٣٥)



المتّاك (١٩٧)

# بَابُ تَخْفِيُفِ رَكُعَتِي الْفَجُرِ وَبَيَان مَايُقُرَأُ فِيهُا، وَبَيَان وَقُتِهِمَا فَجُرِي اللهُ وَقُتِهِمَا فَجُرِي اللهُ فَعَلَمُ اللهُ ا

١١٠ عَنُ عَآئِشَةَ رَضِى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنُهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصِلِّى رَكُعَتُهُ وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصِلِّى رَكُعَتُهُ عَلَيْهِ .
 رَكُعَتُهُ خِفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَآءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلواةِ الصُّبُح مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِيُ رِوَايَةٍ لَّهُمَا يُصَلِّيُ رَكَعَتَيَ الْفَجْرِ فَيُخَفِّفُهُمَا حَتَّى اَقُولَ هَلُ قَرَأَ فِيُهِمَا بِأُمِّ الْقُرُانِ .

وَفِيُ رِوَايَةٍ لِسُمُسُلِمٍ كَانَ يُصَلِّيُ رَكَعَتَي الْفَجُرِ إِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ وَيُحَفِّفُهُمَا وَفِيُ رِوَايَةٍ إِذَا طَلَعَ لَفَجُرُ.

( ۱۱۰۴ ) حضرت عائشہ رضی امتد عنها ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول امقد مُکالِی فیم کی اذان اور اقامت کے درمیان دوختصر رکعت پڑھتے تھے۔ (متفق علیہ)

بنی ری اورمسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ آپ مالظ الجرکی دور کعتیں پڑھتے اور خفیف پڑھتے یہاں تک کہ میں سوچتی کہ آپ منافظ اپنے سور وَ فاتح بھی پڑھ لی ہے۔

اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ آپ مگافی انجر کی دور کعتیں پڑھتے مگر جب اذان کی آواز نینے تو ان میں تخفیف فر الیتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب فجر طلوع ہوجاتی ۔

تخريج مديث (١٠٠٣): صحيح البخارى، كتاب الصلاة، باب ما يقرأ مى ركعتى الفجر. صحيح مسم، كتاب صلاة المسافرين، باب ركعتى المعجر.

كلمات مديث: عفيفتين: تثنيه، واحد خفيف: ملكى ، خفيف دوخفيف ركعتيس ـ

شرية صديث: رسول القد مُنْظُوُّا صلاة التجديم بين اور ديگرنوافل مين طويل قراءت فرماتے اورطويل رکوع و تجود فرماتے ـ مُگرضح كى دو ركعتول مين بعض اوقات تخفيف فرماتے خاص طور پر جب فجركى اذان ہوجاتى يا آپ تَکُلُلُم كواؤانِ فجركى اطلاع دى جاتى تو آپ مُنْلُمُ ان ركعتول مين تخفيف فرماتے تا كه فجركى نماز مين قراءت طويل ہوسكے۔ (دليل العالمديں: ٣٨/٣٥ ـ روصة المتقين ٢٣٤/٣)

## فجرى سنتس ملكى كيعلكى ادافر ماتے تھے

أ. وَعَنُ حَفُصَةَ رَضِى اللّهُ تَعَالَىٰ عَنُهَا أَنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اَذُنَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اَذُنَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اَذُنَ اللّهُ عَلَيْهِ وَبَدَأَ الْصُبْحُ صَلّى رَكُعَتَيُنِ خَفِيْفَتَيُنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

صيق السائيس رو ترع رباص بصامين مدروم مدروم مدروم مدروم مدروم مدروم مدروم مدروم مدروم مدروم مدروم مدروم وفي وفي وفي وفي وفي الله من الله عليه وسلم الله عليه وسلم الفراطلع المفجر الايصلى الارتحانيان

( ۱۱۰۵ ) مفرت هف رضی الله عنها سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتی میں کہ جب مؤذن سنے کی افران یہ ورضح فاہر بوب تی تو آپ مُلَّاثُكُمُ دُوخْفيف رَبَعت يرْحِت ـ (مَشْقَ عبيه )

اورمسلم ک روویت میں ہے کر سول مد مخاطر الجرطوع ہوج نے کے بعد کوئی نماز سوائے دوہلکی رکھتوں ک ندیز ھے۔

تخ رئ صديث (١٠٥٥): صحيح المحاري، كتاب الصلاة و لاد ل، باب لاد ل بعد لفجر صحيح مسم، كتاب صاغه السيافرين، باب سيحيات راكعني الفجرار

كلمات حديث. من مد مست الشيم رونما بولني المنتح خام بمولني المنتح صادق طنوع بمولني -

شرح حدیث: مسلم کی اوسنق کا وقت طبوع صبح صادق کالیتین ہوجانے کے بعد ہوتا ہے طلوع صبح صادق کے بعد دوسنق ہر ا کتفا ، سرنا حیا ہیں، ن رکعتوں میں رسوں اللہ سل کھڑا اس سیے تخفیف فرماتے تقے تا کہ فجر کی نماز کے وفت میں وسعت ہاتی رہے اور س میں حویل قرامت کی جاسکے۔ (مرهبة المتفس ۲۰ ۱۳۱)

# طلوع فجر کے بعدسنت کی ادائیگی

١ • ١ ١ وعن انس عُمر رضى اللَّهُ تعالى عنهُ قال كان النَّبِيُّ صنَّى اللَّهُ عَلَيْه وسنَّم يُصنَّيُ من اللِّيلِ مثنى منتى ويُؤترُ برُّكعةٍ منُ اجرِ اللِّيلِ، ويُصلِّي الرَّكُعتيْن قبْل صلوة الْعداة. وكأنّ الادان بأدُّنيهِ مُتَّفقُ عليه

( ۱۱۰٦ ) حضرت مبد متد بن عمر ضي المتدعنها سے روايت ہے كدرموں الله ماليكم رات كودور كعت يزھتے ورر ت كے خرى مصين بيدرعت سے واز بنات اور تنج كى نهاز سے يہنے دور عليس پڑھتے وياكمة ب ملائظ كے كانوں ميں قامت كى آواز آرى ہے۔ (شنق سیہ)

تر تی هدیث (۲۰۱۱). صحب بنجاری، کات ویر، ساساء ب به تر و بتهجده بمساجد صحبح مسلم، كتاب عملاه المشافرين، الناب اله المين مسي ملتي

کلمات حدیث: مشسی منسی دودو، بعنی دودور کعتیس کسان الاد با می احسیه گوید کانوب میس اقامت کی آواز شر بی ہے۔ يبان ذان ساقامت مراد س

شریح صدیہ۔ 💎 رات کی نمیز دودور کعت پڑھنی جا ہیے، س حدیث میں وتر ک کید رکعت ذکر ک ٹنی ہے جوش فعی جنبلی ور مانکی فقہ ء کا مسلک ہے کتنی تبجد کی دودور کعت پڑھ کر پھر ایک رکعت پڑھ کران تم م رکعتوں کووٹرینا ہے۔ حن ف ئے نزد کی وٹر کی تین رکعتیں ہیں

کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہماہے مروی حدیث میں ہے کہ نم و تر مثلات کہ پھرآپ ملاکٹی آنے تین رکعت وتر پڑھے۔ آپ مُلاکٹی فجر کی دوسنتیں خفیف پڑھتے جیسے آپ ملاکٹی کے کا نوں میں اقامت کی آواز ''ربی ہے یعنی آپ ملاکٹی فجر کی سنتوں میں حبد کی فرماتے اوران رکعتوں میں قراءت کم فرماتے کہ فارغ ہوکرمسجد میں فرض نماز کی ادائیگی کے لیے تشریف نے بائیں۔

(فتح اساري ۱۱ ۹۹۷ وشاد الساري ۳۱ ۸ عسدة القاري ۱۲۷)

## فجر كى سنتول مين قراأت

١١٠ وعس ابس عبّاس رضى اللّهُ تَعَالى عنهُما أنَّ رسُولَ اللّهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ كَانَ يَقُرأُ
 فِى رَكْعَتِي الْفَجْوِ فِي الْاُولِي مِنْهُمَا "امّنَا باللّهِ وَاشْهِدُ بِانَا مُسْلَمُونَ .

وَفِي رِوَايةٍ . وَفِي الاحرة الَّتِي فِي ال عَمُوان "تعالَوُا الى كَلَمَةِ سَوَآءِ بِيُسَا وَسُيَكُمُ رَوَاهُمَا مُسُدَّةً.
(١١٠٤) حفرت عبرائد بن مهاس رضى الله عنها سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کدرسول الله مُلَّقِظُ فِحر کی دوسنوں میں رکعت میں راجتے ہیں کدرسول الله مُلَّقِظُ فِحر کی دوسنوں میں رکعت میں راجتے ہیں

﴿ قُولُواْ ءَا مَنَا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا ﴾ سورة ابقرة كرآيات ﴿ عَامَنَا وَاشْهَدْ بِأَنَنَا مُسْلِمُونَ ﴾ اوردوسرى روايت ين عَيْدَ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ﴾ اوردوسرى روايت ين عَيْدَ بِنَا مُسْلِمُونَ ﴾ ﴿ تَعَالُواْ إِلَىٰ كَنْ الْمُسْلِمُونَ ﴾ ﴿ مَعَم اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّاللَّلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّلْمُ اللَّهُ اللَّلْمُ ا

تخ ته مدیث (۱۰۵). صحیح مسم، کتاب صلاد نیستافرین، باب سند ب رکعنی سه اشعر

شرح حدیث: رسول کریم فاقیم نجری سنتول میں سورة البقرة کی بیآیت فونوا امل الله و بحق مسلمون تک پہلی رکعت میں الدوت فرماتے اور دوسری رکعت میں الدوت فرماتے اور دوسری رکعت میں بیات و اشهد سأسا مسلمون تک پڑستے اور بعض اوقات دوسری رکعت میں بیات پڑستے قل با اهل الکتاب تعام اسے فقو موا اشهده بأر مسلمون تک تلاوت فرماتے۔

(شرح صحيح مستم بسووي ٦٦٠ روصة المتقيل ١٣٦/٣)

## فجركى سنتول ميس سورة الكافرون اورا خلاص پرُ هنا

١١٠٨ . وَعَنُ أَبِي هُوَيُوةَ رَضِيَ اللّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ أَنَّ رَسُولُ اللّهِ صلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّم قَرَأَ فِي رَكُعتَي الْفَحُو - قُلُ يَاايُّهَا الْكَافِرُونَ، وَقُلُ هُوَاللّهُ آحَدٌ!!"رَوَاهُ مُسُبِمٌا

(۱۱۰۸) حضرت ابو بریرہ رضی القدعنہ ہے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسوں القد طُلِیُّا نے نجر کی دو رکعتوں میں ﴿ قُلْ یَکَا یُّہُا ٱلْکَ فِیْرُونَ ﴾ اور ﴿ قُلْ هُو اَللَّهُ أَحَدُ ﴿ کی تدوت فر مالی۔ (مسلم) تخريج مديث (١٠٨): صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحماب ركعتي الفحر.

شرح مدیث: این حبان نے اپنی سیح میں جابر بن عبداللہ رضی القد عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے فجر کی دور کعتیں پہلی رکعت میں ﴿ قُلْ یکتاً یُہا اُلْ کے بِفِرُون ﴾ پڑھی جب ان کی تلاوت ختم ہوئی تو رسول اللہ فاہلا نے فرایا کہ یہ بندہ ہے جس نے اپنے رب کو پیچان لیا۔ پھر انہوں نے دوسری رکعت میں ﴿ قُلْ هُو اَللّٰهُ أَحَدُ ﴾ پڑھی یہاں تک کمس ہوگئ تو رسول اللہ فاہلا نے بی کہ یہ بندہ ہے جوا پنے رب پر ایمان لایا۔ حضرت طلح رضی اللہ عند فرات بی کہ جھے مجوب ہے کہ میں فجر کی دور کعتوں میں یہ سورتیں پڑھوں۔ (شرح صحبح مسلم لسووی ۲/۲۔ روصہ المتفیں: ۱۳۱۲)

فجرى سنتول ميس سورة كافرون اوراخلاص پرهنا بهتر ب

تخ تى مديث (۱۰۹): الجامع للترمدي، كتاب الصلاة، باب ما جاء في تحفيف ركعتي العجر.

كلمات حديث: ﴿ رَمَفَتَ . مِيلَ وَيَكْمَارُ بِالْمِي بَعُورُو يَكُمَّارُ بِإِدِ رَمَقَ (بِالْبِنْفِر) وَرَبَكُ وَيَكُمَّار

شرح صدیث. شرح صدیث. پڑھتے اوراس تخفیف کی حکمت بیتھی کداوّل وقت میں نمازِ فجر اداکریں یااس لیے کہ فجر کی فرض نمی زمین زیادہ طویل قراءت فرہ سکیس اور فجر سے پہیلے کی دور کعتیں ہلکی ادا فرما کر پوری ہمت اوراستعدادتام کے ساتھ نماز فجر ادا فرما کیں۔ یہ بات حافظ ابن مجرر حمدالقد نے فتح الباری اورالعراقی نے شرح التر ندی میں فرمائی ہے۔

سنت سیب کدان تنیوں روایات کوجمع کیا جائے کہ فجر سے پہلے کی دورکعتوں میں سے پہلی رکعت میں سورۃ البقرۃ کی آیت اور الکافرون تلاوت کرےادر دوسری رکعت میں آیات البقرۃ وآل عمران اورسورۂ اخلاص پڑھےاور پیخفیف کےخلاف نہیں ہے کیخفیف امورنسبیہ میں سے ہے۔ (محصفہ الأحو دي: ۲/۲ ۸۸ - روصة المعتقیں: ۱۳۷/۳ - دلیں الفالحیں. ۴/۰/۳)



البيّاليّ (١٩٨)

بَابُ اِسُتِحُبَابِ الْإِضُطِحَاعِ بَعُدَ رَكَعَتَى الْفَجُرِ، عَلَىٰ جَنبِهِ الْآيُمَنِ، وَالْكَيْمِ اللَّيُلِ اَمُ لَا وَالْحَبِّ عَلَيْهِ سَوَآءٌ كَانَ تَهَجَّدَ بِاللَّيْلِ اَمُ لَا فَجْرَى دوركعتوں كے بعددا ثيں جانب لين كا استخباب خواہ تبجد پڑھا ہو يانہ پڑھا ہو فجركى دوركعتوں كے بعددا ثيں جانب لين كا استخباب خواہ تبجد پڑھا ہو يانہ پڑھا ہو

١١٠ عَنُ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللَّهُ تَعَالَى عَنُهَا قَالَتُ : كَانَ النَّبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
 صَلَّى رَكُعَتَى الْفَجُو إِضُطَجَعَ عَلَىٰ شِقِّهِ الْآيُمَنِ! رَوَاهُ البُخَارِيُّ!!

( ۱۹۱۰ ) حضرت عائشہرضی الله عنها ہے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ کا اُلْکُا جب دور کعت فجر پڑھ لیتے تو آپ مُلَّا اُلْکُا اِنْی دَاکمیں جانب لین جاتے۔ ( بخاری )

تخريج مديث (١١١٠): صحيح البخاري، كتاب التهجد بالبيل، باب الضجعة على الشق الايمر.

<u>کمات حدیث:</u> اصطحع: آپ الفظامیث گئے۔ اصطحاع (باب اقتعال)لیٹنا۔ صحع ضحعا (باب فغ) پیلو کے بل لیٹنا۔

شري حديث:
رسول القد ظافر الجرسے پہلے دور کعت پڑھنے کے بعد دائيں کروٹ لینے اور قدرے استراحت فرماتے دائيں۔
جانب کو ہائيں جانب پرشرف وفضل حاصل ہے اور یہ بھی ہے کہ مردہ قبر میں دائیں کروٹ پرلٹایا جاتا ہے قو دائیں کروٹ لیٹنا تذکیر
بالموت کا سبب بھی ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ القد فر ، تے ہیں کہ دائیں کروٹ لیٹنے میں مصلحت یہ ہے کہ قب لاکا ہوا رہتا ہے اس
لیے نیند گہری نہیں ہوتی بلکہ خفیف آتی ہے جبکہ ہائیں کروٹ لیٹنے میں قلب ذب جاتا ہوار آدی کی نیند گہری ہوجاتی ہے۔

(قتح الباري . ٦٦٤,١ ارشاد الساري : ٦/٣)

## فجری سنتوں کے بعداستراحت

ا ١ ١ ١ . وَعَنُهَا قَالَتُ كَانَ النَّبِيُّ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى فِيْما بَيْنَ اَنْ يَفُرُعَ مِنُ صَلوةِ الْعِشَاءِ
 إلَى الْفَجُو إِحْدَىٰ عَشُرَةَ رَكُعَةٌ يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكُعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ، فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنُ صلوةِ الْمَفَجُو وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجُو وَجَآءَ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَرَكَعَ رَكُعَتَيْنِ خَفِينُفَتَيْنِ ثُمَّ اصْطَجَعَ عَلَىٰ شِقِّهِ الْآيُمَنِ هَكَذَا لَمُؤَذِّنُ لَا يُمَنِ هَكَذَا حَتَى يَاتِيهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ، رَوَاهُ مُسُلِمٌ .

قَوُلُهَا : "يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ وَكُعَتَيْنِ هِكَذَا هُوَ فِي مُسُلِمٍ وَمَعْنَاهُ بِعُد كُلِّ وكُعتَيْنِ! (١١١١) حَمْرَت عَانَشْدَرْ فِي اللَّهُ عَنَهَا سَے روایت ہے کہ نِی کریم ظَلْقُلُ نمازِ عِشَاء سے فراغت کے بعداور فجر سے پہلے گیارہ

رکعت پڑھتے ہردورکعت کے بعد سلام پھیرتے اورا یک رکعت سے وتر بناتے ۔ جب مؤذن اذان فجر ہے فارغ ہوجا تااور فجر وانتح ہو جاتی اور مؤذن آپ مُناتِظُ کے پاس آتا تو آپ مُناتِظُ کھڑے ہوکر دوخفیف رکعتیں پڑھتے پھر دائیں کروٹ لیٹتے کہ پھرموذن اقامت کی اطلاع دینے آتا۔ (مسم)

مسلم کی روایت میں سلم بین کل رکعتیں کے الفاظ کے معنی ہیں بردور کعت کے بعد۔

تخ تك صديث (١١١١): تين له الفجر: صحصادق ظاهر بوجاتى \_

شريح مديث: منازعشاء سے فارغ مونے كے بعد سے نماز فجرتك رسول الله طافق كياره ركعتيں يزھتے اور بردوركعت يرسلام پھیرتے۔ مبنح کی اذان کے بعد آپ نگافٹا دور کعت قبل فجر پڑھتے پھر قدرے دائیں کروٹ لے کراستراحت فریاتے آئی دیر کہ پھر آپ ملطی کونی زمنے کی اقدمت کے قریب آج نے کی اطلاع دی جاتی ۔حضرت مولانا محمد بوسف بنوری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ صحابہ کرام میں استراحت كاعمل بطورسنت جارى نبيس رباب-

صدیث مبارک میں بدالفاظ که و بوتر بواحد مکا بیمطلب ہیں ہے کہ آپ ماللہ ایک رکعت وتر پڑھتے تھے بلک اس کا مطلب بہت که آپ ملاقظ گیاره رکعتیں اس طرح پڑھا کرتے تھے کہ آخری دونوں رکعتوں یعنی نویں اور دسویں کے ساتھ ایک رکعت مدا نروتر بنالیا كرتے تھے۔ حافظ ابن مجر مسقد في رحمد امتد فر ماتے ميں كدائ حديث ہے دو باقيس تابت بوتى بيں ، ايك ميركدوتر ايك ركعت برطى جا علق دوسرے یہ کمنی ز تبجد میں مردور کعت پرسل م پھیرنا چاہیے ائمہ ثلاث کا یہی مسلک ہے۔

(شرح صحيح مسدم لينووي : ١٥/٦)

#### فجر کی سنتوں کے بعد دائیں جانب لیٹنا

٢ ١ ١ ١ . وَعَنُ اَبِيُ هُـرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنُهُ قَالَ ﴿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّه عَلَيْه وَسَلَّمَ ''اذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكُعَتِي الْفَجُرِ فَلْيَضُطَجِعُ عَلَى يَمِيْنِهِ " رَوَاهُ أَبُودَاؤدَ وَالتِّرُمِدِيُ بِأَسَانِيُدَ صَحِيُحَةٍ قَالَ اليَّرْمِدِيُّ . حدِيثُ حسٌ صحِيْحُ

( ۱۱۱۶ ) حضرت ابو ہریرہ رضی امتد عنہ ہے روایت ہے که رسول امتد مُکافِّلُ نے فرمایا کہ جبتم میں ہے کوئی فجر کی دور کعت پڑھ لے وہ اپنی دائیں کروٹ پرلیٹ جائے۔ (ابوداؤداور ترندی نے اس حدیث کو باسانید هیچے روایت کیا ہے اور ترندی نے کہا ہے کہ ب مدیث<sup>حس</sup>ن ہے )

سمس ابني داؤ د، كتباب الصلاة، باب الاضطحاع بعد ركعتي الفحر . الحامع للترمذي، تخ تنج حديث (١١١٢): كتاب الصلاة، باب ما جاء في الاصطحاع بعد ركعتي الفجر.

شرح جدید: فرکی منتول کے بعد داکیں کروٹ لیٹنام سخب ہے۔علامہ ابن حجر عسقدانی رحمہ اللہ نے فتح الباری میں فر مایا ہے کہ

بعض علاء نے فرمایا کہ فجر سے پہلے کی دورکعتوں کے بعد لیٹنا گھریٹ مستحب ہے،مجد میں نہیں،اس لیے کہ آپ مُنافِظ کامجد میں۔ استراحت فرمانا منقول نہیں ہے۔امام نُووی رحمہ امتد فرماتے ہیں کہ صدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ فجر کی دورکعتوں کے بعدلیٹن مختار قول ہےاور جوروایات ترک استراحت کے بارے میں آئی ہیں وہ بیان جواز کے بیے ہیں۔

(تحقة الأحودي: ٢٩٠,٢)



التاك (١٩٩)

# باب سنة الظهر ظهرگسنتون كابيان

ا ١١. عن ابن عُمَر رَضِى اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 رَكُعَتَيْن قَبُلَ الظُّهُر، وَرَكُعَتَيْن بَعُدَهَا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۱۱۱۳) حفرت عبد مقد بن عمر صلی القدعنهما ہے رو بیت ہے کہ وہ بیا ن کرتے ہیں کہ میں نے رسول الله ملاقیم کے ساتھ دو رکعت ظہر ہے پہلے اور دورکعت ظہر کے بعد رپڑھیں۔ (متفق علیہ )

تركه مديث (۱۱۱۳): صحيح المحاري، كتاب التهجد، باب ماحد، في التصوع مشي مشي صحيح مسم.

كتاب صلاة المسافرين، بات سن الرواب فبن القرائص وبعدهي

شرح مدیث: حنی فقب ، کے نزدیک نماز ظهر سے پہلے جار رکعت سنت مؤکدہ بیں اور دو رکعت بعد نم زظهر اس سے قبل (۱۰۹۸) میں تفصیل گزرچک ب- (روصة المتقیل ، ۱۶۰/۳ دلیں الفالحیں : ۳ ۵۶۶)

ظهرسے پہلے آپ ٹاٹیا جاررکعتوں کا بہت اہتمام فرماتے تھے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلْمَ كَانَ لايدعُ اللّهُ تَعالَىٰ عَنُهَا أَنَ النّبِيُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلْمَ كان لايدعُ ارْبَعًا قَبُل الظّهُر، رَوَاهُ البُخَارِيُّ.

(۱۱۱۴) حضرت ع ئشدرضى المدعنها سے روایت ہے کہ نبی کریم کا قالم ظہر ہے بل چپا ررکعت ترک نہ فریاتے تھے۔

تخ تخ مديث (١١١٣): صحيح لمحاري، كتاب التهجد، باب الركعتين قبل الصهر

شرح حدیث: معنرت عائشہ رضی اللہ عنها کی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ملاقظ ظہر سے پہلے جار رکعت پر مداومت فرہ تے تھے۔اس لیےظہر سے قبل چار رکعت سنت مؤکدہ ہیں۔

## آپ الله ظهر کی منتیں گھر میں پڑھا کرتے تھے

١١١٥ وَعَنْهَا قَالَتُ . كَانَ النَّبِيُّ صَنَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصلِّى فِى نَيْتِى قَبْل الظُهْرِ ارْبَعُا، تُمَ يَخُورُ جُ فَيُ صَلِّى إِللَّاسِ الْمَغُولِ، ثُمَّ يَدُخُلُ بَيْتِى فَيُصلِّى رَكَعَتَيُنِ : وَكَانَ يُصَلِّى بِالنَّاسِ الْمَغُولِ، ثُمَّ يَدُخُلُ بَيْتِى فَيُصلِّى رَكَعَتَيُنِ رَوَاهُ مُسُلمٌ ا
 فَيْصلِّى رَكَعَتَيُنِ وَيُصلِّى بِالنَّاسِ الْعِشَآءَ : وَيَدُخُلُ بَيْتِى فَيُصلِّى رَكَعَتَيُنِ رَوَاهُ مُسُلمٌ ا

(۱۱۱۵) حفرت عائشرضی امتدعنها سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول امتد مُلَّاقُوْ میرے گھر میں ظہر سے بہنے چار رکعت اوا فرماتے ، پھرتشریف لاتے اور دورکعت ادا فر ، تے ۔ آپ لوگول کومغرب کی نمی زیز ھاتے پھر میرے گھر آتے اور دورکعت پڑھتے اور آپ ہوگوں کوعشاء کی نمی زیز ھاتے ، ورمیرے گھر آتے اور دورکعتیں پڑھتے۔ (مسم)

تخريج مديث (١١١٥): صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرير، ماب حوار النافلة قائما وقاعداً.

شريع حديث: حضرت عائشه رضى الله عنها فرماتى بين كدرسول الله علينها ظهر سة قبل چار ركعت اور بعد ظهر دوركعت كحرين ادا فرمات اور دوركعت بعد عشاءادا فرمات ـ اس حديث سے معلوم ہوا كه نوافل را تبه كھرين اداكر في چئيں جيب كه حضرت جابر رضى الله عند سے روايت ہے كہ جب تم ميں ہے كؤكن منجد مين نماز پڑھ چيئے تو اپنى نماز كا اپنے گھر ميں بھى حصد ركھ كه الله اس كى كھرى نماز سے اس كے گھر ميں بركت عطافر مائے گا۔ غرض سنن ردا تب اور نفلوں كا گھر ميں پڑھنا مستحب ہاور يہ جى مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ میں مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ مستحب ہے كہ م

(شرح صحيح مسلم للنووي: ٩/٦\_ مظاهر حق: ١ /٧٤٨ تحهة الأحودي: ٢٥/٢)

ظهرى سنتول كااجتمام جهنم سيخلاصى كاذر بعدب

ا إ . وَعَنُ أُمَّ حَبِيْهَةَ رَضَى اللهُ تَعَالَىٰ عَنُهَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ "مَنُ حَافَظَ عَلَى اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ "مَنُ حَافَظَ عَلَى اللهِ رَوَاهُ اَبُودَاوَدَ وَالبَّرُمِلِيُّ وَقَالَ .
 حَافظَ عَلَى اَرْبَعِ رَكُعَاتٍ قَبُلَ الظُّهُو وَارْبَعِ بَعُدَهَا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى اللهِ رَوَاهُ اَبُودَاوَدَ وَالبَّرُمِلِيُّ وَقَالَ .
 حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيعٌ !

(۱۱۱۶) حضرت ام حبیبه رضی امتدعنها سے مروی ہے کہ رسوں امتد مُکافِّقُ نے فر ، یا کہ جس نے قبل ظہر چا ررکعت اور بعد ظہر چار رکعات کی محافظت کی اسے اللہ تعالی سے پرحرام فر ، د ہے گا۔

ترك مديث (١١١٢): سسس الى داؤد، كتاب الصلاة، باب الاربع قس الصهر وبعدها . الجامع للترمدي، كتاب الصلاة .

کلمات وحدیث: حرمه الله علی المار: اسابقدآگ پرحرام فرمادیں گے۔ یعنی آگ میں ہمیشد ہنا حرام فرمادیں گے۔ شرح حدیث: عبار رکعات بلی فلمراور چار رکعات بعد ظهر کی پابندی کرنے والا اور ان کی محافظت کرنے والاجہم پرحرام کردید اللہ علی فلم کا مزاواز نیس ہوگایا اسے مطلقاً ووزخ میں نیس ڈالا جائے گا۔ ملاعلی قاری رحمہ الله فرماتے ہیں کہ ظهر کے بعدان ندکورہ چار رکعات دودوکر کے دوسلام کے بعدان ندکورہ چار رکعات دودوکر کے دوسلام کے ساتھ اوراد کی جائیں۔ (نحمة الاحودی: ۱۲۲ مطاهر حق ۷۰ ۲۲۷)

زوال کے بعد جارر کعت نقل

١١١٠ وَغَنُ عَبُدِاللَّهِ ابْسَ السَّآثِب رَضِيَ اللَّهُ تَعَالِيٰ عَنُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي ارْبَعاً بَعُدَ انْ تَزُولَ الشَّمُسُ قَبُلَ الظُّهُرِ وَقَالَ : "إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيُهَا ابُوابُ السَّمَآءِ فأجبُ انُ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ " روَاهُ التِّرُمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ!

( ۱۱۱۷ ) حضرت عبدالله بن السائب رضى امتدعنه سے روایت ہے کہ رسول الله مُلْقَاقِم زوال مثس کے بعد ظہر سے پہلے جار ر بعت ادر فرمات اور رشاد فرمائے کہ بیریں دفت ہے جس میں آس نول کے دروازے کھوے جاتے ہیں اور میں جا ہتا ہوں کہ اس دفت میراکوئی عمل صالح او پر جائے۔ (تر مذی) اور تر مذی نے کہا کہ بیصہ بیث حسن ہے۔

كُرُ تَكُو هَيْ عَلَيْهِ (١١١٤). الحامع بشرمدي، ابوات الصلاه، باب ما جاء في تصلاه عبد الروال

**کلمات حدیث:** معد ک<sup>ی</sup> نوول الشهدی زوال تثش کے بعد اس کے بعد کے سورج زوال پذیر ہوجائے۔

شرح حدیث: رسول الله مُكَافِّظُ بعداذ ان ظهر چارر کعات پڑھتے كدونت ظهر زوال كے بعد شروع ہوجا تا ہے، جس سے معلوم ہوا کہ بیظہرے پہنے کی چارمنتیں ہیں۔حضرت ابوالوب بضی الله عند کے بارے میں مروی ہے کہ وہ ظہرے پہلے جا ررکعت پڑھتے ،ان ے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ بینماز بمیشد پڑھتے ہیں؟ توانبول نے کہا کہ میں نے رسول الله مُلَقِّدُ کود یکھا کہ آپ بدر کعات بڑھتے اور فرماتے کداس وقت آسان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور میں چاہتا ہول کداس وقت میراعمل صالح اوپر جائے ، آپ ٹالٹا کابیہ فروناس آیت کی ج نب اشارہ ہے

﴿ يِهِ يَصْعَدُ انْكُرُوا الْطَيْبُ وَانْعَمَلُ الْصَنْلِحُ يَرْفَعُهُ. ﴿ وَيَهِ يَصَعُدُ انْكُرُوا لَعَنْدُ ا "ای کی جانب چڑھتا ہے یا کیزہ کلمہ او عمل صالح اے بند کرتا ہے۔" (فاطر ۱۰)

(تحقة الأحوديء ٢٠٠/٢ مظاهر حق: ٢٤٧/١)

ظہر کے فرض سے پہلے سنتیں رہ جائیں تو بعد میں پڑھ لے

١١١٨ وَعَنُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنُهَا أَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمُ يُصَلَّ أَرُبِعاً قَبُلَ الظُّهُرِ صَلًّا هُنَّ بَعُدَهَا، رَوَاهُ التِّرُمِذِيُّ وَقَالَ حَدِينتُ حَسَنٌ!

( ۱۱۱۸ ) حضرت عا ئشەرضى ابلد عنبا سے روایت ہے کہ نبی کریم اسٹے سے سرکسی روز ضہر سے پہلے کی چار رکعت نہ پڑھتے تو ضہر کے بعد پڑھ لیتے۔( ترندی)اورترندی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

تخ تح صيف (١١١٨): لجامع لسرمدي، بوات يصلاة

شرح حدیث: اس حدیث مبارک میں بیان ہے کہ رسول کریم ملکا کا ضہر ہے قبل کی عیار رَعتوں کا بہت اہتما م فرہ تے اورا گرنسی

روزآپ ظہرے پہلے نہ پڑھ پی تے تو پھرظہر کے بعد پڑھتے۔ظہرے پہلے کی چار کھات کی نضیت کے بارے میں حضرت عبدالقد بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ من اللہ عنہ اللہ عنہ اللہ عنہ اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالی ظہرے قبل چار رکعت پڑھنے و بے پر رحم فر ما تا ہے' اور اس رحمت کا منتجہ وہ ہے جواس سے قبل حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث میں بیان ہوا کہ بیچ رکعت اس کے لیے جہنم سے نجات کا سبب بن جتی بیں اور اس بات کی علامت بن جاتی ہیں کہ اس کا خاتمہ اسرام پر ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرہ دےگا۔

(دليل الفالحيل: ٣ ٥٤٦ روصة المتقيل. ٣ ١٤٢)



الْلِبُنَاكِ (٢٠٠)

### بَابُ سُنَّةِ الْعَصُرِ عُمركى سنتوں كابيان

# عصرے پہلے جار رکعتیں پڑھنے کامعمول تھا

١١١٠ عَنُ عَلِي ابْنِ اَهِى طَالِبٍ رَضِى اللّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ قَالَ : كَانَ النّبِى صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ يُسَلّمَ عَلَى الْمَا عَنْهُ قَالَ : كَانَ النّبِي صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ يُسَلّمُ عَنَى يُعَلّمُ عَنَ يُعَلّمُ مِنَ يُعَلّمُ مِنَ الْمُسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَآئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنُ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ وَوَاهُ اليّرُمِلِيكُ وَقَالَ : حَلِيئتُ حَسَنًا

(۱۱ ۱۹) حفرت علی بن طالب رضی الله عندے روایت ہے کہ بی کریم تلکا عصرے پہلے جار رکعت اوافر ماتے تھے اور ان کے درمیان طالکہ مقربین اور ان کے تبعین مسلمانوں اور مؤمنوں پر سلام کے ساتھ فسل فرماتے۔ (اس مدیث کور ندی نے روایت کیا اور کہا کہ حسن ہے)

م المحامد المعامع للترمذي، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الاربع قبل العصر.

كلات مديد: يغصل بينهن: الن كورميان سلام يفضل فرمات مياان كورميان التيات يفعل فرمات جس مي بدر الفاظ بين -

" السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين ."

شري صدين: رسول كريم اللغ عصرت بهلي حارد كعات ادافر مات ادران جارد كعتول كدرميان فعل فرمات يعن دوركدت برسلام بحير كريم دوركعات برسلام بحيراد تعامت برسلام بينوى دحم الله فرمات بين كدهد بيث من دارد لفظ تسليم سيم ادتشهد بسبب ادر جارد كعت ايك سلام كرماته ويرسلان فل ب-امام بنوى دحم الله فرمات بين كدهد بيث من دارد لفظ تسليم سيم ادتشهد به ادر جارد كاد من دروضة المتقين : ١١٢/٣)

١ ١٠ وَعَنِ ابْنِ عُـمَـرَ رَضِـى اللهُ تَعَالَىٰ عَبُهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "رَحِمَ اللهُ المَرَأُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "رَحِمَ اللهُ الْمَرَأُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "رَحِمَ اللهُ الْمَرْأُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "رَحِمَ اللهُ المَرَأُ صَلَّى المُعَصْرِ آرُبَعاً "رَوَاهُ آبُودَاؤدَ" وَالتَّرَمِائِيُ وَقَالَ : حَلِيْتُ حَسَنٌ !

(۱۱۲۰) حفرت عبدالله بن عمر رضی الله حندے روایت ہے کہ نی کریم تکالا نے قربایا کہ الله تعالی عفرے پہلے جار منتیل پڑھنے والے پررتم فربائے۔(اس مدیث کوابودا کواور ترفری نے روایت کیا اور ترفری نے کہا کہ بیرصد یہ بھٹ ہے) وقائم میں مدین کر مدینہ کا استعمال میں میں میں میں میں مار مدینہ کا استعمال میں میں میں میں میں میں میں میں می

مر العصر. الحامع للترمذي، كتاب الصلاة، باب الصلاة قبل العصر. الحامع للترمذي، كتاب الصلاة،

باب ما حاء في الاربع قُبل العصر .

قرح مدیث: الله تعالی اس پردم فرمائ جوعمرے پہلے چار کعتیں پڑھے اور ان پر مداومت اختیار کرے۔ اس معنی کی صورت میں الله تعالیٰ اس پردم فرمائے جوعمرے پہلے چار کعتیں پڑھے اور اس کے معنی ہوں کے کہ الله تعالیٰ دم فرمائے میں بیدرسول الله تعالیٰ کی طرف سے دعاء ہے۔ مگر یہ جملہ خبر یہ بھی ہوسکتا ہے اس صورت میں اس کے معنی ہوں کے کہ الله تعالیٰ دم فرمائے ہیں اس بندے پرجو داعما عصر سے پہلے چار رکعات پڑھتا ہے اور جس کو انتدکی رحمت حاصل ہو جائے اس کے گناہ بھی معاف کر دیے جا کمیں کے اور وہ جنت میں جائے گا۔ (نحفة الأحوذي: ۱۸/۲ می روضة المتقین: ۱۳۳۳)

عصرے پہلے دور کعتیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں

ا ١ ١ ١ . وَعَنُ عَلِيّ بُنِ اَبِى طَالِبٍ رَضِى اللّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّى قَبُلَ الْعَصْرِ رَكُعَتَيْنِ، رَوَاهُ اَبُودَاؤِدَ، بِاسْنَادٍ صَحِيْحٍ .

(۱۱۲۱) حطرت على بن ابي طالب رضى الله عند سے روایت ہے کدرسول الله مَلْقَاقُ عصر سے پہلے دور کعت ادافر ماتے۔ (ابوداؤد سند صحیح)

كري مديث (۱۲۱): سنن ابي داؤد، كتاب الصِلاة، باب الصلاة قبل العصر.

مرح مدیت: رسول کریم ناتی بین اوقات عمرے پہلے دورکعت بھی پڑھتے اوراکشر اوقات چار کھات پڑھتے تھاس بناوپر اس روایت میں دواوراس روایت میں وارکھات کا ذکر ہے کوئی تعارض نہیں ہے۔ حافظ ابن جمر پیٹی فتح الالہ میں فرماتے ہیں کہ عمرے میں روایت میں دواور اس روایت میں مشغولیت کی بنا پر دورکھت میں میں اورکھات والی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ چار رکھات پر دوام فرمایا کرتے تھے اور بعض ایام کمی مشغولیت کی بنا پر دورکھت پڑھ کیا کرتے تھے۔ (روضة المتقین: ۱۶۶۳)



النات (۲۰۱)

# بَابُ سُنَّةِ الْمَغُرِبِ بَعُذَّهَا وَقَبُلُهَا مِعْرِبِ مَعَدَّهَا وَقَبُلُهَا مِعْرِبِ مَعْدَى المُعْيَنِ

تَـقَدُمْ فِيُ هَدِهُ الْابُوابِ حَدِيْتُ ابْن عُمر وحَدِيْتُ عَاتِسَة وهما صَحِيحانِ ان النّبي صلى الله عليه وسَلّمَ كَانَ يُصلِّيُ بِعُدَالُمَعُرِبِ رَكُعتيْنِ .

ئزشتہ اواب میں حضرت عبدامقد بن عمر رضی القدعنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہے مروی احادیث ًیز رچی ہیں اوریہ دوبوں حدیثیں صحیح ہیں وران میں بیربیان ہے کہ رسوں اللہ مخالفاً مغرب کے بعدد ورکعتیں پڑھ کرتے تھے۔

مغرب کے فرض سے پہلے فٹل پڑھنا جا ہے تو اجازت ہے

١ ١ ٢ ١ . وغَنُ عَبُـدِ اللّهِ بُـنِ مُغَفَّلِ رضِى اللَّهُ تَعالىٰ عَنْهُ عَنِ النَّي صلّى اللَّهُ عليْهِ وسلّم قال .
 "صَلُّوا قَبُلَ الْمَغُرِبِ قَالَ فِي التَّالِتةِ : لِمَنْ شَآءَ" رَوَاهُ الْبُحارِئُ .

( ۱۹۲۴ ) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عندے روایت ہے کہ نبی کریم کا لگٹا نے فرمایا کہ نما رمغرب سے پہنے نماز پڑھو۔ تیسری م تبدیس فرمایا کہ جوجا ہے۔ ( بخاری )

تَخ تَع مديث (١١٢٢): صحب اسحاري، كتاب التهجد، باب الصلاة قبل المعرب

شرن حدیث سرسوں اللہ طافقان نے پہنے دومر تبدفر مایا کہ مغرب سے پہنے نی زیڑھوا در تیسری مرتبہ سپ طافقانی نے ارشاد فر مایا کہ مغرب سے پہنے نی زیڑھوا در تیسری مرتبہ سپ طافقانی نے ارشاد فر مایا کہ دیگر روایات میں اس کی تقصری کے بیکین چونکہ سپ مالا فاقل سے مراد مغرب کی اور اتنامت کے درمیان وی ترغیب اس لیے فر مایی کے اور اتنامت کے درمیان وی بھوں ہوتی ہے مستحب بیں اور ان کی ترغیب اس لیے فر مانی کے اور اتنامت کے درمیان وی بھوں ہوتی ہے مستحب بین اور ان کی ترغیب اس لیے فر مانی کہ دوگ اس وسنت نہ بنالیس۔

(فتح اساري ۱ ۷۲۹\_ ارشاد انساري ۲ ۲۳۶)

\*\*\*\*

### صحابہ مغرب میں فرض سے پہلے فل پڑھا کرتے تھے

الله صَلَّى الله صَلَّى اللّه صَلَّى اللّه صَلَّى اللّه صَلَّى اللّه صَلَّى اللّه صَلَّى اللّه عَنه وسلَّم يندرُون السّوارى عُدا لُمعُرب رواه الْنُحَارِيُ .

۱۹۲۳) حفزت انس رضی القدعند سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول القد مُلَاثِقُمْ کے اصحاب کبار وودیکھ کہ مغرب کے وقت جلد کی جدد کے سنتوں کی طرف جارہے ہوتے تھے۔ (بنی ری) تر عمد من (۱۱۲۳) صحیح اسعاری، کتاب الصلاه، باب الصلاه کی الاسطو به

کماتوحدیث بسدرور جدی کرتین جدی سے جاتے ہیں۔ سد (باب فتعال) جدی کرناں سے ری جسع ساریة استون د

شرح صدیمنی: اصحاب رسوں اللہ طالقاف ان مغرب کے بعد دور کعت پڑھنے کے لیے ستونوں کی طرف جات تھے تاکہ ن کوستہ ہ بن کردور کعت ادا کریں ۔ سیجے بخدری کی ایک روایت میں ہے کہ جب مؤذن فین دیتا تو آچھ وک جند کی ہے استونوں کی حرف پ جات یہاں تک کہ بی کریم مختلفا ہا ہم تشریف ہے تے اور یہ حضرات مغرب سے پہلے دور کعت پڑھ رہے ہوتے ور مغرب کے وقت اوان اور قومت کے دمین تم وقت ہوتا تھا۔ (صبح سے بی ۲۰۰۰)

مغرب سے پہلے فل پڑھنے والوں کومنع نہیں فرمایا

المَّدَ مَسَّى اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّى عَلَى عَهُدِ رَسُولَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّم وَكُعنيْن عَدْ عُرُوُ لَ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَم صَلَّاها ؟ قال كان يرانا مُصَلَيْهِما فَلَمُ يَامُرُنا وَلَمُ يَنُهِنا ، رَوَاهُ مُسُلَمٌ !

( ۱۹۲۴ ) حضرت انس رضی امتدعنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسوں امتد ملاقظ کے زیانے میں قبل مغرب غروب آفتاب کے بعد دور کھات پڑھا کرتے تھے۔ دریافت کیا گیا کہ کیا رسوں مند ملاقظ بھی پڑھتے تھے۔ نہوں نے فرمایا کہ ہمیں نماز پڑھتے دیکھتے تھے نہ آپ تھم فرمات ورزمنع کرتے۔ (مسلم)

مریش (۱۱۲۳) میلی مسلم کیات دیده مستقرین در با سبحد با رکعش فس سعرت

كلمات وحديث: ومديامو آب تهميل تلميل كياروسه يهد سي الكلم في مين مع مين كيار

شرح صدیث: امام قرطبی رحمہ اندفر ، تبی کے سی برکرام غروب آفتاب کے بعد ورمغرب سے پہلے ، ورکعت پڑھتے تھے ور رسول القد مظافل نہیں پڑھتے ہوئے دیکھ اور منع نہیں فر ، یا جس کا مطلب میہوا کہ میددور کعت آپ ملاکا کم کسنت تقریری سے ثابت بیں اور مستحب بیں فیصوصاً جبکہ میدصدیث مبارک بھی موجود ہے کہ ہردواؤ انوں کے درمیان نماز ہے۔سلف بیں سے بہت سے لوگ مثلاً احمد اور اسی ق ایس کے جواز کے قائل بیں۔

امام نووک رحمدالقد فرمات ہیں کہ ذان مغرب اور نماز مغرب کے درمیان دور کعت پڑھنا مستحب ہے کیونکر سیحے بخاری میں صدیث ہے کہ سپ طاقع نے فرمایا کے مغرب سے پہلے نماز پڑھو، مغرب سے پہلے نماز پڑھو، مغرب سے پہلے نماز پڑھو، مغرب سے پہلے نماز پڑھو، مغرب سے پہلے نماز پڑھو، مغرب سے پہلے نماز پڑھو، میس کی مرتبہ فرمایا بوجے ۔ ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بیددور کعت مستحب ہیں۔ اب اس مسکد میں دوصور تیں بین ایک تو بدکہ بیستحب نہیں ہیں۔ ور صحیح رائے بیرے کہ بیستحب نہیں ہے جن میں

احمداوراسحاق بھی ہیں اور صحابہ کرام میں حضرت ابو بکر،عمر،عثان اورعی رضی القد تعالی عنبم اورا مام ما لک اورا کن فقهاء نے کہا ہے کہ ستوب نہیں ہے۔ حتی کداما منحفی رحمدالقدنے تو بدعت کہا ہے۔

(شرح صحيح مسلم للنووي: ١٠٨/٦ ـ روصة المتقين: ١٤٥/٣ ـ دليل الفالحين: ٣ /٥٥٠)

# مغرب كى نماز ي للله المرصي كامعمول

١ ٢٥ ا . وَعَنُهُ قَالَ : كُنَّا بِالْمَدِهُنَةِ فَإِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلواةِ الْمَغُوبِ ابْتَدَرُو السَّوَادِى فَرَكَعُوا رَكُعَتُ مِنْ كَثُرَةِ مَنْ رَحْعَتُ مِنْ كَثُرَةِ مَنْ رَحْعَهُ السَّلواةَ قَدْ صُلِّيَتُ مِنْ كَثُرَةِ مَنْ يُصلِّيُهِ مَا وَوَاهُ مُسُلِمٌ .

(۱۱۲۵) حفرت انس رضی القد عند سے روایت ہے کدوہ بیان کرتے ہیں کدہم مدیند منورہ میں تنے جب مؤ ذن مغرب کی افاان دیتا تو محابہ کرام جلدی ہے مجد سے ستونوں کی طرف ج تے اور دور کعت نماز پڑھتے یہاں تک کداجنبی آ دی مجد میں داخل ہوتے ہوئے یہ خیال کرتا کہ نماز پڑھی جا چکی ہے کیونکہ کھرت سے لوگ یہ دور کعت پڑھ رہے ہوتے۔ (مسلم)

تَحْ تَعُ مِدِيثُ (١٢٦): صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب ركعتين قبل المغرب.

كلمات حديث: الرحل الغريب: اجنبى آدى، ناوانف آدى، وهخض جوبابر آيابور

شرح حدیث: حضرت انس رضی امتدعنه کابیان ہے کہ مدینه منورہ میں بعداذ ان مغرب بکشرت صحابہ کرام دورکعت پڑھا کرتے سے یہال تک کہ اگرکوئی ہم سے اجنبی آتا تو وہ سب کونماز پڑھتا ہواد کھے کریہ بھتا کہ نماز ہو چکی ہے اور یہلوگ مغرب کے بعد کی منتیں پڑھارہے ہیں۔ (شرح صحیح مسلم للسووي: ١٠٨/٦ روصة المعتقیں: ١٤٦/٣)



البِّنانِي (۲۰۲)

# بَابُ سُنَّةَ الْعَشَآءِ بَعُدَهَا وَقَبُلُهَا عَثَاء كِ بِعِلَى مَعْتِينَ عِثَاء كِ بِعِلَى مَعْتِين

اں باب سے متعلق حضرت عبداللہ بن عمر رضی القدعنما کی حدیث گزرچکی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایہ کہ بیس نے بی کریم کا لکھڑا کے ساتھ عشد ، کے بعد دور کھتیں پڑھیں ۔ ای طرح اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن مغفل کی حدیث سے گزرچک ہے کہ ہر دواذان کے درمیان نماز ہے، جوحدیث منفق علیہ ہے۔

ید دونون احادیث (۱۰۹۸ اور ۹۹۸) میر گزرچکی مین ـ



المتّاك (۲۰۳)

#### بَابُ سُنَّةِ الْجُمُعَةِ جعدى سنيں

فِيُهِ حَـدِيُتُ ابْنِ عُمَرَ السَّابِقُ آنَّه صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكُعَتَيْنِ بَعُدَالُجُمُعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْه

اس باب میں بھی ایک حدیث حضرت عبدالقد بن عمر رضی القدعنہمائے مروی گزر چکی ہے کہ انہوں نے نبی کریم مُلَاثِمُ ہے ساتھ جعہ کے بعدد ورکعتیں پڑھیں۔

#### جمعه کے بعد جارر کعتیں پڑھیں

٢٦ ١ ١ . وَعَنُ اَبِى هُرَيُرَةَ رَضِىَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ : "إِذَا صَلَّى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلَّ مَعْدَهَا اَرْبَعاً ".

(۱۱۲۶) حفرت ابو میره رضی القدعند سے روایت ہے کدرسول القد ظافیخ نے فرمایا کہ جب کوئی جمعہ کی نمی زیڑھے تو اس کے بعد چاررکعت پڑھے۔ (مسلم)

شرح حدیث:
قضی عیاض رحمه القد فرماتے بین که رسول الله نظافا کاس فرمان که اگر جعد کے بعد نماز پڑھوتو چار رکعت پڑھو کے معنی بیں اگرتم نفل پڑھواوراس کا مطلب یہ ہے کہ دورکعت پراکتفاء نہ کروتا کہ جمعہ اور ظہر کی نماز بیں التباس نہ ہوج ئے۔امام نووی رحمہ اللہ فرماتے بیں کہ حدیث ِمبارک بیں جعد کے بعد سنتوں کی ترغیب ہے اور یہ کہ بیٹنیں کم اُز کم دو بیں اور ان کی کمل صورت چار رکعات بیں۔اور یہ بات معلوم ہے کہ رسول اللہ نظافا اکثر چار رکعات ادا فرمایا کرتے تھے اور آپ نظافی نے چار رکعت ہی کی ترغیب ، وی۔ (شرح صحیح مسلم للمووی: ۲۱ ،۶۰ موضة المتقین: ۷۲۳)

#### جمعہ کے بعد گھر آ کر دور کعتیں پڑھنا

١١٠ وَعَنِ ابُنِ عُمَرَ رَضِى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنُهُمَا "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَيِّى بَعُدَالُجُمُعَةِ حَتَّى يَنُصَوِفَ فَيُصَلِّى رَكُعَتَيْنِ فِى بَيْتِه، رَوَاهُ مُسُلِمٌ.

(۱۱۲۷) حضرت عبداللد بن عمرضی الله عنهما سے روایت ہے کدوہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم مکافی جمعہ کے بعد نمازنہیں پڑھتے تھے یہاں تک کدوالی لوٹے اور دورکعت اپنے گھر میں اوافر ماتے۔ (مسلم)

م حصيح مسلم، كتاب المجمعه، باب الصلاة بعد المجمعه.

کلمات حدیث: حسی یسصرف بیهان تک که دارس تشریف لے جاتے ۔ انصراف (باب انفعال) اوٹنا، پلٹن، وایس ہونا۔ صرف صرف (باب ضرب) لوٹنا، پلٹا۔

شرح حدیث: رسول کریم ناتیکا نماز جمعه کے بعد گھر جا کر دورکعت پڑھتے تھے۔ سیحین میں روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی مقدعنہ نے کسی وسید میں جمعہ کے بعد دورکعت پڑھتے دیکھا جواس جگہ بید دورکتیں پڑھ رہا تھا جہاں اس نے جمعہ پڑھا تھا اے سرزش کی اور فرمایا کہ کیا تم جمعہ چاررکعت پڑھ رہے ہو؟ خود حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنبر اسپنے گھر میں دورکعت پڑھتے اور فرماتے کہ رسول اللہ مالی کا اس طرح کیا۔

امام بغوی رحمہ القدفر ماتے ہیں کہ علماء کا جمعہ کے بعد کی سنتوں میں اختلاف ہے، اہ م شافعی رحمہ القد اور امام احمد رحمہ القد کے نزویک دور کعتیں ہیں اور حضرت عبد القد بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ جمعہ سے پہلے چار رکعت اور جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے۔ ابن المبارک سفیان ثوری اور حفی فقہاء کا یہی مسلک ہے۔ اسحاق کہتے ہیں کہ گرمسجد میں پڑھے تو چار پڑھے اور گھر سسر پڑھے تو دو پڑھے تا کہ دونوں احادیث پڑمل ہو جائے۔

طحاوی رحمہ القداور امام شافعی رحمہ القدے حضرت علی رضی القدعنہ سے بسند سیحے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فر مان کے نمازِ جمعہ کے بعد چھر کعت پڑھے اور امام بغوی رحمہ القدنے شرح السنة میں حضرت علی رضی القدعنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے تھم دیا کہ جمعہ کے بعد پڑھی جا کیں۔ پہلے دورکعت پڑھی جا کیں اور پھر چاررکعت پڑھی جا کیں۔

(شرح صحيح مسلم للووي: ١٤١٦ روصة المتفس ٣٠ ١٤٨ دلير العالحين ٣٠ ٥٥٣)



المسَّلْكِ (٢٠٤)

بَابُ اِسُتِحْبَابِ جَعُلِ النَّوَافِلِ فِي الْبَيُتِ سَوَآء الرَّاتِبَةِ وَغَيُرِهَا وَالْأَمُرِ بِالتَّحَوُّلِ لِلنَّافِلَةِ مِنُ مَوُضِعِ الْفَرِيُضَةِ أَوِ الْفَصُلِ بَيُنَهُمَا بِكَلَامِ سنن راتباور غيرراتبكي هر ميں ادائيكي كاستخاب اورنوافل كوفرائض سے جداكر نے كے ليے جگہ بدلنا يا كلام كرنا

١١٢٨. عَنُ زَيْسِدِ مُنِ ثَابِتٍ رَضِىَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ اَنَّ النَّبِى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "صَلُّوا ٱيُّهَا النَّاسُ فِى بُيُوتِكُمُ، فَإِنَّ اَفْضَلَ الصَّلوةِ صَلوةُ الْمَرْءِ فِى بَيْتِهِ إِلَّا مَكْتُوبَةٌ "مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ!"

(۱۱۲۸) حضرت زید بن ثابت رضی الله عندے روایت ہے کہ نبی کریم طَاقِعُ نے فرمایا که اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھو بے شک افضل ترین نماز وہ ہے جوآ دمی اپنے گھر میں پڑھے ، سوافرض کے۔ (متفق علیہ)

تركم مديث (١١٢٨): صحيح الدخارى، كتاب الاذان، باب صلاة الليل. صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الفاصلة في بيته.

کلمات صابحہ: صلو البه الناس: الوگوانماز پڑھو،خطاب م ہے۔ المکتوبة: کھی ہو، یعنی فرض نماز۔ شرح حدیث: نوافل اورسنن کا گھریں پڑھنازیادہ افضل ہے،امام نووی رحمہ الله فرماتے ہیں کہ حدیث ع م ہے اورسنن رواتب اور غیر رواتب سب کوشامل ہے سوائے ان نوافل کے جوشعائر اسلام ہیں داخل ہیں جیسے عیدین اور صلاق کسوف اور استدھاء اور اس طرح ملاق التر اوت کے کھیجے یہے کہ مبحد ہیں با جماعت پڑھی جائیں اور صلاق استدھاء کھلے میدان میں پڑھی جائے۔والتداعلم

(فتح الماري: ١/٧٥٥ وارشاد الساري: ٣٧٢/٢)

#### گھروں کو قبرستان نہ بنایا جائے

١١٢٩ . وَعَنِ ابُنِ عُمَرَ رَضِى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : المُعَلُوا مِنْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : المُعَلُوا مِنْ صَلُوا تِكُمْ فِي بِيُوتِكُمْ وَلَاتَتُ خِذُونَا قَبُورًا مُتَّفَقَ عَلَيْهِ!

(۱۱۲۹) حفرت عبدالله بن عمر رضی الله عنهما سے روایت ہے کہ نبی کریم خلافی نے فرمایا کہ اپنی نماز وں کا پچھ حصہ کھر میں بھی پڑھا کرو۔اورا بینے کھر کوقبرستان نہ بناؤ۔ (متنق علیہ)

مرت المسافرين، باب استحباب صلاة الفاضلة في بتيه .

كلمات صديث: من صلاتكم: تمهارى نماز كالمجر عصر، يعنى فلى نمازون كي يجوم تقدار - لا تتحذوها فدوراً: ايخ گھروں كوقبروں ک طرح عمل سے خالی ندر کھو، یا قبرستان کی طرح غیر آباد نہ چھوڑ دو۔

شرح حدیث: ایسے گھر جواللہ کی یاوے خالی ہوں قبرول کی طرح ہیں کے قبریں بھی اعمالِ صالحہ سے خالی ہوتی ہیں۔ نماز ذکر اللہی کا اعلی ترین مظہر ہے اس لیے فرمایا کہ گھروں کونمازوں ہے آبادر کھو سیجے مسلم میں حضرت ابوموی اشعری رضی امتدعنہ ہے مروی ہے کہ نبی کریم تاثینائے فرمایا کہ جس گھر میں امتد کا ذکر ہواور جس گھر بیٹ امتد کا ذکر نہ ہواس کی مثال زندہ اور مردہ کی ہی ہے۔ یعنی زندہ آ دمی امتد کو یا د کرتا ہےاور مردہ نہیں کرتا۔

جمہور فقہاء کے نز دیک ان نمازوں سے مراد فل نمازیں ہیں کیونکہ گھر میں نفل نماز میں اخفاء ہے اور اس طرح ریا سے خالی ہے اور مصلحت بيه ب كدهم مين خيروبركت نازل جوادرالقدكي رحمت جور

(فتح الباري: ١/١٤) و ارشاد الساري: ٤٣٢/٢ ـ شرح مسمم للنووي: ٦٠/٦)

# گھر میں بھی کچھنوافل پڑھا کریں

• ١ ١ . وَعَسُ جَسَابِرٍ رَضِى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . إِذَا قَضى آحَدُكُمُ صَلَاتَه ولِي الْمَسْجِدِ فَلْيَجُعَلُ لِبَيْتِه نَصِيبًا مِنْ صَلَاثِهِ! فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِه مِنُ صَلواتِه خَيْرًا زَوَاهُ مُسُلِمٌ !

( ۱۱۳۰ ) حضرت جابرض ، مندعنه دوايت المحكد سول الله فالطُّول في مايا كدجب تم ميس عاكوني مجدمين نماز اواكر ي تووہ اپنے گھرکے لیے اپنی نفل نماز کا حصہ رکھے اللہ تعالی اس نماز کے سبب اس کے گھر میں خیر وبرکت نازل فر مائیں عے۔ (مسلم)

تَحْ تَكُ عديث (١١٣٠): صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الفاصلة هي بيته.

كلمات حديث: نصيبا من صلاته: اين تمازكا كيح حدر

شرح جدیث: نقلی نمازوں سے اپنے گھروں کوآبا در کھنا انہیں خیروبرکت سے بھردینے والا ہے اور بیخیروبرکت اللہ کی رحمت سے اس کے تمام گھروالوں کوشامل ہوگی۔اس سے ایک جانب اہل خانہ کونمازی تو فیق اور رغبت ہوگی دوسری جانب ابن کی عمر میں صحت میں اور رزق میں برکت ہوگی۔ (شرح صحیح مسلم للنووي : ۲۰/۶ ۔ روضة المتقین : ۳۰/۰۰)

# فرض کے بعد جگہ بدل کرسنتیں برھنا

١٣١ . وَعَنُ عُهُمَ رَبُنِ عَطَآءِ أَنَّ نَافِعَ ابْنَ جُبَيْرِ أَرْسَلَهُ ۚ إِلَى السَّآئِبِ ابْنِ أُخُتِ نَمِرٍ يَسْنَالُهُ ۚ عَنُ شَىء رَاهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَواةِ فَقَالَ : نَعَمُ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِيُ مِقَامِيُ فَصَلَيْتُ، فَلَمَّا ذَحَلَ أَرُسَلَ إِلَى فَقَالَ : لاَتَعُدُ لِمَا فَعَلْتَ : إِذَا صَلَّيْت الْجُمُعَة فَلا تُصَلِّهَا بِصلوة حَتَى تَتَكَلَّمَ اوُ تَحْرُج فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلَى اللَّهُ عليَّةِ وَسَلَّمَ امْرَمَا بِذَلِكَ انْ لانُوْصِلَ صَلَوةً بِصَلوةٍ حَتَّى نَتَكَلَّمَ اوُنَخُرُجَ ! رَوَاهُ مُسُلِمٌ .

م عد الحمعة باب الصبوة عد الحمعة عد الحمعة الم المصلوة عد الحمعة

كلمات حديث: لا تعد: دوباره ندكرنا - جوكامتم نے كيا ہے اے دوباره ندكرنا ـ

شرح حدیث:

السائب بن اخت نمر نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقصورہ میں نمی زیڑھی بمقصورہ امام کے ساتھ مخصوص جگہ جوامراءاوراحکام کے لیے مخصوص تھی جوحضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس وقت بنوائی تھی جب ان پر حمد کیا گیا تا کہ آئندہ اس طرح کے حملے سے بچا جو سکے۔ اس ئب جب دور کعت جمعہ کی نمی زیڑھ چکے تو اس جگہ سنتیں پڑھنے کھڑ ہے ہوگئے۔ بعد میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بنوایہ اور انہیں بتایا کہ آئندہ اس طرح نہ کرنا کہ نماز جمعہ سے مصل ای جگہ پر شنتیں پڑھو بلکہ نمی زجمہ میں اور بعد میں سنتیں اور نوافل پڑھنے میں فصل کرنا چا ہے خواہ وہ فصل کلام سے ہویا اس طرح ہو کہ اس جگہ سے بہت کردوسری جگہ نمی زیڑھ لی جائے ، کیونکہ رسول اللہ مکافیات نے ہمیں اس طرح تھم فر مایا کہ ہم نماز جمعہ کے سرتھ کوئی اور نماز نہ ملد کیں یہ سات کہ ہم کلام کر لیں یا اس جگہ سے بہت کر فرض نماز کی جگہ سے بہت کر فرض نماز کی جگہ سے بہت کر فوافل و سنن ادا کیے جائیں۔ تا کہ جدے کے مواضع مختلف ہوج نمیں اور غل کی صورت فرض سے مختلف ہوج نمیں اور غل کی سے مصدیہ سے وی اس میں اس کے درصہ المتعب سے سے کہ فرض نماز کی جگہ سے بہت کر فوافل و سنن ادا کیے جائیں۔ تا کہ تجد سے کے مواضع مختلف ہوج نمیں اور غل کی صورت فرض سے مختلف ہوج نمیں اور غل کا مسلم سے وی سے ۱۵۸ کے درصہ المتعب سے کہ میں اور غل کی سے مسلم سے وی سال کر دوسہ المتعب سے کہ میں اور غل کے درسے مسلم سے وی سے سے کہ کر سے میں اور غل کی اس کی کہ میں اور غل کیا کہ درسے کی سے کہ کر سے کے درسے مسلم سے وی سے سیم سے کہ میں اس کی کر بھور سے کہ کر سے کہ کیا کہ کر سے کہ کر سے کر کر سے کہ کر سے کہ کر سے کہ کر سے کر سے کر سے کہ کر سے کر دوسے کر سے کر



البيّاك (٠٠١)

# بَابُ الْحَبِّ عَلَىٰ صَلَوْقِ الُوتُرِ وَبَيَانِ أَنَّهُ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ وَبَيَانِ وَقَتِهِ مَا الْحَبِّ عَلَىٰ عَلَىٰ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ عَلَىٰ اللَّهِ اللَّهِ عَلَىٰ اللَّهِ عَلَىٰ اللَّهِ عَلَىٰ اللَّهِ عَلَىٰ اللَّهِ عَلَىٰ اللَّهِ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْ اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ عَلَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ عَلَىٰ اللّهُ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ اللّهُ عَلَىٰ اللّهُ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَىٰ عَلَى عَلَى عَلَمُ عَ

١١٣٢ . عَنُ عَلَى رَضِى اللَّهُ تَعَالَى عَنُهُ قال! الُوِتُرُ لِيُسَ بِحَتْمِ كَصَلَوةِ الْمَكْتُوبَةِ وَلَكِنُ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيُهِ وسَلَّمَ قَالَ : "إِنَّ اللَّهَ وِتُرَّ يُحِبُّ الُوِتُرِ، فَاَوْتِرُوا يااَهُلَ الْقُرُانِ" رَوَاهُ اَبُوُدَاؤَدَ، وَالتِّرُمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيُثِ حَسَنَّ!

(۱۱۳۲) حضرت عی رضی القد عند سے روایت ہے کہ وہ فر ماتے ہیں کہ وتر فرض نمازی طرح حتی نہیں ہے بیکن بیرسول القد خلاقی اللہ علی مقرر کر دہ سنت ہے۔ آپ خلافی نے فر مایا کہ اللہ و تر کہ اللہ و اور اور اور اللہ علی مقرر کر دہ سنت ہے۔ آپ خلافی نے کہا کہ بیصد بیٹ حسن ہے )

تخ یک مدیث (۱۱۳۳): سنس ایی داؤد، کتاب الصلاة، باب الوتر الحامع لیترمدی، ابواب الصلاة، پاب ما حاء

ال الوتر بيس بحتم .

کلمات صدید: لیس بحتم: حتی نبیس قطعی نبیس بے، جس طرح کفرض نمازقطعی ہے۔

عواف کے سات شوط ارمی جمار میں سات کنگریاں ، نساز میں آسپیوات کی تعداد حاق ہونا ادرا سی طرح نما نہ وتر بھی حاق ہے۔ \*\*\*

وترائن نماز کو کہتے ہیں جس کا وقت مشاء کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے اور جو یا مطور پر بعد عشاء کے بعد پڑھی جاتی ہے اور س کا وقت اذان فجر (صبح صادق) سے پہلے تک رہتا ہے۔ امام ابوطنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نماز وتر واجب ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ افر قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک سنت مو کرہ ہے۔ نیز حنی فقہاء کے نزدیک وترکی تین رکعات ہیں جبکہ دیگر ائمہ کا مسلک یہ ہے کہ وترکی ایک ورکعت پڑھ کر ایک ہی صرف ایک رکعت پڑھ نا مکروہ ہے اور سیح طریقہ ان کے نزدیک یہ ہے کہ پہلے دورکعت پڑھ کر سلام چھیرا جائے اور پھرایک رکعت وتر پڑھی جائے۔

(تحفة الأحودي. ١٥١/٢. روصة المتقيل: ٣ ١٥١\_ دليل الفالحيل ٣/٥٥٩ مطاهر حق: ٧٩٢/١)

وترکی نمازرات کے بالکل آخری حصہ میں را هنا

١ ١٣٣ . وَعَنُ عَآئِشَةَ رَضِى اللَّهُ عَنُهَا قَالَتُ : مِنُ كُلِّ اللَّيُلِ قَدُ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنُ اوَّلِ اللَّيْلِ وَمِنُ اوْسَطِه وَمِنُ اخِرِهِ وَانْتِهٰى وِتُرُه وَالْسَخِرِ" مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ"

(۱۱۳۳ ) حفرت عائشہ رضی القد عنہا ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول القد مُلَاثِمُ نے رت کے ہر جھے میں نماز پڑھی، رات کے پہلے جھے میں درمیانی جھے میں اور آخری جھے میں اور آپ مُلَقِّلُم کی وتر نماز محر تک پیچی۔

تخ تى مديث (١٣٣٠): صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الوتر . صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات السي كُلُّكُم.

كلمات حديث: المهي ونره الى السحر آب الله كاوتر حرتك يبنيار المهاء . نهايت افتام -

شرح حدیث: و رسول الله علاقات نے نم زوتر رات کے ہر حصہ میں ادافر مائی اور رات کے شروع حصے میں درمیانی میں بھی اور آخر میں بھی اور بھی بالکل آ خرشب میں یعنی نماز صبح سے پچھ پہیے۔ ماور دی رحمہ امتدے کہا کہ سحر سے پہلے مراد رات کا آخری چھٹا حصہ ہے اور ا حافظ ابن جررحمالتدفر اتے ہیں کدوتر کی نماز کی ادائیگی کار فرق و ختلاف مواقع ، ورمن سبت کے اختلاف کی بناء پرتھا کداگر رسول کریم مُلْقِعًا بِعار ہوتے تو ''غازِ شب ہی میں وتر پڑھ لیتے سفر میں ہوتے تو نصف شب میں پڑھ کیتے اور عام حالات میں آخر شب میں نمی زِ تبجد ك بعديرٌ هقه . (شرح صحيح مسلم للووي: ٢٢٠٦ روصة المتقيل ٣ ١٥٢ تحقة الأحودي ٢ ٥٥٧)

# رات کی نماز وں میں وتر کوآخر میں پڑھو

١١٣٣ . وعَنِ ابُنِ عُـمرَ رضِي اللَّهُ تعَالَىٰ عَنُهُما عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلَّمَ قَالَ · "الجُعلُوا اخرَ صَلو تِكُمُ بِالَّلِيُلِ وَتُرًّا : مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ!

( ۱۱۳۴ ) حضرت عبد ملد بن عمر رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ نبي كريم الليخ انے فر مايا كه رات كي نماز ميس تم اپني تخرنم زوتر كو بناؤ ـ (مثفق عبيه)

تَحْرَثَكَ هديث(١١٣٣): صحيح لبحاري، كتاب الوتر، بات ليجعل حر صلاته و تراً. صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة للس مشي مشي والوتر إكعة

شرح حدید: حضرت عبداللد بن عمرضی الله عنها سے روایت ہے کہ وہ فرات تھے کہ جونماز شب پڑھے تو اپنی آخری نماز صبح سے پہلے وتر کو بنائے کدرسول اللہ مالٹانی اس طرح حکم فرماتے تھے۔وتر کوآخری نماز بنانے میں حکست بیہ ہے کہ وتر ان تمام رات والی نمازوں ے افضل ہاں سے اس کوآخر میں رکھا گیا تا کداس عمل کا اختیام افضل ہو۔

(روصه لمعين. ٣ ١٥٣ يرهه بمتقين. ١٤٢'٢)

# صبح سے پہلے وزیر ہالیا کرو

١٣٥ ١ . وَعَنُ ابِيُ سَعِيُدٍ الْـُحُـدُرِيِّ رَضِي اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ انَّ النَّبِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

اَوُتِرُوا قَبُلَ اَنْ تُصْبِحُوا "زَوَاهُ مُسُلِمٌ!"

(١١٣٥) عفرت ابوسعيد خدري رضى القدعند سے روايت ہے كہ نبى اكرم ماليًا كائے سے يہلے ور بر وليا كرو\_ (مسلم)

تخ تى مديث (١٣٦٥): صحيح مسم، كتاب صلاة المساورين، باب صلاة البيل مشى مثمى .

كلمات حديث: او ترو ١: وتركى نماز يوهو ، نماز كووتر بناؤ ـ قبل أن تصدحوا . اس سے يهي كم مع كرو ـ

شرح مدیث: یعنی اذان مبح سے پہلے وزیڑھاو۔ وزکا وقت نمازعشاء کے بعدے مبح صادق تک ہادراس کی وجہ یہ ہے کہ آخر

شب میں فرشتے موجود ہوتے ہیں۔ یعنی فرشتے حاضر ہوتے ہیں اوراس بات کود کھتے ہیں کدائند کابندہ نماز ور ادا کرر باہے۔

(شرح صحيح مسمم للمووي: ٣٠/٦ ـ تحفة الأحودي: ٥٨٤/٢)

#### وتر کے وقت حضرت عا کشہرضی اللہ تعالی عنہا کو بیدار فرماتے تھے

١٣٦١. وَعَنُ عَآبُسَةَ رَضِسَى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهَا أَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّى صَلُو تَهُ بِاللَّيُلِ وَهِى مُعُتَرِضَةٌ بَيُنَ يَلَيْهِ فَإِذَا بَقِى الُوتُرُ اَيُقَظَهَا فَاَوْتَرَ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ . وَفِى رِوَايَةٍ لَهُ فَإِذَا بَقِى الْوِتُرُ قَالَ . قُوْمِى فَاَوْتِرِى يَاعَائِشَهُ !

(۱۱۳٦) حفرت عائشرضی امد حنبه ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ رسوں املہ مانٹی نم نی شب او فرا ہے اور وہ آپ مانٹی کے سرمنے لیٹی ہوئی ہوتیں، جب وتر باتی رہ جاتے تو آپ مانٹی انہیں اٹھاد سے اور بیس وتر پڑھ لیتی ۔ (مسلم) اور ایک اور روایت میں ہے کہ جب وتر باتی رہ جاتے تب آپ مانٹی فرماتے کہ اے عائشہ! اٹھواور وتر پڑھاو۔

تَخ تَع مديث (١٣٦): صحيح مسلم، كتاب صلاه المسافرير، باب صلاة البيل.

كلمات حديث: معترصة بس يدبه . آپ مُلَّقَمُّ كاور تبلد كورميان ليش رات \_

شرح مدید: رسول کریم نافظ نمازشب ادا فرمات اوراس دوران حضرت ما کشدرضی الله عنب سوری ہوتیں سیح بخاری میں حضرت کروہ سے روایت ہے کہ حضرت ما کشف کے اور قبلے کے حضرت کروہ سے روایت ہے کہ حضرت ما کشف کا اور قبلے کے درمیان اسی طرح لینی ہوئی ہوتیں جیسے جنازہ رکھا جاتا ہے۔اورا یک روایت میں ہے کہ حضرت عا کشرف الله عنبانے بیان فرمایا کہ میں رسول الله نافظ کے سامنے ہوتے جب آپ نافظ سجدے میں جاتے تو آپ مالکٹا میرا بیرد باتے جس سے میں اپنا پاؤں سیز کریتی ہور جب آپ نافظ کے قبلے کے سامنے ہوتے جب آپ نافظ سجدے میں جاتے تو آپ ماکٹا میرا بیرد باتے جس سے میں اپنا پاؤں سیز کریتی ۔اور حضرت عاکشہ میرا بیرد باتے جس سے میں اپنا پاؤں سیز کریتی ہوا کرتے تھے اور گھر جھوٹے ہوتے تو میں بھرنا نگ کم کریتی ۔اور حضرت عاکشہ رضی اللہ عنہا فرماتی جی کہ ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے اور گھر جھوٹے ہوتے تھے۔

صدیث سے ابت ہوا کہ وتر تشخر شب میں افضل ہے خواہ انسان نے تہجد نہ پڑھا ہو، بشرطیکہ اسے یقین ہو کہ وہ تھ جائے گایا کوئی اسے اٹھادےگا۔ (شرح صحیح مسلم للووي: ٢١/٦٠ روضة المتفیں: ١٥٤/٣ ـ دلیل العالم حین: ٩٦٠/٣)

#### مبح ہے بہلے جلدی وتر پڑھ لیا کرو

١ ا عَنِ ابُنِ عُـمَرَ رَضِـى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنُهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بَادِرُوُا الصَّبُحَ بِالُوتُو"رَوَاهُ أَبُودُاؤُدَا وَالتِّرُمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْتٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ !

(۱۱۳۷) حفرت غیدالقد بن عمرض الله عنبی سے رویت ہے کہ بی کریم تاللہ ان کہ جدی سے ور پڑھ اواس نے پہلے کہ صبح ہو۔ (ابوداؤداور تر ذی نے رویت کیا اور تر ذی نے کہا کہ بیاحد بیٹ حسن صبح ہے)

<u> تخریج مدیث (۱۳۷):</u> سسن ابی داؤد، کتاب الصلاة،، باب وقت الوتر . الحامع للترمذی، ابواب الصلاة، باب . ما حاء فی مبادرة الصبح بالوتر .

شرح مدیث: لینی صبح صادق کے طلوع ہونے سے پہلے وتر کی ادائیگ میں جلدی کرو یعنی جوشخص یقین رکھتا ہو کہ وہ 'خرشب میں بیدار ہوج نے گایا کوئی اسے بیدار کردے گاتو وہ وتر آخرشب میں پڑھے کیکن طلوع صبح صادق سے پہلے ادا کرے۔

(شرح صحيح مسلم للنووي ٢٨/٦٠ تحقة الأحودي . ٢ ٥٨٤)

#### وترکی نمازعشاء کے بعد مصلاً پڑھنا

١ ١٣٨ . وعَنُ جَابِرٍ رَضِى اللَّهُ تَعَالَى عَنُهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم "مَنْ خَافَ اَنُ لَا يَقُومُ مَ مِنُ اخِرِ اللَّيُلِ فَلَيُوتِرُ اَوَّلَهُ وَمَن طَمِعَ فَليوتر اخِرَ اللَّيُلِ فَإِنَّ صَلواةَ اخِرِ اللَّيُلِ مَشُهُودَةٌ ' وذلك افضل' رواه مُسُلِمٌ

(۱۱۳۸) حضرت جابررضی امتدعنہ ہے روایت ہے کہ رسول امتد مُکافِیْن نے فر مایا کہ جے بیاندیشہ ہو کہ وہ آخر شب میں ندا تھ سکے گا تو وہ پہنے ہی وتر پڑھ لے اور جو آخر شب میں پڑھنا جا ہے تو وہ رات کے آخری جھے میں پڑھے کہ رات کے آخری جھے میں نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور بیزیادہ افضل ہے۔ (مسلم)

م حديث (١١٣٨): صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب من عاف ان لا يقوم

کلمات حدیث: مشهودة: آخرشب کی نمازین فرشتوں کی حاضری ہوتی ہے جوخیرو برکت کے لیے آتے ہیں۔

شرح مدیث: جس کویدخیال ہوکہ وہ رات کے آخری جصے میں نداٹھ سکے گاتو وہ رات کے اقل جصے میں وتر پڑھ لے اور جسے یہ یقین ہوکہ وہ آخرشب میں وتر پڑھ کے اور جسے یہ اور بھتے میں رحمت کے فرشتے مہ ضربوتے ہیں اور اس جصے میں رحمت کے فرشتے مہ ضربوتے ہیں اور اس جصے میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ امام قرطبی رحمہ الله فرماتے ہیں کہ اس صدیث سے معلوم ہوا کہ صاحب استطاعت کے لیے وتڑکی تا خیر افضل ہے، ورند جزم واحتیاط کا تقاضا ہیہ کہ وتر اقل شب میں پڑھ لے۔ امام خطا بی رحمہ الله نے حضرت سعید بن المسیب سے

روایت کیا ہے کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عظامی الله علی کی موجودگی میں وترکی بات کرنے گئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عند نے فر مایا کہ میں تو وتر پڑھ کر سوتا ہوں ، پھرا گرمیں تبجد کے لیے اٹھتا ہوں تو صادق تک دودور کعت پڑھتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عند نے فر مایا کہ میں بغیر وتر پڑھے سوجا تا ہوں اور سحرے پہلے وتر پڑھتا ہوں۔ رسول کریم علی آئی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عند کے بارہ میں فر مایا کہ انہوں نے ہمت کا مظام رہ کیا۔ حدیث مبارک میں فر مایا کہ انہوں نے ہمت کا مظام رہ کیا۔ حدیث مبارک میں حضرت ابو بکر رضی اللہ کے مل سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اول شب میں وتر پڑھ نے اور پھر آخر شب میں دودور کعت کر کے نماز پڑھے تو اس پر دوبارہ وتر لازم نہیں ہے۔ بلکہ وتر ایک رات میں ایک بی ہے خواہ وہ اول شب میں پڑھے یا آخر شب میں پڑھے۔ چنا نچ ابوداؤد میں طاق بن علی سے مروی ہے کہ آپ علی گاؤ نے فرمایا کہ ایک رات میں دووتر نہیں ہیں۔

بہر حال اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اوّل شب میں وتر افضل ہے اس مخض کے لیے جوآ خرشب میں اٹھ سکتا ہوورنہ وہ اول شب میں وتر پڑھ لے۔ (شرح صحیح مسلم للنووي: ۳۰/٦۔ تحفة الأحوذي: ۷/۵۰/۱ روضة المتقین: ۳/۵۰/۱)



المبتأك (٢٠٦)

طريق السيالكين (ردو شرح رياض الصيالعين ( جلد دوم )

# بَابُ فَضُلِ صَلَوْةِ الصُّحىٰ وَبَيَانِ اَقَلِّهَا وَاكْثَرِهَا وَاَوُسَطِهَا وَالْهُ مَلَاةَ الْمُحَافَظَةِ عَلَيُهَا وَالْحَبِّ عَلَى الْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا مَلَاةَ الْعَىٰ كَارَلَعَتُول كَابِيان صلاة الفَّىٰ كَارَلَعَتُول كَابِيان

١ ١٣٩ . عَنُ اَبِى هُرَيُرَةَ رَضِى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ : اَوُصَانِى خَلِيُلِى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ فَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنُ بُكُلِّ شَهُرٍ وَرَكُعَتِى الضَّخى، وَاَنُ أُوتِرَقَبُلَ اَنُ اَرُقُدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ!

(۱۳۹۷) حضرت ابو ہر برہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میر نے خلیل مُلاکھڑانے مجھے دصیت فر مائی کہ ہر ماہ تین روزے رکھوں اور دورکعت صحیٰ پڑھوں اور سونے سے پہنلے وتر پڑھاوں۔ (متنق علیہ)

سونے سے پہلے وتر پڑھنااس شخص کے لیے مستحب ہے جسے آخر شب میں اٹھنے پراعتماد نہ ہوا گریداعتی دویقین حاصل ہوتو شب کے آخری حصد میں وتر پڑھناافضل ہے۔

تخريج مديث (۱۳۹): صحيح البحاري، كتاب التهجد، باب صلاة انصحى والصوم. صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب الصحى.

کلمات عدیث: صحی مسورج کے اچھی طرح نکل جانے کے بعد کا وقت منی ہے۔ صحوۃ ، دن کے پہلے حصہ کا بلند ہونا۔ اضحی النھار: کے معنی ہیں کدن کی روشی اچھی طرح کھیل گئے۔

شرح حدیث:

حضرت ابو جریره رضی الله عندا کشر رسول الله فاقلی کی حدیث ان الفاظ کے ساتھ بیان فر مایا کرتے تھے کہ میرے فلیل ساتھ این فر مایا نے فیل اس دوست اور حبیب کو کہتے ہیں کہ جس کی محبت دل ہیں اتر گئی ہو غرض حضرت ابو جریرہ رضی الله عند فر ماتے ہیں کہ جس کی محبت دل ہیں اتر گئی ہو غرض حضرت ابو جریرہ رضی الله عند فر ماتے ہیں کہ جمھے رسول الله فاقلی نے تین کا موں کی تھیجت فر مائی کہ ہیں جر ماہ تین دن کے روزے رکھوں تا کہ صیاح دہر کے قائم مقام ہو جائے۔ تین دنوں سے یا تو مہینہ کے وکی سے بھی دن مراو ہیں یوایا م بیض مراد ہیں جر ماہ کی ۱۹۲۸ اور ۱۹۵۵ تاریخیں ہیں۔ رسول کر یم مثاقلی ایام بیض میں روزے رکھے تھے بعض علاء نے فر مایا ہے کہ جر ماہ کے شروع میں تین دن کے روزے رکھے لے اور بعض دیگر کی رائے ہیے کہ ہردی دن میں ایک دن کاروزہ ورکھ لے۔

صلا قائضی جب آفتاب بلند ہوجائے اس وقت پڑھی جانے والی نماز کوصلا قائضی کہاجا تا ہے۔ سورج کے طلوع ہوجائے اور آفتاب کے بلند ہوجائے کے بلند ہوجائے کے بلند ہوجائے کے بلند ہوجائے کے بلند ہوجائے کے بلند ہوجائے کے بلند ہوجائے اور وقت مکر و فِتم ہوجائے کے بعد جونماز پڑھی جائے اسے اصطلاحاً صلاق الاشراق کہتے ہیں اور جب آفتاب مجھی طرح بلند ہوجائے اور ہوجائے ہوجائے اور ہوجائے کہ دوسرا پہر شروع ہوج نے تو زوال سے پہلے جونماز پڑھی جاتی ہو وہ صلاق الاشراق کہ جوہ صلاق الشراق کے کہ دوسرا پہر شروع ہوج نے تو زوال سے پہلے جونماز پڑھی جاتی ہے وہ صلاق الشحی ہے۔ صلاق الاشراق کی کم از کم دو

رکعات ہیںاورزیا دہ سے زیادہ چھاورصلا قالفتیٰ کی کم از کم دورکعت ہیںاورزیا دہ سے زیادہ بارہ رکعت ہیں لیکن علاء کے نز دیک مختار امر پر چار رکعات پزهنا ہے۔ کیونکہ احادیث مبار کہ میں رسول اللہ مکاٹلا کا جا ررکعت پڑھنا ٹایت ہے۔ نماز خنی کی بہت فضیلت ہے اور اکثر عهاء کے قول کے مطابق مینمازمستحب ہے۔ پینخ ولی الدین بن العراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صلاۃ اتفتی کے بارے میں بکثر ت ا حادیث صیحه منقول ہیں یہاں تک کہ محمد بن جر ریطبرانی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ بیا حادیث تو اتر معنوی کے درجہ کو پیچی ہوئی ہیں۔

نماز وتر کا بیان ہو چکا ہے کدا گرکسی کوآخر شب میں اٹھنے پراعماد ووثو تل ہوتو آخر شب میں وتر پڑھنا اُفضل ہے بصورت دیگر اول شب میں بڑھنامتحب ہے۔

(فتح الباري: ٧٣٢/١ رشاد الساري: ٣٠٠٣٠ روضة المتقين ١٥٦،٣٠ مطاهر حق ١٦٦١)

#### جسم کے ہرجوڑ کے بدلہ میں صدقہ کرنا

٠ ٣٠ ١. وَعَنُ ابِي فَرِّ رَضِينَ اللَّهُ عَنُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَال "يُصُبِحُ عَلى كُلِّ سُلامني منُ اَحَىدَكُمُ صَـدَقَهُ ! فَكُلُّ تَسْبِيُحَةٍ صَدَفَةٌ وَكُلُّ تَحْميُدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهُلِيُلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيُرةٍ صَدَقَةٌ، واَمُرٌ بِالْمَعُرُوفِ صَدَقةٌ، وَنَهَى عَنُ الْمُنكر صَدَقَةٌ، وَتُجُزِئُ مِنُ ذلِك رَكُعَتَانِ يرُكُعُهُما مِنَ الطُّحِي" رَوَاهُ مُسُلِمٌ

( ۱۱۴۰ ) حضرت ابوذ رضی المتدعندے روایت ہے کہ بی کریم ملائظ نے فر ، یا کہتم میں سے برآ دی اس حال میں صبح کرتا ہے كداس كے برجوڑ برصدقد ہوتا ہے، بر تبتے صدقد ہے، برخميدصدقد ہادر برجبيل صدقة ہادر بركبيرصدقد ہامر بالمعروف صدقد ہے نبی عن المئكر صدقه ہے اور اگر من ملاق الفتی پڑھ لے تو وہ ان سب سے كانى ہے۔

تخ تح مديث (۱۱۲۰): صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحب الصحى.

كلمات حديث: تسبحة: ايك مرتبس ال الله كهنات تحميدة. ايك مرتبالحمد تدكهنات تكسوذ ايك مرتبالنداكبركهنات نهليلة. أيك مرتبه لااله الاالتدكبنا ب

شرح مدیث: مل قاطعی کی نضیت بیان کی گئ ہے کہ آ دمی جب صبح کوائفتا ہے تواس کے ہر جوڑ پرصد قد ہوتا ہے جب وہ سجان التدالحمد لتدالتدا كبراورلا المالا التدكهتا بيتواس س بيصدقه اواجوتا باى طرح امر بالمعر وف اورنبي عن المنكر سے بيصدقه اواجوتا اوراگر آدى دوركعت صلاة الصحى يره ليتوان سبك طرف سے صلاة الصحى كافى موجاتى بـ (دليل الفالحين: ٩٦٤/٥)

# حاشت کی جارر تعتیں ہیں

١ ٣ ١ . وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِي اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهَا قَالَتُ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى \*

الصَّحى أَرْبَعًا ويَزِيْدُ ماشاءَ اللَّهُ"رَوَاهُ مُسُلِمٌ !

(١١٣١) حضرت عائشرض المدعنها بروايت بكدوه بيان فرماتي بين كدرسول الله مَالِيَّةُ عار ركعات ملاة الضي ادا فرمايا كرت تص اور پهر جن الله عام الناف فرمات .. (مسلم)

تخ تا صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحماب صلاة الضحى.

روایت ہے کے رسول اللد مُعَاقِيمٌ نے فر مالا کہ اصلاق الصحی کی محافظت کرنے والا اواب ہے۔علامدابن القیم رحمداللدنے زاوالمعاد میں صلاق الصحى كى فضيلت برمفصل كلام فرمايا ي-آب تأقيم اكثر جارركعات برصة ادرجهي اس براضاف بهى فرمات يح-صلاة الصحى كي كم يركم رکعات دومیں اور زیادہ سے زیادہ ہارہ ہیں۔ بیصدیث اس سے پہلے بھی آ چکل ہے۔

(شرح صحيح مسلم للووي: ١٩٤/٦\_ دليل الفالحين: ٦٤/٣)

# 

٢ ٣ ١ ١ . وَعَنُ أُمَّ هَانِيْءٍ فَاحْتَهَ بِنُتِ آبِيُ طَالِبٍ رَضِى اللَّهُ تَعَالَى عَنُهَا قالتُ! ذَهَبُتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتُحِ فَوَجَدَتُه 'يَغْتَسِلُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسُلِهِ، صَلَّى ثَمَانِي رَكُعَاتٍ وَذَلِكَ ضُحَى " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَاذَا مُخْتَصَرُ لَفُظِ اِحُدَى رِوَايَاتِ مُسُلِمٍ !

( ۱۱۳۲ ) حضرت ام ہانی فاختہ بنت الی طالب رضی الله عند سے روایت ہے کدوہ بیان کرتی ہیں کہ میں فتح مکہ والے سال خدمت اقدس میں حاضر ہوئی آپ اس وقت عُسل فرمار ہے تھے، جب آپ عُلِيْمُ نس سے فارغ ہوئے تو آپ عُلِيْمُ نے آٹھ رکعات پڑھیں اور پیصلا ۃ الفتحی کی نمازتھی۔ (متفق علیہ ) پیمسلم کی ایک روایت کے مختصرالفاظ ہیں۔

تخريج مديث (١١٣٢): صحيح المخاري، كتاب الصلاة والتهجد، باب صلاة الضحي في السفر . صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الضحى.

كلمات حديث: عام الفتح: يعن فتح مكمرمر لم وكاسال-

شرح حدیث: اس حدیث میں اور اس سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث میں ہے کہ آپ مُلْفُوْلُ نے صلاقا الصحى حيارركعت يزهين ـ بيرهديث اس سے يہلے بھي آچك بير ـ (دليل الفالحين: ٥٦٥/٣ ـ روضة المتقير: ٥٨/٣)



المتأك (٢٠٧)

بَابُ تَجُوزُ صَلواةُ الضَّحىٰ مِنُ اِرْتِفَاعِ الشَّمُسِ اِلَى زَوَ الِهَا، وَ الْاَفْضَلُ اَن تُصَلَّى عِندَ اشْتِدَادِ الْحَرِّوَ ارُ تِفَاعِ الضَّحىٰ ملاة الشّى سورج كے بلند ہونے كے وقت سے كيكرزوال سے پہلے تك جائز ہے، افضل بہ ہے كہ دن قدرنے كرم ہوجائے اور سورج بلند ہونے كے بعد پڑھى جائے

١١٣٣ أ. عَنُ زَيْدِ بُن ارُقَمَ رضِيَ اللّهُ تَعَالَى عَنُهُ انّه وَاللّهُ عَلَمُ يُصَلُّونَ مِن الضّحى فَقالَ: امَا لَقَدُ عَلِمُوا اَنَّ الصَّلَوةَ فِي غَيْرِ هَذِهِ السَّاعَةِ افْضَلُ إِنّ رسُولَ اللّهِ صلَّى اللّهُ عَلَيْه وَسَلّمَ قال صلوةُ الاوَابِيُن عَيْمُوا اَنَّ الصَّلوةَ فِي غَيْرِ هَذِهِ السَّاعَةِ افْضَلُ إِنّ رسُولَ اللّهِ صلَّى اللّهُ عَليْه وَسَلّمَ قال صلوةُ الاوَابِيُن عَرُمَصُ الْفِصَالُ " رَوَاهُ مُسُلِمٌ!

"تُرْمَضُ" بِفَتُحِ التَّآءِ وَالْمِيمِ وبِالصَّادِ الْمُعْجَمَةِ يَعْنِي شِدَّةَ الْحَرِّ "و الْفضالُ" حَمْعُ فَصلْ وَهُو الصَّغِيرُ مِنَ الْابل!

(۱۹۴۳) حضرت زید بن اقم رضی القدعنہ ہے رویت ہے کہ انہوں نے بعض اصحاب کوصلو قابضی پڑھتے ہوئے ویکھا قوفر مایا کہ انہیں معلوم ہے کہ نماز س وقت کے علاوہ افضل ہے کیونکہ رسوں اللہ ملاکھا ٹائے نے فر مایا کہ رجو ٹاکرنے وا وں ن نماز اس وقت افضل ہے جب ونٹ کے بچول کے پاوک جینے کگیں۔ (مسلم)

ترمص ميم پرزير به بخت گرى بونا مصال فصيل كى جمع باون كا يجد

تخ تخ صريث (١١٣٣): صحيح مسم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاوه الاوابيل حيل برمص عصال

كلمات صديث ويس جمع اوب بوبداورا متغذرك رتها متدكى باب بلنے وا ١٠

شرح صدیمہ: صداۃ الصحی کا وقت اس وقت شروع ہوتا ہے جب بورج بدند ہوج نے دراس میں تیزی آج ۔ ، مسلوۃ ، اوا بین سے یہال مراوصلوۃ الصحی ہے یعنی ان موگول کی نماز جوالقد کی جانب تو بداوراستغفار سے بہت رجوع کرنے والے ہیں۔ قرسن کریم میں حصرت داؤدعلیہ السلام کو اوا ب کما گیا ہے کہ وہ بہت تو بداوراستغفار کرونے والے تصے غرض حصرت زید بن ارقم رضی المتدعنہ نے فر مایا کہ صداۃ الصحی کا افضل وقت وہ ہے جوسورج کی دھوپ اتنی ہوجائے کہ اونٹوں کے بچوں کے پاؤل جنے مگیں۔

(شرح صحيح مسلم للووي ٢٦ ٢٦ , وصة المتقيل ٣٠)



المتناك (۲۰۸)

بَابُ الْحَبِّ عَلَى صَلَوْةِ تَحِيَّةِ الْمَسُجَدِ بِرَكُعَتَيُنِ وَكُرَاهَيَةِ الْحُلُوسِ! قَبَلَ اَلُ يُصَلِّى رَكُعَتَيُنِ بَنِيَّةِ التَّحِيَّةِ اَوُصَلوْةِ فَرِيْضَةٍ اَوُ سُنَّةٍ رَاتِبَةٍ اَوُغَيُرِهَا تحية المسجد كى ترغيب مسجد ميں دورگعت پڑھے بغير بيٹھنا مروہ ہے خواہ كى بھى وقت معجد ميں جائے اور خواہ يہ دوركعت فرض ياسنت را تبہوں يافل ہوں ياتحية المسجد كى نيث سے پڑھى كئى ہوں

١ ١ ٣٣ ١. عَنْ أَبِى قَتَادَةً رَضِى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا وَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلا يَجْلِسُ حَتَّى يُصَلِّى رَكُعَتَيْنِ" مُتَّفَقٌ عليّهِ! .

(۱۱۲۴) حضرت ابوقنادہ رضی القدعنہ ہے روایت ہے کہ رسول الله مُکاتُوکا نے فرمایا کہ جسبتم میں ہے کوئی مسجد میں داخل ہوتو اس وقت تک نہ بیٹھے بہاں تک کہ دورکعت پڑجے لے۔ (متفق علیہ )

ترت مديث (١١٣٣): صحيح البخارى، كتاب الصلاة، باب ادا دخل المسجد فليركع ركعتين. صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرير، باب استحباب تحية المسجد.

شرح حدیث: حدیث من مبارک میں ارشاد ہے کہ جب بھی آ دمی مجد میں داخل ہوتو بیٹنے سے پہلے دور کعت تحیۃ المسجد پڑھ لے قرطبی رحمہ القد نے فرمایا ہے کہ عام فقہاء کے نزد کی بیامرترغیب اور استجاب کے لیے ہے اور امام طحادی رحمہ القد نے بیوضاحت بھی کی کہ اوقات منوعہ میں اگر مبحد میں جائے تو یہ دور کعت نہ پڑھے اور امام مالک رحمہ القد نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں مجدح ام میں پہلے طواف کرے پھرتحیۃ المسجد پڑھے اور مبحد نبوی منافظ میں پہلے تحیۃ المسجد پڑھے پھر دزود وسلام پڑھے۔

(فتح الباري : ١/٥٤٥\_ ارشاد الساري : ١٠٣/٢\_ روصة المتقين : ١٦١/٣\_ شرح صحيح مسلم : ١٩١/٦)

### مسجد میں داخل ہونے کے بعد دور کعتیں بر ما

١ ١٣٥ . وَعَنُ جَابِرٍ رَضِى اللّٰهُ تَ حَالِمٍ عَنْهُ قَالَ: اتَّيْتُ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ صَلٍّ رَكُعَيْنُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ!

ہ (۱۱۲۵) حضرت جابر رضی اللہ عندے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نی کریم خُکھا کے پاس آیا آپ خُکھا اس وتت مجد میں تشریف فرما تھا و آپ خُکھا نے فرمایا کہ دور کعتیں پڑھاو۔ (متفق علیہ)

محيح مسلم، عديث (١٢٦٥): صحيح البخارى، كتاب الصلاة، باب أذا دخل المسحد فليركع ركعتين. صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تحية المسحد.

(فتح الدري. ٤٤٤١١ ـ رشاد لساري ٢٠٣٢ ـ شرح صحيح مستم ٢١٩١ ـ روصة تسقيل ٣١٣١)



اللبناك (٢٠٩)

# بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكُعْتَيْنِ بَعُدَالُوُضُوُءِ تحية الوضّوءكامستحب ہوثا

DAY

١ ١٣٢ . عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رَضِى اللّهُ تَعالَىٰ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَلالٍ: يَابِلالُ! حَدِثْنِى بِاَرْجَىٰ عَمَل عَسِلُتَه فِى الْإِسُلامِ، فَإِنِّى سَمِعْتُ دَفَّ تَعْلَيْكَ بَيُنَ يَدَى فِى الْجَنَّةِ ، قَالَ : يَابِلالُ! حَدِثْنِى بِارْجَىٰ عَمَل عَسِلُتَه فِى الْإِسُلامِ، فَإِنِّى سَمِعْتُ دَفَّ تَعْلَيْكَ بَيُنَ يَدَى فِى الْجَنَّةِ ، قَالَ : مَاعَم لَهُ ثَنْ لَيُلِ أَوْنَهَا لِ إِلّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ مَاعَم مِنْ أَنِّى لَهُ أَتَطَهُّو طَهُوراً فِى سَاعَةٍ مِنْ لَيُلِ أَوْنَهَا لِ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطَّهُورِ مَا كُتِبَ لِى أَنْ أَصَلِى مُتَّفَق عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفُظُ الْبُخَارِيّ.

"الدَّفُ" بِالْفَآءِ . صورتُ النَّعُلِ وَحَرُكَتُه ، عَلَى الْآرُضِ ، وَاللَّهُ اَعْلَمُ.

(۱۱۲۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے روایت ہے کہ رسول اکرم تلکھانے حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہے فرمایا کہ اے بلال! جھے تم اپنا ایسا عمل بناؤ جوتم نے اسلام لانے کے بعد کیا ہواور تہیں اس کے بہت اجرکی توقع ہو کہ میں نے جنت میں تہارے بچوتوں کی آ دازا پنے آگے آگے تی ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا جس کے بہت اجرکی توقع ہوسوائے اس کے کہ رات میں یا دن میں جب بھی وضوء کیا اس کے بعد جتنی نماز اللہ نے میرے مقدر میں کھی تھی میں نے ضرورادا کی۔ (متفق علیہ) یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

ذف: جوتے کی آواز اور اس کی زمین پرحرکت۔

حرت مديث (١١٣٦): صحيح البخارى، كتاب التهجد، باب فضل الوضوء بالليل والنهار. صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة.

كلمات مدين: مارحى عمل عملته في الإسلام: اسلام بول كرنے كے بعدكوئي الياعل جس كا جروثواب كى بهت توقع مو۔ ارجى: زياده اميدوالا الياعل جس كاجروثواب كى زياده اميدمو رحار جاء (باب نفر) اميدر كھنات قع ركھنا۔

شرح مدید: رسول کریم کاللم نے حضرت بادل منی الله عند نے فرمایا کرتم کون سااییا عمل کرتے ہوجس کے بہت اجروثو اب کی حدیث تحمیل زیادہ امید ہو، کیونکہ بیل نے جنت بیل اپنے آگے آگے تہارے قدموں کی آواز تی ہے۔ رسول الله کاللم نے یہ بات خواب میں دکھی کیونکہ حدیث بیل عند الفجر کے الفاظ ہیں کہ آپ کاللم نے حضرت بلال رضی الله عند سے یہ بات فجر کے وقت بیان فرمائی اور آپ منافع کی کا دو ترشر یفدیتی کہ جو آپ کاللم خواب دیکھتے وہ آپ محابہ کے سامنے بیان فرماتے تھے۔

حضرت بلال رضی الله عند نے فر مایا کہ کوئی ایسا خاص عمل تو نہیں جس پر اللہ سے بہت زیادہ اجروثو اب کی تو قع ہوالبتہ میہ کہ دن درات میں جب بھی وضوء کرتا ہوں حسب تو فیق اللی نماز ضرور پڑ حتا ہوں۔ لینی ہروضوء کے ساتھ نوافل پڑھنے کاعمل اللہ کے یہاں اس قدر مقبول موا كدرسول الله مُقاتِلًا في جنت مين حضرت بلال رضي الله عند كے چلنے پھرنے كي آواز سي \_

اس صدیث سے ہروضوء کے بعد دورکعت یازیادہ نوافل پڑھنے کا استخباب معلوم ہوااورای نماز کوتحیۃ الوضوء کہا جاتا ہے۔ ابن الجوزی رحمہ امتد نے فر مایا کہ وضوء کا مقصود نماز ہے اس لیے وضوء کے بعد نماز پڑھنی جا ہیے تا کہ وضوء اپنی غرض وغایت سے خالی نہونہ

(فتح الباري: ٧٢٣/١ ارضا الساري: ٢٠٥/٣ عمدة القاري: ٢٩٩/٦ شرح صحيح مسلم: ١١/١٦)



لتّاكّ (۲۱۰)

بَابُ فَضُلِ يَوُمِ الْجُمُعَةِ وَوَجُوبِهَا وَالإغْتِسَالِ لَهَا وَالتَّطَيُّبِ وَالتَّبُكِيُرِ الِيُهَا وَالدُّعَآءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالصَّلوٰةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيُهِ وَبَيَانِ سَاعَةِ الْإجَابَةِ وَاسْتِحْبَابِ اَكْثَر ذِكُر اللَّهِ بَعُدَ الْجُمُعَة

وَاسُتِحْبَابِ اَكُثَرِ ذِكُرِ اللهِ بَعُدَ الْحُمْعَةِ جعدكا وجوب اس كے ليے سل كرنا، خوشبولگانا اور نماز جعد كے ليے جلدى جانا، جعد كے دوزرسول الله مَا اللّٰهُ مِدرود بِرُ هنا اور بعد جعد كثرت سے اللّٰدكا ذكركرنا اور روزِ جمعه ماعتِ اجابت كابيان قال اللّٰه تعالى:

﴿ فَإِذَا قُضِيَتِ ٱلصَّلَوْةُ فَأَنتَشِرُوا فِي ٱلْأَرْضِ وَٱبْنَغُوا مِن فَضَلِ ٱللَّهِ وَآذَكُرُوا ٱللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُرُ لُفَلِحُونَ ﴾

الله تعالى نے فرمایا كه:

'' جنب نما زجمعه پوری ہوجائے تو زمین پر پھیل جا دَام**ند**تعالی کافضل علاش کرداورانتدکو بہت یاد کردتا کیتم کامیاب ہوجاؤ۔'' ( الجمعیہ ۱۰)

تفسیری نگات:

نماز جمعہ پہلے تھم ہواتھا کہ جمعہ کی اذان ہوتے ہی کاروبارچھوڑ کراور خرید وفر وخت بند کر کے اللہ کی یا د کی طرف دوڑ ویعنی نطلبۂ جمعہ سنواور اللہ کے احکام کافہم حاصل کر کے ان پرعمل کرواور پھر نماز جمعہ اداکرواور جب جمعہ کی نماز ہوج نے تو پھر تہہیں اجازت ہے کہ اللہ کی زمین میں پھیل کر اللہ کے فضل اس کی مہر بانی اور اس کے رزق کی تلاش ہواور اس دور ان خوب کثرت سے اللہ کاذکر ہوکہ کا میا لی اللہ کی یا دسے وابست ہے۔

#### جعه کے دن کی فضیلت

شرح حدیث: مدیث مبارک میں روز جمعه کی نضیلت اور اس دن کی خیراور برکت بیان ہوئی ہے کہ بیابیا بہترین دن ہے جس

میں ابوالا نبیاء اور ابوالبشر حفزت معلیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی روز وہ جنت میں داخل ہوئے اسی روز ان کی توبہ تبول ہوئی۔ اسی روز وہ جنت میں داخل ہوئے اسی روز ان کی توبہ تبول ہوئی۔ اسی روز وہ جنت سے جنت سے نکالے بھے جود نیا میں خیر کا اعمال صالحہ کا اور انبیاء کرام کے آنے کا سبب بنا۔ اس اعتبار سے حفزت آدم علیہ السلام عکمت والی کے تحت اور اس کے میر دکیے زمین پر آنا جیسے کسی مسافر کا کسی کام پر جانا اور پھر اپنے گھر واپس آ جانا۔ حضرت آدم علیہ السلام حکمت والی کے تحت اور اس کے میر دکیے ہوئے کام کے انجام دینے کے لیے جنت سے دنیا میں آئے اور اس فرض کی تحیل کے بعد پھر واپس جنت میں چلے گئے۔

(شرح صحيح مسلم سنووي : ٦ ' ٢٤ ' ١ ـ روصة المتقين : ٣ / ١ ٦٤ ـ دئيل العالحين . ٣ /٥٧٣)

نمازِ جعه کی ادائیگی گناه معاف ہونے کا ذریعہ ہے

١١٣٨. وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ ٱللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: "مَنُ تَوَضَّا فَاَحْسَنَ الُوُضُوءَ ثُمَّ آتَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: "مَنُ تَوَضَّا فَاَحْسَنَ الُوضُوءَ ثُمَّ آتَى الْجُمُعَةَ وَزِيَادَةُ ثَلاثَةِ آيَّامٍ، وَمَنُ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا "
رَوَاهُ مُسُلِمٌ.

(۱۱۲۸) حفرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے کدرسوں اللہ ظافی نے فر ویا کہ جس نے وضوء کی اور خوب المجھی طرح وضوء کی ناز کے لیے حاضر ہوا نور ہے خطبہ منا اور خاموش رہا تو اس کے پچھلے گناہ جو اس جعد اور اس لیے جمعہ کے درمیان ہوئے معاف کرد ہے جہتے ہیں ورمزید تین دن کے بھی اور جو خطبہ کے دوران کنگریوں کو ادھرادھرکر تاریا سے لغوحرکت کی۔ (مسلم) معاف کرد ہے جہتے ہیں ورمزید تین دن کے بھی اور جو خطبہ کے دوران کنگریوں کو ادھرادھرکر تاریا سے لغوحرکت کی۔ (مسلم) معاف کرد ہے جہتے ہیں مسلم، کتاب الجمعه، باب فضل من استمع و أنصت .

کلمات عدیث: احسس الوصوء: خوب اچھی طرح سنن وآ داب کی رعایت کموظر کھتے ہوئے وضو کیا۔ فساست مع وانصت: اراد ہادر توجہ کے ساتھ خطبہ کو سنا اور اس کے دوران خاموثی اختیار کی۔ مس الحصی: کنگریوں کوچھ و پایا نہیں ادھرادھر کیا۔ فقد لغا: اس نے فضول اور باطل ہو۔ مقصد رہے کہ دوران استماع خطبہ کو فضول اور باطل ہو۔ مقصد رہے کہ دوران استماع خطبہ کو فضول حرست نہیں کرنی جائے جس سے توجہ خطبہ سے ہے جس کا جائے جیسے اینے کیڑوں سے کھیلناوغیرہ۔

شرح صدید: جس خف نے روزِ جمعہ جمله سنوں اوراس کے تمام آداب کی رعایت کموظ رکھتے ہوئے وضوء کیا، پھر جمعہ کیا اور اچھی طرح خطبہ سنا اور دورانِ خطبہ سکوت اختیار کیا تو اس کے اس جمعہ سے اسلے جمعہ تک تمام گنا و صغیرہ معاف کر دیے جا کیں گے بلکہ اسکو تمن دن کے بھی معاف کر دیے جا کیں گا اور تین دن کا اضافہ اس لیے کہ الحسمة بعشر امنالها ہر نیکی کا اجراس کا دس گنا ہے۔ الکھ تین دن کے بھی معاف کر دیے جا کمیں گا اور تین دن کا اضافہ اس لیے کہ الحسمة بعشر امنالها ہر نیکی کا اجراس کا دس گنا ہے۔ (شرح صحیح مسلم للووی: ۱۲۷۶۱ وضفہ المتقیس: ۱۹۵۴ دلیل الفالحین: ۹۷٤/۳)

#### نمازیں گناہ معاف ہونے کا ذرایعہ ہیں

١١٣٩. وَعَنُهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الصَّلُوَاتُ الْحَمُسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ،

وَرَمُضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتُ مَابَيْنَ هُنَّ إِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ" رَوَاهُ مُسُلِمٌ .

(۱۱۲۹) حفرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ٹاٹٹا نے فر مایا کہ پانچوں نمازیں اور جعدا محلے جعد تک اور رمضان المحلے رمضان تک ان گزاہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں جوان کے درمیان سرزّ دہوں بشرطیکہ کمیرہ گزاہوں سے اجتناب کیا جائے۔ (مسلم)

م عديث (١١٢٩): صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الصلوات الخمس و الجمعة الى الجمعة.

کلمات حدیث: مکفرات ما بینهن: ان کورمیان گنامول کا کفاره بن جاتے ہیں۔ ما احتنبت الکبائر: بشرطیکہ کبائرے بخارے۔

مرح حدیث: الله تعالی کے اپنے بندوں پر رحت بہت وسیع ہے اس کے فضل وکرم سے پانچوں نمازوں کے درمیان کے تمام صغیرہ گنا ہوں کو معاف فرما دیا جاتا ہے اور نماز اگلی نماز تک کے لیے صغیرہ گنا ہوں کا کفارہ بن جاتی ہے ای طرح جعد سے اگلے جعد تک اور رمضان سے اگلے رمضان تک گنا و صغیرہ معاف کر دیے جاتے ہیں بشر طبیکہ ہیرہ گنا ہوں سے بیتنا دہ کہ کبیرہ گنا ہ کے لیے اللہ کے حضور میں تو یہ کرنا اور آئندہ اس گنا ہ کے نہ کرنے کا عہد کرنا ضروری ہے۔

(روضة المتقين: ١٦٤/٣ \_دليل الفالحين: ٥٧٤٣)

#### جمعه ترک کرنے پرسخت وعید

١١٥٠ . وَعَنُهُ وَعَنِ ابُنِ عُمَرَ رَضِى اللهُ تَعَالَىٰ عَنُهُمُ آنَهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُولُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُولُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الللهُ اللهُ 
( ۱۵۰ ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں نے رسول اللہ علی اللہ علی اللہ علی کا دینہ کے منہر پرید فرماتے ہوئے سنا کہ جولوگ جعہ چھوڑ دیتے ہیں وہ جعہ چھوڑ نے سے بازآ جا کیں در نداللہ ضروران کے دلوں پرمبر لگادیں گے مجران کا شار غاقلوں میں ہوگا۔ (مسلم)

محر يحديث (١١٥٠): صحيح مسلم، ابواب الجمعه، باب التغليظ في ترك الحمعة.

**گلمات صدیمت:** و هدو علی اعواد منبره: آپ گانگااپ منبرک کلایول پریتے ،آپ گانگا این منبرکی سیر حیول پریتھ۔ اقوام: جمع قوم یهال مرادمنافقین بیں۔

شرح مدیث: مناز جعدے چھوڑنے پر سخت ترین وعید بیان کا گئی کہ یا توبیلوگ جعد کی حاضری کا اہتمام کریں اور جعد کی نماز بی عدم حاضری سے باز آجائیں ورنداللہ تعالی ان کے دلوں پر مبرلگا دے گا اور ان کا شار غافلین میں فرما دے گالیعنی جولوگ جعد کی نماز کی حاضری میں ستی کرتے ہیں ان کا وہ انجام ہوگا کہ جومنافقین کا ہے کہ ان کے دلوں پرمبرنگ جے گی اور غفلت شعاروں میں واخل ہو جاکیں گے۔ (شرح صحیح مسلم للنووي: ١٣٣/٦ وضة المتقین: ١٦٥/٣)

جعدے پہلے خسل کرنے کا تھم

١ ١١. وَعَنِ ابُنِ عُـمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا جَآءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلُ. مُتَّفَقَ عَلَيْهِ .

(۱۱۵۱) حضرت عبدالله بن عررضی الله عنهما مردی ہے کدرسول الله مُلَّاقَةُ نے فرمایا کہ جبتم میں سے کوئی شخص جمعہ کے لیے آئے تواسے جا ہے کوئسل کرے۔ (منفق علیہ)

ترك عديث (۱۵۱): صحيح البخارى، كتاب الجمعه، باب فضل الغسل يوم الجمعة . صحيح مسلم، اول كتاب يوم الجمعة .

کمات حدیث: فلیغتس : اے جاہیے کی سل کرے بین عسل مسنون کرے۔

شرح مدیث: امام قرطبی رحمه الله نے فرمایا کہ یوم جمعہ کا عنسل ہر بالغ پر واجب ہے اور یہی اہل فاہر کی رائے ہے خطابی رحمہ الله نے امام مالک رحمہ الله کے نزدیک غسل جمعہ سنت ہے اور یہی نام مالک رحمہ الله کے نزدیک غسل جمعہ سنت ہے اور یہی تمام اہل فتو کی کا قول ہے۔ متعدد احادیث میں نمازِ جمعہ کے لیے وضو کر کے آنا نماؤر ہے جسیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنہ سے مروی ہے کہ رسول الله منافظ انداز فرمایا کہ جس نے اچھی طرح وضوکیا اور جمعہ کے لیے جامع مسجد آیا اور خاموشی اور توجہ سے خطبہ سنا۔

حضرت عمر صنی اللہ عند جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے حضرت عثان غنی رضی املہ عند تشریف لائے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ کیابات ہے کہ لوگ اذان کے بعد مبحد میں آتے ہیں۔ حضرت عثان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین میں نے اذان سنتے ہی وضو کیا اور مبحد میں آگیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صرف وضوء کیا ؟ تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہ تا کلا کے خرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کے لیے آئے تو اسے جائے کے شام کر لے۔ امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کا اس امر پر اجماع ہے کہ عنسل نما نے جعد کے لیے شرط نہیں۔

حضرت حسن بن سمرة رضی الله عندے مروی ہے کہ رسول الله علی آنے فرمایا کہ جس نے جعد کے لئے وضوء کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے شسل کیا تو عشسل کرنا افضل ہے۔

حدیث ندکوردلیل ہے کہ جمعہ کے روز عسل سنت اور افضل ہے۔

(فتح الباري: ١٤/١] ٦ ورشاد الساري: ٢/٢] ٥ ورضة المتقين: ٦٦/٣ وليل الفالحين: ٥٧٥/٣)

# جعدے پہلے مسل کا ہتمام کریں

١١٥٢. وَعَنُ أَنِي سَعِيْدَ وَ اللَّهُ عَلِيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلِيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "عُسُلُ يَوُمِ الْحُمُعَةِ وَاحِبٌ عَلَى كُلَّ مُحْتِلَمٍ"مُتَّقِقٌ عليهِ

"ٱلْــمُــرادُ بِــالْــمُــحُتَــلِــمِ.الْبالِغُ والْمُرادُ بِالْوُجُوْبِ : وَجُوْبُ اخْتِيَارٍ كَقُولِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِه حَقَّكَ واحتُ على واللَّهُ اعْلَمُ

( ۱۱۵۲) حضرت ابوسعید خدری رضی القدعند بروایت ب کدروز جمعه کافسل بر بالغ پرواجب بر (متفق علیه) محند مدت باغ مراد باوروجوب سرم اوجوب فتیار برجیسے کوئی کیم کہ تیر حق مجھ پرواجب ہے۔ والمذاعم

والصلاب صحيح مستما كدات تجمعا بالتاء جوات تعليل عام تجمعه، على كل بالغ من ترجان

شرح حديث: معنسل يوم واجب بيعنى بطورا فتيارا وربطور ظافت ، تاكه جمعه كروز عاضرين مين سيكى كويسيندك بومسوى نه موء نيز بير كفسل سيطبعت مين فقاط بيد جود ب او مراه علام حمد كي سفنے سے سياوراس كي مجھنے كے سيے تيار بوجائے ـ

(فنج ساری ۱ ۲۱۶ ـ رساد السامی ۲ ۳۲ مـشرح فسجیج مسیم للم ی ۲ ۲ ۱۱۳)

# عذركي وجدس جعه كاغسل جهور اجاسكتاب

١٥٣ ، وعن سمرة رصى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم . من توضأ يؤم النجمُعة فبها وبعمت ومن اغتسل فالعُسْلُ افصلُ "رواة ابُوداود، والتَّرْمذيُّ وقال . حديثُ حسنٌ ا

(۱۱۵۳) مضرت مرور نبی مدعنہ ہے رویت ہے بدرسوں مد محقظ نے فرمایا یا اس جمعہ ہا ناویوں سے انچھا کے انچھا کیا اور ان کی مضرت مرور نبی مدعنہ ہے۔ (س حدیث کو اور قد ورتر ندی نے روایت کیا ہے اور تر ندی نے سوید شامن ہے۔ (س حدیث کو اور قد کو ورتر ندی نے روایت کیا ہے اور تر ندی نے سوید یث مسل

کلمات حدیث (۱۱۵۳) میل و بعدت یک فی جاورخوب ہے۔ ای طرح درست جاور چھ ہے۔ یعنی جمعہ دروزوضو پر کتف میں کتف میں کتف میں کو گرج نہیں ہے بعد رہ بھی بہتر اور عمد ہے۔

شرح حدیث: جمہور فقہ ، کے زوکی جمدے روز قس منت مو کدہ ہے بعض حضر ت نو جب بھی کہ ہے بینی ان حادیث کے بیش نفر جن میں وجوب کا ففو کیا ہے۔ مگر جمہور کے نزوکیک استخباب مراد ہے اور نفظ واجب سے تاکید اور ترخیب مقصود ہے شرق وجوب مقصود نہیں ہے کیونکہ سے مالا کا اور خس ان وضوء کیا سے بھی اچھ کیا وروضوء کا فی ہے۔ نیز فر مایا کہ جس نے وضوء کیا سے بھی اچھ کیا وروضوء کا فی ہے۔ نیز فر مایا کہ جس نے وضوء کیا سے بھی اچھ کیا دروضوء کا فی ہے۔ نیز فر مایا کہ جس نے وضوء کیا سے بھی اور سے بیسے مدن ہے جن کی جمد کی دروضوء میں دو جب با جو

جمعه میں حاضر ہونے کا ارادہ کریں ،طلوع فجرے لے کرنما نے جمعہ کے لیے جانے تک جمعہ کے شسل کا وقت ہے البتہ جمعہ کے قریب عس كرنازياده أفض بي- (تحقة الأحوذي: ٢١/٣ ـ نزهة المتقين: ١٥١/٢)

#### نمازجعه کے آواب

١١٥٣. وَعَنُ سَـلُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عنه قال قال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: لايَغُتسِلُ رَجُلٌ يَـُومَ الْـجُـمُعَةِ وَيَسَطَهَّرُ مَااسُسَطَاعَ مِنْ طُهُرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ ذُهْنِهِ، اَوْيَمَسُّ مِنُ طِيْبِ بَيْتِه ثُمَّ يَخُرُجُ فَلا يُفَرِّقُ بَيُّـنَ اثْـنَيْـنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَاكُتِبَ لَه'، ثُمَّ يُنُصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ ٱلْإِمَامُ، إِلَّاغُفِرَ لَه' مَابِيْنَه' وبيُنَ الْجُمُعَة ٱلْاخُرى رواهُ الْبُحَارِيُّ.

( ۱۱۵۴ ) حضرت سلمان رضی امتدعند ہے روایت ہے کدرسول الله مُلَافِقاً نے فرمایا کہ جوآ دی جمعہ کے دن عشسل کرتا ہے اور جس حد تک ہو کے پاکیز گ حاص کرتاہے ورتیل مگاتا ہے وریخ عدیث موجود خوتیواستعال کرتاہے پھر جمعہ وجاتا ہے اور دوآ دمیوں کے ورمیان زبردتی حکیمبیں کرتا، ورجواملد نے اس کے حل میں کھودیا ہے وہ نماز پڑھتا ہےاور خاموتی اور سکوت کے ساتھ خطبہ سنتا ہے۔ اللہ تعالی اس جعدے الکے جمعہ تک اس کے گن ومعاف فرمادیج ہیں۔ (بخاری)

تَحْرَ كَا هَدِيثُ (١١٥٣): صحيح البحاري، كتاب الجمعه، باب لا بفرق بين اثبين يوم الجمعه

کمات صدید: مداست طاع مل طهر جس قدر بھی وضوء سے یا تخسس سے طہارت اور یا کیزگی حاصل کرسکے۔ لا بعر ق س انسنیس: دوآ دمیوں کے درمیان تفریق ندکرے، دوآ دمیوں کے درمیان جگہ کر کے خود نہیٹھے، یا دوآ دمیوں کے درمیان سے بھلانگ کر آ گے نہ جائے بلکہ جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائے۔ ورق تعریف (باب تفعیل) تفریق کرنا۔ جدا کرنا ، ملیحدہ کرنا۔

ہوں ،ان میں کوئی بو نہ ہواوراسی طرح تیل اورخوشبولگالینا جوخوشبو بھی گھر میں میسر ہواورنماز جعہ کے لیے جیدمسجد میں آ جانا یہ تمام امور مستجات میں ہے ہیں، پھر جب ہم دمی مسجد میں واخل ہو جائے تو آوابِ مسجد کا خیال رکھے لوگوں کو بھلا مگ کرآ گے نہ جائے اور نہ دو آ دمیوں کے درمیان جگہ بنا کرخود بیٹھ ہ ئے بلکہ جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جائے۔ پھرائقہ جس قدرتو فیق دے اتنی نوافل اداکرے اور جب نھنبہ جمعد ثمروع ہوتواس کوسکوت ہے سرتھ اور توجہ کے ساتھ ہے ،ان جمید آ داب کی جو مخص رعایت ملحوظ رکھے گا اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکر م ے اللَّه جمعة تك اس كر كنا وصغيره مع ف فرماوي كر دليل العالمدين: ٥٧٧/٣ رهة المتقيل . ١٥٢/٢)

١١٥٥ . وَعَنْ ابِي هُويُوة رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ انَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْه وسَلَّم قال ؛ "مَن اغُتسلَ يَوُمَ الْجُمُعَةِ غُسُلِ الْجَنَابَةِ ثُمَّ زَاحَ فِي السَّاعَةِ الأُولِي فَكَأَنَّمَا قرّب بُدُيةً ومنُ راح فِي السّاعَةِ الشَّانِيَةِ فَكَانَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنُ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَانَّمَا قَرَّبَ كَبُشًا اَقُرَنَ، وَمَنُ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَانَّـمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنُ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَانَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَاثِكَةُ يَسُتَمِعُونَ الذِّكُرَ. مُتَّفَقَ عَلَيْهِ.

قَوْلَهُ "غُسُلَ الْجَنَابَةِ" أَيْ غُسُلًا كَغُسُلِ الْجَنَابَةِ فِي الصِّفَةِ.

(۱۱۵۵) حضرت الو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ رسول اللہ تلکھ نے نے بایک جس نے جعدے دن عسل جنابت کی طرح عسل کیا پھراؤل وقت (پہلی ساعت میں گیا اس نے گویا ایک اونٹ قربان کیا۔ جود دسری ساعت میں گیا اس نے گویا کیک اونٹ قربانی دی اور جو چوتھی ساعت میں گیا اس نے گویا سینگوں والے دنبہ کی قربانی دی اور جو چوتھی ساعت میں گیا اس نے گویا سینگوں والے دنبہ کی قربانی دی اور جو چوتھی ساعت میں گیا اس نے گویا اعدا قربانی میں دیا جب امام خطبے کے لیے نکل آئے تو فرشتے مسجد میں آکر مرفی کی قربانی دی اور جو پانچویں ساعت میں گیا اس نے گویا اعدا قربانی میں دیا جب امام خطبے کے لیے نکل آئے تو فرشتے مسجد میں آکر خطبہ سنتے ہیں۔ (متنق علیہ)

م المعدة عند المعدة عند المعدة عند المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعدة المعددة الم

كلمات مديث: بدنة: قرباني كااونث كبشا أقرن: سيتكول والدونب

شرح مدیث: صدیث مبارک میں نماز جمعہ کوجلدی جانے کی ترغیب دتا کیدیمان فرمائی گئی ہے کہ جو تحض خوب اچھی طرح عنسل کر کے اقال ساعت میں یا دن کے آغاز میں نماز جمعہ کے لیے مجد پہنچ گیا تا کہ وہاں نو افل پڑھے اور ذکر و تیج میں مشغول رہے، وہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے اللہ سجانۂ و تعالی کے تقرب کے لیے مجد و بینچنے والے ساعت میں جمعہ کی ادائیگی کے لیے مجد و بینچنے والے ایر دوثو اب بہت عظیم ہے اور چھراس کے بعد درجہ بدرجہ ثواب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عند سے روایت ہے کہ رسول اللہ عُنگاؤ نے فر مایا کہ جعد کے دوز فرشتے مسجد میں آنے والوں کے نام لکھتے رہتے میں پہلے آنے والوں کے پہلے نام لکھے جاتے ہیں۔ پھر جب امام خطبہ کے لیے کھڑا ہوجا تا ہے تو فرشتے خطبہ سننے سجد بیں آتے ہیں۔

حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ نماز جعد کے لیے مجدیل جس قدرجلد مکن ہو پنچنا چا ہیے اور جعد کا خطبہ شروع ہونے سے پہلے مجد یں پہنچ جانا چاہیے کیونکہ خطبہ جب شروع ہوتا ہے تو فرشتے نام ککھنا بند کر دیتے ہیں اور خطبہ سننے مجدیل چلے جاتے ہیں۔ گویا جو شخص خطبہ جحد شروع ہونے کے بعد مجدیل گیا فرشتوں کے بہاں اس کا نام نہیں لکھا گیا۔

(فتح الباري: ١٨/١] ورشاد الساري: ٤٨/٦] دليل الفالحين: ٥٧٨/٣\_ روضة المتقين: ٦٦٩/٣)

#### جعہ کے دن قبولیت کی گھڑی

١١٥١. وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ "فِيْهَا سَاعَةٌ لَايُوا فِقُهَا

عبُدٌ مُسُلِمٌ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّي يَسُتَالُ اللَّه شَيْعاً إلَّا اَعْطَاهُ إِيّاه واَشَارِبِيَدِه يُقَلِّلُها ''.مُتَّفقٌ عَنَيُه.

(۱۱۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی القدعنہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ مُلَقِّقُ نے جمعہ کا تذکرہ فر میا اور رشاد فر مایا کہ س میں ایک ساعت ایسی ہے جومسم ن بندہ اس کواس حال میں بائے کہوہ کھڑ اہوا نمازیر حدر ہمواور القدنت کی سے سوال سرر ہموتو اللہ تق ی اس · کووہ عطافر ، دیتے ہیں جس کا اس نے سوا رکیہ ہواور آپ مُلاَثِمُ نے اپنے ہاتھ سے اس ساعت کے قبیل ہونے کا شار وفر ہیں۔

(متفق عیبه )

تخريج مديث (١٥٧): صحيح المحارى، كتاب الجمعه، باب الساعة التي في يوم الجمعة.

کلمات حدیث: ﴿ ذِكْرِيوم الحمعة : آپ جمعه کا ذَكَر فرمات رہے تھے جنی جمعہ کے فضائل بیان فرہ رہے تھے۔

شرح حدیث: رسول الله مُلاَيْظُ ایک مرتبه جمعه کےمحاس اور اس کے فضائل بیان فرہ رہے تھے آپ مُلاَیْظ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے روز ایک مختصری ایسی ساعت ہے، جس میں القد کا بندہ القدسے جوسوال کرے ابتد سے عطافر مادیتے ہیں۔حضرت ابوموی شعری رضی التدعندے مروی حدیث میں ہے کہ بیساعت امام کے خطبد کے لیے بیٹنے سے سے کرنماز جعد کے اختا م تک ہے۔ خرط مقصود حدیث بیہ ہے کہ جمعہ کے دن القد کی عبادت اوراس کا ذکر کثرت ہے کرنا جا ہے کہ اس روز ایک ساعت جو بہت مختصر ہوتی ہے لیں آ تی ے کہامتد کا بندہ اللہ ہے جوسوال کرے اللہ تعالیٰ اسے عطافر مادیتے میں۔جس طرح رمضان السبارک میں لیدۃ القدر کالعین نبیس کیا گیا اس طرح جمعہ کے روز کی ساعت کالغین نہیں فروہ یا گیا تا کہ اہل ایمان اس ساعت کی فضیت کے حصول کے لیے معی وکوشش کریں ۔

(فتح الباري: ٢٩٨٨١ عمدة القاري: ٢٦٠/٦ روضة لمتقين. ٣ ١٧٢)

#### قبولیت کی گھڑی کاوفت

١١٥٠. وَعَنُ ٱبِيُ بُرُدَةَ بُن ٱبِي مُؤسى الْاشْعَرِيّ رَصِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ عبُدُاللّهِ بُنُ عُمَر رَضِيَ اللُّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُمَا اَسَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَليْه وسلَّم في شأن ساعة الْـجُمُعَةِ؟ قَالَ : قُلُتُ : نَعَمُ سَمِعَتُهُ يَقُولُ : سَمِعَتُ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللهَ عَلَيْهِ وَسلَم يَقُولُ . هِيَ مابَيْن أَنُ يَجُلِسَ ٱلْإِمَامُ إِلَىٰ أَنْ تُقُضى الصَّلواةُ" رَوَاهُ مُسُلِمٌ.

( ۱۱۵۷ ) حضرت ابو بردة بن ابوموى اشعرى رضى القدعنه سے روایت ہے كه حضرت عبد الله بن عمر رضى الله عنهما نے ان سے دریافت فریایا کہ کیاتم نے اپنے والد ہے وہ حدیث نی ہے جووہ جمعہ کی ایک سرعت کے بارے میں رسوں، متد مُلاَثِوَّا ہے بیان کرتے ہیں، میں نے کہا کہ جی ہاں میں نے تی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسوں الله فاٹی کوفر ماتے ہوئے سنا کہ بیرسا عت اہم کے خصبہ كے ليے بينے بناز جعد كافقام تك برامسلم)

تَحْرَ تَكُ صَدَيْثُ (1104): صحيح مسم، كتاب الجمعه، باب في لساعة التي في يوم الجمعة.

(دلير العالحين: ٣/١٨٥)

کلمات صدیمہ: می شان ساعة الحدمعة: جمعہ کی ساعت کے بارے یس۔ شان: بارے یس، حالت، کیفیت، جمع شنون. شرح حدیمہ: سول کریم کا تفاق نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے روز ایک مختصری ساعت قبولیت دعاء کی ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کے درمیان اس امر میں اختلاف ہے کہ بیسا عت باتی ہے یانہیں اور یہ کہ بیس عت ہر جمعہ کو بوتی ہے یاسال میں کی ایک جمعہ کے دن آتی ہے اور جمعہ کے دن آتی ہے اور جمعہ کے دن کس دفت ہوتی ہے اور اس طرح مختف پہلوؤں ہے متعلق علاء کے تقریباً پیس اقوال ہیں جوحافظ ابن جمر رحمہ اللہ نے فتح اسباری میں ذکر کیے ہیں۔ افرامام نووی رحمہ اللہ نے کی کتب سطوع البدر می

صحیح ترین دائے یہی ہے کہ بیر ماعت ہر جمعہ کواور امام کے خطبہ کے لیے بیٹھنے سے لے کرنماز جمعہ کے فتم ہوئے تک ہے جیسا کہ اس حدیث میں وضاحت ہے۔ (شرح صحبح مسلم للنووي ، ۲۲/٦ دروصة المتفین ۲۲۲۳)

جعه کے دن کثرت سے درود پڑھنے کی تاکید

١١٥٨ . وَعَنُ اَوُسِ بُنِ اوُسٍ رضِى اللّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّهِ صلّى اللّهُ عَلَيْهِ وسلّم. إنَّ مِنُ اَفُ ضَلِ اللّهِ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وسلّم. إنَّ مِنُ الصَّلُواةِ فِيْهِ، فَإِنَّ صَلُوا تَكُمُ مُعُرُوضَةٌ عَلَى " رَوَاهُ أَسُودًا وَ فَيْهِ، فَإِنَّ صَلُوا تَكُمُ مُعُرُوضةٌ عَلَى " رَوَاهُ اللّهُ عَالَى " رَوَاهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى " رَوَاهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ال

(۱۱۵۸) حضرت اوس بن اوس رضی القدعند سے روایت ہے کہ رسول القد مُلْقَطُّمُ نے فر مایا کہ تمہارے دنوں میں سب سے زیادہ افعنل جعہ کا دن ہے۔اس دن میرے او پر کٹرت سے درود جمیجوا تمہا را یہ درود جمھ پر پیش کیا جا تا ہے۔

(ابوداؤد في سندمج روايت كي س)

تخ تك مديث (١١٥٨): سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب مصل يوم الجمعة .

شر**ی صدین**: رسول کریم ملافظ پر درود بھیجنا باعت خیر و برکت اور باعث اجر وثواب ہے۔ آپ ملافظ نے فر ، یا کہ جو جھے پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ اپنی رحمتیں نازل فر ماتے ہیں۔ درود ہروقت اور بکٹرت پڑھنا چاہیے اور جمعہ کے روز زیادہ کٹرت سے پڑھنا چاہیے وہ درود جونماز میں پڑھا جاتا ہے جے دور دِابرا جی کہتے ہیں پڑھناڑیا دہ نضیلت کی ہات ہے۔



الناك (٢١١)

بَابُ اسْتِحْبَابِ سُجُودِ الشُّكْرِ عِنُدَ حُصُولِ نِعُمَةٍ ظَاهِرَةٍ أَوِ انْدِفاع بلبَّةٍ ظَاهِرَةٍ السُّرةِ بَعْدَةِ السُّرةِ السَّمْ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ

1109. عَنُ سَعُدِ بُنِ آبِى وَقَاصِ رَضِى اللّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ قَالَ : خَرَجُنَا مِعَ رَسُولَ اللّه صَلَّى اللّهُ عليُه وَسَـلَّمَ مِنْ مَكَّةَ نُويُهُ وَلَى اللّهَ سَاعة ثُمَ حَرَ سَاجدًا فَمَ مَنْ مَكَّة نُويُهُ فَدَعَا اللّه سَاعة ثُمَ حَرَ سَاجدًا . فَعَلَه ' ثَلاثاً . وقالَ . "إِبَى سَأَلُتُ رَبّى سَاجدًا فَمَتُ لِلْمَتِى فَاعَطَانِى ثُلُك أُمَّتِى فَخَرَرُتُ سَاجِدًا لِرَبّى شُكْرًا ثُمَّ رَفَعَتُ رَأْسِى فَسَالُت رَبّى لاَمْتَى وَشَفَعُتُ لِلْمَتِى فَاعَطَانِى ثُلُك أُمَّتِى فَخَرَرُتُ سَاجِدًا لِرَبّى شُكْرًا ، ثُمَّ رَفَعَتُ رأسِى فَسَالُت رَبّى لاَمْتَى فَعَطَانِى النُلُتُ فَاعَطَانِى النُلُتُ اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ اللّهُ مَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ مَا اللّهُ اللّهُ مَا اللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ مَا اللّهُ اللّهُ مَا اللّهُ اللّهُ مَا اللّهُ اللّهُ مَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ مَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ مَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ

(۱۱۵۹) حضرت سعد بن ابی وقاعی رضی القدعند سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول القد مختفظ کے ساتھ مکہ سے نکلے ہماراارادہ مدینہ منورہ کا تھا جب ہم مقام عز دراء پر پنچے تو رسول اللہ مختفظ سواری سے اتر سے دست مبارک بلند فر بائے کچے وقت اللہ تعالی سے دعا کی پھر آپ مختفظ سجد سے ہیں چلے گئے اور دیر تک تجد سے می حالت ہیں رہے۔ پھر آپ مختفظ سے اور این احت مبارک بلند کے پھر سجد سے سوال کیا اور اپنی احت مبارک بلند کے پھر سجد سے میں چلے گئے ۔ تین مرتب ای طرح فر مایا۔ اور ارشاد فر مایا کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا اور اپنی احت کے لیے شفاعت کی تو اللہ تعالی نے میری شفاعت قبول کی اور مجھے میری احت کا ایک تبائی دے دیا۔ اس پر ہیں نے سجدہ شکر اوا کی ، پھر میں نے سرا شایا اور اپنی امت کے بارے ہیں اپنے رب سے سوال کیا تو اللہ تعالی نے مجھے میری احت مطافر ما دی تو میں دیدیا س پر ہیں نے سرا شایا اور اپنی امت کے بارے میں سوال کیا تو اللہ تعالی نے مجھے میری احت کا باقی تبائی بھی دیدیا س پر میں نے رب نی بارگاہ میں سجدہ کیا۔ (ابوداؤد)

تر تا مریث (۱۱۵۹): سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، باب سجود الشکر .

کلمات صدید: عروراء: مکد کے قریب ایک مقام کانام ہے۔ حر ساحداً: جلدی سے تجدے میں جلے گئے۔ شرح صدیت: تجدو شکر کاایک مجدہ ہے اوراس تجدے کے لیے ان تمام امور کی رعایت لازم ہے جونماز میں لازم ہیں۔ یعنی نماز

<u>رئ مرب المربح</u> كالميركي جائے نيت بواور بجدہ اور بجود كے بعد سلام بھيرا جائے۔ رسول القد ظائفا نے امت كے حق ميں دعاء فرما أن اور الله تعالٰ كی طرح تكبير كي جائے نيت بواور بجدہ اور بجدہ اور تحدیث الله مخاففا كے دعا ۽ تبول فرمانی اور آپ مگاففا نے بحدہ الشراء افر مایا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا كيدالله تعالٰ كی طرف سے كوئ عظيم نعمت عطا ہونے كے وقت بجدہ الشركر نامستحب ہے۔ (روصة المنفيس ١٧٤/٣٠ دليس العال حين ٢٩٢١٠)

الشاك (٢١٢)

بَابُ فَضُلِ قِيَامِ اللَّيُلَ دا**ت كة آم كى فَضيلت** 

٢٧٨. قال اللَّهُ تعَالَىٰ :

﴿ وَمِنَ ٱلَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ عَنَافِلَةً لَكَ عَسَى آَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَعْمُودًا ﴿ وَمِنَ ٱلَّذِيلَ فَتَهُ مُودًا ﴿ وَمِنَ ٱلَّذِيلَ فَنَهُ مَوْدًا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّالَا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللَّا اللَّهُ اللَّهُ اللّ

"اوررات كوتېجداداكرويدزاكدې آپ ماليلل كے ليےاميدې كه آپ كارب آپ كومق محود پر كھراكرے كا-" ( ماسراء: ٤٩)

تغییری نکات:
میں قرآن کریم کی تلاوت سیجے، شب کی تاریکی میں میں نیاز اور تلاوت قرآن آپ کے لیے جہارے یہاں ایک مزید مرتبہ اورایک مزید میں قرآن کریم کی تلاوت سیجے، شب کی تاریکی میں میں نیاز اور تلاوت قرآن آپ کے لیے جہارے یہاں ایک مزید مرتبہ اورایک مزید مقام کا باعث بنے گی ۔ مقام کو دشفاعت عظیٰ کا مقام ہے جب اللہ تعالیٰ کے حضور میں کسی کو بولنے کا یادانہ ہوگااس وقت رسول اللہ تحافیٰ اس مقام پر فائز ہوں کے برخض کی زبان پر آپ کی حمد اور تعریف ہوگی اور حق تعالیٰ بھی آپ تالیٰ کی تعریف فر ما کمیں گے۔ گویا شان محمود کی تفسیر عشور میں آئی ہے اور شیح کمیری کا فرائی ہے اور شیح کا اللہ میں گے۔ مقام محمود کی تفسیر عشماری)
میں رواد مسلم اور دیگر کتب حدیث میں شفاعت کرئی کا نہ بیت مفصل بیان موجود ہے۔ (نفسیر عشماری)

٢८٩. وَقَالَ تَعَالَىٰ :

﴿ نُتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ ٱلْمَضَاجِعِ ﴾ آلاية

الندتعالى في ارشادفر ماياكه:

"ان کے پہلوخواب گاہوں سے لگ رہتے ہیں۔" (اسجدة: ١٦)

تغیری نکات: دوسری آیت میں الل ایمان کا ذکر ہے کہ وہ پیٹی نینداور آرام وہ بستر چھوڑ کرراحت و سرام سے کن رہ کش اللہ کے حضور میں اس کی بندگ کے لیے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ مراونماز تہد ہے۔ (معارف القراب، تعسیر عنماہی)

٢٨٠. وَقَالَ تَعَالَى:

﴿ قَلِيلًا مِنَ ٱلَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ۞ ﴾

التدتعالي في ارش دفر ماياكه:

''وەرات يىل تھوڑا آرام كرتے ہيں۔''(الذاريات:١٤)

تغییری نکات: تیسری آیت میں بھی اہل ایمان کابیان ہے کہدات کے خواب اور آرام کور ک کرکے اللہ کے حضور میں بندگ کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور اللہ تعالی سے رحمت ومغفرت کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور اللہ تعالی سے رحمت ومغفرت کے

طالب ہوتے ہیں۔ (تفسیر عشماسی)

# آپ تاین رات کواتنا قیام فرماتے کہ یاؤں مبارک پرورم آجاتا تھا

١١١٠ وَعَنُ عَائِشَةَ رَضِى اللّهُ تَعَالَىٰ عَنُهَا قَالَتُ : كَانَ النّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنَ اللَّهِ وَقَدْ خُفِرَلَکَ مَاتَقَدَّمَ مِنُ ذَنْبِکَ اللَّهِ وَقَدْ خُفِرَلَکَ مَاتَقَدَّمَ مِنُ ذَنْبِکَ اللَّهِ وَقَدْ خُفِرَلَکَ مَاتَقَدَّمَ مِنُ ذَنْبِکَ وَمَاتَأَخَّرَ؟ قَالَ : اَفَلا آكُونُ عَبُدًا شَكُورًا، "مُتَّقَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ الْمُغِيْرَة بُنِ شُعْبَةَ نَحُوهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ !

(۱۱۹۰) حضرت عائشہ رضی الله عنها سے روایت ہے کہ وہ بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم فاقع کی رات کو قیام فرماتے یہاں تک کہ کھڑے کھڑے قدم مبارک بھٹ جاتے۔ میں نے عرض کیا یارسوں اللہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ آپ فاقع کے اسکے پھیلے گناہ معاف کردیے گئے ہیں۔ اس پر آپ فاقع کے ایک کہیا ہیں شکر گزار بندہ نہنوں؟ (متفق علیہ)

حضرت مغیرہ ہے بھی ای طرح روایت ہے۔ (متفق علیہ )

تخريج مسلم، عن الله المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم المسلم ال

کمات حدیث: تنفطر قدماه: آپ کافیلم کے قدم مبارک کثرت قیام کی وجہ سے پیٹ جاتے تھے۔ افلا اکون عداشکوراً: کیا میں متد کا شکوراً: کیا میں متد کا شکر کے معنی میں اللہ کی دی ہوئی نعمت کا اعتراف کرتے ہوئے اس کی حدوثناء کرنا اوراس کی بندگی بجالانا۔

تری حدیث: سونے کے بعد رات کے کسی جھے میں اٹھ کر خصوصاً آخر شب میں اٹھ کر صوف سے پہلے نماز پڑھنا نمر نے تجد ہے۔ قیام اللیل (رات کا قیام) کا مطلب ہے رات میں اللہ کی عبادت اور نماز شب جے تبجد کہتے ہیں۔ رسول کر یم ظافی ارات کو اٹھ کر نماز کے لیے کھڑے ہوجاتے اور اس قد رطویل قیام ہوتا کہ قدم مبارک بھٹ جاتے اور ان پرورم آجا تا۔ حضرت عاکثہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ اللہ تعالی آپ کو پہلے ہی خوشخری سنا چکے ہیں کہ آپ کے ایکے پچھلے گناہ اور خطا کیں معاف کی جا چکی ہیں تو آپ ظافی اس قدر زحمت کیوں فرماتے ہیں؟ تو آپ ظافی نے فرمایا کہ کیا ہیں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بن جاؤں؟

یعنی جب اللہ تعالیٰ نے مجھے سے سب خطا کیں درگز رفر مادی ہیں اور مجھے دنیا میں اور آخرت میں اعلیٰ مقام پر فائز فر مادیا ہے تو کیا میرے لیے بیموز دل نہیں ہے کہ میں رات کو اس کے حضور میں کھڑا ہو کراس کی بندگی کروں اور اس کا شکر بجالا وَں؟ جس اللہ تعالیٰ نے مجھے اس قد رنعتوں سے سر فراز فر مایا ہے اور اس قدر مقامات بلند سے سر فراز فر مایا ہے تو میں بھی چ ہتا ہوں کہ اس کی بندگی کروں اور زیادہ سے زیادہ بندگی کروں اور اس کا شکر اذاکر نے والا بندہ بن جاوں۔

(فتح الباري: ٨٦٠/١ ارشاد الساري: ٧٣/١١ عمدة القاري: ٢٥٤/١٩ مظاهر حق: ٧٥٧/١)

#### تہجر کی تا کید

١ ٢ ١ ١ . وَعَنُ عَلِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَه وَفَاظِمَةَ لَيُلا فَقَالَ: آلا تُصلِّيان ؟" مُتَّفَقُ عَلَيْهِ. طَرَقه : أَتَاهُ لَيُلا فَقَالَ: اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَه وَ فَاظِمَةَ لَيُلا فَقَالَ: آلا تُصلِّيان ؟" مُتَّفَقُ عَلَيْهِ. طَرْقه : أَتَاهُ لَيُلا أَتَاهُ لَيُلا أَدُهُ لَيْهِ إِلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَه وَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَه وَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَه وَ فَاظِمَةَ لَيُلا فَقَالَ: آلا الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَه وَ فَاظِمَةً لَيُلا فَقَالَ: آلا الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَه وَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَه وَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَه وَ اللَّه عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَه وَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَه وَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَه وَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَه وَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَه وَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَلَهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَلَقَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ عَلَيْهِ وَلَوْقَه وَ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَلَهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّه اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى ال

( ۱۹۹۱ ) حفرت می رضی القد عند سے روایت ہے کدوہ بیان کرتے ہیں کدرسول القد مگافیاً ایک رات میرے اور فاطمہ رضی القد عنہا کے پاس تشریف لائے اور فی ماکیاتم دونوں تہجہ نہیں ہڑھتے ؟ (متفق علیہ)

طرقه: كم معنى بين رات كه وقت تشريف لات.

تخريج مديث (١٢١): صحبح المحاري، كتاب التهجد، باب تحريض اللي كُلُّلُمُّ على قبام الليل والموافل مل

غير ايجاب. صحيح مسلم كتاب صالاة المسافرين، باب ما أوي فلمن نام البلل اجمع حتى اصلح.

شرح صدیت. رسول کریم ظافیم حضرت مل اور حضرت فاطمه رضی القد منهائ گررات کوفت تشریف لے گئے اور انہیں نمی نو تبجد کے سے بیدار فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ نمی ز تبجد کے لیے کسی اور کو بیدار کرن بھی سنت رسول محافیم ہے اور ابر و تواب کا کام ہے۔ امام طبر کی رحمہ امتد فرماتے ہیں کہ چونکہ رسول انڈہ مخافیم کو تبجد کی نماز کی فضیلت اور اس کے اجرو ثواب اور اس کی خیر و برکات کاعلم تھا اس لیے آپ طافیم نے اپنی بیتی اور دار دکواس نمی زکے سے بیدار فرمایا اور آیت یکم ل فرمایا ا

﴿ وَأَمْرُ أَهْلُكَ بِٱلصَّلَوْةِ ﴾

"اليِّعَ كُرُوالولَ يُونُم زُكَامِم تَتَبِيحِ لـ" (فتح ثناوي . ١ ٣١٧ ـ ارشاد السا، ي ٣ ١٧٦)

# حضرت عبداللدبن عمررضي اللد تعالى عنهما كي تبجد كي يابندي

١٤٦٢. وعنُ سائِسم بُنِ عَبْدِاللَّهِ بُنِ عُمَرَ بُنِ الْحَطَّابِ رَضِىَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ عَنُ آبِيَهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فِعُمَ الرَّجُلُ عَبْدُاللَّهِ لَوْكَانَ يُصَلِّيُ مِنَ اللَّيْلِ" قَالَ سَالِمٌ : فَكَانَ عَبُدُاللَّهِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَالِمٌ : فَكَانَ عَبُدُاللَّهِ بِعُد ذلك لابنَامُ مِنَ اللَيْلِ اللَّاقِلِيْلا . مُتَّفَقُ عَلَيْهِ،

( ۱۹۹۲ ) حضرت سام بن عبدالله بن عمرائية والدحفرت عبدالله بن عمر رضى الله عنها سے روایت کرتے ہیں که ایک مرتبدرسول الله عالیّا نے فرادی که مبدالله بہت النصح وی میں مگر کاش وہ رات کوئی زبھی پڑھا کرتے ۔سالم کہتے ہیں که اس فرمان نبوی مالیّا کے بعد عبداللّه رت کو بہت کم سوتے تھے۔ (متنق علیہ )

تخري مديث (١٦٢): صحيح المخارى، كتاب فصائل الصحابة، باب مناقب عبد الله بن عمر . صحيح مسلم، كناب فصائل بصح مديد الله بن عمر رضى الله عنهما.

شرح مدین: حضرت عبدالله بن عمر شنے فرمایا کدرسول الله مظاهل کی حیات طیب میں اصحاب رسول خواب دیکھتے اور اپنے خواب خدمت اقدس میں بیان کرتے۔ میں نے بھی تمنا کی کہ میں خواب دیکھوں اور آپ ملاقات بیان کروں میں اس وقت تنہا نو جوان تھ اور مسجد میں سویا کرتا تھا۔ میں نے رات کوخواب میں دیکھا کہ دوفر شتے آئے اور وہ مجھے جہم کی طرف لے گئے ،جہم کویں کی طرح گرا تھ اور اس کے دونوں طرف اس طرح قرن بین ہوئے ہیں۔ میں اور اس کے دونوں طرف اس طرح قرن بین ہوئے تھے (کنویں کے دونوں طرف پانی کی چرخی) جیسے کنویں پر بین ہوتے ہیں۔ میں نے اعواد بیال نک جرخی) جیسے کنویں پر بین ہوتے ہیں۔ میں نے اعواد بیال نک میں السار کہنا شروع کیا۔ تو ایک اور فرشتہ آیا اس نے مجھے کہا کہ خوف زدہ مت ہو۔ میں بیدا ہوا تو میں نے یے خواب حضرت حصد رضی اللہ عنہا کے رسول اللہ مناقلا سے ذکر فرمایا۔ اس پر آپ مناقلا نے فرمایا کہ عبداللہ ایجھا آدی سے آگروہ نماز شب اوا کرے۔

سالم کہتے ہیں کہاس کے بعد میں نے عبداللہ بن عمر رضی القد عنہما کورات کو بہت کم سوتے ہوئے دیکھا ہے۔ حدیث مبررک سے معلوم ہوا کہ صلوق اللیل اور نماز تہجداللہ کے یہاں بے حد مقبول عبادت ہے۔

(فتح الماري: ۷۱۱،۱ د ارشاد الساري. ۳،۱۷۰)

#### تہجد کی عادت چھوڑنے کی ندمت

الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "يَاعَبُدَاللَّهِ بُنِ عَمَرِو بُنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللَّهُ تَعَالَى عَنُهُمَا قالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "يَاعَبُدَاللَّهِ لَاتَكُنُ مِثْلَ فَكَانٍ ! كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامِ اللَّيْلِ". مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(۱۱۶۳) حفرت عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله عنه ہے روایت ہے کدرسول کریم طَاقِیْم نے فر مایا کہ اے عبداللہ تم فلال مخض کی طرح نہ ہوجانا وہ رات کا قیام کرتا تھا پھراس نے ترک کردیا۔ (متغق علیہ)

تُحرِّ تَكُم هيه (١٦٢٣): صحيح المحارى، كتاب التهجد، باب ما يكره من ترك قيام الليل. صحيح مسدم، كتاب الصيام، باب المهي عن صيام الدهر.

شرح حدیث: احادیث مبارکہ ہے بھراحت معلوم ہوتا ہے کہ جوآ دی کوئی نیک عمل کرے تو اس پر مدادمت کرلے یعنی اسے ہمیشہ کرتے رہے کوئی بھی عمل صالح شروع کر کے اسے چھوڑ وینا اچھانہیں ہے۔ رسول اللہ ناٹیکٹا نے حضرت عبداللہ بن عمر و بن العاص رضی اللہ عنہ کونفیحت فرمائی کہ قیام کیل کی پابندی کروادراہے شروع کر کے چھوڑ نہ دو۔ بلکہ اس پرموا خمبت اختیار کرو۔

(فتح الباري ٢٠١٠) ٧٢٤/١ روضة المتقين: ٣/٨٧٨\_ دليل الفالحين: ٩٨٨/٣)

صبح تک سونے والے کے کام میں شیطان بییٹاب کرتاہے

٣ ١ ١ ١ . وَعَنِ ابُنِ مَسُعُوْدٍ رَضِى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وسلَّم رَجُلٌ نَامَ لَيُنَاةً حَتَّى اَصُبِحَ قَالَ : ''ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي اُذُنَيْهِ اَوُقَالَ فِي اُذُنِهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۱۱۹۴) حضرت عبدالمدین مسعود رضی الله عند ہے روایت ہے کہ رسول الله خلافی کے سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ رات کو سویا درصبح تک سوتار ہا۔ آپ خلافی کم نے فرمایا کہ وہ ایسا آ دمی جس کے کا نوں میں شیطان نے پیشا ب کر دیا ہے۔ (متفق علیہ )

تخريج مديث (١١٢٣): صحيح المحارى، كتاب التهجد، باب اذا قام ولم يصل بال الشيطان مي ادنه. صحيح

مسمم، كتاب صلاة المسافرين، باب ما روي فيمن نام الليل اجمع حتى اصبح

شرح حدیث: قیام کیل ایک ایسانمل ہے جس کی حدورجہ فضیلت بیان ہوئی ہواہ جس کا اجروثو اب بہت زیادہ ہے ساری رات سونا اور مین کہ کہ سونا اور مین کہ کہ سونا اور مین کہ کہ سونت رہنا کہ آدمی نماز شب کے لیے بیدار نہ ہواس طرح ہے جیسے شیطان نے اپنا تسلط جمالیا ہواوراس پر ایسا غلبہ کرلیا ہو کہ وہ اللہ کی بندگی اور اس کی عبادت سے غافل ہوگیا۔خواہ شیطان نے حقیقتا پیشا بردیا ہواور اس کے کانوں کواؤ ان کی آواز سننے سے محروم کردیا ہو۔

(قتح الباري: ٧٢٠/١ عمدة القاري: ٢٨٣/٧ ـ ارشاد الساري: ١٩٧/٣)

#### شیطان کی طرف سے غفلت کے گر ہیں

١١٢٥. وَعَنُ آبِى هُرَيُرَةَ رَضِى اللّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ آنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ آحَدِكُمُ إِذَا هُوَ نَامِ ثَلَابٌ عُقَدٍ: يَضُرِبُ عَلَىٰ كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيُلّ طَوِيُلٌ فَارُقَٰدُ، الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةٍ رَأْسِ آحَدِكُمُ إِذَا هُو نَامٍ ثَلابٌ عُقَدَةٌ فِإِنْ عَلَىٰ كُلّ عَلَىٰ كُلّ عَلَىٰ كُلّ عَلَىٰ اللّهُ عَلَىٰ اللّهُ عَلَىٰ اللّهُ عَلَىٰ اللّهُ عَلَىٰ اللّهُ عَلَىٰ اللّهُ عَلَىٰ اللّهُ عَلَىٰ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الل

(۱۱۹۵) حفرت ابو ہریرہ رضی اللہ عندے روایت ہے کہ رسوں اللہ ظُلَقُوم نے فرمایا کہ شیطان تم میں سے ہرا یک کی گدی پر رات کوسوتے وقت تین گر ہیں لگا تا ہے ہرگرہ پریہ کہہ کردم کرتا ہے کہ بڑی کمی رات ہے خوب سولے۔ جب وہ بیدار ہوکراللہ کو یا دکرتا ہے تو ایک گرہ کھل ج تی ہے اور اگر اس نے وضوء کر لیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور جب نماز پڑھ کی تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور وہ خوش باش اور خبیط صبح کرتا ہے ورندہ و خبث نفس اور سستی اور کا بلی کے ساتھ مج کرتا ہے۔ (متنق علیہ)

فافيه الرأس. سركا يجهلا حصه، گدى۔

ترى مديث (١١٦٥): صحيح البحاري، كتاب المهجد، باب عقد الشيطان على قافية الرأس. صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب ما روي فيمن نام الليل احمع.

كلمات صديت: يعفد الشيطان شيطان أربي لكاتاب عقد عقداً (باب ضرب) ره لكاتا عقدة : كره جمع عقد السفاثات مى العقد : كرم و جمع عقد السفاثات مى العقد : كرمون بن چيونيس مادكرة م كرنے واليان - قافيه : كردن كا پيميلانه، يعنى كدى -

شرح حدیث: شیطان بری کا دشن باورنبیل چا نها که ده الله کی بندگی اورعبادت کرے اس لیے جب سونے لیٹنا ہے تو وہ اس کل گدی پر قین گر ہیں نگا تا ہے اور ہرا یک گرہ پر دَم کر دیتا ہے کہ دات طویل ہے خوب سوتا رہ۔ اب اگر مجمع کو آ دمی اٹھ کر اللہ کا تام لیتا ہے تو پہلی گرہ کھل جاتی ہے وضوء کرتا ہے دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور آ دمی خوش بیش اور دھیط اشتا ہے در نہست اور کسلمند ہوتا ہے اور اس حال میں اس کی صبح ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عبدت اوراس کی یو سینے میں انشراح پیدا کرتی ہے اوراس سے دل مطمئن ہوجا تا ہے اور دکھاور رنج اور پریشانی دور ہو جاتی ہے کیونکہ بندہ ہر حال میں اور ہر وقت اپنے خالق و ما لک کامختاج ہے ، وہ جب تک اس کو نہ پکار ہو قت کی میزاری ، ستی اور ضیق نشر کا شکار رہتا ہے اور اس کی ساری دنیا کی مال و دولت بھی طبیعت کی آزردگی کو دور نہیں کر سکتی سوائے یا والی سے کہ یہی اطمینان قلب کا اسیر نسخہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طاعت و بندگی میں ایک طبی اور ذاتی پہلوا نبساط خوشی مسرت اور طمانیت کا موجود ہے اور اللہ سے دور کی اور اس سے بعنادت و سرکشی اور غفلت کا نتیج خود بخود آزردگی اور افسر دگی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ اس کا جوچ ہے اور جب جیا ہے تج ہر کے دیکھے لیے۔

(فتح الباري: ١٨/١٠ وشاد الساري: ١٩٤/٣ و برهة المتقيل. ١٩٩٢ عمدة القاري: ٢٨٣/٧)

تبجد کی پابندی بھی دخول جنت کا ذریعہ ہے

١ ١ ١ ١ . وَعَنُ عَبُدِ اللّهِ بُنِ سَلَامٍ وَضِى اللّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "اليُّها النَّاسُ بِيامٌ تَدُحُلُوا الجنَّة بِسَلامٍ". وَوَاهُ اليَّهُ النَّاسُ بِيامٌ تَدُحُلُوا الجنَّة بِسَلامٍ". وَوَاهُ اليَّرُمِذِيُ وَقَالَ حَدِيْبٌ حَسَنٌ صِحِيبٌ .

(۱۱۹۹) حفرت عبداللد بن سلام رضی اللد عنه ہے روایت ہے کہ نبی کریم طاقط نے فرمایا اے لوگوسلام کو پھیلاؤ ، کھانا کھلاؤ اور رات کواس وقت نمی زیدھو جب لوگ ہور ہے ہوں تو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔ (تر ندی نے روایت کیا اور کہر کہ حدیث حسن صحیح ہے )

تَحْرَ تَحْ صِيثِ (١٢٢): المحامع للترمدي، الواب صفة القيام، باب افشو السلام و اطعمؤا الطعام.

كلمات مديث: افشوا السلام: سلام كو بهيلا و العنى كثرت سيسلام كرو

شرح حدیث: رسول کریم کالفائل نے فرمایا کہ بین باتوں کی پابندی اور ان کا اہتمام سلامتی کے ساتھ جنت میں دخول کا سب ہیں۔
کثرت سے سلام کرنا اور ہرایک کوسلام کرنا خواہ تم اسے جانے ہو یا نہ جانے ہو، کثرت سے مساکین اور ستحقین کو کھانا کھلانا اور جب
لوگ رات کوسور ہے ہوں تو نماز پر ھنا۔ یعنی نماز تبجد قیامت کے دن اللہ کی رحمت اور اس کے فضل سے ذریعہ نجات بن جائے گی ، کیونکہ
تبجد گرزاراللہ کی باوش اور اس کے اجرو تو اب کے حصول کی امید میں اپنی نینداور اپنا آرام ترک کرتا ہے تو اللہ تعالی اس سے راضی ہوتے

میں اور سے جنت کا آرام اور راحت عطافر ماتے ہیں۔ بیصدیث سے پہنے باب قصل نسائھ میں ٹر رچکی ہے۔

(دس مالحن ۳۰ ، ۹۹ برهه لسفین ۲ ، ۱۵۹)

#### فرض کے بعدسب سے زیادہ اہمیت تبجد کی ہے

ا ا : وَعَلُ اللهُ صَلَى اللّهُ عَلَيْهِ وَ رَضَى اللّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْه وسَدُه "افْضَلُ الصّيوةِ بعُد الْفَريُضَةِ صَلُوةُ اللّيْلِ " رواهُ مُسُلَمٌ "افْضَلُ الصّيوةِ بعُد الْفَريُضَةِ صَلُوةُ اللّيْلِ " رواهُ مُسُلَمٌ ( ) افْضَلُ الصّيامِ بَعْد رَمُول اللهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللّهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ

فضل روزے وہ محرم کے بیں ورفرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔ (مسلم )

يخ تك مديث (١١٧٤): صحيح مسيم، كناب لصياء، باب قصل صوم لمجرم

کلمات حدیث: شهر سنّه المعرم: بتدکاوه مهینه جمل نے اسے حرام قرار دیا ہے بینی محترم بنایا ہے۔ عصل حصاء سیخی غلی روزوں میں سب سے افضل۔

شر<u>ح صدیمہ</u>: محرم کے میننے کی نبیت ابتد تعالی کی طرف کی گئی ہے جس سے اس ، ہمرم کا شرف و متیاز واضح ہو گیا۔ اس ، ہیں رور ب رکھنا تمام نفی روز وں سے افغال ہے۔ اس طرح نفی نماز وں میں سب سے افغال نماز تنجد ہے کہ آدی ابتد کی یاداوراس کی بندگ کے لیے اپنی رحت اور آرام ترک کرتا ہے اور رات کی تاریخی میں اپنے گھر میں ورسب کی نظروں سے ج ب کرامذ کی عبادت کرتا ہے اور س طرح س نماز میں خشوع وخضوع زیادہ ہوتا ہے اور یہ رہا ہے یا کہ ہوتی ہے۔

(شرح صحيح مستم سووي ٦٠ ١٤٤ تحقه لأحددي ٢٠ ٢٠٥)

# تهجد کی نماز دودورکعتیں بھی پڑھ سکتے ہیں

١١١٨ . وَعَنِ انُنِ عُمر رصى اللّهُ تعالى عَهما انَّ النَّبيّ صلّى اللّهُ عَليُهِ وسلّمَ قَال "صلوةُ اللّيل متنى، فَإِذَا حِفْتَ الْصُبِح فَاوُ تَرْ بواجِدةٍ " مُتّفقٌ عنيه.

( ۱۹۹۸ ) حسرت مبدرمقد بن ممرضی القد خنبی سے رودیت ہے کہ نی کریم کا گھٹا نے فر مایا کے رات کی نمیاز دو دورکعتیں ہیں جب تمہیں صبح کا خصرہ بموتو ایک تیسر کی رکعت ملا کروٹر بنالو۔ (متفق مدید )

تَخ يَ صيف (١١٨٨): صدر السحري، كناب التهجد، باب صلاة السي المَا الله صدر مسد، كذاب حالاه

ساء في أن أنها فيكلف تشرفش فشر والدير أكعه من أحر البين

<u>شرح مدیث:</u> رات کی نمازیعن تبجد کی نماز دودور کعت پڑھنی چاہیے اور جسے اپنے بارے میں رات کوائھ جانے کا لیقین بروہ وتر کی

نماز تنجد کے بعد اداکرے ورنہ بعد عشاء وتر پڑھ لے۔ بیرصدیث اس سے پہلے ماب تحفیف رکعتی الفحر میں گزر چک ہے۔
(رعہ المنفس ۲۰۲۰)

-----

١١٢٩ وَعِنْهُ قَالَ "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى مِنَ اللَّيُلِ مَثْنى مَثْنى، وَيُؤْتَرُ بَرَكُعَةٍ." مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(۱۱۹۹) حضرت عبدالله بن عمر رضی الله عنها سے روایت ہے کہ نبی کریم تلافی ارت کی نمیز وودور کعت اوا وفر ماتے ادرایک رکعت سے وتر بنالیلتے۔ (متفق علیہ)

تُحرِّ مَع مديث (١٢٩): صحيح البحارى، كتاب التهجد، باب صلاة البي تُلَقَّمُ. صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل متبي مشي.

شرح حدیث: نمرز تہجدو و دور کعتوں کی صورت میں پڑھی جائے اور نماز تہجد کے بعدور پڑھے جا کیں ، اگر نماز تہجد کے لیے اٹھنے کا یقین نہ ہوتو بہتر میے کہ وتر بعد عشاء پڑھ لیے جا کیں۔ بیصدیث اس سے پہلے باب تحفیف رکعنی الفحر میں گزر چکی ہے۔
(دلیل العالمحیر . ۳ ۹۱۳ د)

#### رسول الله الله الله المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة المالة الم

١١٠ وَعَنُ آنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ قَالَ "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفُطِرُ مِنَ الشَّهُ مِ حَتَّى نَظُنَّ آنُ لَا يُفُطِرُ مِنْهُ شَيْئًا، وَكَانَ لَا تَشَاءُ آنُ تَرَاهُ مِنَ الشَّهُ مِ حَتَّى نَظُنَّ آنُ لَا يُفُطِرُ مِنْهُ شَيْئًا، وَكَانَ لَا تَشَاءُ آنُ تَرَاهُ مِنَ الشَّهُ لِ حَتَّى نَظُنَّ آنُ لَا يُفُطِرُ مِنْهُ شَيْئًا، وَكَانَ لَا تَشَاءُ آنُ تَرَاهُ مِنَ الشَّهُ لِ مُصَلِّياً إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا نَائِمُا إِلَّا رَأَيْتَهُ ". رَوَاهُ الْبُخَارِي .

(۱۱۷۰) حفرت انس رضی الله عند سے روایت ہے کہ رسول الله تالیخ ممکن ماہ روزے ندر کھتے ، یہاں تک کہ بی خیال ہوتا کہ
اس ماہ روز نے نہیں رکھیں گے اور بھی اس طرح مسلسل روزے رکھتے کہ خیاں ہوتا کہ اس ماہ کا کوئی روز ہنیں چھوزیں گے۔ اور سرتم
چ ہتے ہوکہ آپ سلی امتدعیہ وسلم کورات نمی زیڑ ھتا ہواد کھوٹو آپ تالیک نماز پڑھ رہے ہوتے اور اگرتم نہ چاہتے کہ آپ تالیک کا کوسوت ہوا
دیکھیں گرسوتا ہواد کھے لیتے ۔ (بخاری)

تخرج حدیث (۱۵۰): صحیح البحاری، کتاب النه جد و الصیام، باب ماید کر من صوم السی تلایم افطاره مرح مدیث: مرح حدیث: مرح حدیث: مرح حدیث: اور از از کاریم علایم اور آرام بھی فره تے اور انطار بھی فره تے اور از ان کونماز شب بھی پڑھتے اور آرام بھی فره تے۔ حدیث مبارک میں نفی روز وں اور نماز شب کی ترغیب ہے مگراس کے سرتھ اعتدال اور میاندروی کی تعلیم بھی ہے کہ نفی روز ہاس طرت ہوں کہ پچھروز سے دکھ کر پھرافطار کرلیا جائے اور رات میں کچھوفت نماز پڑھ نی جائے اور کچھوفت آرام کیا جائے کا کہ طبیعت میں مدال

پیدانہ ہو بلکہ جس قدرعبادت ہوو ہ شوق اور رغبت کے ساتھ ہو۔

(فتح الباري: ٧١٧،١ ارشاد الساري: ٣ ٩٣ ـ عمدة القاري: ٢٧٨/٧)

<u>১৮৯০০০০০০০০</u>

#### · تہجد میں بچاس آیات کے برابرطویل سجدہ فرماتے تھے

ا ١ ١ . وَعَنُ عَآئِشَةَ رَضِى اللّه تَعَالَىٰ عَنُهَا أَنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَانَ يُصَلِّى إِلَّهُ عَشْرَةَ وَكُعَةٌ، تَعْنِى فِى اللَّيُلِ. يَسْجُدُ السَّجُدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدْرَ مَا يَقُرَأُ أَحَدُكُمُ خَمُسِينَ ايَةً قَبْلَ السُّجُدة مِنْ ذَلِكَ قَدْرَ مَا يَقُرَأُ أَحَدُكُمُ خَمُسِينَ ايَةً قَبْلَ الله عَلَىٰ شِقِه الْآيُمَنِ، حَتَّى يَاتِينَهُ المُنادِئ الله عَلَىٰ شِقِه الْآيُمَنِ، حَتَّى يَاتِينَهُ المُنادِئ للصَّلواةِ، "رَوَاهُ اللهُ حَارِي "
 للصَّلواةِ، "رَوَاهُ اللهُ حَارِي .

(۱۱۷۱) حفزت ع نشرونی امتد عنبا سے روایت ہے کہ وہ بین کرتی ہیں کہ رسول امتد مالٹی رات کو گی رور کعت نی زاوافر ات اوراس میں اتناطویل مجد وفر ماتے جتنی ویر میں سے کوئی بچ یس آیتیں تلاوت کرتا ہے اس سے پہنے کہ آپ مجد سے سراٹھ میں اور آپ مالٹی افر کی نمرز سے پہلے دور کعت اوا فر ماتے اس کے بعد آپ مالٹی اکمیں کروٹ لیٹ جاتے یہاں تک کے نماز کی اطلاع دینے وا ماآ جاتا۔ (بخاری)

مَرْتَعُ مديث (اكال): صحيح المحارى، داب صلاة السي كَالْتُكُا.

کلمات حدیث:

رسول کریم نگافا بی دانی کروٹ پرلیٹے۔ شق: پہلو، جانب آبسن: داکیں جانب، داکیں طرف۔

مرح حدیث:

رسول کریم نگافا گیارہ رکعت نماز تبجد ادافر ماتے اور بجدہ اتناطویل ہوتا کہ کوئی اگر قرآن کی تلاوت کرے تواس عرصے میں بچ س آیات تلاوت کر لے کے ونکہ نماز کاسب سے اعلیٰ رکن بجدہ ہے اور بجدے میں مؤمن اللہ کے زیادہ قریب ہوتا ہے اس لیے آپ طویل سجدہ فرماتے تھے اور فجر سے پہنے کی دور کعت پڑھ کر استراحت فرماتے یہاں تک کہ آپ نگافا کونم زفجر کی اطلاع دی جاتی تو آپ نماز فجر کے سے تشریف لے جاتے۔ (فنح الباری ۱۳۰۰ میں دشاد الساری ۲۹۹۳۲)

## نبی کی آئکھیں سوتی ہیں دل بیدارر ہتاہے

1127. وَعَنُهَا قَالَتُ مَاكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَافِي غَيْرِهِ عَلَى إِحُدَى عَشُوةَ وَكُعَةً. يُصَلِّى اَرْبَعًا قَلَا تَسْنَالُ عَنُ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ. ثُمَّ يُصَلِّى اَرْبَعًا قَلَا تَسْنَالُ عَنُ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ. ثُمَّ يُصَلِّى اَرْبَعًا قَلَا تَسْنَالُ عَنُ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ. ثُمَّ يُصَلِّى اَرْبَعًا قَلَا تَسْنَالُ عَنُ حُسْنِهِنَّ، وَطُولِهِنَّ. ثُمَّ يُصَلِّى لَلاثًا. فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ اَتَنَامُ قَبُلَ اَنْ تُوتِوجَ فَقَالَ، "يَاعَالِشَهُ إِنَّ عَيْنَى حُسُنِهِ نَّ وَطُولِهِنَّ. وَطُولِهِنَّ. مُتَّفَقَ عَلَيْهِ .

( ۱۱۷۲ ) حضرت عائشرضی الله عنها سے روایت ہے کدرسول الله مالالل مضان اور غیر رمضان بی تبجد کی نماز میں حمیارہ

رکعت پر. ضافہ نہ فرماتے۔ چاررکعت پڑھتے ان کے حسن اورطو لت کے بارے میں نہ پوچھو، پھر تین رکعت پڑھتے۔ میں نے پوچھ کہ یار سوں القد کیا آپ ویز پڑھنے سے پہلے سوتے ہیں۔ آپ نے فر ایا کہا ہے ، کشامیری آ تکھیں سوتی ہیں لیکن میراول نہیں سوتا۔ (متفق علیہ)

تخ تك مديث (١١٤٢): صحيح المحارى، كتاب التهجد، بال صلاة لسى المثلم عدد ركعه المثلم

کلمات صدیمی: ملانسال علی حسسه و صوله یی پیچار کعت اس قدر عمده اوراس قدر طویل ہوتیں کہ ان کے بارہ میں سوال کرنے یا پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے یعنی ان رکعات کی خوبی وران کی طوالت اس قدر ظاہر اور نم پیر بھی کہ بیت ج بیان ہی نہیں ہے۔

(فتح ساري ۲۰۲۱ ـ ارشاد الساري ۲۰۲ ـ شرح صحيح مسلم لللووي ۲۰ ۱۹)

#### آب الثيرة كاعام معمول آخرى رات مين تبجد كاتها

ساس ۱۱۰ وعنُها أنَ النَّبِيّ صلَّى اللَّهُ عليُهِ وسلَّم كان ينامُ أوَلَ النَّيْلِ ويقُومُ احِرهُ فَيُصلِّيُ. مُتَّفَقٌ عليُهِ. (۱۱۷۳) حضرت عسَرض الله عنها سے روایت ہے کہ نبی کریم طالقیُّ ارات کے شروع جھے میں سوتے اور آخر میں اٹھ جستے اور نم زیرِ ھے۔ (متفق علیہ)

شرر حدیث (۱۷۳):

رسول الله مُلْظُمُّ رات کے آوں جے میں سوجت اور دت کے آخری حصد میں اٹھ کرنماز پڑھتے ہم چھ رہو ہی اس سے قبل حضرت عاستہ رضی الله عنها کا بیقوں بھی ٹررچکا ہے کہ آپ نے وقر کی نم زشب کے اول جفے میں بھی پڑھی ، وسو میں بھی پڑھی اور آخر میں بھی لیکن زید دو قر آپ مُلُلُمُ کا طریقہ بھی کہ آپ ثلث اخیر میں نم ز تبجد پڑھ کرتے تھے کیونکہ بیوفت بہت خیر و برکت کا اور آخر میں بھی لیکن زید دو تر آپ مُلُلُمُ کا طریقہ بھی کہ آپ ثلث الله مُلُلُمُ نے فر مایا کہ جہ را رب جب رات کا آخری تب کی رہ جاتا ہے چنا نچے حضرت ابو ہر برہ وضی القد عندے صدیث مروی ہے کہ رسول الله مُلُلُمُ نے فر مایا کہ جہ را رب جب رات کا آخری تب کی رہ جاتا ہے کہ کوئی جھے بھی اسے معافی کر دوں۔
میں اس کو دوں اور کوئی مجھ سے مغفر ت طلب کرنے والا ہے کہ میں اسے معافی کر دوں۔

(فتح الباري: ١ ٧٢٢ راشاد الساري: ٣ ٢٠١ عمدة القاري ٧٠ ٢٩٣)

## رسول الله مَاثِيرُ تهجد کی نماز بہت طویل ہوتی تھی

۱۱۵۳ . وَعَنِ ابُنِ مَسُعُودٍ وَضِى اللّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ قَالَ : صَلَّمُ مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُلَةً فَلَمُ يَزَلُ قَآنِمًا حَتَّى هَمَمُتُ بِأَمُو سُوّءٍ قِيلً : مَاهَمَمُتُ؟ قَالَ : هَمَمُتُ أَنُ أَجُلِسَ وَاَدَعَهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . فَلَمُ يَزَلُ قَآنِمًا حَتَّى هَمَمُتُ بِأَمُو سُوّءٍ قِيلً : مَاهَمَمُتُ؟ قَالَ : هَمَمُتُ أَنُ أَجُلِسَ وَادَعَهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . ( ١١٤٣ ) حفرت عبدالله بن معودرضى الدعند صروايت به كده ميان كرت بين كهي في ايك رات بى اكرم تَالَّقُهُ كَ مَا الله عند الله عند الله عند الله عند الله عند الله عند الله عند الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه عنه الله عنه عنه الله عنه عنه الله عنه الله عنه عنه الله عنه عنه الله ترت مديث (١٤٣): صحيح السحارى، كتاب التهجد، باب طول القيام في صلوة الليل. صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطويل القراءة في صلاة البيل.

کلمات صدید: هممت بامر سوء: میں نے ایک بری بات کا ارادہ کیا، میرے دل میں ایک براخیال آیا، میں نے ایک غلط بات سورتی - هم یهم هما (باب نفر) اراده کرنا۔

شرب حدیث: حضرت عبدالله بن مسعودرضی امتد عندرات کے دفت رسول الله طُلَقِهُم کی اقتداء میں نمی زنہجد پڑھ رہے ہے آپ طُلُّوْ ہُم نے حسب عادت شریفہ طویل قیام فر مایا۔ یہاں تک کہ حضرت عبداللہ ہے ارادہ کیا کہ آپ طُلُقُمُ کو حاست قی مت میں چھوڑ کرخود بیٹھ جا کیں۔اس مدیث سے معلوم ہوا کہ نوافل میں طویل قیام مستحب ہا درنوافل میں امام کی اقتداء بھی جا کز ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعودرضی اللہ عنداس ادادہ کے باوجود کہ بیٹھ جا کیں آپ کے ساتھ کھڑے دے کہ نبی کریم طُلُقُمُ کے اوب اور آپ کی عظمت وشن کے منافی کام نہ ہو۔

(ارشاد الساري : ١٨٥/٣ ـ فتح الباري : ٧٢٩/١ ـ روضة المتقين : ١٨٦/٣ ـ دلين الفالحين : ٩٤/٣)

## سورهٔ بقره ،آلِعمران ،نساءا یک رکعت میں تلاوت فر مائی

1 1 2 وَعَنُ حُذَيْفَةَ رَضِى اللّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيُلَةٍ فَافَتَتَحَ الْبَقَرَةَ، فَقُلُتُ : يَرُكُعُ عِنُدَ الْمِائَةِ ثُمَّ مَضَى فَقُلُتُ يُصَلِّى بِهَا فِي رَكُعَةٍ، فَمَضى فَقُلُتُ : يَرَكُعُ فِافَتَتَحَ الْمِائَةِ ثُمَّ مَضَى فَقُلُتُ يُصَلِّى بِهَا فِي رَكُعَةٍ، فَمَضى فَقُلُتُ : يَرَكُعُ بِهَا أَنَّ الْمَبْوَتَ الْمَبْوَتَ الْمَبْوَتَ الْمَبْوَتُ مَبْوَهُ اللّهُ لِمَ مَانَى قُورًا هَا يَقُولُ : سُبُحَانَ رَبِي الْعَظِيمُ، فَكَانَ وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ، تَعَوَّذَ، ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ : سُبُحَانَ رَبِي الْعَظِيمُ، فَكَانَ رَكِعُ فَجَعَلَ يَقُولُ : سُبُحَانَ رَبِي الْعَظِيمُ، فَكَانَ رَكُعُ فَجَعَلَ يَقُولُ : سُبُحَانَ رَبِي الْعَظِيمُ، فَكَانَ رَكُعُ فَجَعَلَ يَقُولُ : سُبُحَانَ رَبِي الْعَظِيمُ، فَكَانَ صُحِمَةَهُ وَيُنَا لَكَ الْحَمُدُ، ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ . رَوَاهُ مُسُلِمٌ . رَبَى الْعَظِيمُ مَا اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَيُبًا مِنْ قِيَامِهِ . رَوَاهُ مُسُلِمٌ .

تخريج مديث (١٤٥٥): صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل.

کلمات حدیث: منرسلان تفهر تفهر کرجروف کی کمل ادائیگی اور تیل کے ساتھ پڑھتے ہوئے۔

مرح مدیث: حضرت حذیفه رضی الله عنه نے نماز تبجد میں رسول الله مُلَاظِم کی اُفتداء کی آپ مُلَاظِم نے طویل قیام فرمایا اور سورة البقرة ، انساءاور آل عمران کی تلاوت فرمانی میکن ہے کہ اولا سورتوں کی ترتیب اسی طرح ہواور بعد میں رسول الله مُلَاظِم نے آل عمران کو النساء پر مقدم فرما دیا ہواور مصحف عثانی اسی ترتیب پر ہے۔

ر سول کریم نگافتا نے طویل قراءت تر تیل کے ساتھ فر مائی اور جس مقام پر تبییح کا تکم دیا و ہاں تبیج فرمائی ، جہاں تکم ہوااللہ سے مانگئے کا ۱۰ اور سوال کرنے کا دہاں سوال فرمایا اور جہاں عذاب اوراحوال قیامت کا ذکر آیا وہ اللہ کی پناہ طلب فرمائی۔

بيعديث السيق المحاهدة شركر ريك بي - (روضة المتقين: ١٨٧/٣ ـ دليل الفالحير ١٩٤/٣)

# ليبة تيام والى نماز افضل ہے

١ ١ ٢ ١ . وَعَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى الصَّلواةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ : "طُولُ الْقُنُوتِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ . الْمُرَادُ بِالْقُنُوتِ : اَلْقِيَامُ .

(۱۱۷۶) حفرت جابررضی الله عندے روایت ہے کدرسول الله ظافی استے کی نے دریافت کیا کہ کون ی نماز افضل ہے؟ آپ علی کا اللہ اللہ اللہ اللہ عندے (مسلم) قنوت سے مراد قیام ہے۔

تَحْرَتُ عديث (١٤٤١): صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب افضل الصلاة طول القنوت.

شرب حدیث: امام نووی رحمه امتد فرماتے ہیں کداس حدیث میں قنوت سے مراد طول قیام ہے اور اس پرتمام علی و کا تفاق ہے۔ حافظ ابن جررحمہ اللّٰد فرماتے ہیں کدرسول الله مظافیر انوافلِ شب میں طویل قیام فرمایا کرتے تھے اور قرآن کی تلاوت حالت قیام میں ہوتی ے اس لیے قیام کالمباکر ناافضل ہے اور ایس کے بعد مجدہ کولمباکر ناافضل ہے اور اس کے بعدر کوع۔ اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ کاللّٰظِیّٰ اللّٰہ کاللّٰظِیّٰ اللّٰہ کاللّٰظِیّٰ اللّٰہ کاللّٰہ کے اللّٰہ کاللّٰہ کا کہ کاللّٰہ کاللّٰہ کا کہ کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کو کے اس کے کہ کی کے کہ کو کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ کا کہ

(شرح صحيح مسلم لسووي: ٣٠/٦ تحقة الأحودي ٤١٠,٢)

صلوة واوداورصوم داوداللدتعالى كويسدي

(۱۷۷۷) حفزت عبدائند بن عمروبن العاص رضی التدعنهما ہے روایت ہے کہ رسوں القد ملاقیق نے فرمایا کہ التد تق لی کے یہاں نماز وں میں سب سے محبوب روز ہے حضزت داؤد علیہ اسلام کے نماز وں میں سب سے محبوب روز ہے حضرت داؤد علیہ اسلام کے روز ہیں سب سے محبوب روز ہے حضرت داؤد علیہ اسلام کے روز ہیں سب سے محبوب روز ہے تھے اور ایک دن روز ہیں ہے تھے اور ایک دن روز ہیں تھے۔ در متفق علیہ )

افط رکر تے تھے۔ (متفق علیہ )

تخ ت مديث (١١٤٤): صحيح السخاري، كتاب الصوم، باب صوم داؤد عبيه السلام. صحيح مسلم، كتاب

الصناء، بأب النهي عن صوم الدهر لمن تصررته

كلمات حديث: احد الصلاة . سب عاجي نماز ،سب عجوب نماز ، الله كيبال زياد ومقبول نماز

شرح صدیم: احادیث طیبه ال امر پولالت کرتی میں کنفی عبوات اورا عمالی صاحبی اور میانہ روی مطلوب ہاور دوسری امری اور میانہ روی مطلوب ہاور دوسری اہم بات حادیث مبارکہ سے میں معلوم ہوتی ہے کہ آ دمی جو عملی خیر شروع کرے اس کی پابندی کرے اور اس پر مداومت اختیار کرے ایسا نہ ہو کہ کچھ دن مسلس روزے رکھے اور پھر تیرک کر دیا ور پندرا تیں پوری رات نماز پڑھی اور پھر تی میں ترک کر دیا۔ قیم کیل شروع کر کے ترک کر دینے کے بارے میں صدیت مبارک میں سے پہلے گزر چی ہے کہ آپ ما القیم اور سے مبالی اور پر چھوڑ دی فرض مسلسل روزے رکھنا اور ساری رات نماز پڑھا تھے خیر اللہ می مسلسل روزے رکھنا اور ساری رات نماز پڑھا تھے خیر سے بلکہ وہ عمل کرے جواس حدیث مبارک میں حضرت داؤد علیہ السلام کاعمل بیان ہوا ہے۔

(فتح الباري: ١/٥١١\_ برشاد الساري: ١٨١/٣ عمدة لقاري: ٢٦٢/٧)

ہررات قبولیت کی ایک گھڑی ہے

١٤٨ ١. وَعَنُ جَابِرٍ رَضِى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ قَالَ : سَمِعَتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَـ لَهُ وَلُ: "إِنَّ فِـى اللَّيْسِلِ لَسَاعَةً لَايُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْنَالُ اللَّهَ تَعَالَىٰ خَيْرًا مِّنُ أَمُو الدُّنْيَا وَالْاحِرَةِ إِلَّا اَعُطَاهُ إِيَّاهُ وَذَٰلِكَ عُلَّ لَيُلَةٍ. " رَوَاهُ مُسُلِمٌ.

( ۱۱۷۸ ) حضرت جابررضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کُلُٹیٹن کوفر ماتے ہوئے سنا کہ ر،ت میں ایک ساعت الی آتی ہے کہ جومسمان اس کو پاہے اور اس میں اللہ تعالیٰ ہے دنیا اور آخرت کی جوخیر بھی مائے اللہ تعالیٰ اسے عط فرما دیتے ہیں اور ب ساعت بررات میں آتی ہے۔ (مسم)

تَحْرَثَ عديث (١٤٨): صحيح مسم، كتاب صلاة المسافرين، باب مي البيل ساعة مستحاب فيها المدعاء.

كلمات حديث: يوافقها: وهساعت موافق موجائ مطابق موجائ وماعت بنده مسلم كول جائد

شرح حدیث: جررات ایک ساعت ایسی آتی ہے کہ اگر بندہ سلم اس کو پالے تو وہ اللہ سے جوخیر دنیا یا آخرت کی طلب کرے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمادیں گے۔ بیساعت اسی طرح جس طرح جمعہ کے روز قبولیت کی ایک ساعت ہے اسے اگر چہ غیر متعین کیا گیا لیکن اغباً بیآ خرشب ہوتی ہے جس کے بارے میں ارشاد ہوا کہ القد تعالیٰ آسانِ دنیا پر بزول فرہتے ہیں اور ارشاد ہوتا ہے کہ کیا کوئی پکارنے والا ہے کہ میں اس کی پکار کا جواب دول کیا کوئی ما تلکے والا ہے کہ میں اس کود بیدوں اور کیا کوئی مغفرت صب کرنے والہ ہے کہ میں اس ک مغفرت كردول اوراس ليے بيونت عبادت كا افضل وقت باوراس كاببام مين بھى وى حكمت بج جوليلة القدر كاببام ميل بك بندؤمومن زیادہ سے زیادہ و قت ابتد کی باداوراس کی ٹبندگی میں گزار ہے۔

(روضة المتقير: ١٨٩/٣ دلير الفالحين: ٩٧،٣ مـ شرح صحيح مسدم للنووي: ٣٢/٦)

# تبجد کے شروع مین دو مختصر رکعتیں پر مقیس

١ ١ ١ . وَعَنُ آبِي هُرَيُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالِي عَنُهُ أَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "إِذَا قَامَ آحَدُكُمْ مِّنَ اللَّيْلِ فَلَيَفْتَتِحِ الصَّلوٰةَ بِرَكُعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسُلِمٌ. "

( ۱۱۷۹ ) حصرت ابو بریره رضی الله عندے روایت ہے کہ بی کریم تافق نے فرمایا کہ جبتم میں سے کوئی نمازشب کے لیے کھڑ اہوتو نماز کا افتتاح دوخفیف رکعتوں ہے کرنے۔ (مسلم)

تَحْرَثَ عَدِيثُ (1/4): صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه .

شرح حدیث: من نم نے شب کے بیے جب آ دی اٹھے تو پہلے دوہلکی رکعتیں پڑھے تا کہ نیند کا اثر جا تارہے اور طبیعت میں نشاط پیدا ہو

ب ئے اورعبادت کے لیے طبیعت تیار ہوج ئے۔ (روضة المنقبس: ١٨٩/٣)

• ١ ١ ١ . وَعَنُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهَا قَالَتُ : كَانَ رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى الملَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ

#### من اللَّيُلِ افْتَتَح صلوته الرُّكُعَتَيْنِ حَفَيْفَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسُدِمٌ

( ۱۱۸۰) حفرت ع کشرض القد عنب سے روایت ہے کہ وہ بیال کرتی ہیں کہ رسول الله مُکَالِّمُوُّم جب نمازِ شب کے لیے اٹھتے تو پہنے دوہلکی رکعتبس پوچنے ۔ ( مسم )

تخريج مديث (١٨٠): صحيح مسم، كاب صلاة المسافرين، باب الدعاء في صلاة السل وقيامه

شرح صدیث: رسول الله طاقع جب تبجد کے لیے اٹھتے تو پہلے دوخفیف رکعت پڑھتے تا کہ بعد میں نم زکے لیے طبیعت یوری طرح

تير بهوجائے اورث طپيرا بهوجائے۔ (شرح صحبح مسلم للووي ۳۰ ۲۷ روصة المتقيل: ۳۰ ۱۹۰)

#### آپ ٹائٹ تہجد کی بھی قضاء فرماتے تھے

ا ١١٨ - وَعَنُ عَائِشةَ رَصِى اللَّهُ تَعالَى عَنُها قَالَتُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلّم اذَا فَاتَتُهُ الصَّلُوةُ مِنْ وَجُع اوْغَيْره صَلّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتِى عَشُرة رَكَعةٌ، رَوَاهُ مُسُلِمٌ .

( ۱۱۸۱ ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہے روایت ہے کہ انہول نے فر مایا کہ اگر کسی بیاری یا عذر کی بناء پر رسوں اللہ مُلَائِمُ کی نماز شب رہ جاتی تو سپ مُلَائِمُ اون کے وقت ہارہ رکعت پڑھتے۔ (مسلم)

تخری صدیث (۱۸۱): صحیح مسم، کتاب صلاة المسافرین، باب حامع صلاة اللیل و می موعه او مرص مرض مرض مرض مربح مدیث الرح مدیث الرح مدیث مسلم، کتاب عالی به کام در پیش بوتا جس کی وجه سے نمی زشب اداند کر پات و آپ کا گیا دن کے وقت بارہ رکھتیں بڑھتے یا بطور قضاء پڑھتے ۔ اس صورت میں اس مدیث سے یدلیل اخذ ہوگ کہ غل کی قضاء مستحب ہے، یا مستقل فوافل ادافر ، تے تا کہ جورات کی نمی زکا تو اب ہے یدن کی نماز اس کی مجلہ ہوج سے اور اس کا جرو وقاب لی جائے۔ دبن جرر مرسد اللہ نے شرح المشکا قیس کی رائے ظاہر کی ہے۔ (دلیل الفدل حیں : ۳ ۹۸ ه)

## رات كے فوت شده معمولات دن ميں قضاء كيے جاسكتے ہيں

١ ١ ٨٢ . وعنُ عُمر بُنِ المُحطَّابِ رضى اللَّهُ تعَالى عَنْهُ قَالَ · قال رسُولُ اللَّه صلَى اللَّهُ عليُه وسلَم . "منُ سامَ عن ُ حِزُيه اوْعن شيءٍ مِنْهُ فقرأه، فِيما بين صلوةِ الْفَجْرِ وصلوةِ الظُّهْرِكُتب له كاسَما قرأه من اللَيْل" رواهُ مُسلِمٌ

( ۱۱۸۲ ) حفرت ممرسنی املدعنہ ہے روایت ہے کہ جس شخص کا رہت کا کوئی وظیفہ یا معمول رہ جائے اوروہ گلے دن فجر سے کے کرظیر تک پڑھ کے تو وہ ای طرح تکھے پیاتا ہے کہ گویواس نے رہت ہی میں پڑھا ہے۔

تخ تى مديث (١١٨٢) · صحيح مسلم. كتاب صلاة المسافرين، باب حامع صلاة البيل و من عام عنه أو مرص

کلمات صدیت: مس معلی حرب جوسوگیا اور وه حصه جواسے پڑھنا تھائیں پڑھا۔ حرب، وه حصه یا معمول جو آسان نے رہے کا مقرر کررکھا ہو۔ یعنی قرآن کریم کی تلاوت یا دعیہ ماثورہ ونیرو۔

میاں بیوی کا ایک دوسرے کو تبجد کے لیے اٹھانا باعث رحمت ہے

الله وَعَنُ آبِي هُويُوةَ وَضِيَ اللَهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ وَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وسلَم "رجم اللهُ وَمُنْهُ أَمُو اللّهُ الْمُواتَة فَامِتُ مِن اللّهُ الْمُواتَة أَمُواتَة فَإِنُ الْبَتُ نَصْحَ فِي وَجُهِهَا الْمَآءَ وَجِمَ اللّهُ الْمُواَةُ قَامِتُ مِن اللّهُ الْمُواَةُ وَمُواللّهُ الْمُوادُ وَاللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ 

شرر<u>ح مدیث:</u> نیک اور تقوی کے کامول میں تعاون باہمی سب سے زیادہ مطوب ورستحسن وہ تعاون ہے جومیاں ہوی نے درمیان ہو، چن نچارش وفر مایا کہ اللہ کی رحمتیں ہوں اس شخص پر جونماز تبجد کے لیے اٹھا اور یوک کوبھی اٹھ یا اور وہ نیند کے نیجے سے نہ آٹھی تو اس کے چیرے پر پانی چھڑ کا وردونوں اللہ کی بندگ ورس کے نیاز میں ساست کھڑ ہے ہو کے اور مندل رستیں ہوں اس یوئ پر جس نے ایسا بی ممل کیا۔

طبرانی نے حضرت ابو ، مک اشعری رضی امتد عند ہے رویت کیا ہے کہ رسول مقد طاقی آئے نے دریا کہ جو آ دمی رات کو ہیدار ہو کر اپنی یوک کواٹھ تا ہے اورا گراس پر فیند کا نسبہ ہوتو اس کے چہرے پر پانی حجیر کتا ہے۔ پھر دونوں اپنے گھر میں کھڑے ہوکر بین لقد تعانی ان دونوں کی مغفرت فر موسیتے ہیں۔ (دسل عصص ۳۵۹۳، یوصہ المنفس: ۱۹۱۳)

#### میاں بیوی دونوں کا ذاکرین میں شامل ہوتا

١١٨٣ . وَعَنُهُ وَعَنُ أَبِى شَعِيْدٍ رَضِى اللّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ قَالًا : قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا آيُهَ قَطُ الرَّجُلُ الْحَلَهُ مِنَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّى رَكَعَتَيْنِ جَمِيْعًا كُتِبَ فِى الذَاكِرِيْنَ وَالذَّاكِرَاتِ" رَواهُ إِذَا آيُهَ قَطُ الرَّجُلُ الْحَلَهُ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ وَالذَّاكِرَاتِ" رَواهُ اللهِ صَبِيعَ عَلَى الذَّاكِرِيْنَ وَالذَّاكِرَاتِ" رَواهُ اللهِ صَبِيعَ عَلَى اللهِ صَبِيعَ عَلَى اللهِ صَبِيعَ عَلَى اللهِ صَبْعَ عَلَى اللهِ صَبْعَ عَلَى اللهِ صَلَّى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهِ عَلَى اللهُ اللهِ عَلَى اللهُ المُؤْمِنَ وَالذَّاكِرِيْنَ وَالذَّاكِمِ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَعِيمًا اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ الْعَلَيْهِ وَاللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ الللللّهُ اللللّهُ اللللّهُ الللللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ ال

(۱۱۸۴) حضرت ابو ہربرہ اور حضرت ابوسعید ضدری رضی الله عنهما ہے روایت ہے کہ رسول الله نظافی نظر میں کہ جب آدمی اپنے گھر والوں کو بیدار کرے اور وہ دونوں نماز پڑھیں یاوہ ا کھنے دور کعتیں پڑھیں تو ان کوذ اکرین اور ذاکر ات میں لکھ دیا جاتا ہے۔ (ابو دوؤد نے بسند مجمع روایت کیا)

م الله الميث (۱۱۸۳): سنس ابي داؤد، كتاب الصلاة، باب قيام الليل.

کلمات و مدیث: الداکریں: وَاکرکی جمع ، وَکرکرنے والا اللہ کو یا دکرنے والا ۔ الداکرات. وَاکرة کی جمع ، وَکرکر نے والی ، متد کو یا دکرنے نے والی ۔

شرح حدیث: میاں بیوی میں ہے کوئی رات کواٹھ کراپنے دوسرے ساتھی کو بیدار کرے پھر دونوں مل کرنمہ نے شب ادا کریں تو اللہ تعالی ان کانام ذاکرین اور ذاکرات میں لکھو ہے ہیں۔قرآن کریم میں ارشاد نے:

﴿ وَٱلذَّ سِي رِبِنَ ٱللَّهَ كَثِيرًا وَٱلذَّاسِي رَبِهِ مِنْ اللَّهُ لَهُمْ مَعْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿ وَالذَّاسِي إِنَالَةُ كُلُهُمْ مَعْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿ وَٱلذَّاسِكُ لَكَ اللَّهُ لَهُمْ مَعْفِرَةً وَالْحَرْمَ اللَّهُ وَلَا اللَّهُ اللَّهُ كُلُهُمْ مَعْفِرَةً وَالْحَرْمَ اللَّهُ وَالْحَرْمَ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْحَرْمَ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّ

اس صدیث میں صلی حصیعا کے الفاظ آئے ہیں جس سے بیاستدلال کیا گیا ہے کے میں بیوی نفل نماز باجماعت پڑھ سکتے ہیں۔ حمریہاں جمیعا کے معنی دونوں کے ہیں ، جماعت کے نہیں ہیں یعنی مفہوم ہیہے کہ دونوں بیک وفت نوافل اداکریں۔

(روصة المتقيل . ٣/٣ ٩ ٦ ـ دليل الفالحين : ٣٠٠/٣)

## جب نیند کاغلبہ وتو تہجہ کومؤخر کردے

١٨٥١. وَعَنُ عَآلِشَةَ رَصِى اللّهُ تَعَالَى عَنُهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إذا نَعِسَ اَحَدُكُمُ فِي الصَّلُوةِ فَلُيَرُفُ دُخِتُى يَهِذُهَبَ عَنُهُ النَّوْمُ فَإِنَّ آحَدَكُمُ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَلُهَبُ النَّوْمُ فَإِنَّ آحَدَكُمُ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَلُهُبُ يَشَعُهُو فَيَسُبُ نَفُسَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

( ۱۱۸۵ ) حفرت عائشرضی الله عنها سے روایت ہے کہ بی کریم کا کافا نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو او گھ آجائے اسے چا ہے کہ وہ وجائے یہاں تک کداس کی فیند دور ہوجائے۔ کیونکہ اگر فیند کے غلبہ میں کوئی نماز پڑھے اور استغفار کرے تو بجائے استغفار

کے ہے " پکوبر کہنے لگے۔

تخريج مسم، كتاب صحيح المحارى، كتاب الوصوء صحيح مسم، كتاب صلاة لمسافرين، بات مر من

بعس في صلاته بان يرقد .

كلمات عديث: معس النَّكَوا كنَّ منيندغ لب كن عاس النَّكو، نيندكاغلب ماعس جس يرنيندكاغلب، جونيند النَّكور بابو ویسب نفسه 👚 پنے آپ کو برانجھلا کہنے گئے۔ سب سنا (باب نظر)برا بھلاکہنا گالی دین۔ سیاب : گالی دینا ، برا کہن۔ سیاب برا بھلا کہنے وار ۔

**شرح حدیث**: نماز کے لیے حضور قلب اور خشوع ورخضوع ضروری ہے، نمازاس وفت پڑھنی چے جب آ دمی نشیط اور تاز ہ دم ہواور بہت تھا ہوا ورست ندہو۔ای لیے حدیث مبارک میں ارش دفر مایا کداگر نیند کا ایسا غسبہ ہوکد آ دمی کویہ پتانہ چلے کہ استغفار کرر ہا ہے یا اپنے سپ و برا کہدر ہ ہے قبہتریہ ہے کہ سوجائے کیونکداس حالت میں اللہ کے حضور عجز و نیاز کا پورا ظہار نہیں ہوسکتا جونم زک اصل روح ہے۔ بناو بریں ایک حالت میں نسان کوسوکرا پی نیند پوری کرینی جا ہے اور س کے بعد نماز ،تلاوت قر سن اور یادالہی میں مشغوں ہونا جا ہے۔

(فتح التاري . ٢ ٣٥٢ ـ دليل الفاتحين . ٣ - ٦٠٠ ـ رياض الصابحين (اردو) ترجمه صلاح الدين يوسف ٢ - ١٩٦٢)

## تہجد پڑھتے ہوئے نیند کاغلبہ ہوتو کچھ دیر آرام کرنا چاہیے

١١٨٦ وعن ابِي هريُرة رضِي اللَّهُ تعالى عنهُ قال. قال رسُوْلُ اللَّه صلَّى اللَّهُ عليْهِ وَسَلَّم: "إذا قامَ احَدُكُمُ مِنَ اللَّيْلِ فاسْتعُجم الْقُرْانُ علىٰ لسانِه فلَمْ يدُرِما يقُولُ فليصُطَجعُ ﴿ رُواهُ مُسْلم

(١١٨٦) حفرت يو ہريره رضى المتدعندے روايت ب كدرسوں الله طالقات فرمايا كد جبتم ميں سے كوئى بيدار بواور سے نیند کےغدیہ ہے قرآن کریم کی تلاوت دشوار ہوجائے ،ورپۃ نہ چیے کہ کیابخ ہر باہے قر سے جا ہے کہ وہ سوجائے۔ (مسلم)

تخريج عديث(١٨٢): صحيح مسمم. كتاب صلاة المسافرين، باب مر من نفس في صلاته و ستعجم عليه لقرآن

کلمات عدیث: ماستعجم القرآن: قربهن کریم کی تلاوت دشوارمحسوس بواور قراءت مشکل بوجائے۔ مرحملِ خیرے لیےموزوں یہ ہے کہ نیت صاحداور اخلاص اوراشتیا ق ورغبت کے سرتھا نجام دیا جائے اور جو کام شریهٔ حدیث: شروع کیاجائے اس پر مداومت اختیار کی جائے اگر نیند کے فلب کی بناء پرخشوع وخضوع کی کیفیت پیدانہ ہواور تلاوت قرآن میں وشوار کی پیش آئے تو بہتر یہ ہے کہ پچےدریآ رام کر لے اور جب طبیعت میں نشاط اورعبادت کی جانب رغبت وشوق پیدا ہوتو اس وقت ام محرصلوة الهيل پڑھے۔رات كة خرى حصے ميں تبجد كے ليے افستامستحب ہے اور بيدوقت الله كى رحمتوں كے نازل ہونے كا ہے۔

(شرح صحيح مستم لتنووي . ٦ ١٤٠٦ روضة المتقين ١٩٣/٣ ١ ـ دليل الغالحين : ٣ - ٦٠١)

المناك (۲۱۳)

# بَابُ اِسْتِحْبَابِ قِيَام رَمُصَانَ وَهُو التَّرَاويُحْ قيام رمضان يعنى تراوى كااستحباب

## رمضان میں روز ہےاورتر اوی کے دونوں مغفرت کا ذریعہ ہیں

١١٨٠ عَنُ اسِي هُرِيْرَة رَصِى اللّهُ تعالى عنْهُ ان رَسُول اللّهِ صلّى اللّهُ عَلَيْه وَسَلّمَ قال . "مَنُ قامَ رَمصان ايُمَاناً وَّاحُتِساناً عُفرلَه مَاتَقَدَّمَ مِن ذَبّه " مُتَّفَقٌ علَيه!

( ۱۱۸۷ ) حضرت ابو ہریرہ رضی مقد عند ہے مروی ہے کہ رسوں اللہ مُکانِیم نے فرمایا کہ جس نے بیمان دراجر وثواب کی نمیت سے قیام رمضان کیا اس کے تمام گزشتا گناہ معاف کر دیئے جات ہیں۔ (متفق عدیہ)

تر تح مديث (١٨٨): صحيح البحري، كتاب الصلاة، صلاة التراويج، باب من صاء رمصان المانا و حنسانا

صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الترعيب في قيام رمصان و هو الترو لح

کلمات حدیث: نسر دیسے ترویحہ کی جمع ہے جس کے معنی ہے ایک مرتبدراحت، چونکہ نمازتر اور کی بیل ہر چارر کعت بعد جسسہ استراحت ہوتا ہے لیے استداوراس کے رسوں کا تقطیم پر استراحت ہوتا ہے لیے استداوراس کے رسوں کا تقطیم پر ایران کے ساتھ اوراس ب تیرا کی اللہ اور تو ب کے ساتھ اوراس ب تیرا کیا نہ کے رہاں نیک اعمال کی جز ااور تو ب ہے۔ حساماً التد تعالی کے رہاں جز ااور تو ب کے سرتھ ۔

ایران کے ساتھ اور اس ب ت پرایمان کہ اللہ کے رہاں نیک اعمال کی جز ااور تو ب ہے۔ حساماً التد تعالی کے رہاں جز ااور تو ب کے سرتھ ۔

شر<u>ح حدیث</u> شر<u>ح حدیث</u> معاف کردیے جائیں گے۔ قیم رمضان سے مراونماز تراویج ہے، جیب کدا، منووی رحمداللد نے فرہ یا ہے اور کر ، نی نے کہ ہے کہ س امر پراتفاق ہے کہ قیام رمضان سے مرادصلاۃ امتر اویج ہے اور پیمیں رکھات ہیں۔

حضرت عائشہ رضی القدعنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ رمضان المب رک میں رسوں بقد ظائی مسجد میں شریف لے اور بعض اسحاب کے ساتھ نمی زادافر مائی پھرا گلی رات بھی نمی زیڑھی تو لوگوں کی تعداد زیاد وہو گئی اس طرح لوگ تیسری اور چوتی رہ کو جمع ہوئے۔ بہت سال اللہ طابق نماز کے بیا ہم شریف ند ہے اور پھر جب صبح ہوئی تو آپ مائٹی ان کہ جھے تمہارے اسمے ہوئے رئے ہے۔ مگر میں اس سے بہ ہزمیں آیا کہ جھے ڈر ہوا کہ کہیں بینماز تم پر فرض ندہ وجائے اور یہ بات رمضان میں پیش آئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی القد عند سے مروی ہے کدرسول مقد ملاقیا تھیا مرمضان کی ترغیب ضرور و رائے تھے لیکن آپ نلاقیا نے بتا کید تھم منیں فرمایا ، بلکہ آپ ملاقیا فرمات تھے کہ جو رمضان المبارک میں ایمان اور اجرو اتو اب کی امید کے ساتھ قیام کرتا ہے القد تعالی اس کے نشتہ کنا و معاف فرماد یتا ہے۔ ابن شب بزہری فرمات ہیں کدرسول القد ملاقیا ہوفات فرماگئے اور قیام رمضان کی یہی صورت رہی ، یہی

صورت حضرت ابوبكر رضى الله عند كے زمانہ خلافت ميں رہى اور حضرت عمر رضى الله عند كے خلافت كے اق ل دورتك اس طرح رہى ـ ینی صله ة التراوی اور قیام رمضان کی جوصورت عهد نبوت میں تھی وہی باقی رہی۔ یہاں تک که حضرت عمر رضی الله عنه کے خلافت کے دوسرے سال کیا ہے میں مسکلہ تر اوج ہا قاعدہ اور منضبط ہو گیا۔اوروہ اس طرح کہ حضرت عمر بن الخط ب رضی اللہ عندرمضان میں مسجد میں تشریف لائے تو لوگ مجدمیں متعدد جماعتوں کی صورت میں نمر زتر اوسے پڑھار ہے تھے کوئی تنہ پڑھار ہاتھا اور کسی کی امامت میں ایک جماعت نمازیز ھر ہی تھی۔ بیمنظرد کیھ کرحضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایہ کہ اگر میں ان سب کوایک قاری کی ام مت میں جمع کردوں توبیہ زیادہ عمد ہ اور زیادہ اچھی بات ہوگی اور آپ نے سب کوحضرت الی بن کعب کی امامت میں جمع فرمادیں۔ اور آپ رضی اللہ عند نے فرمایا کہ ہیں نئی بات بہت اچھی ہوگئی۔ یعنی حضرت عمر نے تر اور کے قائم نہیں فر مائی بلکہ تر اور کے رسول اللہ مُلاثِقُمُ کے عہدمبارک سے ہور ہی تھی اور حضرت ابو بکر رضی الله عنہ کے زمانہ خلافت میں ہوتی رہی ،لیکن صحابہ کرام کا طریقہ بیتھ کہ متعدوصی بہکرام نماز پڑھنے کھڑے ہو جاتے اور سب کے پیچپےلوگ جمع ہوجاتے اوراس طرح صی بیکرام متعد جماعتول کی صورت میں نم زیر اوس کے پڑھتے اس پرحصزت عمر رضی القدعنہ نے ارادہ فره یا که اگرسب مل کرایک جماعت کے ساتھ پڑھیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ چنانچیآپ نے فرمانِ نبوت ملکیکٹم '' اقروہم ابی بن کعب'' که قرآن کے سب سے بہتر پڑھنے والے ابی بن کعب میں۔ کے تحت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو مقرر فرید دیا اور صحابہ کرام کوان کی امامت میں جمع فرمادیا صحابہ کرام ہے کیکر بعد کے زمانوں تک ہردور میں مسلم نوں کاعمل اس طرح قائم رمااورتر او یک شعہ سر طا ہر میں ہے بن گئ۔ صلہ ۃ التر اوتے سنت مؤکدہ ہے اورا، م شافعی رحمہ اللہ اورامام ابوصنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک باجی عت افضل ہے۔ ا، م طی دی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہنماز تر او یح باجماعت پڑھناوا جب علی الکفایۃ ہے۔

(فتح الباري:١٠٦٨، ١ ـ شرح صحيح مسدم للووي:٦٥/٦ عمدة القاري:١١ ١٧٦ ـ كشف المغطأ عن وحه الموطأ ٩٥٠)

قيام الكيل كي خصوصي ترغيب

١١٨٨ . وَعَنُهُ رَضِى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَنَّمَ يُرغِّبُ فَيُ قِيَامِ رَمَسَضَانَ مِسُ غَيُسٍ إِنُ يَسَامُ رَهُمٌ فِيهِ بِعَزِيُمَةٍ فَيَقُولُ: "مَنُ قَامَ رَمَضَانَ اِيُمَاناً وَاحْتِسَاباً غُفِرلَه مَاتَقَدَمَ مِنُ ذَنُبه" رَوَاهُ مُسُلِمٌ!

( ۱۱۸۸ ) حصرت ابو ہریرہ رضی القد عند سے روایت ہے کدرسول الله مُلاقاتم جمیں قیدم رمضان کی ترغیب دلاتے مشے مگرآپ لازمی تھم نہ دیتے تھے۔ بلکہ سے نا اللے افرات جس نے ایمان ویقین اور اللہ کے یہاں اجروثواب کی امید کے ساتھ قیام کیااس کے گزشته گناه معاف کردیے گئے۔(مسم)

صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الترعيب في قيام رمصال وهو التروايح كلمات حديث: من غبر أن يُامرهم فيه بعزيمة: بغيراس كراّت الله المبين تأكيد كساتها ورزوم كساته هم وير- شرج مدید:

مرمضان المبارک میں رات کو قیام کی ترغیب دی تی اور فرمایا گیا کداس سے گزشتهام گناه صغیره گنه معاف ہو

ج تے ہیں۔ قیام رمضان سے مراونماز تراوی ہے جوہیں رکعت ہیں اور دی سلام کے ساتھ دود ور رکعت کر کے اوا کی جاتی ہیں تین رکعت و تران کے علاوہ ہے۔ رسول اللہ تاکھ نے خود بینماز پڑھی اور صحابہ کرام نے بھی پڑھی لیکن چندرا تیں صحابہ کرام کے ساتھ بینی زپڑھنے کے بعد رسول اللہ تاکھ نے فرمایا کہ مجھے ور ہے کہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے اس کے بعد صحابہ کرام مجد نبوی میں متعدد جماعتوں کی صورت میں علیحدہ علیحدہ نماز پڑھتے رہے۔ حضرت عمرضی اللہ عنہ نے حضرت انی بن کعب رضی اللہ عنہ کوتر اور کی کا آم مقرر فرما کر سب کو ایک امام مقرر فرما کر امام کو بول فرم یا اور کی نے بھی اختلاف نہیں کیا تو اس طرح صحابہ کرام کا اس مر پر اجماع ہوگیا اور اس کے بعد سے مسلمان صدا ق التر اور کی پڑھنے ہے آ رہے ہیں اور روافض کے سواکس نے بھی شکار نما ہر وہیں ہے بن چکی ہے۔

اس طرح صدد قالتر اور کا امت مسلمہ کے شعار نظا ہرہ میں سے بن چکی ہے۔

(قتح الباري: ١٦٨/١\_ شرح صحيح مسلم للووي: ٣٥/٦\_ عملة القاري: ١٧٦/١١\_ كشف المعصأ عن وجه المؤصا: صـ ٩٥)



المتان (۲۱٤)

بَابُ فَضُلِ قِيَام لَيُلَةِ الْقَدُرِ وَبَيَان اَرُخِى لَيَالِيُهَا قَيَامُ لِللهِ القَدرَى لَيَالِيُهَا قَيامُ لِللهِ القَدرَى نَصْلِت اوراس كَى مَوْقَعُ راتيس

ا ٢٨. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿ إِنَّا أَنزَلْنَهُ فِي لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ﴾ إلى اخِرِ السُّورَةِ.

امندتعالی نے فرماما کہ

"بهم نے اس کولیلة القدر میں اتارا۔" (القدر)

تفییری نکات: ارشاد باری تعالی ہے کہ ہم نے قرآن کریم کولوح محفوظ ہے آسان دنیامیں بیت العزت کی طرف لیدۃ القدر میں ا تارا پھرآ سان دنیاہے واقعات اور حالات کی مناسبت کے مطابق تھوڑ اتھوڑ اکر نے جبریل امین علیہ السلام رسول القد مُلاَثِّةً کے پاس لیے كر ت رب لياة القدركي رات ايك بزارمبينوں سے بہتر ہے۔ روايت ہے كه يك موقعه يررسول الله ظافا أن بيان فرمايا كه بني اسرائیل میں ایک غازی تھاجواہتد کے راستے میں مسلسل ایک ہزار مہینوں تک اسعد بندر ہا،صحابہ کرام نے اس عمل کے بالمقابل اپنے اعمال کولیں جانا تو رحت الہٰی ہے پیلۃ القدرامت مسلمہ کو دی گئی،جس میں ایک شب کی عبادت ایک بزارمہینوں ہے بڑھ کر ہے۔اس رات التدكي حكم ہے اللہ كے فرشتے اور حضرت جرئيل امين عليہ السلام اللہ كي طرف ہے رحمتیں اور بركتیں لے كرا ترتے میں اور ایک حدیث مں رسول الله ملاقظ نے ارشاد فرمایا کہ اس رات زمین پر آنے والے فرشتوں کی تعداد کنکریوں سے بھی زائد ہوتی ہے۔رحمت و بر کات کے نزول کا سلسلہ اور سلامتی کا نزول صبح کک جاری رہتا ہے اور یہ ایس سلمتی ہوتی ہے جس میں کوئی شراور برائی نہیں ہوتی اور نہ شیطان س میں کوئی بری بات داخل کرسکتا ہے۔ (تفسیر اس کثیر، روح المعاسی)

٢٨٢. وَقَالَ تَعالَى:

﴿ إِنَّا أَنْزَلْنَهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَدِّرَكَةٍ ﴾ آلا يَاتِ.

اورایندتعالی نے فرمایا کہ

"جمنے اس كومبارك رات ميں اتارا ـ " (الدخان : ٣)

تفیری نکات: دوسری آیت میں فرمایا کہ ہم نے قرآن کریم شب مبارک میں اتارا۔ بدالی شب ہے جس پر برمحکم بات کا فیصلہ کیا جاتا ہے اور تمام اہم امور پورے سال کے لیے طے کر لیے جاتے ہیں یعنی سال بھر کے متعلق قضاء وقدر کے حکیما نہ اورائل نیصلے ای عظیم الشان رات میں لوج محفوظ سے نقل کر کے ان فرشتوں کے حوالے کیے جاتے ہیں جوشعبہ ہائے تکو بینیات میں کام کرنے والے ہیں بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ بیشعبان کی پندرہویں رات ہے جے شب براًت کہتے ہیں۔ (تفسیر عثمانی)

#### شبوقدر میں عبادت مغفرت کا ذریعہ ہے

١ ١٨٩ . وَعَنُ أَبِى هُوَيُوا ةَ وَضِى اللّهُ تَعَالَى عَنُهُ عَنِ النّبيّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "مَنُ قَامَ لَيْلةَ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْهِ إِنْ مَاناً وَاللّهُ مَانَا قَامَ لَيْلةً اللّهُ عَلَيْهِ !
 الْقَدْرِ إِيْمَاناً وَّاحْتِسَاباً عُفِوله مَا مَاتَقَدَّمَ مِنُ دَنُبه" مُتَفَقِّ عَليْه !

( ۱۱۸۹ ) حضرت ابو ہر رہ وضی متدعنہ ہے روایت ہے کہ نبی کریم طاقع آنے فرویا کہ جس نے لیلۃ القدریس ایمان کے ساتھ وراجرو تو اب کی امیدے ساتھ قیم سادس ئے مزشتہ کناہ معاف بردیے گئے۔ (متفق سیہ)

تخريج مديث (١٨٩): صحيح البحاري، كنات صلاة الراويح، بات من صام رمصاد ايمانا و احتسانا . صحيح

مسمه، كتاب صلاة المسافرين، باب البرعيب في فيام الليل وهو التراويج.

كلمات حديث: عدم بيده القدر: يعنى رات وتمازيرهى - ليدة القدر: ييل قيام البيل كيا-

شرح مدیث: الندسجانهٔ کااس امر پراحسان عظیم ہے کہ اس نے اس امت کے لوگوں کے تھوڑ کی پراجر کثیر عطافر مانے کاومدہ فرہ یا اور ایسے اوقت اور ایا ممقرر فرمائے جس میں مومن تھوڑی ہی بندگی ہے خیر کثیرہ صل کرساتہ ہمشلہ جعہ کو باتی ایام پر نضیت تر م ایام پر رمضان المبارک کو فضیلت عطافر مائی اور رمضان المبارک میں سخری اس ایام کو افضل قرار دیا اور ان آخری انواں میں ایک ایک رات رکھی جس کی فضیلت ایک بزار مہینوں سے زیادہ ہائی لیے جو تخص اس رات میں ایمان اور احتساب کے ساتھ المدکی بندگی کر سے اس کے گزشتہ گناہ معاف کرد ہے جاتے ہیں۔

(شرح صحيح مسمم للمووي ٦٠ ٣٦\_ روضه المتقبى: ٣ ١٩٦\_ دليل العالحيس. ٣ ٢٠٥)

## ليلة القدركورمضان كي آخري سات را توس مين تلاش كرنا

٩٠ ١ . وَعَنِ ابُنِ عُـمَرَ رضِى اللّهُ تعالى عَنهُ انَّ رِجَالاً مِّنُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وسلَّمَ أُرُوا لَيْلةَ الْقَدْرِ فِى الْمَنَامِ فِى السَّبُعِ الاواجِر، فقالَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَرَى رُؤيَاكُمُ قَدُ تَوَاطَأْتُ فِى السَّبُع الْاَوَاجِر، فَمَنُ كَانَ مُتحَرِّبِها فَلْيتحرَّهَا فِى السَّبُع الْاَوُاجِرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ!

(۱۱۹۰) حضرت عبدالله بن عمر رضی متدعنهما سے روایت ہے کہ بعض صی بدکرام کوخواب میں آخری سات را توں میں سیلة القدر دکھ کی گئی۔ رسوں الله طاقع نامے نے فر مایا کہ میراخیاں ہے کہ تم سب کے خواب شخری سات را توں پر تنفق ہو گئے اب اگر کو کی جہتو کر سے تو آخری سات را توں میں کرے۔ (متفق علیہ)

تُخ تَح صيف (۱۹۰): صحيح المخارى، كتاب الصيام مات التماس لينة القدر في السبع الأواخر. صحيح مسم، كتاب الصيام، باب بيلة القدر.

کلمات صدیمی: أروا: وكھلائے مجئے۔ رأی رویة. ویکھنا۔ أروا: جمع عَائب مجبول اکھائے مجئے ایعنی تتعد صحابہ کرام خواب میں

لیلة القدر يرمطلع كيا كيا كيا كيا كيا كيا كيا كروني ال التي الون ش ب و فسن كان متحربها: اب الركوني اس كي جيوكر في والا بور فلينحرها: تووهاس كي جنتجواور تلاش كرب

شرح مديد: متعدد صحابه كرام رضى الله عنهم كوخواب بين دكھلايا كيا كدليلة القدر رمضان المبارك كي آخري سات را تول بين ب حافظ ابن جرر مدالله فرمات بین که مجھے ان اصحاب کے اسائے گرامی کاعلم نہ ہوسکا۔ ان سب صحابہ کرام نے اسپنے اسپنے خواب رسول الله عُلِيًّا كِسامنے بيان كيے۔آپ مُكليًّا نے فرمايا كہ جبتم سب كےخواب متنق ہيں تو پھر جے ليلۃ القدر كي جتجو موووا ہے آخرى سات راتوں میں تلاش کرے۔

صدیث مبارک بیس صحابہ کرام کی فضیلت اوران کے مراتب مائے بلند کی جانب بھی اشارہ ہوتا ہے اور بیمی معلوم ہوتا ہے کہ لیلة \* القدر کی جنبو اور تلاش بذات خودا یک عمل صالح اور خیر کثیر ہے اور اس کی تلاش کا طریقہ یہی ہے کہ رمضان کے آخری عشرے میں خوب عبادت کرے اور اللہ کی بندگی اور اس کے سامنے بجز و نیاز کے لیے اپنے آپ کو پیش کردے۔

(فتح الباري: ٧٢٤/١ ـ ارشاد الساري: ٢٠٨/٣ ـ شرح صحيح مسلم للنووي: ٣٦/٦ ـ دليل الفالحين: ٣٠٥/٣)

#### آخرىعشره كااعتكاف

١ ٩ ١ . وَعَنُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهَا قَالَتُ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْلَوَاخِرِ مِنُ رَمَضَانَ وَيَقُولُ: "تحروا ليلة القدر في العشر الا واخر من رمضان ". متفق عليه .

( ۱۹۹۱ ) حضرت عائشەرمنى الله عنها سے روايت بے كەرسول الله تان رمضان كے آخرى عشر بے بيس اعتكاف قرماتے اور ارشادفر ماتے کہ لیلة القدر کورمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ (متنق علیہ)

محري العشر الاواند محيح البخاري، كتاب الصيام، باب تحرى لينة القدر في العشر الأواخر . صحيح مسلم، كتاب الصيام باب فضل ليلة القدر.

كلمات حديث: كان رسول الله تكفي يجاور : يعنى رسول الله تكفيرا عنكاف قرمات.

**شرح مدیث:** رسول الله تنظیم رمضان السبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے اور آپ تکافیم ارشا وفر ماتے کہ لیلہ القدرکو رمضان السارك كے آخرى دس دنوں ميں تاش كرو\_

(فتح الباري: ١٠٧٢/١ ـ ارشاد الساري: ٨٩/٤ عمدة القاري: ١٩١/١١)

## طاق را توں میں شب قدر کی تلاش

وَعَنُهَا (وَضِى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهَا) أَنَّ وَسُؤلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: "تَحَرُّوْ الْيُلَةَ

الْقَدُرِ فِي الْوِتُو مِنَ الْعَشُرِ الْاواحرِ منُ رمضان ا روَاهُ الْبُخَارِيُّ ا

( ۱۹۹۲ ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنب ہے روایت ہے کہ نبی کریم ملا گیا نے فر مایا کہ لیلۃ القدر کورمضان اسبارک کے آخریٰ دس دنوں کی حاق راتوں میں تلاش کرو۔ ( بخاری )

**تُرْتُ صديث (۱۱۹۲):** صحيح لنجاري، كتاب فقس لينه القدر، باب تجري لينة القدر في الوتر من انعشر الاو اخر.

كلمات حديث: في الوتر: يعنى طاق راتول بين.

شرح صدید: لیلة انقدر رمض الب رک کی آخری وس را تول میں سے طاق راتوں میں ہوتی ہے یعنی اکیس تیس، پہیں، ستائیں اور انتیس ۔ گویا آخری دس راتول میں سے پانچ راتیں۔ حافظ ابن مجرعسقلانی رحمه الله نے شب قدر کے بارے میں صحابہ کرام اور سلف صالح کی آراء غصل درج فرمائی میں۔ (متح الباري: ١٠٧٤٠١)

## شب بیداری کے لیے گھر والوں کو بیدار کرنا

الله صلى الله عليه وسلم "اذا دحل عنها قالت كان رسُول الله صلى الله عليه وسلم "اذا دحل العَشُرُ الآوَاخِرُ مِن رَمَضَانَ آحُيَا اللَّيُلَ كُلَّه ، وايُقَظ أهله ، وجدً وَشد المِنْزر مُتَّعقٌ عليه ا

(۱۱۹۳) حضرت عائشہرض اللہ عنہا ہے روایت ہے کہ رسول اللہ مانیکم برضان کے آخری عشرے میں تمام رات بیدا رہتے اورائل خانہ کو بھی بیدار کردیتے اور خوب کوشش کرتے اور کمر کس بیتے۔ (متفق مابیہ)

کلمات صدین: حد: بہت کوشش فرمات ، اللہ کی عبادت کے لیے بڑی ہمت فرماتے۔ شد المنور ، از ، رکس کر با ندھ لیتے یمی کمر ہمت کس لیتے اور عبادت کے لیے خوب تیار ہوجائے۔

شرح مدیث: رسول الند ملافظ رمضان المبارک کی آخری دس را تو سیس تمام رات بیدار ریخ و را ال خانه کواشاتی اور عبادت کی خوب معی و ہمپ نر وستے حدیث مبارک کامقصودیہ ہے کہ رمضان المبارک کی آخری را تو سیس بیدار رہنا اور تم م رات عب دت اور ذکر وفکر میں مشغوں رہنامستحب ہے دراس کی خیر و برکت سارا سال باقی رہتی ہے۔

(فتح نماري ۱۰۷۳ ۱ ارشاد الساري: ۹۹/۶)

## رسول الله تُلَقِيمُ كا آخرى عشره ميس عبادت كااجتمام

٣ ١١. وَعَنُها قَالَتُ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسُلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي (مَضَانَ مَالَا يَجْتَهِدُ فِي

غَيْره وَفِي الْعَشُو الْاوَاحِو منهُ مَالا يَحْتَهِدُ في غيره "رَواه مسلمٌ!

( ۱۹۹۴ ) حضرت عائشہر صلی القدعنہا ہے روایت ہے کہ رسوں الله سلیقیلی رمضان میں آئی ممنت کرتے جتنی کی اور مہینہ میں نہ کرتے اوراس کے آخری دس دنوں میں اس قدر محنت کرتے جوان کے علاوہ دنوں میں نہ کرتے۔ (مسلم)

تخریج مدیث (۱۱۹۳): صحیح مسدم، کتاب الاعتکاف، دب لاحتهاد می لعشر و الاواحر من من شهر مصاد کلمات مدیث: به مصاد کلمات مدیث: به مشارع می به مصاد (باب اقتعال) کشش کرنا، جدوجبد کرنا به مسال کریم طافع عبوت اورا ممال صالح کی انجام دبی کے لیے بہت سمی و کوشش فرمت.

شرح صدیث: رمض نالمبارک میں برمسلمان کو چاہے کہ اعمال صالحہ کی دنج م دبی کی خوب کوشش کرے اور زیادہ وقت یاد، الجی
میں تلاوت قرآن میں اور نوافل کی او کیگی میں صرف کرے۔ عام دنوں کے مددہ ورمضان المبارک میں ان اعمال کی کثر ت ، وہ بہت
زیادہ باعث خیرو برکت ہے وررمضان المبارک میں بھی سخری دس دنوں میں معد کی یاد تلاوت الور نوافل کی زیادہ کثر ت ہونی چاہیے۔
انہی دنوں میں اعتکاف بھی آیک بہت فضیلت والی عبادت ہے اور اس کا بہت اجروثو اب ہے وربیلة القدر کی جنبو میں رمضان المبارک کی
آخری طاق راتوں میں کثرت نوافل اور تلاوت قرآن کی کثر ہے کا اجتمام اور دع ، واستغفار میں سعی و وشش کرنی چاہیے۔

( بهة المتقس ٢ ١٧١ . روضة المنقس ٣٠٠ )

## شب قدر میں پڑھنے کی دعاء

١١٩٥ ا. وَعَنُه الرضي اللّهُ تعالى عُها إقالت فلت . يارسُول الله ارايُت إنْ عَلِمُتُ أَى لَيُلَةٍ لَيُلَةً لَيُلَةً اللّهُ وَقَالَ اللّهُ عَلَى اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مُلّا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مُنْ اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مَا اللّهُ مُلّمُ اللّهُ مَا اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ

( ۱۱۹۵ ) حضرت عائشہ رضی القد عنب سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتی میں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول النداگر مجھے علم ہو جائے کہ کون کی رات لیلتہ القدر ہے تو میں اس میں کیا دعاء کروں؟ سپ مثلاثی نے فرمایا کہ بیدد عاء کرو

" النَّهم إنك عفو تحب العفو فاعف عني . "

"ا الله الله الومعاف كرف والأجمعاف كرف كويسند كرتا بي وجصمعاف فراد د."

ترمدى نے اس حديث كوروايت كي اوركها كديد حديث حسن تعج ب-

تخ تك مديث (١١٩٥): صحيح اسحارى، كتاب الدكر و الدعاء، باب اي لدعاء افصل.

کلمات صدیمے: اُریْت إِن عسمت. آپ کیا فرماتے ہیں اگر مجھے علم ہوجائے۔ رئی رأیاً، ویکھنارائے ہونا، خیاں ہونا۔ اُ: ہمزہ استفہام۔ ارأیت: تونے دیکھا۔ اُرایت: کیا تونے دیکھ، یعنی نمہا، کی کیارائے ہے، یاتمہارا کیا خیال ہے؟ شررح حدیث: مؤمن کی شان یہ ہے کہ اس کی زبان پر ہروقت للبم اغفر لی ہو کیونکہ معلوم نہیں کہ کو گی ساعت قبویت کہ بھی وقت آ ب نے اور ما کنٹے والے کی مراد پوری ہوج ئے۔غرض وعاء واستغفار مؤمن کی شان ہے جس میں وہ ہروقت اور ہر گھڑی مصروف رہتا ہے ، ورخاص طور پر رمضہ ن المبارک میں ویء واستغفار بہت کثرت ہے چہے۔ چنانچے حضرت ی کشرضی امتدعنہا نے دریافت کیا کہ آ سر میں لید القدر یالوں تو میں کیا وعاء کروں تو آپ ما تا گھڑ نے فر مایا کہ القد سے معافی کرنے والے بھی اور معاف کرد یے کو پہند بھی فرہ تا ہے۔

الله القدرك متعدد عدامات بيان كى تين ان مين سے نمايال علامت بيہ كدبيرات معتدل ہوتی ہے اور صبح كوسورج سفيد نكتا ہے اوراس كى شعاعول ميں تيزى نبيس ہوتی۔ وابتدام م ربحقة الاحو دي: ٤٦٠٠٩ ـ دس الفالحين: ٢٠٨٠٣)



السّاب (٢١٥)

# بَابُ فَضُلِ السِّوَاكِ وَ حِصَالِ الْفِطُرَةِ مسواك كى فضيلت اور خصالٍ فَطرت

#### مسواك كي اجميت

١ ٩ ١ . عَسُ آبِي هُرَيُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ : "لَوُلا اللَّهَ عَلَى النَّاسِ . لاَمرُتُهُمُ بالسِّواكَ مَعَ كُلّ صَلَّوةٍ" مُتَّفقٌ عَلَيْه !

(۱۱۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی القد عند ہے روایت ہے کہ رسول القد مُطَاقِعُ اُنے فرمایا کہا اً رمیری امت پریا لوگوں پر دشوار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہرنماز کے ساتھ مسواک کرنے کا تھم ویتا۔ ( متنق عدید )

تَخ تَح صيف (١٩٦): صحيح السحاري، كذاب السجمعة، باب لسوك يوم المجمعة . صحيح مسمه، كناب في المسواك. في السجال المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة المسابقة ال

کلمات حدیث: و لا کو کسو اگر مجھے یہ خیال ندہوتا کہ مشقت اور دشواری پیش سے گی۔ اگر مجھے مشقت پیش نے کا خیال نہ ہوتا۔ لامیر نہہ مالسواك ، تو پس انہیں تھم ویدین ، یعنی ان پرا، زم کرویتا کہ ہم نماز ئے ساتھ مسواک کریں۔ ساك سو كأ (باب نصر) مسوک کرنا۔

شر<u>ن حدیث:</u> اسلام میں انسان کی وطنی طهارت کا بھی اہتمام کیا گیا ہے اس کے لیے خلاق حند ختیار کرنے فس کورڈ اکل سے اور برکی ہا توں سے پاک کرنے ورزئی نیٹس کا تھم دیا ہا اور ان طرت خاہر کی صفائی طبارت اور نظافت کی بھی تاکید کی ٹئی ہے اور فرمایا. ﴿ وَأَلْلَهُ يُحْجِبُ ٱلْمُطَّلِقِهِ رِیسَ ﴾

''اوراللدتع فی طبارت اور پا کیزگی اختیار کرنے والوں کو پیندفر ماتے ہیں۔''

پورے جسم کی صفائی اور طہارت اور ہاس کی پاکی اور پاکیزگی کے ساتھ مند کی صفائی اور نظافت کی تاکید متعدد، حادیث میں وار دہوئی ہے تاکہ منہ کے اندر کسی قسم کی بوباقی ندرہے خاہری اور محسوں بوبھی ندہوجس سے انسانوں کو تکلیف ہوا ورغیر محسوں بوبھی منہ میں ندہوجس سے فرشتے تکلیف محسوں کریں۔

مندگی اور دانتوں کی صفائی میں سب سے اہم تھکم مسواک کا ہے۔ متعددا حادیث میں مسواک کی تاکید آئی ہے اور اس حدیث میں ارشاد فرمایا کداگر مجھے بیہ خیال نہ ہوتا کہ ہرنماز کے ساتھ مسواک کوفرض اور لازم قرار دینے میں کہیں امت زحمت میں نہ پڑ جائے تو میں اسے ہرنماز کے ساتھ دازم کردیتا۔

برنماز کے ساتھ خوافرض ہو یانفل مسواک کرنا افضل اور سنت ہے۔مسوا ۔ میں بہتر وہ ہے جس کی خوشبواجھی ہواور رسول الله مالقام

کی اتباع میں پیبو کے درخت کی لکڑی ہے مسواک کرن زیادہ فصل ہے کیونکہ اس کی خوشبوس وہ اور اس کاریشہ زم ہوتا ہے۔ مسواک بہنیت تقرب کرنا چاہیے اور اس طرح کرنا چاہیے کہ منہ ہے بو کا از الدہ وجائے بندہ وضوء اور مسواک کرکے اللہ کے حضور عاضر بندگی کے بیے کھڑ اہوتا ہے اور س کے نازل کردہ کلام کواپنی زبان سے اداکرتا ہے اس سے مندکی طہورت و فعافت ضروری ہے۔

(فتح الباري ١١ ٦٢٢ ـ روصة احتقيل ٣٠ ٢٠٠ ـ دنيل لفاحيل: ٦١٠/٣)

#### آپ ناتی نیندے بیدار ہوکر مسواک فرماتے تھے

(۱۱۹۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عند ہے روایت ہے کہ رسوں اللہ طاقیانی جب نیند سے بیدار بہوتے تو اپنے منہ کومسواک ہے صاف کرتے ۔ (متفق ملیہ ) شوص کے معنی ہیں مین ہ

تركم مديث (١٩٤٤): صحيح المحارى، كتاب المجمعة، دب سوانا بوم مجمعة صحيح مسلم، كتاب الطهارة، دب السوك .

کلمات صدیمہ: سسوص ماہ آپ مل تی ایک مندکول کرساف فرمات بشوص کے معنی منے اور صاف کرنے کے ہیں۔ ابن درید کہتے ہیں کہ توص کے معنی ہیں دانتوں کو نیچ ہے او پر کی طرف صاف کرنا۔

شرح حدیث: حدیث بربدا بوجاتا ہے اس لیے سوکر اٹھنے کے بعد مسواک کرنے کی ترغیب ہے کیونکہ سونے میں انسان کا مند بندر بہتا ہے اس میں بغیر بیدا بوجاتا ہے اس لیے سوکر جب آدمی اٹھے قد دانت اچھی طرح صاف کر مسواک کر ساور مند کو انچھی طرح دھوئے۔

مام نووی رحمدالمتد تعالی فر مت بین کہ مسواک بروفت مستحب ہے بیکن پانچ اوقات میں اس کے استخباب میں اضافہ بوجاتا ہے وہ ان بی خواوقات میں اس کے استخباب میں اضافہ بوجاتا ہے وہ وہ بی خواوقات میں مند بندر ہے سے باروزہ سے باروزہ سے بوجاتا ہے ہوجاتا ہے۔ امام شافعی رحمدالمتہ کے نزد یک روزہ وارک سیے زوال کے بعد مسواک مکردہ ہے کہ اس وقت مسوک سے مند کی وہ بوزائل ہوجائے گر جومستحب ہے۔ مسواک دائیں جانب سے اور عرض کرنا چا ہے تا کہ موڑھوں کو نقصان ند پہنچے۔ (فتح اساری: ۲۰۲۱۔ روضة المعتقیں: ۳ ۲۰۲۔ شرح صحیح مسمم ملووی، ۲۲۹، ۱)

#### تبجد میں بھی آپ ملقظ مسواک کا اہتمام فرماتے تھے

١١٩٨ . وَعَنُ عَآثِشَةَ رَضِٰحَ اللَّهُ تَعَالَى عَنُهَا قَالَتُ : كُنَّا نُعِدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ سِواكَه وَطَهُوُره فَيَبُعَثُه اللَّهُ مَاشَآءَ انْ يَبُعَثُه مِن اللَّيْلِ فَيسَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّى " رَوَاهُ مُسُلِمٌ ا (۱۱۹۸) حضرت عائشہرضی القد عنہا ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ٹاٹیٹرا کے لیے مسواک اور وضوء کا پانی رکھ دیا کرتی تھیں پھر جب اللہ تعالیٰ آپ کواٹھ نہ چاہتا تو اٹھادیتا اور آپ ماٹلیٹرا مسواک کرتے اور وضوء کرتے اور نماز پڑھتے۔ (مسلم)

تخ تك مديث (١١٩٨): صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب حامع صلاة لبيل.

کلمات حدیث: کنا بعد: ہم تیار کیا کرتی تھیں،ہم رکادیا کرتی تھیں،طہورہ آپ کے دضوء کا پانی۔ صهور، طاء کے پیش کے ساتھ پاکی، پاکی حاصل کرنا۔ طهور: طاء کے زبر کے ساتھ پانی،وضوء کا پانی۔

شرح حدیث: از واج مطبرات رسول الله ظاهرات و معمولات زندگی کا اجتمام فرماید کرتی تھیں اور آپ کی راحت و آرام کا برطرح خیال رکھتیں، چنانچہ آپ کی نماز تبجد کے لیے مسواک اور وضوء کا پانی پہلے سے رکھ دیتیں تا کہ آپ رات میں کی بھی وقت اٹھیں تو آپ کو زحمت ندہو۔ حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ عبادت کی پہلے سے تیار کی افضل ہے اور سوکر نصنے کے بعد مسواک کرنا افضل ہے۔

(روصة المتقس ٣٠٢٠ دنير عالحس ٣١١٣)

## مسواك كاتاكيدى حكم

9 9 1 1 . وَعَنُ ٱنَسِ رَضِىَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيُهِ وسَلَّمَ : "ٱكْتَرُتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ رَوَاهُ الْبُحَارِيُّ !

( ۱۹۹۹ ) حضرت انس رضی الله عند ہے روایت ہے کہ رسوں الله تلکی نظامے فرمایا کہ میں نے مسواک کے بارے میں تہمیں بَمْرْت تاکید کی ہے۔ ( بخاری )

تخريج مديث (199): صحيح المحارى، كتاب الحمعه، باب السواك يوم الجمعة.

کمات حدیث: أكثرت عليكم: تمهيل بكثرت تاكيدكى ب،متعددمرتبةم سے كه بعد -

تاكيدك بين نظر ضرورى بكراس برعمل كياج ير (فتح الداري ١٠٢٥/١. يساد الساري ٢٥٥٨)

## گھر میں داخل ہوکرمسواک فرماتے تھے

١٢٠٠ . وَعَنُ شُرَيُحٍ بُنِ هَانِيُ عِ قَالَ قُلُتُ لِعَائِشَةَ رَضِىَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهَا، بِاَي شَىء كَانَ يَبُدَأُ النَّبِئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَحَلَ بَيْتَه \* قَالَتُ! بِالسِّوَاكِ \* رَوَاهُ مُسُلِمٌ!

ر ۱۲۰۰) حفرت شریح بن بانی رضی التدعندے روایت ہے کہ میں نے حفرت عائشرضی التدعنہاہے یو چھا کہ جب نبی کریم مانگیا گھر میں تشریف لاتے توسب سے پہلے کون ساکام کرتے ؟ انہوں نے بتایہ کیسب سے پہلے مواک فرماتے۔ (مسلم)

مخر ي مديث (١٢٠٠): صحيح مسلم، كتاب الطهارة ؟ باب السواك.

کمات مدید: بای شعی کان بیدا: کس کام سے ابتداء کرتے ،کون ساکام بہلے کرتے؟

شر**ح مدیث:** رسول الله منظراً نظافت وطهارت کا بهت اجتمام فرماتے تنے اور گھر میں داخل ہوتے ہی پہلا کام بیہوتا کے مسواک

فرماتے تاکہ باہرر بے اور گفتگو کرنے کے بعدد بمن مبارک صاف ہوجائے۔

(شرح صحيح مسلم للنووي: ١٢٢/٣ ـ دليل الفالحين: ٦١٢/٣)

## آپ الله زبانِ مبارك يرجهي مسواك فرماتے تھے

١ ٣٠١. وَعَنْ اَبِي مُوُسَىٰ اُلَاشُعَرِيّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى النّبي صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلَىٰ لِسَانِهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَٰذَا لَفُظُ الْمُسْلِمِ !

( ۱۲۰۱ ) حضرت ابوموی اشعری رضی الله عند روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم مُنافِقاً کی خدمت میں حاضر ہوامیں نے دیکھا کرمسواک کا کنارہ آپ کی زبان پرتھا۔ (متفق علیہ) اور بدالفاظ مسلم کے ہیں۔

السواك.

سرج مدیث: زبان پرمسواک پھیرنامستحب ہے، تا کرزبان پرغذاوغیرہ جمی ہوئی ہوتو وہ صاف ہوجائے اس کاطریقہ یہ ہے کہ سواک کو پنچ آ دھے دانتوں کے درمیان رکھے پھراس کو دائیں جانب پھیرے پھراس کواپنے بالائی دانتوں کی طرف لوٹائے پھر دوسری ا جانب والے آ وجھے دانتوں کی طرف لے جائے پھر نجلے دانتوں کے کناروں پرگز ارہے پھراو پر والے دانتوں کی طرف لے جائے جس طرح کہ پہلے گزرا۔اس طرح مسواک کواندر کی جانب بھی چھیرے پھرا پے حلق کے اوپراور پھرانے دانتوں پر۔

(فتح الباري: ١٩/١ - شرح صحيح مسلم بسووي: ١٢٣/٣ - نرهة المتقين: ١٧٤/٢)

مسواک یا کی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے

٢٠٢. وَعَنُ عَآلِشَةَ رُضِيَ اللُّهُ تَعَالَىٰ عَنُهَا أَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "السِّوَاكُ مَطُهَرَةً لِلْفَعِ مَرُصَاةً لِلرَّبِّ وَوَاهُ النِّسَائِيُّ، وَابْنِ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيْحِهِ بِاَسَانِيُدَ صَحِيْحَةٍ .

(۲۷۲) حضرت عائشرضی الله عنباسے روایت ہے کہ نی کریم کا ان نے فرمان کرمسواک مندکو پاک کرنے والی ہے اور رب ک رضامندی کاباعث ہے۔ (نسائی اورابن تزیمد نے اپنی میچ یس بسندمیچ روایت کیا)

كلمات مديث: مطهرة: ياك كرف والى مرضاة للرب: ربكى رضا كاسبب بن والى م

شرب مدیث:
مرا مدیث:
مرا مدیث:
مرا مدیث:
مرا مدیث:
مرا مدیث:
مرا مدیث:
مرا مدیث:
مرا مدیث:
مرا مدیث:
مرا مدیث:
مرا مدیث:
مرا مدیث:
مرا مدیث:
مرا مدیث:
مرا مدیث:
مرا مدیث:
مرا مدیث:
مرا مدیث مدیث می دید مدیث از محراج مومن کها گیااور فرمایا گیا کد بنده مجدے کی حالت میں اپنے رب سے قریب تربوتا
ہے۔ (دلیل الفالحین: ۲/۲)

يا في باتيل فطرت انساني مين داخل مين

١٢٠٣ . وَعَنُ آبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللّه تَعَالَىٰ عَنْهُ عَنِ النّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "اَلْفِطُرَةُ خَمُسٌ. اَوُ خَمُسٌ مِنَ الْفِطُرَةِ : الخِتَانُ، وَالْإِسْتِحُدَادُ، وَتَقُلِيْمُ الْاَظْفَارِ، وَنَتُفُ الْإِبْطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ" مُتَّفَقَ عَلَيْهِ! الْإِسْتِحْدَادُ : حَلُقُ الْعَانَةِ وَهُوَ حَلْقُ الشَّعْرِ الَّذِي حَوْلَ الْفَرْج!

(۱۲۰۳) حضرت ابو ہریرہ رمنی اللہ عنہ ہے روایت ہے کہ نبی کریم مکافلاً نے فرمایا کہ فطرت پانچ امور میں، یا آپ کافلاً نے فرمایا کہ امور فطرت پانچ میں: ختنہ، زیر ناف بال کا ثنا، ناخن تراشنا، بغل کے بال اکھیڑنا، اور مونچھوں کے بال کثوانا۔ (متفق علیہ) استحداد کے معنی میں زیرناف بال صاف کرنا، بیدہ وبال میں جوشر مگاہ کے اردگردہ وتے ہیں۔

تر تكريف (۱۴۰۳): صحيح البخارى، كتاب اللباس، باب قص الشارب. صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب خصال الفطرة.

كلمات مدين: الفطرة: فطرت وفلتى اموري جن براللدن انسان كوبيدافر مايا و فعلرة الله التي مطر الناس عليها: جن من كوكى ردو بدل نبين بوتا - يا فطرت سيمراد وهطريق بين جوتمام انبياعيهم السلام في افتيار فرمائ اور بميشد سيطي آت بين اور تمام قديم شريعتين ان يرتنفق بين اورانسان كي اصل فطرت سيهم آبك بين -

شرح حدیث: حدیث مبارک بین ارشاد مواکدامور فطرت پانچ بین: یعنی وه امورجودین نے مقرر کیے بین اور برشریعت بین موجودرہ بین اور تمام کی سنت رہی بین امام قرطبی رحمدالقد نے فر مایا کدیده پانچ: موروه باتیں بین جن کے بارے بین حضرت ابراہیم علیدالسلام کی آز مائش کی محل اور آپ ان پر پورا انزے اور آپ امام بنائے گئے۔ بیساری خصلتیں مجموع طور پر پاک اور پاکیزگ کی حفاظت کرنے والی بین اور انسان کوسن بیئت عطاکرنے والی بین۔ (فتح الباری: ۱۳۸/۱ در شاد الساری: ۱۲۸/۱۲)

دس باتیس فطرت میں داخل ہیں

٢٠٥٣. وَعَنُ عَآلِشَةَ رَضِي اللُّهُ تَعَالَىٰ عَنُهَا قَالَتُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

"عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَة: قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعُفَآءُ اللِّحْيَةِ، والسِّوَاكُ وَاسُتِنْشَاقُ الْمَآءُ، وَقَصُّ الْاظُفَارِ، وَغَسُلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتُفُ الْإِبُطِ وَحَلَقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَآءِ" قَالَ الرَّاوِيُ . ويَسِيْتُ الْعاشِرةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةُ قَالَ وَكِيعٌ وَهُوَ آحَلُ رُوَاتِه إِنْتِقَاصُ الْمَآءِ يَعْنِي الْإِسْتِنُجَآءَ، رَوَاهُ مُسُلِمٌ !

"البَسَرَاجِمُ" بِالْبَاءِ الْمُوَّحَّدَةِ وَ الْجِيُمِ : وَهِيَ : عُقَدَ الْاَصَابِعِ ! "وَاعْفاءُ اللَّحَيْةِ" مَعْنَاهُ : لايَقُصُّ مِنْهَا شَنْنًا .

(۱۲۰۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ مُلِظُیْ نے فرمایا کہ دس چیزیں فطرت ہے ہیں سونچھوں کا تراشنا، ڈاڑھی کا بوصانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ٹاخن کا ثنا، جوڑوں کا دھونا، بغل کے بال اکھاڑن، زیریا نے بال صدف کرن، استنجا کرنا۔ راوی نے کہا کہ بید سویں بات میں بھول گیا۔ ہوسکتا ہے کہ وہ کلی کرنا ہوا وروکیج جواس حدیث کے ایک راوی ہیں نہوں نے کہا کہ انتقاص الماء کے معنی ہیں یانی سے استنجاء کرنا۔ (مسم)

السراحم كمعنى الكليول كے جوڑول كے بير اعداء اللحية كمعنى بير كدو اڑھى نہكائے۔

مخ تج مديث (١٢٠٢): صحيح مسدم، كتاب الطهارة، باب حصال العطرة

كمات مديث: اعفاء اللحية: دُارُهي كوجهورُ وينااورات نرر اشا-

شرح حدیث:

صدیت سابق میں پانچ امور فطرت کا بیان ہوا تھا اس حدیث میں دل امور بیان ہوے ہیں۔ اور فر ما یا کہ عشر سند الفطرة جس کا مطلب ہے ہے کہ امور فطرت میں سے یہاں دس با تیں بیان کی گئی ہیں تمام باقوں کا بیان نہیں ، وا وران کے ساوہ ورائی کے الفطرة جس کا مطلب ہے ہے کہ امور فطرت میں سے یہاں دس باتیں ہوئے گئی ہیں تمام باتیم عبیدالسل مرکھم دیا گیا تھا وہ تمیں احکام سنتے جن کو انہوں نے بمالہ پورا کیا اور انتد نے ان کو امام بنایا۔ بہر حال سورہ بقرۃ میں حضرت ، براہیم علیدالسلام کے بارے ہیں جن کھی ت کا ذکر ہے کہ وہ حضرت ابراہیم علیدالسلام نے تمام پورے کیا تھا کہ کا میں متعددا قوال مروی ہیں جن میں سے طاوئ سے انہوں خیس ہوئے ہیں۔

(شرح صحیح مسلم لسووي ۳۰ ۱۲۲ فتح الباري ۱ ۱۳۸ تفسير مطهري)

# مونچیس کاشنے داڑھی بردھانے کائھکم

١٢٠٥. وعَنُ ابُنِ عُمَمَرَ رَضِي اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُمَا عَنِ الَّنبِّيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَحُفُوا الشَّوارِب واعْفُوا اللُّحيٰ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ!

( ۱۲۰۵ ) حضرت عبدالله بن عمرض الله تعالى عنهما سے روایت ہے کہ نبی کریم کا اللہ ان کے موجیس کٹو، وَاوردا رُھی برُ هاؤ۔ (متعنق علیہ ) مخ تك مديث (١٢٠٥): صحيح محارى، كتاب اللباس باب اعماء اللحى . صحيح مسدم، كتاب الصهارة، باب

فعال الفطرة .

شرح مدیث: احادیث سابقه میل جن امور فطرت یا فعال فطرت کاذکرآیا ہے۔ ان سب کی تفصیل اس طرح ہے۔

۲ /۳- کلی کر تا اور ناک میں پانی ڈالنا کلی خوب اچھی طرح کرنا چاہیے تا کہ مندا چھی طرح دُھل جے اور اسی طرح تاک میں پانی ڈال کرناک میں ہے اس پانی کو ہوا کے ذریعہ صاف کر دینا چاہیے۔ان دونوں کو وضو میں تین تین مرتبہ کرنامسنون ہے کلی اور تاک میں پی نی ڈالن وضوا ورغنس میں دونوں مطلوب میں اور ضرورت کے وقت نظافت کا تقاضا ہے۔

۳- انگلیوں کی گرہوں کو دھونی بینی ہاتھوں کے دھوتے وقت صرف پانی بہانے پراکتفاء کرنے کے بچے نامبیں اچھی طرح دھونا چاہیے تا کہ انگلیوں کے جوڑ کی جگہ میل باقی ندر ہے۔ اسی طرح بدن محونا چاہیے تا کہ انگلیوں کے جوڑ کی جگہ میل باقی ندر ہے۔ اسی طرح بدن کے وہ تمام جوڑ جہاں میل جمع ہوج تا ہے جیسے کانوں کے موڑ ان کے اندرونی جھے بغلوں ، کہنیوں اور گھٹنوں کے جوڑ وغیرہ ان سب جگہوں کی فظافت اور یا کیزگی کا اہتمام ضروری ہے۔

استنجاء یعنی ان مقامت کو جہاں سے نجاست خارج ہوتی ہے پانی سے خوب اچھی طرح دھون اور اگر ڈھیلا ستعال کیا
 جائے تو اس کے بعد بھی بہتر ہے کہ پانی سے خوب اچھی طرح دھولیا جائے ۔ حصول طہارت کے لیے استخباء واجب ہے کہ طہارت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

۲ ختنہ امام شافعی رحمہ اللہ ورا کثر فقہاء کے نزدیک ختنہ واجب ہے اور امام ، لک کے نزدیک سنت ہے۔ ولادت کے ساتویں روز ختنہ ستحب ہے۔

خیر کرنا مکروہ ہے۔

۸ ہاخنوں کا کا ثنا: ناخنوں کے بنچے میل جمع ہوجا تا ہاس لیے جوں ہی ناخن انگل کے بوروں سے باہر نکلے انہیں تراشنا چ ہے۔ وضواور منسل میں ناخنوں کے بنچے کے گوشت تک پانی پنچ ناضروری ہا گرناخنوں کے بنچ میل جمع ہوجائے تو پانی نہیں پنچے گا، جو کہ فرض ہے۔
گا، جو کہ فرض ہے۔

٩- موجيس تراشناسن بـ

۰۱- دابھی، کھنہ علماء کے نزدیک واجب ہے۔ حنفی فقہاء کے نزدیک ایک مشت کے برابر داڑھی رکھنا ضروری ہے اس سے بڑھ جانے کی صورت میں تراشنا جائز ہے۔

(فتح البارى: ١٤٤/١ ـ شرح صحيح مسدم للنووي٣/٦٤ ـ روضة المتقبى٣/ ٢٠٦ ـ نزهـة المتقبى١٧٦١)

المبتاك (٢١٦)

## بَابُ تَاكِيُدِ وُجُوبِ الرَّكَاةِ وَبَيَانِ فَضُلِهَا وَمَا يُتَعَلَّقُ بِهَا وجوبِ(كُوة كى تاكيداوراسَ كى فضيلت

٣٨٣٠. قَالِ اللَّهُ تُعالَىٰ:

﴿ وَأَقِيمُوا اَلصَّلَوْهَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكُوةَ ﴾

التدنولي في ارشادفر ماياكه.

"نم زکوق تم کرواورز کو ة دو\_" (البقره ۳۳)

تفسیری نکات: زکو قریم عنی نشو ونما افزائش اور بزھنے کے بیں اور اس طرح اس کے معنی پاک کرنے کے بیں ،اللہ کی راہ بیں مال فرچ کرنے سے مال گھٹتائیں بڑھتا ہے اور نشو ونما پاتا ہے اور اس طرح اس کا جروثو اب بڑھتا رہتا ہے یہاں تک اگر کس نے مجود کا ایک معزاصد قد دیا تو القد تعالی سے اجروثو اب بیں اضافہ کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہوہ احد بیناڑ کے برابر ہوجاتا ہے۔ اس طرح زکو قرب بین اصد قد دیا تو القد تعالی سے کا کردیتے ہے۔

پہلی ایک سریمه میں نماز کا حکم ہوا نمازے انسان کوانفر، دی ،اخلاقی اور روحانی زندگی استوار ہوتی ہے اور زکو ق سے انسان کی اجتماعی معاشی زندگی درست ہوتی ہے۔ (نفسلہ عندمانے)

## اخلاص کے ساتھ عبادت کی جائے

٢٨٣. وقال تَعَالى:

﴿ وَمَاۤ أُمِرُوۤ اللَّهِ لِيَعْدُوااللَّهَ مُعِلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ حُنَفَآءَ وَيُقِيمُوا ٱلصَّلَوةَ وَيُوْتُوا ٱلزَّكُوٰةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيْتِمَةِ ٥٠٠ ﴾

اوراللد تعالی نے فرمایا کہ

''اور نہیں ان کوعثم دیا گیا گئراس ہات کا کہ وہ اللہ تعالی کی عبدت کریں س کے سیے بکار کو خالص کریں ، یکسو بوکرنما ز قائم کریں اور ز کو 3 ادا کریں یہی سنبوط دین ہے۔'' (البینہ . **۵** )

تغییری نگات: دوسری آیت کریمه میں فرماید کدار کوصرف آید بی تھم ہوا کہ صرف ایک املد کی بندگی کریں اور برقتم کے بطل مجھوٹ اور دیا سے علیحہ ہ ہوکر خالصتاً حدائے واحد کی عباوت کریں اور ابراھیم علیہ اسلام کی طرح سب سے ٹوٹ کرائی ایک مالک کے غلام بن جا کیں اور شریعت ہویا نوائیس قدرت اور کا کنات کے امور میں سے کسی میں بھی اللہ کے سواکسی کو باا خشیار نہ تصور کریں ، نماز قائم کریں اور زکو قودیں یہی کمال بندگ سے بھی وین ہے اور یہی شریعت ہے۔ (تھسیر عنمانی۔ معارف القرآن)

(٢٨٥. وَقَالَ تعالَى:

# طريق السالكين ادن نرح رياض الصالعين ( جلدندم ) 479 ﴿ خُذُ مِنْ أَمُّوَ لِمِيْمَ صَكَفَةٌ تُطَيِّعَ رُهُمْ وَتُرْكِبِهِم بِهَا ﴾

اورائدتغای نے فرمایا کہ:

"تم ان کے واول میں سے صدقہ مواوران کو پاکبرواوراس کے ذریعیان کائز کیہکرو۔" (التوبہ:۲۰۲)

تفیری نکات: تیری آیت کریمدین فرمایا کدان کاموال کوصدقه می قبول فره کیجی ، اس آیت کریمد کے سبب نزول میں بیان ہوا ہے کہ بعض صحابہ ءکرام جوغز وہ تبوک میں چیجھے رہ گئے تھے اور پھر تا دم ہوکرا پنے آپ کومسجد کے ستون سے باندھ لیا تھا پھر جب ان کی تو بقبول کرلی تی اوروہ قیدے کھول دیئے گئے تو انہوں نے اپنا سارامال بطور شکراندرسول کریم تاکی فاق کی خدمت میں پیش کیا۔رسول كريم فللفائف فرمايا كدمجه مال لين كالحكم نبيل ب-اس ليارش دموا كدان كاموال ميس بي حد ل ليج اوران كوياك كرد يج اور ،س کوان کی پا کیزگی طہارت اور تز کید کا ذریعہ بنا و شیجئے ۔ آیت کریمہ میں اگر چیسبب نزوں بھی خاص ہےاور خطاب بھی رسول َ سریم ٹلٹٹ کو ہے میکن آیت عام ہے ہردوراور ہرز مانے کے لیے ہے۔ (نفسیر عشماری۔ معارف القرآن)

اسلام کی بنیاد یا میج باتوں پرہے

٢٠٠١. وَعَنِ ابُنِ عُـمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنُهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "بُنِي الْإِسْلَامُ عَمَلَىٰ خَمْسِ: شَهَادَةُ أَنُ لَاإِلَهَ إِلَالَكَهُ وَأَنَّ مُسَحَمَّدًا عَبُدُه ۚ وَرَسُولُه ، وَإِقَامُ الصَّلُواةِ وَإِيْتَآءُ الزَّكوةِ، وَحَجُّ الْبِيُتِ، وَصَوْمُ رَمَٰضَانَ" مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ .

( ١٢٠٦ ) حضرت عبدالله بن عمرض الله تعالى عنها سے روايت بے كدرسول الله ظافر ألم نظم كي أي الله على بنياد يا تي چيزي ہیں،اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سواکوئی معبود نہیں اور تحد مالٹاؤ اللہ کے بندے اوراس کے رسول ہیں،نماز قائم کرنا،زکو ہوا کرنا، بیت المتدكا حج كرنا اور رمضان المبارك كروز ركفن (منفق عبيه)

تخ تك مديث (٢٠٦): صحيح البحاري، كتاب الابسان، باب دعاؤ كم ايمانكم . صحيح مسلم، كتاب

لايماد، اب بيال اركال الاسلام.

كلمات مديث: شنى الاسلام على خسس: اسلام كى بنياد يا في باتوں پر كھي كئ اسلام كويا في امور پراستواركيا كيا ہے۔ لنى، بسى بناء (بابضرب) بنانا، كاماضى مجهول صيغه واحدغا سببايا كميار

شرح مدید: ارکان اسلام پانی بین جن بین سے ایک زکوة ہے، اہل اسلام میں سے زکوة ہرائ مخص پر عائد ہوتی ہے جس کے باس ساڑھے باون تولد جاندی یااس کے برابر رقم اس کی ضرورت سے زائدموجود ہویااس کے پاس ساڑھے سات تولد سونا یااس سے زائدموجود ہو۔ کم از کم اس قدر مالیت جس کے پاس موجود جووہ ہرسال ڈھائی فیصد کے حساب سے زکو ۃ اداکرے۔ بیفرض ہے اور حد درجضروري بـ قرآن كريم من جابجازكوة كونماز كماته ذكرك باورفره يا كيابك

(متفق عليه)

## ﴿ وَأَقِيمُواْ الصَّلَوْةَ وَءَاثُواْ ٱلزَّكُوٰةَ ﴾ \*

''نماز قائم کرواورزکوة ادا کرو\_''

ز کو ةارکان اسلام میں سے ہاور ہرصاحب استطاعت مسلمان پرواجب ہے۔ اب فرض اور واجب ز کو قرے علاوہ مسلمان جو ، ال اللہ کی راہ میں خرج کرے و فقی صدفات کے دائر ہے ہیں آتا ہے۔ صدفات نافد کا بہت اجروثو اب ہے اور متعددا حاویث میں اس کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ صدفات صدفہ کی جمع ہے۔ اس کوصدفہ اس لیے کہتے ہیں کہ بید ہے والے کی دعوی ایمان کی صحت وصدافت پر دلیل ہوتا ہے بعنی صاحب ایمان جس وین پر ایمان لایا ہے اس نے اپنا مال ویے کراس وین کے سپاہونے کی تقدیق کی ہے۔ جیسے شہید اپنی جان دے کراس دین کے حق ہونے کی گواہی ویتا ہے۔ بیعد یہ ماس سے پہلے الا مربالجافظة علی الصلوات المکتوبة میں گزر چکل ہے۔ (دلیل تعالی حس کے میں میں استسال میں : (ار دو ترجمہ صلاح الدیں یوسف) ۲۰۲۲ مطاهر حق ۲۰۲۲)

ایک دیہاتی کوبنیادی ارکان کی تعلیم

١٣٠٥ . وَعَنُ طَلَحة بُنِ عُينِهِ اللّهِ وَضِيَ اللّهُ عَنُهُ قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ إلى رسُولِ اللّهِ صلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَمَ مِنُ اَهُلَ نَجُدِ ثَائِرُ الرّاس نَسْمَعُ دُوعٌ صَوْتِهِ وَالْاَفَقَةُ مَا يَقُولُ حَتَى دَا مِنُ رَسُولُ اللّهِ صلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فَالَ اللّهِ صلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ الخَمُسُ صلواتٍ في الْيَوْمِ وَاللّيْلَةِ" قَال : هَلُ عَلَى عَيْرُ هُنُ؟ "قَال : "لَا إِلّا أَنْ تَطَوْعٌ" فَقَال رَسُولُ اللّهِ صلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ النّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ الزّكُولُة وَلَقَال : هلُ على عَلَى عَيْرُهُ ؟ قَال : "لَا إِلّا أَنْ تَطَوَعَ قَالَ وَذَكُولُهُ وَاللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ "افَلَحَ إِنْ صَدَقَ" مُتَفَقَّ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ "افَلَحَ إِنْ صَدَقَ" مُتَفَقِّ عَلَيْهِ الللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ "افَلَحَ إِنْ صَدَقَ" مُتَفَقِّ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ "افَلَحَ إِنْ صَدَقَ" مُتَفَقِّ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ "افَلَحَ إِنْ صَدَقَ" مُتَفَقِّ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "افَلَحَ إِنْ صَدَقَ" مُتَفَقِّ عَلَيْهِ إِن اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "افَلَحَ إِنْ صَدَقَ" مُتَلَقَ عَلَيْهِ إِن اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "افَلَحَ إِنْ صَدَى الللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "افَلَحَ اللهُ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ مِنْ اللهُ عَلَيْهُ عَلَى مُوسَلِي اللهُ عَلَيْهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَى وَدُولُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَ

تخريج مديث (١٠٠٤): صحيح البخاري، كتاب الإيمان، باب الزكوة من الاسلام و الصوم باب وحوب صوم رمضان.

صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب الصلوات التهي هي احد اركان الاسلام.

کلمات صدیت: شائر الراس: سرك بال جمر بهوئ دوى صوته: اس كى آواز كى گونج دوى ايكى آواز جوبتكرار ساكى درى ايكى آواز جوبتكرار ساكى در بى بوليكن سجويس ند آئے -

شرن حدیث:

رمول کریم نافقا کے پاس یمن کا ایک شخص آیا ، علامہ سیوطی رحمہ الله فرماتے ہیں کہ بید حضرت منام بن تغلیہ رضی الله تعالیٰ عنہ تھے۔ انہوں نے رمول الله خافقا سے اسلام کے بارے میں دریافت کیا آپ نافقا نے بہت حکمانہ انداز میں انہیں ارکانِ اسلام کی تعلیم دی۔ اسلام کی تعلیم اس قدر سادہ اور دلنشین ہیں کہ ایس تعلیم سے انسانوں کے کان بھی آگا فہیں ہوتے بھر رمول کریم خافقا میں محبت وشفقت اور جس وضاحت اور تفصیل سے تعلیم وسے تھے اس نے اشاعت اسلام کواس قدر بہل اور آسان بنادیا تھا کہ دور دور سے آنے والے جال عرب بات بھی کہتے تھے اور مان بھی لیتے تھے اور اس قدر پختگی اور مضبوطی سے اس تعلیم کواختیار کرتے تھے کہ یہ کہتے ہوئے بلئے تھے کہنہ کوئی کی کروں گا اور نہ زیادتی ۔ اور اس لیہ دول الله خافقا نے فرمایا کہ آگر اپنے قول میں سچا ہو تھا کہ اور نہ والیا ہوگیا۔ (فتح الماری: ۲۱ ۶۸ دسر – صحبح مسلم للنووی: ۱/ ۱۵۰)

## اسلام کی تعلیمات کو یکے بعد دیگر ہے سکھلانا

١٢٠٨. وَعَن ابُنِ عَبُسُاسٍ رَضِسَى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُمَا قال: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَتُ مُعَاذًا رَضِسَى اللَّهُ وَانْ مُ مُعَدُّا اللَّهُ وَانْ مُ رَضِى اللَّهُ وَانْ مُ رَضِى اللَّهُ وَانْ مُ رَضِى اللَّهُ وَانْ مُ رَضِى اللَّهُ وَانْ مُ رَسُولُ اللَّهِ، فَإِنْ هُمُ اطَاعُوا وَطَاعُوكَ لِدَلِكَ فَاعْلِمُهُمْ اَنَّ اللَّهُ تَعَالَىٰ افْتَرض عليهِمْ خَمُس صَلَواتٍ فِي كُلِّ يوم وَلَيُلَةٍ، فَإِنْ هُمُ اطَاعُوا لِنَاكِكَ فَاعْلِمُهُمْ اَنَّ اللَّهُ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُوْخَذُ مِنْ اغْتِيَآتِهِمُ وَتُرَدُّ عَلَىٰ فُقَرَآتِهِمُ "مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ" لِذَالِكَ فَاعْلِمُهُمْ اَنَّ اللَّهُ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُوْخَذُ مِنْ اغْتِيَآتِهِمُ وَتُرَدُّ عَلَىٰ فُقَرَآتِهِمُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ"

(۱۲۰۸) حضرت عبدالقد بن عباس رضی الله تعالی عنهما سے روایت ہے کہ نبی کریم نگافی نے حضرت معاذ بن جبل رضی الله تعالی عنہ کو یمن جیمجاا درار شاد فر مایا کہ تم انہیں لا الد الا اللہ ادرار شاد فر مایا کہ تم انہیں لا الد الا اللہ ادرار تعدر سول اللہ کی دعوت دینا۔ اگر وہ تمہاری بات مان لیس تو انہیں بتلاؤ کہ اللہ تعالی نے ان کے او پرز کو ق فرض کی نے ان پر شب دروز میں پانچ نمازی فرض کی ہیں۔ اگر وہ تمہاری بات مان لیس تو انہیں بتلاؤ کہ اللہ تعالی نے ان کے او پرز کو ق فرض کی ہے جوان کے مالد اروں سے لے کران سے غرباء کو لوٹائی جائے گر در منفق علیہ )

ترتك مديث (١٢٠٨): صحيح البخاري، كتاب الركوة، باب وجوب الزكوة. صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب الدعاء الى الشهادتس و شرائع الاسلام

کلمات مدین : معت: بھیجا، روانہ کیا۔ بعث بعثاً (باب فق) بھیجنا کی کام پر روانہ کرنا۔

 پہلےان لوگو سکوایمان بالنداورایمان بالرسول کی تعلیم دیں اورشہاد تین کا اقر ارکرا ئیں ، کیونک یمان اصل اور بنیاد ہے اورایمان کے یغیرا مل ب مقبول نہیں ہے اور پھرانہیں بالتدریج ارکان اسلام کی تعلیم دیں۔اورانہیں تعلیم دیں کہ ابتد نے ان پرز کو ۃ فرض کی ہے جو ن کے اغنیاء سے کران کے فقراء پر تقسیم کی جائے گی۔اً سران کی ضروریات پوری ہوجانے کے بعد پچھ نچے رہے و دوسے مداتوں میں بھیجی جاسکتی ہے۔ زُوة اسلام میں عبادت ہے اور فرنس ہے وراسلام کی معاشی تعلیمات کا ایک اساسی حکم ہے۔ زکو قاسد مرکی منفر و پکانداور بہت اہلی خصوصیت ہےجس کی مثال دنیا کے کسی نظام میں نہیں متی اس بے زکو ہ کوئیس یا دیلتھ ٹیکس کہنایاس مے می تل کہنا سیح نہیں ہے کیونکہ زکو ہ صرف صاحب نصاب ولدارول سے وصل فیصد کے حساب سے وجاتی ہے اور آٹھ مصارف میں صرف کی جاتی ہے جوقر سن کریم میں سورہ تو بدیس بیان ہوئے ہیں۔زکو ق کی جمعہ تفصید ہے اسر می شریعت میں مقررا و متعین ہیں اوران میں کوئی رووبدل نہیں ہوسکتا۔ يه حديث اس سے يملے باب المي فظ على الصلوات المكتوبات ميں آپكى شار

(دین الفانحین ۲۰۱۱ رهه المتفل ۲۰۱۰ ریاض تصالحین (ترجمه رده صلاح بندی توسف) ۲۰۱۲)

## اسلام میں بورے داخل ہونے تک قال جاری رکھا جائے۔

١٢٠٩ وعن ابُن عُمر رضي اللهُ تعالى عنهُما قال قال رسُولُ لنَّه صلَى اللَّهُ علنه وسلَّم "أمرُتُ انْ أَفَاتِـلِ السَّاسِ حَسَى يَشْهِدُو انْ لاالهُ الْااللَّهُ وانْ مُحمَّدًا رَّسُوْلُ اللَّهِ ويُقيَمُوا الصّنوة، ويُؤْتُوالرَّكُوة فادا فعلُوْا دلك عصمُوا مبّى دماء هُمُ وامُوالهُمُ الابحقَ الاسلام وحسابهم على الله متَفقَ عليه!

( ۹۲۰۹ ) حضرت عبد مقد بن عمر رضی مغد تعالی عنبما ہے روایت ہے کہ ریوں ابغد مُلَقِیْما نے فرمایا کہ مجھے تھم ہواہے کہ میں لو کوں سے کڑتار ہوں یہاں تک کہاہ اس ہات کی گو ہی دیں کہ ملنہ کے سوا ہوئی معبود نبیس و بچھر ملنہ کے رسوں ملاکھ کم ہیں اور نمی زقائم سریں اور ز کو 3 دیں اگر وہ ان با توں کوشلیم کرمیں تو ان کی جان اور اموال مجھ ہے محفوظ ہوجا کینگے سوائے حق ، سدم کے اور ان کا حساب اللہ پر ب\_\_(متفق ميه)

تخ ی مدیث (۱۲۰۹): صحیح البحري، کتاب الانمان، باب قال تا بو و اقامو الصنوة و اتوابر کوه فحمور سیمهم

صبحيح مدان كتاب الايمال، باب الامر بقتال الناس حتى يقولوا لا به الا الله محمد وسول الله

كلمات حديث: ١٧ بحق الإسلام العني اسلام كاحكام نافذ كرنے كے ليجان لوكول يرجضول في حدود الله على سے ك حدكا ارتکاب کیا ہو بائسی گوٹل کیا ہو یا مرتد ہو گیا ہو۔

شرح صدیث. تثمن کے ساتھ س وقت تک جباد کیا جائے کا جب تک کدوہ اسلام کے شعار اور اس کے اس می ارکان وتشلیم کر میں اوران کو ہان میں اً سروہ ان سب باتوں کو مان لیں تو وہ مسلمان کے دینی بھائی میں۔اوران کے جان و مال محفوظ میں سوائے حق ا سلام کے۔ بیغیٰ اَ مرقبول سلام کے بعدسی نے کولی یہ جرم َ ہر ` نابل صد ہوتو وہ صداس پر نا فغہ ہوگ اور کرسی کوناحق قمل کیا توایت قمل ک سزا میں قبل کیا جے گا۔اوران کا حساب اللہ کے ذہبے ہیں یعنی اگر قبول اسلام میں مخلص نہ ہوں اور منا فقاندا سلام کا اضہار کریں تو ان کا حساب اللہ کے ذہبے ہے۔ بیرصدیث اس سے پہلے (حدیث ۴۹) میں گزر چکی ہے۔

(دليل العالجين ٤٤٠ لرهة المتقين: ١٨٠١٢)

## اسلام کے کسی ایک فرض کوچھوڑنے والے کے خلاف بھی جہاد ہوگا

• ١٢١٠ وَعَنُ أَبِى هُ رَيُرةَ رَضِى اللّهُ تَعَالَى عَنُهُ قَالَ : لَمَّا تُوُقِى رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمرُ رَصِى اللّهُ تَعَالَى عَنُهُ وَكَفَرَ مِنَ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمرُ رَصِى اللّهُ تَعالَى عنه كيْف نُفْتِلُ النَّاسِ وقَدُ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّم أُمِنُ ثَالُ أَقَاتِلَ النَّاسِ حَتَى، يَقُولُوا لَاإِلهُ إِلَّا اللّهُ فَتَتِلُ النَّاسِ وقَدُ قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّم أُمِنُ ثَالُهُ إِنَّا اللّهُ اللّهُ إِنَّا اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهِ عَلَى اللّهِ عَلَى اللّهِ عَلَى اللّهِ عَلَى اللّهِ عَلَى اللّهِ عَلَى اللّهِ عَلَى اللّهِ عَلَى اللّهِ عَلَيْهِ وَالزَّكُوةِ فَإِنَّ الزَكوة حَقُّ الْمَالِ. وَاللّهِ لُومَنعُولِي عِقَالًا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللّهِ صَلّى السّرَقَ عَلَيْهِ وَسَلَّم لَقَاتِلُتُهُمُ عَلَى مَنْعِهِ قَالَ عُمَرُ رَضِى اللّهُ تَعَالَى عَنْهُ : فَوَاللّهِ مَاهُو إِلّا أَنْ رَأَيْتُ اللّهَ قَدُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم لَقَاتِلُتُهُمُ عَلَى مَنعُه قَالَ عُمَرُ رَضِى اللّهُ تَعَالَى عَنْهُ : فَوَاللّهِ مَاهُو إِلّهُ أَنْ رَأَيْتُ اللّهَ قَدُ اللّهُ عَلَى مَدُولِ اللّهُ عَمْدُ وَعَى عَلَيْهِ اللّهُ عَلَى مَنعُهُ عَلَى اللّهُ قَلْ عَمْدُ وَعَى اللّهُ تَعَالَى عَنْهُ : فَوَاللّهِ مَاهُو إِلّا أَنْ رَايُتُ اللّهُ قَدُ اللّهُ عَلَى مَنْ وَاللّهُ وَعَرَفُتُ اللّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللّهُ عَلَى مَاكُولُ اللّهُ الْمُعَلِي اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ الْمَالِ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الل

بعد جب المورض الله تعالی عند خلیفه الله تعالی عند سے رویت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول الله طاقیق کی وفات کے بعد جب حضرت ابو بکر رضی الله تعالی عند خفر مایا کہ آپ کیسے ان لوگوں سے لڑیارہ ول بیبال تک کہ وہ لا الہ الا الله کہیں جس نے لوگوں سے لڑیا گیا میاں تک کہ وہ لا الہ الا الله کہیں جس نے لوگوں سے لڑیا گیا میاں تک کہ وہ لا الہ الا الله کہیں جس نے بہد بیاس نے اپنا مال اور اپنی جان مجھ سے محفوظ کرلی مگر اسمام کے حق کے ساتھ اور اس کا حساب الله پر ہے ۔ حضرت ابو بکر رضی الله تعالی عند نے فر میا کہ الله کو تم بین خوں الله ورائی جان مجھ سے محفوظ کرلی مگر اسمام کے حق کے ساتھ اور اس کا حساب الله پر ہے ۔ حضرت ابو بکر رضی الله حق ہے جہ وکروں گا۔ اگر میہ مجھے اونٹ با ندھنے کی وہ رسی بھی بیس وی نے جو رسول الله مثالی کے عبد میں وہ دیتے ہے تھے تو میں اس پر بھی ان سے جہ وکروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تع لی عند کا سید تی ل عند کا سید تی ل عند کا سید تی ل

تخريج مديث (۱۲۱۰): صحيح البحاري، كتاب الركواة، باب و جوب الركوة . صحيح مسلم، كتاب الايمان، اب الامريقتال الناس حتى يقو لو الا اله الا الله محمد رسول الله

کلمات حدیث: کمر می کفر: جے کفراختیر کرنا تھاوہ کا فرہوگیا، جے کا فرہونا تھاوہ کا فرہوگیا۔ عقال: وہ ری جس سے اونت کو باند هاج تا ہے۔

شرح حدیث: یا کیمعلوم اورمعروف حقیقت برکتو حیدورسالت کی شهادت اورا قدمت صله قامے بعدز کو قاسلام کا تیسرار کن

ہے۔ قرآن کریم میں سر سے زیادہ مقامات پراقامت صلاقا وراداز کو قاکا ذکراس طرح ساتھ ساتھ کیا گیاہے کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دین میں نماز اورز کو قاکا مقام مرتبداورا بھیت قریب قریب ایک ہی ہے کہ نماز جسمانی عبودت ہے اور زکو قالی عبادت ہے اور دونوں ہی عباد تیں ہے کہ نماز جسمانی عبودت ہے اور دونوں ہی عبادت ہندے کے اس عمل کو کہا جاتا ہے جس کا مقصود اللہ تعالی کے حضور اپنی عبادت بندے کے اس عمل کو کہا جاتا ہے جس کا مقصود اللہ تعالی کے حضور اپنی عبد بہت اور بندگی کے تعلق کو ظاہر کرنا اور اس کی رضا کا حصول اور اس کے رخم و کرم کی طلب وجبتی ہو، بینرض و غایت جس طرح نماز میں مطلوب ہے۔

رسول ابقد طُلِقُظُم کی وفات کے بعد متعدد قبائل عرب مرتد ہو گئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے قبال کیا اور یہ مشہور جملہ ارشاو فر مایا کہ القد کی قتم اگریہ لوگ رسول القد مُلِقُظُم کے عہد مبارک میں اونٹ کی ایک رسی زکو قامیں دید ہے اور اب نہ دیں تو میں ان سے قبال کروں گا اور ارشاو فر مایا کہ جونماز اور زکو قامین فرق کرے گامیں اسے قبال کروں گا کے زکو قامان حق ہے۔

حضرت ابو بکررضی القد تعالی عند کے اس ارشاد کا مقصود یہ ہے کہ اسمام وہ ہے جورسول القد مُلِقِیْنَ نے کرمبعوث ہوئے اور آپ مُلُقِیْنَ کی رصلت کے بعدوہ تمام امور تسلیم کرتا ہوں گے اور وہ تمام با تنیں مانی ہوں گی جن کی تعلیم رسول القد مُلُقِیْنَا نے امت کودی۔ چن نچہ یک حدیث حضرت انس رضی القد تعالی عند سے مروی ہے جو زیادہ مفصل ہے کہ رسول القد مُلُقِیْنَا نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قال کروں، یہاں تک کہوہ گوابی دیں کہ القد کے سواکوئی معبود نہیں ہے جمہ مُلُقِیْنَا القد کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور وہ ہمارے قبلہ کواپذ قبلہ بنا کیں، جہرا ذی کیا ہوا کھا کیں اور جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں اس طرح نماز پڑھیں۔ جب وہ یہ سب کام کرلیس تو ان کے جان و مال ہمارے او پرحرام ہول گے سوائے تی کو ان کے لیے وہی ہوگا جو مسلمان کے سے اور ان پر دہ تمام امور لازم ہوں گے جو تمام میں یول نے جو تمام امور لازم ہوں گے ہوں تمام میں یول پرلازم ہیں۔

حضرت ابو بکررضی اللہ تعالی عند نے اسی حقیقت کے پیش نظراں بات کو سمجھااور اللہ نے ان کا سینہ کھولد یا کہ نماز اور زکو ۃ میں کوئی فرق نہیں ہے جس طرح نمی زجسمانی عبادت ہے اسی طرح زکو ۃ مالی عبادت ہے اور دونوں ہی عبادت کو اللہ اور اس کے رسول مُلَّكُمُ اللہ نے خرض قرار دیا ہے۔

امام خطابی رحمہ اللہ نے مانعین زکو ہے بارے میں نعیل سے کلام کیا ہے، جس کا خلاصہ بیہ ہے مرتقد مین کی تفصیلات

رسول کریم طاقع کم کی وفات کے بعد جو قبائل مرتد ہو گئے تھان کی تفصیل ہے کہ یہ ہوگ دوشم کے گروہ تھان میں سے ایک گروہ تو اللہ الکلیدا سلام سے فارج ہو کرکا فر ہو گیا تھا۔ حدیث مذکور میں حضرت ابو ہر یہ وضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول کفر من کفر (اور جے کا فر ہونا تھ وہ کا فر ہونا تھ دو کا فر ہو گیا ) یہی گروہ مراد ہے۔ پھراس گروہ کے مزید دو فرقے تھے ایک فرقہ ان لوگوں کا تھ جو مسیلہ کے ساتھ ہو گئے تھے اور اس کے دعوی نبوت کی تھا دین کی تھی اور اس مرح یمن کے لوگوں نے اسود عنسی کے دعوی نبوت کو تشایم کر کیا تھا۔ یہ سرے دوگ رسول اللہ منافظ کی نبوت سے منظر ہو کر بالکل دین اسلام سے فارخ ہو گئے تھے۔ حضرت ابو بم ضی اللہ تعی کی حدے ان مرتدین سے قبال کیا یہ س تک

کہ یمامہ میں مسلمہ کذاب قبل ہوگیا اور صنعاء میں اسووعنی مارا گیا۔ دوسرافرقد وہ تھا جس نے شریعت کا بالکلیدا نکارکر کے ارتد اوا ختیار کیا اور نہ زاورز کو قاور ویگراموروین سب ترک کرویئے اور اپنے جابل طریقوں پرلوٹ آئے۔ اور بیحال ہوگیا کہ روئے زمین پرصرف تین محبول میں انتدکو بحدہ کیا جارہ تھی ، جوان میں بنواز دے وگ اللہ محبول میں اللہ کا روز کا کی بتی میں تھی مجدمہ مجدمہ بین اللہ کی رحمت سے سلمانوں نے یمامہ فتح کرلیا۔

دوسرا گروہ ان ندکورہ فرتوں کے علاوہ ان لوگوں کا تھا جنہوں نے نماز اور زکوۃ میں تفریق کی کہ نم زکو تسلیم کیا اور زکوۃ سے انکار کیا اور اور کا ان اس بات سے انگار کیا کرز کوۃ امام کودی جائے۔ اس گروہ میں وہ لوگ بھی شامل سے جوز کوۃ دینے کے لئے تیار سے مگر جن سرواروں کا ان پی نبین بین انہوں نے ان کوز کوۃ اوا کرنے سے روکد یا چیسے بنی بر بوع کہ ان لوگوں نے اپنی زکوۃ جع کر لی اور اسے معز ت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جینے کا ارادہ کیا تو ما لک بن نوبرہ نے ان کواس نے بازر کھا اور زکوۃ کودوبرہ انہی میں تقیم کردیا۔ یہ وہ وگ ہیں جنکے یا سے جسے کا ارادہ کیا تو ما لک بن نوبرہ نے ان کواس سے بازر کھا اور زکوۃ کودوبرہ نہی میں تقیم کردیا۔ یہ وہ وگ ہیں جنکے یا بر عشرت مرضی اللہ تھا کی عنہ سے گفتگوں اور اس صدیث یو منا ہر کو مذافر رکھ کہ جھے تھم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قبال کروں یہ بال تک کہ وہ لا اللہ اللہ کہدلیں جب وہ لا اللہ اللہ کہد میں تو ان وہ ال میں جھے تھم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قبال کروں یہ بال تک کہ وہ لا اللہ اللہ کہدلیں جب وہ لا اللہ اللہ کہد میں تو ان وہ ال میں بھر حضرت ابو ہم رحض اللہ تعدر سول اللہ کے مناج کہ رسول اللہ کہ تھا موری ہیں اور جملہ لوازم میں نمی زکے ساتھ ذکوۃ کا جھی ذکر ہے۔ حضرت ابو ہم رہی وہ میں اللہ تعالی عنہ سے مروی ہی جہ سے مروی ہی دیث انتھا رکھی دوران اور ایس کی گئی ہے ، جبکہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہی دیث انتھا رکھی دیے۔ انتھا رکھی دیث انتھا رہی کہ کہ دوران کی میں نماز کے ساتھ ذکوۃ کا بھی ذکر ہے۔

بہر حال حضرت ابو بکر رضی القد تعالی عند نے اس گروہ کے بارے میں جس نے نماز اور زکو ۃ میں فرق کیا اور زکو ۃ دینے ہے انکار کیا اس طرح تھم اور مضبوط فیصلہ فرمایا جبیبا کہ آپ نے مرتدین کے بارے میں فرمایا اور حضرت عمر رضی القد تعالی عند کے مرتدین کے بارے میں فرمایا اور حضرت عمر رضی القد تعالی عند کا سینہ کھولدیا تھا اس پر مجھے بھی شرح صدر بہوگیا کہ یہی حق اور میں نے مجھ میا کہ حضرت ابو بکر رضی القد تعالی عند کا قبال کا فیصد سے ور درست ہے۔

(فتح الباري: ١/٥١٨ معرف المباري: ١/٥١٨ شرح صحيح مسلم للبووي: ١٧٨/١ معرف الحديث ١/١/١)

## جنت میں داخل کروانے والے اعمال

١٢١١. وَعَنُ آبِى اللَّهُ وَسِلَّمَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلَّمَ: آخَبِرُنِى بِعَمَ لِ يُدَّالُهُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسلَّمَ: أَخُبِرُنِى بِعَمَ لِي يُدُخِلُنِي صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسلَّمَ اللّهَ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُل

( ۱۲۱۱ ) حضرت ابوابوب رضى القد تعالى عند سے روایت ہے کدایک شخص نے رسول الله مُلافقة سے عرض کیا کہ مجھے اساتمل

تركم مديث (١٢١): صحيح البحاري، كتاب الركوة، باب و حوب الركوة. صحيح مسلم، كتاب الإيمان باب بال الإيمان الايمان الدي يد حل البحمه .

کلمات مدین : تصل لسرحه: تم صلدحی کرو یعنی رشته دارول کے ساتھ حسن سلوک کروان کی مدد کرواور صدقات سے ان کی اعاض اعانت کرور وصل و صلا (باب ضرب) ملانا۔

شرح صدیت: الله کی عبادت اوراس کی بندگی اوراس کے دیئے ہوئے احکام کو، ننااوران پرعمل کرنا اوراس کے ساتھ کسی کوشریک خدکرنا، نمازا پنے جمعہ: راب وسنن اور شروط و و ازم کے ساتھ اداکرنا، زکو قاوینا اور صلد حجی کرنا دیسے عمال میں جو جنت میں لے جانے والے میں ۔ (فتح الدری ۱۹۲۱ میں سے صحیح مسلم مسودی ۱۹۶۱ دبیل العا بحیس ۱۹۱۶)

اسلام بر ممل عمل کی وجدسے دنیامیں جنت کی بشارت

تخريج مديث (۱۲۱۲): صحيح البخارى، كتاب الركوة، باب و حوب الركوة صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب يان الايمان الذي يد حل الحمة .

کلمات صدیت: والسدی سفسسی سده ای ذات کی تم جس کے دست قدرت میں میری جان نبجاس جمد میں اور قتم کا ہے۔ لدی وہ ذات عظیم مراد ہے التد تعلی سعسی سدہ جس کے قبضہ وقدرت میں میراساراو جود ہے۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ شرح صدیت. رسول اللہ مالی کا طریقہ دعوت بیتھا کہ اسلام قبول کرنے والے اعراب کو تو حیدی تعیم دیتے اور ارکان اسلام تات جب وہ اسلام بول کر کے ان بنیا دی ارکان کے پابند ہو ج ہے پھر ان کومزید تعلیم دیتے۔ اسلام قبول کرتے بی تمام تفصیلات بتانے ہے ہو
سکتا ہے کہ بعض لوگ ہو جو محسوس کرتے اس لیے بالند رہ تا تعلیم کا سلسلہ جاری رہتا جو حیات طیبہ کے ہر کمیے اور ہر وقت مسلسل جاری رہا۔
صحابہ ءکرام رضوان اللہ علیہ ہم جعین کا طریقہ بیتھا کہ ذوہ آپ کے ہر قول اور عمل کی پیر دی کرتے تھے، وہ جو پھھ آپ فائل فرماتے اس
پر بھی عمل کرتے اور جو پھھ آپ فائل کا کو کرتا ہوا و کھھے اس پر بھی عمل کرتے تھے اور جو لوگ اسلام تبول کرتے وہ بھی اس طریقہ پر عمل پیرا ہو
جاتے۔ اسلئے رسول اللہ فائل اولا اسلام کے بنیا دی ارکان کی تعلیم دیتے پھر جب وہ اسلام میں واضل ہوتے پھر وہ تفصیلات کیھتے رہنے
تھے اور یہ سلسلہ تعلیم مستقل جاری رہتا تھارسول اللہ فائل نے اپنے وی اصحاب کو جنت کی بشارت دی جنہیں عشر ہم ہم جاتا ہے۔ اس
کے علاوہ بھی بعض لوگوں کے بارے میں جنت کی بشارت دی جسیا کہ اس صدیث میں نہ کوراع را بی کے بارے میں ہا اور حضر بت حسن رضی اللہ تعالیم کو جنت کے بر دار فرما یا اور از واجی مطہرات رضی اللہ تعالی عنہیں کو بھی جنت کی نوش جری دی۔

بيرديث السيقبل باب التقيم ميل كرريكل بهد (فتح البارى: ١/ ٨١٥ شرح صحيح مسلم للووى ١/ ١٥٦)

#### ہرمسلمان کےساتھ خیرخواہی پر بیعت

١٢١٣. وَعَنُ جَوِيُو بُنِ عَبُدِاللَّهِ رَضِىَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنُهُ قَالَ : بَايَعُتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ إِقَامِ الصَّلُواةِ، وَإِيْتَآءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصُحِ لِكُلِّ مُسُلِمٍ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۱۲۱۳) حضرت جریر بن عبدالله رضی الله تعالی عندے روایت ہے کہ دہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم مَلَّ تُلِیَّا سے بیعت کی نماز قائم کرنے زکو قادا کرنے اور ہرمسلم کی خیرخواہی یہ۔ ( منفق علیہ )

ر الايمان، باب بيان ان الدين النصيحه .

کلات مدین: ﴿ بِابِعِتُ : میں نے بیعت کی میں نے عبد کیا میں نے وعدہ کیا کہیں ان کا موں کو انجام دوں گاوران پرعمل کروں گا۔ النصح لکل مسلم: ہرمسلمان کا بھلا جا ہنااس کی خیرخواہی کرنا دنیا اور آخرت کی جو بات اس کی بھلائی کی ہووہ اسے بتلانا جس بات میں اس کادنیا اور آخرت کا کوئی فقصان ہواس سے اسے بازر کھنا۔

مرح مدیم:

بیعت کرتے توان کی بیعت ایسے الفاظ پر ہوتی تھی جس میں دین کے تمام پہلوآ جاتے تھے۔ مثلاً بیعت کرنے والے کہتے کہ میں نے کتا ہے۔ میں نے کتا ہے۔ مثلاً بیعت کرنے والے کہتے کہ میں نے کتا وطاعت پر بیعت کی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو بات آپ ارشاد فر ما نمینے اور جو تھم آپ نگالا دیئے میں اسے تا بعد اری ہے سنوں گا اور اس کی تعمل کروں گا۔ از ال بعد آپ نگالا بعض با تیں ارشاد فر مادیت وہ اس پر عمل کرنا شروع کر دیتا پھر اس کے بعد بالدری سلسلة علیم جاری رہتا۔ یہ مدیث اس سے پہلے باب فی انسیحہ میں آپھی ہے۔ (نزھة المدقین: ۲/ ۱۸۳ دلیل الفالحین ۱۰/٤)

#### ز کو ۃ ادانہ کرنے پر سخت وعیدیں

٣ ١٣١. وَعَنُ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ۚ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ "مَامنُ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَافِضَّةٍ لَايُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوُمَ الْقِيَامِةِ صُفِّحَتُ لَه صفَائِحُ مِنْ نَإِر فَأُحُمِي عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكُوى بِهَا جَنُبُه وَجَبِينُه وَظَهْرُه كُلَّمَا بَرَدَتُ أُعِيْدَتُ لَه فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُه و خَسَمُسِيُسْ ٱلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقُطِي بَيُنَ الْعِبادِ فَيَرَىٰ سَبِيلُهُ ۚ إِمَّا إِلَىٰ الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ " قِيْلَ: يَارَسُولَ اللَّهُ فَـالْإِبِلُ؟ قَالَ : "وَلا صَاحِبِ إِبِلِ لَايُؤَدِّى مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنُ حَقِّهَا خَلُبُهَا يَوُمُ وِرُدِهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُـطِـحَ لَهَـا بِقَاعِ قَرُقَرِ اَوْفَرَمَا كَانَتُ لَايَفُقدُ مِنْهَا فَصِيُّلا وَاحِدًا تَطَوُّه ' باَخُفافهَا، وَتَعَضُّه ' باَفُواهِمَا كُلَّمَا مَـرُّعَـلَيْهِ أَوُلاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخُراها فِي يوْمِ كَانَ مِقُدارُه عَمْسِيْنَ أَلْفَ سنةٍ حتى يُفْضى بين العِبادِ فيرى سَبِيُكُ هُ اللَّهِ الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ " قِيلُ : يَارَسُولَ اللَّهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ؟ قَالَ : "وَلَاصَاحِبِ بَقَرِ وَلاغَنم لايُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا إِذَا كَانَ يَـوُمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعِ قَرُقَرِ لايَفُقِدُ مَنْهَا شَيْئًا لَيُسَ فِيهَا عَقُصَاءُ وَلَاجَـلُـحَـآءُ وَلَاعَضُبَآءُ تَنُطَحُه بِقُرُونِهَا وَتَطَوُّه ؛ بَأَظُّلافِهَا كُلَّمَا مَرَّعَلَيُهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخُرَاهَا فِي يَوْمِ كَانَ مِقُدَارُه' خَمُسِيُنَ ٱلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقُضى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرْى سَبِيُلَه ْ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ ''قِيْلَ" يَـارَسُوُلَ اللَّهِ فَالُحَيُلُ؟ قَالَ:"اَلْخَيُلُ ثَلاثةٌ : هِيَ لِرَجُلٍ وِزُرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتُرٌ: وَهِي لِرَجُلٍ الْجَرِّ فامّا الَّتِيُ هِـىَ لَـه وِزُرٌ فَرَجُـلٌ رَبَطَهَـا رِيَآءً وَفَخُرًا وَنِوَآءً عَلَى آهُلِ ٱلْإِسُلَامِ فَهِىَ لَه وَزُرٌ وَاَمَّا الَّتِي هِيَ لَه صِتُرٌ فَرَجُـلٌ رَبَطَهَا فِيُ سَبِيُلِ اللَّهِ ثُمَّ لَمُ يَنُسَ حَقَّ اللَّهِ فِي ظُهُورِهَا وَلارِقابِهَا فَهيَ لَهُ سِتُرٌ، وأمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ ا ٱجُرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا، فِي سَبِيُلِ اللَّهِ لِآهُلِ ٱلْإِسْلَامِ فِي مَرُج أَوْ رَوْضةٍ فما اكْلَتْ مِنُ ذَلِكَ الْمَرُج ٱوَالرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّاكْتِبِ لَـهُ عَدْدُ مَا أَكُلَتُ حَسَنَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ عَدَدُ ٱرُوَاتِهَا وَٱبُوَالِهَا حَسَناتٍ، وَلَاتَـقُـطَـعُ طِولَهَا فَاسْتَـنَّتُ شَرَفًا أَوْشَرَفَيُن إِلَّاكُتَبَ اللَّهُ لَهُ عَدد اتَّارِهَا وأرُواتِها حساتٍ وَلامرّبِها صَاحِبُهَا عَلَى بَهُ وِ فَشَرِبَتُ مِنْهُ وَلايُرِيُدُ أَنْ يَسُقِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدَ مَاشَرِبَتُ حَسَنَاتٍ " قِيْلَ : يَـارَسُـوُلَ اللَّـهِ فَـالُـحُمُرُ؟ قَالَ" مَاأُنُولَ عَلَىَّ فِي الْحُمُرِ شَيَّءٌ الَّاهذَهِ الْأَيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ "فَمَنُ يَعْمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ حَيْرًا يَّرَه وَمَنُ يَعُمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرَّايْرَه ،، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهذَا لَفُظُ مُسُلِمٍ!

(۱۲۱۲) حضرت ہو ہربرہ رضی القد تو لی عندہے روایت ہے کہ رسول القد مُلَّا اُلَّمُ اُنے فرمایا کہ جوسونے اور جاندی کا مالک ہے اور اس کا حق اور ان کو جہنم کی آگ میں اور اس کا حق اور ان کو جہنم کی آگ میں اور اس کا حق اور ان کو جہنم کی آگ میں اور اس کی جائے گا اور پھر اس کے ساتھ اس کے پہلواس کی چیشانی اور اس کی پشت کو داغا جائے گا۔ جب بھی وہ تختیاں شندی ہول گی آئیس

دوبارہ آگ میں تپایا جے گا اور پھر داغا جائے گا اور اس روز بیعذاب مسلسل جاری رہے گا جس کی مقدار بچاس بزر سال ک برابر

ہوگی، یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کردیا جائے گا اور وہ اپنا راستہ و کھے لے گا جنت کی طرف یا جہنم کی جانب کس نے کہا کہ یہ

بسوں القدر اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ ہے۔ آپ ظالم لُلْم نے فر مایا کہ جو تخص اونوں کا مالک ہا اور ان کا حق او انہیں کرتا ور ن کے حقوق میں سے ایک جی بیانی بلا نے کی باری والے روز ان کا دور ہے خرورت مندول کے لیے دو ہا جائے ، روز قیا مت ان اونوں کے مالک کو ایک چینیل میدان ان اونوں کے سامنے مند کے بل ڈال دیا جائے گا اور بیاونٹ اس وقت اسے تنومند ہوں کے جینے بھی وہ ونیا میں رہے تھان میں سے وہ ایک منتیاں کو میں گا وہ اسے اپنے بیرول تنے روندیں گے اور اپنے منہ ہوں گا میں گا در اول سے آخر تک سارے اونٹ برابراسے روند تے رہینگے اور اپنے منہ سے کا مجے رہینگے اور اپنے منہ کی جانب دیکھ لے گا۔

تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کرویا جائے گا اور وہ اپنار استہ جنت کی طرف یا جہنم کی جانب دیکھ لے گا۔

کسی نے عرض کیا اور یارسول القدر کا افتام ) گدھوں کے بارے میں فر مائیے ۔ آپ مُلَّافِقُلُ نے فر مایا کی گدھوں کے متعلق مجھ پر کوئی تقلم نہیں اتارا گیا۔سوائے اس منفر داور جامع آیت کے:

﴿ وَمَن يَعْمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَسَرُهُ، ﴿ وَمَن يَعْمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةِ شَرًّا يَسَرُهُ، ﴿ وَمَن يَعْمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةِ شَرًّا يَسَرُهُ، ﴿ وَمَن يَعْمَلُ مِثْقَالًا ذَرَّةِ شَرًّا يَسَرُهُ، ﴿ وَمَن يَعْمَلُ مِثْقَالًا ذَرَّةِ شَرًّا يَسَرُهُ، ﴿ وَمَن يَعْمَلُ مِثْقَالًا ذَرَّةِ شَرًّا يَسَرُهُ، ﴿ وَمَن يَعْمَلُ مِثْقَالًا ذَرَّةِ شَرًّا يَسَرُهُ، ﴿ وَمَن يَعْمَلُ مِثْقَالًا ذَرَّةِ شَرًّا يَسَرُهُ، ﴿ وَمَن يَعْمَلُ مِثْقَالًا ذَرَّةِ شَرًّا يَسَرُهُ، ﴿ وَمَن يَعْمَلُ مِثْقَالًا ذَرَّةِ مَن لَا عَلَى مَا لَا عَلَيْهُ مِنْ مَن يَعْمَلُ مِثْقَالًا ذَرَّةً وَسَرًّا لَهُ مِنْ مَا لَا مَا مِنْ مَا لَا ذَرَّةً وَسُرًّا لَهُ مَنْ مَا لَا مَا لَهُ مَا لَا ذَرَّةً وَسُرًّا لَا مَا مِنْ لَعْمَلُ مِنْ لَعْمَالًا مِنْ لَعْلَا لَا مَا لَا عَلَى مَا لَا مِنْ لَكُونُ مِنْ لَعْمَلُ مِنْ لَعْلَا لَا عَلَا مَا لَا عَالِ مَا لَا عَلَا لَا عَلَا مِنْ لَا عَلَا مَا لَا عَلَا لَا مَا لَا عَلَا لَا عَلَا مَا لَا عَلَا لَا عَلَا لَا عَلَيْ مُ لَا عَلَا لَا عَلَا عَلَا مُعْلَى اللَّهُ مِنْ فَلَا لَا عَلَا عَلَا عَلَا لَا عَلَى مَا لَمُ عَلَّا لَا عَلَا مَا مَا لَا عَلَا مَا عَلَا عَلَا مَا عَلَا عَلَا مَا عَلَا لَا عَلَا مُنْ إِنْ عَلَا مَا عَلَا عَلَا عَلَا مَا عَلَا عَلَا مُعَلِي مُعْلَى مِنْ عَلَا لَا عَلَا 
ترجمہ 'جس ہے درہ برابر نیکی کی وہ اسے دیکھ ہے گا درجس نے ذرہ بربرائی کی وہ اسے دیکھ لےگا۔'' (متفق علیہ ) بیالفاظ سجے مسلم کے ہیں۔

ترك عديث (١٢١٣): صحيح البحارى، كتاب الزكوة، باب الم مابع الركوة. صحيح مسلم، كتاب الركوة، باب الم مابع الركوة، باب الله مابع الزكوة. مابع الزكوة .

شر**ح مدین**: سونے اور جاندی اونو باورگائے بکریوں پرزکوۃ فرض ہا، مابوصیفہ کے نزدیک سائکہ گھوڑوں پربھی زکوۃ ہے، امام نووی رحمہ امتدفر ماتے ہیں کہ بیرصدیث صریح طور پرسونے اور جاندی پرزکوۃ واجب ہونے پر دلالت کرتی ہے اوراس وجوب میں کوئی اختا نے نہیں ہے اوراس طرح اونٹول ، گائیوں اور بکریوں میں بھی بواختاا نے زکوۃ واجب ہے۔

حدیث مبارک میں علاوہ زکوۃ کے اونٹوں کا بیرت بھی بتایا گیا ہے کہ پانی پینے کے ہاری والے دن ان کو دو دورد و کرضرور تمندوں کو دیا جائے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ بیز کوۃ کی فرضیت سے پہلے کا تھم ہے، وربعض دیگر ملاء کے زو کیک بیا علاوہ زکوۃ کے نفی صدقہ کا تھم ہے کیونکہ انسان کے مال میں رکوۃ کے ملدوہ بھی حق ہے۔

حدیث مبارک میں ، ں کاحق ادانہ کرنے کی جوہز ایمان ہوئی ہے وہ میدان حشر کی ہے جس کا ایک دن دنیا کے بچاس ہزار سال کے برابر ہوگا اس سزا سے گزر کرالقد کی رحمت سے اگر امقد کے موثن بندول کومعافی دیدی گئی تو وہ جنت میں جو کینگے ورنہ جہنم میں موثن دیاں سز ا سے کزر کر بالآخر جنت میں پہنچ جے کے گا اور کا فربمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہے گا۔

(شرح صحيح مسلم بنبووي: ٧/٥٥\_ عمدة القاري: ٢١/ ٣٠١\_ روضة المتقين: ٣ , ٢١٧\_ برهة المتقين: ١٨٣/٢)

البيات (۲۱۷)

بَابُ وُ جُوُبِ صَوْمٍ رَمَضَانَ وَبَيَانَ فَضُلُ الصِّيَامِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ صيام رمضان كاوجوب، اس كى فَشَيلت اور متعلقات كابيان

#### رمضان میں قرآن نازل ہواہے

٢٨٦. قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ :

﴿ يَتَأَيُّهُ الَّذِينَ ءَامَنُوا كُنِبَ عَلَيْكُمُ ٱلصِّيامُ كَمَا كُنِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ ﴾ السّتالي في اللّذين مِن قَبْلِكُمْ ﴾ السّتالي فرمايا كه:

''اے ایمان والوتم پر دوزے فرض کئے گئے جس طرح کمان وگوں پر فرض ہوئے جوتم سے پہلے ہوئے۔''

إِلَى قُولِهِ تَعَالَىٰ :

﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِى أُسْرِلَ فِيهِ ٱلْقُرْءَ انَ هُدُى لِلنَّاسِ وَبَيْنَتِ مِنَ ٱلْهُدَى وَالْفُرْقَانَ فَمَن شَهِدَ مِن كُمُ ٱلشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْعَلَىٰ سَفَرِ فَعِدَّةً مُّنَ أَلْكُمُ الشَّهُرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْعَلَىٰ سَفَرِ فَعِدَّةً مُّنَ اللهُ عَلَىٰ سَفَرِ فَعِدَّةً مُّنَ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ 
وَاَمَّا الْاَحَادِيْتُ فَقَدُ تَقَدَّمَتُ فِي الْبَابِ الَّذِي قَبُلُه !

يهال تك كەاللىسجاندىن فرماياكد

''رمضان کامہینہوہ ہے جس میں قرآن اتارا گی ہے جولوگوں کے لیے ہدایت ہے اور ہدیت کے دلائل اور مجزات پس جوشخص تم میں سے رمضان پاسلے اسے چاہیے کہ وہ روزہ رکھے اور جو بھاری اور سفر کی حالت میں ہووہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔'' (البقرة ۲۸۳)

تفیری نکات: صوم (روزه) کے نفطی معنی بر کئے کے ہیں اس کی جمع صیام ہے۔ اور س کے شرق معنی ہیں سن سات ہے ۔ بیائی غروب آفتاب تک کھانے پینے اور بیوی کی قربت سے بازر ہنا ہے۔ روزه ال عبدات میں سے ایک ہے جو اسلام کے عمود اور ارکان ہیں۔ روزے حضرت آدم علیا اسلام سے کر حضرت محمد منافقاً محکم تک تمام امتوں میں فرض رہے ہیں اور روزہ کی غرض وغیت اور اس کا مقصود تقوی ہے۔ مضرت آدم علیا اسلام سے کے رحضرت محمد منافقاً محمد علی مصورت مضان میں نازل ہوتے

روزے رمضان المبارک کے مبینے میں فرض قرار دیئے گئے ہیں کہ اس ،ہ کی نمایاں فضیلت یہ ہے کہ القدینے اس ماہ کواپٹی دحی اور آ سانی کتابوں کے نزول کے لیے خاص کر رکھا ہے یعنی صرف یجی نہیں کہ قرآن کریم اس ماہ میں نازل ہوا جلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تصحیفے ،تورات ،انجیل اورز بورسب کتابیں رمضان میں نازل ہو کیں جیسا کہ ابن کثیر نے بعض مروایات کے حوالے ہے ذکر کیا ہے۔ رمضان المهارک کی وہ رات جس میں قرآن کریم نازل ہو خود قرآن بی کی تصدیق کے مطابق شب قدرتھی ، جورمضان المهارک کی ۲۴ رمضاں کی شب تھی۔ اب جو مخف ، ہیں مضان میں موجود ہواس پرلازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے۔ اس میں مریض اور مسافر کو رخصت دی گئی ہے کہ وہ اس وقت روزہ نہ رکھیں تندرتی حاصل ہونے پر اورسٹر کے ختم ہونے پراتنے دنوں کی قضاء کرلیں (معارف القرآن) رمضان المہارک کے روزوں کی فرضیت کا بیان اس سے پہلے بھی احادیث مبارکہ میں آچکا ہے۔

رمضان المبارك ميل كنابول سے بيخ كا خالص البتمام كيا جائے

﴿ عَزُّوْجَلَّ: ﴿ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ ادْمَ له الله تعالى عَنُهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وسلَّم قالَ اللهُ ﴿ عَزُّوْجَلَّ: ﴿ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ ادْمَ له الله الصِّيَامَ فَإِنَّه ﴿ لَى وَآنَا آجُزِى بِه وَالصِّيامُ جُنَّة فَإِذْ كَان يومُ صَوْمِ الْحَدِّكُمُ قَلَا يَرُفُكُ ولايصْخَتُ فَانُ سَابَه الْحَدُّ اوَقَاتَله فَلْيَقُلُ : انّى صَآبُمٌ وَالّذَى نَفُسُ مُحَمَّدٍ بيده لَخُدُونِ في مِم الصَّآئِمِ الْحَيْبُ عِنُداللهِ مِن رِيْح الْمِسْكِ. للصَآئِم فرْحَتَانِ، يفرحُهُما : آذا الْعُطر فرح وَإِذَا لَقِي وَهِذَا لَفُظُ رِوَايةِ الْبُحَارِيّ، وَفِي روايةٍ لَه اللهُ عَنُولُ طَعَامه اللهُ عَلَيهِ وَهَذَا لَفُظُ رِوَايةٍ الْبُحَارِيّ، وَفِي روايةٍ لَه اللهُ عَلَيهِ وَهَذَا لَفُظُ رِوَايةٍ الْبُحَارِيّ، وَفِي روايةٍ لَه اللهُ عَلَيه وَهُولَه الصَّوْمِ وَاللهُ وَلَى اللهُ عَلَيهِ اللهُ عَلَيهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَي وَالا أَجْزِى بِهِ وَلَي وَاللهُ اللهُ عَلَي اللهُ عَلَي وَالْ الْجَوْلُ اللهُ عَلَي وَاللهُ اللهُ عَلَي وَالْهُ اللهُ عَلَي وَاللهُ اللهُ عَلَي وَاللهُ وَلَى اللهُ عَلَي وَاللهُ وَلَى اللهُ عَلَي وَاللهُ وَلَى اللهُ وَلَى اللهُ عَلَي وَاللهُ وَلَى اللهُ عَلَي وَاللهُ وَلَى اللهُ عَلَي اللهُ وَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ وَلَى اللهُ وَلَى اللهُ وَلَى اللهُ وَلَى اللهُ وَلَى اللهُ عَلَى اللهُ وَلَى اللهُ وَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَي اللهُ وَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَمُ وَلَا الْعَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى الْمُسَكِى . "

( ۱۲۱۵ ) حفرت ابوهریرہ رضی اللہ تقابی عندے روایت ہے کہ رسول اللہ طاقی نے ارش وفر ماید کہ دم کے بیٹے کا برعمل اس کے سے ہے سوائے روزے کے کہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی س کی جزادوں گا۔ روزے ڈھال ہیں، جبتم میں سے سی کے روزے کا دن ہوتو وہ نہ کوئی بری بات کر ہا اور نہ شور مچائے اگر کوئی اسے برا بھلہ کھے یاس سے شرب تو اسے کیے میں روزے میں ہول فتم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے روزے دار کے منہ کی بوامند تعالیٰ کے یہ ب مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ روزہ دار کو وہ خوشیاں ملتی میں جن سے وہ خوش ہوتا ہے ایک روزہ کے افسار کے وقت دوسراجب وہ اپنے رہ ب سے ملاقات کرے گا تو سینے روزے برخوش ہوگا (متفق مدیہ ) پیالف ظامیح بخاری کے ہیں۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جو سی تھے ہی ری کی ہے کہ روزہ دارا پنا کھا نہیں اورخواہش میری خاطر جھوڑ ویتا ہے روزہ میرے لیے ہے اور میں بی اس کی جزادول گا۔ ہر نیمی کی جزاءوس گناہ ہے اور سات سوگن تک تواب ملتا ہے۔ اللہ تعدی کا ارشاد ہے۔ سوائے روزے کے کہوہ میرے لیے ہے اور میں بی اس کا بدر دول گا۔ روزہ دار نے اپنی شہوت اور کھان میری خاطر چھوڑ ا۔ روزہ دار کو دوخوشیال میسر ہوتی ہوگی اور دوزہ دار کے مند کی بوائد کے یہال مشک کی ہوتی ہوگی ہوت دردوسری خوش اے رہے رہ سے ملہ قات کے وقت ہوگی اور روزہ دار کے مند کی بوائد کے یہال مشک کی

خوشبوے بھی زیادہ پا کیز واورلطیف ہے۔

ترك مديث (١٢١٥): صحبح اسحارى، كتاب الصيام، ماب وحوب صوم رمضان . صحبح مسدم، كتاب

101

تصيام دات فصل الصيام .

کلمات صدیمہ: اما احزی ہد؛ میں بذات خوداس کا جردوں گا۔ جُمند، وْ هال جس سے جنگ میں تیروں اور نیز وں اور تنواروں سے بچ جاتا ہے۔ گویاروزہ جہنم کی آگ سے بچ نے والی ڈ هال ہے۔ فلا ہو فٹ: بری اور گندی بات زبان پر ندرائے۔ فخش گوئی سے اجتناب کرے۔ و لا یسف حب: شورنہ مچائے اور نفول با تیں نہ کرے۔ حملوف: روزہ دار کے منہ کی بوجومنہ بندر ہے اور معدہ منالی رہنے سے پیدا ہوجاتی ہے۔

شرح صدیم : الله تعالی نے انسان کی تخییق کچھاس طرح فرمائی ہے کہ اس کا وجود روحانیت اور حیوانیت یا مکنوتیت اور جمیت کا جامع بن گیا ہے اس کی طبعیت میں وہ سارے مادی اور شفی تقاضے بھی ہیں جو حیوان میں بوتے ہیں اور اس کی فطرت میں روہ نیت اور مَسُوتیت کا وہ نورانی جو جربھی موجود ہے جواللہ تعالی کی مخلوق یعنی فرشتوں کی خاص دولت ہے۔انسان کی سعادت کا مدار اس پر ہے کہ اس کا بید وحانی عضر اس کے حیوانیت دب جاتی ہے۔ روزہ کی ریاضت کا مقصود یہی غرض خاص ہے کہ روزہ سے حیوانیت دب جاتی ہے اور سٹر جاتی ہے اور روحانیت اور مکوتیت کا غلبہ اور اس کا فیضان ہو جاتا ہے۔ اس لیے فرمایا کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں بی اس کی جزادوں گا۔

وجہ بیب کہ جملہ اعمال حسنہ میں ہے برایک کی جزااوراس کا اجروثو اب بیان کردیا گیا ہے موائے روزے کہ اس کے بارہ بس کہا گیا کہ اللہ بی اس کا اجرد ہے گا۔ چنا نچا ایک روایت میں بیالفاظ ہیں کہ آپ کھڑا نے ارشاد فر مایا کہ ''ابن آدم کے بڑعمل میں اضافہ کیا جاتا ہے کہ برنیکی کی جزادس ہے سب سوگنا تک دی جاتی ہے۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں سوائے روزے کے کہ وہ میرے لیے ہاور میں بی اس کی جزادول گا''۔اورقر آن کریم میں ہے'' انسا ہو فسی الصابرون احر هم معبر حساب ''(صابرین کے اجر بلاصاب دیا جائے گا) اور مفسرین کے قول کے مطابق اس آیت میں صابروں سے مرادروزے دار ہیں۔روزہ مومن کے لیے گناہوں سے بیچنے کی ، بدگوئی اور بد زبانی سے احتراز کی اور بربری بات سے اجتناب کی اور جہنم کی آگ ہے نیچنے کی ڈھال ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ جس کاروزہ ہووہ کوئی بری بات سے اجتناب کی اور جہنم کی آگ ہے نیچنے کی ڈھال ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ جس روزے ہوں۔ یہ بری بات منہ ہوجائے گا اس دنیا کے سارے بیانے بدل جا تھئے اور چزئی ما بہت ، کیفیت اور جات محتقاف ہوجائے گی : ہو حد بیا تے بدل جا تھئے اور چزئی ما بہت ، کیفیت اور حاست محتقاف ہوجائے گی : ہو حد بیانے بدل جا تھی اور چزئی ما بہت ، کیفیت اور حاست محتقاف ہوجائے گی : ہو حد بیانے بدل جا تھی اور چزئی ما بہت ، کیفیت اور حاست محتقاف ہوجائے گی : ہو حد بیانے بدل جا تھی اور چزئی ما بہت ، کیفیت اور حاست محتقاف ہوجائے گی : ہو حد بیانے بدل جا تھی اور چزئی ما بہت ، کیفیت اور حاست محتقاف ہوجائے گی : ہو حد بیانے بدل جا تھی اور چزئی ما بہت ، کیفیت اور حاست محتقاف ہوجائے گی : ہو حد بیانے بدل جا تھی اور چنزئی ما بہت ، کیفیت اور حاست محتقاف ہوجائے گی اس دنیا کے سار دور کی ما بہت ، کیفیت اور حاست محتقاف ہو جائے گی اس دنیا کے سار دور کی ما بہت ، کیفیت اور حاست محتقاف ہو جائے گی اس دنیا کے سار دور کی ما بہت ، کیفیت اور حاست محتقاف ہو جائے گی اس دنیا کے سار دور بیا کے سار دور کی ما بہت ، کیفیت اور حاست محتقاف ہو جائے گی اس دنیا کے سار دور بی خواصل ہے کی میں میں کی جس کی دور کی مارپر کی میں کی دور کی مارپر کی دور کی مارپر کی مارپر کیا کے دور کی مارپر کی بین کی دور کی کی دور کی مارپر کی کی دور کی دور کی کی دور کی کی دور کی کی دور کی دور کی دور کی کی دور کی دور کی دور کی کی دور کی کی دور کی دور کی دور کی دور کی دور کی دور کی دور کی دور کی دور کی دور

روزدارکودوخوشیاں حاصل ہوتی ہیں ایک دنیوی اوردوسری اخروی جب وہ روز ہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور جب وہ اللہ سے
ملاقات کرے گا اور روزے کا اجرو تو اب اور اس کے صلے میں ملنے والے درجات بلنداور مقد مت رفع تو اس وقت وہ اپنے روزے پر
خوش ہوگا۔ (فتح الب اری: ۱/۸۰۰ رشد السساری: ۱/۶۶ مشرح صحیح مسلم لسووی ۲۶۸ وضة

تبالل الارض غيسر الارض وبال ان خوشبول كاعتبار باقى نبيس رب كاجود نياس انسان كي قوت شامد كے ليے مرغوب ومجوب مين،

وہاں روزہ دار کے منہ کی بوکی اطافت و پاکیزگ مشک ہے بھی در چند ہوج سے گ۔

المتقيل: ٢٣٤/٣\_ معارف الحديث ٢ (٣٤٣)

## روزہ داروں کے لیے باب الریان ہے

١٢١٢. وَعسُهُ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنُ أَنْفَقَ زَوْجَيُنِ فِى سَبِيلِ اللّهِ تُوْدِى مِن أَهُلِ الصَّلواةِ دُعِى مِن بَابِ الصَّلوةِ، وَمَنْ كَانَ مِنُ أَهُلِ الصَّلواةِ دُعِى مِن بَابِ الصَّلوةِ، وَمَنْ كَانَ مِنُ أَهُلِ الصَّلواةِ دُعِى مِن بَابِ الصَّلوةِ، وَمَنْ كَانَ مِنُ أَهُلِ الصَّيَامِ دُعِى مِن بَابِ الرَّيَانِ، مَنْ كَانَ مِنُ أَهُلِ الصَّيَامِ دُعِى مِن بَابِ الرَّيَانِ، مَنْ كَانَ مِنْ أَهُلِ الصَّيَامِ دُعِى مِن بَابِ الرَّيَانِ، مَنْ كَانَ مِنْ أَهُلِ الصَّيَامِ دُعِى مِن بَابِ الرَّيَانِ، مَنْ كَانَ مِنْ أَهُلِ الصَّيَامِ دُعِى مِن بَابِ الصَّدقَةِ " قَالَ ابُوْبِكُورِ رَصِى اللّهُ عَنْهُ. بِأَبِى آنُتَ وُأُمِّى يَارَسُولَ اللّهِ مَاعَلى مَنْ لَصَدَقَةِ دُعِى مِنْ بَلْكَ الْابُوابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهِلُ يُدْعَى آحَدٌ مِنْ بَلْكَ الْابُوابِ كُلِّهَا؟ فَقَالَ : "نَعْمُ وَارُجُواانُ دُعِيَ مِنْ بَلْكَ الْابُوابِ كُلِّهَا؟ فَقَالَ : "نَعْمُ وَارْجُواانُ تَكُونَ مِنْهُمُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ!

(۲۲۲) دعترت ابو مبریره رضی القد تعالی عند سے روایت نے کہ رسول القد مُلْقُولُم نے فر میا کہ جوشف القد کی راہ میں کی چیز کا جوڑ اخرج کرے گا اس کو جنت کے دروازوں میں نے آواز دی جائے گی۔اے القد کے بندے یہ خیر ہے جو،نماز والوں میں سے ہوگا است باب الصلو ہ سے پکا راجائے گا اور جو اہل حیاں جب و گا سے باب الجہاد سے پکا راجائے گا اور جو اہل حیام میں سے ہوگا اسے باب الصدقد سے پکا راجائے گا ور جو اہل صدقد میں سے ہوگا اسے باب الصدقد سے پکا راجائے گا۔حضرت ابو بکر رضی الله تعالی عند ۔ نے فر مایا کہ میرے مال اور باب آپ پر فدا ہوں یارسول الله دو گا تھے ہیں کو ان دروازوں میں کی سے پکا راجائے گا وہ تو درست ہے تو کیا کوئی یہ کھی ہوگا جے ان تمام دروازوں سے پکا راجائے گا وہ تو درست ہو تو کیا کوئی یہ کھی ہوگا جے ان تمام دروازوں سے پکا راجائے آپ خلافی نے فر مایا کہ باس اور میں امید کرتا ہوں کم ان میں سے ہو۔ (متفق عبیہ) مدین صدیع حسمہ کتاب الرکو ہ ، باب میں الریاں ، صحیح مسمہ کتاب الرکو ہ ، باب میں

حمع الصدقه واعمال البر

کلمات مدیث: زوجین بھی چیز کا جوڑا ،کسی نے دوگھوڑے صدقے میں دیئے، دو جوڑے کبڑے دیدیئے وغیر ہے۔ ممکن ہےا تمال میں بھی ہو کہ دوروزے رکھ لیے یا ایک صدقہ کو دوسرے صدقہ کے ساتھ ملالیا۔ باب الریان: سیرانی کا دروازہ، چونکہ روزہ دار پیا ساہوتا ہے اس لیے وہ باب الریان سے داخل ہوگا۔ زی : کے سخی سیراب ہونے کے ہیں۔

شرح حدیث: حدیث میارک میں جنت کے چار دروازون کا ذکر ہزا۔ امام سیوطی رحمہ اللہ ایک بیان میں فرمات ہیں کہ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جنت کے دیگر ابواب کاذکر دیگر احادیث میں آیا ہے جو یہ ہیں۔ باب الساب الکاطمین العبط و العافین الساس ، باب الراصین اور الساب الایمن ، الباب الایمن وہ ہے جس سے وہ اہل جنت داخل ہوں گے جن سے کوئی حساب ہیں ہوگا۔ ایک حدیث مبارک میں ہے کہ جس نے انچی طرح وضو کیا اور کہا اشہد ان لا الدالا اللہ الحدیث۔ اس حدیث میں ہے کہ و جنت میں داخل ہوجائے۔

الل ایمان میں سے جس کا جو تمل غالب ہوگا وہ اس دروازے ہے داخل ہوگا بکٹر ت روزے رکھنے والہ باب الریان سے داخل ہوگا۔حضرت ابو بکررضی اللہ تعالی عندنے عرض کیا کہ یارسول اللہ جو جس دروازے سے پکارا جائے گا وہ جنت میں اس دروازے سے داخل ہوجائے گا کیا کوئی اید بھی ہوگا جے سب درواز و سے بلایا جائے ، آپ نگا گاٹا نے فرمایا کہ ہاں اور جھے امید ہے کہتم ال میں سے ہو۔حضرت ابو بکررضی اللہ تعالی عند کی فضیرت ، یا سوئی کہ انہیں : نت کے آٹھا روازوں میں ہرورواز سے بلایا جائے گا۔

(فتح الباري: ١٠١٠ ـ شرح صحيح مسلم للنووي: ٧ ١٠٢ ـ تحفه الاحودي: ١٥٢ ١٥٢ ـ دليل الفالحير. ١٨٤)

#### جنت کا ایک درواز وروز و داروں کے لیے خاص ہے

١٢١٤ وعن سَهُلِ بُنِ سعُدِ رضى اللَّهُ عَنْهُ عنِ النَبي صلَّى اللَّهُ عليُهِ وسلَم قال: "إنّ فِي الْجنَة نَالُ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَنْهُ عَنْهُ عَنْهُ عَنْهُ عَنْهُ عَنْهُ عَنْهُ عَنْهُ اللَّهُ عَنْهُ عَنْهُ عَنْهُ عَنْهُ عَنْهُ عَنْهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهُ عَلَى اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَى عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَى عَلَيْهِ عَلَى عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَى عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَى عَلَمْ عَلَاهُ عَلَمْ عَلَالًا عَلَمْ عَلَمُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَى عَلَيْهُ عَلَالًا عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَهُ عَلَى عَلَالْمُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْكُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَ

(۱۲۱۷) حضرت بهل بن سعدرضی مقد تعالی عندے روایت ہے کہ نبی کریم کانٹی کا عندے میں ایک دروازہ ہے جس کوریان کہ جاتا ہے اس سے روز ہوارہ خل ہوں گے واسے کوریان کہ جاتا ہے اس سے روز قیر مت روزہ وارد خل ہوں گے ان کے سواکوئی داخل نہیں ہوگا جب وہ داخل ہو چکے ہول گے واسے بند کردیا جائے گا اورکوئی اور اس سے داخل نہیں ہوگا۔ (متفق عدیہ )

تُخ تَح مديث (١٢١٤): صحيح البحارى، كتاب الصوم، باب الرياد للصائمس صحيح مسم، كتاب الصيام، باب قصل الصيام

شرح حدیث: شرح حدیث: روز ہے بھی رکھے ہول کے دوروز قیامت جنت میں باب امریان سے داخل ہوں گے کہ جودنیا میں انہوں نے روزوں میں پیاس کی تکلیف! ٹھائی تھی ان کی وہ پیاس ہمیشہ ہمیشہ کے سے تتم ہوجا کیں اوروہ البدی طور پر پیاس سے تحفوظ ہوجا کیں۔

باب الریان سے داخل ہونے والےصرف روزے دار ہوں گے اور جب سارے روز ہ دار جنت میں بینچ جا کینگے تو اس دروازے کو بند کر دیا جائے جس کے بعد کوئی اور اس دروازے ہے داخل نہیں ہوگا

منداحد بن طبل میں حضرت عبداللہ بن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالی عند سے مروی ہے کہ رسول اللہ مکا پھڑا نے فر مایا کہ قرآن کریم اور روز ہے دونوں روز قیر مت بندہ مومن کی شفاعت کریئے اور کہیں گے اے اللہ میں نے اس بندے کو کھانے سے اور خواہشات سے روک رہے تھا تو آ پ اس کے حق میں میری شفاعت قبول فر مالیں اور قرآن کے کا اے امتد میں نے اس بندے کورات کی نیند سے بازر کھا تھا آ پ اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فر مالیں فر مایا کہ دونوں کی شفاعت قبول کی ج ئے گا۔

(فتح الباري: ١٠١٠ ـ روضه سمتقيل: ٣ ٢٢٦ ـ دليل القالحيل: ٢٣ ٤)

#### ایک دن کاروز ہجہنم سے ستر برس دوری کا ذریعہ ہے

١٢١٨. وَعَنُ اَبِيُ سَعِيُدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَامِنُ عَبْدِيَّصُوْمُ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللَّهِ إِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ بِذَالِكَ الْيَوْمِ وَجُهَه عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(۱۲۱۸) حضرت ابوسعید خدری رضی الله تعالی عند سے روایت ہے کدرسول الله مُلَقِقُ نے فرمایا کہ جو بندہ الله کی رضا کے لیے ایک دن کاروزہ رکھتا ہے اللہ تعالی اس ایک دن کے روزے کے بدلے اسے ستر سال جہنم سے دور فرما دیتے ہیں۔ (مثنق علیہ)

حرت مديث (١٢١٨): صحيح البه حماري، كتاب المجهاد و السير، باب فضل الصوم في سبيل الله . صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل الصيام في سبيل الله لمن يطيقه .

كلمات مديث: مامن عبد: جوكونى بنده ،كونى مكلف ،مردياعورت ،ليعنى مسلمان بنده-

شرح مدیث:

صدیث مبارک بی ارشاد ہوا ہے کہ جومون اللہ کی راہ بی ایک دن کاروزہ رکھے واللہ تعالیٰ اسے جہنم ہے سرسال
کی مسافت دور فر ، دیتے ہیں۔علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ فر ماتے ہیں کہ فی سبیل اللہ کے لفظ ہے جہاد فی سبیل اللہ مراد ہے یعنی بندہ مومن
جماد میں ہواور روزہ ہے بھی ہو۔علامہ قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ فی سبیل اللہ سے اللہ کفر ماں برداری اور اس کی رضام اور ہے بیعنی جو
رضائے اللی کے حصول کے لیے ایک دن کاروزہ رکھے۔ حافظ ابن جمر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی انٹد تعالیٰ عنہ سے مروی
ہے کہ اگر کوئی مجاہد اللہ کے ایک دن کاروزہ رکھے۔ این مور چہیں بیٹھا ہواوروہ اللہ کی راہ میں روزہ رکھے۔ ابن وقیق العید نے فرمایا کہ فی
سبیل اللہ کا لفظ جہادی کے لیے مستعمل ہے اور جہاد اور صوم کا اجتماع در حقیقت بہت بڑی فضیلت ہے ،اس لیے حدیث میں وارد فی سبیل
اللہ کے لفظ کو جہاد یر معمول کرنازیا دہ مناسب ہے۔

غرض جوابقد کے راستے میں مصروف جہاد ہوا ور روز ہے ہے ہویا جس نے خالصتاً رضائے البی کے حصول کے لیے روز ہ رکھا ہواللہ تعالی اس ایک دن کے روز ہے کے صلہ میں اس کے درمیان اور جہنم کے درمیان ستر برس کی مسافت کے بقدر فاصلہ پیدا فرمادی ہے۔ (فتح الباری: ۲۲/۱ شرح صحیح مسلم للنووی: ۲۲/۸)

روزہ گناہوں کی معافی کاؤر بعہہ

١٢١٩. وَعَنُ آبِي هُوَيُوةَ وَضِى اللّهُ عَنُهُ عَنِ النّبِيّ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنُ صَامَ وَمَضَانَ إِيْمَاناً وَإِحْتِسَابًا غُفِولَه مَاتَقَلَّمَ مِن ذَنُبه" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۱۲۱۹) حضرت ابو ہریرہ رمنی اللہ تعالی عند سے روایت ہے کہ نی کریم مُلکٹی نے فرمایا کہ جس نے ایمان کے ساتھ اور اللہ کے یہاں ملنے والے اجر وثو اب کی امید پر روز ہ رکھااس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (متفق علیہ) مرحد المعادي، كتاب الصوم، باب من صام رمصان بمان و حسابا . صحيح مسم

كتاب لصيام، باب قصل الصيام.

شرح صدید:
ایمان اوراحتساب کے ساتھ روزہ رکھنے کا مطب بیہ ہے کہ اس کا صل محرک اور اس کی اس سابند اور اس کے رسول پر ایمان ہوکہ رسول اللہ مظافی نوع انسان کے بیے ہدایت وقعیم لے کرمبعوث ہوئے ہیں وہ سب برحق ہے اور جس عمل پرجس جرو و اب کا وعدہ فر مایا ہے وہ بھی برحق ہے اس یمن واحتساب کے ساتھ روزہ دار کا مقصود صرف اور صرف رضائے الہی ہواور اس روزے پر منے والے اجرو و اب کی امید ہوکہ اللہ تعلی ضرور پناکیا ہواوعدہ پور فرہ نے گا۔ یکی ایمان واحتساب ہے جس سے مؤمن کے تم ماعمل کا تعلق اللہ تعلی ہوتا ہے بلکہ حقیقت ہے ہے کہ یکی ایمان واحتساب تم ماعمال صاحب کی روح ہے۔ اگر بیانہ ہوتو عمل صاحب میں اللہ کے بہال کوئی قدرو قیمت نہیں۔ جبکہ ایمان وحتساب کے ساتھ کیا ہوا بندہ کا ایک عمل بھی اللہ کے بہال اس قدر عزیز ورا تنافیتی ہے کہ اس کے طاق معاف ہو سکتے ہیں۔

(فتح الباري ۱۰۱۲۱ شرح صحیح مسلم لمووی ۱۳۲۸ معرف بحدث: ۲۵۲۶)

\*\*\*\*\*

#### رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں

١٢٢٠. وَعَنْهُ وَضِى اللّهُ عَنْهُ أَنَّ وَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْه وَسَلّمَ قال "اذا حَآءَ ومَضَانُ فُتحَتُ أَبُوابُ النَّجَنَّة، وَعُلِقَتُ أَنوَابُ النَّارِ وَصُفّدتُ الشّياطينُ" مُتَّفقٌ عَليْه

﴿ ۱۲۲٠ ) مفرت ہو ہر برہ رہنی اللہ تعال عنہ ہے روایت ہے کہ رسوں اللہ کا تھا کے فرمایا کہ جب رمضان آتا ہے جنت کے دروازے کھولدیئے جاتے ہیں ورجہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اورشیاطین کوجکڑ دیاجا تا ہے۔ (متفق ملید)

جَرْتَكَ مديث (١٢٢٠): صحيح المحارى، كتاب الصوم، باب هل يقال رمصال و شهر رمصال صحيح مسم، اول كناب الصوم.

کلمات حدیث: صدت الشیاطیس شیطان زنجیرول سے باندھ دیئے ج تے ہیں۔ صدد: کے معنی قیداور بیڑی کے ہیں۔ سینی شیاطین کے بیروں میں بیڑیاں ڈائدی جاتی ہیں اور نہیں زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

شر<u>ح مدیث.</u> ش<u>رح مدیث.</u> بین ابن انعر بی رحمه الله فرماتے بین که جنت اسانوں کے اوپر ہے اور عرش اس کی حصت ہے جنت کے دروازے جب کھولدیئے جاتے بین تواس کے آسانوں کے دروازے بھی کھویدیئے جاتے ہوں گے۔ قرسن کریم میں ہے۔

﴿ حَقَّى إِذَا جَآءُوهَا وَفُتِحَتُ أَبُوابُهَا ﴾ (الزم: ٢٧)

''یہاں تک جب پہنچ جا کیں اور اس پر کھولے جا کیں گے بس کے دروازے۔''

لین جس طرح معزز مرم مہمانوں کی آمدے پہلے ہی مہمان خانہ کے درو زے کھولد ئے جاتے ہیں ای طرح اہل جنت پہنچیں گو دروازے کھلے ہوئے دروازے کھلے ہوئے دروازے کھلے ہوئے ہوئے ہوں کے اوراند کے فرقت انتہائی اعزاز واکرام سے ان کا استقبال کرینگے،ان کے مرتبہ بلند پران کی مدح کرینگے اور کھمات سلام وثناء سے ان کو جنت میں آنے پرمبار کہا دو کھمات سلام وثناء سے ان کو جنت میں آنے پرمبار کہا دو گئے۔ دمضان امہارک میں جنت کے دروازے اس لیے کھولد نے جاتے ہیں کہ مونین کی رجاء اور امید میں اضافہ ہوجائے اوراس اضافہ کے ساتھ ان کو اعمال صالحہ کی رغبت پیدا ہواوروہ زیادہ سے زیادہ اعمال صالحہ کر کے زیردہ سے زیادہ اعمال صالحہ کی رغبت پیدا ہواوروہ زیادہ سے زیادہ اعمال صالحہ کی رغبت پیدا ہواوروہ زیادہ سے زیادہ اعمال صالحہ کر کے زیردہ سے زیادہ اعمال صالحہ کی رغبت پیدا ہواوروہ زیادہ سے زیادہ اعمال صالحہ کی رغبت بیدا ہواوروہ زیادہ سے تریادہ اعمال صالحہ کی رغبت بیدا ہواوروہ زیادہ سے تریادہ اعمال صالحہ کی رغبت بیدا ہواوروہ زیادہ سے تریادہ اعمال صالحہ کی رغبت بیدا ہواوروہ زیادہ سے تریادہ اعمال صالحہ کی رغبت بیدا ہواوروہ زیادہ سے تریادہ اعمال سے کہ تریادہ اعمال سے کو تریادہ سے تریادہ اعمال سے کھولد ہے تو تریادہ کی سے تھولا کی دعبت اللہ کے مستحق بین جا کیں۔

#### شاه ولی الله رحمه الله کی توجیه

حضرت شاہ ولی اللّٰدرحمہاللّٰہ نے اس حدیث کی شرح میں جومضمون تحریر فرمایا ہےاس کا خلہ صدید ہے کہ اللّٰہ کے صاح اوراحا عت شعار بندے رمضان السبارک میں چونکہ طاعات وحسنات میں مشغول ہوجاتے ہیں دن کوروزہ رکھ کرتلاوت میں گزارتے ہیں اور راتوں کا بروا حصرتراوت جمجداوردع وول اوراستغفار میں سرکرتے ہیں اور ن کے انوار و برکات سے متاثر ہوکر عام مونین کے قلوب بھی رمضان المبارك ميں عبادات ادراعمال صالح كى طرف راغب اور گناہوں ہے كناره كش ہوجاتے ہيں تواسد م اورايمان كے صفح ميں سعادت اور تقوی کے اس عمومی رجحان اور نیکی اور عبادت کی اس عام فضاء کے پیدا ہوجانے کی وجہ ہے وہ طبائع جن میں کی کھی محل احیت ہوتی ہے اللہ کی مرضیات کی جانب ماکل اور شراور خباشت سے متنفر ہوجاتی ہیں۔اور پھراس ،ومبارک میں تھوڑے سے عمل خیر کی قیمت بھی المتد تعالی کی ج نب سے دوسرے دنوں کی بنسبت زیادہ بردھادی جاتی ہے تو ان سب باتوں کا نتیجہ یہ وتا ہے کہ ان بوگول کے لیے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے درواز ہےان پر بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین ان کو گمراہ کرنے سے عرجز اور بے بس ہوجاتے ہیں۔ شاہ ولی الله رحمہ الله کی اس تشریح کے مطابق جنت کے درواز ے کھولے جانے جہنم کے دروازے بند کردیے جانے اور شیاطین کے زنجیروں میں باندھ دیئے جانے کا تعلق ان اہل ایمان سے ہے جواس ہوصیام میں خیروسعادت کے حصوب کے بیے کوش ہوتے ہیں،ور اہ کی رحمتوں ور برکتول ہے مستنفید ہونے کے لیے عبودتوں کواپنا شعار بناتے ہیں باتی رہے وہ کفاراور خدا ناشناس اور خدا فراموش،ور غفت شعار ہوگ جنگی زندگیوں میں ماہ رمضان کی آمدے کوئی تبدیمی نہیں آتی ،توان بشارتوں کاان ہے کوئی تعلق نہیں ہے جب وہ خود ہی اپنی روش پرمطمئن اورسال کے بارہ مہینے شیعان کی پیروی پر راضی ہو گئے ہیں تو پھرالقد کے یہاں بھی ان کے لیےمحرومی کےسوا کیجھٹیں ب- (فتح السارى: ١/ ١٠١٠ عدمدة القارى: ٢٧٩,١١ ارشاد السارى: ٤٤٨,٤ روصة المتقين ٣/ ٢٣٠. معارف الحديث ١ (٣٤٤)

روزہ اور افطار کا مدار چاند کی رؤیت پر ہے

١٢٢١. وعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلَّمَ قَالَ . "صُُومُوا لِرُؤيَتِه وَ أَفُطِرُوا لِرُؤيَتِهِ، فَإِلْ

غَى عَلَيْكُمُ فَاكُملُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلاثِيُنَ "مُتَّفَقُ عَلَيْهِ وَهلْهَا لَفُظُ الْبُخَارِيّ، وَفِي رِوَايَةٍ مُسُلِمٍ "فَإِنْ غُمَّ عَلَيْهِ وَهلْهَا لَفُظُ الْبُخَارِيّ، وَفِي رِوَايَةٍ مُسُلِمٍ "فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمُ فَضُومُوا ثَلاثِيْنَ يَوُماً !

( ۱۲۲۱ ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ ہے روایت ہے کہ رسوب اللہ مکا تیکا نے فر مایا کہ جیاند دیکھ کر روزہ رکھوا گرتم پڑتی ہو تو شعبان کی گفتی پوری کرو۔ (متفق علیہ )اور بیالفظ بخاری کے ہیں۔

ورمسم کی ایک روایت میں ہے کہ اگر بادل چھایا ہوتو تمیں دن کے روز ہے رکھو۔

- تخری صدیت (۱۲۲۱): صحیح المحاری، کتاب الصیام، باب قول النبی منافظ ادار بیتم الهلال فصوموا. صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب و جوب صوم رمصال بر و یه الهلال و الفطر برؤیه.

کلمات حدیث: فن علی علیکم: اگرتم پر بادل چھاجئے ۔ سی روایت میں ہے۔ مان عم علیکم: غی اورغم دونوں الفاندے معنی ایک میں بدل چھاجانا مطلع ابر آبود ہونا جس کی وجہ سے جاند نظر آئے۔

رمضان المبارک کے چ ندکی رؤیت کے اثبات کے لیے ایک گواہ کی گواہ کا فی ہے۔ جبکہ شوال کے جاند کی رؤیت کے اثبات کے سے دوید دل گواہول کی گواہ کی شروری ہے۔

(فتح الماري ١٠١٣ ١ مر المدالساري ٤٦٠/٤ عمدة القري ١٠١٠٠ عمارف لحديث ١٩٥٩)

السَّاكِ (۲۱۸)

تَابُ الْجُودِ وَفِعُلِ الْمَعَرُوُف وَالْإِكْتَارِ مِنَ الْخَيْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَالزِّيَادَةِ مِنُ ذَلِكَ فِي الْعَشُرِ الْآوَاحِرِ مِنْهُ رمضان المبارك ميں جودوستانيكي كے كام اعمال خيركي كثرت اور عشرة اخير ميں ان اعمال ميں اضافہ

#### رسول الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما الله ما ا

الله صلَّى الله عليُهِ وَسلَّمَ اللهُ عَهُمَاقَالَ: كَان رَسُولُ الله صلَّى اللهُ عليُهِ وَسلَّمَ آجُود النَاس، وَكَانَ اللهُ عَلَيْهِ وَسلَّمَ أَجُود النَاس، وَكَانَ الْحُودُ مالِكُولُ فِي كُنَ لَيُلَةٍ مِّنُ رمضان فَي اللهُ عليْهِ وَسلَّم حِيْنَ اللهُ عليْهِ وَسلَّم حِيْنَ اللهُ عليْهِ وَسلَّم حِيْنَ اللهُ عليْهِ وَسلَّم حِيْنَ اللهُ عليْهِ وَسلَّم عَيْنَ اللهُ عليْه وَسلَّم عَلَيْه وَسلَّم عَيْنَ اللهُ عَلَيْه وَسلَّم عَلَيْه وَسلَّم عَيْنَ اللهُ عَلَيْهِ وَسلَّم عَيْنَ اللهُ عَلَيْهِ وَسلَّم عَلَيْه وَسلَّم عَيْنَ اللهُ عَلَيْهِ وَسلَّم عَلَيْه وَسلَّم عَيْنَ اللهُ عَلَيْه وَسلَّم عَلَيْه وَسلَّم عَلَيْه وَسلَّم عَلَيْه وَسلَّم عَلَيْه وَسلَّم عَلَيْه وَسلَّم عَلَيْه وَسلَّم عَلَيْه وَسلَّم عَلَيْه وَسلَّم عَلَيْه وَسلَّم عَلَيْه وَسلَّم عَلَيْه وَسلَّم عَلَيْه وَسلَّم عَلَيْه وَسلَّم عَلَيْه وَسلَّم عَلَيْه وَسلَّم عَلَيْه وَسلَّم عَلَيْه وَسلَّم عَلَيْه وَسلَّم عَلَيْه وَسلَّم عَلَيْه وَسلَّم عَلَيْه وَسُلَّمُ عَلَيْه وَسُلَّم عَلَيْه وَسُلَّمُ عَلَيْهُ عَلَيْه وَسُلَّمُ عَلَيْه وَسُلَّمُ عَلَيْه وَسُلَّمُ عَلَيْهُ وَسُلَّمُ عَلَيْهُ وَسُلَّمُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْه وَسُلَّمُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْه وَسُلَم عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْه عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَل

(۱۲۲۲) حضرت عبدالقد بن عبال رضی القد قع الی عنها ہے روایت ہے کہ رسول القد مُلَا قُطُ اُتم مالوگوں میں سب ہے زیادہ و کئی تھے اور رمضان ، لمبارک میں جب حضرت جبریل علیہ اسلام آپ مُلَا قُطُ کے پال کشرت ہے ۔ تو آپ مُلَا قُطُ ورجھی زیادہ تو وت کرنے والے ہوجاتے۔ رمضان المبارک میں حضرت جبریل علیہ السلام جررات کوآتے اور آپ مُلَا قُطُ کے ساتھ قرآن کرہم کا دور کرتے۔ اس طرح جب حضرت جبریل علیہ السلام کشرت ہے ۔ پالی قط کے پال آت تو آپ مُلَا قُطُ تیز ہوا ہے بھی زیادہ سی دوت کرنے و سے ہوجاتے تھے۔ (منفق علیہ)

تخریج مدیث (۱۲۲۲): صحبح اسحاری، ساب بدء لوحی و عبره صحبح مسم، کتاب لفصائل، سب کاب سی معلق است کاب سی معلق است کاب سی معلق است است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب است کاب

کلمات حدیث: کسے ود ، کے معنی کرم نوازی کے بیں اور بہت کثر ت سے لوگوں کو پنامال دینے اورا حسان کرنے کے بیں۔ بُو د کا درجہ سنی دت سے بھی بڑھا ہوا ہے۔ اس سے جودافعل الفضیل ہے یعنی سب سے زیادہ جود وکرم اور سنی دت کرنے والا۔

شرح حدیث رسول کریم مالظفاک امت پر بشار دوه نی اورا خلاقی احسانات میں آپ مالظفاته مام بوگول میں سب نے زیادہ جود
وسی کرنے والے تھے۔ متد نے آپ مالظفا کونور نبوت مالظفا عطافر مایا آپ مالظفانے اس نورے لکھوں انسانوں کی زندگیاں بدل دیں
اوران کے سینوں کواس نورے منور فرمادیا ، انترتع ہی نے آپ مالظفا کواپنے پاس سے ملم عطافر ، بیا آپ مالظفانے اس ملم کی روثن ہے کون
ومکاں کواج کر کردیا ورساری دنیا بمیشہ بمیشہ کے لیے جہالت کی تاریکیوں سے نکل کرروشنی میں آگئی۔ التدتی کی نے جو ، ل کا فروں سے
لے کر آپ مالٹفان کو وٹایا وہ آپ مالٹفانے دونوں باتھوں سے اللہ کے ماننے والوں میں تقسیم فرمادیا۔ آپ مالٹفانے نہ بھی کسی ساکل کورد
کیا اور نہ بھی کی بات کے جواب برنبیں کہا۔

یہ جودوسخا تو روزمرہ کی زندگی کا شیوہ تھا مگر رمضان لمبارک میں جب حضرت جبرئل عدیہ السلام کی آمد بڑھ جاتی تو آپ ملاکھا جود وکرم میں اوراعطاء و بخشش میں تیز ہوا ہے بھی سبک سیر ہوجاتے تھے۔

#### رمضان المبارك مين قرآن كريم كادور

رمضان المبارک میں حضرت جزئل علیہ السلام ہررات تشریف لاتے اور آپ مُلَقِیْج کے ساتھ قر آن کریم کا تدارس کرتے یعنی آپ مُلَقِیْج کوقر آن کریم سناتے اور آپ مُلَقِیْج سے قر آن سنتے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ روزے دار کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ اسوہ رسول مُلَقِیْم کے اسوہ حسنہ کی اتباع کرتے ہوئے کثرت سے تلاوت قر آن کرے اور اسے سنے اور سنائے اور کثرت سے جو دوسخا کرے اور خاص طور پر ان لوگوں کی ضرور توں کا خیال کرے جو پنے دنیا دکی اشتغال سے کن رہ ش ہوکراور سُب من ش سے بے پر واہ ہو ہر اللہ بی بندگی اور اس کی عبادت میں مصروف ہو کئے ہوں۔

(فتح اساری: ۲۳۱،۱ شرح صحیح مسلم للنووی: ۱۵ ۵۲ دیل تفالحین: ۲۸،۶ برهة لمتقبی . ۲ ۱۹۱)

#### آخرى عشره ميس عبادت كازياده اجتمام

الْعَشُرُ اَحْيَا اللَّهُ وَاللَّهُ عَنْهُ وَضِي اللَّهُ عَنُهَا قَالَتُ : كَانَ رَسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَنَيْهِ وَسَلَّمَ اذَا دَخَلِ الْعَشُرُ اَحْيَا اللَّهُلَ وَايُقَظَ اَهُلَهُ ، وَشَدَالُمِئُزَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(۱۲۲۳) حفرت عائشہ رضی القد تعالی عنبہا ہے روایت ہے کدوہ بیان کرتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آج تو آپ مظافلہ ساری رات بیدار رہتے ورگھرو یول کو بھی جگاتے ورخود کم ہمت کس لیتے تھے۔ (متفق عدیہ)

تخريج مديث (١٢٢٣): صحيح اسحاري، كتباب الصوم، باب العمل في العشر الأواحر من رمضال صحيح مسيم، كتاب الاعتكاف باب اعتكاف العشرا لاواحرمن شهر رمضان

شرح حدیث: رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اسوۂ حسنہ کی اتباع اور پیروی میں عتکاف اور نمازشب اور تبجد اور نوافل اور عماوت قرشن کی خوب کثرت ہونی چاہئے تا کہ مند تعان کی جمتیں ور برستیں نازل ہوں ورتمام اہل خانہ مل کرعباوت کریں اور نوافل پڑھیں۔ بیحد بیث اس سے پہلے گزر پچکی ہے۔ (دلیل العال حیں ۲۹۰۶۔ مرھة المعقیں ۲۹۲۰)



المتّاكِّ (٢١٩)

بَابُ النَّهُى عَنُ تَقَدُّم رَمَضَانَ بِصَوْمٍ بَعُدَ نِصُفِ شَعُبَانَ إِلَّا لِمَنُ وَصَلَهُ بِمَا قَبُلَهُ اَوُوَ افَقَ عَادَةً لَهُ بَانَ كَانَ، عَادَتُهُ صَوْمَ الْإِنْنَيْنِ وَالْحَمِيْسِ فَوَافَقَهُ رمضان المبارك سے پہلے نصف شعبان كے بعدروزہ ركھے كى ممانعت سوائے اس مخص كے جو ما قبل سے ملانے كاعادى ہويا ہيريا جعرات كے دن روزہ ركھا كرتے ہول تو وہ پندرہ شعبان كے بعدى ہيريا جعرات كوروزہ ركھ سكتا ہے پندرہ شعبان كے بعدى ہيريا جعرات كوروزہ ركھ سكتا ہے

١٢٢٣ . عَنُ أَبِى هُرَيُرَةَ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ عِنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَال : "لايتَقَدَّ مَنَّ أَحَدُكُمُ رَمْضان بِصَوْمٍ يَوْمٍ اوْيَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَان يَصُومُ صَوْمَه فَلْيَصِّمُ ذَلِكَ الْيَوْم" مُتَّفقٌ عَلَيْهِ .

(۱۲۲۴) حفرت ابو ہر پرہ رضی املد تق لی عنہ ہے روایت ہے کہ بنی کریم مُلاَثِیْمُانے فرمایا کہتم میں ہے کو کی شخص رمضان ہے۔ ایک دن یادود ن پہلے روزہ ندر کھے مگریہ کہ دوہ اس دن کاروزہ رکھا کرتا ہوتو دہروزہ رکھ لے۔ (متفق علیہ)

تخری مدیث (۱۲۲۳): صحیح سحاری، کتاب الصوم، باب لا یتقدم رمصال بصوم یوم و لا یو میں صحیح مسلم، کتاب لصیام، باب لانقدمو رمصان مصوم یوم و لایومیں.

شرح صدیت رکھت ہو یعنی ایک دن روزہ رکھتا ہواورایک دن چھوڑتا ہواورروزہ رکھنے والا دن رمض نے سایک دن قبل ہوتو روزہ رکھسکتا ہے اسی طرح اگر کوئی پیریا جمعرات کے دن روزہ رکھنے کاعادی ہواور بیدن رمض ن سے پہلے آج ئے تو وہ روزہ رکھسکتا ہے اسی طرح مستقل معمول کا حصہ ہے۔ بعض روایات میں نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنے کی مما خت وار دہوئی اس صورت میں شعبان کی اداورے کو بھی روزہ نہ رکھنا جا ہے گرید کہ کئی کے معمول کے روزہ کا دن اداور کا اگر آج کے تو وہ روزہ رکھنے کے سرکھنا ہے۔

(فتح الدري: ١٠١٧/١ ديل الفالحيل. ٤ ٣٠٠ رياض لصالحيل. (اردو ترجمه صلاح الديل يوسف) ٢٢١١)

عا ندنظرنهآئة تو پورے تیس روزے ر<u>کھے</u>

٢٢٥ . وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِى اللَّهُ عَضَمُاقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: "لا تَصُومُوُا قَبْلَ رَمَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: "لا تَصُومُوا قَبْلَ رَمَّى اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُولِيَّةِهُ وَالْمُ لَا يَعْمُ اللَّهُ عَلَيْهُ وَالْمُ عَيَايَةٌ فَا كُمِلُوا ثَلاَثِيْنَ يَوْمًا " رَوَاهُ التِّرُمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْتُ حَسَنٌ صَحِيعٌ .

"اَلُغَيَايَةُ" بِالْغَيْنِ الْمُعُجَمَةِ وَبِالِيَآءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ تَحْتِ الْمُكَرَّرَةِ وَهِي السّخانة .

( ۱۲۲۵ ) حضرت عبدائلد بن عباس رضی الله تعالی عنهما بروایت ہے کدرسول الله فاللو آنے فرمایا کدرمضان سے قبل روزہ ند رکھو، جاند دیکھ کرروز ہ رکھواوراگر بادل جائل ہو جائے تو تیس دن کی گنتی پوری کرلو۔ (ترمذی) اور ترمذی نے کہا کہ بیرجدیث حسن صحیح عے۔غیلیہ کے معنی بادل کے ہیں۔

تخريج صيف (١٢٢٥): الحامع للترمذي، كتاب الصوم، باب ماجاء ال الصوم لرؤية لهلال.

شرح حدیث: 💎 ۱۵ شعبان کے بعدنقلی روز ہے نہ رکھنے چاہئیں بلکہ رمضان السبارک کا استقبال کرنا چاہیے اور رمضان کا چاند دیکھ كررمضان المبارك كروزے ركھے جائيں اگر آسان پر بادل چھائے ہوئے ہوں تو شعبان كے تميں دن بورے كرے رمض ن ك روز يشروع كيج اكي - (دبيل الفالحين: ١/٤ م. روصة المتقير ٢٣٤/٣)

## شعبان کے آخری نصف میں روز قانبیں رکھنا جا ہے

١٢٢٦. وَعَنُ اَبِيُ هُرَيْرَةَ رَضِييَ اللُّهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا يَقِي نِصْفٌ مِّنُ شَعْبَانَ فَلاَ تَصُومُوا " رَوَاهُ التِّرُ مِذِي وَقَالَ . حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ!

( ۱۲۲۶ ) حضرت ابو ہریرہ رضی امتدتعالی عندے روایت ہے کہ رسول امتد مُلِين الله عند عبان باتی رہ جائے تو نفلی روزے ندر کھو۔ (ترمذی) اور ترمذی نے کہا کہ بیعدیث حسن سیح ہے۔

تخ تخ مديث(١٢٢٧): الجامع ملترمدي، كتاب الصوم، باب ماجاء في كراهية الصوم في بصف الثاني من شعمال. جعرات کاروز ہاور بیدن رمضان سے پہیے واقع ہور ہاہتے تو شخص رمضان سے پہیے بیروز ہ رکھ سکتا ہے اگراییا نہ ہوتو نصف شعبان کے بعدروزه تدركه بلكرمضان كاستقبال كرب (تحفة الاحودى: ٣/ ٢١٢ ـ دليل الفالحير: ٣١/٤)

## يوم الشك ميں روز ہ رکھنے کی مما نعت

٣٢٧ ١. وَعَنُ ابِيُ الْيَقَظَانِ عَمَّارٍ بُنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : مَنُ صَامَ الْيَوُمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيُهِ فَقَدُ عَصٰى اَبَاالُقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوُدَاؤِذَ، وَالتِّرُمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْتُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

( ۱۲۲۷ ) حضرت ابواليقظان عمار بن ماسر رضي الله تعالى عند سے روايت ہے كه انہوں نے فرمايد كه جس نے يوم شك كاروز ه رکھاس نے ابوالقاسم مُناکِع کی نافر مانی کی۔ (تر ندی )اور تر ندی نے کہا کہ بیصدیث حسن سیح ہے۔

تخريج مديث (١٣٢٤): سن ابي داؤد، كتاب الصيام، باب كراهية يوم الشك.

کلمات حدیث: البوم الذی یشك فیه: وه دن جس میں شک ہے کہ شعبان ہویا رمضان وہ ہوم شک ہے۔

شرح مدید: یوم شک کا مطلب یہ ہے کہ بادلوں کی وجہ ہے ۲۹ شعب ن کو چو ندنظر نہیں آیا تو تمیں شعبان کے بارے میں کوئی مشخص یہ شک کرے کہ ہوسکت ہے چو ندہو گئی ہواور مضان کی پہلی تاریخ ہواور وہ اس دن کاروز ورکھ لے۔ تو یہ روز وہ تی بلیدازی ہے بلیدازی ہے کہ جب کے کہ شعبان کے تمیں ون شہر کر کے روز سے شروع کیئے جا کیں۔ ابن العربی رحمہ القد فرہ تے ہیں کہ عبادت کی احتیاط یہ ہے کہ جب و جب ہو جب بی انبی مرد کی جائے ہی عبادت کی اعتیاط یہ ہے کہ جب و جب ہو جب بی انبی مرد کی جائے ہو جب کسی عبادت کی اعتیاط میں عبادت کی اعتیاط ہو جب کے دونہ ہو جب کسی عبادت کی اعتیاط ہو جب کہ بین ہے۔

(روصة المتقيل: ٢٣٥/٤ دليل لفالحيل. ١٩١٤ تحفة الاحودي٣٠ ٤٩٩)



المثاكِ (۲۲۰)

# بَابُ مَا يُقَالُ غِنُدَ رُؤيَةِ الُهِلَالِ **عِاندو يَكِصِے كونت كى دعاء**

١٢٢٨ . عَنُ طَلُحَةَ بُنِ عُبِيُدِ اللّهِ رَضِى اللّهُ عَنْهُ أَنَّ النِّيَّ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلَّم كَان ادا رأى الْهِ كَالَ دَا رأى الْهِ كَالَ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسُلَامِ، رَبِّى وَرَبُّكَ اللّه، هِلَالُ رُشُدٍ وَخَيْرِ" رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْتٌ حَسَنٌ !

( ۱۲۲۸ ) حفرت طلح بن عبيدالقدرض القد تعالى عند سے روايت بك ني كريم ي ندر كيف كوفت يدعافر مات: "اللّهم اهله علينا بالأمل والايمان والسلامة والاسلام" الغ.

'' اے املہ اس کوہم پرطلوع فرمامن وایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ ،میرا اور تیرا رب املہ ہے۔ یہ ہدایت اور خیر کا جاند ہو۔'' (ترمذی) ہیصدیث جسن ہے۔

تخ تح مديث (١٢٢٨): لجامع للترمدي، الواب الدعوت، باب ما يقول عند روية الهلال

کلمات حدیث: اسے اهله: اسے طلوع فرما۔ هلال: میبنے کی پہلی ، دوسری اور تیسری تاریخ کا چاند، اس سے۔ اهله: اسے طلوع کر۔ اهله عبیدا: اسے ہم پر طلوع فرما۔ هلال رشد. ایسالال جس کود کھی کرہم رشد و ہدایت پر قائم رہیں اور رشد و ہدایت کے سفر میں آگ بردھیں یعنی اس صلال کے ساتھ شروع ہونے والے مہینے میں زیادہ اعمال صالح کریں۔ ،

" اللهم اهله علينا بالأمن والايمان والسلامة والإسلام ربي وربك الله هلال خير ورشد ."

یعنی اے اللہ، تو اس چا ندکوہم پراس طرح طلوع فرما کہ اس کے طلوع ہے جب مہینے کا آغاز ہوتو ہمیں ، من وسلامتی ملے اور ہم ایمان واسلام پر قائم رئیں ، اے چا ندمیرارب بھی ، مقد ہے اور تیرارب بھی اللہ ہے۔ اللہ کرے کہ بیاب چا ندہو کہ اس ہے شروع ہونے والے مہینے میں ہم رشدو مدایت پر قائم رئیں اور رشدو مدایت میں ترتی کریں اور اس میں اضافہ ہو۔ چاندو کھے کریے دعاکر ناسنت ہے۔ (روصة المتقیں ، ۳۳۲، سال العالم حیں : ۳۳۴)



النِّاك (۲۲۱)

## بَاتُ فَضُلِ السُّحُورِ وَتَاحِيرِه مَالَمُ يَخُشَ طُلُوعَ الْفَجُرِ سحرى كى فضيلت اوراس كى تاخير جب تك طلوع فجر كا انديشرنه بو

١٢٣٩. عَنُ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَسَحَرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُور بَرَكَةً " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(۱۲۲۹) حضرت انس رضی الله عند سے روایت ہے کہ رسول الله مُلَّاقِمُ نے فرمایہ کی تحری کرد کہ تحری میں برکت ہے۔ (متفق علیہ ) کلمات حدیث (۱۲۲۹): سُسحور س کے چیش کے سرتھ تحر کے وقت اٹھنا اور اس وقت کی خیر و برکت حاصل کرنا اور سحور سحور س کے زبر کے ساتھ تحر کے وقت مجھکھ ناتا کہ روز ہ رکھنے کی قوت حاصل ہواور اس کے لیے تو انا کی برقر ارر ہے۔

شرح حدیث: صبح صادق کے طبوع ہونے سے پہلے اٹھ کر پچھے کھا لینا متعدد پہلوؤں سے خیر و برکت کا حال ہے،سب سے پہلی بات سے ہے کہ رسول کریم مظلظ کی سنت کی اتباع اور اہل کتاب کی مخالفت ہے اور اس سے عبدت کی قوت اور اگلے دن کے روزے کے سے نشاط حاصل ہو جاتا ہے۔ نیزید کہ بحر کا وفت قبولیت دعا کا وفت ہے۔

بوبکربن العربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اولا سوجانے کے بعد کھنے پینے کی اجازت نہیں تھی۔ پھر اللہ تعالی نے نفشل وکرم فرمایا اور است تحمہ خالفی کی فضیلت اور مرتبہ کے اظہار کے لیے گزشتہ تمام حلقوں ہیں اس کی امتیازی شان کے اظہار کے سیے بحر ہیں کھانا پینا مقرر فرمایا، جیا ہے کوئی ایک گھونٹ پائی ہی پینے اگر کوئی شخص سحری نہ کرے وہ اس امت ہیں سے نہیں ہے بیعنی وہ رسول اللہ خالفی کی سنت کا تارک اور آپ خالفی کی لائی ہوئی شریعت کا چھوڑنے والا ہے۔ سحری کھانے ہیں اللہ تعالی نے برکت رکھی ہے، وراس برکت کے پائے پہلو ہیں ،اللہ کی جانب سے رخصت کو قبول کرنا ،سنت پر عمل کرنا ،اٹال کتاب کی مخالفت ،عبادات کی قوت حاصل کرنا ،اورول کا کھونے کے بہرکت خیل سے فارغ ہونا۔ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ طافی اُلی کہ کہ کہ کہ کہ برکت کھونے کے جبرکت کو جانب سبقت کرو۔ (صح نباری ، ۲۳۷، ۱ ۔ عمدہ القاری ، ۲۰ / ۲۲ دوصة لمنقیں ۲۳۷،۳)

## رمضان میں سحری اور نماز کے درمیان وقفہ کم ہوتا تھا

١٢٣٠. وَعَنُ زَيْدِ بُنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : تَسَحَّرُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمُنَا إِلَى الصَّلُواةِ قِيُل: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ : خَمُسُونَ ايَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ!

اللہ مان کے میں کہ ہم نے رسول اللہ مان کا بات میں اللہ تھا گئے کے اس کہ ہم نے رسول اللہ مان کا بیٹر کے ساتھ سے کی کھائی چرہم نماز کے بیے کھڑے ہوگئے۔ان سے یوچھا گیا کہ ان دونوں میں کتنا فاصلہ تھا انہوں نے کہا کہ بچاس آیات کے

بقدر۔(مثفق ملیه)

تخريج مديث (۱۲۳۰): صحيح السحاري، كتباب النصوم، بناب قادر كم بين السحور . صحيح مسدم، كتباب

بصيام، بات قصل السحور تاكيد استحباب .

شرح مدیث:

حضرت زید بن ثابت رضی الله تعلی عند بیان کرتے بیں کہ بم نے رسول الله کا تعلی کے ساتھ حری کھائی اور پھر نماز کیلئے

کھڑے ہوگئے کی نے دریافت کیا کہ حری کے اختیام اور نماز کا درمیانی وقت کتنا تھا نہوں نے فر مایا کہ اتناوقت جس میں کوئی آ دی قر آ ن

کریم کی ایسی پچاس آیات تلاوت کر لے جونے زیادہ لمبی ہوں اور نہ زید دہ مختصر اور وہ ان کونے زیادہ تیز پڑھے اور نہ زیادہ آ بستہ حضرت اس رضی الله تعالی عند نے حری کھائی جب دونوں تحریت فارغ ہو

میں الله تعالی عند نے بن مختیا نماز کیلئے کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے انس رضی الله تعالی عند سے دریافت کی کہان دونوں

میں کے تحریت فارغ ہونے اور نماز کیلئے کھڑے ہوئے کے درمیان کتناوقت تھا تناجتے وقت میں کوئی آ دی پچاس آیات تلاوت کرلے۔

صحبهٔ کرام رضوان الله علیم اجمعین پراسوهٔ رسول مُلافع کی اتباع اورعبادات کاس قدر شوق غالب تھا کہ وہ وقت کی مقداری مدت بتانے کے لیے بھی عبادات میں صرف ہونے والے اوقات سے اندازہ کر کے بتایا کرتے تھے اوراس طرح مدت وقت کی تعیین میں کسی کو تامل بھی نہیں ہوتا تھا بلکہ سب بخو بی سمجھ لیتے تھے کہ قرآن کریم کی بچاس آیات کی تلاوت میں کتناونت لگتا ہے۔

(فتح الباري: ١/ ٩٠٠ـ شرح صحيح مسلم للنووي: ٧/ ١٨٠ يتحفة الاخودي: ٣/ ٤٤٠ روضة المتقين ٣ ٢٣٨)

سحرى ابن ام مكتوم رضى الله تعالى عنه كي اذ ان برختم كرو

١٢٣١. وَعَنِ ابْنِ عُسَمَرَ رَضِىَ اللّهُ عَنُهُمَا قَالَ: كَانَ لِرَسُولِ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ: بِكَالٌ وَابُسُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِكَلُا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشُرَبُوا حَتَّى يُؤذِنُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ" قال وَلَمْ يَكُنَ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَنُولِ هَذَا وَيَرُقَىٰ هَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ا

(۱۲۳۱) حضرت عبدالله بن عمرضی الله تعالی عنهما سے روایت ہے کدرسول الله منگافی کے دومئو ذان تھے ایک بلال اور دوسرے ابن ام مکتوم درسول الله منگافی کے دومئو ذان اس مکتوم اذان دیں۔ ابن ام مکتوم اذان دیں۔ بان دونوں کی اذانوں میں بس اتنافرق تھا کہ ایک اثر تااور دوسرا چڑھتا۔ (متفق علیہ)

تخريج مديث (١٢٣١): صحيح البخارى، كتاب الاذان، باب اذان الاعمى . صحيح مسلم، كتاب الصيام باب بيال الد خول على الصيام يحصل بطلوع العجر .

<u>شرح صدیث:</u> شرح صدیث: ہے کہ انہوں نے بیان فر مایا کہ رسول کریم ٹاٹلڈا کے تین موُوْ ن تھے بلال ، ابومحذورہ اور ابن ام مکتوم عراقی رحمہ اللہ شرح التقریب میں فر ماتے ہیں کہ جب روایات میں دوموَذ ن کاذ کر ہے وہاں مدینہ منورہ کے دوموَذ ن مراد ہیں۔ اور تین کی روایت میں ابو محذورہ ہیں جو مکہ سکر مدین کا ذات دی ہوں کے دوموَذ ن میں جو کہ سکر مدین کا ذات دی ہوں کے دوموَذ ن میں جن کا نام سعد القرظ ہے انہوں نے قب، میں اذان دکی اور پھر بعد میں حضرت ہوال کی جگہ مدینہ منورہ میں اذان دک۔ اور ایک اورموَذ ن متھے جن کا نام زیاد بن حارث صدائی تھا لیکن میہ متقل موَذ ن نہ تھے۔ انہی کے ہول کی جگہ میں رسول اللہ مُؤَفِّم نے فرہ یا تھا کہ بھائی صدائی اذان دے چکے ہیں اور جواذ ان دے وہی اقد مت کہے ۔ (ابوداؤد)

غرض عہد رسالت میں دوموٰ ذن تھے اور دوا ذائیں ہوتی تھیں پہلی اذان کا مقصد یہ تھ کہ جوہ حری کھار ہے ہوں وہ متنبہ ہو جائیں کہ سحر کی کا وقت اب ختم ہو چلا ہے، اور اب نم زکی تیار کی کرنا چاہیئے ۔ اور اس کے بعد دوسری اذان دوسرا موذن دیتا جو بحری کے وقت کے ختم ہو جانے اور جسے صورتی ہوجانے کا اعدان ہوتا ۔ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بہی معمول رمضان کے علادہ بھی تھا۔ دونوں بوجانے اور طلوع ہوجانے کا اعدان ہوتا۔ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بہی معمول رمضان کے علادہ بھی تھا۔ دونوں بوجانے اور طلوع فجر کا انوں کے درمیان و تفے کے بارہ بیس علاء فرماتے ہیں کہ حضرت بلال اذان دینے کے بعد دعاء ہیں مصروف ہوجاتے اور طلوع فجر کا وقت قریب ہوجاتا تو بنچ اترتے اور ابن ام مکتوم کو اطلاع کرتے وہ وضوء کرتے اور اذان دیتے۔ جمہور فقہاء کے نزدیک ضرورت کے تحت ایک مسجد میں دوموٰ ذن مقرر کرن درست ہے۔

(كشف العظاء عن وحه الموطا: صـ ٥٨ فتح الباري : ١ ٩٠٩ ـ شرح صحيح مسلم للووي ١٧٦١٧)

## سحری امت محدید طائل کی خصوصیات میں سے ہے

ا ٢٣٢ . وَعَنْ عَمُرِو بُنِ الْعَاصِ رضِى اللّهُ عَنْهُ أَنْ رَسُولَ اللّهِ صلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسلّم قال . فصُلْ مَابِيُنَ صِيَامِنَا وَصِيَامٍ أَهُلِ الْكِتَابِ أَكُلَةُ السَّحَرِ رَوَاهُ مُسُلِمٌ !

( ۱۲۳۲ ) حضرت عمروبن معاص رضی الله تعالی عندے روایت ہے کہ رسول الله طُلَقُلُم نے فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روز وں میں فرق کرنے والی چیز سحری کا کھانہ ہے۔ (مسلم)

مَحْ تَكُورِي السحور . صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب قصل السحور .

كلمات صديث: وصل: فرق، التياز وص وصلا (باب ضرب) جداكرنا

#### حض<sub>رت</sub> عمروبن العاص رضى الله عند كے حالات

راوی حدیث: حضرت عمروبن عاص رضی القد عند کے پیل اسل م لائے۔رسول القد مُلَاقِظُ نے انہیں سریہ ذات السلاس کا میر مقرر کیا۔ بہت تقلنداورص حب رائے تھے۔حضرت امیر مدد ویہ رضی القد تد لی عند نے انہیں مصر کا دالی مقرر کیا ورانہوں نے وہیں ۲۳ھے میں وفات پائی۔ آپ سے ۲۷ احادیث مروک ہیں جن میں ۳ متفق علیہ ہیں۔ (الاصالہ می تعبیر لصحابہ) شرح حدیث. سے سے ور (سحری کھانا) اس امت کے خصائص میں سے باوراس سے امت مسلمہ کے روزوں میں اور یہودو

ن*صاری کے روز ول میں فرق وامنیاز پیدا ہوتا ہے۔* (فتح الباری : ۲۰۶۱ م روصة المتقیں ، ۲۶۱۴ م دلیل الفائحیں : ۳۶۱۶)

الشاك (۲۲۲)

# بَابُ فَضُنِ تَعُجِبُلِ الْفِطُرِ وَ مَا يُفُطَرُ عَلَيْهِ وَمَا يَقُولُهُ بَعُدَ اِفْطَارِهِ لَعَلَى الْفَطارِ وَ اللهِ الْعَلَى اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ ا

النَّاسُ بِحَيْرِ مَاعِجَلُوا الْعَطُرَ" مُتَعَقَّ عَلَيْهِ إِلَى اللَّهُ عَنْهُ ان رَسُول لله صلَى اللَّهُ عليه وسلَم قال الايرالُ النَّاسُ بِحَيْرِ مَاعِجَلُوا الْعَطُرَ" مُتَعَقَّ عَلَيْهِ إ

۱۲۳۳۱ احضرت سبل بن سعدرضی مند تحاق عنه ہے۔ وایت ہے کہ رسول لقد ملائی کا سے نفر مایا کہ وک اس وقت تک جلائی میں رمینگے جب تک و دافطار میں جدد کا کرتے رمیں گے۔ (متفق عدیہ )

کلمات حدیث: لایسر نی سس حیر لوگ بمیشه فیرے ساتھ رہینگے وگوں کواس وقت تک وائی فیرہ صبی رہے گا۔ لایر ب کے معنی بین زائل نہیں ہوتا ہتم نہیں ہوتا رہ رہ لا (باب نصر ) زائل ہونا ہتم ہوتا ۔ رہ بی سسس سورج کا فصل جانا ۔ شرح صدیث فی خروب آفتا ہے بعد فوراروزہ ھونا چاہیے اور فط رَبر نے بین جدی کرتی چاہیے اور جب تب مسلمان اللہ کے رسوں ملاقظ کے قائم کردہ طریقے پر قائم اوران کی سنت کی اتبان وران کے اسوہ ھندگی ہیں وکی کرتے رہیں گاور ن کی فیراور بھر فی نہیں صاصل رہے گا۔ مامٹر فعی رحمہ اللہ نے اہم میں فرمایا کہ اف رہیں تجیس مستحب ورعمہ نافیے برنا مراوہ ہے۔

(فنج تاری ۱ ۱۰۴۷ سرح صحیح مستم اسمونی ۱۸۰۷ روضه تمتفس ۳۴۱۳)

#### رسول الله الله الطارى مين خلدى فرمات تص

المسرُوق : رجُلانِ مِنُ أَصُحَابٍ مُحمَّدٍ صلّى اللهُ عليه وسدّم كلاهُما لايا لُوع الحيْرا احدُهُما لها المنفرِب وَالإفطار؛ والمنفرِب والإفطار؛ فقالت من يُعجَلُ المُعْرِب والإفطار؛ وألمغرب والإفطار؛ فقالت من يُعجَلُ المُعْرب والإفطار؛ قال عبدُاللّه. يَعْنى ابن مَسْعُودٍ. فقالتُ هكذا كان رَسُولُ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْه وَسلّم يصنعُ، رواهُ مُسُدِم فَوُلُهُ "لايَالُو" إِي لايُقصرُفِي المُحيرا

( ۱۲۳۴ ) مضرت یو مصیدر شی مدتمان مندے رویت ہے کہ وہ بیان کرتے میں کہ میں ورمسروق مفرت ما کشدر شی مند تحالی عُنْها کی خدمت میں حاضر ہوئے ورمسروق نے حضرت عائشہ رضی املہ تحال عنها ہے حض کیا کہ مس ہے محمد مُلْقِیْم میں وق ہی جی دونوں ہی کارخیر میں کی کرنے و لے نہیں ہیں۔ یک ان میں سے مغرب اور افطار میں جلدی کرتا ہے اور دوسر أمغرب اور افطار میں تا خیر کرتا ہے اور دوسر أمغرب اور افطار میں جلدی کون کرتا ہے انہوں نے کہا کہ عبد اللہ یعنی عبد مقد بندین مسعود رضی اللہ تق کی عند۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ مظافیق اس طرح کیا کرتے تھے۔ (مسلم)

لا بالو: كمعنى بين خيرك كام مين كي نبيل كرتــ

تخ ت مديث (١٢٣٣): صحيح مسم، كتاب الصيام، بب قصل السحور.

کلمات مدیث: لاما دو: کوئی کی نہیں چھوڑی ملایالو: سے بجس کے معنی تقصیر کے ہیں۔

شرح صدیت:

سنت نبوی مانظیم کی اتباع اور اسوهٔ حسندگی پیروی کی بهت سی وکوشش کرتے تصاورا عمل صالحا ور امور خیر کی ج نب مسبقت کرتے تھے۔
دواصی ب جن کاذکر صدیث مبارک میں ہوا، ایک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی ابتدتی کی عنه ہیں اور دوسرے حضرت ابوموی الاشعری رضی اللہ تعالی عنه ہیں اور دوسرے حضرت ابوموی الاشعری رضی اللہ تعالی عنه ہیں۔ امام طبی رحمداللہ نے مبارک میں ہوا، ایک حضرت کا عمل ہے اور دوسرے کا عمل رخصت کا عمل ہے۔ ملائی قاری رحمداللہ فرماتے ہیں کہ بیہ بات اس صورت میں درست ہے جب اختلاف فعل میں ہواور اگر اختلاف قولی ہوتو اس کا مطلب بیہ ہوگا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی ابتدتی کی عنہ کا مغرب کی نماز اور روزہ کے افطار میں تجیل کے مبالغہ کے ساتھ قائل تھے جبکہ حضرت ابوموی اشعری رضی اللہ تی کی عنہ کا منہ بیں مبابغہ کے قائل ہیں مبابغہ کے قائل ہیں مبابغہ کے قائل ہیں مبابغہ کے مبابغہ کے مبابغہ کے مبابغہ کے دھنرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کے مل کو بیان جواز پر محمول کی جے۔

(تحقة الاحددي ٣٠ - ٤٤٠ شرح صحيح مستم لمبووي: ١٨٠/٧ روصة المتقبل. ٣ - ٢٤٢ دليل الفا بحين ٤ - ٣٩)

#### جلدی افطار کرنے والے اللہ تعالی کے محبوب ہیں

١٢٣٥ - وَعَنُ آبِي هُرِيْرَة رَضِي اللّه عَنْهُ قَال: قَالَ رَسُول اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ. قَالَ اللّهُ عَزُوْجَلَّ "احَبُّ عِبَادِي إِلَى اعْجِلُهُمْ فِطُرًا" رَوْاهُ البّرُمِدِيُّ وَقَالَ حَدِيْتٌ حَسَنٌ.

( ۱۲۳۵ ) حضرت ابو ہریرہ رضی للہ تعالی عنہ سے روایت ہے کدرسوں اللہ ظافی نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے ارش وفر میا ہے کہ میرے بندوں میں جھے زیادہ مجبوب وہ ہیں جوزیادہ جلدی افطار کرنے والے ہیں۔ ( تر فدی نے روایت کیا اور کہا کہ بیصدیث حسن ہے ) تنم سی صدیث ( ۱۲۳۵ ): انجامع للتر مدی، کتاب الصوم، ماب ماجد ، فی معجیل الافطار .

کمات مدید: محد عددی می : میر بندون بین مجهدسب سے زیادہ محبوب -

شرح حدیث: الله کے مومن اور روزے دار بندول میں سے اللہ کو وہ بندے زیادہ محبوب میں جواللہ کے صبیب مُثَاقِظُ کی سنت کی اتباع میں روزے کے افطار میں جدد کرتے میں ۔صحابہ ءکرامرضوان الله عیہم اجمعین حضور مُثَاقِظُ کی اس سنت برعمل پیراتھے۔ چنا نچیعمرو بن میمون از دی سے روایت ہے کہ صی ہے کرام روزے کے افطار میں جلد کرتے آور سحر کا اختیام زیادہ دریمیں کرتے ، یعنی اول وقت افطار کرتے اور آخروفت میں سحرختم کرتے۔ امام قرطبی رحمہ القد فرماتے ہیں کہ افطار میں جلدی کی حکمت بیہ ہے کہ روز ہ کی دن بھر کی کلفت دور ہوکر روز ہ داراس خوثی ہے جیداز جلد ہمکن رہوجاتے جوافطار سے حاصل ہوتی ہے۔ والتداعم

(روصة المتقيل: ٣/ ٢٤٢\_ دليل الفالحيل ٤٠ ٤٠)

## سورج کے غروب ہونے کا یقین ہوتے ہی افطار کر لینا جا ہے

١٢٣٦. وَعَنُ عُسَمَرَ بُسِ الْحَطَّابِ رَضِى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنُ هِهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنُ هِهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدُ اَفُطَرَ الصَّآئِمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ !

(۱۲۳۹) حضرت عمر بن الخطاب رضی امتد تعالی عندے روایت ہے کدرسول القد مُلَاثِقُ نے فر مایا کہ جب رات ادھرے آج ئے اور دن ادھرے چلاجائے ادرسورج غروب ہوج ئے تو روز ہ دارنے روز ہ افطار کرئیں۔ (متفق علیہ)

تخريج مديث (١٢٣٢): صحيح البحاري، كتاب الصوم، باب متى يحل قطر الصائم. صحيح مسم، كتاب الصيام، باب بيان وقت القضاء الصوم و حروح المهار.

كلمات الحديث: اد افسل سليس مس ههسا . جبرات ادهر على مائة جائي ين جبرات مشرق كرف يهيلق بوئى آجائد ادس المهار من ههدا : ون ادهرت بيث كرچلاجائ لين مغرب كي جانب دن بيشمور كرچلائ جائد

شرح صدیف: مشرق ہے آتی ہوئی رات کا اندھیرا پھیل جائے دن پینے موڑ کرمغرب کی جنب چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے و جے تو روزہ دار کاروزہ تمام ہوگیا اور کمل ہوگیا۔ قرآن کریم میں ارشادا بنی ہے۔ ثم اتموا الصیام الی اللیل (پھررات تک روزے پورے کرو) تھم کا تقاضہ یہ ہے کہ جب رات فاہر ہو جائے تو روزہ پورا ہوگیا اور رات کا ظہور سورج غروب ہونے کے بعد ہو جاتا ہے۔ مقصود صدیث مبارک بیرے کہ افظار میں تیجیل افضل ہے اور سورج کے غروب ہوتے ہی روزہ کمل ہوجاتا ہے۔

(فتح الباري ١/٤٦/ ـشرح مسمم للنووي ١/١٨٢، تحقة الاحودي ٣٦٦٣)

افطار کھجور کے علاوہ دوسری چیزوں سے بھی ہوسکتا ہے

١٢٣٧. وَعَنُ آبِى اِبُرَاهِيُم عَبُدِ اللّهِ بُنِ آبِى اَوْفى رَضِي اللّهُ عَنُهُمَا قَالَ: سِرُنَا مَعَ رَسُولِ اللّهِ صَلّى اللهُ عَنُهُمَا اللّهُ عَنُهُ وَسُلَّمَ وَهُو صَآئِمٌ وَلَمَا غَرِبَتِ الشَّمُسُ، قال لِبعُضِ الْقَوْمِ: "يَافُلانُ انْزِلْ فَاجُدَحُ لَنَا صَلّى اللّهُ عَلَيُكَ نَهَارًا: قال "آنْزِلُ فَاجُدَحُ لَنَا" قَالَ : إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا: قال "آنْزِلُ فَاجُدَحُ لَنَا" قَالَ : إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا: قال "آنْزِلُ فَاجُدَحُ لَنَا" قَالَ : إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا: قال "آنْزِلُ فَاجُدَحُ لَنَا" قَالَ : فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمُ فَشْرِبَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسلَمَ ثُمَّ قال الذا رَايُتُمُ اللّيُل قدُ اقْبَل مَنُ

هَهُنَا فَقَدُ أَفُطَرَ الصَّائِمُ " وَأَشَارَ بِيدِه قِبَلَ الْمَشُرِقِ مُتَّفَقَّ عَلَيْه !

قَوُلهُ : اجُدحُ " بِجِيمُ ثُمَّ دَالِ ثُمَّ حَآءٍ مُهُمَلْتِينَ: إِي اخْلِطِ السَّوِيُق بِالْمآءِ .

(۱۲۳۷) حضرت ابوابرائیم عبداللہ بن الجاوئی رضی للہ تھ کی عندے رو بیت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسوں اللہ مُؤلیم کے ستھ سے اور رسوں للہ مُؤلیم کی مورے بے ستو تیار کو اور سوں للہ مُؤلیم کی مورے بے ستو تیار کرو۔ اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مُؤلیم شام ، وجائے۔ آپ مُؤلیم نے فرمایا کہ اثر واور بہ رے سے ستو تیار کرو۔ اس نے کہ کہ انجی تو دن ، تی ہے۔ آپ مُؤلیم نے فرمایا کہ اثر واور ستو تیار کرو۔ چنا نچے وہ اثرے ور آپ مُؤلیم کے بیے ستو تیار کیا جور رسول اللہ مُؤلیم کے بیا جور سول اللہ مُؤلیم کے بیا جور منول اللہ مُؤلیم کے بیا جور منول اللہ مُؤلیم کے بیا جور منول اللہ مُؤلیم کے بیا کیم فرمایا کہ جب تم رات کو ادھر ہے ۔ آپ بوا دیکھو تو روزہ درکا روزہ پورا ہو گیا۔ اور آپ نگا تھی کے شرق کی جانب شرہ فرمایا۔ (منفق علیہ )

حد - ئے معنی میں ستو کے پانی میں ملانہ ستو کو یا نی میں گھولن۔

**تُرْتُ عديث (١٢٣٤):** صحيح سحاري، كتاب الصوم، باب متى بحل قطر لصائم. صحيح مسلم، كتاب تصيام باب حال وقت قصاء لصوم و حروح المهار.

کلمات حدیث سوبق ستوبگندم یا جو کے دانوں کو ابال کر پیس لیاج تا ہے ۱۹ رپھر حسب ضرورت پانی بیس مد کریا تھی یا شہد میں ملا کر ستعال کیاج تا ہے۔ عقبہ اعطر الصائمہ کے معنی میں کہ روزہ دار کوچاہئے کہ وہ افضار کرے۔

ش<u>رح حدیث:</u> اتر کر رہ رہ سے ستورنا دو سالیک روایت میں ہے کہ بیخاطب حضرت بدل رضی ، مند تعالی عند تھے۔

(فتح ساری ۱ ۱۰۳۹ روضة المتقیل ۳ ۲۶۶)

#### ساده یانی سے افطار

١٢٣٨ وَعَنْ سَلَمَان بُن عَامِرِ الطَّبِيِّ الْصَّحَابِيِّ وَضِى اللَّهُ عَنَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ عَلَى مَا عَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ عَلَى مَا عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى مَا عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى مَا عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ ال

( ۱۲۳۸ ) حضرت سمان بن عامرضی رضی القدتی لی عنه بروایت بر کدرسول مند مالیکونی نی کم میں سے جوکوئی روزہ افطار کر ہے وہ کجور سے کرے اور تر فدی ۔ اور تر فدی ۔ اور تر فدی ۔ اور تر فدی نے کہا کہ میں سے حکومی کہا کہ سے میں سے کہا ہے۔ کہ میں سے کہ بیات کہ سیاسی کے بیات میں سے کہ بیات کہ سیاسی کے بیات میں سے کہ بیات کہ سیاسی کے بیات کہ سیاسی کے بیات کہ بیات کہ بیات کہ بیات کہ بیات کہ بیات کہ بیات کہ بیات کہ بیات کہ بیات کہ بیات کہ بیات کہ بیات کرنے ہوتا ہے کہ بیات کی بیات کے بیات کہ بیات کہ بیات کہ بیات کہ بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کہ بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کر بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات کی بیات ک

تخریج مدیث (۱۲۳۸): سس بی دؤد، کتب الصیام، دب ما یقطر عبیه . تجامع لترمدی، کتب انصیام، دب

ما يستحب عبيد قطل

<u>شرح حدیث؛</u> ش<mark>رح حدیث؛</mark> پانی پینے ۔ چنانجدابن حبان کی ایک روایت میں ہے کہ تھوڑ اتھوڑ اپانی تفہر تھہر کر پینے تھجور پر پانی پیناطبی، عتبار سے مفید ہے۔

(دلير الفالحين ٤/ ٢٤ روضة المتقين ٣/ ٢٤٥ ـ تحفة الاحودي ٣/ ٣٦٨)

افطار مجورے کرنا افضل ہے

١٢٣٩. وَعَنُ اَنَسِ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبَلَ اَنُ يُصَلِّى عَلَى رُطُبَاتٍ فَإِنْ لَمُ تَكُنُ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنُ مَّآءٍ رَوَاهُ اَبُودَاؤُدَ، والتَّرُمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْتٌ حَسَنٌ.

(۱۲۳۹) حضرت انس رضی الله تعالی عند ہے روایت ہے کہ رسول ابقد ظافی نماز پڑھنے ہے پہلے چند تر تھجوروں سے افطار فرماتے اگر تر تھجوریں نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ پراکتفاء فرماتے (ابوداؤو، ترفدی)

مرماتے اگر تر تھجوریں نہ ہوتیں تو خشک تھجوریں کھاتے۔ اورا گروہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ پراکتفاء فرماتے (ابوداؤو، ترفدی)

مرحد نہ مدیث (۱۲۳۹):
مرحد نہ ما سیت جس علیہ الافعال

کلمات مدید: رطبت: جمع رطب: آدهی کی مجور، درخت پر یکی جوئی مجورجوابھی پوری طرح نہ یکی ہو۔ نسمبرات: چند مجوری جمع نسرة و و مجور جودرخت سے اتار نے کے بعد خشک کرلی گئے ہے۔

شرح مدیث: این العربی رحمدالله تعالی فرماتے ہیں کہ بی کریم ظافی الم نماز مغرب سے پہلے معمولی چیز سے افطار فرماستے تھے۔ جس سے معلوم ہوا کہ آپ ظافی افطار میں تنجیل فرماتے تھے اور افطار فرما کراپنے آپ کونماز کے لیے فارغ فرمالیتے تھے۔ آپ ٹاٹی کی لیتے تھے۔ تھجوروں سے افطار پراکتفاء فرماتے اگر نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی پی لیتے تھے۔

(تحقة الاحودي ٣ ، ٤٣٣ ـ روصة المتقين ٣ / ٢٤٦ ـ دليل الفالحين ٤ / ٢٤)



المتناك (۲۲۳)

بَابُ اَمُوا لصَّائِم بِحِفُظِ لِسَانِهِ وَجَوَارِحِهِ عَنِ الْمُحَالِفَاتِ وَالْمُشَاتَمَةِ وَنَحُوهَا روزه داركوا بِي اعضاء كوالله كاحكام كى خلاف ورزى اورزبان كوگالى اور برى بات سے محفوظ رکھنے كا حكم

١ ٢٣٠ . عَنْ أَبِي هُرِيُرةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْهُ وِسلَّم "ادكار يؤم
 صَوْم أَحَدِكُمُ قَلا يَرُفُتُ وَلا يَصْخَبُ، فانْ سَائَهُ أَحَدٌ أَوْقاتِلُهُ فَلْيَقُلُ إِنَّى صَآنَهُ مُتَعِقَ عَلَيْهِ .

( ۱۲۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عندے روایت ہے کدر سول اللہ ملائظ نے فرمای کہ جب تم یں ہے کہ کارورہ ، وق نہ
کوئی بری بات کرے اور نہ شوری ہے۔ اگر کوئی اسے برا بھوا کے بیاس سے ازے تو یہ تبد ہے کہ میں روز ہے ہے سور۔ ( متفق علیہ )
تخریج مدیث (۱۲۳۰):
سمجیح مسلمہ، مسلمہ، اور مسلمہ اور است میں مصحبح مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، اور مسلمہ، ا

كتاب الصوم، باب حفظ اللسال

شرح حدیث: دوزه کی حالت میں صرف کھنے پینے سے احتر از ہی نہیں بلکہ ہر برائی اور ہرنامن سب کام سے اجتناب چاہیے۔ اور جمال تک ممکن ہوروزہ وارالقد کی یا واور تلاوت میں مشغول رہے۔اس سے پہلے میصدیث باب اصوم (حدیث ۲۲۱) میں آچکی ہے۔ (دلیل الفال حیں ۴/ ۶۶۔ مرهمة المنقبی ۲۰ ۲۰۰۰)

## جوجھوٹ بولنا نہ چھوڑے اس کوروزے کا ثوابنہیں ماتا

ا ١٢٣١. وَعَنْهُ قَالَ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْه وَسَلَّم "مَنْ لَمُ يَدعْ قَوْلَ الزُّورِ والعمل به فَلَيْسَ لِللهِ حَاجَةٌ فِي اَنْ يَدَعَ طَعَامَه وَشَرَابَه وَاللهُ وَوَالُهُ الْبُخَارِيُّ .

( ۱۲۴۱ ) حضرت ابوہریرہ رضی امتد تعالی عندہے رواینت ہے کہ نبی اکرم ملاکا فائے نے مایا کہ جس نے جھوٹ بولن نے چھوڑ اوراس پڑمل کرنا ترک ندکیا تو القد کوکوئی غرض نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ (بخاری)

تر تا الما من الم المان عنول الرور عنول الرور عنول الرور المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان المان ال

شرح مدین:

روزه دارکوچا ہے کدروزہ میں ہربرے کام اور ہربری بت سے بیچے جھوٹ بون ایک بہت ہوی ہرائی ہے روزہ
میں اس کی برائی بڑھ جاتی ہے۔ اس سے روزہ میں جھوٹ بونا، جھوٹی بت تراش کراس پڑس کرنا اس قدر بڑی برائی ہے کہ اس سے
روزے کے فواکداوراس کا اجروثوا ب ضائع ہوج تا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔ و حنسو اقوں الرور یابعض مفسین نے ہود عب
اورگانے وغیرہ جیسے امورکو بھی زور کے مفہوم میں شامل کیا ہے۔ علامہ طبی رحمہ المدفر ماتے ہیں کہ فیبت اور اقتر ا پھی زور میں داخل ہے۔
غرض روزہ دارکے لیے لازی ہے کہ وہ روزہ کی حالت میں ہربرائی کواور ہربری ب سے کوڑک کرے اگروہ ایسانہیں کرتا تو القدتی لی اس کے

روزے سے مستغنی ہے۔ چنانچہ حضرت ابوهریرہ رضی امتد تعالیٰ عند سے مروی ہے کہ رسول الله مُلافیخ نے فر میا کہ پچھروزے دارا یسے ہوتے میں جہیں روزے سے سوائے بھوک اور پیس کے پچھین ملت اور اور پچھرات کوقی م کرنے والے ہیں کہ انہیں سوائے بےخوالی کے تیام اللیل سے کوئی حصہ نیس ملتا۔ (متح لسری ۱۰۱۲) محمد الاحودی ۲۰۵۳)



المتائق (۲۲٤)

## بَابٌ فِی مَسَائِلَ مِنَ الصَّوْمِ روزہ کے مسائل

#### روزے کی حالت میں بھولے سے کھا ٹاپینا

١٢٣٢ . عَنُ اَبِي هُـرَيُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "إِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمُ فاكل اوُشَرِبَ فَلَيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا اَطُعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ "مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

( ۱۲۲۲ ) حفرت ابوہریرہ رضی امتد تعالی عندہے روایت ہے کہ نبی کریم طافظ کا نے فر مایا کہتم میں ہے اگر کوئی بھول کر کھ پی لے وہ اپناروزہ پوراکرے اے اللہ تعالی نے کھلایا ہے اور اس نے پاریا ہے۔ (متفق علیہ)

تخريج مديث (۱۲۳۲): صحيح المخارى، كتاب الصوم، باب اذا اكل او شرب باسياً. صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب اكل الباسي و شربه و حماع لا يفطر

شرح حدیث: روزه دارا گربھول جئے کہاس کاروزہ ہے اور دہ بھولے سے پچھ کھا پی ہے تو اس کاروزہ نہیں تو ٹا اوراسے چاہیے کہ وہ اپناروزہ پورا کرے خواہ رمضان کا فرض روزہ یہ نظی روزہ یہ قضاء کاروزہ اوراس روزہ کا اس پرکوئی کھارہ لازم نہیں ہے چن نچہ حضرت ابو سریرہ رضی اللہ تعالی عند نے فرمایا کہ جس نے رمضان میں بھول کرروزہ کھول سیاس پرکوئی تضا اور کفارہ نہیں ہے۔ حضرت ابو سریرہ رضی اللہ تعالی عندسے مردی ہے کہ ایک شخص آیا اوراس نے عرض کیا یا رسول اللہ (خار اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ عندے مردی ہے کہ ایک شخص آیا اوراس نے بلایا ہے۔

(فتح الدري ١ / ١٠٢٨ ـ شرح صحيح مسم لمووي ٨/ ٢٨ ـ تحقة الأحودي ٣/ ٢٩٩ ـ برهة المتقير ٢ ، ٢٠١)

## روزے کی حالت میں غرارہ ممنوع ہے

١٢٣٣ . وعن لقِيُطِ بُنِ صَبُرةَ (ضِى اللّهُ عَنُهُ قَالَ : قُلْتُ يَارَسُولَ اللّهِ أَحْبِرُنِي عَنِ الْوُضُوءِ؟ قَالَ: "اَسُبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلُ بَيُنَ الْاَصَابِعِ، وَبِالِغُ فِى الْاَسْتِنْشَاقِ اللّه اَنُ تَكُونَ صَائِمًا" رَوَاهُ اَبُودَاؤَدَ، وَالتّرُودُونَ صَائِمًا" رَوَاهُ اَبُودَاؤَدَ، وَالتّرُودُونَ صَائِمًا " رَوَاهُ اَبُودَاؤَدَ، وَالتّرُودُونَ وَالتّرُودُ وَاللّهُ وَالدّرُودُ وَاللّهُ وَالدّرُودُ وَقَالَ : حدِيثٌ حسَنٌ صحِيبٌ عَ

(۱۲۴۳) حفزت نقیط بن صبرہ رضی امتد تد لی عنہ ہے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول امتد (ملائظ) مجھے وضو کے بارے میں بتا کیں؟ آپ مُلاُٹھ نے ارشاوفر مایا کہ وضوکو کمل طور پر کروانگلیوں کے درمیان خلال کرواور نہ ک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کروالا یہ کہ تبہاراروزہ ہو۔ (ابوداؤداور تر نہ کی نے روایت کیااور تر نہ کی نے کہا کہ بیصدیث حسن صبح ہے۔) تَخ يَح مديث (٢٢٣): سسن الى داؤد، كتاب الصوم، بالسائم، ينابع في لاستنشاق. بحامع بشرمدي،

بو ب الصوم، بات ماجاء في كراهة مداعه الاستنشاق بنصائم

کلمات عدیث: است الوصوء خوب چھی طرح وضوء کرو، کامل وضوء کرواور ہر عضائے وضو پرتین تین مرتبہ پانی بہاؤ۔ حس بیس لا صابع کا نگلیول کے درمیان خلال کروتا کہ انگلیوں کے درمیان پانی پہنچ جائے۔ سبع می لاستنشاق کا ناک میں پانی خوب اچھی طرح یانی ڈالو۔

شرح حدیث: روزہ گرنہ ہوتو وضو کے کمال کے سیے ضرور کے جا کہ نک میں چھی حرح پانی ڈا اجائے ور سی طرح خوب اچھی حرح کلی کی جائے سیکن روزہ کی حالت میں ناک میں پانی لینے یا گل کرنے میں اتنام ہا خدند کرے کہ پانی اندر چیے جانے کا اختمال ہیر ہوجائے ، کدید م ہا خدروزہ میں مکروہ ہے۔ (فتح اساری ۲۰۱۰ کے نصفہ الاحودی ۳ ۵۷۹)

## جنبی آ دمی روزه رکھسکتاہے

١٢٣٣ . وَعَنُ عَائِشَةَ رَصِى اللّهُ عَنُها قَالَتُ. كَانَ رسُوُلُ اللّهِ صلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وسَلَّم يُدُرِكه الفخرُ وَهُو جُنُبٌ مِنُ آهُلِه ثُمَّ يَغُتَسِلُ وَيَصَوُمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ !

(۱۲۲۴) حضرت عائشہرضی امتد تع لی عنہ ہے روایت ہے کہ نہوں نے بیان کیا کہ رسوں مقد ملاقیظم کواس صالت میں بھی فجر کاونت آجا تا کہ وہ پنے اہل سے قربت کے باعث جنبی ہوتے پھر منسل فر ، ہے ،ورروز ہ رکھتے۔(متفق ملایہ)

ترت مديث (۱۲۲۳): صحيح السحاري، كتاب الصوم، باب عتسار الصائم صحيح مسم، كتاب لصوم باب عتسار الصائم صحيح مسم، كتاب لصوم باب صحة صوم من طلع عليه الفجر و هو حس

شرح حدیث: رسول کریم نگافیگارمضان المبارک کی شب میں از واج میں کے سے صحبت فریاتے اور صبح کونسس فری کرروز ہ رکھ پیتے تھے۔غرض اگر دمضان کی شب کو کی شخص ہیوی ہے مقاربت کرے توسحر میں اٹھ کرنٹس کرے ورروزہ رکھ لے۔

(فتح الدري ۱ ۱۰۲۸ ـ روضة لمنقين ۳ ۲٤۹)

## آپ تالیم بغیرخواب کے جنبی ہوتے اور روز سے رکھ لیتے

١٢٣٥ . وَعَنُ عَآثِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِى اللَّهُ عَنُهُمَا قَالَتَا . كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصُومُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصُومُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(۱۲۲۵) حضرت عائشرضی اللد تعالی عنها اور حضر کی سمہ رضی اللہ تعالی عنبهاے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول مند طاقع اس حال میں صبح کرتے کہ بغیر خواب کے جنبی ہوتے گر آپ مالٹا کار وز ہ رکھ لیلتے تھے۔ (منفق عسیہ) کلمات صدیت (۱۲۳۵): می غیر خدمه: یعنی اپ کالگا کو جنابت کی حالت خواب کی وجه سے نہیں ہوتی تھی۔

مرح حدیث: صبح صادق سے پہلے بیوی کے ساتھ صحبت سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا بلکہ طلوع فجر سے پہلے خسل کر کے روزہ کوئی اثر نہیں پڑتا بلکہ طلوع فجر سے پہلے خسل کر کے دوزہ کوئیا جائے۔ بہر حال طلوع فجر سے پہلے خسل کا از می نہیں ہے بلکہ اس حالت میں روزہ کی نبیت کی جاسکتی ہے اور طلوع فجر کے بعد خسل کر نبیت ہی روزہ صبح ہے۔ (مصدر حق: ۲۰۱۷)



النّاك (٢٢٥)

# باب بيار قَصُلِ صوَم المُحَرَّمِ وَشَعْبانَ والْاَشُهُر الْحُرُمِ تحرم شعبان اوراشرحم كروزول كي فضيات

١٣٣١ عَنُ اَبِي هُرَيُرَةَ رضِي اللَّهُ عَنُهُ قَالَ وَاللَّ وَاللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهُ وَسَلَّم "اَفُضلُ الصِّيامِ بَعُدَ رَمَضَانَ شَهُرُ اللّهِ الْمُحَرَّمُ وَاقْضلُ الصَّلوةِ بَعُدَالْفَرِيُضةِ صَلواةُ اللّيُلِ" روَاهُ مُسَلَّمٌ.

(۱۲۳۶) حفرت الوجوريرو بفى الله تعالى عنه سے روایت ہے کہ رسوں الله فاقط نے فر ، یا کہ رمندان کے بعد سے انتشار روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل ترین نم ز تنجد ہے۔ (مسلم)

تَحْرَجُ عديث (١٢٣٦): صحبح مسلم، كتاب الصيام، باب فصل صوم المحرم

کلمات صدیمہ: شهر الله: التدکام بینه ،احتر ام اور فضیلت کے بیان کے لیے التدکی طرف نبست کی گئی ہے جیسے بیت المدر شرح صدیمہ: محرم کا مبینہ چار حرمت والے مبینوں میں سے ایک ہے یعنی رجب ، ذوالقعدہ ، ذوالتج اور محرم مے روزوں کو رمض ن کے بعدد گیر نفلی روزوں میں زیادہ فضیلت حاصل ہے۔ (دلیل العالم حیں ٤٩٤ روصة سمتقیں ٢٥١/٢)

\*\*\*\*\*\*\*\*

#### رسول الله طائية شعبان ميس بكثرت روزه ركھتے تھے

۱۲۳۷ . وَعَنُ عَآئِشَةَ رَضِى اللَّهُ عَنُها قَالَتُ لَمُ يَكُن البَّيْ صلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلَّمَ يَصُومُ مِن شَهْرٍ اللَّهُ عَلَيْهِ وسلَّمَ يَصُومُ مِن شَهْرٍ اللَّهِ عَبَانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ فَإِنَّهُ عَلَيْهِ الْكُفُرَ مِن شَعْبَانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ فَإِنَّهُ عَلَيْهِ الْكُفُرَ مِن شَعْبَانَ فَإِنَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ مِن عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَي اللَّهُ عَلَيْهُ عَلْكُ عَلَيْهُ عَل

شرح حدیث:

رسول القد مخافظ شعبان المکرم میں اکثر ماہ روزے سے رہتے تھے اس طرح آپ رمضان کے لیے تیاری فرماتے سے ۔ اس ماہ کرم میں بندوں کے ، عمال ہارگاہ الہی میں چیش ہوتے ہیں ۔ سنن نسائی میں حضرت اسامہ رضی القد تعدائی عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ رُفافِظ میں نے جتنے روزے آپ کو شعبان میں رکھتے ہوئے و یکھا اتناکی اور مہینہ میں نہیں و یکھا اس پر آپ خافِظ نے ارشاد فرمایا کہ یہ مہینہ ایسا ہے جس سے وگ غافل ہیں بیر جب اور رمضان کے درمیان ہاں میں بندوں کے اعمال القد کے حضور چیش ہوتے ہیں اور میں جا ہت ہوں کہ جب میرے اعمال میرے رب کے سر منے چیش ہوں تو میں روزے ہے ہوں۔

اس سے پہلے صدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ شعبان کے آخری ایام میں یا نصف شعبان کے بعدروزے ندر کھنے جا میک ۔ یہ بات اس

ح حق میں ہے جوان روزوں کاء دی نہ ہوئیکن جس کے میروزے معمول ہوں اس کے لیے مما نعت نہیں ہے۔

(روصة المتقيل ٣ ٢٥١\_ دنيل الفالحيل٤ ' ٥٠)

#### ہر ماہ تین روز ہ رکھنے سے ہمیشہ روزے کا ثواب ملتاہے

١٣٨٨ . وَعَنُ مُجِيبَةَ الْبَاهِلِيَّةِ عَنُ آبِيهَا اوُعَمِّهَا آنَه اَتَى رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ثُمَّ السَطَلَقَ فَاتَاهُ بَعُدَ سَنَةٍ. وَقَدُ تَغَيَّرَتُ حَالُه وَهَيُنَتُه . فَقَالَ : يَارسُولَ اللّهِ آمَا تَعُرِفُنِي ؟ قَالَ : "وَمَنُ أَنْت؟" قَالَ آنَا الْبَاهِلِي الَّذِي جِنْتُكَ عَامَ الْآولِ. قَالَ : " فَمَا غَيَّرَكَ وَقَدُ كُنتَ حَسَنَ الْهَيُنَة " قالَ : مَا أَكُلُتُ طَعَامًا مُنُدُ فَارَقُتُكَ اللّهِ بِلْيُلِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَدَّمَ . "عَدَّبُتَ نَفُسَكَ!" ثُمَّ قَالَ نَ صُمُ مَنُ اللّهُ عَلَيْهِ وَسَدَّمَ . "عَدَّبُتَ نَفُسَكَ!" ثُمَّ قَالَ نَ صُمُ مَنُ كُلِ شَهُر " قَالَ رَدُنِي فَإِنَّ بِي قُوَّةً ، قَالَ : صُمُ يَوْمَيُنِ " قَالَ زِدُنِي ، قَالَ : "صُمُ مِن النُحرُمِ واتُوكَ صُمْ مِنَ النُحرُمِ وَاتُوكَ " وَقَالَ ا بِأَصَابِعِهِ الثَّلاثِ فَضَمَّهَا ثُمَّ أَرُسلَهَا ، رَوَاهُ أَبُودَ وَذَا

"شَهُرُ الصَّبْرِ"! رَمَضَانُ!

اور چھوڑ دیں۔(ابوداؤر)

شهر صسر ، کے معنی بیں ماہ رمضان۔

تر ي مديث (١٢٣٨). سس مي داود، كتاب لصيام، باب صوم اشهر لحرم .

کمات صدیم: قد تعیارت حاله و هنیته ان کی حالت بدلی ہوئی اوران کی بیئت متغیر تھی لین کثرت صیام سے کمزور ہوگئے تھے۔ المحرم: یعنی اشہر حرم میں خیر جب، ذوالقعده ، ذوالحجذاور محرم -

شرح حدیث: تحییہ باھی بیان کرتی ہیں کہ ان کے والدیا ان کے چیارسول القد مُلَاقیم کی خدمت میں عضر ہوئے۔ بیٹک راوی کی جانب ہے ہے کہ محییہ نے اپنے والدکا واقعہ بیان کی یا اپنے بچیا کا محبیہ باھلی کے والدکا نا معبداللہ بن عارت باھی تھ جَبدان کے چیا کا نام نامعوم ہے۔ رسول اللہ مُلَّاقیم کی خدمت میں عاضری کے بعد وہ چیے گئے اور ایک سل بعد والبس کے تو ان کی صحت مزو بھی وہ بھی کا نام نامعوم ہے۔ رسول اللہ مُلَّاقیم کی خدمت میں عاضری کے بعد وہ چیے گئے اور ایک سل بعد والبس کے تو ان کی صحت مزو بھی وہ بھی ہو ہے۔ مول بادر ہے تھے، آپ فائلیم نے ان کا عال بیان کیا تو انہوں نے بتایا کہ جب ہے آپ مور اسس روزے رکھ رہا ہوں۔ آپ مُلِّاقیم نے فر ماید کر شنہ تو اپنے آپ کو مز اوے رہے ہو۔ مقصود اس فر من نبوی مُلِّاقِم کی اللہ کے حسول کا ذریجہ بقد اور رسوں مُلِّاقِم کے احدا میں میں اور اسورہ رسول مُلِّاقِم کی ابتر عمیں ہے۔

رسول کریم خافیگانے ، رش دفرمایا که رمضان المبارک کے پورے ۱۵ کے روزے رکھو، ہر ماہ ایک یا دویا تین روزے دکھانو ورحرمت والے مہینوں میں ہر مہینے تین تین دن روزے رکھانو۔ ورجونوگ صحت منداورتو کی ہوں وہ صوم د، وَدعدید السلام رکھالیں یعنی ایک دن روز ہ رکھالیااورا یک دن چھوڑ دیا۔ (روصة المتقبس ۲۵۲ و حلیل العالم حین ۱۵)



النتات (۲۲٦)

# بَاتُ فَضُلِ الصَّوْمِ وَغَيُرِهِ فِي الْعَشْرِ الْآوَّلِ مِنُ ذِي الْحِجَّةِ ذ**ى الحِب**َ بِهِلْعَشرِ عِيْس روز حَكَ فَضيلت

٩ ٢ ٣ عن انن عبَّاس رَضى اللَّهُ عَنهُمَا قالَ. قالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَم . "ماملُ ،يَامِ الْعَسْرَ قَالُوا يَارَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَم . "ماملُ ،يَامِ الْعَشْرَ قَالُوا يَارَسُولَ اللَّهِ وَلاالحهادُ فَى اللَّهِ مَنْ هذه الْآيَّامِ" يَعْنِي آيَامَ الْعَشْرِ قَالُوا يَارَسُولَ اللَّهِ وَلاالحهادُ فَى سَبِيْلِ اللَّهِ إِلَّا رَحُلٌ خَرِج بِنَفُسه، وماله فلَمْ يرُجعُ من دلك بشيءِ رواهُ التِّرْمِدِيُّ!

(۱۲۲۹) حضرت عبدالقد بن عباس رضی القد تعالی عنبی سے روایت ہے کہ رسول القد مُلَّاثِیَّا نے فر مایا کہ دنوں میں سے کوئی سے المام میں میں اللہ علی میں اللہ علی اللہ میں اللہ علی میں اللہ علی میں اللہ علی میں اللہ علی میں اللہ علی میں اللہ علی میں اللہ علی عبر رائے میں اللہ علی میں اللہ علی میں اللہ علی میں اللہ علی میں اللہ بھی نہیں اللہ بھی شہید ہوگیں۔ (بخاری)

تَحْ يَحْ مِدِيثِ (١٢٣٩): صحيح البحاري، كتاب العيدين، باب قصل العمل في ايام بتشريق

کلمات مدین: لمه بر حع می ذلك بیشنی: اس میں سے کوئی چیز نہیں نوٹائی یجامد فی سبیل اللّه اپنی جان اورا پناه س جه ویس لے کر گیاان میں سے پچھ بھی واپس نہیں نوٹا یا یعنی شہید ہوگی اور نہ جان واپس آئی اور نہ مال واپس آئی۔

شرح مدین: فروالحجہ کے ابتدائی دس دن ایسے ہیں کدان میں مناسک جج کی ادائیگ کی جاتی ہے اور جج کی فضیلت کی وجہ ہے یہ ایا م بھی مکرم اور محترم ہیں۔ چننچار شاد فر مایا کدان یام میں عمل خیر اللہ کو دیگر ایم می بہنست زیادہ مجبوب ہے۔ سے بہ عرام نے عرض کیا کیم بیارسول اللہ مثال علی اللہ سے بھی زیادہ ، آپ مثال خیر اللہ کا فائے ہے اور اس میں اللہ سے بھی زیادہ ، آپ مثال خیر مایا کہ ہاں جہاد نی سبیل اللہ سے بھی زیادہ ۔ اس مجابہ کے جوجان و مال کے ساتھ جہاد میں گیا اور شہید ہوگیا۔ ایک روایت میں بیالفاظ ہیں کہ س کا گھوڑ ابھی جنگ میں مارا گیا اور وہ خود بھی شہید ہوگیا اور اس طرح نداس کی جان والیس آئی اور نہ مال واپس آئی۔

القد کے راستے میں جان و مال قربان کر دینا بہت عظیم نیکی ہے۔اور ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں وہ لوگ جو حج کو نہ جا سکیں ان کو جا ہے کہ وہ نیک اعمال کریں اور اعمال صالحہ میں سے روز ہ کی امتیاز کی شان ہے۔غرض ذی احجہ کے پہلے عشرے میں اعمال صاحہ دوسرے دنوں میں سے ہوئے اعمال سے افضل ہیں کیونکہ پیرایام انتہائی فعنیلت والے ایام ہیں۔

(متح الباري ١ /٦٥٥ تحقة الاحودي٣٠/٣٥ روصة المتقيل ٢٥٢/٣)

المتاك (۲۲۷)

## بَابُ فَضُلِ صَوُمٍ يَوُمٍ عَرَفَةً وَعَاشُوُرَآءَ وَ تَاسُوعَآءِ لِيمَ عرفه اورنوي اوردسوي تاريخ كاروزه

#### یوم عرفه کاروزه ایک سال کے گناه معاف ہونے کا ذریعہ ہے

٠ ١ ٢٥ . عَنُ آبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيُهِ وَصَلّمَ عَنُ صَوْمٍ يَوُمٍ عَرَفَةَ؟ قَالَ : يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ رَوَاهُ مُسُلِمٌ !

( ۱۲۵۰ ) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ مُکاٹیٹی ہے عرفہ کے روزے کے ہارے میں دریافت کیا گیا آپ مُکاٹی نے فرمایا کہوہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ (مسلم)

تخ ت مديث (١٢٥٠): صحيح مسدم، كتاب الصيام، ماب استحباب ثلاثة ايام مل كل شهرو صوم يوم عرفة.

شرح صدید: عرف کرتے ہیں اور دعاء وعبادت میں مشغول ہوتے ہیں، ان کی سب سے اہم عبادت کی ہوتی ہوتی ہوتا۔ اس ون جی جی وقو ف عرف کرتے ہیں اور دعاء وعبادت میں مشغول ہوتے ہیں، ان کی سب سے اہم عبادت کی ہوتی ہے اس نیے جائے کے لیے یوم عرف کا روزہ مستحب نہیں ہے۔ لیکن غیر حاجیوں کے لیے اس دن کے روزے کی پیضیلت ہے کہ بید دوسال کے صغیرہ گنا ہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ (شرح صحیح مسلم لیسو وی ۷ ۲۱ ۔ تحقة الاحوذی ۳ ۸ ۸ ۵ ۔ روصة المتقبر ۳ ۲۵۳)

## دس محرم کی روزہ کی ترغیب

ا ١٢٥. وَعَنِ ابُنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللَّهُ مَنْمُكُمَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوُمَ عَاشُورَ آءَ وَامَرَ بِصِيَامِهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ!

( ۱**۲۵**۱ ) حضرت عبدامقد بن عباس رضی القد تع الی عنبما سے روایت ہے کہ رسول الله م**کا گف**انے عاشوراء کے دن کا روزہ رکھا اور اس دن کے روز ہے کا حکم فر مایا۔ (متفق علیہ )

تخریج مدیث (۱۲۵۱): صحیح البحاری، کتاب الصیام، باب فی صوم یوم عاشوراء. صحیح مسلم، کتاب الصوم باب صوم عاشوراء.

کلمات حدیث: عسان و راء: بیلفظ عاشره سے بنایا گیا ہے اوراس میں عظمت اوراحترام کے معنی پیدا ہو گئے ہیں۔اصل میں لفظ عاشرہ تھا جس کے معنی ہوتے ہیں دسویں رات لیکن پھر رات کا لفظ حذف کر کے دس تاریخ کان میوم عاشوراء کر دیا گیا۔ یعنی ۱۸ محرم الحرام۔

شرح حدیث: مسر رسول الله مُنْافِقاً نے عاشوراء کاروز ہ رکھا اوراس کا تھم بھی فرمایا جبیبا کھیجے بخاری میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی الله تعالی عنها سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول الله مانتی کوفر ماتے ہوئے سنا کہ بیاعا شوراء کا دن ہے،اس دن کاروزہ التد تعالی نے تم پر فرض نہیں کیا ہے لیکن میں روزے ہے ہوں اب جو جا ہے روزہ رکھ لے اور جو جا ہے ندر کھے۔اس طرح سیح بخاری میں حضرت عا نشدرضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے روایت ہے کہوہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ مُکاٹیٹا نے یوم عاشوراء کے روز ہے کا حکم . فرمايا ليكن جب رمضان المبارك كروز فرض مو گئة جوچا بهتاوه بيروزه ركه ليتااورجوچا بهتانه ركهتا ـ

تصحیح بخاری اور میح مسلم میں حضرت عبدالقد بن عبس رضی القد تعالی عنبما سے روایت ہے کدرمول القد ٹالٹی کا مد مکر مدے ججرت کر کے مدیند منورہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہود یوم عاشوراء کاروزہ رکھر ہے ہیں آپ ملاق نے فرمایا کہ بدکیا ہے انہوں نے کہا کہ بداچھادن ہاں دن اللہ تعالی نے بی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات ولائی تو حصرت موی علیدالسلام نے روزہ رکھا۔ رسول الله مَاثَقُوا نے فر مایاتم سے زیادہ موی علیہ السلام کی اتباع کا میں حق دار ہوں۔ چنانچہ آپ تافیظ نے خود بھی روزہ رکھااور صحاب رضی اللہ تعالی عنہم کو بھی تھم فر مایا۔ پھر آپ ٹاٹٹٹانے فرمایا کہ اگر میں اگلے سال زندور ہاتو اس کے ساتھ 9 محرم کا بھی روز ورکھوں گاتا کہ یہود کی مخالفت ہو جائے۔ اید اور روایت میں ہے کہ آپ ملاکا نے فر مایا کہتم عاشوراء کا روزہ رکھواور یہود ک مخالفت بھی کرواوراس کے ساتھ ایک دن قبل یا بعد کا روز ه رکھو۔اس کیےاب دوروزےمسنون ہیں ۹ اور ۱۰ یا ۱۱ محرم صرف ۱۰ محرم کاروز ه کروه ہے۔

(فتح الباري: ١٠٦٦/١ ـ شرح صبحيح مسلم لبلنووي٨/٨ ـ روضة المتقبل ٣/ ٢٥٤ ـ رياص الصالحين (صلاح الدين يوسف) ٢٣٣/٢ مهشتي زيور)

## وس محرم کاروز وگزشته ایک سال کے گناہ معاف ہونے کا ذریعہ ہے

١٢٥٢ . وَعَنُ ٱبِـى قَصَادَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُثِلَ عَنُ صِيَام يَوُم عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ "يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ" رَوَاهُ مُسُلِمٌ.

( ۱۲۵۲ ) حفزت ابوقیادہ رضی اللہ تعالی عنہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ مُلْقَافِیا ہے یوم عاشوراء کے روزے کے بارے میں در یافت کیا گیا تو آب مُلَاثِمُ ان فرمایا کسال گزشته کے گناه معاف موجاتے میں۔ (مسلم)

> صحيح مسلم، كتاب الصوم، باب استحبا ب صيامه ثلاثة ايام . تخ یخ مدیث (۱۲۵۲):

شرح مدیث: یوم عاشوراء کےروز رے کی فضیلت کابیان ہے کہ اس سے سال گزشتہ کے صغیرہ گناہ معاف ہوج تے ہیں۔قاضی عیاض رحمه التدفر ماتے ہیں کہ بیدند بہب اہل السنة والجماعة ہے، کیونکہ بمیره گناه کی معافی کے لیے تو بیضروری ہے۔

(شرح صحيح مسلم للنووي ٤٠/٨)

١٢٥٣ . وَعَسِ ابُسِ عَبَّاسٍ رَضِى اللَّهُ عَنُهُهَا قَالَ : قَال رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لَئِنُ بَقِيْتُ إِلَى قَابِلِ لَاصُوْمَنَّ التَّاسِعَ" رَوَاهُ مُسُلِمٌ !

( ۱۲۵۳ ) حفرت عبدالله بن عبس رضی الله تعالی عنبا سے روایت ہے که رسول الله ظافی آنے فر مایا که اگر میں اسلامی ا رہاتو میں نوتاری کے بھی روز ورکھوں کا۔ (مسم)

تخ یک مدیث (۱۲۵۳): صحیح مسلم، کتاب الصوم، بات ای یوم یصام می عاشور . .

كلمات حديث: الى قائل الكيمال تك يعنى الى عام قابل: آنے والے مال تك \_ \_

شرح حدیث محرم کے مبینے میں دس محرم اور نومحرم کا روز ہ رکھنا مستحب ہے اور سنت نبوی ہے۔

(شرح صحیح مستم لنبووی ۲۰۰۸)

النّاك (۲۲۸)

## بَاتُ اِسُتِحْبَابِ صَوُمِ سِتَّةِ آیَّامٍ مِنُ شَوِّالٍ شوال المکرم کے چھروزے مستحب ہیں

----

٢٥٢ ا . عَنُ ابِي آيُّوُبَ رَصِى اللَّهُ عَنُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهُ صَلَّى الله عَلَهُ وَسَعَمَ قال : "مَنُ صَامَ زمصَان ثُمَّ أَتْبِعَهُ سَتًّا مِّنُ شُوَّال كَانَ كَصِيَامِ الدَّهُرِ" رَوَاهُ مُسُلمٌ

( ۱۲۵۴ ) مفرت ابوابوب رہنی اللہ تعالی عندے روایت ہے کدرسوں اللہ تکایکو کے مابا کہ جس سے منس ن کے رورے رکھے پھراس کے بعد چھروزے شواں کے رکھے تواس نے گویا بھیشہ روزے رکھے اللہ اللہ مسلم )

(شرح صحيح مسدم لدوه ي ٤٥/٨ ع. روضة المتقين٣٠ ٢٥٦ ـ دليل الفالحين ٤ ٧٥)



النّاك (٢٢٩)

## بَابُ اِسُتِحُبَابِ صَومِ الْإِثْنَيْنِ وَالْحَمِيُسِ پیراورجعرات کے روزے کا استحباب

١٢٥٥ عن ابى قتادة رضى الله عنه أنَّ رَسُول اللهِ صلَّى اللهُ عليُه وَسلَّم سُئل عَنْ صَوْم يوُمِ الآني فقال دلك يوْمٌ وُلِدتُ فيْهِ ويوْمٌ بُعِتُتُ أَوْ ٱنْزِلَ علَىَّ فِيْهِ رواهُ مُسْلِمٌ

ر ۱۲۵۵) حضرت ابوقیادہ رضی امند تعالی عند ہے روایت ہے کہ رسول امند مُلَقِظُ سے پیر کے دن کے روزے کے ہارے ہیں۔ دریافت کیا گیا تو آپ مُلَقِظُ نے فرمایا کہ میں آن دن بیر ہو اور ای روز مبعوث ہویا ہی دن آپ مُلَقِظُ پر وقی کے نزول کا آغاز ہوا۔ (مسلم)

كلمات صديف (١٢٥٥): اول عليه فيه اى روزينى بير كروزا پ الكام يرزول قرآن كا آغز موا

### روزے کی حالت میں اعمال پیش ہونے کو پسند کرنا

١٣٥٦. وعَنُ أَبِى هُوَيُوَة وَضِي الْلَهُ عَنُهُ عَنُ وَسُولِ اللّه صلّى اللّهُ عَلَيْه وسلّم قال. تُعَرضُ الْاعْسَالُ يوُم الْاثْنَيْنِ، وَالْمَحَمِيْسِ فَأُحِبُّ انْ يُعُوضَ عَمَلِى وَأَنَا صَآئِمٌ ' وَوَاهُ التَّرُمِذَى وَقَالَ حَدَيْثُ حَسنٌ وَوَوَاهُ مُسُلِمٌ بِغَيْرٍ ذِكْرِصُومٍ

( ۱۲۵۶ ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عند سے روایت ہے کہ رسوں اللہ مُکافِیمُ نے فر دیا کہ پیر اور جعمرات کے دن اعمال بارگاہ الٰہی میں پیش ہوتے ہیں میں بھی پندکرتا ہول کہ میرااعمال اللہ کے یہاں پیش ہو ورمیں روزے ہوں۔ (تر فدی نے روایت کیا اور انہوں نے کہا کہ بیت میں روزے کا ذکرنہیں ہے ) کیا اور انہوں نے کہا کہ بیت حدیث سے مسلم نے بھی اسے روایت کیا سیکن ن کی رویت میں روزے کا ذکرنہیں ہے )

تخريج مديث (۱۲۵۱): احجمع سرمدي، كتاب الصيام، رب ماجاء في صوم به م لاتس والحمس . صحيح مسلم، كتاب الله يعلى المهجي على المعطاء . كمات مديث: عرص الاعمال . اعمال بيش ك جات بين -

شرح مدیند. پیر، ورجعرات کے روز القد کی بارگاہ میں بندوں کا عمال پیش کئے جاتے ہیں اس سے ن دونوں ونوں میں روز ہ
رھنامتحب ہے اور سنت ہے۔ یہ بات اس فرمان نبوت الکھٹا کے من فی نہیں ہے جس میں فرمایا ہے کہ'' رات کے عمال ون کے اعمال
سے پہلے اور دن کے اعمال رات کے اعمال سے اوپر لے جائے جیں''اس لیے کداس فرمان میں اعمال کے اوپر کے جانے کا ذکر
ہے اور صدیث مذکور میں اعمال کے جعرات اور پیرکوامقد کے حضور میں پیش کئے جانے کا ذکر ہے۔ یعنی ہفتہ بھر کے تم ماعمال جمع کر کے پیر
اور جعرات کو پیش کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ تحمسلم کی ایک صدیث میں تصریح ہے کدلوگوں کے اعمال ہر جمعہ (ہفتہ ) میں دومر تبہیش کئے
جاتے ہیں یعنی پیراور جعرات کو۔ الح ۔ حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ ہفتہ بھر کے اعمال تفصیل طور پر جعر ت اور جعد کو پیش کے
جاتے ہیں اور سال بھر کے اعمال شعبان میں اجتماعی طور پر چیش کے جاتے ہیں۔

(تحفة لاحودي٣ ٥١٦ روصة المتقس٣ ٢٥٨)

#### آپ ٹلٹا پیراورجعرات کے روزہ کا اہتمام فرماتے تھے

١٢٥٧ . وَعَنْ عَآئِشَة رَضِى اللّهُ عَنْهَا قَالَتُ: كَانَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّى صَوْمَ
 الْإِثْنَيْن وَالْحميْس، رَوَاهُ التِّرُمِذِي وَقَالَ : حَدِينتُ حَسَنٌ !

(۱۲۵۷) حضرت ، کشدرضی الله تعالی عنها ہے روایت ہے کہ رسوں الله طالط پیراور جمعرات کے روز ول کا اہتمہ م فرمات تھ (ترندی نے روایت کیا اور کہر کہ ربیحدیث حسن ہے)

تر عن مديث (١٢٥٧): الجامع للترمدي، كتاب الصداء، باب ماجاء في يوم لا ليس و الخميس

کلمات مدید: بنحری تلاش کرتا ہے، جبتو کرتا ہے۔ اہتم م کے ساتھ خاص خیال رکھتا ہے۔

شرح صدیث: رسول کریم ملاقع پیراور جمعرات کے روزہ کا بہت اہتمام کرتے تھے اور اس کا پہنے سے خیوں رکھتے تھے۔ سیجے مسم میں حصرت ، بو ہر برہ رضی القد تعالیٰ عند سے مروی حدیث میں ہے کہ پیراور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اسی بناء پر ہفتہ کے دنوں میں آپ مُلاَقع پیراور جمعرات کو ترجیح دیتے تھے۔ (نحفة الاحودی ۱۶،۲۰ و صفة المسقیس ۴/۲۰۸)



طريق السالكين اردو شرح رياض الصالعين ( جلد دوم ) الْمُسِّلُاتُ ( ۲۳۰ )

## بَابُ اِسُتِحْبَابِ صَوْمِ ثَلَا ثَةِ آيَّامٍ مِّنُ كُلِّ شَهُرِ برماه، ايام بيض ليني ١٥٠١٣ ، ١٥٠ كوروز ركع جا تين

وَالْاَفْصَلُ صَوْمُهَا فِي آيَّامِ الْبِيُضِ وَهِيَ الثَّالِثُ عَشَر! وَالرَّبِعُ عَشَرَ وَالْخَامِسُ عَشَرَ: وَقِيْلَ الثَّانِيُ عَشَرَ وَالْخَامِسُ عَشَرَ: وَقِيْلَ الثَّانِيُ عَشَرَ وَالرَّابِعُ عَشَرَ وَالصَّحِيْحُ الْمَشُهُورُ هُوَ الْأَوَّلُ!

بفضل میہ ہے کہ ایام بیض کے روز ہے رکھے جائمیں جو ہر ماہ کی ۱۳،۱۳ اور ۱۵ تاریخ ہے اور کسی نے کہا کہ بارہ، تیرہ اور چوزہ تاریخ ہے لیکن صبحے اور مشہور تول پہلا ہے۔

#### رسول الله ظافظ كي تين باتول كي وصيت

١٢٥٨ . وَعَنُ اَبِي هُرَيُرَةَ رَضِسَى اللَّهُ عَنُهُ قَالَ : اَوْصَانِيُ خَلِيُلِيُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلاَثٍ: صِيَامَ ثَلاَ ثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهُرٍ، وَرَكُعَتِى الضَّحَىٰ، وَاَنْ اُوْبَرَ قَبُلَ اَنْ اَنَامَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ !

( ۱۲۵۸ ) حضرت ابوم بریوه رضی القدتی ال عندے دور بیت ہے کہ دور بین کرتے ہیں کہ میر نے طیل منافظ نے جھے تین باتوں کی تفیحت فر مائی کہ میں ہر ماہ تین دن کے روز ہے رکھوں دور کعت صدا ۃ الفنی پڑھوں اور سونے سے پہلے و تر پڑھوں۔ (متفق علیہ ) شرح حدیث (۱۲۵۸):

مرح حدیث (۱۲۵۸):
مرح حدیث (۱۲۵۸):
ماہ تین دن کے روز ہے رکھوں خواہ وہ ایا م بیش ہوں یا ند ہوں۔ اگر چہ ایا م بیش کی نفسیلت زیادہ ہے ایام بیش ہر ہوگی ۱۳۱۱ اور ۱۵۔
تاریخیں ہیں یعنی وہ دن جن میں رات کو چاند زیادہ روش ہوتا ہے۔ اور صلاۃ الفنی کی نماز پڑھوں جس کی زیادہ سے زیادہ رکھوں تا کہ احتماط کے تقاف پڑھل ہوا ور نیند کے غلہ کی بنا پروتر کے فوت ہوجانے کا خدشہ باتی نہ سے۔ در سرح صحیح مسم المنووی ۸/ ۲۸۔ روصة المتقین ۴/۸۵۔ دلیل الفالحین ۶/۱۰)

## رسول الله ظفظ كى وصيت يرهمل كرنا

۱۲۵۹ و عَنُ أَبِی الدَّرُ دَآءِ رَضِی اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِی حَبِیبِی صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم بِفَلاَثِ لَنُ اَدَعَهُنَّ مَاعِشْتُ بِصِیامِ قَلاَ قَةِ اَیَّامِ مِنُ مُحُلِّ شَهُو، وَصَلُواةِ الصَّحٰی، وَبِاَنُ لَا اَنَامَ حَتْی اُوْتِرَ رَوَاهُ مُسُلِمٌ!

(۱۲۵۹) حضرت ابوالدرداءرض الله تعالی عندے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میرے حبیب نے جھے تین باتول کی وصیت کی جن کو میں تادم حیات چھوڑنے والونہیں ہوں، ہر ماہ تین دن کے روزے، صداق الله کی اور یہ کہ میں وتر پڑھنے سے پہلے نہ سوؤل۔ (مسلم)

يخ تك مديث (١٢٥٩): صحيح مسلم. كتاب المسافرين، باب استحباب صلاة الصحى.

کمات مدید: مساعشت: جب تک یل زنده مول - جب تک میری زندگی برقرار ب- عاش عیشت (باب ضرب) زنده ر بنارزندگی گزارتا -

شر**ح مدیث:** رسول الله ناتیجانے حضرت ابوالدرداء کونصیحت فرمائی کہ جرماہ تین دن کے روزے رکھیں۔ جونیکی کے دس گناہ ہونے کے حساب سے پورے ماہ کے روزے ہوں گے۔ صلاۃ الفتی کی پابندی اوروتر کی نمازسونے سے پہلے پڑھ لیا کریں تا کہ نیند کے غلبہ کی وجہ سے اس کے فوت ہوچ نے کا اندیشہ نہو۔ (روضہ المعتقین ۹/۲۰ - دلیل الفال حین ۱۸۲۶)

#### ہر ماہ تین روزے پورے سال کے برابراجرر کھتے ہیں

• ٢٦ ا . وَعَنُ عَبُدِاللَّهِ بُنِ عَمُرِوبُنِ الْعَاصِ رَضِى اللَّهُ عَنُهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ آيًامٍ مِّنُ كُلِّ شَهُرٍ صَوْمُ الدَّهُرِ كُلِّهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ!

( ۱۲۶۰ ) حضرت عبدالله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالی عنهما سے روایت ہے کہ رسول الله مُکافِیْم نے فر ، یا کہ ہر ماہ تین دن کے روز ہے صوم دھر کے برابر ہیں۔ (متغق علیہ )

ترته مديث (۱۲۲۰): . صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب صوم داؤد عليه السلام . صحيح مسم، كتاب الصيام\_ باب استحباب صيام ثلاثة ايام من كل شهر .

شرح حدیث: رسول الله منظم نظم نفر مایا که جرماه تین تین دن کے روز بر رکھنا بمیشه روز بر کھنے کے برابر ہے۔ کیونکه جرنیکی کا اجروتو اب دس گنا ہے اس لیے جرماه تین دن کے روز بر بہو گئے اور اس معمول پر پابندی ہے مل کرنا ایسا ہوگیا جسے جمیشہ روز بر کھے ہول۔ (فتح الباری ۷۱/۱) مسرح صحیح مسلم للووی ۲۶/۸۔ دلیل الفالحین ۲۱/۶)

## ہر ماہ کی کسی بھی تاریخ میں تین روز پےرکھے جا ئیں

ا ٢٦١. وُعَنُ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا سَأَلْتُ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللَّهُ عَنُهَا اَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَـلَّمَ يَصَوُمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلاَثَةَ آيَّامٍ؟ قَالَتْ: نَعَمُ: فَقُلْتُ: مِنْ آيِّ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ؟ قَالَتْ: لَمْ يَكُنُ يُبَالِئُ مِنْ آيِ الشَّهْرِ يَصُومُ، رَوَاهُ مُسُلِمٌ.
 يُبَالِئُ مِنْ آيِ الشَّهْرِ يَصُومُ، رَوَاهُ مُسُلِمٌ.

دریافت کے مطرت معافر قاعد و بیرضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عد کشرضی اللہ تعالی عنہا ہے دریافت کیا کہ کیارسول اللہ تکا تی ہمینے کے کون سے حصے میں روز سے مصے ی کی پرواہ نیس کرتے تھے۔ حضرت عاکشہرضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ اس بات کی پرواہ نیس کرتے تھے کہ مہینے میں کون سے حصے میں روز سے مصابی میں روز سے مصابی میں روز سے مصابی کی برواہ نیس کرتے تھے کہ مہینے میں کون سے حصے میں روز سے حصابی کی برواہ نیس کرتے تھے کہ مہینے میں کون سے حصابی کی برواہ نیس کرتے تھے۔ حضرت عاکشہر میں اللہ تعالی میں اللہ تعالی کی برواہ نیس کرتے تھے کہ میں ہوتے میں اللہ تعالی کی برواہ نیس کرتے تھے کہ میں کہ تعالی کی برواہ نیس کی برواہ نیس کرتے تھے کہ میں کہ تعالی کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برواہ نیس کی برو

رکھیں۔(مسلم)

م المان المان المان المان المان كتاب الصوم، باب استحباب صيام ثلاثة ايام من كل شهر .

كلمات مديث: لم يكريبالى: الهمام نفرمات - خيال ندر كت -

شرح مدیث: ہر ماہ تین دن روزے رکھنے کی فضیلت ہے کوئی سے تین دن کے روزے رکھنے سے بیفضیلت عاصل ہوجائے گی

البت ایام بیض تعنی ۲۰۱۳ اور ۱۵ تاریخ کے روزول کی فضیلت متقل بیان موئی ہے۔ (دلیل الفالحین ۲۱/۶)

ایام بیض کے روزوں کا اہتمام

١٢٦٢. وَعَنُ آبِى ذَرِّ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا صُمُتَ مِنَ الشَّهُرِ ثَلاَ ثَا فَصُمُ ثَلاَثَ عَشُرَةَ وَاَرُبَعَ عَشُرَةَ وَخَمُسَ عَشُرَةَ" رَوَاهُ التِّرُمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيُثُ حَسَنٌ.

( ۱۲۶۲ ) حضرت ابوذ برمنی ابتد تع الی عندے روایت ہے کہ رسول بقد مُلَّقِظُ نے فرمایا کہ اگرتم ہر ماہ تین دن کے روزے رکھوتو تیرہ ، چودہ اور پندرہ کے روزے رکھو۔ (اس حدیث کو ترندی نے روایت کیا اور کہا کہ جسن ہے)

مرت مديث (١٢٦٢): الجامع لترمدي، كتاب لصيام، باب ماجاء في صوم ثلاثة .يام من كل شهر.

شرح صدیت: حدیث مبارک سے معلوم ہوا جیما کراس سے پہلے آچکا ہے کہ ایام بیض یعنی ۱۳،۱۳ اور ۱۵ تاریخ کے روزے افضل میں۔ (تحقة الاحوذی ۳/ ۵۳۸ دلیل الفائحین ۲۲/۶)

رسول الله على المام بيض كروزون كاحكم فرمات تص

٢٢٣ ١. وَعَنُ قَتَادَةَ بُنِ مِلْحَإِنَ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَامُرُنَا بِصِيَامِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَامُرُنَا بِصِيَامِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَامُرُنَا بِصِيَامِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَامُرُنَا بِصِيَامِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَامُرُنَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَامُرُنَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَامُرُنَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَامُرُنَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَامُرُنَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَامُرُنَا اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَامُونَا

(۱۲۶۳) حضرت قمادہ بن ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے میں کہ رسول اللہ عُلَقِمُ ہمیں ،یام بیض کے روز وں کا تھم فریاتے تھے اور میرتین دن میں ۱۴،۱۳ اور ۱۵ ۔ (ابودا کود)

تخریج مدیث (۱۲۲۳): سس ایی داؤد، کتاب الصوم، باب می صوم الثلاث من کل شهر . ب

شرح صدیدہ: ایام بیض کے روز مے متحب ہیں۔ انہیں ایام بیض اس لیے کہتے ہیں کدونوں میں جائد کی روشن سے را تیں سفید ہوتی ہیں۔ ایام بیض کی تعیین میں متعددا قوال ہیں جوامام غزالی رحمدالقدنے جمع کئے ہیں۔ (دلیل العالم عیں ۲۲/۲)

......

١٢٢٣. وَعَنِ ابُنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَايُفُطِرُ

ايَّامَ الْبِيُضِ فِي حَضْرٍ وَلَاسَفَرٍ رَوَاهُ النَّسَآتِيُّ بِاسْنَادٍ حَسَنٍ .

(۱۲۹۴) حضرت عبدالله بن عباس رضى الله تعالى عنهما ي روايت ب كدرسول الله فالله اسفريس يا حضر بيس ايام بيض بيس روزے سے ہوتے اور افطار نہ کرتے۔ (نسائی نے سندسے حسن روایت کیا)

تْخْرَى مديث (١٢٢٣): سنس النسائي، كتاب الصيام، باب صوم النبي تَكُلُمُ .

مرماه ایام بیش کے روز مے مستحب اور سنت ہیں کدرسول الله مان کان مسلم ان کا اہتمام فرماتے تھے۔ (روضة المتقين ٣/ ٢٦٢ دليل الفالحين ٢٦٢٤)



المتناك (۲۳۱)

## بَابُ فَضُلِ مَنُ فَطَّرَ صَائِمًا وَفَضُلُ الصَّآئِمِ الَّذِی یُؤ کَلُ عِنْدَه' وَدُعَآءِ الْاکِلِ لِلُمَا کُولِ عِنْدَه' روزه دارکاروزه افطار کرانے کی فضیلت، اس روزه دارکی فضیلت جس کے پاس کھایا جائے اورمہمان کی میزبان کے لیے دعا کرنا

١٢٦٥ . عَنُ زَيْدِ بُنِ خَالِدِ الْجُهَنِي رَضِى اللّهُ عَنْهُ عَنِ النّبِي صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "مَنُ فَطُّرَ صَـآئِمًا كَانَ لَهُ مِثُلُ اَجُرِهِ غَيْرَ اللّهُ الْايُنْقَصُ مِنُ اَجُرِ الصَّآئِمِ شَيْءٌ" رَوَاهُ القِرُمِذِيُّ وَقَالَ : حَدِيُثُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ !
 صَحِيْحٌ !

(۱۲۹۵) حطرت زید بن خامد جهنی مینی الله تعالی عندے روایت ہے کہ جس کسی نے کسی روزہ دارکا روزہ کھلوایا اس کے لیے اس روزہ دار کے مثل اجر ہے بغیراس کے کہ روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی ہو۔ (اس صدیث کوتر ندی نے روایت کیا اور کہا کہ بیصدیث حسن سیح ہے )

تخ تخ صيث (١٣٦٥): الجامع للترمدي، أبواب الصوم، باب ماجاء في الاعتكاف.

شرح صدید: جس نے رمضان المبارک میں کس کاروزہ کھوایا خواہ ایک تھجوریا پانی ہی دیا تا کہوہ روزہ کھول لے تواس کوروزہ دار کے برابراجر ملے گااورروزہ دار کے اجر میں کوئی کی نہ ہوگی۔

حضرت سلمان فاری رضی القد تعالی عند سے روایت ہے کہرسول القد طالق کے جس نے روزہ دارکا روزہ کھنوا دیا، اس کے گئے من فرد کے برابر واب ملے گاصحابہ رضی القد تعالی عنہم نے گئے ہ من ف کرد ہے جا کینے اس کی گردن جنبم سے آزاد ہو جائی گ اور اسے روزہ دارک برابر واب ملے گاصحابہ رضی القد تعالی عنہم نے عرض کیا کہ ہم سب کے پاس بعض اوق ت اتنانبیں ہوتا کہ ہم روزہ دارکاروزہ کھلوا کیں۔ اس پررسول القد تالی کہ جس نے روزہ دارکو دودھ کے ایک گھونٹ سے بالیک گھونٹ سے روزہ کھلوا دیاس کو بھی القد تعالی کہی تو اب عطافر مائے گااور جس نے روزے دارکو پیٹ بھرکے کھلا یا القد تعالی استقبل سے بیرے حوض سے پی فی بلا کینے جس کے بعدوہ چنت میں داخل ہونے تک بیاس نہ جس نے روزے دارکو پیٹ بھرکے کھلا یا القد تعالی استقبل ۲۱۸/۳)

#### روزه دار کے لیے فرشتوں کا استغفار

١٢٢١. وَعَنُ أُمِّ عَمَّارَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِى اللَّهُ عَنُهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "إِنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "إِنَّ

المَصَاّئِم تُصلِّى عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِدَا أَكِلَ عِنْدَه صَنَّى يَفُرغُوا "وربُّمَا قَالَ: "حَتَّى يَشُبَعُوا "رَوَاهُ التِّرُمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْتٌ حَسَنٌ!

اللہ مال کے بیاں کو میں میں دو انصار بیرضی اللہ تعالی عنہا ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ مال کا ہمارے یہاں تشریف لائے میں نے آب مالکہ میں روزے ہے ہوں۔ تشریف لائے میں نے آب مالکہ کی خدمت میں کھانا پیش کیا آپ نے فرمایا کہتم بھی کھاؤ۔ میں نے کہا کہ میں روزے ہے ہوں۔ رسول اللہ مالی کی خدمت میں کھانے کے فرمایا کہ دورہ دار کے لیے فرشتے دعائیں کرتے ہیں جب اس کے پاس کھایا جائے یہاں تک کہ وہ کھانے سے فارغ ہوں۔ (ترفذی نے روایت کیا در کہ کہ رہے دیں جب اس کے باس کھانا جائے کہا در کہا کہ دیے دیں جس ہے)

تخ تى مديث (١٢٢٢): الجامع للترمذي، كتاب الصيام، باب ماجاء في فضل الصائم ادا اكل عنده.

راوی حدیث: ام مماره کا نام نسیبه بنت کعب رضی القد تعالی عنها تھا اور یہ ایک انصاری خاتون تھیں جوستر صحابہ ۽ کرام بیعت عقبه ثانیہ میں حاضر ہوئے تھے یہ بھی ان میں شائل تھیں ، جنگ احداور جنگ بیامہ میں شریک تھیں۔اور بیعت الرضوان میں بھی شرکت کی تھی۔ جنگ بیامہ میں ان کے گیر روزخم آئے اور ہاتھ بھی کٹ گی تھا ان سے کتب سنن میں تمین احادیث مروی ہیں۔

(الاصابة في تميير الصحابة)

كلمات حديث: تصلى عليه الملائكة الرشية ال كياني دعاواستغفار كرت مين

شرح صدیث: رسول کریم ملاقاتم حضرت ام عماره رضی الله تعالی عنها کے گھرتشریف لے گئے انہوں نے آپ ملاقیم کے سامنے کھ ٹا روز ہ رکھا اور کھڑی ہوگئیں۔ رسول الله ملاقیم نے فر مایا آؤٹم بھی کھاؤ۔ انہوں نے کہا کہ میراروزہ ہے۔ رسول الله ملاقیم نے فر مایا کہ اگر روزہ دار کے سامنے کوئی کھار ہا ہوتو فرشتے روز ہے دار کے تق میں دعااور استغفار کرتے ہیں یہاں تک کہ کھانے وال کھ کرفارغ ہوجائے۔ دار کے سامنے کوئی کھار ہا ہوتو فرشتے روز ہے دار کے تق میں دعااور استغفار کرتے ہیں یہاں تک کہ کھانے وال کھ کرفارغ ہوجائے۔ دار کے سامنے کوئی کھار ہا ہوتو فرشتے روز ہے دار کے تا میں دعااور استغفار کرتے ہیں یہاں تک کہ کھانے وال کھ کرفارغ ہوجائے۔ (دلیل العالم دیں دور الله مقالم دور کے میں دعاور استغفار کرتے ہیں یہاں تک کہ کھانے وال کھ کوئی کھار ہا میں دور اللہ دار کے تا میں دعاور استغفار کرتے ہیں یہاں تک کہ کھانے والے کھار کے دور کے دور کے دور کے ہو کہ کہ دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور کے دور

#### میزبان کے حق میں دعاء

١٢٦٤. وَعَنُ أَنْسٍ رَضِى اللَّهُ عَنُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ إِلَى سَعُدِ بُنِ عُبَادَةَ رَضِى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. "أَفُطَرَ عِنُدَكُمُ الصَّآئِمُون، اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. "أَفُطَرَ عِنُدَكُمُ الصَّآئِمُون، وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. "أَفُطَرَ عِنُدَكُمُ الصَّآئِمُون، وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَبُرَارُ وَصَلَّتُ عَلَيْكُمُ الْمَلَآئِكَةُ رَوَاهُ آبُوُ دَاؤِدَ بِاسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

(۱۲۶۷) جھزت انس رضی امتد تعالی عند ہے روایت ہے کہ نبی کریم طاقیق حضرت سعد بنَ عبد وہ رضی امتد تعالی عند کے پاس آئے وہ روٹی اور زیتون کا تیل لے کرآئے آئے ہے طاقیق نے تناول فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تمہارے پاس روزہ وارافطار کریں، نیک ہوگ کھانا کھ کیں اور فرشتے تم پر رحمتیں بھیجیں۔ (ابوداؤد سند سیجے)

تخ تك مديث (١٢٦٤): سنن الى داؤد، كتاب لاطعمه، باب الدعاء

كلمات مدين: افسطر عند كم الصائمون: روزه دارتمهار ياس روزه افطار كري به جمل خريه بيكن معنى وعاكاب كرالله تعالى تمهين توفق و ي كرتم روزه دارون كوروزه كعلواؤ ابرار: بركى جمع فيك اور تق -

شرح مدین:

رسول کریم تلقهٔ حضرت سعد بن عباده در ضی الله تعالی عند جورکیس فزرج تصان کے پاس تشریف لائے ، آپ تلقهٔ کاروزه تفاح حضرت سعد رضی الله تعالی عند نے آپ کے سامنے روٹی اور زیت (تیل) رکھا۔ رسول الله ظلفهٔ نے افطار فر ما یا اور دعا فر مائی کہ الله کر سے کہ تہمارے کہ تہمارے پاس روزه وارروزه افطار کریں ، تقی لوگ تمہارا کھانا کھا کیں اور فرشتے تمہارے تی میں دعا کریں۔
مدیث مبارک میں روزہ وارکوروزہ افطار کرانے کی فضیلت اور اس کے اجروثو اب بیان ہوا۔ روزہ واراگر کسی کے بیہال افطار کرے تو اسے جا ہے کہ اسپنے میز بان کے تن میں دعا کرے۔ (روضة المتقین ۲۶۶۳۔ دلیل افغال حیں ۲۶۴)



## كتباب الاعتكاف

اللِبَاك (۲۳۲)

# اعتكاف كانضيلت

١٢٢٨. عَنِ ابُنِ مُحَمَّرَ رَضِى اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ يعْتَكِفُ الْعَشُرَاُلاَوَاخِرَ مِنُ رَمَضَانَ: مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(۱۲۹۸) حفرت عبدالله بن عمر رضی الله تع لی عنهما ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول الله مؤلفاً مرمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

تَخ تَحَامَتُ الرَّكِمَةِ العَلَمُ اللهِ العَلَمُ اللهِ العَلَمُ اللهِ العَلَمُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اله

کلمات صدیمہ: اعتکاف کے نفظی معنی کسی جگہ گھر نے اور رکنے کے ہیں۔اورا صطلاح شریعت میں اعتکاف کامفہوم ہےائند کی رضا کی خاطراعتکاف کی نمیت کے ساتھ کسی ایسی معجد میں گھر نا جس میں باجماعت نمازیں ہوتی ہوں۔

شر<u>ح حدیث:</u> رمضان المبارک اور بالخضوص اس کے آخری عشرے میں ایک ہم عبادت، عتکاف بھی ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ القداوراس کے رسول خلافی پر ایمان رکھنے والا بندہ موثن ہر طرف سے میکسوہ وکر اور دنیا کے تمام کاموں سے ایک طرف ہوکرسب سے الگ ہوکر مہد کے ایک کونے میں پڑجائے اور اس تنہ کی میں اپنے تمام اوقات میں اللہ کو یا دکرے، تلاوت کرے، نوافل پڑھے اور دع کمیں وہ نگے اور استغفار کرے۔

روح کی تربیت اوراس کی ترقی اوراس کونفسانی قو تول پر غالب کرنے کے لیے دمضان المبارک کے پورے ، ہ کے دو نے تمام امت پر فرض کئے گئے ہیں۔ گویا ہے وجود میں ملکوتیت کے غیبہ اور دوحانی ارتقاء کے لیے اتنی قرب نی تو ہر مسلمان پر لازم کردی گئی کہ دہ اس مقدس اور محترم مہینے میں القد کے حکم کی تغیبل اوراس کی عباوت کی نیت سے دنیا کی لذتوں سے کن رہ کش رہے اور ہر طرح کے گنا ہوں سے مجتنب رہے۔ یہ قو رمضان المب رک میں تزکید نفس اور تربیت روحانی کا ایک عمومی نصاب ہے جو ہر مسلمان پر لازم ہے۔ لیکن اس سے آگے تعلق باللہ میں ترقی اور ملااعلی سے خصوصی مناسبت پیدا کرنے کے لیے اعتکاف رکھا گیا تا کہ اللہ کا بندہ غیر القدے کئ کر القد کا ہوکر و بہ کر ب ایک کی بندگی کرے ای کے حضور میں حاضر رہے ای کو پکارے اور دعاء اور استغفار کرے اور ایخ گنا ہوں پر شر مسار ہوکر تو بہ کرے دور ندا مت کے نبو بہائے۔

رسول القد مُلَقِّة برسال رمضان كي آخرى عشر ي من اعتكاف قرمات تھے۔ ايك سال كسى وجد سے آپ مُلَقِظُ اعتكاف ندفر ماسكے تو

اس سے الکے سال آپ مُلَقِّقُ نے ووعشروں کا اعتکاف فر مایا۔ اعتکاف سنت مو کدہ علی الکفایہ ہے۔

(فتح الباري ١/٧٧/١ شرح صحيح مسلم لدووي٤ ، ٥٤ معارف الحديث ١/٣٥٧ مصاهر حق ١ ٣٦٥)

#### رسول الله طائم برسال آخرى عشره كااعتكاف فرمات تص

١٢٦٩ . وَعَنُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنُهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يعُتَكِفُ الْعَشُرَ الْآوَاحَرَ مِنُ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَقَّاهُ اللَّهُ تَعَالَىٰ ثُمَّ اِعْتَكَف، أَزُوَاجُه مِنْ بَعُدِهِ، مُتَّقَقٌ عَلَيْهِ!

(۱۲۶۹) حفرت عائشرضی مقدت کی عنبا سے روایت ہے کہ وہ بیان فرماتی جیں کہ رسول القد مُکافِیْ مضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ مُکافِیْ نے وفات پائی اور آپ مُکافِیْن کے بعد آپ مُکافِیْن کی ازواج نے بھی اعتکاف کیا۔ (متفق عدیہ)

تخ تخ صديث (۱۲۲۹): مصحيح البخاري، ابواب الاعتكاف، باب الاعتكاف في العشر الاواخر. صحيح مسلم.

كتاب الاعتكاف، باب اعتكاف العشر الاواحر من رمصان

شرح صدیت: از واج مطبرات اپنے مجرول میں اعتکاف فرماتی تھیں اورخوا تین کے بیے اعتکاف کی جگدان کے گھر کی وہی جگد ہے جوانہوں نے اپنی نمازوں کے بیے مفرکرر کھی ہو۔اگر کسی گھر میں خواقین کے بیے نماز کی ایسی جگدنہ ہوتو انہیں جو ہیے کہ وہ دیالیں۔
(معارف الحدیث ۱ ۸۰۳)

#### وفات كے سال رسول الله عليم الله عليم في دوعشر اعتكاف فرمايا

١٢٤٠. وَعَنُ آبِي هُوَيُوَةَ رَضِى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ آيَّام، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيْهِ اِعْتَكَفَ عِشُرِيْنَ يَوْمَا "رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

(۱۲۷۰) حضرت ابو ہر برہ درضی اللہ تعالی عنہ ہے دوایت ہے کہ نبی کریم مکالٹھ ہر رمیں ن المب رئے ہیں دن ایک فی فی تھے اور جس سال آپ مکالٹھ کی وفات ہوئی اس رمضان میں آپ مکالٹھ نے بیس ون اعتکاف فر مایا۔ ( بخاری )

تخريج مديث(١٧٤٠): صحيح البخاري، ابواب الاعتكاف، باب الاعتكاف في العشر الاوسط من رمصان .

شرح مدید: رسول الله مخطیم برسال ماه رمضان المبارک میں دین اعتکاف فرماتے تھے لیکن جس سال حضور اقدی مخطیم نے محت رصت فرمائی اس سال کے رمضان میں میں دن اعتکاف فرمایا ۔ حافظ ابن حجر رحمہ الله فرماتے ہیں کدرسول الله مخطیم کوالله تعالی کی طرف سے مطلع فرمادیا گیا تھا کہ آپ خطیم اب دنیا سے تشریف لے جانے والے ہیں تو آپ مظیم نے اپ اعمال میں اضافہ فرمایا اور جیس دن کا اعتمال فرمایا میں اضافہ فرمایا اور جیس دن کا اعتمال فرمایا میں اسال حضرت جرئیل علیہ اسلام نے آپ مختلی کے ساتھ قر آن کریم دومرتبہ دھرایا ، اس لیے آپ مختلی نے جس

دن کااعتکاف فرماه به

حضرت الى بن كعب رضى القد تعالى عند سے روایت ہے كہ نبى كريم كالقائم رمضان المبارك كے آخرى عشر سے بيں اعتكاف فر ايا۔

کرتے تھے اليك سال آپ تالفائم سفر ميں تھے تو اعتكاف ندفر ما سكے اس ليے آپ تالفائم نے آئندہ سال بيس دن كا اعتكاف فر مايا۔

ہوسكتا ہے رسول الله خالفائم نے دورمضان المبارك بيس بيس بيس دن كا اعتكاف فر مايا ہو،اليك سفرى قضاء كے طور پراورا يك وف ت بيسے آنے والے رمضان المبارك ميں حضرت جرئيل عليه السلام كے ستو تو آئن كريم كے دومر تبد تدارس كی وجہ سے اعتكاف فر مايا۔

حدیث مبارك سے معلوم ہوا كہ آدمى كو عمر كے آخرى حصے ميس زيادہ سے زيادہ اعمال صالح انجام دینے چاہيئيں اور تيكيول ميں اضاف له كرنا چاہي تا كہ اللہ كے يہ ل مرخروہ وكرہ ضرب و سكے۔ (فتح السادی ١٠٨١ مرد وصد استقس ٢١٧٧)



# كتباب الحبج

المتّاك (۲۳۲)

## حج کی فرضیت اوراس کی فضیلت

٢٨٧. قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ :

﴿ وَلِلَّهِ عَلَى ٱلنَّاسِ حِبُّ ٱلْبَيْتِ مَنِ ٱسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ ٱللَّهَ عَنِي عَنِ ٱلْعَالَمِينَ ﴾ الله تعالى نفر ما ياكه:

''اوراللہ تعالیٰ کاحق لوگوں کے ذہبے اس کے گھر کا جج ہے جوان میں ہے اس کی طرف راستہ کی طاقت رکھتا ہوا ورجس نے تفر کیا تو بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہ نوب سے بے نیاز ہیں۔'' ("ل ممرن ۔ ۹۷)

تغییری نکات:

الله تعالی نے اپنی مخلوق پر بیت الله کا مرکز ہے جس کی وجہ ہے اس کا قصد واردہ اور اس کا جج مقرر کیا گیا گیا گیا کہ کا مرکز ہے جس کی وجہ ہے اس کا قصد واردہ اور اس کا جج مقرر کیا گیا کیونکہ جج اس عبادت ہے جس میں ہڑل بندے کے جذبہ وشوق سے عبارت ہے اس لیے ضروری ہے کہ جسے محبت وعشق کا دعوی ہووہ کم از کم ایک مرتبہ دیار محبوب میں حاضری دے دیوانہ وار چکرلگائے ۔ جو مدعی محبت میں اتی تکلیف اٹھ نے ہے انکار کر سے بچھالو کہ وہ جھوٹا عاشق ہے ہے وب محبوب عثم اللہ موری ہودہ کو کی پرواہ کہ کوئی یہودی ہوکر مرے یا نفر انی ہوکر مرے انتسب سے غنی اور بے نیاز ہے۔ (تفسیر عندمانی)

جج بھی اسلام کا ایک اہم رکن ہے

ا ُ٢٢ ا . وَعَنِ ابْنِ عُمرَ رَضِى اللَّهُ عَنْهُمَا انْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "بُنِى الْإِسُلَامُ عَـلَى خَمْسٍ : شَهَادَةِ اَنْ لَاإِلَهُ إِلَّااللَّهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَاَقَامِ الصَّلُوةَ وَإِيْتَاءِ الزَّكُوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمٍ رَمَضَانَ . رَوَاهُ اَحُمَدُ وَالشَّيْحَانِ وَالتِّرُمِذِيُّ.

( ۱۲۷۱) حفرت عبداللہ بن عمرض اللہ تعالی عنبها ہے روایت ہے که رسول الله فاتلی نے فرمایا که اسلام کی اساس پانچ امور میں۔اس بات کی گوائی کہ اللہ کے سواکوئی معبود نہیں ہے اور محمد فاتلی اللہ کے رسول میں ، نماز قائم کرنا ، زکو ق وینا اور حج بیت اللہ کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (متنق علیہ)

تخريج مديث (۱۲۲۱): راب بال اركان الاسلام

شرح مدیث: اساسیت اسلام پانچ امور میں تو حید ورسالت کا افرار وگواہی ،نماز وزکو قاور روز واور حج بیت الله \_ حج ای طرح

فرض ہے جس طرح نماز ،روز ہ اورز کو ۃ فرض ، جج ہج میں فرض ہوا اور اس کے اسکے سال رسول اللد مُکَاثِمُ نے اپنی و فات سے صرف تین ماہ پہلے صحابہ ءکرام کی ایک بڑی تعداد کے ساتھ حج فرمایا۔ جسے حجۃ الوداع کہاجا تا ہے۔

اگرائند کے کسی بندے کو میچے اور مخلصانہ جج نصیب ہوجائے جس کودین وشریعت کی زبان میں جج مبر ور کہتے ہیں اور ابرا ہیں ومحدثی نسبت کا کوئی ذرہ عطا ہوجائے تو گئی جس سے بڑی کسی نعمت کا انست کا کوئی ذرہ عطا ہوجائے تو گئی جس سے بڑی کسی نعمت کا اس دنیا میں تصور بھی نہیں کیا جب مکتار بیصدیشا اس سے پہلے گزر بھی ہے۔

## جج زندگ میں ایک ہی مرتبہ فرض ہے

١٢٢٢. وَعَنُ أَبِى هُرَيُرَةَ رَضِى اللّهُ عَنُهُ قَالَ حَطَبَنَا رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "يَاأَيُّهَا النَّبَاسُ إِنَّ اللّهَ قَدُ فَرَضَ عَلَيُكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّواً" فَقَالَ رَجُلَّ : أَكُلَّ عَامٍ يَارَسُولَ اللّه! ؟ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلاثاً فَقَالَ رَجُلَّ : أَكُلَّ عَامٍ يَارَسُولَ اللّه! ؟ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلاثاً فَقَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . لَوُ قُلْتُ نعَمُ لَوَجَبَتُ وَلَمَا اسْتَطَعُتُمُ " ثُمَّ قَالَ : " ذَرُولِني مَا تَسَرَكُتُكُمُ ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبُلَكُمْ بِكُثُرَةِ سُوَ الِهِمُ وَاحْتِلَافِهِمُ عَلَى الْبِيَآئِهِمُ فَإِذَا اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى الْمَعْمُ وَاحْتِلَافِهِمُ عَلَى الْبِيَآئِهِمُ فَإِذَا اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ا

(۱۲۷۲) حضرت ابو ہریرہ رضی القدتعالی عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول القد مُکالِّمُ نے ہمیں خطبہ دیااور فرمایا کہ اب کہ کا القد مُکالِّمُ نے ہمیں خطبہ دیااور فرمایا کہ اب ہوگو! القدتعالی نے تم پر جح فرض کیا ہے تو تم جج کرو کی شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللّذ مُکُلِّمُ کیا ہرساں جج کریں۔ آپ مُکُلُّمُ خاموش رہے یہاں تک کہ اس نے تین مرتبہ یہی بات وهرائی۔ اس کے بعد آپ مُکُلِّمُ نے فرمایا کہ آگر میں بال کہدیا تو واجب ہوتا، اور تم اس کی استطاعت ندر کھتے۔ پھر آپ مُکُلِمُ نے فرمایا کہ جو بات میں چھوڑ ول تم بھی جھے چھوڑ دو۔ بلاشہ تم سے پہلے لوگ کشرت سوال اور اپنے انبیاء سے اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے جب میں تمہیں کی بات کا حکم دول تو اسے تی الامکان انجام دواور جب کی بات سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔ (مسلم)

مَّخِرْ تَكُوهِ مِنْ اللهِ اللهِ عَلَيْهِ مَنْ اللهِ مَنْ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ مَا اللهِ عَلَيْهِ مَا المعام وقال العمر .

کلمات صدیف: بھے چھوڑ دو جب تک میں نے تہمیں ترک کیا ہوا ہے۔ لینی جب تک میں خودکوئی بات نہ بتادوں تم اس کی تحقیق میں نہ لکواوراس کے چھھے نہ بڑو، کیونکہ اگر میں تمہار سے سوال کے جواب میں ہاں کہدوں گا تو وہ عمل تمہارے او پر فرض ہوج نے گا اور پھر ہو سکتا ہے تم اس کو نہ کرسکو، مثلاً برسال جے۔

شرح صدیث: اس مضمون کی ایک صدیث حضرت علی رضی القد تعالیٰ عنہ ہے بھی مروی ہے جس میں تصریح ہے کہ رسول کریم مُلَّقَلَمُ کی جانب سے حج کی فرضیت کا اعلان اولاس میرسوال و جواب جو نہ کورہ صدیث میں آیا ہے سورۂ آل عمران کی اس آیت کے نزوں کے وقت چیش آیا تھا'

### ﴿ وَلِلَّهِ عَلَى ٱلنَّاسِ حِجُ ٱلْمَيْتِ مَنِ ٱسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ﴾

''الله کے واسطے بیت اللہ کا فج کرنا فرض ہےان لوگوں پر جواس کی استطاعت رکھتے ہوں ۔''

حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے وہ صدیث جے احمد دارمی اور نسائی نے روایت کیا ہے تصریح ہے کہ سوال کرنے والے اقرع بن حابس متنبی تھے جو فتح مکد کے بعد اسلام لائے تھے۔ اور ان لوگوں میں سے تھے جنہیں تعلیم وتربیت حاصل کرنے کا ابھی پورا موقعہ نیس سے تھے جنہیں تعلیم وتربیت حاصل کرنے کا ابھی پورا موقعہ نیس سے تھے جنہیں تعلیم وتربیت حاصل کرنے کا ابھی پورا موقعہ نیس سے تھے جنہیں تعلیم وتربیت حاصل کرنے کا ابھی پورا موقعہ نیس سے تھے جنہیں تعلیم وتربیت حاصل کرنے کا ابھی پورا موقعہ نیس سے تھے جنہیں تعلیم وتربیت حاصل کرنے کا ابھی بورا موقعہ نیس سے تھے جنہیں تعلیم وتربیت حاصل کرنے کا ابھی بورا موقعہ نیس سے تھے جنہیں تعلیم وتربیت حاصل کرنے کی ابنا سوال دھرایا۔

سان نبوت ناطق بالوی تھی ،اور ﴿ إِنَّ هُوَ إِلَّا وَحَیْ بُوحَیْ ﴾ کی ترجمان تھی ،اس لیے ارشاوفر مایا کہ اگر میں ہاں کہدیتا تو ج مرسال کے لیے فرض ہوجا تا جس سے امت زحمت ومشقت میں پڑجاتی ۔مطلب میہ ہے کہ بیدین یُمر ہے اس میں سہولت اور توسع ہے اور یہ تنگی اور حرج سے خالی ہے۔ جس حد تک تعمیل ہو سکے ممل کی سعی کرواور جوکوتا ہی بشری کمزوریوں کی وجہ سے رہ جائے اس کے لیے اللہ سے معافی مانگی اور استغفار کرو۔

لسان نبوت ناطق بالحق ہے جن امور کا تھم دیا گیا ہے انہیں حتی الوسع انجام دینا ہے اور جن سے منع کردیا ہے ان سے بازر ہنا ہے اور رک جانا ہے۔ (فتع الباری ۲۰۰۱، موصة المعتقین ۲۷۰/۳۔ معارف الحدیث ۳۹۷۱)

جج مبرور بھی اسلام کے افضل ترین اعمال میں سے ہے

٢٢٣ ا. وَعَنُه قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ايُمَانُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ" قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: "حَجَّ مَبُرُورٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ! (رَسُولِهِ" قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: "حَجَّ مَبُرُورٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ! (اللَّهِ" قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: "حَجَّ مَبُرُورٌ" مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ! (اللَّهِ " قِيْلِهُ مَعْصِيَّةً!

(۱۲۷۳) حفرت ابو ہریرہ رضی القد تعالی عندے روایت ہے کہ نبی کریم کا تعلق کے دریافت کیا گیا کہ کون ساتمل افضل ہے؟ آپ مالکھ نے فرہ یا کہ القد پر اور اسکے رسول پر ایمان ۔ کہا گیا کہ اس کے بعد فرہ یا کہ جب دنی سبیل اللہ سوال کیا گیا کہ چرکیا فرہ یا کہ جج مبرور۔

مبروروہ انج ہے جس میں مج کرنے والے ہے کوئی معصیت سرز دنہ ہوئی ہو۔

تركم عديث (١٢٤٣): صحيح البخارى، باب من قال ان الايمان هو العمل . صحيح مسلم، باب بيال كون الايمان بالله تعالى افضل الاعمال .

شرح مدید: ایمان بالقداور ایمان بالرسالة تمام اعمال کی روح ہے ایمان کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں اور نداس کی کوئی حقیقت ہے امام قرطبی رحمہ التدفر ماتے ہیں کدایمان اعمال کا حصہ اور اس کا جزواساس ہے اور اصول اعمال ہے اور برعمل کے سیح ہونے کی لازمی \* شرط ہے۔اس کے بعد جہاد فی سمیل اللہ کا مرتبہ ہے اور پھر حج مبرور ہے۔ جج مبرور کے معنی اہ م نووی رحمہ القد نے بیر بیان فر ، یا کہ جج کے زمانے میں کسی طرح کی کوئی معصیت سرز دنہ ہو۔ اور کسی نے کہا کہ جج مبرور کے معنی جج متبول کے میں اور کسی نے کہا کہ وہ سچا اور خالص جج جو صرف القد تعالیٰ کے لیے کیا گیا ہے۔ امام قرطبی رحمہ القد فرماتے ہیں کہ جج مبرور کے تمام معانی با ہم صفح جلتے اور قریب قریب ہیں اصل بات یہ ہے کہ جج کے جملہ احکام کی شخیل اور اس کی اس طرح ہیں کہ مرور ہونے کی عدامت ہے بعض علی وفر ، تے ہیں کہا گرتج کے بعد آوی کی زندگی وین اور اسکی استار سے سنور ہوجائے اور بہتر ہوجائے تو امید کی جاسکتی ہے کہ اس کا حج امتد کے یہ س مقبول ہے۔

(فتح الدري ۲۵۲/۱ شرح صحيح مسلم للتووي ۲ ۳۳)

جج مبرور گناہوں کی ممل معافی کاذر بعدہے

١٢٧٣. وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ حَجَّ فَلَمُ يَرُفُتُ وَلَمُ يَفُسُقُ رَجَعَ كَيوْمِ وَلَدَتُهُ أُمَّهُ ،، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ !

( ۱۲۷۲) حفرت ابو ہریرہ رضی القد تعالی عنہ ہے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول القد طُلَقُلُمُ کوفر ماتے ہوئے ساکہ جس نے جج کیااور اس نے کوئی فخش گوئی اور فسق کا کوئی کام نہ کیا تو وہ جج سے اس طرح واپس ہوا جیسے اس کی مال نے اسے آج ہی جنم دیا ہو۔ (متفق علیہ)

تخريج مديث (١٢٤٣): صحيح البخاري، كتاب الحج، باب فضل الحج المبرور . صحيح مسلم، كتاب الحج باب في قصل نحج و العمره يوم عرفة .

کلمات صدیمہ: ملہ یر من: کوئی بری اور گندی بات مند ہے ہیں نکالے ، زبان ہے کوئی براکلم نہیں کہا۔علامہ از حری رحمہ اللہ فروق ہے بیں کہ دف کالفظ ان تمام و توں پر شتمل ہے جوعورت سے تعلق کے بارے میں کی جائیں۔

شرن صدین: جس شخص نے ایساج کیا جو ہر برائی سے اور بری بات سے پاک ہواور ہر گناہ سے مجتنب اور ہر معصیت سے دور رہ ہوکہ جج کرنے والا نہ کسی کی غیبت کرے نہ کسی کوعیب لگائے نہ جھٹر اکر ہے تو اس کے گزشتہ تمام صغیرہ گناہ معاف کر دیئے جو کینئے اور وہ اس طرح گناہوں سے پاک وصاف ہوجائے کا جیے اس کی مال نے اُسے آج ہی جنم دیا ہولیتی جج کے بعد وہ ایک نی زندگی کا آغاز کرے گاوراگروہ چیا ہے تو اس زندگی کوعبادت اور بندگی والی زندگی بنالے۔

(فتح الباري ١/ ٨٦٤ شرح صحيح مسلم لسووي ٢ ٦٢ تحقة الاحودي ٦٢٨/٣)

عمره دوسرے عمره تك درمياني كنا ہوں كا كفاره ب

٥ ٢ ٢٥. وَعَنُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "الْعُمُرَةُ اِلَى الْعُمُرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بِيُنَهُمَا

#### وَالْحَجُّ الْمَبُرُورُ لَيُسَ لَهُ جَزَآءٌ إِلَّا الْجَنَّةَ، مُتَّفَقَّ عَلَيْهِ !

ِ ( ۱۲۷۵ ) حضرت ابو ہریرہ رضی القد تعالی عنہ ہے روایت ہے کدرسول اللہ عکا گائا نے فرمایا کدایک عمرہ دوسرے عمرے تک درمیان والے گنا ہوں کومٹانے والا ہے اور جج مبرور کی کوئی جز انہیں ہے سوائے جنت کے ۔ (متفق عدیہ )

مخري مديث (١٢٤٥): صحيح البخارى، كتاب العمرة، ماب وجوب العمرة و فضلها . صحيح مسلم، كتاب

الحج باب في فضل الحج والعمرة ويوم عرفة .

شرح حدیث: حدیث عدیث مبارک بیس فضیلت اوراس کا اجروثو اب بیان کیا گیا ہے عمرہ ایک عمرے دوسرے عمرے کے درمیان کے تمام گنا ہوں کومٹا دینے والا ہے۔ عمرہ کے معنی زیارت کے جیں، شریعت بیس عمرہ کے معنی بیں خاص طریقے سے بیت القد کی زیارت کرنا یعنی میقات سے احرام باندھ کر جانا بیت اللہ کا طواف کرنا ، اور صفاوم وہ کے درمیان سعی کرنا اور بال منڈوانا یا تر شوانا۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے فزد یک سنت مئوکدہ ہے بکثرت عمرہ کرنامت جب

(فتح الباري ١ ٩٥٣ ـ شرح صحيح مسلم للبووي ٩٩/٩ ـ تحفة الاحودي ٦٢٨/٣)

## عورتوں کے لیے حج افضل جہاد ہے

١٢٢٢ . وَعَنُ عَـائِشَةَ رَضِـى اللَّهُ عَنُهَا قَالَتُ : قُلُتُ يَارَسُوُلَ اللَّهِ تَرَى الْجِهَادَ اَفَضَلَ الْعَمَلِ اَفَلاَ نُجَاهِدُ؟ فَقَالَ : "لَكِنَّ اَفُضَلُ الْجِهَادِ : حَجَّ مَبُرُورٌ! رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ!

( ۱۲۷۶ ) حضرت عا نشدرضی الله تعالی عنها سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول ال**ندائلا گائل)ہم** جب دکوافضل عمل سبجھتے ہیں تو کیا ہم جہاد نہ کریں،رسول اللہ مٹلا گاڑانے فرمایا کہتمہارے لیےافضل ترین جہاد حج مبرورہے۔( بخاری )

تخريج مديث (١٢٤٦): صحيح البخاري، كتاب الحج، باب فضل الحج المبرور.

شرح مدین:

حضرت عائشرض القدتعالی عنها بیان فرماتی بین که ہم عورتیں جہاد کو افضل اعمال سمجھ کرتی تھیں کیونکہ ہم جانتے کہ کتاب وسنت میں جہاد کے بہت فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ اس لیے میں نے رسول الله ظافی ہے دریافت کیا کہ کیا ہم عورتیں جہاد میں شرکت نہ کریں نسائی کی ایک روایت میں بیالفاظ ہیں کہ حضرت عاکثر ضی الله تعالی عنها نے فرمایا کہ یارسول الله ظافی کیا ہم آ ب کے ساتھ جہاد کے لیے نہ تکلیں کیونکہ میں ویکھتی ہوں کہ قرآن کریم میں سب سے افضل عمل جہاد کو بیان کیا گیا ہے۔ اور سیح بخاری میں بید الفاظ ہیں کہ حضرت عاکثہ رضی الله تعالی عنها نے فرمایا کہ میں الله ظافی سے جہاد میں شرکت کی اجازت طلب کی آ پ خالفی الفاظ ہیں کہ حضرت عاکثہ رضی الله تعالی عنها نے بیان کیا کہ از واج فرمایا کہ تجداد میں میں ایک اور صدیث میں ہے کہ حضرت عاکثہ رضی الله تعالی عنها نے بیان کیا کہ از واج مطہرات نے رسول الله خالفی اس جہاد میں شرکت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ خالفی ان کہ جموث نہ ہولے نی بہت اچھا جہاد ہے۔

مطہرات نے رسول الله خالفی نے جم کو جہاد قرار دیا کہ اس میں بیاد می سے کہ جم کرنے والے کے لیے ضرور کی کے جموث نہ ہولے نی بیت انہاں میں بیاد میں سے کہ جم کرنے والے کے لیے ضرور کی کے جموث نہ ہولے نی بیت نے سول کریم خالفی نے جم کو جہاد قرار دیا کہ اس میں بیاد می سے کہ جم کرنے والے کے لیے ضرور کی کے جموث نہ ہولے کے ایک سے کہ جموث نہ ہولے کے لیے ضرور کی کے جموث نہ ہولے کے لیے ضرور کے کے جموث نہ ہولے کے لیے ضرور کے کہ جموث نہ ہولے کے لیے ضرور کی خالفی کے کہ جموث نہ ہولے کہ کی جمور نہ ہولے کے لیے ضرور کے کہ جمور نہ کی ہولے کے لیے ضرور کے کو جہاد قرار دیا کہ اس میں جم بیاد کی سے کہ جمور نہ کہ جمورت نہ ہولے کے لیے خالفی میں کہ کے کو جہاد قرار دیا کہ اس میں جانوں کی سے کہ جمورت نہ ہولے کے کے خالے کے کی خالفی کے کہ کو جہاد قرار دیا کہ اس میں جانوں کی کے کرنے والے کے لیے خالے کے کہ کو جہاد قرار دیا کہ اس میں جانوں کی کھر کی کو کھر کی کہ کے کہ کو جہاد قرار دیا کہ اس میں کو کھر کی کو کھر کے کا کھر کی کے کہ کو کے کو کھر کے کی کو کھر کی کا کھر کی کے کہ کو کھر کی کو کھر کی کے کہ کو کھر کی کو کھر کی کو کھر کے کو کھر کے کو کھر کیا کہ کی کے کہ کو کھر کی کھر کے کو کھر کے کے کھر کے کہ کے کہ کو کہ کو کھر کے کہ کی کے کہ کی کھر کے کہ کے کہ کو کھر کے کہ کو کھر کی

كريك وكى بنى بات نذكر يداوركو كى برائى نذكريد ورگنا بول يدمحتر زاور معصيتول ي مجتنب ريا

ابن بطال رحمہ اللہ فرماتے میں کہ صدیث مذکورہ کے معلوم ہوا کہ عورتوں پر جہاد واجب نہیں ہے، ان کی جہاد میں شرکت نفل کے در ہے میں ہوا کہ عورتوں پر جہاد واجب نہیں ہے، ان کی جہاد میں شرکت نفل کے در ہے میں ہند بدہ بات مردوں سے دورر بنا اور پردہ کا اہتم م ہے ای لیے ان کے لیے جج جہاد سے افضل ہے۔ (متح الماری ۱ ۸۲۶ روصة المتقین ۲۷۶، دلیل العالمی ۲۷۴)،

## عرفد کے دن سب سے زیادہ لوگوں کو جہنم سے نجات ملتی ہے

٢٧٧ ا. وَعَنُهَا اَنَّ رَسُوُلَ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "مَا مِنُ يَوُمٍ اَكُثَرَ مِنُ اَنُ يَعُتِقَ اللَّهُ فِيُهِ عَبُدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوُم عَرَفَةَ" زَوَاهُ مُسُلمٌ .

(۱۲۷۷) حفرت عائشہرضی القد تعالی عنہ ہے روایت ہے کہ رسوں القد مُکافِّقاً نے فرمایا کہ کوئی دن ایسانہیں ہے جس ون القد تعالیٰ اپنے بندوں کواس کثرت ہے آزاد فرماتے ہیں جنتی کثرت سے عرفہ کے دن فرماتے ہیں۔(مسلم) .

م عرفة . عند المعرفة ويوم عرفة . و تناب المعن المعن المعرف و العمرة ويوم عرفة .

شرح صدنه هن المجروم و فدى فضیلت بیان كی گئى ہے كەالقد تعالى اس دن میں تمام دنوں سے زیادہ لوگول کوجہنم سے آزاد كرتے ہیں جج كاسب سے اہم ركن ۹ ذى المجرومیدان عرفات كا دقوف ہے اى كو يوم عرف كتے ہیں اگر چدا يك لحظه بى ہوكے ليے بھى حاجى ، ہاں پہنچ گیا ۔ توجی نصیب ہوگیا۔ اورا گركتی جدے حاجی ۹ ذى المجرك دن اوراس كے بعد دالى رات كے كى حصہ میں بھى عرفات نہ بھی ساتواس كا حج فوت ہوجا كيں تو ان كا كوئى نہ كوئى كفارہ كوج فوت ہوجا كيں تو ان كا كوئى نہ كوئى كفارہ اور تدارك ہے كين اگر دقوف و موجا كيں تو ان كا كوئى نہ كوئى تدارك ميں ہے۔ (معارف المحدیث : ۱۹۳۶)

## رمضان کاعمرہ میں جج کے برابرثواب ہے

١٢٧٨. وَعَنِ ابُسِ عَبَّاسٍ رَضِى اللَّهُ عَبِنُهُ مَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "عُمُرَةٌ فِيُ رَمَضَانَ تَعُدِلُ حَجَّةً اَوْحَجَّةً مَّعِىَ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ!

( ۱۲۷۸ ) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہے روایہ ہے کدرسول اللہ منگافی نے فرمایا کدرمضان میں عمرہ رقج کے برابر ہے یا تب نے فرمایا کدمیر ہے ساتھ جج کے برابر ہے۔ (متنق علیہ )

تخ تك مديث (١٢٤٨): صحيح السحارى، كتاب العمرة، باب عمرة في رمضان . صحيح مسلم، كتاب الحج، المعرة في رمضان . صحيح مسلم، كتاب الحج،

<u>کلمات صدیت:</u> نعدل حدة ، ایک عج کرابر ب، اینی اجروثواب میں عج کے برابر ہے۔

شرح حدیث میں میں نالمہارک بہت میں رک اور مسعود مہینہ ہے اس وہ کی ہم عبادت ویگر یام کی عبادت ہے بدر جب فضل ہے ای طرح رمض نالمہارک میں عمرے کی فضیت اور اس کا جرو تو اب کسی اور وہ میں کیے جانے والے عمرے سے فضل ہے ۔ بیچے بنی رکی میں بیعد بیٹ حضرت عبداللہ بین عباس رضی اللہ عنہم سے اس طرح مروک ہے کہ جب رسوں کریم مخلیج کے واپس تشریف ا، ب تو آپ مخلیج نے امن نا نصاریہ سے بیوفرہ یا کہ تم جے کے لیے کیول نہیں گئیں ، انہوں نے اپنے تو ہر کے بارے میں بندیا کہ ان کے پاس دو ونٹ تھے کہ برہ و جے کے بے چلے گئے اور وسر اونٹ سے بنی زمین کی سیر فی کا کام بیتے ہیں۔ اس پر آپ مخلیج ہے فر مایا کے رمضان میں قمر ہ کرنا بیانے جیسہ میرے سرتھ جے کرنا۔

صدیث میارک میں رمضان المبارک میں عمرے کا ثو بر رمول کر یم طاقع کا کے سر تھر مج کرنے کے برابر بیان فرمایا گیا ہے۔ (فیع سازی: ۱۹۵۲ روضہ سنفیں ۳۰۲۲ جہیں الفالحس ۱۹۵۶ روضہ کے ۲۷۵ میں الفالحس ۱۹۵۶ میں الفالحس

## معذوروالدى طرف سے حج بدل ہوسكتا ہے

١٢٧٩ وعنهُ أَنَّ امْرأةً قالتُ . يارسُول الله إن فريصة الله على عباده في الُحخ اذركتُ أَنَى سَيْحا كنيرًا لاينتُبُتُ على الرّاحلةِ افاحُجَ عنهُ؟ قال : "بعم" مُتَعقُ عليه ا

( ۲۷۹ ) حضرت عبد مقد بن عباس رضی المد عنهم سے رویت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا کہ یار شوں اللہ میرے ہاپ نے المدت میں کا اللہ تعالیٰ میں اس کی طرف سے جج کر اللہ تعالیٰ کا اللہ تعالیٰ میں اس کی طرف سے جج کر الوں؟ سے مُلَا لَمُوْ اللہ عال ۔ ( متفق علیہ )

تُخ تَحَ صديثُ (٩٤٤): - صحبح سحري، كتاب النجح، باب وجوب بحج وقصله صحبح مسو، كتاب تحج، باب البحج عن العاجر برماية وهرم، بحوهما

کلمات صدیث از رکت بی شیخا کمیرا میرب باپ براس دات میں مج فرض ہوا کہ وہ بہت بوڑ جدہ و چکا ہے۔ لا سب عسسی از حدہ دواس قدر بوڑ صابح کہ وہ سواری پر جم کرنہیں بیٹھ سکتا۔

شرح حدیث:

اگرکوئی شخص بہت بوڑھا ہو، یا معذور ہویا وفات پاکی ہواوراس پر جے فرض ہو چکا ہوتو اس کی طرف ہے جے ہدں کرن چاہیے۔ ویگرا عادیث سے ثابت ہے کہ جے بدل وی شخص کرسکت ہے جو پہنے اپن جے کر چکا ہو۔ غرض اگر ک کا صاحب استطاعت ہ ہ ہے جے

ہی فوت ہو ہے تو اس کی طرف سے جے کر ناضہ ورک ہے۔ سیکن گروالدین میں ہے وئی س ص میں مراک س ساو پر جے فرض نہیں تھ تو اس کی طرف سے جے کرنا نفی جے ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عباس ضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم کا لھڑانے دوران جے کی کو بہتے سن کہ لیک عن شرمہ (میں شہر مُدکی طرف سے صاضر ہوں) آپ خالی کا انہ کے ایس نے کہ کہ بیٹ ایس نے کہ کہ بیٹ ، آپ خالی ان ان میں ایس این جے کر و پھرشرمہ کی رو پھرشرمہ کی رو پھرشرمہ کی رو پھرشرمہ کی انہا کہ کہ کہ کہ بیٹ ، آپ خالی ان ان کے کر و پھرشرمہ کی ان کے کہ کہ بیٹ ، آپ خالی ان نے کہ کہ بیٹ ، آپ خالی ان کے کہ کہ بیٹ این کے کہ کہ وی پھرشرمہ کی انہ کہ کہ بیٹ ان کے کہ کہ بیٹ ان کے کہ کہ بیٹ ان کے کہ کہ بیٹ ان کے کہ کہ بیٹ ان کے کہ کو بیٹ سے دوایات کے کہ کہ بیٹ ، آپ کا لیک کو بیٹ کہ کہ بیٹ ان کے کہ کہ بیٹ ان کے کہ کہ بیٹ ، آپ کا لیک کو بیٹ سے دوایات کے کہ کو بیٹ سے دوایات کے کہ کہ بیٹ ان کے کہ کہ بیٹ کہ کہ بیٹ کہ کہ بیٹ ان کے کہ کہ بیٹ مان کے کہ کہ بیٹ کہ کہ بیٹ ، آپ کو بیٹ سے دوایات کے کہ کہ بیٹ ، آپ کو بیٹ کہ کہ کو بیٹ کہ کو بیٹ کہ کہ کہ کہ بیٹ ، آپ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کہ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کہ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کہ کو بیٹ کہ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کہ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کھر بیٹ کا بیٹ کو بیٹ کی کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کہ کو بیٹ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کے کہ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ کو بیٹ ک

طرف ہے جج کرو۔

صدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ عورت مرد کی طرف ہے جج کر عتی ہے اور اول و پر جہاں ماں باپ کی خدمت اور حسن مسوک از م ہے اس طرح ان پر ماں باپ کے اخراج ت ومصارف بھی ، زم ہیں ورا کر مال باپ پر جج فرض ہواوروہ بغیر حج کیےوفات پا جائ کی طرف ہے حج بھی کرے۔

(فتح ساري ۱ ۱۹۳۱ سرح صحبح مستم لمه ، ي ۹ ۸۲ بحقه لاخودي ۳۰ ۱۰۱ ر مصة نميفس ۳ د۲۷)

#### معذوروالدین کی طرف سے حج

٢٨٠ وعن لبقيط بن عامر رصى الله عنه اله اتى النبى صلى الله عنيه وسلم فقال إن ابى شيخ كيئر لايستطيع المحج، والاالظعن الله عنه الله عن ابيك واعتمر (رواه ابوداؤد، والترفيذي وقال حديث حسر صحيح ا

( ۱۲۸۰) حفرت لقیط بن عامرضی امتدعنہ ہے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ملاقیم کی خدمت میں حاضر ہوئے ورعوض کیا کہ میر ہو الدیہت بوڑھے ہیں داس پر آپ ملاقیم میر ہے والدیہت بوڑھے ہیں ورفر عفیہ ججاو کرنے یا عمرہ کرنے کا بل نہیں ہیں اور ندوہ سواری پر سفر کر سکتے ہیں نے اس پر آپ ملاقیم کے میر ہے والدی حرف سے جج ورعمرہ کرو۔ ( بوداؤ داور ترندی نے رویت کیا اور کہا کہ بیصدیث حسن صحیح ہے )

ترخ على مديث (١٢٨٠): سس ي داؤد، كتاب بمناسك، دب لرحل بحج على عبره

ر<mark>اوی حدیث</mark>: مصرت تقیط بن صبرہ بورزین عقیلی رضی الله عند بنومنتفق وفد کے ساتھ آئے اور اسدم قبول کیا۔ ن کو مقیط بن عامر کن مرسے بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ مامزیذی وراکثر بل حدیث نے کہا کہ این صبرہ بی ابن عامر میں ۔

(لاصانه في لمبير أصحاله)

شرح صدیث الله میرید از مراب کے لیے ضروریات کی کفالت میں بھی والدین کے ساتھ حسن سلوک کر اوران کی ضروریات کی کفالت کر سے نیز اولاد پر بیابھی دازم ہے کہ والدین کے مریف کے بعد منا تا اللہ حسنہ کی تکیل مرے جوان سے رہ گئے بیں ،اوران ل طرف سے مج اور عمرہ کرے۔ (نحفہ لاحد دی ۲۰۴ میں)

## نابالغ بچوں کا حج

ا ۱۲۸ وغس السّـآئيس بُس يسريُسد رضى اللّهُ عنهُ قال " "حُحّ بى مع رسُول الله صلّى اللّهُ عليُه وسلّم فى حجّة الوداع واما ابنُ صبُع سيئن رواهُ النُحاريُ!

( ۱۲۸۱ ) حفزت سائب بن پزیدر شی امتد عند ہے رویت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے سات سال کی عمر میں رسوں امند

مَنْ اللَّهُ عَلَى مِن تَحْدِ مِح كُراي كَبِيرٍ ( بَخارِي )

تُح تَح مديث(١٢٨١): صحيح البحاري، كتاب الحج، باب جح الصبيان .

کلمات حدیث: حنع بی . مجھے فح کرایا گیا۔ حبع حبعد (باب فر) فح کرنا۔ حبح ماضی مجبور صیفہ واحد فائب۔ سے فج کرریا گیا۔

شرح صدیت:

اول دکی دین تربیت اور دین کی تعلیم واحدین کے فرائض میں سے ہے، جس طرح والدین کی بیذ مدداری ہے کہ وہ بھپن ہی سے بچوں کونماز کی تعلیم بھی دیں اور نہیں نماز پڑھنے کی تاکید کریں اسی طرح من سک جج کی تعلیم بھی دیں اور اگراستطاعت رکھتے ہوں تو بچوں کونماز کی تعلیم بھی دیں اور اگراستطاعت رکھتے ہوں تو بچوں کو جج اور بحرہ کرائیں تاکہ وہ بچپن ہی سے اس روحانی فضا ہے ، نوس ہوج کیں اور مناسک جج کی تربیت ہوج ہے ۔ بلوغ سے قبل بچوں کے تب ماعی فلی اعمال ہوتے ہیں ، اس سے بچ اگر جج یا عمرہ کریں تو وہ فقی جج یا عمرہ ہوگا اور اگر وہ بالغ ہو کرص حب استطاعت ہوتو پھر، پنافرض جج اواکر ہے گا۔ (منت کسری ۲۰۱۰ میں اللہ عودی ۲۰۰۰)

### بچوں کے حج کا ثواب والدین کو ملے گا

١٢٨٢. وَعَنِ ابُنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَنَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَنَّمَ لَقِى رَكُبًا بِالرَّوُخَآءِ فَقَالَ : "مَنِ الْقَوُمُ؟" قَالُوًا:" أَلُمُسُلِمُونَ قَالُوْا. مَنُ أَنُتَ؟ قَالَ "رسُولُ اللَّهِ" فَرَفَعت أَمْرَأَةٌ صبيًا فَقَالَتُ. الِهدا حجّ؟ قال :"نعم ولك اجرّ" رواة مسُلِمٌ !

(۱۲۸۲) حفرت عبداللہ بن عبس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ روحاء کے مقام پر نبی کریم ظافیخ کی ملاقات ایک قافیلے سے ہوئی، سے ہوئی، سے ہوئی، سے بالٹی نافی کے فرمایا کہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم مسمان ہیں پھر ان لوگوں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ آپ ظافی کے خرمایا کہ اللہ کا رسول بیان کہ کورت نے اپنہ بچاو پر بلند کیا اور بولی کہ کیا اس کا جھیجے ہے؟ آپ ظافی کے نفر مایا کہ اور تیرے لیے اجر ہے۔ (مسلم)

ي كا مديث (١٢٨٢):صحبح مسلم، كتاب بعج، داب صحة حج المصبي.

کلمات حدیث: گروحاء: ایک مقام کانام ہے جومہ پیند منورہ ہے چھٹیں میل کے فاصد پر مکہ کے راہتے ہیں و، قع ہے۔ شرح حدیث: والدین اپنے چھوٹے بیچے کو حج اور عمرہ کرا سکتے ہیں، بچوں کا بچپن میں کیا ہوا حج اور عمرہ فغلی ہوگا اور والدین کواس کا اجروثو اب ملے گا۔ بچوں کی نیکیوں کا والدین کواجروثو اب ماتا ہے جیسے بچپنی زپڑھیں یا تلاوت قرق ن کریں یا کوئی اور عمل صالح کریں تو والدین کواس عمل صالح کا اجر ملے گالیکن اگر بچہ کوئی گن ہ کرے تو اس کی سز اوالدین تونیس ملے گی۔ البتہ والدین سے او لاد کی تربیت ہیں کوتا بی پرباز پرس ہوگ ۔ (شرح صحبح مسدہ لسووی عملہ ۱۹۶۰ نحفہ الأحد دی ۸۰۰۸)

## ججۃ الوداع کے موقع پرآت کے پاس صرف ایک ہی سواری تھی

١٢٨٣ وَعَلُ انْسِ رَصِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلَى رحُلٍ وْكَانَتُ رَامُلُتُهُ رَوْاهُ الْكُنْحَارِيُّ!

۱۲۸۳) حفرت نس رضی امتد عند سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول امتد ظافظ نے ایک کو وہ پر مج کیا وریکی آپ نظافظ کی سواری تھی۔ ( بخاری )

تريخ مديث (١٢٨٣) صحيح سحاري، كتات لحج، باب الحج على الراحل

کلمات حدیث: ساسر حل: کجاده ،رحل چمڑے کا بناہو ہوتا ہے اور اس میں نکڑی نہیں ہوتی۔ را مسله ، وہ اوٹٹی جس پر سامان لادا جے ئے۔

شرب صدین: رمول کریم نافی مج کے لیے تشریف لے گئے تو آپ کے پاس ایک بی وض تھ جس پر آپ نافی م خودموار تھے اور آپ کے کووہ کے پنچ جس پر آپ مافی مج تشریف رکھتے تھے آپ کے کھانے پینے کا سامان بندھ ہوا تھا۔ یعنی سامان شفرے وانے کے لیے آپ نافی کا کہ کا سامان بندھ موادن نہیں تھا۔ (منح الماری ۱۰۲۸)

### سفرج میں بقدرضرورت تجارت کرسکتے ہیں

١٢٨٣ . وَعَنِ ابُنِ عَبَّاسٍ رضى اللَّهُ عَنْهُما قالَ :كَانتُ عَكَاطُ، وَمَجِنَّةُ وَذُو الْمَجازِ اسواقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَاتَمُوا أَنْ يَتَجرُوا فِي الْمُواسِمِ فَنَوْلَتُ " لِيُس عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ إِنْ تَبْتَغُوا فَضُلا مِنْ رَبَكُمُ (فَيْ مَوَ اسِمِ الْحَجِّ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ!

﴿ ۱۲۸۲ ) حضرت عبدامقد بن عبس رضی امتدعنهم سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ عکاظ مجمد ور ذوا مجازز مانہ جا بلیت سَ باز رہتھے۔سی بہکرام رضی مقدمنهم نے زمانہ تج میں ن باز روں میں خرید وفروخت کو گناہ خیال کیا تو امقد تعان نے بیا تیت نازل فرمائی '

﴿ لَيْسَ عَلَيْتَ عُمْ جُنَاحُ أَن تَبَتَعُواْ فَضَلَلَا مِن رَّبِكُمْ ﴾ " لَيْسَ عَلَيْتِكُمْ بَالْ مِن رَّبِكُمْ ﴾ " " تم يركوني " في الله عن الماري المناري 
تخ تے صدیث (۱۲۸۳): صحیح سحاری، کتاب الحج، باب التحارة أیام الموسم

كلمات حديث: وشأنهوا كن ه خيال كياء كن ه بون كانديشهوا أنه انها (باب مع) كن ه بونا راتم. كن ه جمع آشام رائه منه (باب تفعل) كن ه بمحدار

<u>شرح حدیث:</u> اسلام ہے قبل زمانہ جا ہلیت میں ایام حج میں مکہ مکرمہ میں نین میلے سکتے تھے جن میں کاروبار بھی ہوتا تھا اور شعرو

شاعری کی مجلسیں بھی لگتی تھیں اور تھیل کود کی محفلیں بھی منعقد ہوتی تھیں۔ اسلام کے بعد صحابہ کرام نے خیال کیا کہ زمانہ جج میں ان بازاروں میں جا کرخر بدوفروخت کرناکہیں اس ممانعت میں داخل نہ ہوجوقر آن نے بیان فرمائی ہے کہ:

﴿ فَلَارَفَٰتَ وَلَا فُسُوقَ وَلَاجِدَالَ فِي ٱلْحَجَّ ﴾

" جي ميں بری بات فسق اور جھکڑانہ کرو"

الله تعالی نے مذکورہ آیت میں وضاحت فر ماکراس شبکودورکردیااورخریدوفروخت کرنااور تجارت میں جصہ لینا جج اور عمرے کے منافی منہیں ہے۔ لیکن بہر حال میدیان جواز ہے اس سلیے کہا گر کوئی ایام جج میں زیادہ سے زیادہ عبادت و بندگی میں مشغول رہے اور ذکر وفکر میں لگارے اور نیت حسنداورا خلاص کے ساتھ اللہ کی یاد میں مصروف رہ تو وہ زیادہ بہتر ہے۔

(َفَتِحِ الباري: ١/٩٥٢ ، روضة المتقين: ٣/٩٨٠ ـ دليل الفالحين: ٤٠٧٧)



# سنيرة الوسوالخ يردا الاشاعت براك في علم مع من كرت

مبرة النئ يرنبايت مغتثل ومستندتعنيف يُقْ مَلْنُهِ بَهِ أَرُوُ وَاعِلْ ١. جِلد (كبيرِرُ) المام برصان الذي مسبلي النفه ومنوع براكب ثلادوم تصنيف تشريبن سيموا التيجمراه يرة النبي من ميسوم بمسس درا بلد ملاكسشبل معانئ ترميدسسيمان ديئ عنق يرب ينار بركتكى مان والىستندكات ومتراللعالمين لأملام الصريجا اكبيرا فأمنى فكرسينان منعثر لإى خطيع الوداح ساستشادا وستشرقين سراعة امتنا يحرا بن إنسًانيت اورانساني حتوُق + والحرمان وسيناني وحوت وتبليغ برمرا وصنير كرسياست اور كالمعسيم رُسُول اکم کی سے بایی زندگی والحزمح وميدالغ حنر اقد و المال وعادلت بالكرنسيل يستدكات شه تباکل ترمیری شخا كدية بحزبة بإنام مستدذكها عَدْ رُون فَي رَكِّر نِدُه حَوَاتِين اس عبدك بركزيده مواتين سرحالات وكاربهون يُرشتمل إصغليسل جمة آبيين عدود كي خواقين م م م م م م م دور تابغين كي المور توانين اُن نواتین کا خرک جنول نے صنور کی زبان براکسے خوٹجری یائی جَنْت كَيْ وْشَخْرِي يَاسْفِ وَالْي وَالْيُ وَأَلَّيْنَ معندر بتكريم فالشرملية لمكاذوان كاستندموه والحرما فلاحف فيميان قادري أزواج مطهرات انسسيار مليم السنام كارواع عدمالات برميل كلت ازواج الانسيتباء احسد فليل مجعة ممارکام میکی از وان سے مالات وکارندے. أزواج صحت يئزام وبالعززالسشستاوى مرشبة ذندكى بيرة تخفوص كالموامسين كسال ذبان بيل. أسوة رسول أخرم مل شركيروم وُاكْرُ حِسدالحيّ عارتي " معنوداكم حقعيم إنة معزات محابركام كاس أسوة صحت ئير البديهل يما تناصين الدين أثرى مما بوات كرمالات اوراسوه يراكي شاغار على كاث. النوة متمابتات مع سندالفتحابيات مماركام كذندكي سيمستندمالات بمطالع سيريا وادناكتب ستاة القتمانير ومدرال مولايا محذ يوسف كاندمنوي للم إن تسسيرً مسنوداكوم كنا الشوليك عمك تعيمات المثب برملني كتب طِينت ننبوي ملائتماية الم علارسيسبلي نعاني حعنيت محرفاروق بفنح حاللت اودكار المول يرمحققانه كآسف الفسسارُوق بسب يرس حصنهت عمان دوالنورين معان الخرجماني حعزت عثمان من م م م م م م م اسلامی تاریخ پر چند جدید کتب علامدا بوعبدالأجحدين معدالبعري إسُلامي تَارِيخ كامُستندَ اوْرُعْبنادي مَاخذ طيقاان تبغد عَالَة رعيدُ لِنَرْحِمْ فِي ابِنَ عَلَدُونَ تاريخ ابن خارون معنقدمه مَا فَقَاعُاد الدِّن إلوالِغداً مُعْلِل إلى كَثِير اردوترجم النهاية البداية ئارىخ إن كبثير مولانا اكبرشاه خان نجيب آمادي تاريخ لبلأ يشيطن فالماينية والأخليق عامة فليل كرالان ويتأقبل وملاك كوهيما ويتا أوق الجرار بكاو يتا فالمرتب ما يركا يروبها وكالراع تاريخملك عَلَامًا في خَعَفر محدين جَرِرطري تاريخطري اردوترجت تازنيخ الأمتغروالبلؤك اللان موارع أعلين الدين احماندوق مرعوم انبیا کرام کے بعد و تیا کے مقدل ترین انسانوں کی مرگزشت حیات

دَارُا بُلَا مُنَاعَتُ ﴿ أَنْ وَبَازَارِهِ الْمِلْعَانَ المُعَامِدُونَ مُسْتَنَالِسُلَامِي عَلَى كُنْسَكِ مُركز

## دَارُالاشَاعَتُ كَيْ مُطَبُّونَةُ فَيْ كُنْ لِلَا يَنْظُرُهُ لِيْ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللّ

| خواتنین کے مسائل اورا نکاحل، جلد بعد مفتی ثناء الله محود عامل ماسدار اللهمران                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                  |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| فتآویٰ رشید بیمةِ ب ـــــــــــــــــــــــــــــــــــ                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                        |
| كتاب الكفالية والحفقاتمولاناهمران المح كليانوي                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                 |
| مسيل العفروري لسائل القدوري مسمولا المحمدهاس الجي البرني                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                       |
| بهرشتنی ژبور مُدَ لل مَکتل مستحد منست براه نامحد انشرت علی تعالزی ۴۰                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                           |
| فت الومي رخيبيه ارمو ١٠. جِعتے ئرلانامنتی عبث دار خیسیم لاجئرری                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                |
| · قیاد کی رخمیشیئه انگریزی ۳ جینے – از بیر سرائی سرائی سرائیس سرائیس                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                           |
| فياً وي عالميكيري اردو أربلدئ بيتر فظ ملاا مُتع عثانى - أورتك زيب عالمكير                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                      |
| قَا وَيْ وَازُلْعَلُومُ وَلِيرَبُ دِهِ الرَّحِيةِ وَالْمِلْدِ السِيسِ سِلْنَاسِمَةِ عَزِيزَالِرْحِنُ مُنَا                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                     |
| ُ فَيَافِي دَارِالْعُلُومُ دَيْوَ بَنِد ٢ جلد كامِلُ مَرَّانَ مَنْ تُعَرِّيْنَ مَّ                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                             |
| إشلام كانتفك للم أداميني روس من المساوية                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                       |
| مُساتَ بِلُ مُعَارِفِ العَرَاقِ (تنبيَعِارِ فالعَرَان بِنُ كَوْآن احكا) ﴿ وَ الْعَرَانِ الْعَرَانِ الْمُعَالِ                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                  |
| انسانی اعضا کی بیروندکاری س                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                    |
| يراويدُسْ ف ت ي                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                |
| نواتین سے پہیے تنہ عی احکامالینظریب احتمامالینظریب احتمام احتمام سند ہے۔<br>پر ارتباع کا مسلمہ میں میں میں احتمام احتمام احتمام احتمام احتمام احتمام احتمام احتمام احتمام احتمام احتمام ا                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                      |
| بیمب زندگی سولانامنتی محدثینی دم<br>رفت ین سُفر سَنرک آدامها حکام میسی به میسید                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                |
| رسيس مقر معرف المادة علام المراث في المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع المرابع ال |
| السار على المون عمل رهلان روزمت مسلمان المسترض المسترض المسترى وم<br>عِسلم الغقير مسلم الغقير المسترسين مرلانا عيد الشكور شها الكمنوي وم                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                       |
| عِبِ م الغقر<br>نمازے آواج کی م<br>نمازے آواج کی میں انتخاران کے انداز مردم                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                    |
| مارك الرب من المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحدث المستحد  |
| ئارون كى تغريمى جيشيت هنرية بُرلانا قيارى محدطيب سُاحبُ                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                        |
| الصبح النوري شرَح قدوري اعلى - سرلانا تحديث كُنْتُوبى                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                          |
| رین کی باتیں تعنی مسکائل مہشتی زیور — سُرِلانامحار مشدون علی تعالای رہ                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                         |
| ئیں ہیں ہی عرب ہی عیریا<br>ہما <u>رہ</u> عاتلی مناتل <u>م</u> رانا کا میرین کے مناحب                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                           |
| تاریخ فقدارسلامی شیخ مینینسری                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                  |
| مِعدن الحقائق شرح كنزالذقائق مَولاً مُحَدِّد الْحَقالَقِ السِيمِ مُولاً مُحَدِّد الْحَقالَقِ شَرِح كنزالذقائق                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                  |
| احکام است لام عقل کی نظریس مَرانا محدَا شرکت علی متعان ی ره                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                    |
| حيلة ناجنه يعني عُور تول كاحق تنسيخ نِكل رر ، و الم                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                            |
|                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                |

## تفائيروعنى قسُرآنى اورمدينث بُنوى من المَدَوِمَ لِهِ مَدَوَى المَدَوَمَ لِهِ مَدَوَى المَدَوَمَ لِهِ مَدَوَمَ ك مُلُلِّ الْمِنْ الْمُعَلِّمِينَ مَا مُعَلِّمُ الْمُعَلِّمِينَ الْمُدَاتِ

| مفاسير علوم قرا                    | <u> </u>                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                       | المراجع المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحارد المحار |
|------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
|                                    |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                | مُنْ مِنْ اللَّهُ عِلْمُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ اللّ                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                 |
| کستگیر مطابع کارو<br>ماریخ         | ۱۲ جلائر                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                       | قامى كۇشت فاطراپانى ئۇنا                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                       |
| معص العراك<br>يخرون بيرسير         |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                | مرون منوار فرز مسيرها وفئ                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                      |
| رت ارس الفران<br>سه                |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                | سلام سيرسين دوي"                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                               |
| ران اورما <i>حرای</i><br>سهرین این |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                | انجنيكر ين ويُدُوث                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                             |
|                                    |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                | فانكر مقت في سيار قاؤى                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                         |
|                                    |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                | مولا) حبرالرسشيدنعاني                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                          |
| ,                                  |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                | قامن زين العستا بدين                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                           |
|                                    | مِيمَ وَقُولِ الْكُونِينَ السِّينَ السَّالِينَ السَّالِينَ السَّالِينَ السَّلِينَ السَّلِينَ السَّلِينَ السَّ                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                  |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                |
|                                    | قرآن (مربی انحریزی:                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                            |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                |
|                                    |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                |
|                                    |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                | مولاکا حمرت دمعید صاحب                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                         |
|                                    | - 317                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                          | مولاة تووالسبكارى الخلي أناضل وتوتبر                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                           |
|                                    |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                |
| مب يم آم<br>روه ري                 |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                | موقانا تركزيا قسيال. فاحتل والعلق كولي<br>موقانا كاختشس اقد صاحب                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                               |
|                                    |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                | مولان بسنس جميد ماعب<br>مولان براه رشته براه باريشده الرقاع كرشته فاشن ي                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                       |
|                                    |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                | کولایا تون مردها به ما کرید کار در داخت این استان کا کرید<br>مولا اقتصال الدرماعی                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                              |
|                                    |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                | مولاً؛ مستن مرضاعب<br>مولاً المحارث فان ماسب                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                   |
|                                    |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                | مرقوا ها دارص كالبيموي اسطا بعبدا فرجسها ويد                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                   |
| 7.0                                |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                | موانعيل ارخى نعما في خله بي                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                    |
|                                    | ندِ وشرع                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                       |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                |
|                                    | the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the state of the s | مۇ ئىمدانىيە دەناتى برى قاش يونىد                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                              |
|                                    |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                | مناست مارش الديث بملاأ محاذك ماحب                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                              |
|                                    |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                | ملاخ شین این کماریک دسیدی                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                      |
|                                    | شرية مشكزة أرثو                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                |
| شرح ایعین نووی:                    | بحب وش                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                         | _مولانامغتى مَاشق البي البرق                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                   |
|                                    |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                | مواى كورزكر إاقب الدفاعل والعموم كواجي                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                         |